آیورویدک طب کے مشہور گرنتھ

اشٹانگ ہردے

(مصنفہ واگ بھٹ آچاریہ)

کا

سلیس اردو ترجمہ

جسے

آیورویدک فارمیسیوٹیکل کمپنی لمیٹڈ گمٹی بازار لاہور

نے

اپنے کارپردازاں سے ترجمہ کرا کے اور زر کثیر لگا کر عوام کی فائدہ رسانی

اور آیوروید کے پرچار کے لئے شائع کیا

اور نومبر ۱۹۱۴ء میں

صرف ٹائیٹل

پنجاب نیشنل سٹیم پریس لاہور میں باہتمام کرم سنگھ جمعدار منیجر چھپا کر شائع کیا

آیورویدک طب کے مشہور گرنتھ

اشٹانگ ہردے

(مصنفہ واگ بھٹ آچاریہ)

کا

سلیس اردو ترجمہ

جسے

آیورویدک فارمیسیوٹیکل کمپنی لمیٹڈ گمٹی بازار لاہور

نے

اپنے کارپردازاں سے ترجمہ کرا کے اور زرکثیر لگاکر عوام کی فائدہ رسانی
اور آیوروید کے پرچار کے لئے شائع کیا

اور نومبر ۱۹۱۴ء میں

صرف ٹائیٹل

پنجاب نیشنل سٹیم پریس لاہور میں باہتمام کرم سنگھ منیجر چھپوا کر شائع کیا

بار اول | تعداد جلد ایک ہزار | قیمت فی جلد مجلد پانچ روپے

شاریرستھان

دیباچہ

پرماتما کا ہزار ہزار دھنباد ہے کہ آیورویدک کے تیسرے مشہور و معروف گرنتھ اشٹانگ ہردے" کا اُردو ترجمہ بھی مکمل ہو کر پبلک کی سیوا میں حاضر ہوتا ہے۔ جسکا آغاز اپریل ۱۹۰۹ء سے ہوا تھا جبکہ سنسکرت کے تین ستہ آیورویدک گرنتھوں سشرت۔ چرک اور اشٹانگ ہردے کے اُردو تراجم کا سلسلہ رسالہ آیورویدک کے ساتھ ماہوار شائع ہونا شروع ہوا تھا۔ جن میں سے سشرت کا ترجمہ تو اگست ۱۹۱۱ء میں مکمل ہو گیا تھا۔ اور چرک کا ترجمہ فروری ۱۹۱۳ء میں مکمل ہوا تھا۔ اب دسمبر ۱۹۱۳ء میں اس تیسرے گرنتھ اشٹانگ ہردے کا ترجمہ بھی حاضر ہوتا ہے۔

سنسکرت کے آیورویدک گرنتھوں کے اُردو تراجم کا خیال بالکل نیا خیال تھا اور اس خیال کو عمل میں لانیکا یہ پہلا موقعہ تھا۔ اس لئے سشرت کے ترجمے میں جو کمیاں رہ گئی تھیں یہ کوشش کی گئی تھی کہ وہ چرک کے ترجمے میں نہ رہنے پائیں۔ اسی طرح چرک کے ترجمے کی کمیاں اشٹانگ ہردے کے ترجمے میں دور کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ امید ہے۔

کہ ناظرین خود ملاحظہ کرکے اس کی تصدیق کرینگے۔

"اشٹانگ ہردے" کے مصنف واگ بھٹ آچاریہ کی نسبت لوگوں کی مختلف رائیں ہیں۔
بعض کہتے ہیں کہ وہ ساکشات دھنونتری تھا۔ بعض اُسے برہما کے منہ سے نکلے ہوئے
رتنوں میں سے ایک بتاتے ہیں۔ بعضوں کی رائے میں وہ چرک کا بڑا رشی تھا۔ بعضوں کا خیال ہے کہ وہ
گوتم بدھ تھا۔ بعض لکھتے ہیں کہ وہ ذات کا برہمن تھا لیکن ایک نیچ کل کی استری کے ساتھ صحبت
رکھتا تھا۔ بعض اُسے ذات کا بھٹ بتاتے ہیں۔ مگر کتاب کے خاتمے پر حسب ذیل "واگ بھٹ
ابن سنگھ گپت لکھا ہے" لیکن وہ کوئی ہو۔ اسمیں شک نہیں ہے کہ وہ اپنے زمانے کا ایک لائق
وید تھا۔ کتاب کے خاتمے کے آخری حصے سے معلوم ہوتا ہے کہ جب یہ گرنتھ ختم کرکے اس نے
پبلک کے پیش کیا تو اُسکے معاصرین نے کچھ نکتہ چینیاں بھی کیں۔ جنکا اُس نے بہت معقول طور پر
جواب دینے کی کوشش کی ہے۔ لیکن اسکے بعد جو عالم ہوئے ان سب نے اپنے گرنتھوں میں
بڑی عزت کے ساتھ اسکا ذکر کیا ہے۔ چنانچہ مادھو، چاریہ، شارنگدھر، چکر دت اور بھاؤ
پرکاش کے لائق مصنفوں نے اپنی تصانیف میں بیت ادب کے ساتھ واگ بھٹ کا نام لیا ہے۔ اور وہ
سب بیک زبان واگ بھٹ کی تصنیف اشٹانگ ہردے کو آیورویدک ایک مستند گرنتھ تسلیم
کرتے ہیں۔ ویدوں میں مندرجہ ذیل کا شلوک زبان زد ہے۔

ندانے مادھو شریشٹھا سوتر ستھانے تو واگ بھٹا   شریرے سشرتا پروکتا چرک چکتسے

اسکا مطلب یہ ہے کہ ندان ستھان میں مادھو آچاریہ کا سوتر ستھان میں واگ بھٹ کا شریر ستھان
سشرت کا اور چکتسا ستھان چرک کا سب سے اچھے ہیں۔ اور بلاشبہ یہ شلوک بالکل درست ہے۔
اشٹانگ ہردے کا درجہ اپنے مصنف واگ بھٹ کے نام سے بھی مشہور ہے۔ اسوتر ستھان تو حقیقت
میں ایسی قابلیت سے لکھا ہوا ہے کہ اگر اسے سمجھ کر پڑھ لیا جائے۔ تو آیوروید کی طب کی گتھیاں
بہت آسانی سے خود بخود سلجھتی چلی جاتی ہیں۔ اسی سبب سے اس گرنتھ کا رتبہ چرک اور

سُشرت کے برابر ہی سمجھا جاتا ہے۔ حالانکہ یہ بہت پراچین گرنتھ نہیں ہے، علاوہ ازیں واگ بھٹ نے اپنے اس گرنتھ میں چرک اور سُشرت کے مقاصد کو نہایت ترتیب اور توضیح کے ساتھ ایسے ڈھنگ سے بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ مبتدی بھی بخوبی طور پر بڑے بڑے گہرے مسائل کو بسہولت سمجھ سکتے ہیں۔

واگ بھٹ کے زمانے کی نسبت بھی لوگوں کی مختلف رائیں ہیں۔ لیکن یہ تو مسلمہ بات ہے کہ وہ مادھو آچاریہ سے پہلے ہی تھا۔ جسے آج قریباً نو سو سال کا عرصہ ہوتا ہے، اور جو بیجانگر (دکن) کے راجہ کا وزیر اعظم تھا ممکن ہے۔ وہ بدھ مذہب کے آغاز میں اس کرۂ ارض پر نہ موجود ہو۔ کیونکہ اسکی اس تصنیف میں بعض جگہ بدھ فلاسفی کی بھی تعریف پائی جاتی ہے۔ اگرچہ وہ ویدک دھرمی تھا۔ اور اسکا ثبوت اسکی اسی تصنیف سے ملتا ہے چنانچہ ایک جگہ اس نے بدھوں کے معبد میں جانیکی ممانعت بھی کی ہے۔ علاوہ ازیں سواستھ ورتا کے بیان میں اس نے جو ہدایات لکھی ہیں۔ وہ صاف ویدک ہیں نیز جہاں کہیں منتر دیئے ہیں۔ وہ سب بھی ویدک ہی ہیں۔ ان باتوں سے پتہ لگتا ہے کہ وہ بدھ تو نہ تھا البتہ بدھ فلاسفی کی بعض باتوں کا مداح ضرور تھا۔ اس نے گوشت خوری کا بھی ودھان کیا ہے۔ ایسی صورت میں اسے بدھ سمجھنا یکسر ہی غلطی ہے۔

اسلئے اگر اس کا زمانہ ظہور مسیح سے قیاساً ایک یا دو صدی پیشتر کا مان لیں تو ممکن ہے کہ ہم غلطی پر نہ ہوں۔ اس حساب سے اس گرنتھ کی تاریخ دو ہزار سال کی پرانی ہے۔

دو ہزار سال کے اس پرانے گرنتھ کا اردو ترجمہ شائع کر کے کمپنی نے پبلک سیوا کا جو کام کیا ہے۔ اسکی قدردانی فرما کر کمپنی کو ایسے ہی دوسرے جوکھوں کے کاموں پر ہاتھ ڈالنے کے لئے حوصلہ دلانا پبلک کا ضروری فرض ہے۔

مترجم

اوم

اشٹانگ ہردیہ

(مصنفہ واگھ بھٹ)

سوتر ستھان

راگ (الفت) اور دویش (نفرت) وغیرہ روگ جو سب جانداروں میں موجود ہیں۔ اور جن کی بدولت محبت مسرت اور تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ ان سب روگوں کے ناش کرنے والے آیورویدپرماتما کو نمسکار ہے۔

پہلا ادھیائے

آیش کام (عمر کی خواہش)

آتری وغیرہ مہرشی بولے۔ آیو کے خواہشمندوں کو (جو دھرم ارتھ اور سکھ کے دینے والی ہے) آیوروید کے اپدیشوں کی خاص عزت کرنا چاہئے برہما نے آیوروید کا گیان حاصل کرکے پرجاپتی کو دیا۔ پرجاپتی نے اشونی کماروں کو

شونی کماروں نے اندر کو، اندر نے آتری پتر وغیرہ رشیوں کو جن سے اگنی ویش
وغیرہ رشیوں نے سیکھ کر الگ الگ تصانیف کیں۔ اُن گرنتھوں سے جن
کے مضامین نہایت اعلےٰ پائے کے ہیں۔ یہ اشٹانگ ہردیہ تیار کیا جاتا ہے
جو نہ تو مختصر ہے۔ اور نہ ہی طویل۔ اسکے آٹھ انگ ہیں (۱) کائے چکتسا۔
(۲) بال چکتسا (۳) گرہ چکتسا (۴) اُدردھ وانگ (۵) شلیہ (۶)
اگدتنتر (۷) رسائن (۸) واجی کرن۔

اختصار کے طور پر آدمی کے بدن میں وات۔ پت۔ اور کف تین دوش
بیان کئے گئے ہیں۔ ان کے خراب ہونے سے جسم خراب ہوجاتا ہے۔ اور
انکے ٹھیک کام کرنے سے جسم ٹھیک رہتا ہے۔ اگرچہ جسم کے تمام حصوں میں
موجود ہیں۔ تاہم ہردے سے اوپر کے حصے میں کف ہردے اور ناف کے درمیان
میں پت اور ناف کے نیچے حصے میں وایو کا غلبہ ہوتا ہے۔

عمر کے پہلے حصے میں کف درمیانی حصے میں پت اور آخری حصے میں
وات کا غلبہ ہوتا ہے۔ دن کے پہلے حصے میں کف درمیانی میں پت اور آخری
حصے میں وات کا غلبہ ہوتا ہے۔ کھانے کے ہضم ہونے کے شروع میں کف
درمیان میں پت اور آخر کار وات کا غلبہ ہوجاتا ہے۔ وات کے بڑھ جانے
سے اگنی کم وبیش ہوتی رہتی ہے۔ پت کے زیادہ ہونے سے تیز اور کف کے زیادہ
ہونے سے مدھم پڑجاتی ہے۔ اور ان تینوں کے بدرجہ اعتدال ہونے سے
یکساں رہتی ہے۔ شکم وات کے غلبے سے سخت ہوجاتا ہے۔ پت کے غلبے
سے نرم اور کف کے غلبے سے بدرجہ متوسط رہتا ہے۔ اور جب یہ تینوں چیزیں
درجہ اعتدال پر ہوں۔ تو بھی شکم بدرجہ اوسط ہوتا ہے۔

ویج اور رج کے ملنے یعنی حمل قرار پانے کے وقت وات ۔ پت یا کف میں سے جس چیز کا غلبہ ہو ۔ بچے کی پرکرتی (طبیعت) اُسی قسم کی ہوتی ہے ۔ یعنی اگر وات کی زیادتی ہو ۔ تو مولود کی پرکرتی ہین (ادنیٰ) ہوگی ۔ پت کی زیادتی سے مدھم (درمیانہ) اور کف کی زیادتی سے اُتم (اعلیٰ) پرکرتی ہوگی ۔ اگر یہ برابر برابر ہوں ۔ تو پھر تو کیا کہنا ۔ نہایت ہی اچھی پرکرتی ہوگی ۔ گر دو چیزوں کی زیادتی نہایت خراب ہوتی ہے ۔ زہر میں جیسے زہر کا کیڑا نہیں مرتا ۔ ایسے ہی رج اور ویرج میں ان دوشوں کے قدرتی طور پر واقع ہونے سے حمل کے قرار پانے اور بڑھنے میں کوئی روکاوٹ نہیں ہوتی ۔

وات ۔ روکھی ۔ ہلکی ۔ سرد ۔ کھر (سخت) لطیف او متحرک ہوتی ہے ۔ **پت** ۔ قدرے ۔ چکنی بٹ لئے ۔ تیز ۔ گرم ۔ ہلکی ۔ بو دار ۔ چھینے والی اور پتلی ہوتی ہے ۔ **کف** ۔ چکنی ۔ سرد ۔ وزنی ۔ مند نرم ۔ ملائم اور قدر کم ہوتی ہے ۔ ان تینوں میں سے دو کا کم یا زیادہ ہونا "سنسرگ" کہلاتا ہے ۔ اور تینوں کی کمی یا زیادتی سنپات کہلاتی ہے ۔

رس رکت ۔ ۔ ماس ۔ چربی ۔ ہڈی ۔ مغز ۔ شکر یہ سات دھاتو ہیں اور دوشیہ (دوش کو قبول کرنے والی) ہیں ۔

پاخانہ ۔ پیشاب اور پسینہ وغیرہ "مل" کہلاتے ہیں ۔ اور یہ بھی دوشیہ (دوش کو قبول کرنے والے) کہلاتے ہیں ۔

سب چیزوں کے یکساں ہونے سے ترقی ہوتی ہے اور باہمی مخالفت تنزل کو باعث بن جاتی ہے ۔ میٹھے ۔ کھٹے ۔ نمکین ۔ کڑوے ۔ چرپرے اور کسیلے یہ چھ قسم کے رس (ذائقے) ہیں جو تمام چیزوں میں پائے جاتے ہیں

ان میں سے پہلا سب سے زیادہ طاقت دینے والا ہے۔ دوسرا اس سے کم اور تیسرا اس سے کم۔ علےٰ ہٰذا آخری یعنی کسیلا سب سے کم طاقت دیتا ہے۔

میٹھا۔ کھٹا اور نمکین رس وات کو دور کرتے ہیں۔

کڑوا۔ چرپرا اور کسیلا یہ تینوں کف کو دور کرتے ہیں۔

کسیلا۔ کڑوا اور میٹھا پت کو دور کرتے ہیں۔ باقی کے تینوں وات کو بڑھاتے ہیں۔

دنیا میں تین قسم کی چیزیں ہوتی ہیں۔ شمن (دوش کو شانت کرنیوالی) کوپن (دوش کو بڑھانے والی) اور سوستھ جنکے اثر سرد اور گرم دو طرح کے ہوتے ہیں۔

پاک (جب کھانا معدے میں جاکر پک جاتا ہے تو اُسے پاک کہا جاتا ہے) تین طرح کا ہوتا ہے۔ میٹھا۔ کھٹا اور چرپرا۔

ان چیزوں میں بیس گُن ہوتے ہیں۔

وزن یا ہلکاپن۔ سستی یا تیزی۔ سردی یا گرمی۔ چکنا ہٹ یا روکھا پن نرمی یا سختی۔ گاڑھا پن یا پتلا پن۔ ملائمت یا درشتی۔ قیام یا حرکت۔ کثافت یا لطافت۔ سرایت یا بیس۔

وقت۔ ارتھ اور کرم کے یوگ (استعمال) تین طرح کے ہوتے ہیں۔

(۱) ہین (۲) متھیا (۳) اتی۔ اور (۴) ٹھیک۔

ٹھیک استعمال تندرستی کا سبب ہے۔ اور باقی بیماری کے باعث دوشوں کا کم و بیش ہونا بیماری ہے۔ اور دوشوں کا ٹھیک ہونا صحت شاریرک (جسمانی) اور رگنک (نگہانی) دو قسم کے روگ ہوتے ہیں

اور ان کے مرجع بھی دو ہی ہوتے ہیں۔ یعنی جسم اور من ہے۔

رج اور تم من کے دو دوش ہوتے ہیں۔ درشن (دیکھنا) سپرشن (چھونا) اور پرشن (سوال کرنا) تین طرح سے مریض کا امتحان کرنا چاہیے۔

مرض کی شناخت نِدان (بواعث)۔ ابتدائی علامات۔ علامات مرض۔ اُپشے (موافق اور مخالف باتیں) اور سمپراپتی کو دیکھ کر کرنی چاہیے۔

"دیش" دو طرح کا ہوتا ہے۔ بھومی اور دیہہ۔

"بھومی" تین قسم کی ہوتی ہے۔ جنگل۔ انوپ۔ سادھارن۔

"جنگل" وہ ہے جس میں وات کا غلبہ ہو۔

"انوپ" وہ ہے جس میں کف زیادہ ہو۔

"سادھارن" وہ ہے۔ جس میں وات۔ پت اور کف تینوں اوسط درجے کے ہوں۔

کال (گھڑی پل وغیرہ) اور ویادھی کی حالت ان دونوں کو خیال رکھ کر دوائی دینی چاہیے۔

دوائی بھی دو طرح کی ہوتی ہے۔ شودھن (صاف کرنے والی) شمن (دبا دینے والی) جسم میں ہونے والے دوشوں کو بہ ترتیب مفصد ذیل سب اچھی دوائیں ہیں۔

وات کے لئے وستی پت کے لئے وریچن اور کف کے لئے ومن۔

وات کے لئے تیل پت کے لئے گھی اور کف کے لئے شہد۔ من کے دوشوں کے لئے سب سے اچھی دوائی بدھی۔ دھیرج (حوصلہ) آتما وغیرہ کا

گیان ہیں۔

علاج کے چار جزو ہیں۔ وید۔ دوائی۔ تیماردار۔ اور بیمار۔ ان میں سے ہر ایک کے الگ الگ بھی چار چار گن ہیں۔

وید۔ ہوشیار ہو۔ گرو سے بخوبی سمجھ کر شاستر کو پڑھا ہو۔ تجربہ کار اور شدھ چت ہو (اندر باہر سے صفائی پسند ہو) اوشدھی بہو کلپ ہو۔ یعنی وہ ہر طرح سے استعمال کی جا سکتی ہو۔ مفید ہو۔ اچھی جگہ سے پیدا ہوئی ہو۔ اور مناسب ہو۔ تیماردار۔ مریض سے محبت رکھنے والا۔ صاف ہوشیار اور عقلمند ہو۔

بیمار بھی چار قسم کا ہونا چاہئے۔ دولت مند ہو۔ وید کا حکم ماننے والا ہو سمجھدار ہو۔ اور مستقل مزاج ہو۔

ذیل کے مریض اچھے ہو جاتے ہیں۔

جنکا جسم ہر قسم کی دوائی کی برداشت کر سکے۔ جو جوان ہوں۔ جتیندریہ ہوں۔ جنکے مرم استھان[1] میں بیماری نہ ہو۔ بیماری کا باعث بھی معمولی ہو۔ ابتدائی علامات اور حالت مرض کی علامات معمولی ہوں۔ کوئی عارضہ نہ ہو۔

جنکے دوشیہ[2] دیش۔ رتو اور پرکرتی ایک سے نہ ہوں۔ علاج کے چاروں جزو موجود ہوں۔ گرہ موافق ہوں۔ دوش ایک ہو۔ مرگ بھی ایک ہو۔ اور نیا ہو۔

جن امراض میں شستر کی ضرورت پڑتی ہے۔ اور جن میں اچھی اور

---

[1] مرم استھانوں کا بیان آگے آئیگا۔

[2] جنکا پیچھے ذکر آچکا ہے۔ یعنی دھاتو اور مل۔

بُری علامات ملی جلی پائی جاتی ہیں۔ وہ مشکل العلاج ہیں۔

مرض کے صعب ہونے پر اور موافق چیزوں کے استعمال سے جسکی بیماری تو نہ جائے۔ مگر زندگی قائم رہے۔ وہ "یاپیہ" حالت کہلاتی ہے۔

چوتھی حالت ناقابل علاج ہے۔ یعنی جب مریض کی حالت نہایت خراب ہو۔ اسکی اندریاں کام کرنے سے رہ گئی ہوں۔ اُس میں رشٹ (مرنے کے وقت) کی علامات پائی جائیں۔ اور اُسے اُوت سکیہ (ثقیل چیزیں کھانے کی خواہش) اچھوڈگا اور بیچینی ہو۔

مفصلہ ذیل مریضوں کا علاج نہ کرنا چاہیئے۔

جس سے دیدہ دشمنی رکھتے ہوں۔ جس کے بادشاہ مخالف ہوں۔ جو دیدوں اور بادشاہوں کا مخالف ہو۔ جو اپنا دشمن ہو جسکے علاج کے چاروں جزو ٹھیک نہ ہوں جس کا دھیان دوسرے کاموں میں بھی لگا ہو یعنی توجہ دیکر اپنا علاج کرا سکتا ہو۔ جو دید کے حکم کے مطابق نہ چلے جس کی عمر ختم ہوگئی ہو۔ جو شریر ہو۔ جو غمزدہ ہو۔ جو ڈرپوک ہو۔ جو کرتگھن (ناشکرگذار) ہو۔ جو اپنے تئیں دید سمجھتا ہو۔ اس کتاب کے ادھیاؤں کی فہرست یوں ہے۔

(۱) آیش کام۔ (عمر کی خواہش)

(۲) دن چریہ۔ (زندگی کیلئے روزانہ ہدایات)

(۳) رتوچریہ۔ (موسموں کے متعلق ہدایات)

(۴) روگانت پاون۔ (امراض کے باعث)

(۵) ترب دریہ وگیان۔ (مائع اور ٹھوس اشیا کا بیان)

(۶) ان سروپ وگیان۔ (کھانے کی چیزوں کا بیان)

(۷) ان رکھشا۔ (کھانے کی چیزوں کی حفاظت)

(۸) ماترا آشتی ۔ (مقدار خوراک)

(۹) دریہ آدی وگیان۔ (دریوں کا بیان)

(۱۰) رس بھید۔ (رسوں کی قسمیں)

(۱۱) دوش وگیان۔ (دوشوں کا بیان)

(۱۲) دوش بھید۔ (دوشوں کی قسمیں)

(۱۳) دوش اپ کرم (دوشوں کا علاج)

(۱۴) دو ورد اپ کرم (دو قسم کا علاج)

(۱۵) سٹودھن آدی گن سنگرہ۔ (مسہل وغیرہ ادویات کا اکٹھا کرنا)

(۱۶) سنیہ ودہی۔ (روغنوں سے پیٹ کو تر کرنے کا طریقہ)

(۱۷) سوید ودہی۔ (پسینہ لانے کا طریق)

(۱۸) امن وریچن ودہی۔ (قے اور اسہال لانے کا طریقہ)

(۱۹) دستی ودہی۔ (حقنہ کرنے کا طریق)

(۲۰) نسیہ ودہی۔ (نسوار کا طریق)

(۲۱) دھوم پان ودہی۔ (دھواں، حقہ، سیگرٹ پینے کا طریقہ)

(۲۲) گنہ وش آدی ودہی۔ (غرارے کرنا)

(۲۳) آشچوتن انجن ودہی۔ (آنکھ میں دوائی اور سرمہ ڈالنے کا طریق)

(۲۴) ترپن پٹ پاک ودہی۔ (آنکھوں کو تر کرنے کا طریق)

(۲۵) یتر ودہی۔ (آلات کا استعمال)

(۲۶) اشمتیرودہی۔ (اوزاروں کا بیان)
(۲۷) سراویدھ ودہی۔ (فصد کھولنے کا طریق)
(۲۸) شلیاہرن ودہی۔ (جسم میں اجنبی اشیاء کے نکالنے کا طریق)
(۲۹) شستر کرم ودہی۔ (اونشتر چلانے کا طریق)
(۳۰) کشار اگنی کرم ودہی۔ (کاسٹک ادویات اور آگ سے جلانے کا طریق)
یہ تیس ادھیائے سوترستھان کے ہیں۔

اب شاریرستھان کے ادھیاؤں کی تفصیل سنو۔

(۱) گربھاوکرانتی شاریر۔ (حمل ٹھیرنے کا بیان)
(۲) گربھ ویاپک شاریر۔ (حاملہ کا بیان)
(۳) انگ وبھاگ شاریر۔ (مختلف اعضا کا بیان)
(۴) مرم وبھاگ شاریر۔ (مرم ستھانوں کا بیان)
(۵) وکرتی وگیان شاریر۔ (بگڑی ہوئی حالتوں میں جسم کا بیان)
(۶) دوت آدی وگیان شاریر۔ (قاصد سے شگن لینا)

اب ندان ستھان کے ادھیاؤں کی تفصیل بیان کرتے ہیں۔

(۱) سرو روگ ندان (تمام امراض کے مشترکہ امور متعلق تشخیص کا بیان)
(۲) جور ندان۔ (بخاروں کی تشخیص)
(۳) رکت پت کاس ندان۔ (ناک منہ سے خون جانا اور کھانسی کی تشخیص)
(۴) شواس ہدما ندان۔ (دمہ اور ہچکی کی تشخیص)
(۵) راج یکشما ندان۔ (سل کی تشخیص)
(۶) مدات ندان (خشیار شراب سے پیدا ہونے والی شکایات)

(۷) ارش ندان۔ (بواسیر کی تشخیص)

(۸) اتی سارگرہنی ندان (اسہال اور سنگرہنی کی تشخیص)

(۹) موترا گھات ندان۔ (پیشاب کا رک جانا)

(۱۰) پرمیہ ندان۔ (پیشاب کی بیماریوں کی تشخیص)

(۱۱) ودردی۔ وردہی۔ گلم ندان۔ (وودردی۔ فتق اور باد گولے کی تشخیص)

(۱۲) اُدر ندان۔ (امراض شکم)

(۱۳) پانڈو روگ۔ شوپ۔ وسرپ ندان۔ (زردی رنگ۔ سوج اور زہرباد کی تشخیص)

(۱۴) کشٹ شوتر کرمی ندان۔ (جذام۔ برص۔ اور کرموں کی تشخیص)

(۱۵) وات ویادہی ندان۔ (وات کی خرابیوں کی تشخیص)

(۱۶) وات رکت ندان۔ (وات رکت کی تشخیص)

اب چکتسا استھان کا حال سنو

(۱) جور چکتسا۔ (بخار کا علاج)

(۲) رکت پت چکتسا۔ (رکت پت کا علاج)

(۳) کاس چکتسا۔ (کھانسی کا علاج)

(۴) شواس ہکہ چکتسا۔ (دمہ ہچکی کا علاج)

(۵) راج یکھشما چکتسا (سل کا علاج)

(۶) چھردی۔ ہردوروگ ترشنا چکتسا۔ (قے۔ امراض دل۔ و تشنگی کا علاج)

(۷) مداتیہ چکتسا۔ (شراب سے پیدا ہونیوالی [illegible] کا علاج)

(۸) ارش چکتسا۔ (بواسیر کا علاج)

(۹) اتی سار چکتسا۔ (اسہال کا علاج)

(۱۰) گرہنی چکتسا۔ (سنگرہنی کا علاج)
(۱۱) موتراگھات چکتسا۔ (پیشاب کے رک جانے کا علاج)
(۱۲) پرمیہہ چکتسا۔ (پرمیہہ کا علاج)
(۱۳) ودردی وردہی چکتسا (ودردی اور فتق کا علاج)
(۱۴) گلم چکتسا۔ (باؤ گولے کا علاج)
(۱۵) اُدر چکتسا۔ (امراض شکم کا علاج)
(۱۶) پانڈو روگ چکتسا۔ (زردئی رنگ کا علاج)
(۱۷) شوپ چکتسا۔ (سوزش کا علاج)
(۱۸) وسرپ چکتسا۔ (زہرباد کا علاج)
(۱۹) کشٹ چکتسا۔ (جذام کا علاج)
(۲۰) شوتر۔ کرمی چکتسا۔ (برص اور کرموں کا علاج)
(۲۱) وات ویادہی چکتسا۔ (وات کی خرابیوں کا علاج)
(۲۲) وات شونت چکتسا۔ (وات رکت کا علاج)

اب کلپ ستھان کے ادھیاؤں کی تفصیل بیان کی جائیگی۔

(۱) ومن کلپ۔ (قے کرانے والی ادویات کا مفصل بیان)
(۲) وریچن کلپ۔ (مسہل ادویات کا مفصل بیان)
(۳) ومن وریچن ویاپت سدھی۔ (قے اور جلاب کی خرابیوں کا علاج)
(۴) وستی کلپ۔ (حقنے (وستی کرم) کا مفصل بیان)
(۵) وستی ویاپت سدھی۔ (وستی کی خرابیوں کا علاج)
(۶) بھیشج کلپ۔ (دواؤں کے اکٹھے کرنے اور مرکب ادویات کا بیان)

اب اُتر ستھان کے ادھیاؤں کی تفصیل بیان کیجاتی ہے

(۱) بال اُپچرن۔ (بچوں کی تربیت)
(۲) بالامے پرتی شیدھ۔ (بچوں کے امراض کا بیان)
(۳) بال گرہ پرتی شیدھ۔ (بچوں کے گرہوں کا علاج)
(۴) بھوت وگیان۔ (بھوت)
(۵) بھوت پرتی شیدھ۔ (بھوت کا علاج)
(۶) اُنماد پرتی شیدھ۔ (جنون کا علاج)
(۷) اپسمار پرتی شیدھ۔ (مرگی کا علاج)
(۸) ورتم روگ وگیان۔ (پپوٹوں کے امراض کا بیان)
(۹) ورتم روگ پرتی شیدھ۔ (پپوٹوں کے امراض کا بیان)
(۱۰) سندھی ست روگ وگیان۔ (آنکھوں کی سفیدی سیاہی و سفیدی کے جوڑ کے امراض)
(۱۱) سندھی ست آست پرتی شیدھ (آنکھوں کی سفیدی سیاہی کے جوڑ اور سفیدی سیاہی کے امراض کا علاج)
(۱۲) ورشٹی روگ وگیان۔ (بصارت کے امراض کا بیان)
(۱۳) تمر پرتی شیدھ۔ (دھند کا علاج)
(۱۴) لنگ ناش پرتی شیدھ۔ (نابینائی کا علاج)
(۱۵) سرو آکھشی روگ وگیان۔ (آنکھ کا دُکھنے آنا)
(۱۶) سرو آکھشی روگ پرتی شیدھ۔ (آنکھیں دُکھنے کا علاج)
(۱۷) کرن روگ وگیان۔ (کانوں کی بیماریاں)
(۱۸) کرن روگ پرتی شیدھ۔ (کانوں کی بیماری کا علاج)
(۱۹) ناسہ روگ وگیان۔ (نتھنوں کے امراض)

(۲۰) ناسہ روگ پرتی شیدھ۔ (نتھنوں کے امراض کا علاج)
(۲۱) مکھ روگ وگیان۔ (منہ کے امراض)
(۲۲) مکھ روگ پرتی شیدھ (منہ کے امراض کا علاج)
(۲۳) شرو روگ وگیان۔ (امراض سر)
(۲۴) شرو روگ پرتی شیدھ۔ (امراض سر کا علاج)
(۲۵) برن وگیان۔ (زخموں کا بیان)
(۲۶) سدیو برن پرتی شیدھ۔ (زخموں کا علاج)
(۲۷) بھنگ پرتی شیدھ (ہڈی ٹوٹ جانے کا علاج)
(۲۸) بھگندر پرتی شیدھ۔ (بھگندر کا علاج)
(۲۹) گرنتھی اربد۔ شلیپد آدی وگیان۔ (گرنتھی۔ رسولی ورم فیل پا وغیرہ کا بیان)
(۳۰) گرنتھی آدی پرتی شیدھ۔ (گرنتھی وغیرہ کا علاج)
(۳۱) کھشدر روگ وگیان۔ (چھوٹے چھوٹے امراض)
(۳۲) کھشدر روگ پرتی شیدھ۔ (چھوٹے چھوٹے امراض کا علاج)
(۳۳) گیہ روگ وگیان۔ (عورتوں کے امراض اعضائے نہانی)
(۳۴) گیہ روگ پرتی شیدھ۔ (عورتوں کے امراض اعضاء نہانی کا علاج)
(۳۵) وش پرتی شیدھ۔ (زہروں کا علاج)
(۳۶) سرپ وش پرتی شیدھ۔ (سانپ کے زہر کا علاج)
(۳۷) کیٹ۔ لوت آدی پرتی شیدھ۔ (کیڑی وغیرہ کاٹے کا علاج)
(۳۸) موشکارک وش پرتی شیدھ۔ (چوہے اور دیوانہ کتے کے کاٹے کا علاج)
(۳۹) رسائن ادھیائے۔ (رسائن ادویات کا بیان)
(۴۰) واجی کرن ادھیائے۔ (باہی ادویات کا بیان)

دوسرا ادھیائے

دن چریہ (روزانہ زندگی کے متعلق ہدایات)

تندرست آدمی کو اپنی زندگی کی حفاظت کے لئے برہم مہورت میں۔ (سورج نکلنے سے چار گھڑی پہلے) اٹھنا چاہئے۔ پھر حاجات ضروریہ سے فارغ ہوکر ہاتھ منہ دہوکر داتن کرے۔

داتن۔ آک۔ بڑ۔ خیر۔ کرنجوا۔ ارجن وغیرہ درختوں میں سے کسی ایک کی ہو۔ یا کسی کسیلے۔ چرپرے یا کڑوے درخت کی ہو۔ داتن کے اگلے سرے کو چبا کر نرم کر لینا چاہئے۔ اور دانتوں پر اسطرح گھسنا چاہئے۔ کہ دانت اور مسوڑہوں کو کسی قسم کی تکلیف نہ محسوس ہو۔

داتن صبح کے وقت اور کھانا کھانے کے بعد کرنی چاہئے۔

مفصلہ ذیل حالتوں میں داتن نہ کرنی چاہئے

بدہضمی۔ قے۔ دمہ۔ کھانسی۔ بخار۔ لقوہ۔ پیاس منہ کے پک جانے۔ امراض دل۔ آنکھوں کی بیماری۔ نیز سر اور کان کی بیماری میں۔

داتن کے بعد ہمیشہ آنکھوں میں سوویر نامی انجن لگانا چاہئے۔ آنکھیں تیجو سے (نور کا بقی) ہیں۔ انہیں ہمیشہ کف سے تکلیف ہوتی ہے۔ اسلئے ہر ساتویں روز آنکھوں سے پانی نکالنے کی خاطر رسونت ڈالنی چاہئے اس کے بعد نسوار لیں۔ گنڈوش۔ اور دہوم پان کرنا چاہئے۔ اور پان کھانا چاہئے جس کی چھاتی میں زخم ہو۔ رکت پت ہو۔ روکھاپن سے آنکھیں دُکھنی آگئی

ہوں۔ زہر کھایا ہو۔ غش آیا ہو۔ اور نشے میں ہو۔ اور جنکے سوکھا ہو۔ اُن سب کو پان نہ کھانا چاہیے۔

مالش روز کرنی چاہیئے۔ اس سے بڑھاپا۔ تھکاوٹ۔ اور وات دور ہوتی ہے۔ آنکھوں کو صاف کرتی ہے۔ جسم کو مضبوط کرتی ہے۔ عمر کو بڑھاتی ہے۔ نیند لاتی ہے۔ چمڑے کو خوشنما کرتی ہے۔ اور مضبوط کرتی ہے مالش سر کان اور پاؤں میں خاص طور پر کرنی چاہیئے۔ جنکے بلغم ہے۔ جنہوں نے جلاب لیا ہے۔ اور جنہیں بدہضمی کی شکایت ہے۔ انہیں مالش ہرگز نہ کرنی چاہیئے۔ ورزش سے جسم ہلکا اور پھرتیلا ہو جاتا ہے۔ ہاضمہ بڑھ جاتا ہے۔ چربی کم ہو جاتی ہے۔ اعضا مضبوط سڈول اور گٹھیلے ہو جاتے ہیں۔

دات پت کی مرض والے بچے۔ بوڑھے۔ اور بدہضمی والے کو ورزش نہیں کرنی چاہیئے۔ طاقتور اور مرغن غذا کھانے والوں کو طاقت سے آدھی ورزش کرنی چاہیئے۔

موسم سرما اور بسنت رتو میں خوب ورزش کرنی چاہیئے۔ مگر دوسرے موسموں میں کم۔ ورزش کر کے سارے جسم کو آہستہ آہستہ ملنا چاہیئے زیادہ ورزش کرنے سے پیاس کا غلبہ ہو جاتا ہے اور کھشے روگ (سوکھا یا تپ دق) ہو جاتا ہے۔

پرتمک شواش (دمہ) رکت پت۔ شرم (تھکاوٹ) اور کلم (ڈھیلاپن) کھانسی۔ بخار۔ اور قے کی مرض ہو جاتی ہے۔

بہت ورزش کرنے سے بہت جاگنے سے بہت راستہ چلنے سے کثرت جماع بہت ہنسنے بولنے وغیرہ۔ ہمت سے بڑھ کر کام کرنے سے آدمی اسطرح

ناش ہو جاتا ہے۔ جیسے شیر ہاتھی کو کھینچتے کھینچتے مرجاتا ہے۔
اُبٹنا مل کف کو دور کرتا ہے۔ چربی کو پگھلاتا ہے۔ اور جسم کے حصوں
کو قائم کرتا ہے۔ اور جلد کو صاف کرتا ہے۔
نہانا بھوک لگاتا ہے۔ مقوی باہ ہے۔ عمر کو بڑھاتا ہے۔ طاقت دیتا ہے۔
حوصلہ پیدا کرتا ہے۔ خارش۔ میل۔ تھکاوٹ۔ پسینہ۔ اونگھنے۔ پیاس۔
جلن اور بد خیالات کو دور کرتا ہے۔ گرم پانی سے نچلے حصہ جسم کا دھونا
طاقت دینے والا ہے۔ سر کا گرم پانی سے دھونا۔ آنکھوں اور بالوں کی
طاقت کو دور کرتا ہے۔ نہانا لقوہ۔ آنکھ۔ کان اور منہ کی امراض۔ دستوں
کی مرض میں۔ اپھارہ۔ بدہضمی۔ زکام اور کھانا کھا کر منع ہے۔
کھانا ہضم ہونے پر مفید اور مناسب مقدار میں غذا کھانی چاہیے۔ حاجات
ضروریہ کو زور سے نہیں لانا چاہیئے۔ اور نہ حاجات ضروریہ سے فارغ ہوئے
بغیر دوسرا کام کرنا چاہیئے۔ قابل علاج بیماری میں بغیر آرام ہوئے اور
کام نہ کرنا چاہیئے۔ سب جیووں کی سب خواہشیں سکھ کی خاطر ہوتی ہیں۔
اور سکھ دھرم کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ اسلئے دھرم پر قائم رہنا چاہیئے۔ اچھے
کاموں میں مدد کرنے والے دوستوں کو پریم سے رکھنا چاہیئے۔ اور
دوسروں سے دور بھاگنا چاہیئے۔
ہنسا۔ چوری۔ اینتھا کام (نکمہ کام) یہ جسم کے پاپ ہیں۔ چغلی۔ کڑوا
بول۔ جھوٹ۔ یاوہ گوئی۔ یہ زبان کے دوش ہیں۔ پرانیوں کے مارنے
کا خیال۔ دوسروں کے گنوں کو نہ دیکھ سکنا شاستر کے برخلاف چلنا یہ تین من کے
پاپ ہیں۔

بے روزگار۔ بیمار۔ اور غمزدوں کی حسب حیثیت مدد کرنی چاہیئے۔ کیڑے مکوڑوں کو بھی اپنے جیسا جاندار تصور کرنا چاہیئے۔

دیوتا۔ گائے۔ برہمن۔ بوڑھے۔ وید۔ راجہ اور مسافر کی عزت کرنی چاہیئے ضرورت مندوں کو مایوس نہ لوٹانا چاہیئے۔ نہ انہیں جھڑکنا چاہیئے۔ اور نہ ان کا نرادر کرنا مناسب ہے۔ برا چاہنے والے دشمن سے بھی ہمیشہ نیکی کرنا اچھا ہے۔ خوشحالی اور مصیبت دونوں میں ایک سا رہنا چاہیئے۔

بواعث کی خوبی کو دیکھنا چاہیئے۔ نتیجہ کی پرواہ نہ کرنی چاہیئے۔ باوقت مفید سوچ سمجھ کر۔ اور مصلحت آمیز گفتگو کرنی چاہیئے۔

خوش گو۔ نیک چلن اور با لغت بننے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اکیلا آدمی کبھی سکھی نہیں ہوتا۔

جس طرح ہر شخص پر اعتبار کر لینا نامناسب ہے۔ ویسے ہی ہر شخص کو بے اعتباری کی نظروں سے دیکھنا بھی ٹھیک نہیں۔

نہ کسی کو اپنا دشمن سمجھنا چاہیئے۔ اور نہ ہی اپنے تئیں کسی کا دشمن جتانا اچھا ہے۔ مالک کو کسی سامنے تحقیر سے یاد نہ کرنا چاہیئے۔ اور نہ ہی اس سے بے اتفاقی رکھنی چاہیئے۔

جو شخص جس طرح سے خوش ہو سکتا ہے۔ اس سے ویسے ہی پیش آنا مناسب ہے۔ اندریوں کو نہ زیادہ تکلیف دینی چاہیئے۔ اور نہ ہی زیادہ حظ کا عادی بنانا اچھا ہے۔

کوئی کام جو دھرم۔ ارتھ اور کام سے خالی ہو۔ نہ کرنا چاہیئے۔ اس کے خلاف بھی دستور العمل نہ بنانا چاہیئے۔ بلکہ اعتدال سب سے اچھا طریقہ ہے

شائع کردہ ویدک فارمیسیوٹیکل کمپنی لمیٹیڈ لاہور

سر کے بال۔ ناخن۔ اور ڈاڑھی کے بال جلد کٹوا دینے چاہئیں۔ آنکھ، پاؤں
اور مل نکلنے کے مقامات کو ہمیشہ صاف رکھنا چاہیئے۔ ہر روز نہانا چاہیئے۔ خوشبودار
اشیاء۔ بٹن۔ سفید سرمہ۔ دوائی۔ چھاتا[1] اور جوتا[1] ہر وقت پاس رکھنے چاہئیں
اچھے اور صاف کپڑے پہننا مناسب ہے۔ جو نہ بہت قیمتی ہوں۔ اور نہ زرق
برق کے ہوں۔

سامنے سے چار ہاتھ تک راستہ دیکھتے ہوئے چلنا چاہیئے۔ رات کے وقت
یا کسی ضروری کام پر جاتے وقت سر پہ پگڑی باندھ لینی اور ہاتھ میں لاٹھی لے
لینی چاہیئے۔

چیت۔ پوجیہ۔ دھوجا (جھنڈا)۔ چھایا۔ بسایہ۔ بھسم (راکھ)۔ تش (چ) ولوں
کے چھلکے۔ غلاظت۔ ریت۔ ٹھیکرے۔ قربان گاہ۔ اور غسل کی جگہ کو پھلانگنا
نامناسب ہے۔

دریا کو بازوؤں سے تیر کر کبھی عبور نہ کرنا چاہیئے۔ آگ کے ڈھیر کے پاس جانا
منع ہے۔ مشتبہ کشتی۔ درخت اور ٹوٹی ہوئی سواری پر نہ چڑھنا چاہیئے۔
چھینکتے۔ ہنستے اور جمائی لیتے وقت منہ کو کھلا نہ رکھنا چاہیئے۔ نتھنوں کو
کھرچتے رہنا۔ زمین کو کھودتے رہنا۔ اور اعضا کو بیکار ہلانا۔ چٹخنے دینا نامناسب ہے

---

[1] یہ جو لوگ کہتے ہیں۔ کہ چھاتا اور جوتا ہندوؤں کی ایجاد نہیں ہیں۔ بلکہ انکے موجد اہل چین یا اہل مصر ہیں۔ وہ اس مقام کو غور سے پڑھیں۔ اور یہ بھی دیکھیں کہ سنسکرت میں چھاتے کے لئے "آت پتر" اور جوتے کے لئے "پدتران" کے الفاظ کہاں سے آ گئے۔ اگر ہندو ان چیزوں کا استعمال نہ جانتے تھے تو ان الفاظ کے موضوع ہونے کی کیا وجہ ہے۔

سخت جگہ پر دیر تک بیٹھے رہنا منع ہے۔ جسم۔ بانی اور من کو تھک جانے سے پہلے ہی کام سے ہٹا لینا چاہیئے۔ دو زانو ہو کر دیر تک بیٹھنا بھی ٹھیک نہیں رات کے وقت درختوں کے پاس رہائش نہ کرنا چاہیئے۔

چبوترہ۔ شمشان کے گرد نواح۔ چوک اور دیو مندر میں رات کے وقت نہ ٹھہرنا چاہیئے۔

قتلگاہ۔ ویرانہ۔ خالی مکان اور شمشان میں دن اور رات میں کسی وقت بھی نہ ٹھہرنا چاہیئے۔

سورج کیطرف ہرگز نہ دیکھنا چاہیئے۔ بوجھ سر پر نہ اٹھانا چاہیئے باریک چمکدار۔ امیدھیہ[1] (مکروہ) اور اپویتر[2] چیز کو متواتر نہ دیکھتے رہنا چاہیئے۔

شراب کا لینا۔ دینا۔ بنانا اور بیچنا منع ہے۔

پوربی ہوا۔ دھوپ۔ گرد و غبار۔ اوس اور آندھی سے بچنا چاہیئے۔ ٹیڑھے ہو کر چھینکنا۔ جمائی لینا۔ سونا۔ کھانا۔ اور جماع کرنا مضر ہیں۔ سکول[3] چھایہ میں نہ بیٹھنا چاہیئے۔ مہاجن کی مخالفت نہ کرنی چاہیئے۔

ویال[4]۔ سانپ۔ سینگ دار جانوروں۔ کمینے آدمیوں۔ اناڑی۔ اور زیادہ چالاک اشخاص کی نوکری نہ کرنی چاہیئے۔

نیک آدمیوں سے جھگڑا کرنا برا ہے۔ سندھیا کے وقت بھی کھانا کھانا۔ جماع کرنا۔ سونا۔ پڑھنا اور سوچنا منع ہے۔

---

[1] جس کے دیکھنے سے دل و دماغ کو نفرت ہو۔ [2] جس سے کسی شخص کو روحانی نقصان پہونچے [3] کوول۔ دن چھوٹی چھوٹی ندیوں کو کہتے ہیں۔ جو پہاڑوں میں بہتی پھرتی ہیں۔ سکوول چھایہ سے مراد یہ ہے کہ اگر اوپر کوئی کوول بہ رہی ہو۔ تو اسکے نیچے نہ بیٹھنا چاہیئے۔ ایسا نہ ہو کہ کنارہ ٹوٹ جائے۔ اور پانی بہا کر غاروں میں گرا دے۔ [4] مست ہاتھی جیسے خطرناک جانوروں سے مراد ہے۔

دشمن کے گھر کا اور یتیم کا کھانا نہ کھانا چاہیئے۔ لنگڑوں، سوداگروں اور سود پر گذر اوقات کرنے والوں کے ہاں کا کھانا بھی منع ہے۔

جسم کے اعضا مثلاً منہ اور ناک سے باجہ نہ بجانا چاہیئے۔ ہاتھوں اور بالوں کا فضول ہلانا منع ہے۔

دو پانیوں دو آگوں، اور دو قابل عزت بزرگوں کے بیچ میں سے گزرنا منع ہے۔

جلتے ہوئے مُردے کے دھوئیں کے قریب نہ بیٹھنا چاہیئے۔ شراب میں مگن رہنا سخت نقصان دہ ہے۔ عورتوں پر اعتبار کرنا اور عورتوں کو آزادی دینا ٹھیک نہیں۔

تمام کاموں میں دنیا سب سے بڑی استاد ہے۔ اس لیئے دنیوی کاموں میں لوک مریادا سے ادہر اُدہر نہ ہونا چاہیئے۔

سب جانداروں پر رحم کرنا۔ خیرات کرنا۔ جسم۔ زبان۔ اور دل کا قابو میں رکھنا، دوسرے کے کام کو اپنا سمجھ کر انجام دینا ہی سدبرت[1] ہے۔

جو آدمی ہمیشہ اس بات پر غور کرتا اور اسے یاد رکھتا ہے۔ کہ میرے دن اور رات کس طرح گذرتے ہیں؟ وہ کبھی تکلیف نہیں اٹھاتا۔

مختصر طور پر آچار (چلن) کا بیان ہے۔ جو شخص اس پر عامل رہتا ہے وہ تندرست صاحب اقبال اور دراز عمر ہو کر دنیا اور عاقبت میں سرخروئی حاصل کرتا ہے۔

---

[1] نیک چلنی

شائع کردہ آیورویدک فارمیسیوٹیکل کمپنی لمیٹڈ گنی بازار لاہور

تیسرا ادھیائے

رتوچریا

(موسموں کے متعلق ہدایات)

سال میں چھ رتو ہوتے ہیں۔

(۱) ششر (خزاں) (۲) بسنت (بہار) (۳) گریشم (گرما) (۴) ورشا (برسات) (۵) شرد (گلابی جاڑا) (۶) ہیمنت (جاڑا)

پہلے تین رتو اترائن کہلاتے ہیں۔ انہیں آدان بھی کہا جاتا ہے۔ کیونکہ ان میں آدمیوں کی طاقت کم ہو جاتی ہے۔ ان موسموں میں سورج کے اترائن (شمال کیطرف) ہونے کیوجہ سے دھوپ اور ہوا بہت تیز۔ گرم اور رُکھی ہو جاتی ہے۔ جس سے دُنیا کے سومیہ گُن (سرد خواص) کم ہو جاتے ہیں۔ اور کڑوا کسیلا اور چرپرا رس طاقتور ہو جاتے ہیں۔ اسلئے آدان اگنیہ (گرم) ہے آخری تین رتو دکھشائن کہلاتے ہیں۔ انہیں وسرگ بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ ان میں آدمیوں کی طاقت بڑھ جاتی ہے۔ ان موسموں میں سورج کو دکھشائن (جنوبی رُخ) ہونے کے سبب سومیہ (سردی) بڑھ جاتی ہے بارش اور ٹھنڈی ہواؤں کے چلنے سے زمین کی گرمی کم ہو جاتی ہے۔ اور تری زیادہ ہو جاتی ہے۔ اسلئے ترش۔ نمکین اور میٹھے رس طاقتور ہو جاتے ہیں۔

سردی میں طاقت بڑھ جاتی ہے۔ برسات اور گرمی میں کم ہو جاتی ہے اور باقی موسموں میں بدرجۂ اوسط رہتی ہے۔

شائع کردہ آیورویدک فارمیسوٹیکل کمپنی لمیٹڈ گشن بازار لاہور

ہیمنت۔ ہیمنت رتو میں سردی کے رکنے کیوجہ سے طاقتور آدمیوں کی اگنی تیز ہوجاتی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ تھوڑی غذا کھانیوالے کے دھاتو وایو کے بڑھ جانے کے سبب کمزور ہوجاتے ہیں۔ اسلئے میٹھے۔ ترش اور نمکین رسوں کا خوب استعمال کرنا چاہیئے۔ راتوں کے لمبے ہوجانے سے صبح ہی بھوک لگ آتی ہے۔ اسلئے حاجات ضروریہ سے فراغت حاصل کرکے ذیل کی ہدایت پر عمل کرنا چاہیئے۔

وات کو دور کرنیوالے تیلوں کی مالش کرائیں۔ سر میں تیل[1] لگائیں مٹھی چاپی کرائیں۔ اور کشتی لڑنے والے استادوں کے ساتھ زور کریں بدن کو پاؤں سے لتڑوائیں کھیلی چیزوں کے ساتھ (جن میں سے روغن نکال لیا گیا ہو) بطریق مناسب غسل لیکر کیسر۔ کستوری۔ اگر وغیرہ کا لیپ لگائیں۔ اور اگر وغیرہ سے تیار کیا ہوا دھوپ جلائیں۔

چکنے رس۔ چربی دار جانوروں کے گوشت۔ گڑ کی شراب۔ شرامنڈ۔ سر ادھرا گیہوں۔ میٹھی۔ ماش۔ گنا۔ دودھ سے تیار کئے ہوئے۔ اچھے اچھے بھوجن چربی اور تیل استعمال کریں۔

ہاتھ منہ دھونے کے لئے گرم پانی کا استعمال رکھیں۔

روئی دار۔ چرمی۔ ریشمی۔ قیصری۔ اور بالوں کے کپڑے پہنیں۔ جن کا سوبھاؤ گرم ہو۔ اور وزن میں ہلکے ہوں۔ اوڑھنے اور بچھونے کے لئے بھی نرم۔ گدگدے اور گرم کپڑے استعمال کرنے چاہئیں۔

---

[1] جیسے آیورویدک فارمیسوٹیکل کمپنی لمیٹڈ لاہور کے نمنی وِلاس تیل۔ یا درخر دلبینگ تیل جیسے نمنی وِلاس ۴ اونس قیمت عہ۔ خرد لبینگ ۸ اونس قیمت ۱۱۰

شائع کردہ آیورویدک فارمیسوٹیکل کمپنی لمیٹڈ کمٹی بازار لاہور

دھوپ میں بیٹھ کر فائدہ اٹھائیں۔ اور پسینہ لیں۔
جوتے کا ہمیشہ استعمال رکھنا چاہیئے۔

خوبصورت۔ نوجوان چہاردہ سالہ نازنین جن کے جسم۔ دھوپ۔ کیسر اور جوانی کی مستی سے گرم ہیں۔ موسم سرما کی سردی کو آسانی سے دور کردیتی ہیں

جن مکانوں کو کوئلہ سلگا کر گرم کیا گیا ہو۔ ان کے مکینوں کو سردی کی سختی سے کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔

ششر رتبستشر رُتو میں تو مندرجہ صدر دستورالعمل پر خصوصاً عامل رہنا چاہیئے۔ کیونکہ اس موسم میں روکھائی اور سردی اور بھی بڑھ جاتی ہے

بسنت۔ بسنت رُتو میں سردی کی جمع شدہ کف سورج کی کرنوں سے پگھل کر معدے کی اگنی کو کم کردیتی ہے۔ اور بیماریوں کا باعث بنتی ہے اسلئے قے آور چیزوں اور تیز نسواروں سے اس کف کو بہت جلد دور کر دینا چاہیئے۔ بنزرود ہضم اور خشک غذا۔ ورزش۔ اُبٹنا اور مٹی چاہی سے بڑھی ہوئی کف کم ہو سکتی ہے۔

غسل بیکر اگر۔ چندن اور کافور کا لیپ کرنا چاہیئے۔

پرانے گیہوں۔ جَو۔ شہد۔ جنگلی جانوروں کا گوشت۔ اور کباب کھائیں۔ آسو۔ ارشٹ۔ سیدھو۔ مدھو ویک۔ یا مادھو میں آم کا رس ملکر دوستو کے حلقے میں بیٹھکر نوخیز نازنین معشوقہ کے ہاتھ سے لیکر پئیں۔

سونٹھ کا پانی۔ ادرک کا رس۔ مستھروں کا پانی۔ چندن سے تیار کردہ پانی۔ اور شہد کا پانی پئیں۔

شائع کردہ آیورویدک فارمیسیوٹیکل کمپنی لمیٹڈ گنٹی بازار لاہور

سرد مقامات اور ایسے بنوں میں جہاں ٹھنڈی ہوائیں آتی ہوں۔ جہاں
پانی بہ رہا ہو۔ جہاں سورج کی شعاعوں کا گزر نہ ہو۔ جہاں ہیروں کی روشنی
پھیل رہی ہو۔ جہاں کوئلیں کوک رہی ہوں۔ اور جہاں رنگا رنگ کے
پھول کھل کر ہوا کو مشک بیز بنا رہے ہوں۔ دوستوں کی صحبت میں آنند
سے دوپہر کا وقت گزار دیں۔

مگر دن کے سونے۔ ثقیل۔ چکنی۔ مرغن۔ ترش۔ سرد اور میٹھی اشیاء کے
استعمال سے پرہیز کرنا چاہئے۔

گریشم رتو میں سورج حدت گرمی کا باعث ہوتا ہے۔ اسلئے دن کے
وقت کف کم ہو جاتی ہے۔ اور وایو بڑھ جاتی ہے۔ اسلئے اس موسم میں نمکین
چرپری۔ اور کھٹی اشیاء نیز ورزش اور دھوپ سے بچنا چاہئے۔

میٹھی غذا۔ زود ہضم۔ سرد اور پتلی چیزیں زیادہ کھانی چاہئیں۔

سرد پانی سے غسل لیکر ٹھنڈا کر کے ستو کھائیں۔ شراب بالکل نہ پئیں۔ اور
اگر پئیں تو بالکل کم۔ اور بہت سا پانی ملا کر پینا چاہئے۔ ورنہ سوجن۔ جلن
غشی۔ اور بدن میں ڈھیلا پن ہو جانے کا اندیشہ ہے۔

چاند اور کند کے پھولوں جیسے سفید چاول جنگلی جانوروں کے گوشت
کے شوربے کے ساتھ کھائیں۔

[illegible] نہ بیٹھنے چاہئیں۔ رسالہ[1]۔ راگ[2]۔ اور ٹھنڈے میٹھے[3] پانک پنچ سار[4]

---

[1] [illegible] دودھ [illegible] مصالحے [illegible] ہیں [illegible] ہیں [illegible] شربت [illegible] کہتے
ہیں [illegible] شربت۔ [illegible] سکھیں [illegible]۔ یا شربت فالسہ کو کھانڈ [illegible] ملا [illegible]۔ [2] انگور۔
کھجور۔ [illegible]۔ اور فالسہ کو ہموزن لیکر ان کے رس نکالیں۔ اور مشک کافور
سے خوشبودار کر لیں۔ اسے پانک پنچ سار کہتے ہیں

مٹی کے نئے برتن میں بنا کر خوب پئیں۔
کیلے کی پھلیاں اور پنس کے پھل ترشی ملا کر چمچے کے ساتھ بہ لطف و رغبت کھائیں۔
پاٹلا اور مشک کافور سے خوشبودار کیا ہوا ۔ٹھنڈا پانی پینا چاہیئے۔
رات کے وقت چاند کی کرنوں کا لطف اٹھانا چاہیئے۔
بھینس کا دودھ مصری ملا کر چاند اور ستاروں کی روشنی میں رکھ چھوڑیں۔ اور جب خوب سرد ہو جائے نوش جان کریں۔
ایسے بنوں میں جہاں تال کے درخت کھڑے آسمان سے باتیں کرتے ہوں۔ جہاں شال کے برگ کش جھوم رہے ہوں۔ جہاں انگوروں کے خوشے لٹک رہے ہوں۔ جہاں مادھوی کی بیلیں چاروں طرف چھا رہی ہوں۔ اور ایسے باغیچوں میں جہاں چھتنار اور گھنے درختوں کیوجہ سے سورج کی شعاعیں نہیں پہنچ سکتیں۔ ایسے بستروں پر سونا چاہیئے۔ جن پر آم کے پتے اور پھل خوشبودار سرد پانی سے تر کر کے بچھائے گئے ہوں سورج کی گرمی سے بچنے کیلئے دوپہر کیوقت ایسے مکانوں میں سونا چاہیئے جن میں بستروں پر کیلے ۔کنول اور نیلوفر کے پتے بچھے ہوئے ہوں۔
خس کی خوشبو سے ہوئے پانی کے لطف لیں۔
رات کو ایسے محلوں پر سوئیں۔ جہاں چاند کی کرنیں بے روک پہنچتی ہوں جس کا چھت لگانے پر ہے۔ جس نے چندن کا لیپ لگا رکھا ہے۔ جس نے پھولوں کی مالا پہنی ہوئی ہے۔ جس نے شہوت نفسانی سے دلکو الگ کر لیا ہے جو بہت باریک کپڑے پہنے ہوئے ہے۔ جس پر تال

اور کنول کے بنے ہوئے پنکھے ہو رہے ہیں۔ وہ پنکھے جو پانی سے تر ہیں۔ اور جن سے سرد ہوا آتی ہے۔ جو مشک کافور کی مالا۔ اور ہری چندن کا ہار پہنے ہوئے ہے۔ کنول نکہ نازک کمر نازنین جس کے جی کو لبھا رہی ہیں۔ غم والم اسکے قریب تک نہیں پھٹک سکتے۔

ورشا ۔ آدان سے معدے کی اگنی خراب ہو کر برشا رتو میں اور بھی خراب ہو جاتی ہے۔

ورشا رتو میں بادلوں کے چھائے آسمان ہونے۔ ہوا کے مرطوب ہو جانے فوراً سردی پڑ جانے۔ زمین سے فاسد بخارات کے اٹھنے پانی کے گدلا ہو جانے اور معدے کی اگنی کے مدہم پڑ جانے کے سبب تینوں دوش خراب ہو جاتے ہیں۔ جو آپس میں ایک دوسرے کو خراب کر دیتے ہیں۔

اسلئے اوسط درجے کی معمولی غذا جو زود ہضم اور اگنی کو بڑھانے والی ہو۔ استعمال کرنی چاہیے۔

جلاب وغیرہ سے جسمانی صفائی کر لینی چاہیے۔

پرانے چاول۔ مصالحہ اور گھی ڈالکر پکائے ہوئے گوشت کا شوربا۔ جنگلی جانوروں کا گوشت۔ دال مجاجی کا شوربا۔ پرانی شراب دہی کا پانی جس میں سونچل نمک ملایا جائے۔ بیج کوش غذا کے لئے اچھی چیزیں ہیں۔ انترکمش میں Rain water) کنوئیں کا پانی جوش دیا ہوا پانی پینے کے لئے مناسب ہیں۔

سہ ادت۔ بت ورکھن سے مراد ہے۔ تج پیلا مول۔ نکمہ۔ چب۔ چیتزا اور سہنجنہ سے مراد ہے کہ انکی تاثیر تجی ہے کہ ہر ایک منہ وطبیب جانتے تھے کہ جوش دینے سے پانی صاف ہو جاتا ہے۔ اور یہ کوئی نئی دریافت نہیں ہے۔

شائع کردہ آیورویدک فارمیسیوٹیکل کمپنی لمیٹڈ گنپتی بازار لاہور

بہت خراب دن میں غذا ایسی ہونی چاہیئے۔ جس میں شہد۔ ترشی۔ نمک۔ اور روغن کا معتدبہ حصہ ہو۔ خشک اور زود ہضم ہو۔

ننگے پاؤں چلنا مضر ہے۔ خوشبودار چیزیں ہر وقت پاس رکھنی چاہیئیں۔ اور دھوپ دیگر خوشبودار کئے ہوئے کپڑے پہننے چاہیئیں۔

محل کے اوپر سونا چاہیئے۔ اور سونے میں اوس۔ سردی اور سرد ہوا سے بچنا چاہیئے۔

دریائی پانی۔ پانی میں ملے ہوئے ستو۔ دن کا سونا۔ ورزش اور دھوپ سب مضر ہیں۔ اسلئے اس موسم میں ان سے بچنا چاہیئے۔

شرد۔ ورشارتو کے بعد سورج کی گرمی فوراً تیز ہو جاتی ہے۔ اسلئے ورشارتو کی جمع شدہ پت شردرتو آنے پر بڑھ جاتی ہے۔ اس کی تیزی کو دور کرنے کے لئے گھی اور کڑوی اشیاء کا استعمال کرنا چاہیئے نیز جلاب لینا اور فصد کھلوانا مناسب ہے۔

بھوک لگنے پر غذا زود ہضم کھانی چاہیئے۔ جس میں کڑوے۔ میٹھے اور کسیلے رس کا حصہ زیادہ ہو۔

چاول عمدہ قسم کے۔ مونگ۔ مصری۔ آملے۔ پرول شہد اور جنگلی جانوروں کا گوشت اس موسم کے لئے اچھی غذائیں ہیں۔

پینے کے لئے وہ پانی اچھا ہے۔ جو سورج کی شعاعوں سے گرم اور چاند کی کرنوں سے ٹھنڈا کیا گیا ہو۔ اور اگست ستارہ کے طلوع ہونے کے سبب زہریلے اثرات سے پاک ہو گیا ہو۔

یہ پانی پاک وصاف ہوتا ہے۔ کسی طرح کی خرابی نہیں کرتا۔ نہ ہی

خشکی پیدا کرتا ہے۔ اور امرت کے سے فوائد رکھتا ہے۔ اسے "ہنسودک" کہا جاتا ہے۔

رات کو مکان کی چھت پر چاندنی کا لطف اٹھانا چاہیے۔

چندن۔ خس اور مشک کافور کی خوشبو میں بسے ہوئے صاف کپڑے اور پھولوں کے ہار پہننے چاہئیں۔

اوس۔ دہی۔ تیل۔ چربی۔ دھوپ۔ تیز شراب۔ دن کے سونے۔ پروائی ہوا اور کھاری چیزوں کے پیٹ بھر کر کھانے سے اجتناب لازم ہے۔

موسم برسات اور سرما میں میٹھے۔ کھٹے اور نمکین رسوں کا استعمال رکھنا چاہیے۔

موسم بسنت میں کڑوے۔ چرپرے اور کسیلے رس استعمال کریں۔

موسم گرما میں میٹھے رسوں کا استعمال مناسب ہے۔

شرد رتو میں میٹھے۔ کڑوے اور کسیلے رسوں کا استعمال کرنا چاہیے۔

شرد رتو اور بسنت رتو میں روکھے کھانوں کا اور گریشم و شرد رتو میں ٹھنڈے کھانے کھانا چاہئیں۔ اور باقی موسموں میں اسکے خلاف عمل کریں۔

ہمیشہ سب رسوں کا استعمال رکھنا چاہیے۔ اور ہر موسم میں اس رس کا بکثرت استعمال کریں۔ جو مناسب موسم بیان کیا گیا ہے۔

موسم کے ابتدائی اور آخری سات سات ایام موسم کی تبدیلی کے دن ہوتے ہیں۔ اسلئے ان ایام میں پہلا دستور چھوڑ دیں۔ اور دوسرا دستور رفتہ رفتہ بڑھاتے جائیں۔ کیونکہ پرانا دستور فوراً چھوڑنے اور نیا دستور فوراً

عمل میں لانے سے کئی خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

چوتھا ادھیائے

روگ اُن اُتپادنیہ[1]

حاجات ضروریہ یعنی بادِ مخالف۔ پاخانہ۔ پیشاب۔ چھینک۔ پیاس۔ بھوکھ۔ نیند۔ کھانسی۔ تکان سے پھول جانے والے سانس۔ جمائی۔ آنسو۔ قے اور ویرج کو نہ روکنا چاہئے۔

بادِ مخالف کے روکنے سے پیٹ کا گولا۔ اپھارہ۔ دردِ شکم۔ جسم کا ڈھیلا پڑ جانا۔ وات پیشاب اور پاخانہ کی قبض۔ نظر کا کمزور ہو جانا حرارت غریزی کا کم ہو جانا۔ دل کی بے چینی وغیرہ عوارض پیدا ہو جاتے ہیں۔

سنیہن اور سویدن کرانا چاہئے۔

کھانے پینے میں ہوا کے خارج کرنیوالی چیزیں دینی چاہئیں اور وستی دینی چاہئیں۔

پاخانہ روکنے سے پنڈلیوں میں کھچاوٹ سونا۔ زکام۔ سردرد۔ کثرت ڈکار۔ پیٹ میں وقتاً فوقتاً درد کا اٹھنا۔ گرانیٔ قلب۔ اور منہ کے راستے پاخانے کی بدبو آنا وغیرہ۔ نیز وہ عوارضات جنکا ذکر بادِ مخالف کے روکنے کے بیان میں کیا

---

[1] یعنی وہ تدابیر جن سے امراض پیدا ہونے سے رُک جائیں یعنی امراض کے پیدا ہونے کے اسباب کا بیان۔

شائع کردہ آیورویدک فارمسیوٹیکل کمپنی لمیٹڈ گمٹی بازار لاہور

گیا ہے۔ پیدا ہو جاتے ہیں۔

پیشاب کے روکنے سے۔ اعضا شکنی۔ سنگ مثانہ۔ عضو تناسل اور ونکمش میں درد۔

نیز مذکورہ بالا عوارضات پیدا ہو جاتے ہیں۔

علاج ۔ درتی دیں۔ مالش کریں۔ دوائیوں کے پانی میں بٹھائیں پسینہ دیں۔ اور وستی کرم کرائیں۔

پاخانہ کے روکنے سے پیدا ہونے والے امراض میں قبض کشا چیزیں کھلانی چاہئیں۔

پیشاب کے روکنے سے پیدا ہونے والے امراض میں کھانے سے پیشتر یا غذا کے ہضم ہونے کے بعد گھی کا پلانا مناسب ہے۔ گھی اتنا دینا چاہئے جو دن رات میں ہضم ہو سکے۔

ڈکار کے روکنے سے کھانے میں خواہش نہیں رہتی۔ لرزہ ہوتا ہے قبض ہو جاتی ہے۔ چھاتی اور دل رک جاتے ہیں۔ اپھارہ کھانسی اور ہچکی وغیرہ عوارضات پیدا ہو جاتے ہیں۔

علاج ۔ وہی کرنا چاہئے جو ہچکی میں کیا جاتا ہے۔

چھینک کے روکنے سے دردسر۔ اندریوں کی کمزوری۔ گردن کا جکڑ جانا لقوہ وغیرہ عوارضات پیدا ہو جاتے ہیں۔

تیز دھوم پان کرنے۔ نیز سرمہ لگانے۔ نیز تیز چیز کے سونگھنے۔ یا رکی ہوئی چھینک کو سورج کی طرف دیکھ کر واپس لائیں۔ ورسنیہن اور سویدن پر عمل کریں۔

شائع کردہ آیورویدک فارمیسیوٹیکل کمپنی لمیٹیڈ کٹی بازار لاہور

پیاس کے روکنے سے سوکھا۔ اعضاء کا ڈھیلا پن۔ بہرہ پن۔ غشی۔ چکر۔ دل کی بے چینی وغیرہ عوارض پیدا ہو جاتے ہیں۔

علاج - سرد کرنا چاہیئے۔

بھوک کے روکنے سے اعضاء شکنی۔ اروچی۔ جی متلانا۔ ڈبلا پن۔ دردِ شکم۔ اور سر میں چکر آنا وغیرہ عوارض پیدا ہو جاتے ہیں۔

علاج - زود ہضم۔ مرغن۔ گرم اور تھوڑی مقدار میں کھانا کھلانا چاہیئے۔

نیند روکنے سے بے قراری۔ سر درد۔ آنکھوں کا بھاری پن۔ سستی۔ جمائیاں آنا۔ اور اعضا شکنی وغیرہ عوارض پیدا ہو جاتے ہیں۔

علاج - نیند بھر کر سونا۔ اور مٹھی چاپی کرانی چاہیئے۔

کھانسی کے روکنے سے کھانسی کا بڑھ جانا۔ دمہ۔ اروچی۔ دل کی بے چینی سوکھا۔ اور ہچکی وغیرہ امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔

علاج - کھانسی کے دور کرنے والے زود اثر علاج کرنے چاہئیں۔

ورزش کرتے یا زور سے دوڑنے کے سبب جب دم پھول جاتا ہے اُسے شرم شواس کہتے ہیں۔ اس کے روکنے سے پیٹ کا گولا۔ دل کی بے چینی اور غشی وغیرہ عوارض پیدا ہو جاتے ہیں۔

علاج - آرام سے لیٹنا چاہیئے۔ درد وات کے دور کرنے والے علاج کرنے چاہئیں۔

جمائی کے روکنے سے۔ چھینکوں کی سی شکایت پیدا ہو جاتی ہے۔ وات کو دور کرنیوالی ادویات سے اسکا علاج کرنا چاہیئے۔

آنسوؤں کے روکنے سے۔ زکام۔ آنکھ۔ سر اور دل میں درد۔ گردن

کے پٹھوں کا جکڑ جانا۔ اروچی سرچکرانا۔ اور پیٹ کا گولہ وغیرہ عوارضات پیدا ہو جاتے ہیں۔

علاج۔ نیند بھر کے سونا چاہیئے۔ شراب کا استعمال کرنا چاہیے۔ دلچسپ اور میٹھی کہانیاں سننی چاہئیں۔

قے کے روکنے سے زہرباد۔ چھپاکی۔ فساد خون۔ آنکھ کا دکھنا۔ خارش۔ برص۔ بخار۔ کھانسی۔ دمہ۔ دل کا گھٹنا۔ چھائیاں اور سوجن ہو جاتی ہے

علاج۔ گنڈوش (غرغرے کرانا) فاقہ رکھنا۔ روکھی چیزیں کھا کر قے کرانا ورزش۔ فصد کھلوانا۔ جلاب لینا۔ تیل میں نمک اور کھار ملا کر مالش کرنا مفید ہے۔

ویریہ کے روکنے سے ویریہ کا بہتے رہنا۔ عضو تناسل میں درد۔ سوزش۔ بخار۔ دل کی بےچینی۔ پیشاب کا رک جانا۔ اعضاء شکنی۔ انتر ودھی (فتق) پتھری اور نامردی وغیرہ امراض پیدا ہو جاتے ہیں

علاج۔ گوشت مرغ۔ اور باسمتی کے عمدہ چاول کھائیں۔ شراب کا استعمال کریں۔ وستی کرم اور مالش کرائیں۔ دوائیوں کے پانی میں بٹھائیں۔ وستی والی دوائیوں سے تیار کردہ دودھ استعمال کرانا چاہیئے دل کو لبھانے والی نازنین استریوں سے لہو و لعب میں مشغول ہونا چاہیئے۔

لاعلاج حالت۔ حاجات ضروریہ کے روکنے کے سبب سے پاخانہ کی قے ہو اور جو دبلا پتلا ہو جائے۔ پیاس اور درد سے بے چین ہو ایسی مصیبت لاعلاج کہنی چاہیئے۔

تمام بیماریاں حوائج ضروریہ کے رُک جانے اور خواہ مخواہ پیدا کرنے سے ہوتی ہیں ان شکایات کا علاج جو عام طور پر واقعہ ہوتی ہیں ۔ اوپر بیان کیا گیا ہے۔ ان سب میں وات زیادہ تر خرابی کا موجب ہے۔ ان میں کھانے پینے کی چیزیں اور ادویات ایسی استعمال کرنی چاہئیں جن سے ہوا خارج ہو سکے۔

جو شخص اس دنیا اور عاقبت میں بھلا چاہتا ہے ۔ اُسے جتیندریہ بنکر لالچ ۔ حسد ۔ عداوت ۔ کینہ اور محبت وغیرہ جذبات کو قابو میں رکھنا چاہیئے ۔ مناسب وقت پر فضلات کے صاف کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے ۔ کیونکہ فضلات زیادہ مقدار میں جمع ہو کر زندگی کا خاتمہ کر دیتے ہیں ۔

فاقہ کشی اور پاچن ادویات کے استعمال سے دبائے ہوئے "دوش" کبھی کبھی پھر سر اُٹھا لیتے ہیں ۔ لیکن جو دوش "سنشودھن" کرم سے ٹھیک کئے جاتے ہیں وہ پھر کوئی خرابی پیدا نہیں کر سکتے ۔

اندرونی صفائی کے بعد مناسب طریق اور مناسب ترتیب سے بلحاظ موسم وقت رسائن اور مقوی ادویات کا استعمال کرنا چاہیئے ۔

جب دواؤں کے زیادہ استعمال سے کمزوری واقع ہو جائے تو مناسب غذاؤں سے جسم کو موٹا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے ۔ شالی چاول ۔ ساٹھی چاول ۔ گیہوں ۔ مونگ ۔ گوشت اور گھی وغیرہ جو دل پسند اور ہاضم مصالح ملا لیں تاکہ کھانے کی خواہش پیدا ہو ۔ اور کھانا اچھی طرح سے ہضم ہو سکے ۔

مالش ۔ ادبٹنا ۔ غسل ۔ نرم جلاب ۔ اور سنیہن بستی سے بھی کمزور جسم تروتازہ ہو سکتا ہے ۔

اِن تدابیر پر عمل کرنے سے تندرستی اور طاقت ملتی ہے ۔ عقل تیز ہوتی ہے رنگ نکھرتا ہے ۔ اندریاں شدھ ہوتی ہیں ۔ قوت باہ بڑھتی ہے ۔ اور عمر طویل ہوتی ہے ۔ جو بیماریاں بھوت ۔ زہر ۔ ہوا ۔ آگ ۔ زخم ۔ بھگن ۔ کام ۔ کرودھ (غصہ) اور خوف سے پیدا ہوتی ہیں وہ " اگنتک " کہلاتی ہیں ۔

خیال پلاؤ پکانے کی عادت چھوڑ دینا ۔ اندریوں کو قابو میں رکھنا ۔ وقعات سے عبرت حاصل کرنا ۔ ملک ۔ وقت اور اپنی حالت کا علم ۔ اور نیک چال چلن کا رکھنا جسمانی اور ناگہانی امراض سے بچنے اور پیدا شدہ امراض سے نجات حاصل کرنے کے لئے بہت مفید طریقہ ہے ۔

جو شخص سردیوں میں پیدا ہونے والے دوشوں کو بسنت میں اور گرمیوں میں پیدا ہونے والے دوشوں کو برسات میں اور برسات میں پیدا ہونے والے دوشوں کو شرد رتو میں صاف کر دیتا ہے ۔ وہ موسمی بیماریوں سے بچا رہتا ہے جو شخص مناسب آہار وہار رکھتا ہے ۔ سمجھ سوچ کر چلتا ہے ۔ وشیوں سے آزاد رہتا ہے ۔ دان دیتا ہے ۔ سب جانداروں کو ایک سا جانتا ہے ۔ راستباز ہے عفو کی خصلت رکھتا ہے ۔ علما اور فضلا کی خدمت کیلئے کمر بستہ رہتا ہے ۔ وہ کبھی بیمار نہیں ہوتا ۔

پانچواں ادھیائے

دَرَو (رقیق) اور دَرَوْیہ اشوس ، اشیار

مینہ کا پانی: Rain water زندگی بخشنے والا۔ تروتازگی
دینے والا۔ دل بڑھانے والا۔ عقل کو روشن کرنے والا۔ پتلا۔ بے ذائقہ۔ راحت دینے
والا۔ ٹھنڈا۔ ہلکا۔ اور امرت کی مانند ہوتا ہے۔ سورج۔ چاند اور ہوا کے چھونے
سے ملک اور وقت کے لحاظ سے مفید یا مضر ہوتا ہے۔

جو پانی میل سے پاک ہو اور چاندی کے برتن میں ڈالے ہوئے شالی چاولوں
میں لیس نہ پیدا کر سکے۔ اور ان کی رنگت کو تبدیل نہ کر دے۔ وہی پینے کے
لائق ہے۔ جو پانی اس کے برخلاف خواص رکھتا ہے۔ وہ سمندری کہلاتا ہے
اور اسوج و کاتک کے مہینوں کے سوائے کبھی نہ پینا چاہیے۔

مینہ کا پانی: Rain water جو کسی اچھے برتن میں ڈال کر رکھا گیا
ہو۔ اور خراب نہ ہو گیا ہو۔ وہ ہمیشہ پیا جا سکتا ہے۔ ایسے پانی کے نہ ملنے کی حالت
میں وہ پانی پینا چاہیے۔ جو بلحاظ خواص وصفات مینہ کے پانی کے برابر ہے۔ اور
جو دل دار سطح والی اور کالی یا سفید زمین پر پڑا ہوا ہو۔ ایسا پانی جس میں کیچڑ ملا
ہوا ہو۔ کائی پڑ گئی ہو۔ تنکوں۔ پتوں سے خراب ہو گیا ہو۔ جس میں سورج چاند
اور ہوا کا دخل نہ ہو۔ تازہ برسا ہو۔ کثیف اور بھاری ہو۔ جھاگ دار یا کرم دار ہو
گرم یا نہایت ٹھنڈا ہونے کی وجہ سے دانتوں کو لگتا ہو۔ نہ پینا چاہیے۔

بے موسم بارش کا پانی اور موسم برسات کے پہلے مینہ کا پانی ہرگز نہ پینا چاہیے
کیونکہ اس میں ہوا کے رہنے والے چھوٹے چھوٹے جانداروں کا پاخانہ
پیشاب اور زہریلا لعاب ملا ہوتا ہے۔

جو دریا مغربی سمندر میں گرتے ہیں۔ تیز رو ہیں۔ اور جن کا پانی صاف ہے

ان کا پانی استعمال میں لایا جا سکتا ہے۔
لیکن اگر ایسے دریاؤں کا پانی ایک مقام پر ٹھیرا ہوا ہو۔ تو وہ پانی کیڑے، فیل پا، سرِدل اور گلے کے امراض کو پیدا کرتا ہے۔ سوبہ ملئے پراچیلہ، دگوش) آونیتو (مالوہ)، اور اپراتناڑ (کانکن) کے دریاؤں کا پانی بواسیر کی بیماریاں پیدا کر دیتا ہے۔
مہیندر (کلنگ) سے نکلنے والے دریاؤں کے پانی سے امراض شکم اور فیل پا پیدا ہو جاتے ہیں۔
سہیہ اور بندھ سے نکلنے والے دریاؤں کا پانی۔ فساد خون، پانڈو روگ اور امراض دل پیدا کرتا ہے۔
پاری یاتر سے نکلنے والے دریاؤں کا پانی دوشوں کو دور کرتا ہے۔ اور طاقت اور پرشارتھ کو پیدا کرتا ہے۔
سمندر کا پانی تینوں دوشوں کو پیدا کرتا ہے۔
کنوئیں اور تالاب وغیرہ کے پانیوں کو جانگل دیش۔ آنوپ دیش۔ اور شیل دیش (کوہی علاقہ) کے لحاظ سے مفید یا مضر سمجھنا چاہیے
جن اشخاص کا ہاضمہ کمزور ہو۔ اور بادگولہ کی بیماری ہو۔ انہیں زیادہ پانی نہ پینا چاہیے۔
پانڈو روگ۔ اودر روگ۔ بواسیر۔ اتی سار سنگرہنی۔ اور ورم کے بیمارو

سہ لہ شہ ملہ لہ لہ لہ ۔۔۔ سب قدیم ہندوستان کے جغرافئے کے نام ہیں اور جو لوگ کہا کرتے ہیں کہ قدیم ہندو جغرافیے سے نابلد تھے، وہ اسے ذرا غور سے پڑھیں۔ شہ جانگل دیش کا پانی ملکا ۔۔۔

لہ ۔ ۔ سے شیل ۔۔۔ اور آنوپ دیش کا پانی بہت بھاری ہوتا ہے ۔۔۔

کو بھی پانی نہ پینا چاہیے ۔ شرد اور گریشم رتوؤں کے ماسوا تندرست آدمی کو بھی کم پانی پینا چاہیے کھانے کے پہلے کھانے کے بیچ میں اور کھانے کے بعد پانی پینے والے اشخاص بالترتیب لاغر درمیانہ قد و قامت کے اور موٹے ہوتے ہیں ۔

شراب کی مستی ۔ طبیعت کی گسندی ۔ غشی ۔ تکان اور سر کا چکر ۔ ٹھنڈے پانی کے استعمال سے دور ہو جاتے ہیں ۔ پیاس ۔ گرمی ۔ رکت پت اور زہر کو بھی ٹھنڈا پانی دور کر دیتا ہے ۔ گرم پانی بھوک لگاتا ہے ۔ خوراک کو ہضم کرتا ہے اور مثانے کو صاف کرتا ہے ۔

ہچکی ۔ اپھارہ ۔ وات ۔ کف ۔ نئے بخار ۔ کھانسی ۔ زکام ۔ دمہ اور پسلی کے درد میں جلاب لینے کے بعد نیز جبکہ ابھی غذا ہضم نہ ہو چکی ہو ۔ گرم کر کے ٹھنڈا کیا ہوا پانی پینا ابھشیند (لیس) نہیں کرتا ۔ ہلکا ہوتا ہے ۔ اور پت دوش میں مفید نیز تینوں دوشوں کو دور کرتا ہے ۔

ناریل کا پانی ۔ چکنا با ذائقہ ۔ میٹھا ۔ ٹھنڈا ۔ ہاضم ۔ مقوی باہ ۔ اور ہلکا ہوتا ہے ۔ پیاس ۔ پت ۔ اور وات کو دور کرتا ہے ۔ مثانے کو صاف کرتا ہے ۔ موسم برسات میں آسمان کا برسا ہوا پانی (Rain water) اور ندی کے پانی بالترتیب اچھے اور برے ہیں ۔

دودھ ۔ ذائقے میں میٹھا ہوتا ہے ۔ مرغن ہے ۔ اور روح کو بڑھاتا ہے دھاتو کو زیادہ کرتا ہے ۔ وات ۔ پت کو دور کرتا ہے ۔ مقوی باہ ہے ۔ کف پیدا کرتا ہے ۔ بھاری اور ٹھنڈا ہوتا ہے ۔

گائے کا دودھ ۔ زندگی بخشنے والا اور رسائن ہے ۔ زخمیوں اور

کمزوروں کے لئے مفید ہے۔ میدھا کو زیادہ کرتا ہے اور طاقت کو بڑھاتا ہے
عورتوں کے دودھ کو زیادہ کرتا ہے۔ قبض کشا ہے۔ تکان۔ سر کے چکر۔ نشہ
اور افلاس کو دور کرتا ہے۔ دمہ۔ کھانسی۔ پیاس اور بھوک کو رفع کرتا ہے۔ پرانے
بخار، موتر کرچھ۔ اور رکت۔ پت کو دور کرتا ہے۔

بھینس کا دودھ۔ تیز ہاضمہ والوں اور ان لوگوں کے لئے مفید ہے
جنہیں نیند نہ آتی ہو۔ ثقیل (بھاری) اور ٹھنڈا ہوتا ہے۔

بکری کا دودھ۔ تھوڑا پانی پینے۔ ورزش کرنے چرپرے اور کڑوے
کھانوں کے سبب ہلکا ہوتا ہے۔ سوکھے۔ بخار۔ دمہ۔ رکت پت اور اتی سار کو دور
کرتا ہے۔

اونٹنی کا دودھ۔ قدرے روکھا اور گرم ہوتا ہے۔ ذائقہ میں نمکین
ہوتا ہے۔ ہاضم اور ہلکا ہے اور وات۔ اپھارہ۔ کرم۔ سوج پیٹ کی خرابی
اور بواسیر کو مفید ہے۔

عورت کا دودھ۔ وات۔ پت۔ رکت۔ چوٹ لگنے اور آنکھوں کے
امراض، کو ترپن، آشچوتن۔ اور نسیہ کے طور پر استعمال کرنا مفید ہے

بھیڑ کا دودھ۔ دل کے لئے مضر ہے۔ گرم ہوتا ہے۔ وات کے امراض
کو دور کرتا ہے ہچکی۔ دمہ۔ پت اور کف پیدا کرتا ہے۔

ہتھنی کا دودھ۔ طاقت کو قائم رکھتا ہے۔

سم والے جانور۔ مثلاً گھوڑی یا گدھی کا دودھ۔ بڑا گرم اور ہلکا ہوتا
ہے۔ ٹانگوں اور بخاروں کی وات ویادھیوں کو دور کرتا ہے۔ ترش اور نمکین

ہوتاہے۔ بدن کو جکڑ دیتا ہے۔

کچا دودھ (ابھشیند ریس) کرتا ہے۔ اور بھاری ہوتا ہے

مناسب طور پر جوش دینے کے بعد مفید بن جاتا ہے۔

زیادہ کاڑھا ہوا دودھ بھاری ہو جاتا ہے۔

دہارا وشن (تیر گرم) امرت کے برابر ہوتا ہے۔

دہی۔ معدے میں جا کر پکنے کے بعد کھٹا ہو جاتا ہے۔ قابض۔ ثقیل اور گرم ہوتا ہے۔ چربی۔ ویریہ۔ طاقت۔ کف پت۔ رکت۔ اگنی اور سوجن پیدا کرتا ہے۔ اسے دیکھ کر کھانے کو جی للچا آتا ہے اروچی اور شیتک وشم جو کے لئے مفید ہے زکام۔ موتر کرچھ اور سنگرہنی کو بھی فائدہ دیتا ہے۔ روکھا ہوتا ہے۔ رات کے وقت اسے ہرگز نہ کھانا چاہیئے۔ اور نہ ہی گرم کر کے کھانا چاہیئے۔

بسنت گریشم اور شرد رتو میں بھی اس کا کھانا منع ہے۔ مونگ کی دال۔ شہد۔ آملہ گھی اور کوزہ مصری۔ دہی کے مصلح ہیں۔ ان کے بغیر دہی کو استعمال نہ کرنا چاہیئے۔ نہ ہی اسکا استعمال متواتر کرنا چاہیئے۔ وہ دہی بھی ہرگز نہ کھائیں جو اچھی طرح سے جما ہوا نہ ہو۔ ورنہ بخار۔ رکت پت۔ زہرباد۔ فساد خون۔ پانڈو روگ اور دوار سر پیدا ہو جانے کا اندیشہ ہے۔

تکر (مٹھا) زود ہضم ہوتا ہے۔ کسیلا اور کھٹا ہوتا ہے بھوک لگاتا ہے کف۔ پت اور وات کو دور کرتا ہے۔

سوجن۔ پیٹ کی خرابی۔ بواسیر۔ سنگرہنی۔ پیشاب کے رکنے اور اروچی کو دور کرتا ہے۔ تلی۔ باؤ گولہ۔ گھی کے زیادہ کھانے سے پیدا ہونے والی خرابی۔ گر

دمعنوی زہر، بانڈو روگ کو دور کرتا ہے۔

مستو دہی کا پانی اسامیوں کو کھولتا ہے۔ اندر کے بوجھ کو دور کرتا ہے۔ اور بلا ہوتا ہے۔

ماکھن۔ تازہ ماکھن۔ مقوی باہ ٹھنڈا۔ مقوی جس افزا، زود ہضم اور سنگراہی ہوتا ہے۔ وات۔ پت۔ رکت۔ چھے۔ بواسیر لقوہ۔ اور کھانسی کو دور کرتا ہے۔

دودھ سے نکلا ہوا ماکھن سنگراہی ہے۔ مگر رکت۔ پت اور آنکھوں کی بیماریوں کو دور کرتا ہے۔

گھی۔ بدھی۔ حافظہ۔ میدھا۔ بل۔ عمر۔ ویرج اور آنکھوں کے لئے مفید ہے۔ بچوں اور بوڑھوں سب کو طاقت دیتا ہے۔ اولاد حسن۔ نزاکت۔ اور خوش آوازی کے خواہشمندوں کی آرزو کو پورا کرتا ہے۔ دبلوں۔ پتلوں۔ اور زہر باد کے مریضوں، نیز آگ ہتھیاروں سے زخمی ہو کر کمزور ہونے والوں کو فائدہ دیتا ہے۔

وات پت۔ زہر۔ جنوں۔ سوکھا۔ افلاس اور بخار کو دور کرتا ہے۔ اور درد غنوں میں سرد ہوتا ہے۔ عمر کو قائم کرنے والی چیزوں میں سب سے بڑھکر ہے۔ اسکے باطریق استعمال کرنے سے ہزاروں تکلیفیں دور ہو جاتی ہیں۔

پرانا گھی۔ مستی۔ مرگی۔ غشی۔ سر۔ کان۔ آنکھ اور یونی کی امراض کو دور کرتا ہے۔ زخموں کو صاف کر دیتا اور انگور لاتا ہے۔ غرض اس میں ہزاروں فوائد مضمر ہیں۔

کلاٹ[1]۔ پی پوش[2] اور کورچکا[3]۔ دوش اور دوبرت پیدا کرتے۔ نیند لاتے، اور کف بڑھاتے ہیں۔ بیز بسنگرا ہی اور ثقیل ہوتے ہیں۔

دودھ اور گھی گائے کا سب سے اچھا ہوتا ہے۔ سب سے بُرا دودھ اور گھی بھیڑکا ہوتا ہے۔

گنے کا رس۔ ثقیل اور مرغن ہوتا ہے۔ موٹا کرتا ہے۔ کف اور پیشاب پیدا کرتا ہے۔ مقوی باہ اور سرد ہوتا ہے۔ اور رکت۔ پت کو دور کرتا ہے۔ میٹھا اور قبض کن ہوتا ہے۔ اور اکوے حصے کا رس نمکین ہوتا ہے۔ دانت سے دبا کر جو رس چوسا جائے۔ وہ کھانڈ کے برابر مفید ہوتا ہے۔

بیلنے سے پیرے ہوئے گنے کا رس۔ جڑھ۔ اکولے حصے۔ کیڑے کے کھائے ہوئے حصے رس کے خلط ملط ہوجانے میل وغیرہ کے مل جانے کی وجہ سے خراب ہوتا ہے۔ اور اگر تھوڑی دیر تک پڑا رہے تو مضر ہوجاتا ہے۔ جلن پیدا کرتا ہے۔ زیادہ ثقیل ہوجاتا ہے۔ اور بوجھ پیدا کرتا ہے۔

گنوں میں سب سے اچھا پونڈا ہوتا ہے۔ جو سرد مفرح اور مبھی ہوتا ہے اس سے دوسرے درجے پر کاتھا ہوتا ہے

شات پرورک۔ کا نتار اور نیپالی وغیرہ بالترتیب کسیقدر کھاراپن اور کسیلاپن لئے ہوتے ہیں۔ کسیقدر گرم بھی ہوتے ہیں۔ اور قدرے جلن پیدا کرتے ہیں۔

---

[1] کلاٹ تھوڑا دودھ اور زیادہ دہی کا مٹھا ملاکر بنایا جاتا ہے۔ [2] پی پوش تو بلی۔ [3] کورچکا۔ دہی کا مٹھا اور دہی ملاکر بنایا جاتا ہے۔ ۱۲

راب ۔ ثقیل اور ابخیندی ہوتی ہے ۔ اندریل کو جمع کرتی ہے اور پیشاب لاتی ہے ۔

گڑ ۔ صاف کیا ہُوا ، بہت کف نہیں کرتا ۔ مگر ناصاف گڑ پیٹ میں کرم پیدا کرتا ہے ۔ اور مجا ۔ میدھا ۔ خون اور گوشت سب کو مفرح ہے ۔

پرانا گڑ ۔ اچھا ہوتا ہے ۔ وہ مفرح اور مفید ہوتا ہے ۔

نیا گڑ ۔ ہاضمہ کو کمزور کرتا ہے ۔ اور کف پیدا کرتا ہے ۔

شکر ، کھانڈ اور مصری ۔ بالترتیب ایک دوسرے سے اچھی ہیں ۔ مقوی باہ ہیں ۔ زخمی اور دبلے پتلے آدمیوں کے لئے مفید ہیں ۔ نیز رکت ۔ پت اور وات کو دور کرتی ہیں ۔

جواہاں کی کھانڈ ۔ ویسے ہی گن رکھتی ہے ۔ لیکن کڑواہٹ لئے میٹھی اور تھوڑی سی کسیلی ہوتی ہے ۔

سب کھانڈیں جلن ۔ پیاس ۔ قے ۔ غشی ۔ اور رکت پت کو دور کرتی ہیں ۔ اکشو وکاروں میں مصری سب سے اچھی ہے ۔ اور راب سب سے خراب ہے ۔

شہد ۔ آنکھوں کے لئے بڑی مفید چیز ہے ۔ چھیدی (ریشہ کاٹنے والا) ہے ۔ پیاس ۔ کف ۔ زہر ۔ ہچکی اور رکت پت کو دور کرتا ہے ۔ پرمیہہ ۔ کشٹ ۔ کرم ۔ قے ۔ دمہ ۔ کھانسی اور دستوں کو دور کرتا ہے ۔ برن کو صاف کرتا ہے ۔ ملاتا ہے ۔ اور دور کرتا ہے ۔ وات پیدا کرتا ہے ۔ روکھا ، کسیلا ۔ اور میٹھا ہوتا ہے ۔ شہد کی مصری بھی ایسے ہی فوائد رکھتی ہے ۔

گرم کیا ہوا شہد ۔ موسم گرما میں ۔ گرم طبیعت والے کو اور گرم چیزوں کے

ساتھ کھانا نقصان دیتا ہے۔ قے کرائے اور نروہن وستی میں گرم کیا ہوا شہد منع نہیں ہے۔ کیونکہ پکنے سے پہلے ہی وہ اندر سے جلدی نکل جاتا ہے۔

تیل۔ اپنے اپنے بیج کے موافق فائدے رکھتے ہیں۔ عام طور پر تیز اور پھیل جانے والے ہوتے ہیں۔ اور جھڑے کے امراض پیدا کرتے ہیں۔ نیز آنکھوں کے لئے غیر مفید ہیں۔ لطیف اور گرم ہوتے ہیں۔ اور کف نہیں کرتے۔ پتلوں کو موٹا کرنے اور موٹوں کو پتلا کرنے کے لئے مفید ہیں۔ گنڈول کو دور کرتے ہیں۔ کیڑوں کو مارتے ہیں۔ اور دوسری دواؤں کے ملاپ سے سب دوشوں کو دور کرتے ہیں۔

ارنڈ کا تیل۔ کڑوا۔ گرم۔ میٹھا۔ دست آور اور ثقیل ہوتا ہے۔ بدھ باؤ گولہ۔ وات۔ کف۔ اُدر۔ وشم جور۔ اور اُس درد وسوج کو۔ جو کمر، اعضائے مخصوصہ اور پیٹ کے قریب میں واقع ہو فائدہ دیتا ہے۔

سرخ ارنڈ کا تیل۔ گرم۔ لیسدار۔ اور بدبودار ہوتا ہے۔

سرسوں کا تیل۔ چرپرا۔ گرم اور تیز ہوتا ہے۔ کف۔ وبرنج اور وات کو دور کرتا ہے۔ قدرے رکت پت پیدا کرتا ہے۔ چھپاکی۔ فساد خون۔ بواسیر۔ برن اور پیٹ کے کرموں کو دور کرتا ہے۔

بہیڑے کا تیل۔ میٹھا۔ سرد اور ثقیل ہوتا ہے۔ بالوں کے لئے مفید ہے۔ پت اور وات کو دور کرتا ہے۔

نیم کا تیل۔ زیادہ گرم نہیں ہوتا۔ ذائقے میں کڑوا۔ اور پیٹ کے کرموں و فساد خون کے لئے مفید ہے۔

السی اور کسنبے کے تیل۔ گرم ہوتے ہیں۔ جلد کو خراب کرتے ہیں۔ کف اور پت پیدا کرتے ہیں۔

چربی اور مجا .... وات کو دور کرتے ہیں۔ طاقت دیتے ہیں۔ اور پت کو بڑھاتے ہیں۔ چربی اور مجا کے فوائد ویسے ہی ہوتے ہیں جیسے کہ گوشت کے۔ یعنی ہر جانور کی چربی اور مجا اس کے گوشت کے سے ہی فوائد رکھتے ہیں۔

میدھا۔ کے خواص بھی وہی ہیں۔ جو چربی اور مجا کے بیان کیے گئے ہیں

شراب۔ بھوک لگاتی ہے۔ کھانے کی خواہش پیدا کرتی ہے۔ تیز اور گرم ہوتی ہے۔ سنتوش اور طاقت دیتی ہے۔ میٹھی۔ کڑوی اور چرپری ہوتی ہے۔ معدے میں پکنے کے بعد ترش ہو جاتی ہے۔ اور قبض کشا ہے۔

جس شراب کا ذائقہ پسندیدہ ہو۔ وہ آواز۔ رنگ اور حسن کو ٹھیک کرتی ہے۔ تندرستی کی حفاظت کرتی ہے۔ جنہیں نیند نہیں آتی ہے۔ اُن سب کے لئے مفید ہے۔ لاغر اور موٹے آدمیوں کو بھی فائدہ دیتی ہے۔ خشک اور لطیف ہوتی ہے۔ مساموں کو کھول دیتی ہے۔ اور وات۔ کف کو دور کرتی ہے۔ شراب کے فوائد جبھی ظاہر ہوتے ہیں جب مناسب مقدار میں اور مناسب وقت پر پی جائے۔ ورنہ زہر کے برابر ہے۔

نئی شراب تینوں دوش پیدا کرتی ہے۔ اور ثقیل ہوتی ہے۔ مگر پرانی شراب اس کے برخلاف صفات رکھتی ہے۔

شراب کو گرم چیزوں کے ساتھ استعمال کرنا چاہیئے نہ ہی اُس شخص کو

اس کا استعمال کرنا چاہیئے جس نے جلاب لیا ہو اور جسے بھوک نے ستا رکھا ہو۔
بہت تیز اور بہت نرم شراب ہی نہ پینی چاہیئے۔ اور نہ ہی تھوڑے سامان
کے ساتھ پینا مناسب ہے۔ مکدر شراب پینے کے قابل نہیں ہوتی۔

سُرا ۔ باؤگولہ۔ اُدر۔ سوکھے۔ بواسیر۔ اور سنگرہنی کو دور کرتی ہے۔ تر
اور ثقیل ہوتی ہے۔ وات کو دور کرتی ہے۔ استر یوں کے دودھ۔ میدہ۔ خون
پیشاب اور کف کو بڑھاتی ہے۔

واروُنی بھی اسیطرح کے فوائد رکھتی ہے۔ دل کے لیے مفید۔ ہلکی اور
تیز ہوتی ہے۔ پیٹ کے درد اور کھانسی۔ قے۔ دمہ۔ قبض۔ پھارہ اور زکام کو
دور کرتی ہے۔

وَیبھیتکی سُرا زیادہ تیز نہیں ہوتی۔ بلکہ ہلکی ہوتی ہے۔ اور دوسری شرابوں
کے برخلاف برن۔ پانڈو روگ اور فساد خون میں زیادہ مخالف نہیں ہے۔

ارشٹ ۔ جیسی چیزوں سے تیار کیجائے۔ ویسے ہی فوائد رکھتی ہے اور
ہر قسم کی شراب سے اچھی ہوتی ہے سنگرہنی۔ پانڈو روگ۔ کشٹ۔ فساد خون
بواسیر۔ سوج پیٹ کی خرابی۔ بخار۔ پیٹ کے گولے۔ کرم۔ تلی کو دور کرتی ہے۔
ذائقے میں کسیلی اور چرپری ہوتی ہے۔ اور وات پیدا کرتی ہے۔

انگوری شراب ۔ دُبلا کرتی ہے۔ دل کے لیے مفید ہے۔ زیادہ گرم
نہیں ہوتی۔ اور میٹھی و قبض کُش ہے۔ پانڈو روگ۔ پرمیہ۔ بواسیر اور پیٹ
کے کرموں کو دور کرتی ہے۔ وات اور پت کو بھی قدرے بڑھا دیتی ہے۔

کھجور کی شراب ۔ انگوری شراب کی نسبت کم فوائد رکھتی ہے۔ وات کو

بڑھا دیتی ہے اور ثقیل ہوتی ہے۔
کھانڈ کی شراب۔ خوشبودار اور میٹھی ہوتی ہے۔ زیادہ نشہ دار نہیں ہوتی۔ دل کے لئے مفید اور ہلکی ہوتی ہے۔
گڑ کی شراب۔ پاخانہ اور پیشاب لاتی ہے۔ باد مخالف کو خارج کرتی ہے۔ پیاس بجھا دیتی اور بھوک لگاتی ہے۔
سیدھو۔ وات۔ پت۔ پیدا کرتی ہے۔ اور روغن اور کف کی خرابیوں کو دور کرتی ہے۔
ہکورس۔ میدھا۔ سوج۔ پیٹ کی خرابی۔ اور بواسیر کو دور کرتا ہے۔
شہد کی شراب۔ پتلا کرتی ہے۔ تیز ہوتی ہے۔ اور پرمیہ۔ زکام دکھانسی کو دور کرتی ہے۔
سرکہ۔ رکت پت اور کف کو ہلا دیتا ہے۔ باد مخالف کو خارج کرتا ہے بہت گرم۔ تیز۔ روکھا اور کھٹا ہوتا ہے۔ دل کو بھاتا ہے۔ کھانے کی خواہش پیدا کرتا ہے۔ قبض کشا ہے۔ پانڈ وروگ اور پیٹ کے کرموں کو دور کرتا ہے۔ اور نظر کو کمزور کرتا ہے۔ چھونے میں ٹھنڈا ہوتا ہے۔
گڑ کا سرکہ۔ گنے کے رس کا سرکہ۔ شراب کا سرکہ۔ اور انگور کا سرکہ بالترتیب ایک دوسرے سے بھاری ہوتے ہیں۔
کند۔ مول۔ پھلوں وغیرہ سے جو سرکہ تیار ہوتا ہے۔ وہ ان کند مول وغیرہ ہی کے خواص رکھتا ہے۔
کانجی۔ کھانے کی خواہش پیدا کرنے والا۔ اور ہلکا ہوتا ہے۔

دھعانیہ آمل ملا کا بچی کی ایک قسم اسدول کو کاٹتا ہے ۔ قبض کشا ہے ۔ تیز اور گرم ہوتا ہے ۔ اور پت پیدا کرتا ہے ۔

چھونے میں ٹھنڈا ہوتا ہے ۔ ملان اور کسالت کو دور کرتا ہے ۔ کھانے کی خواہش پیدا کرتا ہے ۔ بھوک لگاتا ہے ۔ دستی کے درد کو دور کرتا ہے ۔ استھاپن دستی میں اچھا ہے ۔ دل کے لئے مفید اور ہلکا ہوتا ہے ۔ وات اور کف کو دور کرتا ہے ۔

پیشاب ۔ گائے ۔ بکری ۔ بھیڑ ۔ بھینس ۔ ہاتھی ۔ گھوڑا ۔ اونٹ اور گدھے کے پیشاب پت پیدا کرتے ہیں ۔ روکھے ۔ تیز اور گرم ہوتے ہیں ۔ نمکین اور چرپرے ہوتے ہیں ۔ پیٹ کے کرموں ۔ سوج ۔ پیٹ کی خرابی ۔ اپھارہ ۔ درد شکم ۔ پانڈو روگ ۔ کف ۔ وات ۔ باؤگولہ ۔ اروچی ۔ زہر ۔ پھلبہری ۔ فسادخون ۔ اور بواسیر کو دور کرتے ہیں ۔ اور ہلکے ہوتے ہیں ۔

پانی ۔ دودھ ۔ گنے کا رس ۔ تیل ۔ شراب ۔ ان کا بالترتیب مختصر طور سے اس ادھیائے میں بیان کیا گیا ہے ۔ مفصل بیان اپنے اپنے مقام پر آئیگا ✦

چھٹا ادھیائے

ان سروپ وگیان (اناج کا بیان)

رکت ۔ مہان ۔ کلم ۔ تورنک ۔ شکناہرت ۔ ساراکمہ ۔ دیرگھ شوک ۔ رودرشوک

سوگند بک ۔ تبنگ ۔ تبنی ۔ یہ چاولوں کی قسمیں ہیں ۔

یہ اور ان کے علاوہ چاولوں کی اچھی قسمیں میٹھی ۔ مرغن اور مقوی باہ ہوتی ہیں ۔ ان کے کھانے سے پاخانہ تھوڑا اور بندھ کر آتا ہے ۔ ان کا مزہ کسیقدر کسیلا پن لئے ہوتا ہے ۔ مفید غذا ہیں ۔ ہلکے ۔ پیشاب آور اور ٹھنڈے ہوتے ہیں ۔ ان میں رکت سب سے اچھا ہے ۔ پیاس پیدا کرتا اور تریدوش کو برابر رکھتا ہے

مہاں اس سے کم ہے ۔ اس سے کم کلم ۔ اور باقی سب نچلے درجے کے ہیں ۔ یوک ۔ نایں ۔ پانسو واشپ ۔ ہیشدھک ۔ میٹھے ہوتے ہیں ۔ گرم اور ثقیل ہوتے ہیں ۔ معدے میں پک کر کھٹے ہو جاتے ہیں ۔ کف اور پت بڑھانے اور پاخانہ و پیشاب لاتے ہیں

یوک ۔ نایں ۔ پانسو واشپ ۔ ہیشدھک وغیرہ سب خراب قسم کے چاول ہیں ۔

ساٹھی چاول ۔ مرغن ثقیل اور میٹھے ہوتے ہیں ۔ پاخانہ بند کر لاتے ہیں ۔ تریدوش کو برابر رکھتے ہیں ۔ عمر کو قائم رکھتے ہیں ۔ ٹھنڈے ہوتے ہیں ۔ ساٹھی چاول برہیوں میں سب سے اچھے ہوتے ہیں ۔ ورنہ سفید ساٹھی ۔ باہ ساٹھی چاولوں سے اچھے ہیں ۔

مہا ریہہ ۔ کرشن بریہہ ۔ جتوکہ ۔ کُکٹ آنڈ ۔ کپال آکھش ۔ پاراوت شوکر ۔ ورک ۔ اُدالک ۔ جین ۔ ستاردھ ۔ دُردر ۔ گندن اور گوردوند ۔ یہ بالترتیب ایک دوسرے سے زیادہ مفید ہیں ۔

یعنی مہا بریہہ کرشن بریہہ سے اور کرشن بریہہ جو تکو سے زیادہ مفید ہے۔
علی ہذالقیاس دوسری قسم کی بریہہ میٹھی۔ پک کر ترش ہو جانے والی۔ پت پیدا کر نیوالی اور ثقیل ہوتی ہے۔ پاٹن بریہہ پاخانہ اور پیشاب بہت زیادہ لاتی ہے۔ بہت گرم ہوتی ہے۔ اور تینوں دوشوں کو بڑھاتی ہے۔
کنگنی۔ کودوں۔ نیوار۔ سوانک۔ وغیرہ سرد اور ہلکے ہوتے ہیں۔ وایو کو بڑھاتے ہیں۔ دُبلا کرتے ہیں۔ کف پت کے دور کرنے والے ہیں۔ انہیں "ترن دھانیہ" کہتے ہیں۔
کنگنی ٹوٹے ہوئے کو جوڑنے والی ہے۔ موٹا کرتی ہے۔ اور ثقیل ہوتی ہے۔
کودوں بہت قابض ہوتی ہے۔ چھونے میں سرد۔ زہر کو دور کرتی ہے
جو خشک۔ سرد۔ ثقیل۔ میٹھے اور قبض کشا ہوتے ہیں۔ پاخانہ اور وات کو زیادہ کرتے ہیں۔ مقوی باہ۔ اور قائم کرنے والے ہیں۔ چربی۔ پت اور کف کو دور کرتے ہیں۔ پیشاب کی تکلیف میں مفید ہیں۔ زکام۔ دمہ کھانسی ران کے جکڑ جانے۔ گلے اور جلد کے امراض کو دور کرتے ہیں۔
ایک اور قسم کے جو ہوتے ہیں۔ وہ جو سے کم مفید ہوتے ہیں۔
بانس کا جو خشک اور گرم ہوتا ہے۔
گیہوں۔ مقوی باہ۔ سرد۔ ثقیل۔ مرغن۔ زندگی بخش۔ دافع وات ٹوٹے ہوئے کو جوڑنے والے۔ میٹھے قائم کرنے والے اور بہت قبض کشا ہوتے ہیں۔
نندی مکھی نام کا گیہوں سرد۔ کسیلا۔ میٹھا ہلکا اور مفید ہوتا ہے۔

مونگ - مسور - ارہر کو "شیبی دھانیہ" کہتے ہیں - یہ قابض - کسیلے - میٹھے ہیں - اور میل کو باندھ کرلاتے ہیں - پکنے میں چرپرے - سرد اور ہلکے ہوتے ہیں - میدھا - شلیش اور رکت پت کے لئے مفید ہوتے ہیں - لیپ اور سینک دینے سے فائدہ کرتے ہیں -

ان میں سے مونگ عمدہ ہوتا ہے - وات کم پیدا کرتا ہے - مٹر زیادہ وات پیدا کرتا ہے -

راج ماش وات کرتا ہے - خشک ہوتا ہے - پاخانہ بکثرت لاتا ہے - اور ثقیل ہوتا ہے -

کلتھی گرم ہوتا ہے - پکنے میں ترش ہوجاتا ہے - ویرج - پتھری اور زکام کو دور کرتا ہے - کھانسی - بواسیر - کف اور وات کو دور کرتا ہے پت رکت زیادہ پیدا کرتا ہے -

نش پاٹ - وات اور پت رکت کو بڑھاتے ہیں - دودھ کو بڑھاتے اور پیشاب لاتے ہیں - قبض کشا جلن کرنے والے اور بینائی کے لئے مضر ہیں ویرج کو نقصان دیتے ہیں - کف - سوجن اور زہر کو دور کرتے ہیں -

ماش - مرغن - اور طاقتور ہوتے ہیں - میل اور پت کو بڑھاتے ہیں - قبض کشا - ثقیل - گرم - دافع وات اور میٹھے ہوتے ہیں - ویرج کو بڑھاتے اور خارج کرتے ہیں -

کاکنڈول اور کونچ بیج کو بھی ماش ہی کی طرح سمجھنا چاہیے -

تل گرم - جلد کو مفید - چھونے میں سرد - بالوں کو مفید - طاقت بخش اور ثقیل ہوتے ہیں - پیشاب کو کم کرتے ہیں - پکنے میں چرپرے ہوتے

ہیں۔ فانت۔ قوت ہاضمہ کف اور پت کو بڑھاتے ہیں۔
السی - مرغن۔ میٹھی۔ کڑوی اور گرم ہوتی ہے۔ کف پت کرتی ہے۔ ثقیل اور بینائی کے لئے مضر ہوتی ہے۔ پکنے میں چرپری ہوتی ہے۔
کسنبے کے بیج بھی ایسے ہی ہوتے ہیں۔
ماش اور جوی سب سے خراب ہوتے ہیں۔
ایک برس کے اندر کے دھانیہ بوجھ کرتے ہیں۔ اور بکے ہوئے ہیں
نئی دال مقشر اور ٹھیک طریق سے بھونی ہوئی ہلکی ہو جاتی ہے۔
منڈ - پیپا - ولیپی اور ادون ہلکے ہوتے ہیں۔ پہلا دوسرے کی نسبت اور دوسرا تیسرے کی نسبت اچھا ہوتا ہے۔ اسی طرح چوتھے کو سمجھنا چاہئے۔
منڈ وات کو خارج کرتا ہے۔ پیاس جی متلانے اور باقی ددش کو رفع کرتا ہے۔ ہاضم ہوتا ہے۔ اور دھاتوں کو ٹھیک تناسب میں رکھتا ہے۔ سروتوں (اندر کی نالیوں) کو صاف کرتا ہے۔ پسینہ آور ہے۔ اور قوت ہاضمہ کو بڑھاتا ہے۔
پیپا - بھوک - پیاس - جی متلانے - کمزوری - گلے کے روگ اور بخار کو دور کرتا ہے۔ پاخانے کو خارج کرتا ہے۔ بیمار کے لئے مفید چیز ہے۔ بھوک لگانیوالا اور کھانیکو ہضم کرنیوالا ہے۔
ولیپی - قابض - دل کے لئے مفید - پیاس کو دور کرنیوالا - بھوک لگانیوالا اور مفید چیز ہے - برن اکش روگ - سنتے ہی کمزور اور روغن پینے والوں کے لئے بھی بڑا مفید ہے۔

اودن - چاول کا بھات خوب دھو کر بنایا ہوا جبکہ اس میں سے پیچھ نکال لیگئی ہو - اور جو ابھی سرد نہ ہوگیا ہو - ہلکا ہوتا ہے -
جو اودن گرم چیزیں ڈالکر کاڑہ میں بنایا جاتا ہے - اور چاول بھون کر ڈالے جاتے ہیں - وہ اسکے برعکس ثقیل ہوتا ہے - نیز جو اودن دودھ یا گوشت وغیرہ میں تیار کیا گیا ہوتا ہے - وہ بھی ثقیل ہوتا ہے -
برہیہ کے بنانے کے طریق چیزوں کے ملاپ اور وزن وغیرہ سے اسکے خواص کا اندازہ کرنا چاہئے -
گوشت کا شوربا - موٹا کرتا ہے - مفرح اور مقوی باہ ہوتا ہے - آنکھوں کے لئے مفید چیز ہے اور بن کو دور کرتا ہے -
مونگی کا رس بھی مفید چیز ہے - سنشدہ برن - گلے اور آنکھ کے لئے مفید چیز ہے -
کلتھوں کا رس وات کو خارج کرتا ہے - توتی اور پرتوتی روگوں کو دور کرتا ہے -
تل کی کھلی سے تیار کی ہوئی چیز - خشک ساگ - انکورلایا ہوا دھانیہ شانڈاکی ڈنک آنکھوں کے لئے مضر ہیں - دوش پیدا کرتے ہیں - انکے استعمال سے جی متلانے لگتا ہے اور ثقیل ہوتے ہیں -
رسالہ - موٹا کرتا ہے - مقوی باہ - مرغن اور مقوی ہوتا ہے - اور رسیچی پیدا کرتا ہے -
پانک - تھکاوٹ - بھوک - پیاس اور کلم (ڈھیلے پن) کو دور کرتا ہے خشک اور ثقیل ہوتا ہے -

بوجھ کرتا ہے۔ پیشاب لاتا ہے۔ دل کو اچھا ہے۔ اور ویسے ہی گن رکھتا ہے جیسی چیزوں سے تیار کیا گیا ہو۔

لاجا۔ پیاس ستے۔ اتی سار۔ پرمیہ۔ میدرعا اور کف کو دور کرتا ہے کھانسی اور پت کو نشٹ کرتا ہے۔ بھوک لگاتا ہے۔ ہلکا ہوتا ہے۔

چیڑوے۔ ثقیل۔ مقوی۔ کف اور بوجھ کے کرنے والے ہیں۔

بھنے ہوئے جو۔ بوجھ پیدا کرتے ہیں۔ روکھے ہوتے ہیں ؟ پتلا کر دیتے ہیں۔ اور ثقیل ہوتے ہیں۔

ستو۔ ہلکے ہیں بھوک پیاس تکان امراض چشم اور برن کو دور کرتے ہیں تر پتی کرتے ہیں۔ پینے سے طاقت بخشتے ہیں۔ مگر خالی پانی میں ڈال کر نہ پینے چاہئیں نہ ہی رات کے وقت پینے چاہئیں اور نہ اکیلے چبا کر کھائیں نہ کھانا کھانے کے بعد کھانے چاہئیں۔ اور نہ ہی بہت زیادہ کھائیں۔

کھل۔ ڈھیلا کرنیوالی۔ روکھی۔ بوجھل اور قوت باصرہ کو نقصان دہ ہوتی ہے۔

ولیسوار (گوشت کا قیمہ) ثقیل۔ مرغن۔ مقوی جسم اور موٹا کرتا ہے۔

مونگ سے تیار کردہ چیزیں اپنی اپنی چیزوں کے گن کے مطابق اچھی بری اور ثقیل ہوتی ہیں۔

توے۔ چولہے۔ انگاروں اور آگ پر پکائی ہوئی چیزیں ہلکی ہوتی ہیں۔ لوہے کے توے پر پکائی ہوئی۔ مٹی کے توے پر پکائی ہوئی۔ انگاروں پر بھونی ہوئی چیزیں ایک دوسرے سے بھاری ہوتی ہیں۔

مرگ۔ ہرن۔ این۔ کرنگ۔ رکھش۔ گوکرن۔ مرگ ماترک۔ ششش

سشنبر۔ ارُشٹ۔ شرب وغیرہ جانور "مرگ" کہلاتے ہیں۔

وشکر } لاؤ۔ ورتیگ۔ واریتر۔ رکت ورتم۔ لگم۔ کپنجل۔ اُپ چکر
چکور۔ کرد باہتو۔ ورتیک۔ ورتکا۔ تیتر۔ کرکر شکھی
تامرچور (مرغ)۔ بک۔ گرزد۔ گری ورتک۔ شارپدیندر۔ وارٹ۔
یہ "وِشکر" کہلاتے ہیں۔

پرُتُد } جیونجک۔ جیو۔ کداتوہو۔ بھرنگ آہو۔ شُک سارک۔ لٹوا۔
کوکل۔ ہاریت۔ کپوت۔ چنک۔ "پرتُد" کہلاتے ہیں۔

بلیشیہ } بھیک۔ گودا۔ اہی۔ سانپ۔ ساوِد۔ یہ "بلیشیہ" (بلوں
میں رہنے والے) کہلاتے ہیں۔

پرسہا } گائے۔ گدھا۔ گھوڑا۔ خچر۔ اونٹ۔ چیتا۔ شیر۔ ریچھ
اور بندر۔ بلی۔ چوہا۔ بھیڑیا۔ وِیک۔ بھجرو۔ ترکشو
لوپاک۔ جمبک۔ پشین۔ دان تاد۔ والیس۔ ششش اگنی۔ بھاسکر
گرگز۔ اُلو۔ کلنگک۔ دھونک۔ یہ "پرسہا" قسم کے پرند اور جانور
ہیں۔

مہامرگ } بھینس۔ گونکرو۔ رہوہت وارن۔ شرمر۔ چمر۔ کھڑگ
اور گوج یہ "مہامرگ" کہلاتے ہیں۔

اپ چر } ہنس۔ سارس۔ کادمبک۔ بک۔ کارنڈ۔ دپلو۔ بلاکا
اُت کروش۔ چکراو۔ مدگو۔ کرونچ۔ یہ "اپ چر" (پانی
میں چلنے والے) جانور ہیں۔

روہت۔ پاٹھی۔ کورم۔ کمبیر۔ ککرٹ۔ سکتی۔ شنکو۔ شنبوک۔ شپری

دری۔ چندرکا ۔چوتی۔ بحر۔ کرشنشومار۔ تلنگل۔ راجی چلی وغیرہ مچھلیوں کی قسمیں ہیں۔

گوشت ۔ آٹھ قسم کا ہوتا ہے۔

مرگیہ۔ ویشکرک۔ پرتد۔ بلیشیہ پرسہا۔ مہامرگیہ۔ اپ چر۔ اور ماتسیہ۔

• بکری اور بھیڑ ملی جلی قسم کے جانور ہیں۔

شروع اور آخر کے جانور "جانگل" اور "آنپ" ہیں یعنی جنگل اور پانی کے رہنے والے۔ درمیان کے "سادھارن" شمار کیے جاتے ہیں۔

جنگلی جانوروں کا گوشت پاخانہ باندھ کر لاتا ہے اور سرد و زود ہضم ہوتا ہے۔ اور سنپات میں مفید ہوتا ہے۔ جسمیں پت زیادہ ہو وات درمیانی درجے کی اور کف کم ہو۔

ششش کا گوشت بھوک لگانیوالا ۔پکنے میں چرپرا۔ میل کو اکٹھا کرنیوالا روکھا اور سرد ہوتا ہے۔

ودتک وغیرہ کا گوشت قدرے گرم ثقیل مرغن ہوتا ہے۔ اور موٹا کرتا ہے۔

تیتر کا گوشت سب سے اچھا ہے۔ ذہانت۔ قوت ہاضمہ۔ طاقت اور ویرج کو بڑھاتا ہے۔ رنگ کو خوشنما بناتا ہے اور ایسے سنپات کو بہت مفید ہوتا ہے جسمیں وات کا غلبہ ہو۔

سوزر کا گوشت بہت اچھا نہیں ہوتا۔ لیکن کان۔ آواز اور آنکھ کے امراض میں مفید ہوتا ہے۔

اسی طرح مرغ کا گوشت عام طور پر مفید نہیں لیکن مقوی باہ ہوتا ہے۔
گاؤں کا مرغ کف پیدا کرتا ہے اور ثقیل ہوتا ہے۔
کرکر اور آپ چکرکا کے گوشت مبدھا اور اگنی کو بڑھاتے ہیں اور دل کے لئے مفید ہیں۔
کان کبوتر کا گوشت قدرے ثقیل اور نمکین ہوتا ہے اور تینوں دوشوں کو پیدا کرتا ہے۔
چڑے کا گوشت کف کرتا ہے۔ مرغن ہوتا ہے۔ وات کو دور کرتا ہے اور ویرج کو بکثرت پیدا کرتا ہے۔
تمام ورگ بہ ترتیب ایک دوسرے سے ثقیل۔ گرم۔ مرغن اور میٹھے ہوتے ہیں۔ یعنی پہلا دوسرے کی نسبت اور دوسرا تیسرے کی نسبت علیٰ ہذا القیاس پیشاب اور ویرج کو پیدا کرتے ہیں۔ مقوی جسم وات کو دور کرنیوالے اور کف پت بڑھانیوالے ہوتے ہیں۔
"مہامرگ" سرد ہوتے ہیں "تدیات" "پرسہا" ذائقے میں نمکین بچنے ہیں چرپرے ہوتے ہیں۔ اور گوشت کو بڑھاتے ہیں۔ پرانی بواسیر اور سوکھے کے لئے بہت مفید ہیں۔
بکری کا گوشت بہت سرد نہیں ہوتا۔ ثقیل۔ مرغن، دردوش نہیں کرتا۔ بوجھ پیدا نہیں کرتا۔ موٹا کرتا ہے۔ اور آدمی کے شریر کے دھاتوں کے موافق ہوتا ہے۔
بھیڑ کا گوشت خلاف ازیں اثر رکھتا ہے۔ اور موٹا کرتا ہے۔
گائے کا گوشت خشک کھانسی۔ تکان۔ زیادہ بھوک۔ دُبلاپن اور

صرف واتے کے لوگوں کو دور کرتا ہے۔
بھینس کا گوشت گرم۔ ثقیل۔ نیند آور۔ مضبوط اور موٹا کرتا ہے اسی طرح سوئر کا گوشت تھکاوٹ کو دور کرنیوالا ہے۔ روچی پیدا کرتا ہے۔ ورج پیدا کرتا ہے۔ اور طاقت دیتا ہے۔
مچھلیاں۔ بہت ہی کف پیدا کرتی ہیں۔
چلی چمم۔ تردوش کو پیدا کرتی ہے۔
لاو۔ روہت۔ گودا۔ اور این اپنے اپنے ورگ میں سب سے اچھے ہیں۔
گوشت تندرست اور جوان جانور کا تازہ کھانا چاہیے۔
مرے ہوئے جانور کا گوشت۔ پتلے دُبلے جانور کا گوشت بہت چربی والے۔ بیمار۔ پانی یا زہر سے مرے ہوئے جانوروں کا گوشت ہرگز نہ کھانا چاہیے۔
نر جانور کے اگلے حصے کا گوشت اچھا ہوتا ہے اور مادہ کے پچھلے حصے کا۔
حاملہ مادہ جانوروں کا گوشت ثقیل ہوتا ہے۔ چار پاؤں والے جانوروں میں مادہ کا گوشت ہلکا ہوتا ہے۔ اور پرندوں میں نر کا۔
سر۔ کف۔ ران۔ پیٹھ۔ کمر۔ ٹانگوں کا گوشت بترتیب ایک دوسرے سے ثقیل سمجھنا چاہیے۔ آم اشد یکو آنتیں میں سے آم آنتے کا گوشت پکوشے سے ثقیل ہوتا ہے۔
خون وغیرہ دھاتوؤں میں سے دوسرا پہلے سے ثقیل ہوتا ہے۔

خصیے۔ اندری۔ گردے۔ جگر اور گودا گوشت سے زیادہ ثقیل ہوتے ہیں۔

ساگ } پاتھا۔ سلکی۔ اوشٹ۔ سن شن اور سرڑوں کا ساگ تینوں دوشوں کو دور کرتا ہے۔ ہلکا اور قابض ہوتا ہے

راجک شو اور واستک ساگ بھی ایسے ہی گن رکھتے ہیں۔

سن شن[1]۔ ہاضمے کو تیز کرتا ہے۔ اور مقوی باہ ہوتا ہے۔

راجک شو۔ گرہنی اور بواسیر کے لئے بڑا مفید ہوتا ہے۔ اسے راج ساگ بھی کہتے ہیں۔

واستک[2]۔ پاخانے کو لاتا ہے۔

مکو۔ تینوں دوشوں کو دور کرتا ہے۔ فسادِ خون کے لئے مفید ہے۔ مقوی باہ ہے۔ قدرے گرم اور رسائن ہے۔ قبض کشا ہے۔ اور آواز کو صاف کرتا ہے۔

چانگیری (کھٹی بوٹی) ترش ہوتی ہے۔ بھوک لگاتی ہے۔ گرہنی۔ بواسیر۔ وات اور کف کے لئے مفید چیز ہے۔ گرم۔ قابض اور ہلکی ہوتی ہے۔

پٹول (پڑول)۔ ساتلا۔ نیم۔ باپچی۔ گلو۔ بید کی کونپلیں۔ بڑی کنڈیاری۔ بانسہ۔ تلوں کے پتے۔ تل پنی۔ منڈوک پرنی۔ کریلی۔ کریلا۔ پت پاپڑا۔ سونچل۔ گنو جنبجا (گاؤ زبان)۔ کرنجا۔ بینگن۔

---

[1] پنجابی میں اسے تیرا کہتے ہیں۔ یہ چار پتوں والا اور پانی میں پیدا ہوتا ہے۔

[2] بتھوا ساگ۔

کڑا تسک (اندر جو کا درخت) - کریر - کھٹک - نندی - پاٹرطا - کوڑے - پٹ سیٹ - توری - کیلا - یہ ساگ کڑوے ہوتے ہیں - پکنے میں چرپرے ہو جاتے ہیں - قابض - وات کے پیدا کرنے والے اور کف پت کے دور کرنیوالے ہیں -

بڑی کنڈیاری اور چھوٹی کنڈیاری دل کے لئے مفید ہیں - کرمول کو ہلاک کرتی ہیں - پکنے میں میٹھی ہوتی ہیں - روچی پیدا کرتی ہیں - پت کو بڑھاتی ہیں - بھوک لگاتی ہیں - سدوں کو توڑتی ہیں - اور وات کو دور کرتی ہیں -

بالسنہ قے اور کھانسی کو دور کرتا ہے - رکت پت کے لئے بڑی مفید چیز ہے -

کریلا - قدرے چرپرا ہوتا ہے - بھوک لگاتا ہے اور کف کے لئے بڑا مفید ہے -

بینگن - ذائقہ میں کڑوا - چرپرا اور میٹھا ہوتا ہے - گرم ہوتا ہے - کف وات کو دور کرتا ہے - کھاری چیزوں کے ساتھ اگنی کو پیدا کرتا ہے دل کو بھاتا ہے - روچی پیدا کرتا ہے اور پت پیدا نہیں کرتا -

کریر - اپھارہ کرتا ہے - ذائقے میں کسیلا میٹھا اور کڑوا ہوتا ہے توری اور پابچی سدوں کو توڑتی ہیں - اور ہاضمے کی طاقت کو بڑھاتی ہیں -

چولائی - سرد اور خشک ہوتی ہے میٹھی اور ہلکی ہوتی ہے - نشہ - پت وش اور خون کے جوش کو کم کرتی ہے -

شلجم - وات پت کو دور کرتا ہے - مرغن - سرد - ثقیل اور میٹھا ہوتا ہے
موٹا کرتا ہے اور ویرج کو بکثرت پیدا کرتا ہے -

پالک - ثقیل اور قبض کش ہوتا ہے -

پوئی کا ساگ - ثقیل اور قبض کش ہوتا ہے - نیز نشے کو دور کرتا ہے
چینچو ساگ کے گن بھی پالک جیسے ہی ہیں - مگر وہ قابض ہوتا ہے -

ودارِی (سیالی) وات پت کو دور کرتی ہے - پیشاب لاتی ہے - سرد اور میٹھی
ہوتی ہے - زندگی بخش ہوتی ہے - موٹا کرتی ہے - گلے کو ٹھیک کرتی ہے ثقیل
مقوی باہ اور رسائن ہے -

جیونتی کا ساگ - آنکھوں کے لئے مفید ہے - تینوں دوشوں کو دور کرتا
ہے - اور میٹھا اور سرد ہوتا ہے -

میٹھا - تونبا - تربوز - کھیرا - ککڑی - چیچڑا اور کچرا - کف وات پیدا
کرتے ہیں - برجھ کرتے ہیں - طبیعت کو بھاری کر دیتے ہیں - میٹھے اور ثقیل
ہوتے ہیں - ان میں سے میٹھا سب سے اچھا ہے - وات پت کو دور کرتا ہے
مثانے کو صاف کرتا ہے اور مقوی باہ ہے -

کھیرا بہت پیشاب لانے والا ہے - تونبا بہت خشک اور قابض ہوتا
ہے - کچرا - ککڑی چیچڑا - کچے ہونے کی حالت میں پت کو دور کرتے ہیں
اور ٹھنڈے ہوتے ہیں - پک کر اسکے خلاف گن والے ہو جاتے ہیں -
کچرا قدرے بھاری ہوتا ہے - پت پیدا کرتا ہے - کف وات کو دور کرتا
ہے - روچی پیدا کر کے بھوک لگاتا ہے - من بھاتا کھاجا ہے - پیٹ کی
جکڑن اور اپھارے کو دور کرتا ہے -

مرنال (بھے) دو قسم کے ہوتے ہیں (۱) پتلے (۲) موٹے۔
کمل گٹا۔ کمدی جڑہ۔ نیلوفر کی جڑھ۔ سندی۔ ماشک۔ کیلوٹ۔
سنگھاڑہ۔ کسیرو۔ کدو بیج دن۔ کمل بیج۔ سب خشک۔ قابض۔ سرد
اور ثقیل ہوتے ہیں۔
کلتب۔ مانکا۔ مارش۔ کنیجو۔ کٹبک۔ چلی۔ لٹوک۔ واتی۔ کاکونک
گوید حک۔ جیونت۔ جھنجھ دیڈھو۔ اڑھرگ۔ جوساگ۔ سورجل۔ ہر
قسم کے آلو۔ سب قسم کی دالیں۔ مٹھی۔ میٹھے ہوتے ہیں خشک نمک کے
ساتھ وات کف پیدا کرنیوالے اور ثقیل ہوتے ہیں۔ ٹھنڈے ہوتے ہیں
اور حاجات ضروریہ سے فارغ ہوکر کھانے میں دیر کے بعد ہضم ہوتے ہیں
ان کو اُبال کر اور انکا پانی نکالکر گھی میں ملا کر کھانے سے بہت دوش نہیں
کرتے۔
جوساگ۔ قریباً باتھوساگ کے برابر گن رکھتا ہے۔
اسنی اور برنا۔ میٹھے اور کڑوے ہوتے ہیں۔ کف وات کو دور کرتے
ہیں۔
اِٹ سٹ اور کالی ساگ قدرے کھاری ہوتے ہیں چرپرے اور
کڑوے ہوتے ہیں۔ بھوک لگاتے ہیں۔ سدّوں کو توڑ دیتے ہیں۔ زہر
سوجن۔ کف اور وات کو دور کرتے ہیں۔
کرنجوے کی چھوٹی چھوٹی کونپلیں۔ بھوک لگاتی ہیں۔ کف وات کو دور
کرتی ہیں اور قبض کشا ہوتی ہیں۔
شتاوری کی کونپلیں۔ کڑوی۔ مقوی باہ ہوتی ہیں۔ اور تینوں دوشوں

کو دور کرتی ہیں۔

بانس کی کونپلیں خشک ہوتی ہیں، اور وات پت کو پیدا کرتی ہیں۔

پتوڑ۔ بھوک لگاتا ہے۔ کڑوا ہوتا ہے۔ طحال۔ بواسیر اور کف وات کو دور کرتا ہے۔

گھونگدا۔ گرم۔ کھانسی۔ کف اور جی متلانے کے لئے مفید ہے۔ اور قبض کشا ہوتا ہے۔

کُسنبا۔ خشک۔ گرم اور رُوکھا ہوتا ہے۔ ثقیل ہوتا ہے۔ پت کرتا ہے۔ اور قبض کشا ہوتا ہے۔

سرسوں کا ساگ۔ ثقیل۔ گرم ہوتا ہے۔ پاخانہ اور پیشاب کو باندھ کرلاتا ہے۔ اور سب دوشوں کو کرتا ہے۔

مولی جو چھوٹی اور نرم ہو اور جسکا ذائقہ ابھی تک ٹھیک نہ ہوا ہو۔ قدرے کھاری ہوتی ہے۔ کڑوی ہوتی ہے اور دوش کو دور کرتی ہے ہلکی ہوتی ہے قدرے گرم ہوتی ہے۔ پیٹ کے گولے۔ کھانسی۔ گلے کے روگ۔ دمہ بدہضمی آنکھ اور گلے کی بیماریوں۔ آواز کے بیٹھ جانے۔ قوت ہاضمہ کے ضعیف ہو جانے۔ اپھارے اور زکام کو دور کرتی ہے۔

بڑی مولی۔ رس اور پاک میں چرپری اور گرم ہوتی ہے۔ تینوں دوشوں کو کرتی ہے۔ ثقیل اور ابھشیندی ہوتی ہے۔

وہی مولی اُبال کر گھی میں تلی ہوئی۔ وات کو دور کرتی ہے۔ سب قسم کی مولیاں وات اور کف کو دور کرتی ہیں۔

کچی مولی۔ خراب ہوتی ہے۔

پنڈالو - چرپرا - اور گرم ہوتا ہے - وات کف کو دور کرتا ہے اور پت کو بڑھاتا ہے -

کیتھر - شنگھرو - کالی تلسی - سمنکھ - رائی - بھوترن - کھوی گھاس آرجک (کھر بیتر) جنبیر وغیرہ قابض ہوتے ہیں - جلن پیدا کرتے ہیں - چرپرے - خشک - گرم ہوتے ہیں - دل کو بھاتے ہیں - بھوک لگاتے اور روچی پیدا کرتے ہیں - آنکھ کی بینائی کے لیے مضر ہیں - ویرج کو کم کرتے ہیں اور کرموں کو ہلاک کرتے ہیں - تیز ہوتے ہیں - دوش کو ابھارتے ہیں -

تلسی - ہچکی - کھانسی - تکان - دمہ - پسلی کا درد - اور بدبو کو دور کرتی ہے - سمنکھ تلسی بہت جلن نہیں کرتی - اور زہر و سوج کو دور کرتی ہے -

سبز دھنیا - کڑوا اور میٹھا ہوتا ہے - پیشاب لاتا ہے - اور پت نہیں کرتا -

لہسن بہت تیز گرم ہوتا ہے - پکنے میں چرپرا - قبض کشا ہوتا ہے - اور دل کو بھاتا ہے - بالوں کے لیے مفید ہے - ثقیل - مقوی باہ - مرغن ہوتا ہے - روچی پیدا کر کے بھوک لگاتا ہے - بدن پر کالے داغ پیدا کرتا ہے - فسادِ خون - پیٹ کا گولہ - بواسیر - پرمیہ - کرم - کف اور وات کو دور کرتا ہے اور رکت پت کو بڑھاتا ہے -

کلانڈو (پیاز) لہسن سے کسیقدر کم گن رکھتا ہے - کف کرتا ہے بہت پت نہیں بڑھاتا - کف وات کی بواسیر کے لئے مفید ہے - پسینے میں بھی مفید ہے - کھانے میں اچھا ہے -

گرجن - تیز - قابض ہوتا ہے - پت والی طبائع کے لئے مفید نہیں۔
زمین کند - بھوک لگاتا ہے - روچی پیدا کرتا ہے - کف دور کرتا ہے - اندر کو صاف کرتا ہے - بواسیر کے لئے بالخصوص مفید ہے اور زود ہضم ہوتا ہے -
بھوکند - بہت دوش پیدا کرتا ہے -
پتوں کے ساگ سے پھولوں کے ساگ - پھولوں کے ساگ سے پھلوں کے ساگ - پھلوں کے ساگ سے پھلوں کے نال (بیج وغیرہ) اور اس سے کند (زمینی جڑیں) زیادہ ثقیل ہوتے ہیں -
ساگوں میں سے جیونتی سب سے اچھا ہوتا ہے - اور سرسوں کا سب سے خراب ہوتا ہے -

پھل { انگور - سب پھلوں میں سے اچھا ہے - مقوی باہ ہوتا ہے آنکھوں کے لئے مفید چیز ہے - پاخانہ اور پیشاب لاتا ہے - ذائقے اور پاک میں میٹھا ہوتا ہے - مرغن اور تر ہوتا ہے - قدرے کسیلا ہوتا ہے - سرد اور ثقیل ہوتا ہے - وات - پت - رکت منہ کے کڑواپن - شراب کے نشے - پیاس - کھانسی - تکان - دمہ - آواز کے صاف نہ نکلنے - چھاتی کے زخموں اور گھٹے روگ کو دور کرتا ہے -
انار - پت کے غلبے کو دور کرتا ہے - تینوں دوشوں کے لئے مفید ہوتا ہے - اور میٹھا ہوتا ہے -
کھٹا انار - پت کو پیدا نہیں کرتا - نہ بہت گرم ہوتا ہے - وات کف کو دور کرتا ہے - سب قسم کا انار دل کے لئے مفید ہوتا ہے -

زود ہضم۔ تر اور قابض ہوتا ہے اور روچی پیدا کر کے بھوک لگاتا ہے۔
کیلا۔ کھجور۔ کٹھل۔ ناریل۔ فالسہ۔ آمڑا۔ تال کا پھل۔ گنبھاری۔ ککڑی
مہوا۔ بیر۔ انکول۔ پھلواڑہ۔ لسوڑہ۔ بادام۔ اخروٹ۔ چلغوزہ۔ چرونجی
پستہ۔ سب جسم کو موٹا کرتے ہیں۔ ثقیل اور ٹھنڈے ہوتے ہیں جبن
اور کھے روگ کو دور کرتے ہیں۔ رکت پت کو ٹھیک کرتے ہیں۔ ذائقے اور
پاک میں میٹھے ہوتے ہیں۔ تر ہوتے ہیں۔ کف اور ویرج کو بڑھاتے ہیں۔
تاڑ کا پھل۔ پت پیدا کرتا ہے۔
گنبھاری کا پھل۔ قبض کشا اور ٹھنڈا ہوتا ہے۔ پاخانہ اور پیشاب کی
روکاوٹ کو دور کرتا ہے۔ بالوں کے لئے مفید ہے۔ ذہانت بڑھاتا ہے بباش
ہوتا ہے۔
بادام وغیرہ گرم تاثیر رکھتے ہیں۔ کف پت پیدا کرتے ہیں۔ اور قبض
کشا ہیں۔
چرونجی۔ وات کو دور کرنے میں بہت مفید ہے۔ مرغن ہوتی ہے۔ اور
گرم نہیں ہوتی۔
بیر کا مغز۔ چرونجی کے مغز کی سی تاثیر رکھتا ہے۔ اور پیاس۔ قے اور
کھانسی کو دور کرتا ہے۔
پکا ہوا بل۔ بڑی مشکل سے ہضم ہوتا ہے۔ دوش پیدا کرتا ہے۔ بدبوالی
باد مخالف بڑھاتا ہے۔
کچا بل کا پھل۔ بھوک لگاتا اور ہاضمے کو تیز کرتا ہے۔
مگر دونو قسم کے بل پھل قابض ہوتے ہیں۔

کیتھ کا پھل ۔ گلے کو خراب کرتا ہے ۔ دوش پیدا کرتا ہے ۔ اور پکا ہوا دوش کو دور کرتا ہے ۔ ہچکی وقے کے لئے مفید چیز ہے ۔ مگر دونوں ہی قابض اور زہر کو دور کرتے ہیں ۔

جامن کا پھل ۔ ثقیل ۔ چپل اور ٹھنڈا ہوتا ہے ۔ بہت وات پیدا کرتا ہے ۔ پاخانے اور پیشاب کو روکتا ہے ۔
گلے کو مفید نہیں ۔ کف پت کو دور کرتا ہے ۔

آم ۔ کچا وات اور پت رکت کو پیدا کرتا ہے ۔ گٹھلی والا آم کف پت کو بڑھاتا ہے ۔
پکا ہوا آم ۔ وات کو دور کرتا ہے اور ثقیل ہوتا ہے ۔
کھٹ مٹھا آم ۔ کف اور رویرج کو پیدا کرتا ہے ۔

سماق دانہ ۔ قابض ۔ خشک ۔ گرم ۔ وات کف کو دور کرنے والا اور زود ہضم ہوتا ہے ۔

سنگری ۔ (جنڈ کا پھل) ثقیل ۔ گرم اور بالوں کو دور کرتی ہے ۔ خشک ہوتی ہے ۔

پیلو ۔ پت کرتا ہے ۔ کف وات کو دور کرتا ہے ۔ قبض کشا ہے ۔ بواسیر تلی ۔ گرم اور پیٹ کے گولے کو دور کرتا ہے ۔ جو پیلو میٹھے اور کڑوے ہوتے ہیں ۔ وہ بہت گرم نہیں ہوتے ۔ اور تینوں دوشوں کو دور کرتے ہیں ۔

چلغوزے کا چھلکا ۔ کڑوا اور چرپرا ہوتا ہے ۔ تر ہوتا ہے ۔ اور وات کو دور کرتا ہے ۔
چلغوزے کا گودا ۔ موٹا کرتا ہے ۔ میٹھا ہوتا ہے ۔ وات کو دور کرتا ہے اور ثقیل ہوتا ہے ۔
چلغوزے کا کیسر ۔ دمہ ۔ کھانسی ۔ ہچکی ۔ شراب کے نشے کو مفید ہے ۔

منہ کے سوکھنے۔ وات اور کف۔ قبض۔ قے۔ اروچی۔ پیٹ کے گولے۔
امراض شکم۔ بواسیر۔ سول (پیٹ درد) اور کمی ہاضمہ کو دور کرتا ہے۔
بھلاوے کا گودا اور چھلکا۔ موٹا کرتا ہے۔ میٹھا اور ٹھنڈا ہوتا ہے
اس کی اندر کی گرمی آگ کے برابر ہوتی ہے۔ ذہانت کو بڑھاتی ہے اور
کف وات کو دور کرنے میں اعلےٰ چیز ہے۔

پاکے وت۔ میٹھا ٹھنڈا اور کھٹا گرم ہوتا ہے۔ ثقیل ہوتا ہے۔
آڑو۔ میٹھا ہوتا ہے۔ روچی کرتا ہے اور قوت ہاضمہ کو بالکل دور
کر دیتا ہے۔ پکا ہوا جلدی خراب ہو جاتا ہے۔ بہت گرم نہیں ہوتا ہے۔ ثقیل
ہوتا ہے اور دوش پیدا کرتا ہے۔
انگور اور فالسہ۔ کچے ترش ہوتے ہیں۔ پت اور کف کو بڑھاتے
ہیں۔
گرنا۔ ثقیل ہوتا ہے۔ تاثیر میں گرم۔ وات کو دور کرتا ہے اور قبض کشا
ہوتا ہے۔
جھڑبیری کے بیر۔ بیری کے بیر۔ ڈھیئو۔ آمرا۔ ترش آڑو۔ نارنگی۔
کھٹا۔ شہتوت۔ اور پکا ہوا سوکھ گرنا بہت پت پیدا نہیں کرتے۔
سوکھے ہوئے بیر۔ اور ان کی بھوک لگاتے ہیں۔ قبض کشا ہوتے ہیں
زود ہضم اور کف وات میں مفید ہیں۔

پھلوں میں سے ڈھیئو سب سے خراب ہے۔ اور دوش کرتا ہے۔
برفانی ہوا گرم ہوا۔ اور درندوں کے منہ کی رالوں سے خراب ہوئے ہوئے
کرم خوردہ۔ غرقاب۔ خراب زمین میں پیدا ہونے والے۔ بے موسم پیدا ہوئے ہوئے

دھنیا ۔ دوسری قسم کے دھنیوں سے بڑے ہوئے کم طاقت یا پرانے ہونے کے
سبب سے کہ وہ قوت دھنیا ۔ مستعمل نہ کرنے چاہئیں ۔
ساگ بھی کے بہترین کیا ہو سوکھا جو رس کے بغیر ہو نہ کھانا چاہئے ۔
لیکن مولی اس سے مستثنے ہے ۔
کوئی بھی جو مختلف ذائقے کے خراب یا کم طاقت یا پکے ہوں نہ کھانے
چاہئیں ۔
نمک بھی مستثنیات میں سے ہے ۔
تمام نمک لطیف ۔ قبض کشا ۔ وات کو دور کرنے والے ۔
ہضم سے ۔ تیز گرم روحی پیدا کرنے والے ۔ جلدی پھیل جانے والے
ہوتے ہیں ۔ اور کف پت کو پیدا کرتے ہیں ۔
سیندھا نمک میٹھا ۔ مقوی باہ اور مفرح دل ہوتا ہے ۔ تینوں دوشوں کو
دور کرتا ہے ۔ زود ہضم ہوتا ہے ۔ گرم نہیں ہوتا ۔ آنکھوں کے لئے مفید
چیز ہے ۔ جلن نہیں کرتا اور قوت ہاضمہ کو بڑھاتا ہے ۔
سانبھر نمک ۔ ہلکا ۔ مفرح دل ۔ اور خوشبودار ہوتا ہے ۔ ڈکاروں کو
ٹھیک کرتا ہے ۔ پکنے میں تیز ہوتا ہے ۔ قبض کشا ہے ۔ بھوک لگاتا
اور پت بڑھاتا ہے ۔
کھاری نمک ۔ تیکھا ۔ وبرہ کے کف اور وات کو بذریعہ پاخانے
کے ذریعہ خارج کرتا ہے ۔ دست اور ہاضمہ کو بڑھاتا ہے ۔ قبض ۔ اپھارہ
وغیرہ ۔ پیٹ درد اور بھاری پن کو دور کرتا ہے ۔
کالا نمک ۔ پکنے میں مزیدار ہوتا ہے ۔ بھاری ہے اور کف کو بڑھاتا

ہے۔

زمین سے نکلا ہوا نمک کڑوا۔ چرپرا۔ تیز۔ اور کھاری ہوتا ہے۔ اور گلانی کرتا ہے۔

کالے نمک میں سورچل نمک کے برابر صفات ہیں۔ لیکن خوشبو نہیں ہوتی۔

کلر سے نکلا ہوا نمک قدرے کھاری ہوتا ہے۔ کف کرتا ہے۔ اور بھاری ہوتا ہے۔

رومک نمک۔ ہلکا ہوتا ہے۔ اور نمکوں کے پریوگ میں سیندھا وغیرہ نمک استعمال کئے جاتے ہیں۔

جو کھار۔ باؤ گولہ۔ امراض دل۔ گرہنی دوش۔ پانڈو روگ۔ تلی۔ اپھارہ امراض گلو۔ دمہ۔ کھانسی۔ بواسیر۔ اور کف روگ کو دور کرتا ہے۔

سب کھار نہایت تیز ہوتے ہیں۔ گرم ہوتے ہیں۔ کرموں کو ہلاک کرتے ہیں۔ رکت پت کو خراب کرتے ہیں۔ کھانا ہضم کرتے ہیں۔ چھیدن اور بھیدن میں مفید ہیں۔ اور پکے ہوئے گنڈ وغیرہ روگوں کو پھاڑ دیتے ہیں۔ چرپراہٹ اور نمکینی کی وجہ سے وبرج۔ پراکرام۔ بال۔ اور آنکھوں کے لئے مضر ہیں۔

ہینگ۔ وات۔ کف۔ اپھارہ اور پیٹ درد کو دور کرتی ہے۔ اور پت کو خراب کرتی ہے۔ پکنے میں اور رس میں چرپری ہوتی ہے۔ رچی بڑھاتی ہے۔ کھانا ہضم کرتی ہے اور قوت ہاضمہ کو بڑھاتی ہے۔ اور ہلکی ہوتی ہے۔

ہرڑ۔ کسیلی اور میٹھی ہوتی ہے۔ پکنے میں خشک۔ لون رس (نمکین رس) سے خالی اور ہلکی ہوتی ہے۔ قوت ہاضمہ کو بڑھاتی ہے۔ کھانے کو ہضم کرتی ہے پاک صاف ہوتی ہے۔ عمر کو قائم رکھتی ہے۔ گرم تاثیر والی ہے۔ قبض کشا ہے عمر کو مفید ہے۔ عقل اور اندریوں کو طاقت دیتی ہے۔

جذام۔ رنگت کا زرد پڑ جانا۔ امراض آواز۔ پرانے وشم جور۔ امراض سر۔ امراض چشم۔ پانڈو روگ۔ امراض دل۔ کاملا۔ سنگ رہنی۔ سوج۔ سوکھا آتی سار۔ میدہ۔ موہ۔ چھرد۔ کرمی روگ۔ دمہ۔ کھانسی۔ پرسیک۔ بواسیر۔ تلی۔ اپھارہ۔ وش روگ۔ اُدر روگ۔ سروتوں کا بند ہو جانا۔ باؤ گولہ۔ اُرو ستنبھ ارچی۔ اور بہت سے کف وا تنج روگوں کے لئے ہرڑ کا استعمال نہایت مفید ہے۔

آملے کے گن بھی ہرڑ کے ہی برابر ہیں۔ لیکن سرد۔ اور کھٹا ہوتا ہے پت اور کف کو دور کرتا ہے۔

بہیڑے میں بھی کسی قدر اتنے ہی گن ہوتے ہیں۔ لیکن پکنے میں وہ چرپرا ہوتا ہے۔ سرد ہوتا ہے۔ اور بالوں کے لئے مفید چیز ہے۔ ہرڑ۔ بہیڑا اور آملہ ان تینوں کے ملنے سے ترپھلہ کہلاتا ہے۔ یہ رسائنوں میں سے افضل رسائن ہے۔ اور امراض چشم کو دور کرتا ہے۔ روپن ہوتا ہے۔

اور جلد بدن کے کلید۔ میدہ۔ پرمیہ۔ کف۔ رکت وغیرہ امراض کو دور کرتا ہے۔

دارچینی۔ تیج پات۔ اور الائچی۔ ان تینوں کو ترسیجاتک کہتے ہیں جب ان تینوں میں کیسر ملا دیا جائے۔ تو چترجاتک نام ہو جاتا ہے۔ یہ دونو

جانگ پت کو خراب کرتے ہیں۔ تیز اور گرم ہوتے ہیں۔ خشک ہیں۔ مقوی ہاضمہ اور روچی پیدا کرنے والے ہیں۔

چھوٹی مرچ رس میں اور پکنے میں چرپری ہوتی ہے۔ کف کو دور کرتی ہے اور ہلکی ہوتی ہے۔

گیلی مگھاں۔ مزیدار اور سرد ہوتی ہیں۔ کف کرتی ہیں۔ اور سرد تاثیر رکھتی ہیں۔ بھاری اور چکنی ہوتی ہیں۔

سوکھی مگھاں۔ گیلی مگھوں سے برخلاف گن رکھتی ہیں۔ چکنی ہوتی ہیں۔ اور مفید ہیں۔ رس میں چرپری۔ اور پکنے میں مزیدار۔ اور وات۔ کف دمہ اور کھانسی کو دور کرتی ہیں۔ اور قبض کشا ہوتی ہیں۔ رسائن دوہی کے بغیر پپلی کو استعمال نہ کرنا چاہئے۔

سونٹھ مقوی ہاضمہ اور مفید چیز ہے۔ ممسک اور مفرح دل ہے اور پاخانہ کی روکاوٹ کو دور کرتی ہے۔ رچی بڑھاتی ہے۔ ہلکی ہوتی ہے۔ پکنے میں مزیدار ہے۔ چکنی اور گرم ہوتی ہے۔ کف وات کو دور کرتی ہے۔ ادرک کے فوائد بھی ایسے ہی ہیں۔

سونٹھ۔ مرچ اور مگھاں۔ ان تینوں کو ترکٹی کہتے ہیں۔ یہ بھاری پن۔ ضعفِ باہ۔ دمہ۔ کھانسی۔ فیل پا۔ اور زکام کے لئے مفید ہے۔

چبّ اور پپلا موگ یہ دونوں کالی مرچ سے گنوں میں کچھ ہی کم ہوتے ہیں۔

چیتا پکنے میں آگ کی مانند ہوتا ہے۔ سوج۔ بواسیر۔ جذام۔ اور کرمی روگ کو دور کرتا ہے۔

چتب۔ چیتیا۔ سونٹھ۔ پیپلی۔ اور پیپلا مول ان پانچوں کو پنچ کول کہتے ہیں۔

یہ پنچ کول۔ باؤگولہ۔ تلی۔ امراض شکم۔ اپھارا۔ درد شکم کے لئے مفید ہے۔ اور اعلےٰ درجے کا مقوی ہاضمہ ہے۔

بل گری۔ ارنی۔ گنبھاری۔ پاٹلا۔ اور شیوناک ان پانچوں کو برہت پنچ مول کہتے ہیں۔

یہ برہت پنچ مول۔ کسیلا۔ کڑوا۔ اور گرم ہوتا ہے۔ کف۔ ودروات کو دور کرتا ہے۔

بڑی کنڈیاری۔ شال پرنی۔ پرشنٹ پرنی۔ اور گوکھرو کو لگھو پنچ مول کہتے ہیں۔

لگھو پنچ مول رس اور پکنے میں مزیدار ہوتا ہے۔ معتدل ہوتا ہے اور سب دوشوں کو دور کرتا ہے۔

کھریٹی۔ سانٹھی۔ ارنڈ۔ ماش پرنی۔ اور موتگ پرنی۔ کو مدھیم پنچ مول کہتے ہیں۔ یہ کف، ودروات کو دور کرتا ہے۔ گرانی پت نہیں کرتا۔ اور قبض کشا ہوتا ہے۔

شتاوری۔ مہاشتاوری۔ جیونتی۔ جیوک اور رشبھک۔ کو چوتھا پنچ مول کہتے ہیں۔ یہ جیو ناکھیا پنچ مول آنکھوں کے لئے بڑا مفید ہے ویرج پیدا کرتا ہے۔ پت، ودروات کو دور کرتا ہے۔

دوب۔ کاہی۔ ایکھ۔ شر۔ اور چاولوں کی جڑھ ان پانچوں کو ترن سنگیک پنچ مول کہتے ہیں۔

شُوک ن ۔ شمنی ان ۔ پکوا ن ۔ انس ۔ ساگ ۔ پھل ۔ اور اوشدھ کا اس باب میں مختصر سا بیان کیا گیا ہے ۔
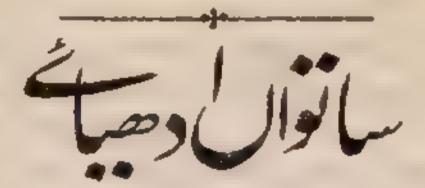
اب ہم ان رکھیا ادھیائے کا بیان کرتے ہیں ۔

راجہ کو چاہئے ۔ کہ اپنے راج گرہ میں ایک پران آچاریہ (شاہی ڈاکٹر) مقرر کرے ۔ اس طرح سے وہ ہمیشہ ہوشیاری کی حالت میں رہتا ہے ۔

لائق وید کو راجہ کے کھانے پینے وغیرہ کی زہر سے حفاظت رکھنی چاہئے کیونکہ یوگ ۔ دھرم ۔ ارتھ ۔ کام اور موکش سب راجہ کی بدولت ہیں ۔ زہریلے چاول کا ڑھے لیٹی کی طرح ہو جاتے ہیں ۔ ان میں سے بھیچ نہیں نکل سکتی دیر میں پکتے ہیں ۔ اور باسی سے معلوم ہوتے ہیں ۔ اور ان میں سے مور کے گلے کی دھاریوں کی طرح گرمی سی اٹھتی معلوم ہوتی ہے ۔ بیہوشی ۔ اور غشی طاری کر دیتے ہیں ۔ کف منہ سے لاتے ہیں ۔ رنگ اور بو کم ہو جاتی ہے ۔ اور تیل میں پانی کی بوند پڑنے کی طرح چھٹے دار ہو جاتے ہیں ۔

زہریلے کھانے فوراً سوکھ جاتے ہیں ۔ انکے شوربے مکدر ہو جاتے ہیں انکا رنگ کم و بیش خراب ہو جاتا ہے ۔ یا ان کا کوئی رنگ ہوتا ہی نہیں انکے اوپر جھاگ آجاتی ہے ۔ مختلف رنگوں کی دھاریاں دکھائی دیتی ہیں

بلبلے سے اُٹھتے ہیں۔

زہریلے رانگ[1] اور کھانڈ[2] و۔ ساگ اور مانس۔ بے ذائقہ اور ریشہ دار ہو جاتے ہیں۔

زہر آمیز مانس رس (شوربہ) میں نیلی دھاریاں دکھائی دیتی ہیں۔ زہر آمیز دودھ میں تانبے کے رنگ کے ریشے نظر آتے ہیں زہر آمیز دہی کا ہی مائل دھاریوں والا ہوتا ہے۔

زہر آمیز تکر (ادھ رڑکا) میں زرد دھاریاں نظر آتی ہیں۔ اور زہر آمیز گھی میں پانی کی طرح بے رنگ دھاریاں ہوتی ہیں۔

زہر آمیز شراب یا پانی میں کالی دھاریاں دکھائی دیتی ہیں۔

زہر آمیز شہد میں سبز ریشے نظر آتے ہیں۔ زہر آمیز تیل میں سرخی مائل دھاریاں دکھائی دیتی ہیں۔ کچے پھلوں میں اگر زہر ملایا جائے۔ تو وہ پک جاتے ہیں۔ اور پکے پھل گل سڑ جاتے ہیں۔

گیلی اور سوکھی چیزوں میں اگر زہر ملایا جائے۔ تو وہ مرجھا جاتی ہیں اور انکا رنگ بدل جاتا ہے۔ نرم اور سخت چیزوں میں زہر ملنے سے انکا سپرش بدل جاتا ہے (یعنی چھونے میں انکی تاثیر بدل جاتی ہے)۔

زہر آمیز پھولوں کا اگلا حصہ پھٹ جاتا ہے۔ اور بکدر ہو جاتے ہیں۔ یا انکی خوشبو اور کی اور ہو جاتی ہے۔ زہر آمیز کپڑے چھلنی ہو جاتے ہیں۔ انکا رواں گر جاتا ہے۔ اور تار کمزور پڑ جاتے ہیں۔

زہر کے سبب سے ہر قسم کی دھات۔ موتی۔ لکڑی۔ پتھر۔ جواہرات وغیرہ

[1] و [2] شربتوں کے نام ہیں۔

میں کدورت آجاتی ہے۔ اور ہر قسم کے مٹی کے برتن میں کانتی پیدا ہو جاتی ہے۔
جس شخص کی رنگت سیاہ پڑ جائے۔ مُنہ سوکھتا ہو۔ آنکھیں جھکی ہوئی ہوں۔ چاروں طرف حیرت سے دیکھے۔ بجسے پسینہ بکثرت آئے۔ جسکا بدن کانپتا ہو جسے سخت پیاس لگتی ہو۔ ڈر کے مارے مرا جائے۔ تھکا ہوا معلوم ہو۔ اور بار بار جمائیاں لے۔ سمجھنا چاہئے۔ کہ اُسے زہر دیا گیا ہے۔
زہریلے اناج کے آگ میں پڑنے سے چڑ چڑ کی آواز آتی ہے۔ اسکی لپیٹ پتلی ہو جاتی ہے۔ اسکے دھوئیں میں مور کے گلے کے پروں کے رنگوں کی طرح گوناگوں رنگ دکھائی دیتے ہیں۔ اس کی روشنی نہیں رہتی۔ اور اس میں سے مُردے کی سی بدبو آتی ہے۔ اس کے دھوئیں سے سر میں درد ہونے لگتا ہے۔ رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور بصارت میں بیقراری پیدا ہو جاتی ہے۔
زہریلے کھانے کو کھا کر مکھی مر جاتی ہے۔ کوے کی آواز بیٹھ جاتی ہے۔ اور اُسے دیکھتے ہی طوطا۔ مینا۔ اور مرغ آبی بولنے لگتے ہیں۔
اور ہنس کی حالت خراب ہو جاتی ہے۔ جیو نجیو (چکور کی ایک قسم ہے) کو بھی بہت تکلیف ہوتی ہے۔ چکور کی آنکھیں بے نور اور پھیکی سی ہو جاتی ہیں۔ اور کرونچ کو نشا سا ہو جاتا ہے۔
کبوتر۔ کوا۔ مُرغ۔ اور چکور مر جاتے ہیں۔ بلی کو ایک قسم کا جوش سا آ جاتا ہے۔ اور بندر کا پاخانہ نکل جاتا ہے۔
مور ایسے کھانے کو دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔ اور مور کے دیکھنے سے زہر کا اثر کم ہو جاتا ہے۔ ایسے زہر آمیز کھانے کو جان کر عقلمند کو فوراً اُس کھانے

سے ہاتھ اٹھا لینا چاہئے۔ مگر ایسے طریقے سے اس سے ہاتھ کھینچیں۔ کہ کسی جاندار کو تکلیف نہ ہو۔

اگر زہر آمیز کھانا ہاتھ۔ پاؤں یا کسی اور عضو بدن میں چھو جائے۔ تو خارش جلن۔ بخار۔ پھنسی۔ سُن بہری (عضو کا سو جانا)۔ ناخنوں اور رونگٹوں کا گرنا۔ سوج یہ سب بیماریاں آ گھیرتی ہیں۔

انکے رفع کرنے کے لئے زہروں کو دور کرنے والا سینک کرنا چاہئے۔ اور پیپل۔ چندن۔ پدماکھ۔ سفید خیر۔ تالیس پتر۔ کٹ۔ گلو۔ اور تگر کا لیپ مفید ہے۔

زہریلے کھانے کے منہ میں ڈالنے سے زبان میں سے رالیں گرنے لگتی ہیں۔ ہونٹ بے حس ہو جاتے ہیں۔ منہ میں جلن۔ جھنجھاہٹ۔ دنت ہرش۔ قوت ذائقہ کا مارا جانا جبڑوں کا اکڑ جانا۔ وغیرہ امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ ایسی حالت میں مندرجہ بالا لیپ کی اشیاء سے غرارے (گنڈوش) کرنے چاہئیں۔ اور دوش کو دور کرنے والی چیزیں مفید ہیں۔

اگر زہریلا کھانا آمعدے میں چلا جائے۔ تو پسینہ۔ غشی۔ پھارہ۔ سستی وہم۔ رونگٹوں کا کھڑا ہو جانا۔ قے۔ جلن۔ آنکھوں اور دل کا رک جانا وغیرہ تکالیف ظاہر ہو جاتی ہیں۔ اور بدن پر چھالے پھٹے پڑ جاتے ہیں۔

جب وہی زہریلا کھانا پکوا شئے میں چلا جائے۔ تب قے ہونے لگتی ہے پیشاب بکثرت آتا ہے۔ اور اتی سار آنے لگتے ہیں۔ اور جگہ۔ لاغری۔ زردی رنگت۔ امراض شکم۔ اور کمزوری ہو جاتی ہے۔ آم اشئے اور پکوا شئے میں زہریلا کھانا داخل ہو چکنے کے بعد جب قے اور دست تک پہنچے ہوں۔ تو جلدی۔

دار ہلدی۔ مال کنگنی۔ گڑ۔ سنبھالو۔ نیش پاد۔ ہینگ پتری۔ دوب۔ چولائی کی جڑ دودھ۔ چاول بقدر بیضۂ مرغ اور ماچی سے نسیہ کرم کرنا۔ سرمہ لگانا اور انہیں پینا زہر کو شکست کر دیتا ہے۔

زہر کھائے ہوئے آدمی کو وَمن اور ورہچن کے ذریعے سے شدھ کر کے نہایت باریک تانبے کا چورن شہد میں ملا کر وقت پر دیں۔

یہ دل کو صاف کرتا ہے۔ اور جب دل کی صفائی ہو جائے۔ تب اُسے سونے کا چورن پر ماشہ بھر دیں۔ کیونکہ سونے کے کھانے والے شخص کے جسم میں زہر نہیں ٹھہرنے پاتا۔ جیسے کنول کے پتے پر پانی نہیں ٹھہر سکتا۔ اور عمر بڑھ جاتی ہے۔

متضاد خوراک کو بھی زہر کی مانند سمجھنا چاہئے۔

آنوپ دیشی جانوروں کا گوشت۔ اُڑد۔ شہد۔ دودھ۔ بناتی اناج۔ کنول کند۔ مولی۔ اور ٹڈا۔ یہ سب باہم متضاد ہیں۔

آنوپ دیشی جانوروں کے گوشتوں میں سے بھی مچھلی کا گوشت دودھ کے ساتھ ہرگز نہ کھانا چاہئے۔ مچھلیوں میں سے بھی چلی چم مچھلی کا گوشت تو دودھ کے ساتھ بہت ہی مضر ہے۔

تمام کھٹی چیزیں اور کھٹے پھل دودھ کے ساتھ نہ کھانے چاہئیں۔ کانتھی۔ ورق والی برہیہ۔ کنگنی۔ مٹر۔ بل والی شبتی یہ سب دودھ کے متضاد ہیں۔

ہری مولی کھا کر اوپر سے دودھ کبھی نہ پینا چاہئے۔ سؤر کے گوشت کو خرگوش کے گوشت کے ساتھ نہ کھائیں۔ پرشت والے ہرن اور مرغ کے

گوشت کو دہی کے ساتھ نہ کھانا اچھا ہے۔
کچے گوشت کو پتے کے ساتھ نہ کھانا چاہئے۔ مولی کو اُڑد کی دال کے ساتھ کھانا منع ہے۔ مینڈھے کے گوشت کو کسنبے کے ساگ کے ساتھ نہ کھانا چاہئے اور نباتی اناج کو کنول کند کے ساتھ نہ کھانا چاہئے۔
اُڑد کی دال۔ گڑ۔ دودھ۔ دہی۔ اور گھی کے ساتھ بڑھل کا پھل نہ کھائیں اور تکر۔ تاڑ پھل و دہی کے ساتھ کیلے کی پھلی نہ کھائیں۔
پیپل۔ مرچ۔ شہد۔ اور گڑ کے ساتھ مکو نہ کھائیں۔
جس برتن میں مچھلیاں پکائی جائیں۔ اُس میں پکائی ہوئی مکو ہرگز نہ کھائیں۔
جس برتن میں سونٹھ پکائی جائے۔ اُس میں پکائی ہوئی مکو بھی ہرگز نہ کھانی چاہئے۔
اسکے علاوہ دوسرے برتن میں پکائی ہوئی۔ اور نہایت مزیدار بنی ہوئی مکو اگر رات بھر پڑی رہے۔ تب بھی نہ کھائیں۔
جس تیل میں مچھلیاں تلی جائیں۔ اُس میں سدھ کی ہوئی پیپلی کو بھی ترک کر دینا چاہئے۔
کانسی کے برتن میں دس راتوں تک رکھا ہوا گھی بگڑ جاتا ہے۔ اس لئے اُسے استعمال میں لائیں اور بھلاوے کے سدھ کرنے میں جو آگ پان کا کام دے چکا ہو۔ اُسے بھی استعمال نہ کرنا چاہئے۔
کانٹے پر پکایا ہوا گوشت مرغ، و نکر میں سدھ کیا ہوا گیا یہ دونوں متضاد ہو جاتے ہیں۔

دودھ۔ شراب اور کھچڑی یہ ایک وقت میں کھانے منع ہیں۔
شہد۔ گھی۔ چربی۔ تیل۔ اور پانی یہ سب دو دو یا تین تین یا سب کے سب ہموزن کھانے منع ہیں۔
شہد اور گھی کھانے کے بعد مینہ کا پانی پینا منع ہے۔
شہد اور کنول کا بیج اکٹھے نہ کھانے چاہئیں۔
منقے کا آسو۔ کھجور کا آسو۔ کھانڈ کا آسو۔ یہ بھی اکٹھے نہ پینے چاہئیں۔
لسی اور سرسوں کے تیل میں بھنا ہوا سبز ساگ بھی باہم متضاد ہیں۔
تلوں کے تیل سے سدھ کیا ہوا بوئی کا ساگ اتی سار لگا دیتا ہے۔
بلاکا کا گوشت۔ شراب اور اُبلے ہوئے مونگ بھی باہم متضاد ہیں۔
سؤر کی چربی میں بھنا ہوا بلاکا کا گوشت آدمی کو بہت جلد مار دیتا ہے
تیتر۔ پتنگ۔ گوہ۔ لوا۔ اور کپنجل کے گوشت ارنڈ کی لکڑیوں کی آگ پر پکائے ہوئے اور ارنڈ کے تیل میں تلے ہوئے آدمی کو بہت جلد مار دیتے ہیں۔
ہاریت نامی پرند کا گوشت ہارور درخت کے کانٹے پر کباب کیا ہوا جبکہ نیچے ہارور درخت کی لکڑیوں کی آگ جل رہی ہو۔ کھانے والے آدمی کو بہت جلد ہلاک کر دیتا ہے۔
ہاریت کا گوشت راکھ اور کوئلوں میں بھونا ہوا شہد کے ساتھ ملا کر کھانا متضاد ہو جاتا ہے۔
جو اَن پان یا دوائی مواد کو جسم میں متحرک کر دے۔ مگر باہر نہ نکال سکے۔ وہ بھی متضاد چیزوں کے برابر ہی نقصان رکھتی ہے۔ ایسی حالت میں اس اَن

کی شدھی یا شناختی کرنی چاہئے۔ یعنی اُسکے خلاف اثر رکھنے والی چیزوں سے ان کی شناختی کریں۔

ورزش کرنے والے۔ مرغن غذا کھانے والے۔ طاقتور ہاضمہ والے۔ جوان عمر والے۔ اور طاقتور آدمی کو متضاد غذا بھی ساتمیہ ہوکر جو کم مقدار میں ہو تکلیف نہیں دیتی۔

نا موافق چیزوں کو تھوڑا تھوڑا کر کے ترک کر دینا چاہئے۔ ایسے ہی موافق چیزوں کو بھی تھوڑا تھوڑا کر کے استعمال میں لانا چاہئے۔ تاکہ آہستہ آہستہ انکی عادت پڑ جائے۔ اور ایک ایک۔ دو دو۔ تین تین وقفے دیکر موافق چیزوں کا استعمال کریں۔ نا موافق چیزوں کو یک لخت ترک کرنا اور موافق چیزوں کا یکایک استعمال بھی بہت سی خرابیاں پیدا کر دیتے ہیں۔

مندرجہ صدر طریق سے دور ہونے والی خرابیاں مستقل طور پر دور ہو جاتی ہیں۔ اور بڑھنے والے گن مستقل طور پر بڑھے رہتے ہیں۔

عقلمند آدمیوں کو نہیں چاہئے کہ دوشوں سے بھرپور اور سجاوک دُوشت آتماؤں کو دوش والے کھانوں سے اور بھی خراب کریں۔

مناسب تدبیر سے کھائے ہوئے بھوجن اور خواب اور برہمچریہ کی وجہ سے مضبوط کیا ہوا جسم جسم کے لئے ستونوں کی طرح ہیں۔ کھانے وغیرہ کا بیان مناسب موقع کیا جائیگا۔

سکھ۔ دُکھ۔ طاقت۔ دُبلاپن۔ قوت۔ کمزوری۔ موٹاپن۔ نامردی۔ گیان اور اگیان یہ سب نیند کے آدھین ہیں۔ زندگی بھی نیند پر ہی منحصر ہے۔ بے وقت سونا۔ زیادہ سونا اور تھوڑا سونا آدمی کو ہمیشہ کے لئے سکھ کی

نیند سلادیتا ہے۔

رات کے وقت جاگنا خشکی پیدا کرتا ہے۔ دن میں سونا کف کا باعث ہے۔ اور بیٹھے بیٹھے اونگھنا نہ خشکی کرتا ہے اور نہ کف۔

گریکھم رتو میں وایو کا غلبہ ہوتا ہے اور آوان کے باعث سے خشکی زیادہ ہوتی ہے۔ راتیں کامل نیند کے ناقابل ہوتی ہیں۔ اس لئے دن میں سونا مفید ہے۔ دیگر رتوؤں میں دن کا سونا کف اور پت پیدا کرتا ہے۔ لیکن بولنے والے۔ گھوڑے وغیرہ کے سوار۔ مسافر۔ شراب خور۔ بوجھ اٹھانے والے۔ غصہ کرنے والے۔ افسوسناک۔ خائف۔ دمہ۔ ہچکی اور اتی سار کے مریض۔ بڈھے۔ بچے۔ کمزور۔ ناطاقت۔ بھوکے۔ پیاسے۔ اجیرن کے بیمار۔ بدمست۔ اور دن میں سونے کی عادت رکھنے والے اشخاص دن میں سو سکتے ہیں۔ کیونکہ دن میں سونے سے ایسے اشخاص کے دھاتوؤں کی کمی پوری ہوتی ہے۔ اور کف ان کے اعضاء کو طاقت دیتا ہے۔ بہت چربی اور بہت کف والے نیز ہر روز سینہک ادویات استعمال کرنے والے اشخاص کو دن میں سونا منع ہے۔

زہر سے تکلیف پانے والے اور گلے کی بیماریوں کے مریض کو بھی رات کے وقت نہ سونے دینا چاہیئے۔

بے وقت سونے سے موہ جور۔ اعضا شکنی۔ زکام۔ سردرد۔ سوج۔ بلاس۔ سروتوں کا رودھ۔ اور ضعف ہاضمہ وغیرہ امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ ایسی حالت میں فاقہ کشی۔ قے۔ پسینہ اور نسوار کے ذریعے ادویات کا استعمال کریں۔

رات کے وقت تیز تے کرنا۔ سرمہ لگانا۔ نسوار لینا۔ فاقہ کشی کرنا۔ چنتا کرنا۔ جماع کرنا۔ افسوس کرنا۔ خوف کھانا۔ اور غصہ کرنا کف کو ناش کر کے نیند کو دور کر دیتا ہے۔ نیند کے دور رہنے سے اعضاء شکنی۔ بدن ٹوٹنا۔ سر کا بھاری ہونا۔ جمائی۔ بے حس ہو جانا۔ گلانی۔ بھرم۔ اگنی روگ اونگھ۔ اور دیگر امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس لئے وقت پر طبیعت کے موافق رات کو نیند بھر کے سونا چاہئے۔

اگر عادت کے برخلاف جاگنا پڑے۔ تو پربھات کے وقت اُس وقت سے آدھا وقت خواب کریں۔ جو کہ نیند کا پہلے معمول ہے۔ جس شخص کو نیند کم آئے۔ اُسے دودھ۔ شراب۔ رس۔ دہی۔ ماش اُبٹنا۔ سنان اور سر۔ کان و آنکھ کے ترپن کا استعمال کرنا چاہیئے۔

مروش نازنین کا بغل گیر کرنا۔ بے فکری۔ مسرت اور من کے موافق باتیں یہ سب نیند لانے والے ہیں۔ اور سکھ دیتے ہیں۔

برہمچاری۔ جماع کی خواہش نہ رکھنے والے اور صابر شخص کی نیند اپنے وقت کو کبھی ہاتھ سے نہیں دیتی۔

بے شہوت۔ حائضہ۔ بے اُلفت۔ خراب چلن۔ دُشٹ۔ نہایت موٹی نہایت پتلی۔ پرسوتا۔ حاملہ۔ پرائی عورت۔ برہمچارنی۔ بکری۔ بھینس وغیرہ سے جماع کرنا منع ہے۔

گرو کے ستھان۔ دیو مندر۔ راج محل۔ مقدس درخت۔ شمشان۔ ظالموں کے ستھان۔ سر راہ۔ اور چوراہے وغیرہ مقامات میں جماع نہ کرنا چاہئے۔

سورج کی سنکرانتی وغیرہ پر یوں۔ مقام مخصوص کے علاوہ۔ اور دن میں جماع نہ کرنا چاہئے۔ جماع کے وقت سر اور ہر دے کی تاڑنا نہ کریں۔

خوب کھانا کھا کر۔ بے صبری۔ انگ کے دکھی ہونے اور نہایت پیاس کی حالت اور پیشاب پاخانہ وغیرہ حوائج ضروریہ کے زور میں جماع نہ کرنا چاہئے۔ بچے۔ بوڑھے اور مریض کو بھی جماع سے بچنا چاہئے۔

واجی کرن رسیھی، ادویات کھانے والے آدمیوں کو سردی کے موسم میں جب خواہش ہو جماع کرنا چاہئے۔

بسنت اور شرد رتو میں تین تین دنوں کے فرق سے جماع کریں۔

اور ورشا۔ وگریکھیم رتوؤں میں پندرہ پندرہ دن کے فرق سے جماع کریں۔ بھرم۔ گلانی۔ ٹانگوں کی کمزوری۔ جسمانی کمزوری۔ دھاتوؤں کی کمی۔ اعضا کی کمزوری اور بے وقت موت بہ سبب مندرجہ بالا طریق کے برخلاف جماع کرنے سے پیدا ہوتے ہیں۔

استریوں سے بچنے والے اشخاص کا حافظہ۔ بدھی۔ صحت۔ عمر۔ طاقت اور پشٹ بڑھ جاتا ہے۔ جو شخص سنان۔ ابٹن۔ سرد ہوا۔ کھنڈ کھادیہ سرد پانی۔ دودھ۔ رس یوش۔ شراب۔ اور پرسن مدھرا کو استعمال میں لاکر رہتے جماع سے اس کی طاقت کم نہیں ہوتی۔

جماع کے بعد نہانے سے تیج قائم رہتا ہے۔ اور طاقت کم نہیں ہوتی۔

وید اور اتہاس کے ماہر۔ کام میں ہوشیار۔ بندھنوں سے آزاد۔ جو لوگ وید کو دیہہ رکھشا کے لئے مقرر کرکے رجہ بڑے تیج والا۔ تندرست۔ اقبالمند دانائی کا پھل پانے والا اور دراز عمر ہو جاتا ہے۔

آٹھواں ادھیائے

اب ماتراشت ادھیائے کا بیان کرتے ہیں ۔

تندرست ہو یا بیمار ۔ ہمیشہ مقدار مقررہ کے موافق غذا کھائے ۔ مقررہ مقدار کے موافق کھانا قوت ہاضمہ کو بڑھاتا ہے ۔ وِدوان رشی کبھاری اور ہلکے دو نو کھانوں کو مقدار مقررہ کے موافق کھانے کی ہدایت کرتے ہیں ۔ ثقیل کھانا نیم سیر ہو کر کھانا چاہیئے اور لطیف غذا کو نہایت سیر ہو کر نہ کھانا چاہیئے ۔ جو غذا کسی تکلیف کے بغیر ہضم ہو جائے ۔ وہی مقدار مقررہ کے موافق کہلاتی ہے ۔

کم مقدار کھانا طاقت اور پراکرم کو نہیں بڑھاتا ہے ۔ اور تمام وات روگوں کا باعث بنتا ہے ۔

اگر مقدار سے زیادہ کھانا کھایا جائے ۔ تو تینوں دوشوں کو بہت جلد خراب کر دیتا ہے ۔ کچی اور خراب غذا میں ملکر دوش شریر کے سروتوں کو روک دیتے ہیں ۔ اور اس سے سُستی (السک) پیدا ہو جاتی ہے ۔ اگر سروتے نہ رکیں تو وسوچکا روگ پیدا ہو جاتا ہے ۔

اس کا نام السک اس لئے ہے ۔ کہ اس آدمی کے نیچے اور اوپر کے راستے بند ہو جاتے ہیں ۔ غذا ہضم نہیں ہوتی ۔ اور معدے میں سُست اور غیر متحرک ہو کر پڑی رہتی ہے ۔ وسوچکا نام اس لئے ہے کہ اس میں

سوئیاں سی چبھتی معلوم ہوتی ہیں۔

وات کے سبب سے پیٹ درد۔ بھرم۔ چکر آنا۔ اپھارہ۔ لقوہ۔ جکڑ جانا وغیرہ خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ پت کی وجہ سے بخار۔ دست۔ اندرونی جلن پیاس۔ اور بے ہوشی ہو جاتی ہے۔ کف کی وجہ سے قے ہوتی ہے۔ اعضا بھاری ہو جاتے ہیں۔ بولا نہیں جا سکتا۔ اور منہ سے تھوک بہتا ہے۔

کمزور جسم والے۔ کمزور ہاضمہ والے اور ایسے شخص کو جس نے حوائج ضروریہ کو روک رکھا ہے۔ جس کے دایو اور کف کے بگڑنے سے اندر رُک گیا ہے۔ اور جس کے دوش بگڑے ہوئے ہیں۔ جس کے اندر غذا شلیہ کی طرح ٹھہری ہوئی ہے۔ ایسے السک۔ روگی کو درد پیٹ وغیرہ سب تکالیف سخت ہوتی ہیں۔ مگر اس میں قے اور دست نہیں ہوتے۔

جب السک روگ میں دوش بہت بگڑ گئے ہوں۔ اور خراب اور کچا اناج اندر رُک کر سب راستوں کو بند کر چکا ہو۔ تو دوش ترچھے جاتے ہوئے آدمی کو ڈنڈے کی طرح جکڑ دیتے ہیں۔ اس کو ڈنڈ السک کہتے ہیں۔ یہ بہت جلد ہلاک کر دیتا ہے۔ اور لا علاج ہو جاتا ہے۔ دائمی بدہضمی اور زیادہ کھانا کھانے کی وجہ سے اندر کا رُک جانا زہر کا سا اثر رکھتا ہے۔ یہ بھی خوفناک ہوتا ہے۔ اور اسکا نام وِش السک ہے۔ آخر یہ لاعلاج ہو جاتا ہے۔ کیونکہ زہر کی طرح اس کا بھی مضر اثر جلد ہوتا ہے۔ اس کا علاج سرد کرنا چاہئے۔ قابل علاج آم دوش السک کی فوراً خبر لینی چاہئے اور ورچ۔ نمک اور ریٹھے کو گرم پانی کے ساتھ پلا کر قے کرا دیں۔ بعد میں پسینہ لائیں۔ اور پاخانہ اور باد مخالف کو خارج کرنے والی دوائیاں دی جائیں

اور رات کو خوب پسینہ ، بکر کپڑے سے اچھی طرح ڈھانپ دیں ۔ بہت بڑھے ہوئے وسوچی روگ میں پاؤں کی ایڑیوں کے پچھلے حصے میں داغ دینا مفید ہے ۔ اُس سے اُس دن فاقہ بھی کرنا چاہیئے ۔ اور جلاب لئے ہوئے شخص کی طرح پرہیز رکھیں ۔ بدہضمی والا بہت درد میں بھی شول کے دور نے والی دوائی کھائے ۔ کیونکہ کچی غذا سے کم ہونے والی قوت ہاضمہ دوش دوائی اور کھانے کو ہضم کرنے کے واسطے کافی نہیں ہوتی ۔ ان تینوں یعنی قوت ہاضمہ کی کمی ۔ دوش اور دوائی خلط ملط ہو کر آدمی کو جلد ہلاک کر ڈالتا ہے ۔ کھانا ہضم ہونے پر جکڑے ہوئے اور بھاری پیٹ والے کو دوائی دینا چاہیئے ۔ تاکہ جو دوش باقی ہے وہ پک جائے ۔ اور قوت ہاضمہ تیز ہو جائے ۔

فاقہ کرنے سے آم وکاروں کی شانتی ہو جاتی ہے ۔

تینوں دوشوں میں تینوں قسم کا علاج ہوتا ہے ۔ اسکا خیال رکھ کر علاج کرنا چاہیئے ۔ تھوڑے دوش میں فاقہ مفید ہوتا ہے ۔ درمیانہ درجے کے دوش میں فاقہ اور پکانے والی دوائی دینی چاہئیں ۔ اور دوش زیادہ ہو ۔ تو اُسے جڑھ سے اکھاڑنے کے لئے اندر کی صفائی کرنی چاہیئے ۔ اسی طرح دوسری بیماریوں میں بھی انکے پراشٹ کے مخالف علاج کرنا چاہیئے اگر اس طرح سے علاج ٹھیک نہ بیٹھے ۔ تو باعث کے مخالف کا علاج چھوڑ کر بیماری کا علاج مناسب تدبیر سے کرنا چاہیئے ۔

دوش کے پک جانے اور قوت ہاضمہ کے تیز ہو جانے پر مالش سینہ پان اور دستی وغیرہ مناسب تدابیر عمل میں لانی مفید ہیں ۔ کف کے

ہونے والی بدہضمی میں کھانا کچا رہتا ہے۔ آنکھوں اور رخساروں پر سوج پڑ جاتی ہے اور فوراً کھانا کھائے ہوئے کی طرح ڈکار آتے ہیں۔ منہ سے تھوک بہتی ہے۔ جی متلاتا ہے۔ اور بھاری پن معلوم ہوتا ہے۔
واتھ سے پیدا ہونیوالی بدہضمی میں طبیعت جکڑی ہوئی ہوتی ہے۔
درد شکم۔ قبض۔ اپھارہ اور قوت ہاضمہ دور ہو جاتی ہے۔
پت سے ہونے والی بدہضمی میں ودگدھ۔ پیاس۔ موہ۔ بھرم اور کھٹے ڈکار آتے ہیں۔ اور اندر جلن ہوتی ہے۔
بدہضمی میں فاقہ کرنا مفید ہوتا ہے۔ وشٹ بدھ اجیرن میں بہت پسینہ لینا اچھا ہے۔ ودگدھ اجیرن میں ومن مفید ہے۔ فاقہ کشی۔ پسینہ اور قے کو دوشوں کی کمی بیشی کا خیال رکھ کر عمل میں لانا چاہئے۔
اگر کچا ان انتڑیوں میں چپک جائے تو اس سے بھاری پن ہو جاتا ہے۔ اور سخت بدہضمی کی حالت میں اسکا نام "ولمبھکا" ہے۔
آم اجیرن کے علامات بدہضمی جیسے ہی ہوتے ہیں۔ اور ویسے ہی اسکا علاج بھی ہوتا ہے۔ اگر ڈکار ٹھیک بھی آئیں۔ کھانے کو دل نہ چاہے۔ اور پیٹ میں درد ہو۔ تو سمجھ لیں کہ ابھی اندر غذا کا کچھ حصہ کچا ہے۔ ایسی حالت میں تھوڑی دیر سو رہنا چاہئے۔ بدہضمی والے کو کھانا کھائے بغیر دن میں سونا چاہئے۔ اور جب بھوک لگے تب تھوڑا سا زود ہضم کھانا کھالے۔ قبض۔ پاخانہ اور پیشاب کا رُک جانا۔ یا انکی کثرت۔ جی متلانا۔ پیٹ میں ہوا کا رُک جانا۔ اور پیٹ کا اپھر جانا جسم کا بھاری پن اور چکر آنا یہ بدہضمی کے عام نشانات ہیں۔ نہ صرف

بہت ہی کھانا آم دوش کو پیدا کرتا ہے۔ بلکہ جس کھانے سے نفرت ہو
جو ثقیل ہو۔ جرجلا ہوا۔ کچا۔ بھاری۔ روکھا۔ سرد۔ غلیظ۔ جلن پیدا کرنیوالا
خشک یا پانی میں تر بتر ہو ایسا کھانا بھی ہضم نہیں ہوتا۔ افسوس۔ غصہ۔
اور بھوک وغیرہ کے ستائے ہوئے کو بھی کھانا جلدی ہضم نہیں ہوتا۔
مفید اور غیر مفید چیزیں ملا جلا کر کھانا "سمشن" کہلاتا ہے۔ کھانے کے بعد
پھر کھانا کھا لینا "ادھیشن" کہلاتا ہے۔ بے وقت زیادہ یا تھوڑا کھانا کھانا
"وشمشن" کہلاتا ہے۔ یہ تینوں قسم کے کھانے بسا اوقات موت کا باعث
بن جاتے ہیں۔ ورنہ سخت بیماریاں پیدا کر دینا تو انکے لئے معمولی بات
ہے۔ وقت پر موافق۔ صاف (پوترا) مفید۔ مرغن۔ گرم۔ زود ہضم اور
یکسو ہو کر کھٹ رس غذا کھانی چاہیئے جس میں میٹھا رس زیادہ ہو۔
کھانے کو نہ بہت جلدی اور نہ بہت سستی سے کھانا چاہیئے۔ سنان کر کے
بھوک محسوس ہونے پر ہاتھ پاؤں اور منہ دھوکر اور ایکانت میں بیٹھ کر
کھانا کھانا اچھا ہوتا ہے۔ لیکن پہلے یہ دیکھ لے کہ بزرگ دیو۔ اتتھی
بچے اور گرو تو سیر ہو چکے ہیں۔ طوطے۔ گائے وغیرہ جانوروں کو بھی دیکھ لینا چاہیئے کہ وہ سیر ہو چکے ہیں اور پھر دیکھ
لے کر انکے لئے غذا ٹھیک ہے یا نہیں۔ تب کھانا کھائے۔ اور جو کھانا کھائے اسکی
مذمت نہ کرے۔ اور کھانا کھاتے وقت مت بولے۔ دقیق چیزوں کو
غور سے دیکھ کر نوش کرنا چاہیئے اور اچھی چیزیں عزیزوں کے ساتھ بیٹھ کر
کھانی چاہئیں۔ اور ایسا کھانا کھانا چاہیئے جو بھگت جن (وفادار نوکر
یا دوست) لائے ہوں۔

جس بھوجن میں تنکا یا بال پڑ گیا ہو۔ یا جو دوبارہ گرم کیا گیا ہو۔ وہ

نہیں کھانا چاہیئے۔ جس کھانے میں ماش وغیرہ زیادہ ہوں وہ بھی کھائیں
زیادہ گرم اور زیادہ نمکین کھانا بھی مفید نہیں ہوتا۔
کلاٹ۔ دہی۔ کوچی کا۔ کھار، سرکہ۔ کچی مولی۔ پتلے اور سوکھے جانوروں
سور۔ بھیڑ۔ گائے۔ مچھلی اور بھینس کے گوشت کھانے کی بھی عادت نہ
ڈالنی چاہیئے۔
ماش۔ نشپاو۔ شالوک۔ بھے۔ پسی ہوئی چیزیں۔ انگور نہ لائے ہوئے
اناج۔ خشک ساگ۔ یوک۔ اور پھانٹ کا کھانا بھی منع ہے۔
شالی چاول۔ گیہوں۔ جو۔ سانٹھی چاول۔ جنگلی جانوروں کا گوشت۔
بٹر۔ آملہ۔ انگور۔ پرول۔ مونگ۔ کھانڈ۔ گھی۔ آکاش کا پانی۔ دودھ۔
شہد۔ انار اور سینمھا نمک وغیرہ اشیا کھانے کی عادت رکھنی چاہیئے۔
آنکھوں کی طاقت کے لئے ترپھلا اور گھی ملا کر کھانا چاہیئے۔ غذا
ایسی رکھنی چاہیئے جس سے تندرستی قائم رہے۔ اور جو دافع امراض ہو
بھے۔ گنا۔ کیلا۔ آم۔ لڈو۔ جلیبی وغیرہ کھانے سے پہلے کھا لینی چاہئیں
ایسی چیزیں جو ثقیل روغن۔ میٹھی۔ دیر ہضم اور زیادہ ٹھوس ہیں وہ کھانے
کے شروع میں کھائیں۔ اور لطیف اشیاء بعد میں۔
لیکن کھٹی۔ نمکین اور چرچری چیزیں درمیان میں کھانی اچھی ہیں۔
پیٹ کے چار حصوں میں سے دو حصے بھوجن سے۔ نصف حصہ پانی اور
نصف حصہ رقیق چیزوں سے بھرنا چاہیئے۔ باقی کا چوتھا حصہ ہوا وغیرہ
کے لئے خالی چھوڑ دینا چاہیئے۔
جو اور گیہوں کے بعد میں ٹھنڈا پانی مفید ہے۔

دہی۔ شراب۔ زہر اور شہد کے بعد بھی ٹھنڈا ہی پانی پینا اچھا ہے۔ مگر میٹھی والی چیزوں کے بعد نیم گرم پانی پینا چاہئے۔

ساگ۔ مونگ وغیرہ سے تیار کردہ چیزوں کے بعد دہی کا مٹھا دہی کا پانی اور کھٹی کانجی مفید ہیں۔

پتلے آدمیوں کو موٹا کرنے کے لئے کھانا کھانے کے بعد سُراپان کرنا اچھا ہے۔ اور موٹے آدمیوں کو پتلا کرنے کے لئے شہد کا پانی پینا چاہئے۔

سوکھے میں یخنی۔ گوشت اور اگنی کے بہت کم ہو جانے پر شراب استعمال کرنا چاہئے۔

بیماری۔ دوائی۔ رت جگنے۔ بہت بولنے۔ کثرت جماع۔ فاقہ کشی اور دھوپ میں چلنے سے کمزور شدہ آدمیوں نیز بوڑھوں اور بچوں کے لئے دودھ کا پینا امرت کی طرح مفید ہے۔ نوپان ہمیشہ ایسا مفید ہوتا ہے جو اگرچہ کھانے کے فوائد سے برعکس فوائد رکھتا ہو۔ لیکن اس کے مخالف اثر والا نہ ہو۔

انوپان طاقت دیتا ہے۔ سیری کرتا ہے۔ اور سب چیزوں کو آپس میں ایک جان کر دیتا ہے جسم کو قائم کرتا ہے۔ غذا کی گانٹھوں کو ڈھیلا کر دیتا ہے۔ لیکن کھانے کے بعد رقیق اشیاء کا پینا جتروٹھی کی اوپر کی بیماریوں نیز دمہ۔ کھانسی۔ چھاتی کے زخم۔ زکام۔ گانے بولنے۔ اور آواز کے بیٹھ جانے میں مفید نہیں ہے۔

جنکا جسم ڈھیلا پڑ گیا ہے۔ جنہیں پر میہ۔ آنکھوں کے دُکھنے۔ امراض گلو اور پھوڑے پھنسیوں کی سخت شکایت ہے۔ انہیں بھی

کھانا کھانے کے بعد رقیق چیزیں نہ پینا چاہئیں۔

کھانے پینے کے بعد بولنا۔ سفر کرنا۔ سونا۔ دھوپ میں بیٹھنا۔ آگ سینکنا۔ رتھ کی سواری۔ تیرنا۔ اور گھوڑے پر سوار ہونا ہر شخص کے لئے منع ہے۔

جب پاخانہ اور پیشاب صاف ہو جائے۔ طبیعت خوش ہو۔ دوش اپنا اپنا کام کر رہے ہوں۔ ڈکار وغیرہ ٹھیک ہو۔ بھوک خوب لگی ہو۔ باد مخالف رکی ہوئی نہ ہو۔ قوت ہاضمہ اچھی ہو۔ جسم ہلکا اور پھرتیلا ہو۔ جب ہی وہی اور نیم کے موافق کھانا کھانا ٹھیک ہے۔

نواں ادھیائے

اب "درویہ آدی وگیان" نامی ادھیائے کا بیان کیا جاتا ہے۔

رس آدی میں "درویہ" ہی افضل ہیں۔ کیونکہ وہ انہی کے آسرے پر ہوتے ہیں۔

سب "درویہ" پنچ بھوت آتمک ہوتے ہیں۔ مگر پرتھوی کو آدھار بنا کر پیدا ہوتے ہیں۔ جل ان کی کثرت کا باعث ہے۔ اگنی۔ وایو اور آکاش کے ملنے سے یہ مکمل ہوتے ہیں۔ جس درویہ میں جو عنصر زیادہ ہوتا ہے۔ وہ درویہ اسی عنصر کے نام سے موسوم ہوتا ہے۔

چونکہ سب درویہ پانچوں عناصر کے ملنے سے بنتے ہیں۔اس لئے کوئی درویہ بھی ایک رس نہیں۔ اور اسی وجہ سے کوئی بیماری بھی ایک دوش والی نہیں ہوتی۔

جس درویہ میں جو رس زیادہ ہوتا ہے۔ وہ درویہ اسی رس کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ اور جس رس کا اُس درویہ میں پتہ نہیں لگتا۔ وہ اس کا "انورس" کہلاتا ہے۔ نیز جس رس کا ذائقہ آخر میں رہ جاتا ہے۔ وہ بھی اسکا "انورس" کہلاتا ہے۔

گورو آدی گُن بھی "درویہ" ہی کے سمجھنے چاہئیں۔ کیونکہ "رس" بھی درویہ کے آسرے سے ہوتے ہیں۔

جس درویہ میں پرتھوی کا حصہ زیادہ ہو۔ وہ بھاری۔ ستھول۔ اور ستھر گندھ ہوتا ہے۔ اور اس میں گندھ زیادہ ہوتی ہے۔ ایسا درویہ بھاری پن۔ ستھیرتا۔ سنگھات (اکٹھا کرنا) اور اُپچے (پالنا) کرتا ہے۔

جس درویہ میں جل کا حصہ زیادہ ہو۔ وہ چِتا۔ سرد۔ بھاری۔ مرغن۔ مند۔ اور گاڑھا ہوتا ہے۔ ایسا درویہ اندر کو تر کرتا ہے۔ وشنیہ (پھیلا دینے والا) کلید (رطوبت بڑھانے والا) ہرلاد (خوش کرنے والا) اور راگنیہ (گرم) ہوتا ہے۔ نیز تیز۔ گرم۔ صاف۔ اور باریک ہوتا ہے۔ اور روپ (خوبصورتی) کو بڑھاتا ہے۔ اندر میں جلن پیدا کرنا۔ رنگت پیدا کرنا۔ اور پکانا ایسے درویہ کے کام ہیں۔

جس درویہ میں وایو کا حصہ زیادہ ہو۔ وہ روکھا۔ صاف۔ ہلکا۔ اور قوت لامسہ پیدا کرنے والا ہے۔ ایسا درویہ جسم میں روکھاوٹ۔ ہلکاپن۔

صفائی اور گلانی پیدا کرتا ہے۔

جس درویہ میں آکاش کا حصہ زیادہ ہو۔ وہ لطیف ہوتا ہے۔ اور شبدگن والا ہوتا ہے۔ اور جسم میں ہلکا پن اور کھوکھلا پن پیدا کرتا ہے۔

دنیا کی کوئی چیز بے فائدہ نہیں ہے۔ مگر ٹھیک تدبیر اور مطلب کا خیال رکھ کر مفید ہوتی ہے۔

جس "درویہ" میں آگ اور ہوا کا زیادہ حصہ ہو۔ وہ اوپر کو جاتا ہے۔

جس "درویہ" میں پرتھوی اور جل کا زیادہ حصہ ہو۔ وہ نیچے کو جاتا ہے۔ درویوں کا بیان ختم ہوا۔ اب رسوں کی اقسام کا بیان کیا جائیگا۔

بہت سے ویدوں نے بھاری۔ چکنا۔ سرد۔ نرم۔ ہلکا۔ روکھا۔ گرم اور تیز آٹھ قسم کے ویرج داشرا تسلیم کئے ہیں۔

مہرشی چرک جی کی رائے ہے کہ درویہ کی وہ طاقت جس سے کام ہوتا ہے۔ ویرج کہلاتی ہے۔ کیونکہ اگر ویرج ہو۔ تو کچھ بھی نہیں ہو سکتا اس لئے سب کام ویرج ہی کے ہیں۔

پس مندرجہ بالا بھاری پن وغیرہ آٹھوں اقسام ویرج کے دوسرے معنے ہیں۔

درویوں کے تمام گنوں میں دیر تک رہنے والے یہ بھاری پن وغیرہ آٹھوں گن ہی ہیں۔ کیونکہ عام طور پر انہی کا ذکر آتا ہے۔ اس لئے عام استعمال کے مخالف ہونے سے رس آدی ویرج نہیں۔ بلکہ گورو آدی ہی ویرج ہیں۔

بعض وید سرد اور گرم ویرج کی صرف دو ہی قسمیں بیان کرتے ہیں۔

دردیوں کے مختلف الانواع ہونے پر بھی سب اگنی اور سوم میں شامل ہیں۔ جیسے دنیا میں اندھیرا اور اُجالا۔ دو ہی چیزیں ہیں۔

گرمی۔ بھرم۔ پیاس۔ گلانی۔ پسینہ۔ جلن پیدا کرنے والی چیزوں کو جلدی پکا دینے۔ وات اور کف کو دور کرنے والی ہے۔

سردی۔ خوشی کے دینے والی ہے۔ زندگی ہے۔ جکڑا پیدا کرتی ہے۔ اور رکت پت کو دور کرتی ہے۔

رسوں کے ہضم ہونے کے بعد جو رس پیدا ہوتا ہے۔ اُسے وپاک کہتے ہیں۔

میٹھے اور نمکین ذائقوں کا وپاک میٹھا ہوتا ہے۔

ترش ذائقوں کا ترش۔ کڑوے۔ کسیلے اور چرپرے ذائقوں کا وپاک عموماً چرپرا ہوتا ہے۔

رسوں کا جو رس اثر بنتا ہے۔ وہ ویسا ہی ذائقے دار ہوتا ہے۔

ذائقے کے لحاظ سے جن دواؤں کا نتیجہ یکساں ہوتا ہے۔ اُنہی میں اچھی اور بری چیزیں بھی ہوتی ہیں۔ کیونکہ کوئی دوائی ذائقے کے لحاظ سے مفید ہوتی ہے۔ کوئی ذائقے کو دبا کر وپاک میں بدل کر اور نتیجے کو پہنچ جاتی ہے۔ کوئی دوائی ذائقے اور وپاک کو بدل کر دوسری تاثیر رکھتی ہوئی اور ہی نتیجے کو پیدا کرتی ہے۔ کوئی دوائی ایسی ہوتی ہے۔ جو ذائقہ وپاک اور تاثیر کو دبا کر اپنے پربھاؤ سے اور ہی نتیجہ ظاہر کر دیتی ہے۔ دردیوں میں رس۔ ویرج وپاک کے لحاظ سے جو دردیہ طاقتور ہوتا ہے وہ دوسرے کو دبا لیتا ہے۔

جب دو دویہ باہم متضاد گنوں والے ملیں۔ تو طاقت ور گنوں والا کمزور کو دبا لیتا ہے۔ اگر سب کی طاقت برابر ہو۔ تو اس سے وپاک۔ رس اور وپاک سے ویرج اور ان تینوں سے پربھاو طاقتور ہوتا ہے۔ یہ قدرتی طاقت کا باعث ہے۔

رس۔ وپاک۔ اور ویرج اگر برابر ہوں۔ تو تینوں سے علیحدہ جو نتیجہ نکلتا ہے۔ وہ پربھاو کا ہوتا ہے۔ مثلاً دنتی اور چیترا رس۔ وپاک اور ویرج میں برابر ہوتے ہوئے بھی دنتی جلاب آور ہے۔ اور چیترا نہیں۔ ملٹھی اور منقہ دونو کے برابر ہوتے ہوئے بھی منقہ قبض کشا ہوتا ہے۔ گھی اور دودھ دونو کے برابر ہوتے ہوئے بھی گھی بھوک لگانے والا ہے۔ یہ عام طور پر درویوں کا پھل ہوتا ہے۔ پر ان میں بھی دیش کال کے لحاظ سے مختلف آغاز و انجام کے سبب سے اختلاف ہو جاتا ہے۔ جیسے گیہوں میٹھا بھی ہے۔ ثقیل بھی ہے۔ اور وات کو دور کرتا ہے۔

مگر جو بھی تاثیر رکھتے ہوئے وات کرتا ہے۔

مچھلی گرم ہے اور دودھ ٹھنڈا ہے۔

شیر اور سؤر کے گوشت میٹھے ہوتے ہیں۔ مگر وپاک میں چرپرے ہو جاتے ہیں۔

دسواں ادھیائے

اب "رس بھیدی" نامی ادھیائے کا بیان کیا جاتا ہے۔
پرتھوی اور جل کی زیادتی سے میٹھا رس پیدا ہوتا ہے۔ پرتھوی اور اگنی کی زیادتی سے کھٹا رس پیدا ہوتا ہے۔ پانی اور اگنی کی زیادتی سے نمکین رس پیدا ہوتا ہے۔ آکاش اور وایو کی زیادتی سے کڑوا رس پیدا ہوتا ہے۔ اگنی اور وایو کی زیادتی سے چرپرا رس پیدا ہوتا ہے۔ اور پرتھوی اور وایو کی زیادتی سے کسیلا رس پیدا ہوتا ہے۔
جو رس منہ میں جاکر اچھا لگے۔ دیہہ کو فرحت بخشے۔ اندریوں کو راحت دے۔ اور کیڑی وغیرہ جانداروں کو پیارا لگے۔ وہ سوادو میٹھا رس کہلاتا ہے۔
جس سے منہ میں پانی بھر آئے۔ رونگٹے کھڑے ہو جائیں۔ دانت ہرشت ہوں۔ اور ابرو پھیل جائیں۔ وہ کھٹا رس کہلاتا ہے۔
جو منہ کو سینہ ت کرے۔ رخساروں کے اندر اور گلے میں جلن پیدا کرے وہ نمکین رس کہلاتا ہے۔
جو منہ کو لیس سے بھر دے۔ اور زبان کی طاقت کا ناس کرے۔ وہ کڑوا کہلاتا ہے۔
آنکھوں۔ نتھنوں اور منہ سے پانی بہا دے۔ اور رخساروں میں

جلن سی ڈالدے۔ آنکھوں۔ نتھنوں اور منہ سے اور زبان کے اگلے حصے میں
چرپراہٹ پیدا کردے۔ وہ چرپرا رس کہلاتا ہے۔ جو زبان کی قوت ذائقہ کو گھٹا
دے گلے کے سوراخوں کو روک دے۔ وہ کسیلا رس کہلاتا ہے۔

رسوں کے نشانات کے بیان ہو چکے۔ اب میٹھے رس کے
فوائد کا ذکر کیا جائیگا۔

میٹھا رس جنم سے ہی دیہہ کی پرکرتی کے موافق ہوتا ہے اور دھاتوؤں کو
بڑھاتا ہے۔ اور بچوں۔ بوڑھوں۔ زخمیوں۔ کے روگیوں کو طاقت دیتا۔ رنگ
کو خوبصورت بناتا ہے۔ بالوں کو بڑھاتا ہے اور اعضا اور اوج کو طاقت
دیتا ہے۔ مقوی ہوتا ہے۔ گلے کو راحت دیتا ہے۔ دودھ پیدا کرتا اور ٹوٹی
ہڈیوں کو جوڑ دیتا ہے بھاری ہے۔ عمر کے لئے مفید ہے۔ جیونیہ ہے تشنگی
اور پت وات اور زہر کو دور کرتا ہے۔ بہت زیادہ استعمال کرنے سے میدا
اور کفسے پیدا ہونے والے روگوں کو پیدا کرتا ہے۔ جیسے موٹاپا۔ ضعف ہضم
سنیاس۔ پرمیہ۔ گل گنڈھ۔ اور ارُبد۔

کھٹا رس قوت ہاضمہ کو بڑھاتا ہے۔ چکنا ہے۔ دل پسند ہے۔ ہاضم ہے
اور گرم تاثیر رکھتا ہے۔ چھونے میں ٹھنڈا ہوتا ہے۔ خوش کرتا ہے نمی پیدا
کرتا ہے۔ اور ہلکا ہوتا ہے۔ کف اور پت پیدا کرتا ہے۔ باد مخالف کو خارج
کرتا ہے۔ اس رس کو کثرت استعمال کرنے والے شخص کو تشنگی۔ اندھیرا۔
بھرم۔ کھجلی۔ پانڈو۔ روگ۔ وسرپ۔ سوجن۔ پھپھوٹ۔ پیاس۔ اور بخار وغیرہ
عوارض پیدا ہو جاتے ہیں۔

نمکین رس۔ منجمد اجزاء کو [illegible] دیتا ہے۔ ہاضمہ کا نظام بڑھ جاتا ہے اور بند سوتوں کو

کرتا ہے۔ اور ہاضم ہے۔ سیمبھن۔ سویدن۔ تیکشن اور روچن ہے۔ چھید اور
بھید کرتا ہے۔ اور زیادہ مقدار میں نمکین رس کا استعمال وات رکت۔ کھلت
دکنجاپن، پلت، بالوں کی سفیدی۔ بلی (جھریاں)، پیاس۔ کشٹ۔ وش زہر
وسرپ۔ پیدا کرتا ہے اور طاقت کا ناس کرتا ہے۔

کڑوا رس خود دل کو نہیں بھاتا مگر اروچی کو دور کرتا ہے۔ کرم روگ۔
پیاس۔ زہر۔ فساد خون۔ غشی۔ بخار۔ جی متلانا۔ جلن۔ پت اور کف کو دور
کرتا ہے۔ کلیہ (چپ چپاہٹ) کو دور کرتا ہے۔ میدا۔ چربی۔ مجا۔ پاخانے
اور پیشاب کو خشک کر دیتا ہے۔ ہلکا۔ میدھیہ (ذہانت بڑھانے والا) ٹھنڈا
روکھا ہے۔ دودھ اور گلے کو صاف کرتا ہے۔ اس کے کثرت استعمال سے دھاتو
اور وات کی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

چرپرا رس ہاضم ہے۔ گلو روگ۔ فساد خون۔ السک۔ اور سوج کو دور
کرتا ہے۔ برن بھرا ہونے دیتا ہے۔ سنیہہ۔ میدھا اور چپ چپاہٹ کو
خشک کر دیتا ہے۔ بھوک لگاتا ہے۔ کھانے کو ہضم کرتا ہے۔ صاف کرتا ہے
ان کو خشک کر دیتا ہے۔ بندشوں کو توڑ دیتا ہے۔ سروتوں کو کھول دیتا ہے۔
کف کو دور کرتا ہے۔ اس کے کثرت استعمال سے پیاس لگ جاتی ہے۔
ویریہ اور طاقت دور ہو جاتی ہے۔ بے ہوشی ہو جاتی ہے۔ ہاتھ پاؤں کھنچ جاتے
ہیں۔ کمر اور پیٹھ میں درد ہونے لگتا ہے۔

کسیلا رس پت کف کو دور کرتا ہے۔ ثقیل ہوتا ہے۔ خون کو صاف کرتا
ہے۔ زخم کو بھرتا ہے۔ سرد ہوتا ہے۔ چپ چپاہٹ اور میدھا کو سکھا دیتا ہے۔
کچے کو جکڑ دیتا ہے۔ قابض ہوتا ہے۔ روکھا ہوتا ہے۔ چمڑے کو صاف کرتا

اسکے کثرت استعمال سے شبیہ دہوجی اپھارا۔ اور معدے میں درد پیدا ہوجاتا ہے۔ پیاس لگتی ہے۔ لاغر پن پیدا ہوتا ہے۔ قوت مردمی کو زائل کرتا ہے مساموں کے منہ کو روک دیتا ہے۔ اور پاخانے کو خشک کر دیتا ہے۔

گھی۔ سونا گڑ۔ اخروٹ۔ کیلا۔ فالسہ۔ تنسار۔ کاکولی۔ چنس۔ راجھن بلا۔ مہابلا۔ اتی بلا۔ میدا۔ مہا میدا۔ شال پرنی۔ پرشٹ پرنی۔ مدگ پرنی ماش پرنی جیوتی جیوک رشبھک مہوا ملہٹی۔ کشوری۔ سیالی گزاونی مہا شراونی۔ کھتیر۔ ودھاری تباشیر۔ کشیرنی۔ گنبھاری۔ مہا سہا۔ کھشیر سہا دودھ۔ گھی۔ بھاکھڑا۔ انگور وغیرہ میٹھی چیزیں ہیں۔

آملہ۔ املی۔ بجورا۔ بل بیت۔ انار دانہ۔ جامن۔ سرکہ۔ پالے دت۔ دہی۔ آم۔ امراتک۔ بجوبہ۔ کیتھ۔ کروندہ۔ یہ کھٹی چیزیں ہیں۔

سیندھا نمک۔ سونچل نمک۔ سیاہ نمک۔ بھجو نمک۔ سمندر نمک۔ اُوبھد نمک۔ رومک نمک۔ پان سوجہ نمک۔ سبکے کھشار۔ یہ نمک ہیں۔

پٹول۔ ترائنتی۔ مشک بالا خس۔ چندن۔ چرائتہ۔ نیم۔ کوٹھ۔ اگر۔ تگر۔ گڑواسک۔ کرنجوا۔ ہلدی۔ دار ہلدی۔ مستھران۔ مورا۔ بانسا۔ پاٹلا۔ ارنی۔ گنبھاری۔ پل شیوناک۔ بڑی کنڈیاری۔ چھوٹی کنڈیاری۔ اندرائن کی جڑھ۔ انیس۔ دہمنی۔ یہ کڑوی چیزیں ہیں۔

ہینگ۔ مرچ۔ واوڑنگ۔ پنچ کول۔ زیرہ۔ رائی۔ ہرابیک وغیرہ بانورد کے پتے۔ پیشاب۔ بھلاوہ۔ یہ چرپری چیزیں ہیں۔

ہڑ۔ بہیڑہ۔ شرش۔ خیر۔ شہد۔ گوگر۔ موتی۔ مونگا۔ مرسیروہ کچے کیتھ۔ کھجور۔ بھے۔ کنول۔ نیلوفر وغیرہ کسیلی چیزیں ہیں۔

میٹھی چیزیں کف پیدا کرتی ہیں۔ لیکن پرانے چاول اور جو۔ مونگ گیہوں
شہد۔ مصری۔ اور جنگلی جانوروں کا گوشت کف نہیں کرتے۔
کھٹی چیزیں پت پیدا کرتی ہیں۔ لیکن انار دانہ اور آنولے اس خاصے
سے مستثنےٰ ہیں۔
نمک آنکھوں کے لئے مضر ہوتے ہیں۔ لیکن سیندھا نمک مضر نہیں ہے
کڑوی اور چرپری چیزیں عموماً قوت باہ کو کم کرتی ہیں۔ اور وات کو بڑھاتی
ہیں۔ لیکن گلو۔ پٹول۔ سونٹھ۔ مگھ۔ اور لہسن اس سے مستثنےٰ ہیں۔
کسیلی اشیا عموماً سرد ہیں۔ اور سکیڑ دیتی ہیں لیکن ہڑ اس سے مستثنےٰ
ہے۔
چرپرا۔ ترش اور نمکین رس بہ ترتیب ایک سے دوسرا زیادہ گرم ہیں
کڑوا۔ کسیلا۔ اور میٹھا رس بہ ترتیب ایک سے دوسرا ٹھنڈے ہیں۔
کڑوا۔ چرپرا اور کسیلا روکھے ہیں۔ اور پیشاب پاخانے کو باندھنے والے ہیں
نمکین۔ ترش۔ اور میٹھا رس چکنے ہیں۔ اور پاخانہ پیشاب و باد مخالف
کو خارج کرتے ہیں۔
نمکین سے کسیلا۔ کسیلے سے میٹھا رس زیادہ ثقیل ہیں۔
کھٹے سے چرپرا اور چرپرے سے کڑوا رس زیادہ ہلکا ہے۔
رسوں کے سنیوگ ۶۳ ہوتے ہیں۔ لیکن ترلیٹھ کلپنا بیس ہیں۔
سنیوگوں کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ ایک ایک کم کرنے سے پانچ سنیوگ ہوتے
ہیں۔ ۔ دو دو کے ملنے سے پندرہ سنیوگ ہوتے ہیں۔ تین تین کے
ملنے سے میٹھا دس دفعہ۔ کھٹا چھ دفعہ۔ نمکین تین دفعہ کڑوا ایک دفعہ

چار چار کے ملانے سے میٹھا رس دفعہ۔ کھٹا چار دفعہ۔ نمک ایک دفعہ پانچ پانچ کے ملانے سے کھٹا ایک دفعہ۔ میٹھا پانچ دفعہ۔ چھئوں کے ملانے سے ایک ہی سنیوگ ہوتا ہے۔ اور الگ الگ رکھنے سے چھ رس ہیں۔
پانچ پانچ رس کے لینے سے چھ کلپنائیں ہوتی ہیں۔ ایک ایک کے الگ الگ لینے سے بھی چھ ہی کلپنائیں ہوتی ہیں۔ چار چار اور دو دو رسوں کے لینے سے پندرہ پندرہ کلپنائیں ہوتی ہیں۔ تین تین رسوں کے لینے سے بیس سب کو ملا کر لینے سے صرف ایک کلپنا ہوتی ہے۔ یہ تریسٹھ کلپناؤں کی تفصیل ہے۔
رسوں کی مقدار میں کمی بیشی کرنے سے انکے بے شمار بھید ہو جاتے ہیں جن کی تفصیل فضول ہے۔
دوش کے مطابق انکا استعمال بطور دوائی کے کرنا مناسب ہے۔

اب دوش وگیانیہ ادھیائے کا بیان کیا جائیگا۔
دوش۔ دھاتو اور مل جسم کی بنیاد ہیں۔ ان میں سے ٹھیک پران اُتساہ اُچھواس (اندر کو سانس کھینچنا) نشواس (باہر کو سانس نکالنا) حرکت ویگ پرورتن دوگوں کو چلانا کرتی ہے۔ اور دھاتوؤں کے ٹھیک

حالت میں رکھنے سے اور اندریوں کے ہوشیار رکھنے سے جسم کو قائم رکھتی ہے
پت ۔ پکتی (ریچکا)، ۔ گرمی ۔ درشن ۔ بھوک ۔ پیاس ۔ خواہش ۔ پریم اچھر
کا ذہن ۔ میدھا (ذہانت)، ۔ بدھی ۔ بہادری کو معین ہے اور جسم کے نرم رکھنے سے
جسم کو قائم رکھتی ہے ۔

کف سنمرتا ۔ چکناہٹ ۔ جوڑوں اور بندھنوں کے ٹھیک حالت میں
رکھنے سے جسم کو قائم رکھتی ہے ۔

رس خوش رکھتا ہے ۔ خون زندگی کا باعث ہے ۔ ماس سے پنجر کا لیپ
ہوتا ہے ۔ میدھا سے سینہ ہوتا ہے ۔ استھی دھارن کرتی ہے ۔ اور مجّا پورن
کرتا ہے ۔ اور ویرج سے گربھ پیدا ہوتا ہے یہ ساتوں دھاتوؤں کے اعلیٰ
فائدے ہیں ۔

پاخانہ جسم کو قائم رکھتا ہے پیشاب خوراک فضول کو نکالتا ہے ۔
پسینہ رطوبت کو قائم رکھتا ہے ۔

وایو بڑھی ہوئی لاغری کرتی ہے ۔ رنگت کو سیاہ کر دیتی ہے ۔ گرمی کی
خواہش پیدا کرتی ہے ۔ لرزہ ۔ اپھارہ ۔ پاخانے کی قبض طاقت کی کمی ۔ نیند
کی کمی ۔ اندری بھرنش (اندریوں کا اپنے فرض کو چھوڑ دینا) بکواس ۔ چکر اور
دینتا (عاجزی) پیدا کرتی ہے ۔

پت بڑھا ہوا پاخانہ ۔ پیشاب ۔ آنکھ چہرہ ۔ سب کو زرد کر دیتا ہے
بھوک ۔ پیاس جلن بڑھا دیتا ہے ۔ نیند کم کر دیتا ہے ۔ کف کے بڑھ جانے
سے ہاضمہ کمزور ہو جاتا ہے ۔ منہ سے رالیں گرتی ہیں ۔ سستی اور جسم کا بھاری
پن ہو جاتا ہے ۔ رنگت سفید ہو جاتی ہے جسم ٹھنڈا ۔ اعضا ڈھیلے ہو جاتے

ہیں۔ دمہ۔ اور کھانسی ستاتی ہے۔ اور بہت نیند آتی ہے
رس کے بڑھنے سے بھی کف کی علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔
خون کے بڑھنے سے دسرپ۔ پلیہ۔ وودر دہی۔ کوڑھ۔ وات رکت۔
پت رکت۔ گلم۔ اپ کش۔ کاملا۔ وینگ (جھائیاں) اگنی ناش (ضعف ہضم)
بیہوشی اور مجرٹ۔ آنکھوں اور پیشاب کا رنگ سرخ ہو جاتا ہے۔
مانس کے بڑھنے سے گنڈمالا اربد۔ گرنتھی پیٹ اور رانوں کا بڑھ جانا۔
گلے وغیرہ میں گوشت پیدا ہو جانا۔
ایسے ہی میدھا کے بڑھ جانے سے علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور تکان
زیادہ ہو جاتا ہے۔ تھوڑا چلنے سے بھی دم پھول جاتا ہے۔ سپھک (چوتڑ)
ستھن اور پیٹ لٹک پڑتا ہے۔
ہڈیوں کے بڑھ جانے سے ادہ ہڈی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور دیگر دانت
نکل آتے ہیں۔
مجا بڑھ جانے سے آنکھوں اور اعضا میں بھاری پن آجاتا ہے۔
پوریوں میں موٹی موٹی جڑھیں سی پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور نہایت سخت
پھنسیاں سی پیدا ہو جاتی ہیں۔
شکر کے بڑھ جانے سے استری کی خواہش زیادہ ہو جاتی ہے اور شکر اشمری
او برج کی پتھری ہو جاتی ہے۔
پاخانے کے بڑھ جانے سے کوکھوں میں اپھارہ۔ آٹوپ۔ بھاری پن
اور درد ہو جاتا ہے۔ پیشاب کے بڑھ جانے سے مثانہ میں چبھک پڑتی ہے
اور پیشاب کرنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ جیسے پیشاب نکلا ہی نہیں۔

پسینے کے بڑھ جانے سے پسینہ بہت آتا ہے۔ بدبو آنے لگتی ہے اور خارش ہو جاتی ہے۔

اسی طرح ملوں کے بڑھ جانے سے آنکھوں سے چیپڑ وغیرہ نکلتی ہے۔ اور بھاری پن ہو جاتا ہے۔ وات کم ہو جانے پر اعضا کا ٹوٹنا۔ کم سختی۔ بیجبری کف کی زیادتی سے پیدا ہونے والے امراض کا پیدا ہو جانا وغیرہ شکایات آمنے دکھاتی ہیں۔ پت کے کم ہو جانے سے قوت ہاضمہ کمزور ہو جاتی ہے سردی زیادہ معلوم ہوتی ہے چہرے کی رنگت پھیکی پڑ جاتی ہے۔

کف کے کم ہو جانے سے سر میں چکر آنے لگتے ہیں۔ کف آتے خالی معلوم ہوتے ہیں۔ دل چھتیا سا معلوم ہوتا ہے۔ رطوبت زائل ہو جاتی ہے اور جوڑ ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔

رس کے کم ہو جانے سے بدن روکھا ہو جاتا ہے۔ تکان محسوس ہوتی ہے جسم سوکھ جاتا ہے۔ طبیعت بے چین رہتی ہے۔ آواز برداشت نہیں ہو سکتی خون کے کم ہو جانے سے ترش اور سرد چیزوں کی خواہش پیدا ہو جاتی ہے۔ نالیں ڈھیلی ہو جاتی ہیں۔ اور جسم میں خشکی بڑھ جاتی ہے۔

گوشت کے کم ہو جانے سے اندریاں بے چین رہتی ہیں۔ جوڑ لاغر ہو جاتے ہیں۔ جوڑوں میں درد رہتا ہے۔

میدا کے کم ہو جانے سے کمر سو جاتی ہے۔ تلی بڑھ جاتی ہے۔ اعضا بدن لاغر ہو جاتے ہیں۔

استھی کے کم ہو جانے سے ہڈیوں میں درد رہتا ہے۔ دانت۔ بال اور ناخن بھر بھرے ہو کر گرنے لگتے ہیں۔

مجا کے کم ہو جانے سے ہڈیاں کھوکھلی ہو جاتی ہیں۔ سر میں چکر آتا ہے
اور آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا چھایا رہتا ہے۔
ویرج کے کم ہو جانے سے ویرج کا اخراج دیر میں ہوتا ہے۔ یا ویرج
کی جگہ خون نکل آتا ہے۔ خصیوں میں سخت درد ہوتا ہے۔ اور عضو تناسل
سے دھواں اٹھتا معلوم دیتا ہے۔
پاخانے کے کم ہو جانے سے ہوا انتڑیوں میں گڑگڑ کرتی رہتی ہے۔ اور ادھر
اُدھر گھومتی ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ گویا انتڑیاں پیٹی جا رہی ہیں
پسلوؤں میں چکر لگاتی رہتی ہے۔ کبھی نیچے جاتی ہے۔ اور کبھی اوپر آتی ہے۔
پسلیوں اور معدہ میں سخت درد ہونے لگتا ہے۔
پیشاب کے کم ہو جانے سے پیشاب درد کے ساتھ خارج ہوتا ہے۔
اس کی رنگت خراب ہو جاتی ہے۔ یا خون سے ملا ہوا پیشاب نکلتا ہے۔
پسینے کے کم ہو جانے سے روئیں گرنے لگتے ہیں۔ سخت ہو جاتے ہیں
اور چمڑا پھٹ جاتا ہے۔
نظر نہ آنے والے باریک ملوں کے کم ہو جانے سے اُنکے سروتے سوکھ
جاتے ہیں۔ اُن میں درد ہونے لگتا ہے۔ اور وہ خالی اور ہلکے ہو جاتے ہیں
دھاتوں کی کمی بیشی کو اُنکے ذاتی حالات اور نشانات کی کمی بیشی سے
جانچنا چاہئے۔ اگر مخالف گن کم ہوں۔ تو زیادتی، اور اگر مخالف گن زیادہ ہوں
تو کمی سمجھنی چاہئے۔ مثلاً اگر ملوں کا اخراج رک جائے۔ تو سمجھنا چاہئے
کہ وہ بڑھ گئے ہیں۔ اگر وہ زیادہ خارج ہوتے ہوں۔ تو سمجھ لینا چاہئے کہ
وہ کم ہو گئے ہیں۔ مل کا کم یا زیادہ ہونا دونو ہی تکلیف کا سبب ہیں۔

وایو استھی میں رہتی ہے۔ پت پسینے اور رکت میں رہتا ہے باقی سب
میں کف رہتا ہے۔

اسی سبب سے جو کمی بیشی ایک میں ہوتی ہے۔ وہی اسکے متعلقہ دوسرے
میں ہوجاتی ہے۔ کیونکہ انکا آپس میں آشرے اور آشریہ کا سمبندھ ہے۔
لیکن ہڈی اور وات میں یہ سمبندھ نہیں۔

ترپن سے دوش۔ دھاتو اور مل تینوں میں زیادتی ہوجاتی ہے۔ چونکہ
کف انکے ساتھ ہوتا ہے۔ اپ ترپن سے کمی۔ سوائے وایو کے جو اپ ترپن
سے بڑھ جاتی ہے۔ اور ترپن سے کم ہوجاتی ہے۔

س لئے زیادتی اور کمی سے پیدا ہونے والی خرابیوں کو قاطے اور ترپن سے
درست کرنا چاہئے۔ ماسوائے وایو کے۔ کیونکہ وایو کی کمی بیشی کی خرابیوں کا
علاج اسکے مخالف ہوگا۔

خصوصاً خون کی زیادتی سے پیدا ہونے والی خرابیوں کو خون کے نکالنے
اور جلاب سے درست کرنا چاہئے۔

ماس کی زیادتی سے پیدا ہونے والی امراض کو شستر کرم اور اگنی کرم
سے درست کرنا چاہئے۔

میدا کی کمی اور زیادتی سے پیدا ہونے والی امراض کو موٹاپے اور لاغری کے
علاج کے ساتھ درست کرنا چاہئے۔

استھی کی کمی سے پیدا ہونے والی خرابیوں کو دودھ۔ گھی کی دستیوں سے
جس میں کڑوی اشیاء ملائی گئی ہوں۔ درست کرنا چاہئے۔

پاخانے کی زیادتی سے پیدا ہونے والی خرابیوں کو مسہل وغیرہ ٹھیک کرنا چاہئے

پاخانے کی کمی سے پیدا ہونے والی شکایات کو مینٹھے ۔ اور بکرے کا درمیانی حصہ کلماش ۔ جو ۔ اور ماش وغیرہ دیکر دور کرنا چاہئے ۔

پیشاب کی کمی بیشی سے پیدا ہونے والے امراض کو پرمیہ اور موتر کرچھر کے علاج کے ساتھ ٹھیک کرنا چاہئے ۔

پسینے کی کمی سے پیدا ہونے والی شکایات کو ورزش ۔ سویدن ۔ مالش اور شراب سے ٹھیک کرنا چاہئے ۔

اپنے مقام میں ٹھری ہوئی حرارت کے اجزا دھاتوؤں میں بھی پھیلے ہوئے ہیں جنکے کم نرم اور تیز ہونے سے دھاتوؤں میں کمی بیشی واقع ہو جاتی ہے ۔

پہلی دھاتو بڑھ کر دوسری کو اور دوسری تیسری کو علیٰ ہذا القیاس ایک کم ہوئی ہوئی اگلی کو کم کر دیتی ہے ۔ خراب شدہ دوش رسوں کے ذریعے دھاتوؤں کو خراب کر دیتے ہیں ۔ اور دوش اور دھاتو خراب ہو کر ملوں کی خرابی کا باعث بن جاتے ہیں ۔ اور مل بگڑ کر ملوں کی جگہوں کو خراب کر دیتے ہیں ۔

ملوں کے مقامات دو نیچے کی طرف ہیں ۔ سات جسم کے اوپر کے حصے میں ہیں ۔ اور پسینے کو بہانے والے مسام سارے جسم میں موجود ہیں ۔

سب دھاتوؤں کے نتیجوں میں سے اعلیٰ درجے کا نتیجہ اوج ہے وہ ہردے میں ٹھہرا ہوا سارے جسم میں پھیلا رہتا ہے ۔ اور جسم کو قائم رکھتا ہے ۔ چکنا ۔ سوم آتمک (سرد) ۔ شدھ ۔ سرخی اور زردی مائل ہوتا ہے ۔ اسکے رہنے سے زندگی قائم ہے ۔ اور اسکے نہ رہنے سے زندگی بھی نہیں رہتی جسم میں مختلف بھاؤ بھی اسی کے سبب سے پیدا ہوتے ہیں ۔ غصہ ۔ بھوک

غور و فکر۔ افسوس۔ اور تکان وغیرہ اوج کے گھٹانے کا باعث ہیں۔

اوج کے کم ہو جانے سے کمزور آدمی خائف ہو جاتا ہے۔ دکھی اندر ہی اندر متفکر رہتا ہے۔ اس کے چہرے کا رنگ بگڑ جاتا ہے دُبلا پتلا ہو جاتا ہے اور بے چین رہتا ہے۔ اس کمی کو دور کرنے کے لئے جیونیہ دوائیں دودھ اور یخنی وغیرہ کا استعمال کرنا چاہئے۔

اوج کے بڑھنے سے جسم ترو تازہ۔ اور طاقتور ہو جاتا ہے۔ جس چیز کے کھانے سے طبیعت متنفر ہو۔ اُسکے کھانے سے جسم میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ مگر جس چیز کے کھانے کی خواہش ہو۔ اور وہ موافق بھی ہو۔ اُسکا کھانا جسم کی زیادتی کا باعث ہوتا ہے۔

سب دوش مخالف اور موافق چیزوں کی خواہش اور نفرت کا باعث ہیں۔ عقلمند آدمی اس بات کو سمجھ لیتے ہیں۔ مگر بے وقوف نہیں سمجھ سکتے۔

دوش اپنے بل کے بموجب اپنے خواص کی کمی بیشی کا باعث ہوتے ہیں اور ٹھیک حالت میں جبکہ اُن میں کمی بیشی نہ ہو۔ جسم کی صحت کا باعث ہیں۔ اور نادرستی کی حالت میں جسم کو ہلاک کر دیتے ہیں۔ اسلئے مناسب طریق پر چلنے سے وہ کم و بیش نہیں ہوتے۔

بارھواں ادھیائے

اب "دوش بھیدی" ادھیائے کا ذکر سنو۔

پکو آشئے۔ کمر۔ سکتھی۔ کان۔ ہڈیاں۔ اور سپرش اندری سب وات کے ستھان ہیں۔ خصوصاً پکو آشئے۔

نابھی۔ آم آشئے۔ پسینہ۔ لسیکا۔ خون۔ رس۔ آنکھ۔ اور جلد بدن سب پت کے ستھان ہیں۔ خصوصاً نابھی۔

چھاتی۔ گلا۔ سر۔ کلوم (پنکریاس) پورسے۔ آم آشئے۔ رس۔ میدا۔ نتھنے۔ زبان سب کف کے ستھان ہیں۔ خصوصاً چھاتی۔

وایو کی پران وغیرہ پانچ قسمیں ہیں۔

پران وایو سر میں ٹھہری ہوئی گلے اور چھاتی میں چلتی ہے۔ بدھی۔ ہردا۔ اور چت کو قائم رکھتی ہے۔ تھوک۔ چھینک۔ ڈکار۔ سانس۔ اور کھانے کو اندر لے جانا سب پران وایو کے کام ہیں۔

اُدان وایو کا مقام چھاتی ہے۔ نتھنوں۔ نابھی اور گلے میں چلتی ہے۔ بولنا۔ کوشش کرنا۔ طاقت۔ قوت۔ رنگ۔ اور یادداشت سب اُدان کی بدولت ہیں۔

ویان وایو کا مقام ہردا ہے سارے جسم میں چلتی ہے۔ بڑی زوروالی ہے۔ جسم کی حرکت جسم کو پھیلانا اور سمیٹنا۔ آنکھوں کا موندنا اور [illegible]

یہ سب ویان وایو کے آدھین ہیں۔

سمان وایو کا مقام جٹھر اگنی ہے۔ سارے کوشٹ میں چلتی ہے۔ کھاتا پیتی ہے۔ پکاتی ہے۔ اُس کا اثر نکال کر فضلے کو خارج کر دیتی ہے۔

اپان وایو۔ رکتم (ریڑھ مستقیم) میں رہتی ہے۔

پیڑو کے جوف۔ مثانہ۔ عضو تناسل وررانوں میں چلتی ہے۔ ویرج حیض پاخانہ۔ پیشاب اور حمل اسی اپان وایو کے کام ہیں۔

پت کی پانچ قسمیں ہیں۔ آم آشے اور پکو آشے کے درمیان میں اسکا مقام ہے۔ گنج بہوت آتمک ہے۔ لیکن اگر اُسکے پتے پن کو نظرانداز کردیا جائے۔ اور اسکے خواص کو دیکھا جائے۔ تو اُسے اگنی کہنا چاہئے۔ پاچک پت کھانے کو پکاتا ہے۔ اسّے اثر اور فضلے کو الگ کر دیتا ہے۔ اور آم آشے و پکو آشے کے درمیان ٹھہرا ہو، باقی چاروں قسم کے پت کو مدد دیتا ہے۔

رنجک پت کا مقام آم آشے ہے۔ اس کو رنگت دینے (خون بنانے) کی وجہ سے اسے رنجک کہتے ہیں۔

سادھک پت کا مقام ہردا ہے۔ بُدھی۔ میدا۔ ابھیمان وغیرہ کا سبب ہے۔ اور منورتھ کا حصول اسی سے ہوتا ہے۔

آلوچک پت کا مقام آنکھ ہے۔ موجودات کو دیکھنا اسی کا کام ہے۔ بھراجک پت کا مقام جلد بدن ہے۔ چونکہ بدن کے چمڑے کی چمک اسی کی بدولت ہے۔ اس لئے اسے بھراجک پت کہتے ہیں۔

کف کی پانچ قسمیں ہیں۔

(۱) اولمبھک کف کا مقام چھاتی ہے۔ اور ترِک (دم کی ہڈی) کو طاقت دیتا ہے۔ نیز ہردے کو، منج کے ویریہ (اثر) سے طاقتور بناتا ہے۔ اور اپنے مقام میں ٹھہری ہوئی باقی چاروں اقسام کے کف قائم رکھتی ہے اس لئے اسے اولمبھک کہتے ہیں۔

(۲) کلیدک کف کا مقام آم۔ستھ ہے۔ اور کھانے میں رطوبت ملانے کی وجہ سے اسے کلیدک نام دیا گیا ہے۔

(۳) بودھک کف کا مقام زبان ہے۔ زبان کا ذائقہ اسی کی وجہ سے ہے۔

(۴) ترپک کف کا مقام سر میں ہے۔ اندریوں کو طراوت پہنچاتی ہے۔ اسی سبب سے اسے ترپک کف کہتے ہیں۔

(۵) سنشلیشن کف کا مقام جوڑ ہیں۔ اور جوڑوں کو ملانے کی وجہ سے اسے سنشلیشن کف کہتے ہیں۔

مندرجہ صدر مقامات اور کام دوشوں کے اس حالت کے ہیں جبکہ جسم صحیح وتندرست ہو۔

روطش (خشک) آدی چیزیں گرمی کے ساتھ ملکروات کو ایک جگہ پر اکٹھا کر دیتی ہیں۔ یہی چیزیں سردی کے ساتھ ملکروات کو بڑھا دیتی ہیں۔ اور سنگدھ (مرغن) آدی چیزیں گرمی کے ساتھ ملکروات کو شانت کر دیتی ہیں۔

تیلھشن آدی چیزیں سردی کے ساتھ ملکرپت کو ایک جگہ پر جمع کر دیتی ہیں۔ یہی چیزیں گرمی کے ساتھ ملکرپت کو بڑھا دیتی ہیں۔

مند آدی گن والی چیزیں سردی کے ساتھ ملکر پت کو شانت کر دیتی ہیں
سنگھ (مرغن) آدی چیزیں سردی کے ساتھ ملکر کف کو ایک جگہ پر
جمع کر دیتی ہیں۔ یہی چیزیں گرمی کے ساتھ ملکر کف کو بڑھا دیتی ہیں۔
رکھش (خشک) آدی چیزیں گرمی کے ساتھ ملکر کف کو شانت
کر دیتی ہیں۔

جب دوش اپنے مقام میں ٹھہرا ہوا بڑھ جائے۔ تو اُسے اُس دوش
کا سنچے (جمع ہو جانا) کہتے ہیں۔

ایسی حالت میں مریض کو اُن اشیا سے نفرت ہو جاتی ہے۔ جو اُس
دوش کے بڑھانے والی ہیں۔ اور اُن چیزوں کی خواہش پیدا ہو جاتی ہے۔
جو اُس دوش کے گھٹانے والی ہوں۔ جب دوش اپنے مقام سے باہر جانا
چاہے۔ تو اُسے دوش کا کوپ (بگڑ) کہتے ہیں۔

ایسی حالت میں بگڑے ہوئے دوش کی علامات ظاہر ہونے لگتی ہیں۔
صحت زائل ہو جاتی ہے۔ اور مختلف امراض آمد دکھاتے ہیں۔

وایو کا گریکھم میں سنچے ہوتا ہے۔ موسم برسات میں کوپ اور شرد رتو میں
شانتی ہو جاتی ہے۔

پت کا ورشا رتو میں سنچے ہوتا ہے۔ شرد رتو میں کوپ اور ہیمنت میں
شانتی ہو جاتی ہے۔

کف کا ششر رتو میں سنچے ہوتا ہے۔ بسنت میں کوپ اور گریکھم میں شانتی
ہو جاتی ہے۔

وایو موسم گرما میں ہلکی اور روکھی وستوں کے استعمال سے سنچے (جمع

ہو جاتی ہے۔ مگر گرمی کے سبب سے اُسکا کوپ نہیں ہوتا۔

پت موسم برسات میں امل و پاک ادویات کے استعمال سے اور پانی کی وجہ سے سنچے (جمع) ہو جاتا ہے۔ لیکن سردی کی وجہ سے اُس کا کوپ نہیں ہوتا۔

کف شششر رتو میں مرغن اور ٹھنڈی دواؤں کے استعمال اور پانی کی وجہ سے سنچے (جمع) ہو جاتا ہے۔ لیکن سردی کی وجہ سے اُس کا کوپ نہیں ہوتا۔

مندرجہ صدر کال کے سبھاؤ کی وجہ سے ہے۔

بلا لحاظ موسم کے غذا وغیرہ کے سبب سے دوش فوراً سنچے۔ کوپ اور شانتی کو پراپت ہو سکتے ہیں۔

بگڑے ہوئے دوش جسم میں سر سے پاؤں تک فوراً ہی پھیل جاتے ہیں مگر آہستہ آہستہ شانتی کو پراپت کرتے ہیں۔ جیسے بادل۔

کوپت (بگڑے ہوئے) دوش مختلف اشکال اور بے شمار خرابیوں سے جسم کو دُکھ دیتے ہیں۔ اُنکا مفصل ذکر کرنے کی طاقت نہیں۔ اس لئے اختصار کے ساتھ عام طور پر بیان کیا جاتا ہے۔ کیونکہ اُنکے بواعث۔ اشکال اور علاج بے شمار ہیں۔

سب بیماریوں کا باعث دوش ہی ہیں۔ جیسے ایک پرند سارا دن اُڑتا ہوا ہر طرف گھومتا رہتا ہے۔ مگر اپنے سایہ کو الگ نہیں کر سکتا۔ اسی طرح سب امراض تینوں دوشوں کو الگ نہیں کر سکتے۔

یا جیسے سرشٹی کی پیدائش ہوتی ہے۔ خواہ کیسے ہی مختلف ہوں سے جو رج تم اور ستو تین گنوں کو نہیں چھوڑ سکتی۔

اِسی طرح سب تکالیف خواہ وہ دھاتوؤں کی کمی بیشی سے پیدا ہوں تین دوشوں سے باہر نہیں جا سکتیں ۔

شبد، سپرش ۔ روپ وغیرہ کا ۔ کان ۔ آنکھ ۔ ناک وغیرہ اندریوں کے ساتھ اساتمیہ یوگ انوچیت کال اور دُش کت کرم دوشوں کی خرابی کا باعث ہیں۔ انکی پھر تین قسمیں ہیں ۔ ہین ۔ متھیا ۔ اوراتی یوگ ۔

ناک وغیرہ اندریوں کا کم سُننا یا نہ سُننا وغیرہ ہین یوگ کہلاتا ہے ۔ حد سے بڑھ کر اتی یوگ کہلاتا ہے ۔ اور باریک چمکیلی اور خوفناک بہت نزدیک یا بہت دور ۔ دل کو نہ بھانے والی ۔ اور بگڑی تگڑی چیزوں کا دیکھنا متھیا یوگ کہلاتا ہے ۔

اِسی طرح باقی اندریوں کے متعلق بھی سمجھ لیں ۔

شیت (سردی) اوشن (گرمی) اور ورشا (برسات) کے رو سے کال تین قسم کا ہے ۔ اگر سردی ۔ گرمی اور ورشا کم ہوں ۔ تو ہین ۔ زیادہ ہوں ۔ تو اتی اور اگر بے طریق ہوں ۔ یعنی موسم کے برخلاف ہوں ۔ تو متھیا یوگ کہلاتا ہے ۔

کائے واک ۔ اور چیت کے بھید سے کرم بھی تین پرکار کا ہوتا ہے کائے آدمی سے تھوڑا کام لینا ہین یوگ کہلاتا ہے ۔ زیادہ کام لینا اتی یوگ اور ویگوں کا زور سے لانا اور زور سے نکالنا ۔

جسم سے ٹیڑھے ترچھے ہو کر کام کرنا ۔ اُچھلنا کودنا وغیرہ متھیا یوگ کہلاتے ہیں ۔

کھانا کھاتے وقت باتیں کرنا ۔ رگ دویش خوف وغیرہ ۔ اور ھنسا وغیرہ

دس قسم کے تندرت کام من کے متھیا یوگ ہیں۔

یہ سب اس دنیا اور پرلوک میں تندرت ہیں۔

دوشوں کی خرابی کے مندرجہ بالا باعث ہیں۔ اور انکی وجہ سے دوش بگڑ کر شاکھا۔ کوشٹ اور استھی کی سندھیوں میں کئی امراض پیدا کر دیتے ہیں

خون وغیرہ ساتوں دھاتو اور جلد بدن شاکھا ہیں۔ اور یہ باہر کے امراض کا استھان ہیں۔ انہی میں مسّ۔ ویّنگ۔ گنڈ۔ الجی۔ اربد۔ بواسیر۔ گلم اور سوج وغیرہ بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں یہ سب باہیہ روگ کہلاتے ہیں۔

کوشٹ کے اندر مہاسروت ہے۔ جو آم آشئے اور پکو آشئے کا آسرا ہے اور اس میں مفصلہ ذیل امراض ہو جاتی ہیں ستقے۔ دست۔ کھانسی۔ دمہ۔ ہردروگ۔ بخار۔ اور انتر بھاگ میں ہونے والی سوج۔ بواسیر۔ گلم۔ زہر یا دو درد ہی۔ یہ اندرونی حصے میں ہونے کی وجہ سے انتر روگ کہلاتے ہیں

سر۔ دل۔ وستی۔ مرم۔ ہڈیوں کے جوڑ۔ اور انکے متعلقہ سرا۔ سنایو۔ کنڈر وغیرہ مدھیم روگ مارگ کہلاتے ہیں۔

ان میں مفصلہ ذیل امراض ہوتی ہیں۔ راج یکھیما۔ پکش بدھ۔ لقوہ۔ امراض سر۔ جوڑ۔ ہڈی۔ تِرک (نشستگاہ) میں درد یا انکا جکڑا جانا

ایسے کرم } سرنس (یعنی ٹھوڑی وغیرہ جوڑوں کا گر جانا) ویاس (انگ اور پرتی انگ آدمی کا پھڑکنا) وغیرہ۔ ایسا درد ہونا وغیرہ کی چوٹ سے ہوتا ہے۔

...ایپ (بے حس ہو جانا) اعضا کا بیٹھ جانا۔ درد۔ ... کی کھنچنے کا... [illegible]

بھیدان۔ پاخانہ پیشاب وغیرہ کا رُک جانا۔ اعضاشکنی۔ اعضا کا سکڑتا۔
پاخانے کا سدے بن جانا۔ رونگٹوں کا کھڑے ہو جانا۔ پیاس۔ رعشہ۔ کھردرا پن
تھکا پن۔ شوش۔ پھڑکنا۔ مروڑا جانا۔ ٹیڑھا جانا۔ منہ کا ذائقہ کسیلا ہو جانا
رنگت کا سیاہی مائل سُرخ ہو جانا۔

یہ سب وایو کے کرم ہیں۔

پت کے کرم } جلن۔ سُرخی۔ گرمی۔ پکنا۔ پسینہ۔ کلیبہ۔ سُرتی (بہنا)
کوتھہ (سڑنا)۔ بیٹھنا۔ غشی۔ نشہ۔ مستی۔ منہ کا ذائقہ
چرپرا اور کھٹا ہو جانا۔ رنگت کا ایسا زرد ہو جانا جس میں سُرخی کا نام بھی
نہ ہو۔

یہ سب پت کے کرم ہیں۔

کف کے کرم } چکنائی۔ سخت ہونا۔ خارش۔ سردی۔ بھاری پن۔ بندھ
اُپ لیپ (چپڑ دینا) اعضا کا سُست ہو جانا
سوج۔ منہ پکنا۔ نیند کا زیادہ آنا۔ رنگت کا سفید ہو جانا۔ منہ کا ذائقہ میٹھا
نمکین ہو جانا۔ کام میں دیر لگ جانا۔

یہ سب کف کے کرم ہیں۔

دوشوں سے جو تکالیف پیدا ہوتی ہیں۔ اُنکے علامات اوپر بیان کئے
گئے ہیں۔ ہوشیار وید ان سب کو اچھی طرح دیکھ بھال لے۔

مرض کی مختلف حالتوں کو جاننے والا بیماروں کو ہر لحظہ جانچتا رہے
اس طرح عمل رکھنے سے کرم کی سدھی دینے والی درشٹی حاصل ہو جاتی ہے
جیسے جواہرات کے پرکھنے والے کی پہچان صرف شاستر سے ہی نہیں ہے

اسی طرح وید بھی صرف شاستروں کے پڑھ لینے سے ہی علاج نہیں کرسکتا۔
بیماریاں تین طرح سے پیدا ہوتی ہیں۔ بعض موجودہ خرابیوں سے پیدا ہوتی ہیں۔ بعض پہلی خرابیوں سے اور بعض ان دونوں کے ملنے سے پیدا ہوتی ہیں۔

جس مرض کا باعث ، دوشوں کی خرابی ہے۔ اُسے "دوش اوتا" کہتے ہیں۔ جس کا ظاہری باعث نظر نہیں آتا۔ اُسے "کرمج" کہتے ہیں۔ جو مرض تھوڑی خرابی سے پیدا ہو کر بڑھ جاتی ہے۔ وہ "دوش کرمج" کہلاتی ہے
پہلی خرابی کو بگڑے ہوئے دوش کے مخالف علاج کرنے سے آرام ہو جاتا ہے۔ کرمج خرابی کو کرم کے اثر کے دور ہونے سے آرام آتا ہے۔ اور دونو سے پیدا ہونے والی خرابی کو دونو یعنی دوش اور کرم کے کم ہونے سے آرام آتا ہے۔

بیماریاں دو طرح کی ہوتی ہیں۔ سوتنتر اور پرتنتر۔ پرتنتر کی بھی دو ہی قسمیں ہیں پوروجا۔ یعنی پہلے پیدا ہوئی پورورُوپ کہلاتی ہے اور پیچھے پیدا ہوئی ہوئی اُپدرو کہلاتی ہے۔

سوتنتر بیماریوں کے علامات صاف ہوتے ہیں۔ اور انکے باعث کے مخالف علاج کرنے سے آرم ہو جاتا ہے۔

خلاف ازیں پرتنتر کہلاتی ہیں۔ اسی طرح دوشوں کو بھی دو ہی طرح (سوتنتر اور پرتنتر) سمجھنا چاہیئے۔ لیکن اگر ٹھیک علاج سے بھی مخالف اثر پیدا ہو تو وید کو بڑی ہوشیاری سے خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ وہ پرتنتر ہے۔

ان پرتنتر روگوں کے پردھان دوش کی شانتی سے اُپدرو کی شانتی ہوتی ہے۔ اور اگر وہ شانت نہ ہو۔ تو بعد میں اُسکا الگ علاج کرنا چاہئے لیکن اگر اُپدرو بلوان (طاقتور) ہو۔ تو اس کا پہلے ہی علاج کر لینا چاہئے کیونکہ بیماری سے تکلیف زدہ جسم کے لئے وہ بہت زیادہ تکلیف کا باعث ہوتا ہے۔

جو وید بیماریوں کے ناموں سے بخوبی واقف نہیں ہے۔ اُسے علاج میں نہ گھبرانا چاہئے۔ کیونکہ سب بیماریوں کے نام مقرر نہیں ہوتے۔ خاص باعث سے خاص جگہ میں خراب ہونے والا دوش دوسری جگہوں میں پہنچکر بہت سی خرابیوں کو پیدا کر دیتا ہے۔ اس لئے خرابی کا علاج باعث مقامات اور پرکرتی کو خوب غور سے جانچ کر بہت جلد کرنا چاہئے۔

جو شخص مفصلہ ذیل باتوں کا علاج کرنے کے وقت دھیان رکھ لیتا ہے۔ وہ علاج میں کبھی غلطی نہیں کرتا۔

دوشیہ۔ دیش۔ بل۔ کال۔ اگنی۔ پرکرتی۔ عمر۔ ستو۔ ساتمیہ۔ آہار۔ اور مختلف اوستھا۔

ان امور کے متعلق جلد سوکشم سے سوکشم باتوں کو بھی سوچ کر جو وید دوش اور اوشدھ کی جانچ کرتا ہے۔ وہ علاج میں کبھی غلطی نہیں کرتا۔

ستو اور جسم کی طاقت و کمزوری کے لحاظ سے سخت یا کمزور خرابی بھی اپنے سے مخالف شکل میں ظاہر ہو جاتی ہے۔ اس لئے تھوڑی مقدار میں یا کم اثر صفائی کرنے والی اور بین یوگ سے دی ہوئی دوائی کا سخت بیماری میں استعمال کرنا بیماری بڑھا دیتا ہے۔ برعکس اس کے تھوڑی بیماری میں

زیادہ مقدار کی یا تیز اثر دوائی نہ صرف ملوں کو ہی نکال دیتی ہے۔ بلکہ جسم کو بھی ہلاک کر دیتی ہے۔ اس لئے ہمیشہ اور ہر حالت میں سب حالات کو دیکھکر دوائی دینی چاہئے جس سے تندرستی قائم رہے۔

اب کمی بیشی کے لحاظ سے دوشوں کی اقسام کا بیان کیا جاتا ہے۔ پہلے تین الگ الگ بڑھے ہوئے دوش۔ پھر تو ملکر بڑھے ہوئے دوش (یعنی دو دو ملکر بڑھے ہوئے تین دوش۔ اور ایک دوش کی زیادتی اور دوسرے کی کمی سے چھ کل نو) سب دوشوں کے بگاڑ سے۔ تیرہ ہیں۔ یعنی ایک اور دو کی زیادتی سے چھ۔ سب کے ایک جیسے بڑھے ہوئے ہونے سے ایک بترتیب دوسرا پہلے سے زیادہ ہونے سے چھ۔ کل تیرہ) گویا دوشوں کے بڑھنے کے لحاظ سے کل پچیس اقسام ہوئیں۔ اسی طرح کم ہونے کے لحاظ سے بھی پچیس اقسام ہیں۔ ایک بڑھا ہوا۔ ایک برابر اور ایک کم ہونے سے دو بڑھے ہوئے اور ایک کم ہونے سے تین اور خلاف ازیں ایک بڑھا ہوا اور دو کم ہونے سے تین۔ اسی طرح سے کل ملکر باسٹھ ہوتے ہیں۔ اور ترسیٹھواں تندرستی ہے جس میں سب دوش برابر برابر ہوتے ہیں۔ اسی طرح رس خون وغیرہ کے ملاپ سے اور کمی۔ بڑھتی اور برابری کے لحاظ سے بے شمار اقسام ہو جاتی ہیں۔

اب دوش اُپ کرمنیہ ادھیائے کا بیان کیا جاتا ہے۔ جس میں دوشوں کا علاج بتایا جائیگا۔

وات کا علاج سنیہہ۔ سویدہ۔ نرم سنشودھن۔ میٹھی۔ ترش۔ نمکین اور گرم غذائیں۔ مالش اور مردن۔ پٹی باندھنا۔ ڈرانا۔ سینچن کرنا۔ پیشٹک (پسی ہوئی چیزوں سے تیار کردہ) شراب اور گوڑک شراب۔ مرغن اور گرم چیزوں کا انیمہ۔ ہر روز انیمہ کرنا۔ شاکھی ہینا دیپن اور پاچن چیزوں سے تیار کردہ مختلف تیل۔ خصوصاً زیادہ چربی والے یعنی موٹے تازے جانوروں کے ماس رس۔ اور تیلوں کی انوواسن وستی یہ وات کے علاج ہیں۔

پت کا علاج گھی پینا۔ میٹھی اور ٹھنڈی چیزوں سے جلاب لینا۔ میٹھی۔ کڑوی۔ اور کسیلی غذائیں اور دوائیں استعمال کرنا۔ خوشبودار ٹھنڈی اور مفرح خوشبوؤں کا استعمال کرنا۔ گلے میں پھول مالا پہننا۔ چھاتی پر ہیرے اور جواہرات رکھنا۔ مشک کافور صندل اور خس کا بار بار لیپ کرنا۔ رات کے پہلے حصے میں چاندنی کا لطف اُٹھانا۔ محلوں میں رہنا۔ رسیلے گیت سننا۔ ٹھنڈی ہوا کھانا۔ مسلسل راحت پانا۔ اچھے دوستوں کی صحبت۔ فرمانبردار اور خوش زبان بیٹے۔ تابع مرضی

خوبصورت اور خوش سیرت استری۔ ایسے مکانات جن میں ٹھنڈے پانی کی نہریں چلتی ہوں۔ ایسے ہی خوبصورت باغ بغیچے۔ ایسے تیرتھوں کی جاترا جہاں نہایت صاف پانی بہتا ہو۔ اور پاس ریت ہو۔ اور پانی میں کنول کھلے ہوں۔ اور چاروں طرف سرسبز درخت اُگ رہے ہوں۔ جہاں ٹھنڈی ہوائیں چلتی ہوں۔ شانتی دینے والے خیالات۔ دودھ۔ گھی کھانا۔ اور جلاب لینا۔ یہ پت کے علاج ہیں۔

کف کا علاج } باطریقہ استعمال کی ہوئی تیز اور مسہل چیزیں۔ روکھی۔ گرم اور چرپری غذا کھانا۔ چرپری۔ کڑوی اور کسیلی چیزیں کھانا۔ پرانی شراب پینا۔ استریوں سے لہو ولعب کرتے ہوئے شب بیداری کرنا۔ مختلف قسم کی ورزشیں کرنا۔ افکار میں پھنسنا خالی ہاتھوں سے مالش کرنا خصوصاً قے کرنا۔ یوش پینا۔ شہد کھانا چربی کو دور کرنے والی دوائیں استعمال کرنا۔ دھوپ میں فاقہ کشی۔ گنڈوش اور بے آرامی۔ کف کے علاج ہیں۔

الگ الگ دوشوں کے لحاظ سے اوپر جو علاج بیان کئے گئے ہیں۔ دو دو دوشوں اور تین دوشوں کی خرابی کی حالت میں بھی ان سے ہی فائدہ اُٹھانا چاہئے۔

وات پت کی خرابی میں موسم گرما کا سا چلن رکھنا چاہئے۔

کف وات کی خرابی میں موسم بسنت کی طرح چلن رکھیں۔ اور کف پت میں شرد رتو کی طرح۔

دوش کو بڑھتے ہی کم کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ مگر خیال

رکھیں۔ کہ کوئی دوش نہ زیادہ نہ بڑھنے پائے۔ اور سب دوشوں کے بگڑ جانے پر سب سے طاقتور دوش کی شانتی کرنی چاہیئے۔ مگر دوسرے دوشوں کو خراب نہ ہونے دینا چاہیئے۔

جو طریق علاج ایک مرض کو کم کرے۔ اور دوسرے کو بڑھا دے۔ وہ اچھا نہ سمجھنا چاہیئے۔ اچھا طریق علاج وہ ہے۔ جو اُس مرض کو دور کر دے۔ اور دوسری کسی خرابی کا باعث نہ بنے۔

ورزش۔ گرمی۔ تیزی۔ اور نامناسب چلن کے رکھنے سے وایو بڑھ جاتی ہے۔ اور اس کے بڑھ جانے سے کوشٹ کے حصے سے دوش شاکھا۔ استھی اور مرموں میں چلے جاتے ہیں۔ سروتوں کے منہ صاف ہونے دوشوں کے بڑھ جانے۔ ابھشیندی غذائیں کھانے۔ ہاضم چیزوں کے کھانے اور وایو کے رکنے سے دوش شاکھا وغیرہ سے کوشٹ میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اور وہاں ٹھیرے رہتے ہیں۔ جب تک کوئی اور باعث اُنکے خراب کرنے کا نہ پیدا ہو جائے۔

دوش دوسرے مقامات میں بھی موسم وغیرہ سے طاقت نہ حاصل کرکے بگڑ جاتے ہیں۔

دوسرے مقامات میں گئے ہوئے دوشوں کا علاج جب وہ کمزور ہوں اُنہی مقامات کی حالت کے لحاظ سے کرنا چاہیئے۔ اور جب وہ طاقتور ہوں تو اُنکا وہی علاج کرنا چاہیئے۔ جو اُنکے اصلی مقام کے حالات کے مناسب ہو۔

آگنتک دوش کا علاج اس طرح سے کرنا چاہیئے۔ کہ مقامی دوش خراب

نہ ہونے پائے۔

عام طور پر ٹیڑھے یا اُلٹے راستے پر گئے ہوئے دوش مریض کو دیر تک تکلیف دیتے ہیں۔ اُنکا جلدی علاج نہ کرنا چاہئے۔

دیہہ۔ اگنی اور بل کو جاننے والا وید اُنہیں مناسب علاج سے شانت کر دے۔ یا اُنہیں اپنے مقام میں لے آئے۔ اور یہ خیال کرکے کہ وہ اپنے اصلی مقام میں آ پہنچے ہیں۔ اُنہیں مناسب طریق سے نکال دے۔

کچے دوشوں کی علامات } سروتوں کا رُک جانا۔ طاقت کا کم ہوجانا۔ جسم کا بھاری پن۔ ہوا کا اندر گھومتے رہنا۔ سستی۔ کھانے کا ہضم نہ ہونا۔ تھوک بہنا۔ پاخانہ پیشاب وغیرہ کا رُک جانا۔ اروچی۔ اور کلم (تکان) یہ کچے دوشوں کی علامتیں ہیں پکے دوشوں کی علامات انکے برعکس سمجھنی چاہئیں۔

گرمی کے کمزور ہونے کی وجہ سے آم آشے میں داخل شدہ بگڑے ہوئے کچے رس کو آم کہتے ہیں۔ دوسرے آچاریہ "آم" کی یہ تعریف کرتے ہیں۔ بہت بگڑے ہوئے دوشوں کے آپس میں خلط ملط ہونے سے "آم" پیدا ہوتا ہے۔ جیسے کودوں سے وِش۔

آم سے ملے ہوئے دوش اور دوشیہ "سام" کہلاتے ہیں۔ اور ان سے جو امراض پیدا ہوتے ہیں۔ اُنہیں آم روگ کہتے ہیں۔

سارے جسم میں پھیلے ہوئے سام دوشوں کو نکالنا نہ چاہئے۔ کیونکہ وہ دھاتوؤں میں ملے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور اُنکے نکالنے سے اُنکے آشروں کا بھی ناش ہوجاتا ہے۔ جیسے اگر کچے پھل سے رس نکالا جائے اُسکا آشرا

بھی ناش ہو جاتا ہے۔
بلکہ انہیں پاچن وپن ۔شیمن اور سویدن سے اُبھار کر مناسب تجویز
کے ساتھ اور مناسب مقام کے راستے شودہن دواؤں سے خارج کر دینا
چاہئے ۔منہ کے راستے سے کھائی ہوئی دوائی دوشوں کو آم آشے سے جلد تر
نکال دیتی ہے ۔
ناک کے راستے سے لی ہوئی دوائی جتروہڈی سے اوپر کے حصے کے دوشوں
کو جلدی نکال دیتی ہے ۔
گدا کے راستے لی ہوئی دوائی پکو آشے سے دوشوں کو جلدی نکال دیتی ہے۔
اگر دوش خود بخود خارج ہو رہے ہوں تو مناسب غذا کھلا کر بھی اُن دوشوں
کو خارج ہونے دیں ۔
رُکے ہوئے کچے دوشوں کو پکا دیں یا نکال دیں ۔
ساون ۔کاتک اور چیت کے ایام میں بالترتیب گریکھم ورشا اور ہیمنت
رتو کے جمع شدہ دوشوں کو نکال دینا چاہئے ۔
گرمی میں سخت گرمی ۔ورشا میں سخت برسات اور شرد رتو میں سخت
سردی ہوتی ہے ۔انکے ملاپ میں جب کہ موسم معمولی ہو ۔خراب شدہ
دوشوں کو نکال دیں۔
یہ طریق تندرستی کے لحاظ سے کہا گیا ہے ۔بیماری میں بیماری کے لحاظ
عمل درآمد کرنا چاہئے ۔
سردی ۔گرمی اور برسات میں حسب ضرورت سامان مہیا کر کے دوشوں کو
نکال دینا چاہئے ۔لیکن بوقتِ ضرورت سامان وغیرہ کے انتظار میں کریا کے

کال کو ہاتھ سے نہ جانے دینا چاہئے۔

دوائی کے استعمال کے دس وقت

{نہار پیٹ۔ کھانا کھانے کے آغاز میں۔ کھانا کھانے کے درمیان۔ اور کھانا کھانے کے آخر میں۔ دو لقموں کے درمیان۔ ہر لقمے میں ملاکر۔ بار بار۔ غذا میں ملاکر۔ کھانے کے ساتھ پہلے اور پیچھے۔ رات کو سوتے وقت۔ یہ دس اوقات دوائی کے استعمال کے ہیں۔

کف کی زیادتی والی بیماری میں نہار پیٹ۔ مرض اور مریض کے طاقتور ہونے میں بھی نہار پیٹ۔ اپان وایو کے بگڑ جانے پر کھانے کے شروع میں۔ سمان وایو کے بگڑ جانے پر کھانے کے درمیان میں۔ ویان وایو کے بگڑ جانے پر صبح کا کھانا کھانے کے آخر میں۔ اُدان وایو کے بگڑ جانے پر گراس گراس کے آخر میں۔ زہر۔ قے۔ ہچکی۔ دمہ۔ اور کھانسی کی بیماریوں میں بار بار۔ اروچی میں طرح طرح کے کھانوں کے ساتھ تھوڑی غذا کھانے والوں کے۔ لرزہ۔ اکشیپک اور ہچکی میں کھانے کے ساتھ آدھی پہلے اور پیچھے۔ اور سر کی بیماریوں میں سوتے وقت دوائی کھانی چاہئے۔

چودھواں ادھیائے

اب دو ی ودھ اپکر منیہ ادھیائے کا بیان کیا جاتا ہے۔ مریضوں کے

دو طرح کے ہونے سے علاج بھی دو طرح کا ہوتا ہے۔
(۱) سنترپن (۲) آپترپن۔ انہیں بالترتیب ورنگھن اور لنگھن بھی کہتے ہیں۔
ورنگھن جسم کو موٹا کرتا ہے۔ اور لنگھن جسم کو دبلا کرتا ہے۔
بھوم اور آپ گن والی چیزیں سنترپن ہوتی ہیں۔ اور اگنی۔ وایو اور آکاش گن والی اشیا اپ ترپن۔
سنیہن۔ رو کشن۔ سویدن۔ ستمبھن وغیرہ کرم بھی دو ہی قسم کے ہوتے ہیں۔
لنگھن کی بھی دو قسمیں ہیں۔ سنشودھن اور سنشمن۔
شودھن یعنی جو کرم جسم کی صفائی دوشوں کو باہر نکال کر کرتا ہے۔ پانچ قسم کا ہوتا ہے۔
نروہ (دستی) ومن (قے) کائے وریک (جلاب) شرو وریک۔ اور فصد۔ جو کرم دوشوں کو باہر نہیں نکالتا۔ ٹھیک دوشوں کو نہیں ابھارتا اور بگڑے ہوئے دوشوں کو ٹھیک کرتا ہے۔ وہ شمن کہلاتا ہے۔
شمن کی سات اقسام ہیں۔ پاچن۔ دیپن۔ کھشدا۔ پیاس۔ ورزش دھوپ۔ اور ہوا۔
وایو اور پت وات کے لئے ورنگھن ہی شمن ہوتا ہے۔
مفصلہ ذیل مریضوں کو ورنگھن کریا کرنی چاہئے۔
بیماری۔ دوائی۔ شراب۔ استری گمن۔ اور افسوس سے دُبلے ہونے والے اشخاص۔ بوجھ اُٹھانے۔ راستہ چلنے۔ چھاتی میں زخم ہونے سے

کمزور شدہ ۔ خشک طبیعت والے ۔ کمزور ۔ وایو کے غلبے والے ۔ حاملہ ۔ زچہ بچے اور بوڑھے کا ورنگھن کرنا چاہئے ۔

اور موسم گرما میں سب کی ورنگھن کریا کرنی چاہئے ۔

مانس ۔ دودھ ۔ مصری ۔ گھی ۔ میٹھی ۔ اور مرغن اشیا کے اچھے خواب آرام سے لیٹنے ۔ مالش ۔ نہانے ۔ بے فکری اور خوشی سے ورنگھن کرم ہوتا ہے ۔

پرمیہ والے ۔ آم دوش والے ۔ مرغن چیزیں کھانے والے ۔ سنجار والے اُروستمبھ والے ۔ کوڑھی ۔ وسرپ والے وددرودھی والے ۔ تلی ۔ سر ۔ گلے اور آنکھ کی بیماری والے ۔ اور موٹے آدمیوں کو لنگھن کرانا چاہئے ۔

ششر رتو میں دوسروں سے بھی لنگھن کرانا چاہئے ۔

موٹے ۔ طاقتور ۔ پت اور کف کی زیادتی والے کو جلاب سے ۔ آم دوش قے ۔ دست اور دل کی بیماری والوں کو فاقہ کشی سے ۔

قبض ۔ گورو ۔ اُدگار ۔ ہلاس والے مریضوں کو جنکے موٹاپا ۔ پت اور کف درمیانہ درجے کے ہیں ۔ اُنہیں پہلے پاچن اور دیپن چیزوں سے لنگھن کرانا چاہئے ۔ مذکورہ بالا امراض کے جن مریضوں کا موٹاپا ۔ پت اور کف کم ہیں ۔ اُنہیں بھوکا اور پیاسا رکھنے لنگھن کرانا چاہئے ۔

جن کے دوش درمیانہ درجے کے ہیں ۔ اور جن میں کافی طاقت ہے جو مضبوط ہیں ۔ اُنہیں ہوا ۔ دھوپ اور ورزش سے لنگھن کرانا چاہئے ۔ جن کے دوش کمزور ہیں ۔ اُنہیں صرف فاقہ کشی سے ہی لنگھن کرانا چاہئے ۔

لنگھن کے قابل اشخاص کو ورنگھن نہیں کرانا چاہیئے۔ جو شخص لنگھن کے قابل ہیں۔ اُنہیں حسب ضرورت نرم طور پر لنگھن کرانا چاہیئے۔ یا دیش اور کال کا خیال کرکے حسب ضرورت انکا سب علاج کریں۔ ورنگھن سے طاقت بڑھتی ہے۔ موٹاپا بڑھتا ہے۔ اور ورنگھن سے علاج کرنے کے قابل بیماریوں کا ناس ہوتا ہے۔

لنگھن کرنے سے اندریاں صاف ہو جاتی ہیں۔ مل صاف ہونے لگتے ہیں۔ جسم ہلکا ہو جاتا ہے۔ کھانے کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔ بھوک اور پیاس لگ آتی ہے۔ دل۔ گلا اور ڈکار صاف ہو جاتے ہیں۔ بیماری کمزور ہو جاتی ہے۔ جسم میں چستی بڑھتی ہے۔ غنودگی دور ہوتی ہے۔ بے طریقہ اور بے پرواہی کے ساتھ لنگھن کرنے سے نہایت موٹاپا اور نہایت لاغری پیدا ہو جاتی ہے۔ اب انکا علاج بیان کیا جائیگا۔

نہایت موٹاپے سے اینچی۔ پرمیہ۔ بخار۔ پیٹ کی بیماریاں بھگندر۔ کھانسی۔ سنیاس۔ آم روگ اور گنٹھ روگ بہت سخت ہو جاتے ہیں۔ ان میں میدا۔ واتت اور کف کے ناش کرنے والی چیزیں دینی چاہئیں۔ کلتھی۔ شیاماک۔ جو۔ مونگ۔ شہد کا پانی۔ منتو۔ نیم۔ وغیرہ۔ اور فکر۔ جاب اور شب بیداری۔ شہد ملا ترپھلا۔ گلو۔ ہرڑ۔ مستفراق۔ ان میں سے کسی کے ساتھ شہد ملا کر چاٹیں۔

رسونت۔ برہست پنچ مول۔ گوگل۔ شلاجیت۔ انکا ارنی کے رس کے ساتھ کھانا مفید ہے۔

داوڑنگ۔سونٹھ۔کھشار۔فولاد کا کشتہ۔شہد۔جو۔سفوف آملہ یہ یوگ بہت موٹاپے کے دوش کو دور کرتا ہے۔گھاں۔مرچ۔سونٹھ۔کٹوی۔ترپھلا۔سوہانجنہ۔واوڑنگ۔اتیس۔بھترا۔ہینگ۔سورچل زیرہ۔اجوائن۔دھنیا چیترا۔ہلدی۔دارہلدی۔بڑی کنڈیاری۔چھوٹی کنڈیاری۔ہپوشا۔پاٹھے کی جڑھ۔کینگ ان سب کا سفوف۔شہد۔گھی اور تیل کے ساتھ ملایا ہوا سولہ گنے ستوؤں کے ساتھ ملا کر پینے سے بہت موٹاپا اور اس سے پیدا ہوئے ہوئے دیگر روگ دور ہو جاتے ہیں۔نیز ہر روگ۔کاملا۔پھل بہری۔دمہ۔کھانسی۔گلے کا پکڑا جانا دور ہو جاتے ہیں بدھی۔میدا اور سمرتی بڑھ جاتی ہے۔کم ہوئی ہوئی اگنی تیز ہو جاتی ہے۔اور بھوک لگ آتی ہے۔

بہت دبلا پن۔سر میں چکر آنا۔کھانسی۔پیاس کی زیادتی۔اروچی۔چکناہٹ۔قوت ہاضمہ۔نیند۔بینائی۔قوت سامعہ۔بیرج۔اوج۔بھوک اور آواز کی کمی۔وستی۔دل۔سر۔جانگھوں۔رانوں۔ترک اور پسلیوں میں درد ہونا بخار۔بکواس۔کلانی۔قے۔پوروں اور ہڈیوں کا ٹوٹنا۔پاخانہ پیشاب وغیرہ کا رک جانا کثرت لنگھن سے پیدا ہو جاتی ہیں۔

موٹاپے سے دبلا پن اچھا ہے۔موٹاپے کی کوئی دوائی نہیں ہے۔اگر برنگھن دوائی دی جاوے۔تو اس سے چربی بہت بڑھ جاویگی۔اور اگر لنگھن کرایا جائے تو اس سے چربی تو کم ہو جائیگی۔مگر اگنی اور وات بڑھ جائیگی۔

دبلا پن میٹھی اور چکنی اشیائے پیٹ بھر کر کھانے سے دور ہو جاتا ہے موٹاپے کے مخالف اشیا کھانے سے دبلا پن اور دبلاپے کے مخالف

چیزیں کھانے سے موٹاپا پیدا ہو جاتا ہے۔

دُبلاپن میں کھانے پینے کی چیزیں اور ادویات سب روغن ہونی چاہئیں بے فکری۔ خوشی۔ شکم سیری اور نیند بھر کر سونے سے دُبلا آدمی بھی موٹا۔ تازہ بن جاتا ہے۔ گوشت کے برابر کوئی چیز جسم کو موٹا کرنے والی نہیں ہے۔ گوشت خور جانوروں کا گوشت بالخصوص موٹاپے کے تعدد کے لئے بڑا اہم مفید ہے۔ کیونکہ گوشت خور جانوروں کا گوشت محض گوشت ہی کا بنا ہوتا ہے۔ ثقیل اور آپ ترپن چیزیں موٹاپے کو دُور کرنے کے لئے اچھی ہیں۔ اور اس کے برعکس دُبلاپن کو دُور کرنے کے واسطے موٹاپاپن دُور کرنے کیواسطے جَو اور گیہوں دُبلاپن کو دور کرنے کے واسطے اچھے ہیں۔ اور دو نوں کرمی دونوں سے بنے اچھے ہیں۔ دوشوں کی گنتی کے مطابق گراہی اور بھید یہ طریقوں سے علاج کیا جاتا ہے۔ جس طرح بیماریاں دو طرح کی ہوتی ہیں ویسے ہی علاج بھی دو ہی طرح کے ہوتے ہیں۔

پندرہواں ادھیائے

اب قے آور ادویات کا بیان کیا جاتا ہے۔ اس ادھیائے کا نام شودھن آدی گن سنگرہ ادھیائے ہے۔

قے آور ادویات مین پھل۔ علیشی۔ لبھی اور کڑوی تونبی۔ نیم بہنی[1]۔ ... کڑوا کھیرا۔ کڑوا سنک۔ گوروا۔ گھگھر بیل۔ داڈنگ۔ جل سیت۔ جترا موشک

[1] یہ یک قسم کی بیل کا شرخ کریلے کے سا ... ہوتا ہے

دونو قسم کی توری - کریخوا - مگھر - سیندھا نمک - ورچ - الائچی - سرسوں[1] یہ قے آور ادویات ہیں -

مسہل ادویات | دنتی - تریوی - ترپھلا - اندرائن - تھوہر - شنکھنی - نیلنی لودھ - املتاس - کمپیلا - سورن کھشیری - دودھ اور موتر یہ مسہل ادویات ہیں

نزوہ وستی کرنے کی ادویات | مین پھل - کڑاسک - کٹھ - گھگر بیل - ملٹھی - ورچ - دش مول - دیودارو - راسنا - جو - سونف - دھامارگو - توری - کلتھ - شہد - نمک اور تریوی - یہ نزوہ وستی کی ادویات ہیں -

شرو ویرچن ادویات | واوڑنگ - چھڑ کنڈا - مگھر - مرچ - سونٹھ - دار ہلدی - اعلےٰ درجہ کی رال - سرس کے بیج - بڑی کنڈیاری کے بیج - سوہانجنے کے بیج - مہوے کا سار - سیندھا نمک - رسونت - چھوٹی الائچی - بڑی الائچی ہینگ پتری - یہ سب شرو ویرچن ادویات ہیں -

وات کو دور کرنے والی ادویات | دیودارو - تگر - کٹھ - دش مول - بلا - اتی بلا - ویرتادی گن[2] اور ودارٰی آدی گن[3] - یہ سب وات کو دور کرنے والی ادویات ہیں -

پت کو دور کرنے والی ادویات | دوروا - جوانسہ - نیم - بالسنہ - کوہنج بیج - گندرا - شتاور - شیت پاکی - پرینگو - نیگرودھ آدی گن[4] - پدمک آدی گن - شال پرنی - پرشٹ پرنی - کنول - سارو آدی گن[5] - یہ سب پت کے دور

---

[1] مین - اندرائن - مگھر - کڑاسک - واوڑنگ - الائچی - سرسوں - مین پھل قے کے لئے کام میں لائے جاتے ہیں - ملٹھی - بیل - ... اور ورچ بھی ... کام میں آتی ہے -

[2] ، [3] ، [4] ، [5] ان کا ذکر اسی رسالے میں آگے آئیگا -

کرنے والی ادویات ہیں:

کف کو دُور کرنے والی ادویات | ارگودی گن - ارک آدی گن - مشکک آدی گن - اسن آدی گن - سرس آدی گن - مُست آدی گن - وتسک آدی گن - یہ سب کف کو دُور کرنے والی ادویات ہیں۔

جیونیہ گن کی ادویات | جیونتی - کاکولی - کھشیر کاکولی - میدھا - مہا میدھا - مُدگ پرنی - ماش پرنی - رشبھک - جیوک - ملٹھی - یہ سب جیونیہ ادویات ہیں - اور زندگی بڑھاتی ہیں۔

وداری آدی گن کی اشیاء | سیالی - ارنڈ - میڈھا سنگی - چھوٹی اٹ ست - دیودارو - مُدگ پرنی - ماش پرنی - رشبھک - کوچ بیج - شتاور - جیونتی - جیوک - مہا شتاور - بڑی کنڈیاری - چھوٹی کنڈیاری - شالپرنی - پرشٹ پرنی - بھکٹ - سارودا - ہنس پاد -

یہ وداری آدی گن دل کے لئے مفید چیز ہے۔ اور جسم کو فربہ کرتا ہے - نیز وات پت کو دُور کرتا ہے - شوش - گلم - اعضا شکنی - اُوردھ شواش اور کھانسی کو دُور کرتا ہے۔

سارِوا آدی گن کی اشیاء | سارودا - خس - گنبھاری - مہوا - صندل سفید - صندل سُرخ - منٹی اور دھانہ -

یہ گن جلن - رکت پت - بخار اور پیاس کو دُور کرتا ہے۔

پدمک آدی گن کی اشیا | پدماک - پونڈیک - وردھی - طباشیر - دھی کاکڑا سنگی - گلو - جیونتی آدی گن -

---

له تا شه ان کا ذکر اسی ادھیائے میں آگے آئیگا۔

یہ دوائیں دودھ کے پیدا کرنے والی ہیں۔ وات پت کو دور کرتی ہیں۔ خوشی
دیتی ہیں۔ زندگی دیتی ہیں۔ موٹا کرتی ہیں۔ اور قوت باہ کو بڑھاتی ہیں۔

پروشک آدی گن کی اشیاء | فالسہ۔ کھجور۔ منقہ کا پھل۔ زیلی کے بیج۔
الماس۔ انار دانہ اور ساگون کا درخت۔ یہ دوائیں پیاس۔ امراض پیشاب
اور وات کو دور کرتی ہیں۔

انجن آدی گن | سرمہ۔ پریتگو۔ پھٹکڑی۔ کنول۔ نیلوفر۔ رسونت۔ الائچی۔
ملٹھی اور ناگ کیسر۔ یہ دوائیں زہر کے اثر۔ اندرداہ (اندرونی جلن) اور پت
کو دور کرتی ہیں۔

پٹول آدی گن | پرول۔ کوٹ۔ چندن۔ مورووا۔ گلو اور پاٹھا۔
یہ دوائیں کف۔ پت۔ فساد خون۔ بخار۔ زہر۔ قے۔ اروچی اور کاملا روگ
کو دور کرتی ہیں۔

گڈوچیادی گن | گلو۔ پدمک۔ نیم۔ دھنیا اور صندل سرخ۔ یہ دوائیں
پت۔ کف۔ بخار۔ قے۔ جلن۔ پیاس کو دور کرتی ہیں۔ اور قوت ہاضمہ کو پیدا کرتی ہیں۔

آرگھودی گن | [illegible]س۔ اندرجو۔ پاڑھا۔ [illegible]۔ نیم۔ گلو۔ مورووا۔ [illegible]
پاٹھا [illegible] پیلا بانسہ۔ پٹول۔ کرنج۔ دو قسم۔ ساگون۔ چترا۔ اج شرنگی
دم [illegible]۔ سرخ بانسہ اور گھونٹا (از قسم سپاری)۔
یہ دوائیں قے [illegible] خون۔ زہر۔ بخار۔ کف اور خارش کو دور کرتی ہیں۔ اور
زخم [illegible] کو صاف کر دیتی ہیں

اسن آدی گن | [illegible]۔ [illegible]۔ جوج [illegible]۔ جن۔ [illegible]
درخت از قسم [illegible]۔ سفید [illegible]

تاپلی. مروڑپھلی. چپٹن (ہر سہ قسم یعنی سُرخ. سفید اور زرد) تال. ڈھاک اگر. ساگون. سال. سپاری. گل دھاوہ. اندجو. چاگ کرن اور اشوکرن یہ دوائیں پھلبہری. فسادِ خون. کرم. پانڈوروگ اور چربی کی زیادتی کو دُور کرتی ہیں۔

ویرل آدی گن بڑنا. پیپلا. لسنہ. سُرخ باسہ. بشتاور. چترا. مورودا. بل. مروڑپھلی. بڑی کنٹیاری. چھوٹی کنٹیاری. کرنج ہر دو قسم. برڑ. ارنی. سہانجنا. گُشا اور بتاکو. یہ دوائیں کف. میدا اور مند اگنی کو دُور کرتی ہیں۔ اور بادی ورد سر. گلم. دراندرودھی کے لئے بڑی مفید ہیں۔

اُشاک آدی گن کلتر (شورنجی). نیلا تھوتھا. ہینگ. کسیس ہر دو قسم. سیندھا نمک اور سلاجیت. یہ دوائیں پیشاب کے درد سے آنے. پتھری. گلم. میدا اور کف کو دُور کرتی ہیں۔

ویرتر آدی گن خس. ارنی. الشورنکا. بانسہ. پاکھان بھید. بھکڑا. اٹ کٹ نیلا بانسہ. کاہی. ورکھشا دنی. نل. کشا ہر دو قسم. گُنٹھا. کن. گنٹھا. شیونک. مورودا. پیلا بانسہ. کرنب اور پارتھا. یہ دوائیں وات سے پیدا ہونے والی امراض. پتھری. ریگ مثانہ. پیشاب کے درد سے آنے اور موترگھات کو دُور کرتی ہیں۔

رودر آدی گن لودھر. لودھ پٹھانی. ڈھاک. سیاہ شالملی دیودارو. کاپھل. راسنا. کرنب. کیلا. اشوک. ایل بالو. گوپال دنک. شالملی. یہ دوائیں میدا اور کف کو دُور کرتی ہیں۔ یونی دوشوں کیلئے مفید ہیں۔ ستبھ (بکرم ہٹ) پیدا کرتی ہیں۔ رنگت کو صاف کرتی ہیں اور زہر کو دُور کرتی ہیں۔

ارک آدی گن — آک، یہ خیہ خیول والا آک۔ ناگ ونتی۔ لانگلی۔ بھرنگی۔ اسنا
مروڑ پھلی۔ کرنجوا۔ اپامارگ دچھد مدا، کٹک آدنی کنٹکرنج۔ شوبتیا ہردو قسم
اور انگدی کا درخت۔ یہ دوائیں کف۔ میدا اور وش کو دور کرتی ہیں۔
کرم اور فساد خون کے لئے مفید ہیں۔ خصوصاً برنوں کو صاف رکھنے
کے لئے نہایت ہی اعلے درجے کی ہیں۔

سُرس آدی گن — تلسی ہردو قسم۔ چھنچک۔ نیازبو۔ واوڑنگ۔ مروا۔
سوسا گنی۔ کاجل کسوندا کھشوک۔ سرس۔ بھڑنگی۔ رکت منجری۔ نکو۔
کلھل۔ کچلا۔ بھوترن اور بھوت کیشی۔
یہ دوائیں کف میدا اور کرم کو دور کرتی ہیں۔ زکام۔ کھانسی۔ دمہ اور
اروچی کو دور کرتی ہیں۔ برن کو صاف کرتی ہیں۔

مُشکک آدی گن — سوکھا۔ تقوہر۔ ترپھلا۔ چترا۔ ڈھاک دھاوہ اور ٹاہلی
یہ دوائیں گلم پرمیہ۔ پتھری۔ پانڈوروگ۔ میدا۔ بواسیر۔ کف اور شکر
کو دور کرتی ہیں۔

ولتسک آدی گن — کڑاسک۔ مورووا۔ بھرنگی۔ کوڑ۔ مرچ۔ سیاہ اتیس۔
تھوہر۔ الائچی۔ پاڑھا۔ زیرہ سفید۔ ارنوپھل۔ اجمود۔ سرسوں سفید۔ وسچ۔
زیرہ سیاہ ہینگ۔ واوڑنگ۔ اج گندھا اور پنج کول (کچھ۔ پپلامول
چب چترا۔ سونٹھ)۔ یہ دوائیں وات۔ کف۔ میدا۔ بگڑے ہوئے زکام
گلم۔ بخار۔ شول اور بواسیر کو دور کرتی ہیں۔

ویچ آدی گن — وچ۔ متھراں۔ دیودارو۔ سونٹھ۔ اتیس۔ ہرڑ۔ ہلدی۔ دار
ہلدی۔ ملٹھی۔ پرشٹ پرنی اور اندر جو۔

نکھ - ویاگھر نکھ - دیودارو - گرگنٹھ بہروزہ - گوگل - رال - کیسر - چنڈا - کندرو - سُرخ کیسر اور ناگ کیسر -

یہ دوائیں وات - کف اور وِش کو دُور کرتی ہیں - رنگ کو صاف بناتی ہیں خارش - پھنسی اور دھپڑوں کو دُور کرتی ہیں -

شیامادی گن ترپوی سیاہ - دنتی - دروَنتی - اودھ پچھانی - ترپوی سفید - لونتت - ساتلا - سورن کھشیری - اندرائن - تیپٹ کنڈا - کمبلا - گلو کرنجوا - وِش گندھا - املتاس - گنا اور پیلو -

یہ دوائیں گلم - زہر - اروچی - کف - دل کے درد اور مُدرکرچھر کو دُور کرتی ہیں

مندرجہ بالا جو تینتیس گن بیان کئے گئے ہیں - اگر ان میں سے کسی گن کی کوئی چیز نہ مل سکے - تو اُس کے بدلے میں ویسی ہی کوئی اور دوائی استعمال کی جا سکتی ہے - اور اگر کوئی دوائی نامناسب معلوم ہو - تو اُسے چھوڑ بھی دیا جا سکتا ہے -

یہ دوائیں دوشن اور دُوشیہ وغیرہ کا لحاظ رکھ کر کلک - کواتھ - سنیہہ اور لیپ وغیرہ طریقوں سے کھانے پینے - نسوار لینے اور انوواسن دستی وغیرہ کرنے سے سخت بیماریوں کو بھی دُور کر دیتی ہیں -

---

سولہواں ادھیائے

اب سنیہہ ودھی کا طریق بیان کیا جاتا ہے۔

ثقیل۔ سرد۔ رقیق۔ چکنی۔ نرم[1]۔ سنِگدھ[2]۔ مردو[3] اور سَر[4] دوائیں سنیہن ہوتی ہیں۔ مگر ان صفات سے مخالف دوائیں روکھشن ہوتی ہیں۔

گھی۔ مجا۔ چربی اور تیل سنیہوں میں سے افضل شمار کئے گئے ہیں۔ ان میں سے بھی گھی کا درجہ سب سے اعلےٰ ہے۔ کیونکہ اس میں دوسری دواؤں کے اثر کو جذب کرنے کی بڑی طاقت ہے۔ پت کو دور کرنے کے لئے گھی مجا سے۔ مجا چربی سے اور چربی تیل سے بڑھ کر ہے۔

وات اور کف کو دور کرنے کے لئے خلاف ازیں تیل چربی سے۔ چربی مجا سے اور مجا گھی سے بڑھ کر ہے۔ گھی سے تیل ثقیل ہوتا ہے۔ تیل سے چربی اور چربی سے مجا ثقیل ہوتا ہے۔ دو سنیہہ مل کر یمک کہلاتا ہے۔ تین مل کر تروِرت اور چار مل کر مہاں سنیہہ کہلاتے ہیں۔ سویدیہ[5] سنشودھیہ[6] مدھیہ[7]۔ زانی۔ ورزشی۔ فکرمند۔ بوڑھے بچے کمزور۔ دُبلے۔ خشکی والے رکت کھین۔ ویریہ کھین۔ جنہیں وات کا غلبہ ہے۔ بھٹروگی۔ اور ایسے آدمی جن کی آنکھیں بمشکل کھلتی ہیں۔ سنیہن کے قابل ہوتے ہیں۔

قوت ہاضمہ کی بنسبت کمزوری یا بنسبت تیزی۔ موٹاپا۔ لاغری۔ ران جکڑ جانا

---

[1] نرم اثر [2] چھونے میں نرم [3] قبض کشا [4] پسینہ لینے کو تیار
[5] ... [6] جلاب لینے کو تیار [7] شراب پینے والے

بتیسار۔ آم روگ۔ امراض گلو۔ گر (زہر)۔ اُدر روگ۔ مورچھا۔ قے۔ ارُچی۔ کف۔ پیاس کے غلبے۔ شراب کے لشے۔ اسقاط اور لنسوار۔ اینمہ یا جلاب کی حالت میں سنیہن نہیں کرنا چاہیئے۔

بچی۔ حافظہ۔ ذہانت اور قوت ہاضمہ کے خواہشمندوں کیلئے گھرت اچھا ہے۔
گرنھتی روگ۔ ناڑی روگ۔ کرمی روگ۔ کف۔ میدا اور وات روگوں کے مریضوں یا اُن لوگوں کے لئے جن کا معدہ بہت سخت ہے۔ اور جو پھرتی اور مضبوطی کی خواہش رکھتے ہیں۔ تیل اچھا ہے۔

وات۔ دھوپ۔ سفر۔ بوجھ۔ استری سنگ اور ورزش سے جن کے دھاتو کمزور ہو گئے ہیں۔ جن کی طبیعت میں خشکی زیادہ ہے۔ تکلیف اٹھانے کے عادی تیز ہاضمہ والے اور ایسے آدمیوں کے لئے جن کے مسام وات سے رُک گئے ہیں۔ مجا اور چربی مفید ہیں۔
چربی۔ وجع مفاصل۔ ہڈیوں کے درد۔ مرم ستھانوں کے درد۔ گوشت کے درد۔ جل جانے کے درد۔ چوٹ لگنے کے درد۔ یونی۔ کان اور سر کے درد کے لئے بالخصوص مفید ہیں۔

تیل کا پراورش میں۔ گھی کا شرد رتو میں اور چربی و مجا کا مادھو میں استعمال کرنا چاہیئے۔ سادھارن رتو (معتدل موسم) میں جبکہ آسمان صاف ہو۔ دن کے وقت سنیہہ کا استعمال کرنا چاہیئے۔
اگر بیماری میں ضرورت پڑے۔ تو سردی میں بھی تیل کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔ گرمی میں رات کے وقت گھی کا استعمال کرنا چاہیئے۔
موسم گرما میں پِت کی زیادتی۔ وات کی خرابی اور ایسی خرابیوں میں جن کا

تعلق پت سے ہے۔ سنیہن کرم کے لئے رات کے وقت گھی استعمال کرنا چاہیئے
ان حالات کے علاوہ رات کے وقت گھرت استعمال کرنے سے
وات کف کی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔
اور ان حالات میں دن کے وقت گھرت استعمال کرنے سے پت
کی خرابیاں ظاہر ہو جاتی ہیں۔
سنیہ کا استعمال بکثرت سے کرنا چاہیئے۔ کھانے والی چیزوں میں یا ان کے
ساتھ یا دستی۔ نسوار۔ مالش۔ ورگنڈوش کے ذریعے سے۔ سر۔ کان۔
اور آنکھ کے ترپن سے۔ رس بھید کے لحاظ سے سنیہ کے دوسری
چیزوں سے دب جانے یا کم ہونے کی وجہ سے سنیہ پان کی چوشٹھ وچار ہیں
اکیلے سنیہ پان کی کوئی وچارنا نہیں ہے۔
سنیہ پان کا وہی طریقہ اچھا ہوتا ہے جس سے سنیہن کرم جلدی ہو جائے۔
سنیہ پان کی تین ماترا ہوتی ہیں (۱) ہرسو (۲) مدھیہ اور (۳) اتم
جو ماترا دو پہر میں ہضم ہو جائے۔ وہ ہرسو کہلاتی ہے۔ جو چار پہروں میں
ہضم ہو۔ اس کو مدھم اور جو آٹھ پہر میں ہضم ہو۔ وہ اتم ماترا کہلاتی ہے۔
ان سے بھی کم ماترا "ہرسیسی" کہلاتی ہے۔ دوش وغیرہ کا لحاظ رکھ کر
پہلے ہی ماترا شروع کرنی چاہیئے۔
پت [illegible] ہضم ہونے پر اکیلا سنیہ پان اتم ماترا میں [illegible]
کے لئے اچھا۔ [illegible] بھوک لگی ہوئی ہو [illegible] مدھم ماترا
کا سنیہ پان شمن کرم کے لئے اچھا ہوتا ہے۔
دن مدھیہ وغیرہ کے ساتھ کھانے میں ملا کر تھوڑی مقدار میں سنیہ پان کرنا

درگنجن ہوتا ہے۔ یہ سنیہہ بچے۔ بوڑھے۔ زیادہ پیاس والے۔ سنیہہ سے متنفر۔ شراب کے عادی۔ زانی۔ سنیہہ پان کے عادی۔ کمزور ہاضمہ والے۔ آرام پسند۔ عیش طلب۔ نرم معدے والے۔ تھوڑے دوشوں والے اور دُبلے اشخاص کے لئے نیز موسم گرما میں بھی مفید ہوتا ہے۔ کھانے کے شروع میں استعمال کیا ہُوا سنیہہ جسم کے نچلے حصے کے امراض کو۔ کھانے کے درمیان میں کھایا ہُوا جسم کے درمیانے حصے کے امراض کو۔ کھانے کے بعد کھایا ہُوا جسم کے اُوپر کے حصے کے امراض کو دُور کرتا ہے۔ اور اسی ترتیب سے جسم کے اعضا کو بھی طاقت دیتا ہے۔ اگر اکیلا سنیہہ پان کیا جائے۔ تو اس کے بعد گرم پانی پینے سے سنیہہ بخوبی ہضم ہو جاتا ہے۔ منہ کی لیس صاف ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر سنیہہ پان کے لئے بھلاوہ کا تیل پیا جائے۔ تو اس کے بعد گرم پانی نہ پینا چاہیئے۔

اگر گھی کے ہضم ہونے میں کوئی شبہ ہو۔ تو بھی گرم پانی پینا چاہیئے۔ اس سے ڈکار کھُل کر آجاتا ہے۔ جسم ہلکا ہو جاتا ہے۔ اور کھانے کی خواہش پیدا ہو جاتی ہے۔ جس شخص نے سنیہہ پان آج یا کل کرنا ہو۔ یا کیا ہُوا ہو۔ اُسے غذا مناسب مقدار میں کھانی چاہیئے۔ اور وُہ غذا پتلی۔ گرم۔ اَن ابھشیندی ہونی چاہیئے۔ مگر زیادہ مرغن نہ ہو۔ اور متفرق اشیائے مرکّب بھی نہ ہو۔ ایسے شخص کو گرم پانی کا استعمال رکھنا چاہیئے۔ برہمچاری رہنا چاہیئے۔ صرف رات کے وقت سونا چاہیئے۔ حاجات ضروریہ کو روکنے۔ ورزش۔ غصّہ۔ افسوس۔ سردی اور دُھوپ۔ تیز ہوا۔ سفر سواری۔ بولنے۔ یوگ ابھیاس آسن جما کر بیٹھنے۔ بہت نیچی یا بہت اُونچی نشستگاہ پر بیٹھنے۔ دن کے وقت سونے

دہی، ٹمیں اور ڈھول سے اُتنے دنوں تک بچنا چاہیئے۔ جتنے دن تک سنیہ
پان کرے۔ اور اس کے بعد بھی اتنے ہی دنوں تک چھوڑے رکھیں۔

وَمن وِریچن وغیرہ کرموں میں عموماً یہی طریقہ عمل میں لایا جاتا ہے۔ بیماری
وغیرہ سے جو شخص کمزور ہو جاتے ہیں۔ اُن کیلئے بھی یہی طریقہ عمل میں لایا جاتا ہے
ونیہہ پان شمن کی خاطر کیا جاتا ہے۔ اس میں جلاب کا سا ہی پرہیز کرنا چاہیئے۔
نرم معدے والوں کے لئے گھرت پان صرف تین دن تک ہی کافی ہوتا ہے۔
اور سخت معدے والوں کے لئے گھرت پان سات دن تک کرنا چاہیئے۔
یا اتنے دنوں تک جب تک کہ اچھی طرح سے آدمی سنگدھ نہ ہو جائے۔
سنیہ کے ٹھیک ہو جانے کے بعد اگر گھی پیا جائے۔ تو ساتمیہ ہو جاتا
ہے۔ (یعنی جسم میں ہی مل جاتا ہے)۔ ٹھیک سنگدھ کی یہ علامات
ہیں۔ بادِ مخالف کا اخراج۔ قوتِ ہاضمہ کی تیزی۔ پاخانے کا چکنا اور نرم ہو
جانا۔ ڈکار میں سنیہ کا مزہ آنا۔ تکان ی معلوم ہونا۔ اس کے مخالف علامات
روکھشن کی ہوتی ہیں۔ زیادہ سنگدھ ہونے کی حالت میں پانڈو روگ ہو
جاتا ہے اور ناک۔ منہ اور گُدا سے پانی بہنے لگتا ہے۔

سنیہ پان کے پہلے۔ درمیان یا پیچھے نامناسب مقدار میں غیر مفید۔ بے
وقت اور اُلٹ پلٹ آہار وہار رکھنا ذیل کی بیماریاں پیدا کر دیتا ہے:۔
سوجن۔ بواسیر۔ غنودگی۔ جکڑاہٹ۔ بیہوشی۔ خارش۔ فسادِ خون۔ بخار
۔ جی متلانا۔ شول۔ اپھارہ۔ سر میں چکر آنا۔ وغیرہ

سنیہ ویاپت سے ان بیماریوں کے پیدا ہو جانے پر جیسی بیماری ہو اس
کا ویسا ہی علاج کرنا چاہیئے۔ مگر عام طور پر بھوک پیاس کا روکنا۔ بیٹھنا۔

(ستے کرنا) لپسینہ لینا۔ خشک [illegible]۔ غذا کا کھانا۔ خشک دوائی کا استعمال۔ تکر ارشٹ کھل۔ اُدال۔ شیاماک جو۔ کودوں۔ مگھ۔ ترپھلا۔ شہد۔ ہرڑ۔ گوموتر اور گوگل ان بیماریوں سے [illegible] ت ہیں۔

سنیہہ پان کے استعمال کے بعد ان اشیائکے استعمال سے جو خشکی پیدا ہو جاتی ہے۔ اُس کا اندازہ لنگھن (فاقہ کشی) کی علامات سے لگانا چاہیئے۔ جس آدمی کو ٹھیک [illegible] ہوگیا ہے۔ اُسے سوید کرم کرنا چاہیئے۔ اور غذا پتلی اور گرم مثلاً جنگلی جانوروں کے گوشت کا شوربا کھانا چاہیئے۔

جس شخص کو سنیہہ ٹھیک ہوگیا ہے۔ اُسے تین دن ٹھہر کر ویچن ادویات کھانی چاہئیں۔ جس شخص سے قے کرنی ہو۔ اُسے ایک دن پہلے ایسی چیزیں کھانی چاہئیں جن سے [illegible] بل جائے۔

جن آدمیوں کے بدن میں گوشت۔ چربی اور کف زیادہ ہیں۔ جن کی قوت ہاضمہ و ششم (بے ترتیب) ہے جن کے جسم میں سنیہہ کا پہلے ہی بہت اثر رہتا ہے۔ ان سب کو پہلے روکھش کرم کرنا چاہیئے۔ اور پھر سنیہہ کریں اس طرح کرنے سے سنیہہ کی زیادتی کی بیماریاں نہیں پیدا ہوتیں۔ جو سنیہہ اسانتک ہو جائے۔ وہ صرف پاخانہ۔ پیشاب وغیرہ ملوں کو بلا دیتا ہے۔

بچے۔ بوڑھے یا سنیہہ پان کے پرہیزوں کو برداشت نہ کرسکنے والے اشخاص کو مفصلہ ذیل یوگوں میں سے کوئی یوگ دینا چاہیئے۔ ان سے فوراً سنیہہ ہو جاتا ہے۔ اور طبیعت خراب نہیں ہوتی۔

(۱) موٹے تازے جانوروں کے گوشت کی یخنی سنیہہ میں بگھار کر دینے سے۔ یا (۲) تلوں کا سفوف۔ سنیہہ اور میٹھا ملا کر دینے سے۔ یا (۳) کھچڑی سنیہہ

ملا کر دینے سے یا (۴) دودھ سے تیار کردہ دودھی گھی ملا کر گرم گرم پینے سے یا (۵) دہی کی ملائی گڑ ملا کر دینے سے۔ یا (۶) چار دن سینہہ اور چاول ملا کر (جن میں سے ہر ایک کا وزن ایک پرسرت ہو) بنائی ہوئی پیا دینے سے۔ یا (۷) کوئی پیا گھی میں بگھاری ہوئی دینے سے فوراً سینہہ ہو جاتا ہے۔ اور طبیعت خراب نہیں ہونے پاتی۔ ان ساتوں کو سدیا سنیہن کہتے ہیں۔ سینہہ میں زیادہ نمک ملا کر پینا بھی سدیا سنیہن ہو جاتا ہے۔ کیونکہ نمک ابھشیندی ہوتا ہے۔ روکھا نہیں ہوتا۔ سوکھشم ہوتا ہے۔ گرم ہوتا ہے۔ اور سارے جسم میں فوراً پھیل جاتا ہے۔

گڑ۔ آنوپ جانوروں کا گوشت۔ دودھ۔ تِل۔ ماش۔ سُرا اور دہی کو مفصلہ ذیل امراض میں سینہہ کی خاطر ہرگز استعمال نہ کرنا چاہیئے۔ یعنی فساد خون۔ سوتھ اور پرمیہہ میں۔ ان امراض پر ترپھلا۔ گھدہ ہرڑ گوگل وغیرہ سے پکائے ہوئے سینہہ کا حسب ضرورت استعمال کرائیں ان سے کوئی خرابی نہیں پیدا ہوتی۔

جو شخص بیماریوں سے کمزور ہو گئے ہیں۔ ان کو قوت ہاضمہ کے بڑھانے اور جسم کے موٹا کرنے والے سنیہن استعمال کرانے چاہئیں۔

سینہہ کے استعمال کرنے والے آدمی کی قوت ہاضمہ تیز ہو جاتی ہے۔ گوشت اندر سے صاف ہو جاتا ہے۔ دہاتو پوری طاقت کو حاصل کر لیتے ہیں۔ قوت اور رنگت ٹھیک ہو جاتی ہے۔ اندریاں مضبوط ہو جاتی ہیں۔ بڑھاپا نہیں آتا۔ اور سو سال تک زندگی قائم رہتی ہے۔

پلہ ایک وزن کا نام ہے۔

سترھواں ادھیائے

اب سوید ودھی ادھیائے کا بیان کیا جاتا ہے۔ جس میں پسینہ دینے کی تدابیر کا ذکر ہے۔

سوید چار طرح سے ہوتا ہے (۱) تاپ (حرارت) (۲) اُپ ناہ (باندھنے) (۳) اُوشم (بھاپ) اور (۴) دَرَوْ (مائعات) سے

تاپ سوید آگ سے تپائے ہوئے کپڑے۔ لوہے کے ٹکڑے۔ یا ہاتھ کی ہتیلی سے گرمی پہنچا کر پسینہ دینے کو تاپ سوید کہتے ہیں۔

اُپ ناہ سوید وسچ۔ کنو (شراب کی تلچھٹ)۔ سونف۔ دیودارو۔ دھنیا تمام خوشبودار اشیا۔ راسنا ارنڈ کی جڑھ اور گوشت وغیرہ اشیا میں بہت سا نمک۔ سنیہ چکر (کھٹائی)۔ تکر اور دودھ ملا کر باندھ کر پسینہ دینے کو اُپ ناہ سوید بولتے ہیں۔ مندرجہ صدر اُپ ناہ سوید صرف وات کی خرابیوں کے لئے مفید ہے۔ وات کف کی خرابی میں سُرس آدی گن سے تیار کردہ اُپ ناہ سے سویدن کرنا مفید ہوتا ہے۔

وات پت کی خرابی میں پدمک آدی گن سے تیار کردہ اُپ ناہ سے پسینہ لینا مفید ہوتا ہے۔

اس قسم کے سوید کو سالوَن سوید بھی بولتے ہیں۔ اس عمل کو کئی بار کرنا چاہیئے تر اور گرم تاثیر والے نرم چمڑے سے جس سے بُو نہ آتی ہو۔ سوید کے لئے مندرجہ صدر اشیاء کو باندھنا چاہیئے۔

چمڑے کے نہ ملنے کی حالت میں وات ناشک پتے۔ کمبل اور ریشمی کپڑا باندھ دینا چاہیئے۔

رات کے وقت باندھا ہُوا آپ نا دِن کے وقت۔ اور دن کے وقت کا باندھا ہُوا رات کو کھول دینا چاہیئے

اوشم سوید | انگارکا (لیٹی)۔ مٹی کے ڈھیلے۔ ٹھیکرے۔ اُپلے۔ پتھر۔ ریت۔ پتے۔ چاولوں کے چھلکے۔ اُپلوں کے چُورے اور دُھول وغیرہ چیزوں سے دیش کال کا لحاظ رکھ کر گرمی پہنچانے کو اُوشم سوید کہتے ہیں۔

دَرَوْ سوید | سوہانجنا جس۔ ارنڈ۔ کرنجوا تلسی۔ ارجک۔ شریں (مرس) بالنسہ۔ بانس۔ آک۔ چنبیلی اور شیوناک وغیرہ کے پتے۔ وچا آدی گن آنوپ اور اودک جانوروں کے گوشت اور دش مول لے کر دوش کی ضرورت کے موافق ان میں سنیہہ ملائیں اور سُرا۔ سرکہ۔ پانی اور دُودھ وغیرہ میں پکا کر گھڑے یا ملکے میں بھر لیں۔ پھر تکلیف زدہ حصہ کو سنیہہ سے تر کر کے اور کپڑے سے ڈھانپ کر جس طرح سے آرام معلوم ہو۔ اُس حصے پر اُس کاڑھے سے سینچن کریں۔

اگر سارے جسم میں وات کی خرابی ہو۔ تو اسی کاڑھے سے کُنڈ بھر کر اُس میں مریض کو بٹھا دینا چاہیئے۔

یہ تدبیر بواسیر اور سوتر کرچھر وغیرہ بیماریوں کی حالت میں عمل میں لائی جاتی ہے جو شخص پسینہ لینا چاہے۔ اُسے بے ہوا مکان میں ٹھہرنا چاہیئے۔ اور اندرونی و بیرونی طور پر سنگدھ ہو لینا چاہیئے۔ اور اُس وقت سوید لینا چاہیئے جبکہ کھانا ہضم ہو چکا ہو۔

مرض مریض۔ ملک اور موسم کے لحاظ سے مدھم۔ اُتم اور اگھوسوید لینا چاہیئے۔
کف والے اشخاص کو رو کھش سوید لینا چاہیئے۔ نیز پہلے اُسے اندرونی
اور بیرونی طور پر روکھشن کرم کر لینا چاہیئے۔ کف وات میں روکھشن اور
سنگدھ مخلوط سوید لینا چاہیئے۔ مگر جب وات آم آشئے میں ہو۔ تو پہلے
روکھشن اور پھر سنگدھ سوید لینا چاہیئے۔ اور جب کف پکوآشئے میں ہو۔
تو پہلے سنگدھ اور پھر روکھشن سوید لینا چاہیئے۔
اسی طرح دوسرے مقامات کا بھی خیال رکھیں۔
رکھشنوں میں تھوڑا پسینہ دینا چاہیئے۔ آنکھوں۔ فوطوں اور دل کے
مقامات پر نسبت کم پسینہ دینا چاہیئے۔ یا دینا ہی نہ چاہیئے۔
پسینہ لینے والے آدمی کا درد اور سردی دُور ہو جاتے ہیں۔ اور اُس کے
اعضا نرم ہو جاتے ہیں۔ ایسے آدمی کے بدن کو ملنے کے بعد شان کرائیں
پھر سینہہ ودھی کی ہدایات کو عمل میں لائیں۔ جن کا پہلے بیان ہو چکا ہے۔
اگر پسینہ کافی سے زیادہ ہو جائے تو رکت پت۔ پیاس۔ مورچھا۔ اعضا شکنی
آواز بیٹھ جانا۔ سر چکرانا۔ جوڑوں کا درد۔ بخار۔ سُرخ اور سیاہ دھپڑ اور
ٹتے وغیرہ عوارض آُمنہ دکھاتے ہیں۔
ایسی حالت میں ستمبھن (پسینہ روکنے والی) ادویات دینی چاہئیں۔ ستمبھن
ادویات وش۔ کھشار۔ اگنی۔ اتیسار۔ قے اور موہ وغیرہ امراض کے لیئے
مفید ہوتی ہیں۔
سویدن ثقیل۔ تیز اور گرم ہوتا ہے۔ اور ستمبھن اس کے برعکس۔
ہی۔ ستمبھ۔ سر۔ سنگدھ۔ روکھش اور سوکھشم دوائی سویدن (پسینہ آور) ہوتی ہے

شلکمشن۔ روکھی۔ سوکھشم۔ سر اور وَرَدْ دوائی ستبھن ہوتی ہے۔ بالعموم کڑوی کسیلی اور میٹھی اشیا ستبھن ہوتی ہیں۔ طاقت کے آجانے اور مرض کے دُور ہو جانے پر آدمی قایم ہو جاتا ہے۔

اگر اتی ستبھن ہو جائے۔ تو چمڑے اور سنایو میں کھنچاوٹ ہو جاتی ہے۔ لرزہ ہو جاتا ہے۔ دل۔ زبان اور جبڑے پکڑے جاتے ہیں۔ پاؤں۔ ہونٹ۔ چمڑا اور ہاتھ سیاہ پڑ جاتے ہیں۔

مفصلہ ذیل مریضوں کو کبھی لپین نہ دینا چاہیئے۔

بہت موٹے۔ زیادہ خشکی والے۔ کمزور۔ مورچھت۔ ستبھن کے قابل۔ اُپا گمشت (سل والے)۔ جن کا جسم سیاہ پڑ گیا ہو۔ جنہیں شراب سے کوئی تکلیف پیدا ہوئی ہو۔ دُھند والے۔ اُدر روگی۔ زہرباد والے۔ کُشٹ والے فسادِ خون والے۔ سوکھے کے مریض۔ وات رکت کی تکلیف والے۔ دودھ دہی۔ سنیہہ اور مدھو پینے والے۔ جلاب لینے والے۔ جن کی ڈھنڈی باہر نکل آتی ہو۔ جن کی گدا جل گئی ہو۔ جن کا جی متلاتا ہو۔ غصہ۔ خوف اور افسوس والے۔ بھوکے یا پیاسے۔ کاملا۔ پانڈو اور میہہ کے بیمار۔ پت کے غلبہ والے۔ حاملہ۔ حائضہ اور زچہ مستورات۔ اِن اشخاص کو کبھی لپینہ نہ دینا چاہیئے۔ لیکن اگر سخت ضرورت ہو۔ تو انہیں مردو سوید دیا جا سکتا ہے

دمہ۔ کھانسی۔ زکام۔ ہچکی۔ اپھارہ۔ قبض۔ سورَبھید۔ وات روگ۔ کف۔ آم۔ ستبھہ۔ بھاری پن۔ انگ مرد۔ کمر۔ پیٹھ۔ پسلی۔ کوکھ۔ جبڑوں کے درد خوطوں کے بڑھ جانے۔ کھلی روگ۔ آیام (کبڑا پن)۔ وات کنٹک۔ مُوتر کرچھ اربُد۔ گرنتھی۔ شُکر اگھات اور آم وات وغیرہ امراض میں مناسب طریق او

مناسب ادویات سے پسینہ دینا چاہیئے۔
میدا اور کف کی زیادتی والے اور وات روگی کو اگنی کے بغیر پسینہ دینا مفید ہوتا ہے۔
بے ہوا مکان میں بیٹھنا۔ بھاری کپڑا اوڑھنا۔ خوف دلانا۔ گرم تاثیر والی ادویات کا آپ ناہ کرنا۔ یدھ۔ غصہ۔ کثرت شراب خوری۔ بھوکا رہنا اور دھوپ میں بیٹھنا آگ کے بغیر پسینہ لا دیتے ہیں۔
جو دوش سینہ سے ڈھیلے پڑ گئے ہوں۔ خواہ وہ گوشت کے حصے میں ہوں یا دھاتوؤں میں یا سروتوں میں چھپے ہوئے ہوں۔ یا شاکھا یا ہڈیوں میں ٹھہرے ہوئے ہوں۔ یہ سب سوید سے نرم ہو کر گوشٹ میں چلے جاتے ہیں اور مناسب جلاب سے خارج ہو سکتے ہیں۔

اٹھارہواں ادھیائے

اب دمن اور وریچن ودھی کا بیان کیا جاتا ہے۔
کف کی زیادتی کی حالت میں قے کرانی چاہیئے۔ نیز جبکہ کف دوسرے دوشوں سے ملی ہوئی اور غالب ہو۔
پت کی زیادتی یا دوسرے دوشوں سے ملی ہوئی پت کے غلبے کی حالت میں جلاب دینا چاہیئے۔
مفصلہ ذیل مرضوں میں قے کرانا بالخصوص اچھا ہوتا ہے۔ یعنی نئے بخار [illegible] پت وات (جبکہ کف کو بائی ہو) راج یکشما (تپ دق)

گشٹ۔ پرسیہ۔ اپچی (بہنے والی بھیروں)۔ گرنتی۔ فیل پا۔ اُنماد۔ کھانسی۔ دمہ۔ دل کا اُچھلنا۔ زہر باد۔ ستنیہ دوش اور اُوپر کے حصۂ جسم کی بیماریوں میں مفصلہ ذیل مریضوں کو کبھی قے نہ کرانی چاہیئے۔

حاملہ عورات۔ خشکی والے۔ بھوکے۔ دائم المریض۔ بچے۔ بوڑھے۔ دُبلے۔ موٹے۔ ہردے روگی۔ کھشت اور اُرا کھشت والے۔ کمزور۔ لگاتار قے سے ستائے ہوئے۔ تلی۔ دھند اودرکی روگ کے مریض۔ اُردھ پرورت وایو اور رکت والے۔ اینمہ لینے والے۔ آواز بیٹھ جانے والے۔ موترا گھات والے۔ اُدر روگ والے۔ گلم روگ والے جنہیں قے بمشکل آتی ہو۔ تیز قوت ہاضمہ والے۔ بواسیر والے۔ اپھارے کے مریض۔ سر چکرانے والے۔ پیٹ کی چلنی والے۔ پسلی کے درد والے اور وات روگ والے مریضوں کو قے کرانے سے مختلف عوارض پیدا ہو جاتے ہیں۔

مندرجہ ذیل حالتوں میں قے کرانے کا کوئی ہرج نہیں ہے۔ جب زہر کھایا گیا ہو اور جب بدہضمی میں یا متضاد کھانا کھایا گیا ہو۔ لگاتار قے سے پہلے پہلے جن امراض کا نام لکھا جا چکا ہے۔ اُن میں اودآم جو رہیں ۔ہوم سے پہلے لکھا ہے۔ا کوئی کرم نہ کرنا چاہیئے۔

بدہضمی والے اشخاص کسی بھی کرم کے قابل نہیں ہوتے۔

جلاب کے قابل امراض کی تفصیل یہ ہے۔ گلم روگ۔ بواسیر۔ جو پھوٹ۔ ویگ۔ کالا پُرانا بخار۔ اُدر روگ۔ گر۔ قے۔ تلی۔ بلیک۔ ودردھی۔ دھند کا بخ روگ۔ ابھشیندی روگ (آنکھیں دُکھنے آنا)۔ پکوآشئے کا دنہ۔ یونی اور شکر آشئے کی خرابی۔ پیٹ کے کرم برن روگ۔ اُردھو وت رکت۔ وات رکت

موترا گھات۔ قبض اور کشٹ وغیرہ بیماریاں جن میں قے کرانے کی ہدایت ہے۔ یہ سب امراض جلاب کے قابل ہوتے ہیں:-

نئے بخار والے۔ کمزور ہاضمہ والے۔ جن کے رکت پت کا رُخ نیچے کو ہو۔ جن کی گدا میں زخم ہو۔ اتیسار کے مریض۔ جن کے اندر شلیہ ہو۔ آستھاپن (دائیں کئے گئے) جن کا کوشٹ سخت ہو۔ اتی سنگدھ اور شوش روگی۔ جلاب کے قابل نہیں ہوتے۔

معتدل موسم میں جبکہ سویدن اور سنگدھ کر لیا گیا ہو۔ اور ایک دن پہلے مچھلی۔ ماش۔ تل وغیرہ کھانے سے کف اُبھر آیا ہو۔ کھانا بخوبی ہضم ہو چکا ہو۔ اور رات کو خوب نیند بھر کر آئی ہو۔ صبح کے وقت منترا اور منگلاچار پڑھ کے نیز کوشٹ کا خیال رکھ کر مشرق کی طرف منہ کر کے قے کی دوائی دینی چاہیئے۔

کم سنگدھ ہونے والے اشخاص کو دوائی پلانے سے پہلے پیا کے ساتھ گھی پلا دینا چاہیئے۔

بچے۔ بوڑھے۔ کمزور۔ نامرد اور ڈرپوک آدمیوں کو مرض کے لحاظ سے شکم سیر ہو کر شراب پلا دینا چاہیئے۔ دُودھ۔ گنے کا رس اور ماش رس مرض کے موافق شہد یا سیندھا نمک ملا کر قے کی دوائی دینے سے پیشتر پلا دینے چاہئیں۔ اور دوائی پلانے سے پہلے یہ منتر پڑھیں۔ (یہاں پر اصل منتروں کے لکھنے کی ضرورت نہ سمجھ کر صرف اُنکا ترجمہ درج کر دیا جاتا ہے)

برہم۔ دکھش۔ اشونی کمار۔ رُدر۔ اندر۔ بھُو۔ چندر۔ ارک۔ انِل۔ انَل۔ رِکھی اوشدھی گرام اور بھوت سنگ تیرے موافق ہوں۔ یہ اوشدھ تجھے

ایسا فائدہ دے۔ جیسے رشیوں کی رسائن۔ دیوتوں کا امرت اور ناگوں کا
سُدھا مفید ہوتا ہے۔ بھگوان جو ویدوں کا وید اور عظیم شان والا ہے۔
جو کامل گیان ہے۔ ایسے پرماتن کو نمسکار ہو۔ اور یہ دوائی تیرے لئے
نہایت شبھ نتیجہ والی ہو۔

دوائی پی کر تھوڑی دیر دوائی کا خیال رکھیں۔ اور قے کا انتظار کریں۔
جب جی متلانے لگے اور منہ سے پانی آنے لگے۔ تو قے کردیں۔ اور
قے لانے کے لئے دو انگلیاں یا نرم سی نال کے ساتھ حلق اور تالو کو
چھوئیں۔ لیکن قے کرنے کے لئے زور نہ لگانا چاہیئے۔ اور نہ ہی حلق اور
تالو کو چوٹ لگانی چاہیئے۔ اس کا مقصد صرف یہ ہے۔ کہ قے نہ بھی آتی ہو
تو آسانی آ جائے۔ جو آ رہی ہو۔ وہ جاری رہے۔ قے کرتے وقت
گھٹنوں کے بل بیٹھنا چاہیئے۔

قے کرنے والے شخص کے دونوں کندھوں اور سر کو تھامے رکھنا چاہیئے
اور ناف اور پیٹھ کو آہستہ آہستہ ملنا چاہیئے۔

کف کی زیادتی کی صورت میں تیز۔ گرم اور چرپری چیزوں سے۔ پت
کی زیادتی میں میٹھی اور سرد چیزوں سے اور کف وات کی خرابی میں چکنی
ترش اور نمکین چیزوں سے قے کرانی چاہیئے۔ اور جب تک کف نہ خارج
ہو جائے۔ قے کراتے رہیں۔ مگر پت کے دکھائی دینے پر قے کو بند کر دینا چاہیئے۔
جس شخص کو قے کم آتی ہو۔ اسے گرم آملے۔ سرسوں اور نمک ملے
پانی سے [illegible] قے کرانی چاہیئے۔
[illegible] قے [illegible] ہے۔ یا [illegible] آئے۔ یا صرف دوائی ہی نکلے۔ تو اسے

ایوگ سمجھنا چاہیئے۔ اس سے تھوک کا بہنا۔ خارش۔ چھپاکی اور بخار وغیرہ عوارض ہو جاتے ہیں۔ اگر قے کا یوگ ٹھیک ہو جائے۔ تو قے رک کر نہیں آتی۔ پہلے کف خارج ہوتا ہے۔ پھر پت اور پھر وات۔ جب قے کا اتی یوگ ہو جائے۔ تو اس میں جھاگ۔ مختلف رنگ اور خون کی آمیزش دکھائی پڑتی ہے۔ جسم پتلا ہو جاتا ہے۔ جلن ہوتی ہے۔ گلا سوکھتا ہے آنکھوں تلے اندھیرا آجاتا ہے۔ سر چکرانے لگتا ہے۔ سخت قسم کی وات کی خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ بلکہ خون کے نکل جانے سے موت تک واقع ہو جاتی ہے۔ اگر ٹھیک یوگ ہو جائے۔ تو قے کرنے والے کو تھوڑی دیر آرام دیکر دھوم پان کرانا چاہیئے۔ اور گرم پانی پینے وغیرہ کی ہدایات پر عمل کرنا چاہیئے۔ جو سنیہہ پان ودھی ادھیائے میں بیان کی گئی ہیں۔ پھر شام کے وقت اور اگلی صبح کو بھوک لگنے پر پہلے نیم گرم پانی سے سنان کرنا چاہیئے۔ پھر رکت شالی چاول کھائیں۔ اور پیا آدی کرم کو عمل میں لاتے ہوئے غذا کو بڑھاتے جائیں۔ جن کا ذکر آگے آتا ہے۔

اگر پردھان شدھی کی گئی ہو۔ تو پہلے تین وقت پیا۔ پھر تین وقت ولیپی۔ پھر تین وقت اکرت یوش[1]۔ پھر تین وقت کرت یوش[2] پھر تین وقت مالش رس (یخنی) کھائیں۔ اور ساتویں دن معمولی غذا کھانے کی اجازت ہے۔

اگر مدھیہ شدھی کی گئی ہو۔ تو پہلے دو وقت پیا۔ پھر دو وقت ولیپی۔ پھر دو وقت اکرت یوش۔ پھر دو وقت کرت یوش۔ پھر دو وقت مالش رس۔

---

[1] چنے۔ مونگ وغیرہ کا پکا ہوا [illegible] جس میں نمک مرچ مصالحہ ڈالا گیا ہو۔
[2] یہی بس مصالحہ [illegible]

اور چھٹے دن معمولی غذا کھائیں۔

مردو شدھی کی حالت میں پہلے ایک وقت پیا۔ پھر ایک وقت ولیپی۔ پھر ایک وقت اُکرت یُوش۔ پھر ایک وقت کرت یوش۔ پھر ایک وقت مانس رس اور تیسرے دن کی رات کو معمولی غذا کھائیں۔

جیسے تھوڑی سی آگ۔ لکڑی۔ گوبر وغیرہ کے ذریعے سے بڑھ جاتی ہے۔ اور سب کچھ بھسم کر ڈالنے کی خاصیت رکھتی ہے۔ اسی طرح جسم کی اندرونی حرارت پیا آدی کرم کے ذریعے سے بڑھ جاتی ہے۔

مردو شدھی میں (جو قے کے ذریعے سے کی گئی ہو) چار دفعہ قے کا آنا اچھا ہوتا ہے۔ مدھیہ شدھی میں چھ دفعہ اور پردھان شدھی میں آٹھ دفعہ۔ مردو شدھی میں جو جلاب کے ذریعے سے کی گئی ہو۔ دس اسہال کا آنا اچھا ہوتا ہے۔ مدھیہ شدھی میں بیس کا۔ اور پردھان شدھی میں تیس کا۔ ان اسہال کی مقدار مردو میں ایک پرستھ[1]۔ مدھیہ میں دو پرستھ اور پردھان کی حالت میں چار پرستھ ہونی چاہیئے۔

دمن میں جب پت نظر آ جائے۔ تو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ دمن مکمل ہو گیا ہے۔ اور جلاب میں جب کف دکھائی دینے لگے۔ تب جلاب کو مکمل سمجھنا چاہیئے۔ جلاب کی نسبت قے کی مقدار نصف سمجھنی چاہیئے۔

مندرجہ صدر مقدار کا اندازہ پہلے دو تین پاخانوں کے سوائے جن میں سُدّے بھی خارج ہوتے ہیں۔ لگانا چاہیئے۔ اور قے کی مقدار کا اندازہ دوائی کی مقدار کو نکال کر کرنا چاہیئے۔

---

[1] ایک وزن کا نام ہے۔ جو سیر بھر کے قریب ہوتا ہے۔

اس طرح سے ٹھیک طور پر قے کے ہو جانے کے بعد سنیہن اور سویدن کرانا چاہیئے۔ جلاب دن کا پہلا پہر چھوڑ کر اور معدے کی طاقت کا لحاظ کر کے دینا چاہیئے۔ جس شخص کو پت کی زیادتی کی شکایت ہو۔ اور اُس کا معدہ نرم ہو۔ تو اُسے دُودھ سے بھی جلاب ہو جاتا ہے۔

جس شخص کو وات کی زیادتی کی شکایت ہو۔ اور اُس کا معدہ بھی سخت ہو۔ تو اُسے سیاما وغیرہ تیز چیزوں سے بھی بمشکل جلاب ہوتا ہے۔

کسیلی اور میٹھی دواؤں سے پت میں جلاب دینا چاہیئے۔

کف میں چرپری دواؤں سے اور وات میں چکنی۔ گرم اور نمکین چیزوں سے جلاب دینا چاہیئے۔ اگر جلاب لینے کے بعد دست نہ شروع ہوں۔ تو گرم پانی پلانا چاہیئے۔ اور ہاتھوں کی گرمی سے پیٹ کو پسینہ دینا چاہیئے۔ اگر ایک دن جلاب کافی نہ لگے۔ تو اُس دن اُسے غذا دے دینی چاہیئے۔ اور کسی اور دن پھر اُسے جلاب دینا چاہیئے۔ اگر معدہ سنیہن سے ٹھیک طور پر سنگدھ نہ ہُوا ہو۔ تو اُس دن کے بعد جلاب دینا چاہیئے۔ اور ان ایام میں سنیہن اور سویدن بخوبی کرانا چاہیئے۔ اور جلاب کے متعلق جو ہدایات بیان کی گئی ہیں۔ اُن پر عمل کرنا چاہیئے۔

جب جلاب ٹھیک نہ لگے۔ تو مندرجہ ذیل نشانات ظاہر ہو جاتے ہیں۔ طبیعت اور کوکھیں صاف نہیں ہوتیں۔ کھانے کو دل نہیں چاہتا۔ کف پت سے طبیعت بے چین ہوتی ہے۔ جسم پر خارش اور جلن ہوتی ہے۔ پھنسیاں ہو جاتی ہیں۔ زکام لگ جاتا ہے۔ باد مخالف اور پاخانہ رُک جاتے ہیں۔ ان علامات کے برخلاف ہونے کی حالت میں سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ

جلاب اچھا ہو گیا ہے۔
اتی ورکت یعنی جلاب کے اتی یوگ کی حالت میں پاخانہ۔ پت۔ کف اور وات کے نکل چکنے کے بعد پانی ملی پت یا سفید۔ کالا اور سرخی مائل پانی یا گوشت کے دھوون کا سا پانی یا تلی کے ٹکڑے کا سا پاخانہ نکلتا ہے۔ گدا باہر نکلنے لگتی ہے۔ پیاس لگتی ہے۔ سر چکراتا ہے۔ آنکھیں اندر کو دھنس جاتی ہیں۔ نیز وہ امراض جو قے کے اتی یوگ سے پیدا ہوتی ہیں۔ ظاہر ہو جاتی ہیں۔
جب جلاب ٹھیک ہو جائے۔ تو بعد میں انہی ہدایات پر عمل کرنا چاہیئے۔ جو قے کے ٹھیک ہونے کے بیان میں کہی گئی ہیں۔ مگر جلاب کی حالت میں دھوم پان نہ کرنا چاہیئے۔ اور قے کے بعد کی طرح غذا آہستہ آہستہ بڑھا کر اپنے معمول پر آجانا چاہیئے۔
جس شخص کی قوت ہاضمہ کمزور ہو۔ اور اسے جلاب بھی ٹھیک نہ لگا ہو۔ لیکن چہرہ بھی نہ مرجھائے۔ دوشوں کی زیادتی کی وجہ سے کمزور ہو۔ اور اس میں بدہضمی کی علامات نہ پائی جائیں۔ ایسے شخص کو فاقہ کرا دینا چاہیئے۔ اس طرح سنیہہ۔ سوید اور ویچن ادویات سے گھبراہٹ اور بے چینی پیدا نہیں ہونے پاتی۔
شد ھی کرنے۔ خون کے نکلوانے۔ سنیہہ پان کرنے اور لنگھن سے قوت ہاضمہ کمزور ہو جاتی ہے۔ اسلئے ویدیا آدی کرموں کا پورا خیال رکھنا چاہیئے۔ جس شخص کا پت اور کف کم نکلا ہو۔ جسے شراب خوری کی عادت ہو۔ اور جس کی طبیعت وات پت والی ہو۔ اُسے ویدیا آدی کرم نہ کرنا چاہیئے۔

بلکہ اُسے قے کرانا چاہیئے۔ کچے دوشوں کو نکالنے کے لئے قے مناسب ہے اور پکے ہوئے دوشوں کو خارج کرنے کے لئے جلاب اچھا ہوتا ہے۔ اس لئے قے کرانے کے لئے دوشوں کے پکنے کا انتظار نہ کرنا چاہیئے۔

کمزور آدمی اور زیادہ دوش والے شخص کو دوش پکنے کے بعد خود بخود جلاب لگ جاتا ہے۔ ایسی صورت میں اُسے ہضم ہونے والی غذائیں کھلانی ہی کافی ہوتی ہیں۔

کمزور آدمی جس کی شدھی پہلے ہو چکی ہے۔ جس کا دوش کم ہے۔ جس کا جسم دُبلا ہے۔ جس کے معدے کی طاقت کا پتہ نہیں۔ اسے پہلے مردو اور تھوڑی دوائی دینی چاہیئے مردو اور تھوڑی دوائی کا بار بار دینا بھی بُرا نہیں۔ دوائی کے ایک ہی دفعہ دینے سے حالت خراب ہوجانیکا اندیشہ رہتا ہے۔ اور بار بار دینے سے دوش آہستہ آہستہ خارج ہو جاتے ہیں۔ اور کمزوری نہیں ہونے پاتی۔

کمزور آدمی کو جس کے دوش تھوڑے ہوں۔ مردو دوائی سے ہی جلاب کرا دینا چاہیئے۔ کیونکہ وہ تھوڑے دوش بھی اندر رہے ہوئے دیر تک تکلیف دیتے ہیں۔ اور ہلاک کر دیتے ہیں۔

جس کی قوت ہاضمہ کمزور اور معدہ سخت ہو۔ اُن کی قوت ہاضمہ کو پہلے کھاری اور نمکین ادویات سے سدھ کئے ہوئے گھرت سے تیز کرنا چاہیئے جس سے وات کف بھی دُور ہو جائیگی۔ بعد میں اُسے جلاب دیدیں۔

جن اشخاص کی طبیعت میں خشکی زیادہ ہو۔ جنہیں وایو کا غلبہ ہو جن کا معدہ سخت ہو۔ جنہیں ورزش کی عادت ہو جن کی قوت ہاضمہ تیز ہو۔ ایسے آدمیوں کو دوائی جلاب لگائے بغیر ہی ہضم ہو جاتی ہے۔ ایسے

آدمیوں کو پہلے وستی کرم پھر سنیہن کرم کرانا چاہیئے۔ اور پھر جلاب دینا چاہیئے۔ یا کسی قدر تیز مل ورتیوں سے پاخانہ نکال کر سنگدھ وریچن دینا چاہئے۔ جلے ہوئے مل کو سنگدھ وریک آسانی سے نکال دیتا ہے۔ زہر۔ چوٹ۔ پھنسی۔ کوڑھ۔ افسوس۔ زہرباد۔ کاملا۔ پانڈوروگ اور پرمیہہ روگ والوں کو تھوڑا ہی سنیہن کرا کے سنیہن وریچن دیدینا چاہیئے۔

لیکن اگر سنیہن بخوبی طور پر کیا گیا ہو۔ تو انہیں وروکھشن جلاب دینا چاہیئے۔

ومن وغیرہ کرموں کے درمیان میں سنیہہ اور سوید کرانا چاہیئے۔ اور ان کے خاتمہ پر بھی سنیہہ کرم کرانا چاہیئے۔ تاکہ جسم میں طاقت آجائے۔ جیسے کپڑے میں سے میل سنیہہ اور سوید کے ذریعے سے بل کر صاف کرنے سے خارج ہوتی ہے۔ ویسے ہی آدمی میں سے مل سنیہہ اور سوید کے ذریعے مل کر جلاب سے خارج ہو جاتے ہیں۔ جو شخص سنیہن اور سویدن کے بغیر ہی جلاب لیتا ہے۔ اس کا جسم ایسے ہی خراب ہو جاتا ہے۔ جیسے کہ سوکھی لکڑی سنیہن سویدن کے بغیر مروڑنے سے ٹوٹ جاتی ہے۔

ٹھیک طور سے سنشودھن کرم کا کرنا بدھی کو صاف کرتا ہے۔ اندریوں کو طاقت دیتا ہے۔ دھاتو کو قایم کرتا ہے۔ قوت ہاضمہ کو تیز کرتا ہے۔ اور آدمی کی عمر کو بڑھا دیتا ہے۔

اُنیسواں ادھیائے

اب وستی ودھی ادھیائے کا بیان کیا جاتا ہے۔

جب خراب شدہ دوشوں میں وات کا غلبہ ہو۔ یا صرف وات ہی کی خرابی ہو۔ تو سب علاجوں میں سے وستی کرم کو عمدہ علاج سمجھنا چاہیئے۔

وستی تین قسم کی ہوتی ہے (۱) نروہ (۲) انوواسن اور (۳) اُتروستی نروہ وستی سے گلم۔ اپھارہ۔ تلی۔ اتیسار۔ شول۔ پُرانا بخار۔ زکام۔ منی۔ وات یا پاخانے کا رُک جانا۔ بدھ۔ پتھری۔ حیض کا نہ آنا اور سخت سے سخت وات روگ دُور ہو جاتے ہیں۔

مندرجہ ذیل حالات میں نروہ وستی نہ دینی چاہیئے۔

اَتی سنگدھ۔ چھاتی کے زخم۔ بہت ڈھیلا پن۔ آم اتیسار۔ قے۔ جلاب۔ نسوار۔ کھانسی۔ دمہ۔ پرمیہہ۔ بواسیر۔ ہچکی۔ آدھمان۔ قلّت براز۔ ورم مقعد۔ شکم سیری۔ بدھ اُدر۔ چھدر اُدر۔ جلودر۔ کشٹھ۔ مدھو میہہ اور سات مہینے کے حمل کی حالت میں نروہ وستی دینا منع ہے۔

جو شخص نروہ وستی کے قابل بیان کئے گئے ہیں۔ وہی انوواسن وستی کے بھی قابل ہوتے ہیں۔ ان کے علاوہ ذیل کے اشخاص کو بھی انوواسن وستی کرم کرنا چاہیئے۔ یعنی جن کی قوّت ہاضمہ تیز ہو۔ جن کی طبیعت میں خشکی کا زور ہو۔ اور جو وات روگوں سے ستائے ہوئے ہوں۔

نروہ وستی جن اشخاص کے لئے منع ہے۔ انہی کے لئے انوواسن

وستی کی بھی ممانعت ہے۔ نیز ذیل کے امراض اور حالات میں بھی انوواسن وستی نہ کرنی چاہیئے۔ یعنی پانڈوروگ۔ کاملا روگ۔ پرمیہہ روگ پینس روگ۔ ہنار پیٹ۔ پلیہہ روگ۔ پاخانے کے شدت سے بن کر آنا پیٹ کے بھاری ہونے۔ کف اودر۔ ابھشیند۔ ڈیلاپن۔ موٹاپے۔ پیٹ کے کرم۔ آم وات۔ زہر کھانے۔ اپچی روگ۔ فیل پا اور گل گنڈھ میں انوواسن وستی منع ہے۔

نرُوہ وستی اور انوواسن وستی کا نیتر[1] سونے وغیرہ دھاتوں۔ لکڑی۔ ہڈی یا بانس کا ہونا چاہیئے۔ اور اس کی شکل گاؤدم ہونی چاہیئے۔ اور اس میں کوئی سوراخ نہ ہونا چاہیئے۔ وہ چھونے میں نرم۔ صاف اور سیدھا ہونا چاہیئے۔ اس کے بیچ کا سوراخ گول ہو۔ اور اُس کے مُنہہ کے اردگرد کھردراپن نہ ہونا چاہیئے۔ اس کی لمبائی ایک برس سے کم عمر والے بچے کے لئے پانچ اُنگل ہونی چاہیئے۔ ایک سے اُوپر اور چھ برس تک والے بچے کے لئے چھ اُنگل۔ سات برس والے کے لئے سات اُنگل۔ بارہویں برس تک والے کے لئے آٹھ اُنگل۔ سولہ برس تک والے کے لئے نو اُنگل اور بیس برس سے اُوپر والے کے لئے بارہ اُنگل ہونی چاہیئے۔

عُمر۔ طاقت اور جسم کا لحاظ رکھتے ہوئے اس میں بیشی بھی ہو سکتی ہے۔ اس کی جڑھ مریض کے انگوٹھے کے برابر ہونی چاہیئے۔ اور اس کا اگلا سرا مریض کی چھنگلی کے برابر ہونا چاہیئے۔

[1] وستی کا اگلا حصہ جسے مقعد میں داخل کیا جاتا ہے نیتر کہلاتا ہے۔

نیتر کے سوراخ کی چوڑائی ایک سال کے عمر کے بچے کے لئے ایک انگل کے برابر ہونی چاہیئے اور جوان آدمیوں کے لئے یہ چوڑائی بتدریج بڑھاتے ہوئے تین انگل تک کھنی چاہیئے۔ یہ چوڑائی نیتر کے سر کی طرف سے ایک سال کے بچے کے لئے مونگ کے دانے کے برابر ہو۔ اور رفتہ رفتہ ماش اور مٹر سے گذر کر جوان آدمیوں کے لئے جھڑبیری کے بیر کے برابر ہونی چاہیئے بڑھ کی طرف سوراخ کے لحاظ سے ایک کرنکا لگائی چاہیئے۔ اور دو انگل کے فرق سے دوسری کرنکا لگانی چاہیئے۔ ان میں بکری۔ بھیڑ۔ بھینس وغیرہ میں سے کسی کی دستی (مثانہ) لگادینی چاہیئے۔ اور دستی کو اچھی طرح سے مل کر نرم کرلینا چاہیئے۔ اور کسیلی چیزوں کے کاڑھے سے اُسے رنگ لینا چاہیئے۔ اس میں کوئی سوراخ اور گانٹھ نہ ہونی چاہیئے۔ بو بھی نہ ہونی چاہیئے اس میں رگیں اُبھری ہوئی معلوم نہ ہوں۔ نیز پتلی ہو۔ اور اس کے منہ کو دھاگے سے اچھی طرح سے باندھ لینا چاہیئے۔ تاکہ اس میں دوائی بحفاظت رہ سکے۔

دستی کے نہ ملنے کی صورت میں **انک پادے** کام لینا چاہیئے۔ یا موٹے کپڑے سے بھی یہی کام لیا جا سکتا ہے۔

ایک سال کے بچے کی زوہ دستی کے لئے دوائی ایک پل بھر ڈالنی چاہیئے۔ اور آئندہ فی سال ایک ایک پل بڑھا دینی چاہیئے۔ اسی طرح دوائی کو بارہ پل تک بڑھالیں۔ اس کے بعد فی سال دو پل کے حساب سے بڑھانا چاہیئے اس طرح اٹھارہ سال کی عمر میں چوبیس پل تک دستی کی دوائی کی مقدار ہوگی آئندہ ستر سال کی عمر تک یہی مقدار رہیگی۔ اور ستر سال سے آگے

زیادہ سے زیادہ بیس پل تک مقدار دوائی ہوگی۔
اسی طرح انوداسن دستی کے لئے نروہ کی نسبت ¼ حصہ مقدار دوائی ہونی چاہئے
نروہ دستی ایسے آدمیوں کو دینی چاہئے۔ جنہوں نے سنیہن سویدن کرم کر لیا ہو۔ جن کا اندر صاف ہوگیا ہو۔ اور بعد میں پوری طاقت آگئی ہو۔
انوداسن دستی سے پہلے نروہ دستی دینی چاہئے۔ موسم سرما اور بسنت میں دن کے وقت۔ اور ان موسموں کے علاوہ بعض آچاریہ رات کے وقت بھی دستی کرانے کی رائے دیتے ہیں۔ اور بعض دن کے وقت مالش کے بعد سنان کر کے۔ مناسب غذا کھا کر جو معمول کی نسبت ¼ حصے سے زیادہ نہ ہو۔ اور جو نہ بہت مرغن اور نہ بہت خشک ہو۔ نیز کھانا کھانے کے بعد دروآدی چیز پی کر چہل قدمی کر کے اور پاخانہ و پیشاب وغیرہ حوائج ضروریہ سے فراغت حاصل کر کے دستی لینی چاہئے۔ دستی لینے والے آدمی کو آرام دہ بستر پر جو بہت اونچا نہ ہو۔ اور جس پر تکیہ نہ رکھا گیا ہو۔ بائیں کروٹ پر لٹا کر اس کی دائیں ٹانگ کو اکٹھا کر لینا چاہئے۔ پھر دوائی کو پھیلا کر نیتر کو مقعد میں داخل کر دیں۔ مگر نیتر اور گدا کو پہلے سنیہہ سے تر کر لینا چاہئے۔ اور دستی سے ہوا خارج کر کے دستی کو نیتر کے ساتھ باندھ لینا چاہئے۔ نیتر کو اس طرح پکڑیں کہ ہاتھ نہ کانپے۔ اور اسے ریڑھ کی ہڈی کے متوازی گدا میں نہ بہت زور سے اور نہ بہت آہستہ۔ نہ بہت دیر سے اور نہ بہت جلدی یک بہ یک داخل کر دیں۔
سنیہہ سارے کا سارا اندر داخل کر دینا چاہئے۔ کیونکہ باقی بچے ہوئے سے اس میں ہوا بھر جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ سنیہہ کے داخل کر دینے کے بعد دستی

لینے والے کو سیدھا لٹا کر اُس کے چوتڑوں پر آہستہ آہستہ ٹھکیاں ماریں۔ اور ایڑیوں
کو دبائیں۔ اور چارپائی کو پائنتی کی طرف سے دو تین دفعہ اُٹھائیں۔ اور جسم
کو پھیلا کر ایڑیوں تلے سرہانہ رکھ دیں۔ اور ایڑیوں تلے ٹھکیاں ماریں۔ اور
ایڑیوں تلے سنیہہ لگا کر مالش کریں۔ اس طرح کرنے سے سنیہہ جلدی نہیں
نکل سکتا۔ اگر سنیہہ جلدی نکل جائے۔ تو پھر دوسری دفعہ سنیہہ دے دینا
چاہیئے۔ کیونکہ اندر رہنے کے بغیر وہ اپنا کام بخوبی طور پر نہیں کر سکتا۔ اگر سنیہہ
باہر نکل جائے۔ نیز قوت ہاضمہ تیز ہو۔ تو ایسے شخص کو شام کے وقت نرم غذا
کھانے کو دے دیں۔ سنیہہ کے واپس آجانے کا وقت زیادہ سے زیادہ
تین یام دو پہر ہے۔ اور اگر اس وقت میں واپس نہ آئے۔ تو زیادہ سے
زیادہ ایک دن رات انتظار کریں۔ ازاں بعد پھر ورتی یا تیز دستوں کے
ذریعے سے سنیہہ کو باہر نکالنے کی کوشش کریں۔ اگر طبیعت میں بہت
خشکی ہو۔ اور سنیہہ واپس نہ آئے۔ اور جڑتا وغیرہ خرابیاں نہ پیدا ہوں۔ تو
پھر سنیہہ کے نکالنے کی کوشش کرنے کی ضرورت نہیں۔ اور دات گذر جانے
پر سونٹھ اور دھنئے کا تیار کردہ پانی نیم گرم پلا دینا چاہیئے۔ یا صرف نیم گرم پانی پلائیں
ایسے آدمی کو تیسرے یا پانچویں روز پھر انواسن دستی دینی چاہیئے۔ یا جب
سنیہہ اندر ہضم ہو جائے۔ ایسے آدمیوں کو جن کے اندر وات کا بہت زور ہے
جو ہر روز ورزش کرتے ہیں۔ جن کی قوت ہاضمہ تیز ہے۔ جن کے اندر خشکی زیادہ
ہے۔ انہیں ہر روز انواسن دستی دینی چاہیئے۔ اس طرح تین چار دفعہ دستی
دینے کے بعد نیہن کرائیں۔ اور پھر سروتوں کی صفائی کے لئے نروہن دستی
دیں۔ اور اگر اندر سنیہن کافی ہو چکا ہے۔ تو پھر نیہن کرانے کی ضرورت نہیں

پانچویں یا تیسرے دن شبھ ساعت میں دوپہر کے وقت بلی منگل کرا کے مالش اور سینہہ وغیرہ سے کرمل اُجار کر کھانا نیم شکم کھا کے دوش اور دوائی وغیرہ کا خیال رکھ کر ایسے ویدوں سے جو کہ وستی دینے میں ماہر ہوں۔ نروہن وستی کرائیں۔

وستی لینے کے لئے اٹھائیس پل کاڑھا تیار کرنا چاہیئے۔ وات کی خرابی میں کاڑھے کا چوتھا حصہ سینہہ ملانا چاہیئے۔ پت کی خرابی یا تندرستی کی حالت میں چھٹا حصہ سینہہ ملانا چاہیئے۔ اور کف کی خرابی میں آٹھواں حصہ۔ عام طور پر کاڑھے کا آٹھواں حصہ سینہہ ملانے کی ہدائیت ہے۔ یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ وستی کا کاڑھا نہ بہت گاڑھا ہو۔ اور نہ ہی بہت پتلا ہو۔ اس میں گڑ ایک پل بھر ڈلنا چاہیئے۔ اور شہد اور نمک وغیرہ شیائ حسب ضرورت ڈالنے چاہئیں سب کو یکجا ملا کر گرم پانی میں رکھ کر گرم کرکے یا بھاپ کے ذریعے سے گرم کرکے لکڑی کی مدھانی سے متھ لینا چاہیئے۔

ان سب کو نیم گرم ہی وستی میں ڈال دیں۔ اور پھر گدا سے ملا کر اندر داخل کردیں۔ وستی میں ڈالنے والی چیزیں نہ بہت مرغن نہ بہت روکھی نہ بہت تیز نہ بہت نرم نہ بہت پتلی اور نہ بہت گاڑھی ہو۔ نہ ہی بہت زیادہ ہو۔ نہ بہت نمکین اور نہ بہت کھٹی ہو۔ اور نہ بغیر نمک کے ہو۔

وستی کے بعض ماہرین وستی کی ادویات کی مقدار مندرجہ ذیل بیان کرتے ہیں سینہہ اور شہد تین تین پل لینے چاہئیں۔ مانی منت آدھا کرش۔ اور کلک دو پل اور باقی سب چیزیں دس پل ہونی چاہئیں۔ اس نسخے بنانے کا طریقہ اُن کی ہدائیت کے بموجب یہ ہے۔

پہلے شہد لیں۔ پھر اس میں نمک ملائیں۔ پھر اس میں سینہ پھر ٹلک ملائیں۔ پھر اس میں کاڑھا ملائیں۔ اس طرح ان سب کو ملا کر وستی لیں۔ سیدھے لیٹ کر وستی لیں۔ اور اسی میں دھیان رکھیں۔ جب حاجت ہو۔ تو اُسے مناسب طریق سے خارج کر دیں۔ نروہ وستی کی دوائیں ایک صورت میں باہر نکل آنی چاہئیں۔ ورنہ مرجانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اس لئے اگر ذرا بھی دیری ہو۔ تو سینہ کھشار اور سوتر وغیرہ سے تیار کردہ گرم۔ تیز اور مرغن وستی دینی چاہیئے۔ یا پھل ورتی دے دیں۔ یا پسینہ دینا چاہیئے۔ یا ہاتھ میں دوا وغیرہ لے کر ڈرانا چاہیئے۔ اگر وہ خود بخود نکل جائے۔ تو دوسری وستی دینی اچھی ہے۔ اسی طرح تیسری اور چوتھی وستی دیں۔ جب تک کہ اچھی طرح سے صفائی نہ ہو جائے۔ باقی سب جلاب کی ہدایات پر عمل کرنا چاہیئے۔

وستی کے ٹھیک ہو جانے پر نیم گرم پانی سے سنان کرائیں۔ اور مانس رس اور چاول کھانے کو دیں۔ نروہ وستی کے جو وکار ملوں کے ہل جانے سے پیدا ہو جاتے ہیں۔ وہ نیم گرم پانی کے سنچن کرنے۔ سنان کرنے اور کھانا کھانے کے بعد دور ہو جاتے ہیں۔

نروہ وستی کے بعد اگر وات کی زیادتی ہو جائے۔ تو ایسے آدمی کو فوراً انووا سن وستی دے دینی چاہیئے۔ جب دوائی تھوڑی دیر ٹھہر کر پاخانے کے ساتھ باہر نکل آئے۔ اور ہوا خارج ہو جائے۔ تو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ انووا سن وستی کا عمل ٹھیک ہو گیا ہے۔

کف کی زیادتی میں ایک سے تین دفعہ تک پت میں پانچ سے سات دفعہ تک اور وات میں نو سے گیارہ دفعہ تک وستی دے سکتے ہیں۔ اس سے

زیادہ دفعہ وستی دینے کی ضرورت پڑے۔ تو طاق عدد میں وستی دینی چاہیئے مثلاً تیرہ یا پندرہ دفعہ۔ ازاں بعد آستھاپن وستی دیں۔

وستی دینے کے بعد کف۔ پت اور وات کی حالت میں حسب ضرورت یُوش۔ کشمیر اور رس کے ساتھ غذا دینی چاہیئے۔

وات کی حالت میں نروہ وستی کی ادویات۔ وات دُور کرنے والی ادویات کا کاڑھا۔ تیل۔ سیندھا نمک۔ سونف۔ میٹھی اور کھٹی دوائیں ملا کر دیں۔

پت کی حالت میں نیگرودھ آدی گن کا کاڑھا۔ پدمک آدی گن اور مصری ملا کر میٹھی اور سرد چیزیں گھی۔ دودھ۔ گنے کا رس اور شہد ملا کر دیں۔

کف کی حالت میں آرگودھ آدی گن کا کاڑھا۔ وتسکادی گن کی چیزوں کا کاڑھا۔ دکھی چیزیں۔ شہد۔ گوتر۔ تیز۔ گرم اور چرپری چیزیں ملا کر دیں۔

سنپات میں مندرجہ بالا تینوں قسم کی چیزیں ملا کر دینی چاہئیں۔

یہ بہ ترتیب تینوں دوشوں کو دُور کرتی ہیں۔ اسی لئے ان تینوں کے علاوہ وید لوگ اور وستی نہیں دیتے۔ کیونکہ کوئی چوتھا دوش نہیں۔ جس کے لئے چوتھی قسم کی وستی دی جائے۔

بعض چکتسک یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ تین قسم کی دستی دینی چاہیئے۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ پہلے دوش کو اُبھار دیں۔ پھر اُسے نکال دیں اور پھر اُسے شانت کر دیں۔ وستی کے دیتے وقت دوش۔ اوشدھ اور طاقت کا خیال رکھنا چاہیئے جب تک ٹھیک طور پر نروہ وستی کا اثر نہ ہو جائے۔ تب تک وستی کا دینا چھوڑ نہیں دینا چاہیئے۔ وستیاں تیس دینی چاہئیں۔ ایک پہلے سنیہ وستی۔ بعد میں بارہ آستھاپن وستیاں۔ اس کے بعد بارہ انوواسن وستیاں

اور بعد میں پانچ سینیہ وستیاں دیں۔ یعنی تیس وستیوں کے کورس میں مندرجہ بالا ترتیب مدنظر رکھنی چاہیئے۔

پندرہ وستی کے کورس کے لئے یہ ترتیب مدنظر رکھنی چاہیئے۔

پہلے ایک سینیہ وستی۔ پھر چھ آستھاپن وستیاں۔ پھر پانچ انوواسن وستیاں اور آخر میں تین سینیہ وستیاں دیں۔

آٹھ وستی کے کورس کے لئے یہ ترتیب مدنظر رکھنی چاہیئے۔ کہ پہلے ایک سینیہ وستی دیں۔ پھر تین نرُوہ وستی۔ پھر تین انوواسن وستی۔ اور آخر میں ایک سینیہ وستی دیویں۔

سینیہ وستی یا نرُوہ وستی میں سے کسی ایک کو زیادہ دفعہ نہیں دینا چاہیئے کیونکہ سینیہ وستی کے زیادہ دفعہ دینے سے دوش اُبھر آتے ہیں۔ اور قوت ہاضمہ کم ہو جاتی ہے۔ اور صرف نرُوہ وستی کے دینے سے وات کا اندیشہ رہتا ہے۔ اس لئے جن کو نرُوہ وستی دی گئی ہے۔ اُنہیں سینیہ وستی بھی دینی چاہیئے۔ اور جنہیں سینیہ وستی دی گئی ہے۔ اُنہیں نرُوہ وستی بھی دینی ضروری ہے۔ اس طرح سینیہ کے شودھن کی یکتی سے وستی کرم تینوں دوشوں کو دُور کر دیتا ہے۔

سینیہ پان کی ہرسو ماترا کے برابر سینیہ وستی دینے کو ماترا وستی کہتے ہیں۔ ماترا وستی ہمیشہ ہی لینی چاہیئے۔ یہ بچے۔ بوڑھے۔ مسافر۔ زیادہ بوجھ اُٹھانے والے۔ زیادہ مجامعت کرنے والے۔ زیادہ ورزش کرنے والے۔ زیادہ فکر کرنے والے۔ وات کے غلبے والے۔ کمزور۔ قوت ہاضمہ کی کمی والے اور صاحب اقبال و راحت پسند لوگوں کے لئے بڑی مفید ہے۔ دوش کو دُور

کر دیتی ہے۔ اور اس میں کسی قسم کے پرہیز کی ضرورت نہیں ہوتی۔ مَل کو آسانی سے نکال دیتی ہے۔ کسی قسم کی تکلیف یا عارضے کا اندیشہ نہیں ہوتا۔ اور طاقت بڑھ جاتی ہے۔ عورتوں کی وستی کی بیماریوں اور یونی و گربھ آشے کی بیماریوں میں دو تین آستھاپن وستی دیں۔ اور بعد میں اُتر وستی دینا چاہیئے۔

اُتر وستی کا پرمان اس کا نیترہ یعنی کی بارہ اُنگل کے برابر ہونا چاہیئے وہ گول ہو۔ اور جڑھ کی طرف سے گائے کی دُم کی طرح ہو۔ درمیان میں اُس کے کرنکالی ہو نیتر کے بیچ کا سوراخ سرسوں کے دانے کے برابر ہو۔ اور وہ نیترہ نرم ہونا چاہیئے۔ سونے وغیرہ کسی دھاتو کا ہو۔ اور گند، کنیر یا چنبیلی کے پھول کی ڈنڈی کی طرح مضبوط ہونا چاہیئے۔ اس نیتر کے ساتھ نرم اور ہلکی وستی لگانی چاہیئے۔

سینہ کی مانند و کرش ہو۔ یہ سب سامان تیار کر کے بنا کر اور رکھا ناکہ جیسا کہ سینیہ وستی کے بیان میں ذکر آچکا ہے۔ مریض اُتر وستی کے لئے تیار ہو جائے۔ مریض سیدھا بیٹھے۔ آرام سے بیٹھے۔ دو زانو ہو کر بیٹھے۔ اور اس کی نشستگاہ نرم ہونی چاہیئے۔ اس کا عضو مخصوص کھڑا اور سیدھا ہو۔ اس میں باریک سلائی آہستہ آہستہ سیون کے ساتھ ساتھ اندر داخل کر دیں۔ اور جب پیشاب کی بوند نکلنے لگے۔ اندر داخل کرنا بند کر دیں۔ اور داخل کرنے والے کے ہاتھ کانپنے نہیں چاہئیں۔ داخل ہو چکنے کے بعد جیسے گدا میں وستی دی جاتی ہے۔ ویسے ہی سینیہ اندر داخل کر دیں۔ اسی طرح تین یا چار دفعہ اُتر وستی دیں۔ باقی ہدایات انوواسن وستی کی طرح ہی سمجھنی چاہئیں۔ عورتوں کو ایام حیض میں وستی

دینا چاہیئے۔ کیونکہ اُن دنوں میں یونی کا مُنہ کھُلا ہوا ہے صفائی بخوبی ہو سکتی ہے۔ لیکن مرض کی شدت یونی و جرثش و شول میں حیض کے ایام کے علاوہ ایام میں بھی اُتر وستی دی جاسکتی ہے۔

عورتوں کے لئے اُتروستی کے نیترو غیرہ کا پرمان نیتر کی لمبائی دس اونگل ہو۔ جس کا سوراخ مُونگ کے دانے کے برابر ہو۔ اور جو چار اُنگل تک اندر داخل ہو سکتا ہو۔ لیکن پیشاب کے راستے سے دینے میں صرف دو اُنگل اندر جا سکے۔ اور مُوتر کرچھر کی بیماری میں اور ایسی لڑکیوں کی پیشاب گاہ میں جنہیں ابھی حیض نہ آیا ہو۔ صرف ایک ہی اُنگل اندر جاسکے۔

اُتروستی میں بالغ عورتوں کے لئے ماترا ایک پل اور حیض نہ آنے والی لڑکیوں کے لئے دو کرش ہونی چاہیئے۔

عورتوں کو اُتروستی دیتے وقت سیدھا لٹا لینا چاہیئے۔ ان کی ٹانگوں کو اکٹھا کر لینا چاہیئے۔ اور ان کے دونوں زانو اُوپر کو کر لینے چاہئیں۔

یہ وستی دن رات میں تین چار دفعہ تک دیں۔ اور زیادہ تر تین دن تک دینی چاہیئے۔ اور سنیہہ ماترا کو بڑھاتے جائیں۔ تین دن دے کر پھر تین دن تک آرام کرنا چاہیئے۔ اور پھر تین دن تک دینی چاہیئے۔

عام ہدایات اچھی طرح قے کرا کے پندرہ دن کے بعد جلاب دینا چاہیئے۔ اور جلاب کے پندرہ دن بعد نروہ وستی دیں۔ نروہ وستی کے فوراً بعد انواسن وستی دیں۔ اور انواسن وستی جلاب کے سات دن بعد دیں۔

جیسے کسمبھے وغیرہ کے پانی میں ملے ہوئے رنگ کو کپڑا جذب کر لیتا ہے۔ اسی طرح جسم کے ملے ہوئے دوشوں کو وستی دُور کر دیتی ہے۔ شاکھا میں۔

گوشت میں۔مرم ستھانوں میں۔ سر میں اور سب اعضا میں جو امراض پیدا ہوتے ہیں۔ان سب کا باعث وایو ہے۔ پاخانہ ،کف۔ پت وغیرہ ملوں کے سینچے کو وات تتر بتر کرنے والی اور سنگھار کرنے والی ہے۔ اور اس کی تیزی کو شانت کرنے کے لئے وستی کے بغیر اور کوئی دوائی نہیں ہے۔

اس لئے وستی آدھی چکتسا کہی جاتی ہے۔ بعض وستی کو ساری چکتسا بھی بولتے ہیں۔ اسی طرح بعض وید شرا ویدھ (فصد) کو بھی آدھی اور ساری چکتسا کہتے ہیں۔ کیونکہ جسمانی اور ناگہانی ہر دو قسم کی امراض میں خون ہی خرابی کا باعث ہوتا ہے۔ اور شرا ویدھ ہی خون کا علاج ہے۔

بیسواں ادھیائے

اب نسیہ ودھی کا بیان کیا جاتا ہے۔

اُردھ جترو کے روگوں میں نسیہ ہی بالخصوص فائدہ مند ہے۔ دونوں نتھنے سر کے دروازے ہیں۔ انہی کے راستے دوائی اندر داخل ہو کر سب شکایات کو دور کر دیتی ہے۔ نسیہ تین قسم کی ہوتی ہے (۱) ویچن (۲) برنھن اور (۳) شمن

ویچن نسیہ سر کی درد۔ سر کے جکڑ جانے۔ زکام گلے کی خرابی۔ سوج۔ گل گنڈ۔ کرم دماغ۔ کرمتی۔ کوڑھ۔ مرگی اور بگڑے ہوئے زکام کیلئے مفید ہوتی ہے۔

برنھن نسیہ وات کے درد۔ سوریا وات۔ آواز کے بیٹھ جانے۔ ناک اور منہ کے سوکھنے۔ آواز کے رکنے آنکھ کے بمشکل کھلنے اور اذبابک روگ کے

کے لئے مفید ہے۔ شمن نسیہ نیلکا۔ وینگ۔ بالوں کی خرابی اور آنکھوں کی سُرخی کے لئے مفید ہے۔

مناسب نسیوں سے جو کہ مناسب دوائیں ڈال کر تیار کئے گئے ہوں۔ اور جن میں حسب ضرورت کلک کواتھ وغیرہ ڈالے گئے ہوں۔ نیز حسب ضرورت شہد۔ نمک اور آسو وغیرہ سے بھی وریچن نسیہ دی جاتی ہے۔

ورنگھن نسیہ جنگلی جانوروں کے گوشت کی یخنی۔ خون اور کھر ڈروں کی یخنی سے دی جاتی ہے۔

شمن نسیہ پہلے کہی ہوئی نرم چیزوں کے دودھ اور پانی وغیرہ سے دینی چاہیئے

ماترا کے لحاظ سے نسیہ کی دو قسمیں ہیں:۔ (۱) مرش اور (۲) پرتی مرش کلک وغیرہ تیز چیزوں سے شروویچن کرانا چاہیئے۔ اسے اُوپیڑ بھی کہتے ہیں۔ جو نسیہ تیز چُورنوں کے ذریعے سے دی جاتی ہے۔ اُسے دھمان کہتے ہیں۔

چُورن کی نسوار اس طرح سے دینی چاہیئے۔ کہ چھ انگل لمبی نال لے کر جس کے آر پار سوراخ ہوں۔ اُس کے ایک طرف چُورن ڈال کر اور دوسرا سرا نتھنے میں رکھ کر دوسری طرف سے پھُونک کے زور سے چُورن کو نتھنے کے اندر داخل کر دیں۔ اس طرح سے یہ نسیہ بہت بڑھے ہوئے دوش کو خارج کرنے کے لئے کافی ہوتی ہے۔

مرش نسیہ ایسا کرنا چاہیئے کہ جس روغن وغیرہ کی نسوار دینی ہو۔ اُس کی بوندیں نتھنے میں ٹپکا دیں۔ بُوند کی مقدار یہ ہوتی ہے۔ کہ انگوٹھے کے ساتھ کی اُنگلی کے دو پوروں کو گھی میں تر کر کے باہر نکال لیں۔ اور اُنگلی سے جو گھی کی بُوند گرے۔ وہ ایک بوند کہلاتی ہے۔ ایسی دس آٹھ یا چھ بوندیں مرش کی

بالترتیب اُتم۔ مدھم اور ہین ماترا کہلاتی ہیں۔
کلک سے جو رس نکالا جاتا ہے۔ اُس کی ماترا کیلئے دو بُوند کم شمار کرنی چاہئیں۔
مفصلہ ذیل حالتوں میں نسیہ نہ دینی چاہیئے۔ پانی۔ شراب اور سنیہہ پی کر۔ گر زہر اکھا کے اور پانی کی پیاس کی حالت میں۔ کھانا ابھی ہضم نہ ہُوا ہو کھانا خود اُکھایا ہو۔ جب سر دھویا ہو۔ نہانے سے پہلے۔ فصد کھلوانے کے بعد نئے زکام اور دیگ کے ذود کی حالت میں۔ زچگی کی حالت میں۔ دمہ کھانسی۔ جلاب دستی۔ نیز خراب موسم میں۔ اور جبکہ دن خراب ہو۔ ایسی حالتوں میں نسیہ ہرگز نہ لیں۔ جب تک کہ سخت ضرورت نہ محسوس ہوتی ہو۔
نسیہ صبح کے وقت کف کی زیادتی میں لینی چاہیئے۔ پت کی زیادتی میں دوپہر کے وقت اور وات کی زیادتی میں شام یا رات کے وقت لینی چاہیئے۔ تندرستی کی حالت میں شرد رتو اور بسنت رتو میں صبح کے وقت۔ سردیوں میں دوپہر کے وقت۔ گرمیوں میں شام کے وقت۔ برسات میں جبکہ دھوپ نکلی ہوئی ہو۔ وات کی زیادتی۔ ہچکی۔ آیام۔ اپ تانک۔ منیا ستمبھ اور سوَر بھرنش میں صبح اور شام دو دو وقت برابر ایک ہفتہ تک۔
باقی سب بیماریوں میں ایک ایک دن کا فاصلہ چھوڑ کر نسیہ لینی چاہیئے۔ اور ایک ہفتہ سے زیادہ نہ لینی چاہیئے۔ سر نو سنیہن اور سویدن کر لیں۔ اور حاجت ضروریہ سے فراغت پالیں۔ نزوات ستھان میں لیٹ جائیں۔ جترو کے اُوپر کے حصے کو سویدن کریں۔ ہاتھ۔ پاؤں پسار کر لیٹ جائیں۔ پائینتی اُونچی اور سرہانہ نیچا کر لیں۔ ایک ناسکا کو بند کر لیں۔ دوائی جو گرم پانی میں رکھ کر پگھلائی گئی ہو۔ ناڑی یا روئی کے پھوئے سے دُوسری ناسکا میں ڈال دیں۔ اسی طرح

دوسری طرف کی ناسکا میں ڈال دیں۔ نسوار دینے کے بعد پاؤں کے تلوے۔ کندھے۔ ہاتھ اور کانوں کو مَل دینا چاہیئے۔ اس کے بعد آہستہ سے اُٹھ کر دونو طرف تھوک دیں۔ تاکہ دوائی اندر نہ جانے پاوے۔

اس طرح دو تین دفعہ نسوار لینی چاہیئے۔ دوائی کی پوری مقدار میں نسوار لینی چاہیئے۔ کم مقدار میں نقصان کا اندیشہ رہتا ہے۔ سوچھا کی حالت میں سرد پانی سے سینچنا چاہیئے۔ مگر سر پر پانی نہ ڈالنا چاہیئے۔

ودیحین نسیہ کے آخر میں دوش اور موسم وغیرہ کے لحاظ سے سنیہہ نسیہ دینی چاہیئے۔ نسیہ کے دینے کے بعد سو گننے تک سیدھے ہی لیٹے رہیں۔ بعد میں دھوم پان کریں۔ اور گلے کی صفائی کے لئے نیم گرم پانی سے کلی کریں۔

ٹھیک طور سے سنگدھ ہو جانے پر سانس اچھی طرح سے آتا ہے۔ نیند بھر کر آتی ہے۔ بیماری ٹھیک ہوتی ہے۔ اور اندریاں اپنے اپنے فرائض کو اچھی طرح سے ادا کرتی ہیں۔ اور سر میں خشکی ہو جانے پر آنکھیں جکڑ جاتی ہیں۔ منہ اور ناک سوکھتے ہیں۔ سر خالی معلوم ہوتا ہے۔ بہت سنگدھ ہو لنے پر خارش ہو جاتی ہے۔ بوجھ معلوم ہوتا ہے۔ منہ سے رال بہتی ہیں۔ کھانا کھانے کو جی نہیں چاہتا۔ اور زکام لگ جاتا ہے۔

ویرچن سنیہہ کے ٹھیک ہو جانے پر آنکھیں ہلکی ہو جاتی ہیں۔ آواز اور منہ صاف ہو جاتے ہیں۔ اور ٹھیک ویرچن نہ ہونے پر بیماری بڑھ جاتی ہے۔ اور بہت ہو جانے پر رنگت میں سیاہی آجاتی ہے۔

پرتی مرش نسیہ۔ کھشت روگی۔ لاغر۔ بچّہ۔ بوڑھا اور راحت پسند ہر شخص وقت بے وقت لے سکتا ہے۔ لیکن بگڑے ہوئے زکام۔ شراب خوری۔

بہرہ پن اور سر میں کرم پڑ جانے کی حالت میں جبکہ دوش زیادہ اور بڑھا ہوا ہو پرتی مرش نسیہ نہ لینا چاہیئے۔ کیونکہ پرتی مرش میں مقدار بہت کم ہوتی ہے۔ اور بڑھے ہوئے دوشوں کو دور کرنے کے لئے ناکافی ہوتی ہے۔

پرتی مرش لینے کا وقت رات کے کھاتے پر۔ دن کے کھاتے پر۔ کھانا کھانے کے بعد۔ قے آنے کے بعد۔ دن میں سونے کے بعد۔ سفر کرنے کے بعد۔ ورزش کرنے کے بعد مجامعت کے بعد۔ سر بنانے کے بعد۔ گنڈوش کرنے کے بعد۔ آنکھوں سے پانی نکالنے کے بعد۔ سُرمہ لگانے کے بعد۔ پاخانہ پھرنے کے بعد۔ داتن کرنے کے بعد اور ہنسنے کے بعد دو بوند کی مقدار میں پرتی مرش نسیہ لینی چاہیئے۔ پہلے پانچ وقتوں میں نسیہ لینے سے سروتوں کی شدھی ہوتی ہے۔ اس کے بعد کے تین وقتوں میں نسیہ لینے سے تھکاوٹ دور ہوتی ہے۔ ان کے بعد کے پانچ وقتوں میں نسیہ لینے سے آنکھوں کو طاقت آتی ہے۔ آخر کے باقی وقتوں پر نسیہ لینے سے دانت مضبوط ہوتے ہیں۔ اور وات دور ہو جاتی ہے۔

سات برس سے کم اور اسّی برس سے زیادہ عمر والے کے لئے نسیہ کا لینا ٹھیک نہیں۔ دھوم پان اٹھارہ برس کی عمر سے کم میں ٹھیک نہیں۔ پانچ برس سے کم عمر میں کوئی کرم کرنا ٹھیک نہیں۔ دس برس سے کم اور ستّر برس سے زیادہ عمر میں وسن۔ وریچن اور وستی وغیرہ سے جسمانی صفائی نہ کرنی چاہیئے۔ لیکن پرتی مرش نسیہ کا لینا جنم سے مرنے تک مفید ہے۔ اسی طرح اکیلی وستی کا لینا بھی مفید ہے پرتی مرش سنیہ کے ہمیشہ لینے سے وہی فوائد ظاہر ہوتے ہیں۔ جو مرش کے لینے سے ہو سکتے ہیں بلکہ یہ کہ اس میں نہ کسی قسم کی بندش ہے۔

اور نہ پرہیز۔ جیسا کہ مرش میں رکھنا پڑتا ہے۔ ہمیشہ کے استعمال کے لئے پرتی مرش
نسیہ میں تیل مفید ہوتا ہے۔ کیونکہ سر میں کف زیادہ ہوتا ہے۔ اس لئے دُوسرے
سنیہوں کی نسوار تندرست آدمیوں کے لئے مفید نہیں ہو سکتی۔ مرش اور پرتی مرش
میں فرق یہ ہے۔ کہ مرش سے فائدہ جلدی اور زیادہ ہوتا ہے۔ مگر پرتی مرش سے
فائدہ دیر میں اور تھوڑا ہوتا ہے۔ اگر یہ فرق نہ ہوتا۔ تو مرش کو کون عمل میں لاتا جس
میں بہت سی تکلیف ہوتی ہے۔ اور بہت پرہیز رکھنا پڑتا ہے۔ اکیلے سنیہہ پان
اور سنیہہ کو اور چیزوں میں ملا کر کھانے میں بھی یہی فرق ہے۔ کہ اکیلے سنیہہ پان
سے جلدی اور زیادہ سنیہن ہوتا ہے۔ اور سنیہہ کو دیگر اشیا میں ملا کر کھانے
سے دیر میں اور کم سنیہن ہوتا ہے۔
گٹی پراوشٹک رسائن اور وات آتپک رسائن میں بھی یہی فرق ہے۔ کہ اول الذکر
سے جلدی اور زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔ مگر موخرالذکر دیر میں اور تھوڑا فائدہ دیتی ہے
اسی طرح انووامن وستی اور ناترا وستی میں یہی فرق ہے۔

نسیہ لینے کے تیل کا نسخہ جیونتی۔ مشک بالا۔ دیودارو۔ مُتھراں۔ دارچینی
خس۔ سارو۔ اچندن۔ دارہلدی ملٹھی۔ گوپال دسنک۔ اگر۔ ترپھلا۔ پونڈریک نیلوفر
بل گری۔ چھوٹی کنڈیاری۔ بڑی کنڈیاری۔ سلکی۔ شال پرنی۔ پرشٹ پرنی وائڈنگ
تمال پتر۔ چھوٹی الائچی۔ رینوکا اور کمل کیسر۔ یہ سب اشیا ہموزن لے کر ان سب
کے برابر تیل لینا چاہیئے۔ پہلے سب اشیاء کو جو کوب کر کے ان میں سو گنا
پانی ملا کر آگ پر جوش دیں۔ اور جب پانی دسواں حصہ رہ جائے۔ تو اُتار کر چھان
لیں۔ اور حسب ترکیب اس پانی کو تیل میں دس دفعہ ڈال کر تیل تیار کریں۔ اور
دسویں دفعہ تیل کے ہموزن بکری کا دودھ بھی ہمراہ ملا لیں۔ اس تیل کا نام

الوتیل ہے۔ اور یہ لسیہ کے لئے بڑا مفید ہے۔

لسیہ کے فوائد لسیہ پینے سے جبڑا۔ کندھے۔ گردن۔ منہ۔ اور چھاتی وغیرہ تروتازہ اور خوشنما ہو جاتے ہیں۔ ہڈیاں مضبوط رہتی ہیں۔ وہ بال سفید نہیں ہوتے۔

اکیسواں ادھیائے

اب دہوم پان ودھی کا بیان کیا جاتا ہے۔

دہوم پان گلے سے اوپر کی شکایات کو جو کف اور وات سے پیدا ہوتی ہیں۔ پیدا نہیں ہونے دیتا۔ اور جو پیدا ہو گئی ہیں۔ انہیں دور کر دیتا ہے

دہوم پان تین طرح کا ہوتا ہے (۱) سنگدھ (۲) مدھیہ اور (۳) تیکھش سنگدھ دہوم پان وات کی شکایات میں عمل میں لانا چاہیئے۔ مدھیہ وات کف کی شکائیتوں میں اور تیکھش کف کی خرابیوں میں۔

مفصل ذیل حالات میں دہوم پان نہ کرنا چاہیئے۔

رکت پت میں۔ جلاب کے بعد۔ پیٹ کی خرابی میں۔ پرمیہہ روگ میں۔ دُھند میں۔ اُدر دُھو وات میں اپھارے میں۔ وستی کرم کے بعد۔ مچھلی۔ شراب دہی۔ دودھ۔ شہد۔ سنیہہ اور زہر کھانے کے بعد۔ سر کی چوٹ میں۔ پانڈو روگ میں اور شب بیداری کے بعد دہوم پان کرنا منع ہے۔

دہوم پان بے وقت یا زیادہ پیا ہوا مندرجہ ذیل امراض کا باعث بن جاتا ہے رکت پت۔ عدم بصارت۔ بہرہ پن۔ کثرت تشنگی غشی۔ سر چکرانا اور بیہوشی۔

جیسی حالت میں ویسا علاج کرنا چاہیئے۔
چھینک۔ اباسی۔ پاخانہ و پیشاب وغیرہ حوائج ضروریہ سے فراغت حاصل کر لینے کے۔ استری سنگ کرکے بشسترا کرم۔ ہنسی اور دانتن کے بعد مردو دہوم پان کرنا چاہیئے۔ رات کے آخر میں غذا کے بعد اور نسیہ کرم کے بعد مدھیم دہوم پان کرنا چاہیئے۔
غدید۔ نسیہ کرم۔ سرمہ لگانے۔ سنان کرنے اور قے کرنے کے بعد ویچن دہوم پان کرنا چاہیئے۔
اس کا نیتر بھی وستی کے نیتر کی طرح بنوانا چاہیئے۔ اور انہی چیزوں سے بنوانا چاہیئے جن سے کہ وستی کا نیتر بنتا ہے۔ اور اس کے تین حصے کرلنے چاہئیں۔
جڑ کی طرف سے اس کے نیتر کا سوراخ انگوٹھے کے برابر ہونا چاہیئے اور اگلی طرف سے جھڑبیری کے بیر کی گٹھلی کے برابر۔ تیکھشن دہوم پان کے لئے چوبیس انگل لمبی نالی ہونی چاہیئے۔ سنیہن دہوم پان کے لئے بتیس انگل اور مدھیم دہوم پان کے واسطے چالیس انگل لمبی نالی ہونی چاہیئے۔
سیدھے بیٹھ کر اور یکسو ہوکر کھلے منہ ایک نتھنے کو بند کرکے دوسرے سے دہوم پان کرنا چاہیئے۔ اسی طرح دوسرے نتھنے سے پئیں۔ دہوئیں کو پہلے اندر کھینچ کر تھوڑی دیر اندر ٹھہرائے رکھیں۔ اور پھر باہر نکال دیں۔
جب دوش ہل گیا ہو۔ اور نتھنے اور سر میں چلا گیا ہو۔ تو پہلے نتھنے سے دہوم پان کرنا چاہیئے۔ اور اگر دوش کو ہلانا منظور ہو۔ تو منہ سے پینا چاہیئے۔
اگر دوش کنٹھ کو روکے ہوئے ہو۔ تو اسے ہلانے کے واسطے پہلے نتھنے

بد (کُشا) کی جڑھ بارہ انگل لمبی ایک دن رات تک پانی میں بھگو رکھیں۔
دھوم کی ادویات کو باریک پیسکر اس پر پانچ مرتبہ لیپ کریں۔ جتنے کہ وہ
انگشت نر کے برابر موٹی ہو جائے۔ مگر کُش کی جڑھ جَو کے برابر موٹی ہونی
چاہیئے۔ سایہ میں اُس لیپ شدہ جڑھ کو سکھالیں۔ اور جب سوکھ جائے۔
جڑھ کو کھینچ کر باہر نکال لیں۔
جڑھ کو پہلے گھی لگا لینا چاہیئے۔ تاکہ اُس کا نکالنا آسان ہو جائے۔
اس بتّی کو بتّی کے نیتر میں رکھ کر ایک طرف آگ لگا کر دھوم پان کریں۔
جس شخص کو کھانسی ہو۔ اُسے چاہیئے۔ کہ دو پیالیاں لے کر ان میں سے
ایک میں دہکتے ہوئے کوئلے ڈال کر اُوپر وہ دوائی ڈال لے۔ جس کا دھؤاں
پان کرنا ہو۔ اور دُوسری پیالی اُوپر رکھ کر اُس میں سوراخ کر کے سوراخ کے
ذریعہ نلکی لگا کر دھوم پان کرے۔
دھوم پان کرنے والے شخص کو کھانسی۔ دمہ۔ زکام۔ خراب آواز۔ گندہ دہنی
...س۔ بالوں کی خرابیاں۔ کان۔ مُنہ۔ دور آنکھ سے پانی کا بہنا۔ خارش جسم
کا بے حس ہو جانا۔ غنودگی اور ہچکی نہیں ہوتی۔

بائیسواں ادھیائے

اب گنڈوش ودھی (غراروں کی تدبیر) کا بیان کیا جاتا ہے۔
گنڈوش چار قسم کا ہوتا ہے (۱) سنگدھ (۲) شمن (۳) شودھن (۴) روپن

پہلے تین قسم کے گنڈوش وات۔پت۔کف علی الترتیب تینوں دو
کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔آخری چوتھا برن کو دور کرنے والا
سنگدھ گنڈوش میٹھی۔ترش اور نمکین دواؤں سے تیار کردہ سنیہ
کیا جاتا ہے۔
شمن گنڈوش کڑوی کسیلی اور میٹھی ادویات سے کیا جاتا ہے۔
شودہن گنڈوش کڑوی چرپری۔ترش۔نمکین اور گرم چیزوں سے کیا جاتا ہے
روپن گنڈوش کڑوی اور کسیلی چیزوں سے کیا جاتا ہے۔
مذکورہ بالا گنڈوشوں میں حسب ضرورت مفصلہ ذیل اشیاء ٹھنڈی
گرم ملا کر استعمال کی جا سکتی ہیں۔
سنیہ۔دودھ۔سرکہ۔شراب۔رس۔موتر اور کانجی۔
دنت ہرش (جبکہ دانت کسی چیز کو چھوتے ہی درد کرنے لگ جائیں) ما
کے ہلنے اور امراض دہن (جو وات سے پیدا ہوئے ہوں) میں تلوں
گدلا پانی میں ملا کر شیر گرم کر کے یا ٹھنڈا ہی گنڈوش کے لئے است
کرنا مفید ہوتا ہے۔
ہمیشہ گنڈوش کرنے کے واسطے تیل یا گوشت کا رس مفید چیز ہے۔
جب منہ بھاپ سے جل کر پک گیا ہو۔یا بیرونی چوٹ سے منہ
زخم ہو گیا ہو۔یا زہر۔کھشار اور آگ سے منہ جل گیا ہو۔تب گھی یا دود
گنڈوش کرنا چاہیئے۔
شہد کے گنڈوش سے منہ صاف ہو جاتا ہے۔اور منہ کے زخم ٹھیک
ہو جاتے ہیں۔جلن اور پیاس دور ہو جاتی ہے۔

ھمانیہ کی کابجی کا گنڈوش مُنہہ کے بے ذائقہ پن کو دُور کرتا ہے۔ غلاظت
بدبو کو رفع کرتا ہے۔
ھانیہ کی بے نمک کابجی کا گنڈوش سرد ہوتا ہے۔ اور مُنہہ کے
شوں کو دُور کرتا ہے۔
دوالے پانی کا گنڈوش کف کے اجتماع کو دُور کر دیتا ہے۔
نیم گرم پانی کے گنڈوش سے مُنہہ میں ہلکا پن آجاتا ہے۔
ہوا جگہ میں جہاں دھوپ آتی ہو۔ گنڈوش کو منہہ میں ڈالکر مُنہہ کو
ڑی دیر اُونچا کرکے مُنہہ میں رکھنا چاہیئے۔
ڈوش لینے سے پہلے کندھے اور گندا کو سویدن کرکے مل لینا چاہیئے۔
ڈوش سے مُنہہ کو بھر کر اتنی دیر تک انتظار کریں۔ کہ مُنہہ کف سے بھر جائے
ناک اور آنکھوں سے پانی بہنے لگے۔ خلاف ازیں کول کو مُنہہ میں
تے رہنا چاہیئے۔
ل کے مُنہہ میں رکھنے سے ہنسلی کان مُنہہ اور سر کے امراض دُور
جاتے ہیں۔ مُنہہ سے رالیں بہنا گلے کی خرابی۔ مُنہہ کا خشک ہو جانا۔
اُنیاں آنا۔ غنودگی۔ کھانے سے نفرت اور پینس روگ (بگڑا ہُوا زکام)
ہو جاتے ہیں۔
ی سارن تین قسم کا ہوتا ہے (۱) کلک (۲) رس کریا اور (۳) چُورن
ک۔ پانی ڈالکر کوٹ کر گاڑھا بنائی ہوئی دوائیں کلک کہلاتی ہیں۔
س کریا۔ شہد ملی دواؤں کو رس کریا کہتے ہیں۔
ورن۔ بغیر کسی چیز کے ملانے کے ادویات کو کوٹ کر استعمال کرنا چُورن کہلاتا ہے

کف کی امراض میں پرتی سارن استعمال کرنا چاہیئے۔ اور دوائیں ڈالنی چاہئیں۔ جو گنڈوش میں بیان کی گئی ہیں۔

مکھ لیپ تین قسم کا ہوتا ہے۔ ایک دوشوں کو دور کرتا ہے۔ دوسرا کا اثر زائل کرتا ہے۔ اور تیسرا رنگت کو ٹھیک کرتا ہے۔

وات پت میں گرم لیپ کرنا چاہیئے۔ باقیوں میں بہت سر لیپ کی موٹائی تین قسم کی ہونی چاہیئے۔ انگلی کی چوتھائی۔ انگلی کی تہا یا انگلی کے نصف کے برابر۔

لیپ جب تک گیلا رہے۔ لگا رہنے دینا چاہیئے۔ جب سوکھ جا اتار دینا چاہیئے ورنہ چہرے کی خوبصورتی کو خراب کر دیتا ہے۔ لیپ گیلا کر کے اتارنا چاہیئے۔ اور بعد میں مالش کر دینی چاہیئے۔ مکھ لیپ کرنے والے کو دن میں سونا۔ زیادہ بولنا۔ آگ یا دھوپ کا سینکن افسوس و غصہ کرنا منع ہیں۔

پینس روگ۔ بدہضمی میں اور نسوار لینے والے کو۔ جس کا جبڑا جکڑا ہو ہے۔ اروچی میں۔ شب بیداری میں مکھ لیپ نہ کرنا چاہیئے۔

اگر مکھ لیپ کو ٹھیک طرح سے استعمال کیا جائے۔ تو بال بے وقت سفید نہیں ہوتے۔ چھائیاں۔ جھریاں۔ دھند اور نیلے رنگ کے دا بھی دور ہو جاتے ہیں۔

بیر کی گری۔ بالنے کی جڑھ۔ لودھ اور سرسوں سفید کا لیپ ہیمنت رتو میں کرنا کنڈیاری کی جڑھ۔ سیاہ تل۔ دارہلدی کا چھلکا اور مقشر جو کا لیپ ششر رتو میں کرنا اچھا ہے۔

ب کی جڑھ۔ صندل۔ خس۔ شرینہ۔ سونف اور چاولوں کا لیپ
نت رتو میں کرنا چاہیئے۔
کنول۔ نیلوفر۔ سفید کنول۔ دُوردا۔ ملٹھی اور صندل کا لیپ موسم گرما میں ٹھیک رہتا ہے
صندل زرد۔ تل خس۔ باسچتر۔ اگر اور پدما کھ کا لیپ موسم برسات میں کرنا چاہیئے۔
لیس پتر۔ گندا۔ پنڈارو۔ ملٹھی۔ کاہی۔ تگر اور اگر کا لیپ شرد
میں کرنا چاہیئے۔
لیپ کرنے کے عادی اشخاص کی نظر تیز ہو جاتی ہے۔ مُنہ بشاش
رہتا ہے۔ اور کنول کی مانند ملائم رہتا ہے۔
سر پر تیل لگانا چار قسم کا ہوتا ہے۔ ابھینگ (مالش) سیک (پری شیک)
پیو (روئی کے پھوئے کے ساتھ لگانا) اور دستی پہلے کی نسبت
دوسرا زیادہ مفید ہوتا ہے۔
ابھینگ (مالش) خشکی۔ خارش اور میل وغیرہ میں کرنی چاہیئے۔ اور
پری شیک پھنسی۔ دردِ سر۔ جلن۔ پاک اور زخم میں مفید ہوتی ہے۔
پچو۔ بالوں کے گرنے۔ پھٹ جانے۔ دھوپن اور آنکھ کے جکڑ جانے
کے لئے اچھا طریق ہے۔
شرودستی۔ سر کے سو جانے۔ لقوہ۔ بے خوابی۔ ناک اور منہ کے
سوکھ جانے۔ دھند اور سر کی سخت تکلیف میں مفید ہوتی ہے۔
شرودستی کرنے کا طریق یہ ہے۔ کہ جب شرودستی کرنے کا ارادہ ہو تو
پہلے کسی نرم آسن پر دوزانو ہو کر بیٹھ جائیں۔ شرودستی دن کے آخری
حصے میں کرنی چاہیئے۔ نیز پہلے جسم کو صاف کر کے مالش کریں۔ اور

سینہ لے لیں۔ پھر ماتھے پر کپڑا لپیٹ کر اُوپر دھاگا یا کپڑے ہی کی دھجی باندھ دیں اس کے بعد گائے یا بھینس کے چمڑے کا ایک ٹکڑا لے کر جو سر کی گولائی کے برابر آئے۔ اور بارہ انگل چوڑا ہو۔ ماتھے پر کان کے متوازی باندھ دیں۔ اور درزوں کو ماش کے کلک سے بند کر دیں۔ پھر بیماری کے مطابق اُس چمڑے میں جوش کیا ہوا شیر گرم سینہ ڈال دیں جو بالوں کی جڑ حد سے دو انگل تک اونچا بھرا ہونا چاہیئے۔ سینہ کو اس میں اُس وقت تک رکھیں۔ جب تک کہ منہ اور ناک سے پانی نہ آجائے۔ وات۔ پت اور کف میں علےالترتیب ۱۰-۸ اور ۶ ہزار ماترا تک رکھنا چاہیئے اور تندرستی کی حالت میں صرف ایک ہزار ماترا تک ہی کافی ہے۔ سینہ کے چھوڑ دینے کے بعد کندھوں وغیرہ پر مالش کرنی چاہیئے اس کا زیادہ سے زیادہ وقت استعمال ایک ہفتہ ہے۔ تیل کو کان میں بھر کر کان کو مل دینا چاہیئے۔ اور اس قدر عرصہ تک رکھنا چاہیئے جب تک کہ درد کم نہ ہونے لگے۔ اور بے ضرورت ڈالنے کے لئے سو ماترا کا وقت کافی ہے۔

ماترا کا اندازہ یوں کرنا چاہیئے۔ کہ جس عرصے میں دائیں ہاتھ کو زانو کے ارد گرد ایک چکر دیا جائے۔ وُہ ماترا کہلاتی ہے۔ یا آنکھ کو جھپک کر کھول لینا بھی ماترا کا اندازہ کہلاتا ہے۔

بالوں کے گرنے۔ سفید ہونے۔ زرد پڑ جانے اور لپٹ جانے نیز سر کے واتج امراض کے لئے یہ طریق نہائیت مفید چیز ہے۔ اندریوں اور آواز کو صاف کرتا ہے۔ نیز جبڑے اور سر کو طاقت دیتا ہے۔

تئیسواں ادھیائے

اب آشچوتن انجن ودھی کا بیان کیا جاتا ہے۔

آنکھ کی سب امراض کے شروع میں آشچوتن مفید طریقہ ہے۔ سرخی۔ خارش۔ رگڑ۔ جلن وغیرہ آنکھ کی تکالیف کو دور کرتا ہے۔ وات کی تکلیف میں گرم۔ کف کی تکلیف میں شیر گرم اور رکت پت میں سرد آشچوتن ڈالنا چاہیئے۔ بے ہوا جگہ میں بیٹھے ہوئے بائیں ہاتھ سے آنکھ کو کھول کر سیپی یا روئی کے پھائے یا کپڑے کی دھجی یا کسی اور چیز سے دوائی کی دس یا بارہ بوندیں دو انگل سے نہ بہت قریب سے اور نہ بہت دور سے ڈالیں۔ پھر کف وات میں نرم کپڑے سے ملکر نیم گرم پانی سے آنکھ کو ٹکور کریں بہت گرم یا تیز دوائی کا آنکھ میں ڈالنا درد اور سرخی پیدا کر دیتا ہے۔ بلکہ نظر کو بھی مار دیتا ہے۔

بہت سرد آشچوتن چھبک۔ جکڑ اور درد پیدا کر دیتا ہے۔ دوائی کپڑے یا ہاتھ کی رگڑ آنکھ کے پردوں کو خراب کر دیتی ہے۔

زیادہ دوائی کا ڈالنا آنکھوں کو کھلنے نہیں دیتا۔ اور تکلیف بڑھ جاتی ہے۔ بہت کم دوائی کا ڈالنا آنکھ میں چھبک ڈال دیتا ہے۔ اور آنکھوں سے پانی بہنے لگتا ہے۔

آنکھ میں ڈالی ہوئی دوائی آنکھ کے جوڑوں کے سروتوں اور منہ۔ سر اور ناک کے سروتوں میں جا کر اوپر جانے والے دوشوں کو ہٹا دیتی ہے۔

انجن (سرمہ لگانا) جن آدمی کا شریر شدھ ہے۔ اور جس کی صرف آنکھ ہی میں خرابی ہے۔ اور جس میں پلکوں کے نشانات پائے جانے لگے ہیں۔ جب سوجن کم۔ خارش زیادہ اور لیس زیادہ نظر آئے۔ اور گاڑھی پیپ آئے چبھک کم پڑے۔ اور آنکھیں کم آئیں۔ پت۔ کف خون کی اور خصوصاً وات کی خرابی ہو تو سرمہ لگانا چاہیئے۔

انجن تین قسم کا ہوتا ہے۔ یعنی (۱) لیکھن (۲) روپن اور (۳) درشٹی پرسادن
لیکھن انجن کھاری۔ ترش۔ نمکین اور چرپری چیزوں سے تیار کیا جاتا ہے۔ روپن انجن کڑوی چیزوں اور پرسادن انجن میٹھی اور سرد چیزوں سے تیار کیا جاتا ہے۔

سرمہ لگانے کی سلائی دس انگل لمبی ہونی چاہیئے۔ درمیان میں پتلی ہو۔ اور دونوں طرف سے منہ اس کے گول ہوں۔

لیکھن انجن کے لئے تانبے کی سلائی ٹھیک ہوتی ہے۔ اور روپن انجن کے لئے کالی لوہے کی۔ یا انگلی سے ہی لگا لینا چاہیئے۔ مگر پرسادن انجن کے لئے سونے یا چاندی کی سلائی ہونی چاہیئے۔

انجن کی بناوٹ تین طرح کی ہوتی ہے۔ پنڈ۔ رس کریا اور چورن پاؤڈر۔ درمیانے اور ہلکے دوشوں میں بالترتیب یہ تینوں قسم کے سرمے ڈالنے چاہئیں۔ تیز دواؤں سے تیار کردہ پنڈ انجن کی رینوکا ڈالنی چاہیئے۔ یعنی رینو کے بیج کے برابر۔ اگر دوائیں نرم ہوں۔ تو مقدار دگنی ہونی چاہیئے۔
رس کریا کی واوڑنگ کے برابر مقدار ہونی چاہیئے۔ اگر دوائیں نرم ہوں۔ تو دو واوڑنگ کے برابر مقدار ہونی چاہیئے۔

چُورن انجن کی مقدار دو سلائی ہونی چاہیئے۔ اگر دوائی نرم ہو۔ تو تین سلائی کافی ہوتی ہیں۔

رات کو سوتے وقت سرمہ نہیں لگانا چاہیئے۔

دوپہر کے وقت بھی سُرمہ نہ لگانا چاہیئے۔

شراب پینے اور کھانا کھانے کے بعد نیز جب سُورج کی کرنوں سے آنکھوں میں تیزی آئی ہوئی ہو۔ تو سرمہ نہ لگانا چاہیئے۔ ورنہ دوش بڑھ جاتے ہیں۔ اور آنکھوں میں تکلیف ہو جاتی ہے۔ صُبح یا شام کے وقت جب بادل صاف ہوں۔ سُورج نکلا ہُوا ہو۔ اُس وقت آنکھوں کی بہتری کیلئے سرمہ لگانا چاہیئے۔ بعض لوگوں کی رائے ہے۔ کہ دن کے وقت تیز سرمہ نہ لگانا چاہیئے۔ کیونکہ تیز سرمہ لگانے سے آنکھوں میں سے جب دوش نکلتے ہیں۔ تو اُس وقت آنکھ سُورج کی تیزی کی وجہ سے کمزور ہو جاتی ہے اسلئے رات کو سوتے وقت تیز سرمہ لگانا چاہیئے۔ رات کے وقت سومیہ بھاو سے آنکھیں ترپت ہوتی ہیں۔ کیونکہ آنکھوں کی نظر کے لئے سردی موافق ہوتی ہے۔ جب کف کا زور زیادہ ہو۔ یا کوئی ایسی بیماری ہو۔ جس میں لیکھن کریا کرنی ضروری ہو۔ تو دن کے وقت جب بہت گرمی نہ ہو۔ تیز انجن حسبِ خواہش لگایا جا سکتا ہے۔

جیسے لوہے کو پتھر پر رگڑنے سے اُس میں تیزی بھی آ جاتی ہے۔ اور وہ اُسی پر رگڑنے سے کُند بھی ہو جاتا ہے۔ ویسے ہی نیج سے آنکھوں میں نُور آتا ہے۔ اور یہی اُن کی خرابی کا باعث ہوتا ہے۔

رات کے وقت بھی تیز سرمہ لگانا مفید نہیں ہوتا۔ جب آنکھیں بہت

سرد ہوں۔ اگر اُس وقت دوش نہ نکلے۔ تو سستیہہ۔ خارش اور جڑتا وغیرہ پیدا ہو جاتی ہے۔

خوف۔ افسوس۔ قے۔ جلاب۔ ویگ۔ غصہ۔ بخار۔ سُورج کو دیکھنے سے خرابی پیدا ہونا۔ بدہضمی اور پیاس کی حالت میں۔ نیز کھانا کھا چُکنے۔ رات کو جاگنے۔ سر دہونے۔ دہوم پان کر چکنے۔ شرب پینے اور دن کو سونے کے بعد سرمہ نہ لگانا چاہیئے۔

نیز ایسی حالت میں بھی سُرمہ کا لگانا منع ہے جبکہ سُورج نہ نکلا ہو۔ یا آنکھ سینکی ہوئی ہو۔ یا دھوپ سینکی ہوئی ہو۔

نہبت تیز۔ نہبت نرم۔ تھوڑا۔ نہبت۔ کاڑھا۔ سوکھا۔ نہبت سرد اور گرم سرمہ نہ لگانا چاہیئے۔

سُرمہ لگا چکنے کے بعد تبی کو اِدھر اُدھر آہستہ آہستہ آنکھ میں پھرانا چاہیئے تاکہ سُرمہ ساری آنکھ میں مِل جائے۔

تیز سُرمہ خود بخود پھیل جاتا ہے۔ اُس میں آنکھ کو کھولنے یا بند کرنے کی یا آنکھ کے چھپر کو دبانے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

جب سُرمے سے پیدا ہونے والی تیزی دُور ہو جائے۔ اور آنکھیں اپنی حالت پر آجائیں۔ تو دوش اور موسم کے لحاظ سے مناسب پانی کے ساتھ آنکھوں کو دھو ڈالیں۔ دائیں انگوٹھے سے صاف کپڑے کے ساتھ بائیں آنکھ کے اُوپر کے چھپّر کو صاف کرنا چاہیئے۔ اسی طرح بائیں انگوٹھے سے دائیں آنکھ کے چھپّر کو صاف کرلیں۔

اگر اس طریق کے خلاف صفائی کی جائے۔ تو آنکھ میں مختلف امراض کے

پیدا ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ خارش اور جڑتا پیدا ہو جاتی ہے۔ ایسی صورت میں تیز سرمہ لگانا چاہیئے۔ تیز سرمہ سے آنکھوں میں تیزی پیدا ہو جانے پر پرتی انجن لگانا چاہیئے۔

چوبیسواں ادھیائے

اب ترپن پٹ پاک ودھی کا بیان کیا جاتا ہے۔
آنکھوں کے درد کرنے۔ جکڑ جانے۔ سوکھ جانے خشک ہو جانے۔ زخمی ہونے۔ آنکھوں میں وات پت کی تکلیف۔ آنکھ کے ٹیڑھا ہو جانے۔ پلکوں کے گر جانے۔ صاف دکھائی نہ دینے۔ آنکھوں کے مشکل سے کھلنے بشرا ہرش (سر میں چوٹ کا سا درد ہونا) شروانت پات (دائیں درد کے سر کا پھٹنا) سشرانتم (آنکھوں میں اندھیرا چھا جانا) ارجن۔ آنکھوں کے دُکھنے آنے۔ ابھی منتھ۔ آنکھوں میں وات کی کوئی اور تکلیف ہو جانے یا پھولا پڑ جانے کی حالت میں ترپن کرنا چاہیئے۔ بشرطیکہ آنکھوں میں سرخی۔ پانی۔ درد۔ چبھک اور چیپ نہ ہو۔ اور سشرو ویچن اور کایہ ویچن سے جسم کی صفائی کر لی گئی ہو۔
ترپن ایسی جگہ میں کرنا چاہیئے۔ جہاں ہوا نہ لگتی ہو۔ موسم معتدل ہو۔ ترپن کے بلئے صبح یا شام کا وقت اچھا ہوتا ہے۔ مریض کو ترپن کراتے وقت سیدھا لٹا لینا چاہیئے۔
جو اور ماش کا آٹا ملا کر حلقۂ چشم کے ارد گرد چاروں طرف دو انگل اونچا

مضبوط اور ہموار حلقہ بنالیں۔ اور اس حلقے میں مناسب تدبیر سے تیار کیا ہوا گھی آنکھ کو بند کرا کے ڈالنا چاہیئے۔ اگر وہ گھی جم گیا ہو۔ تو پہلے اُسے گرم پانی میں رکھ کر پگھلا لینا چاہیئے۔

اندھراتا۔ وات تمر۔ کبر چھر بودھ وغیرہ امراض چشم کی حالت میں گھی کی جگہ چربی کا استعمال کرنا چاہیئے۔ اور اس قدر چربی ڈالیں۔ کہ آنکھ پر پلکوں کے برابر تک آجائے چربی ڈالکر آنکھوں کو آہستہ آہستہ کھولنا چاہیئے۔

چھپر کی بیماریوں۔ آنکھوں کی سفیدی اور سیاہی کی بیماریوں۔ آنکھوں کے جوڑوں کی بیماریوں نیز نظر کی خرابی میں بہ ترتیب سو۔ تین سو۔ پانسو۔ سات سو اور آٹھ سو ماترا تک دوائی کو رکھنا چاہیئے۔

منتھ روگ میں ایک ہزار ماترا تک رکھیں۔

وات کی بیماریوں میں بھی ایک ہی ہزار ماترا تک رکھیں۔

پت روگوں اور صحت کی حالت میں چھ سو ماترا تک دوائی رکھیں۔

اور کف روگوں میں پانسو ماترا تک دوائی کا رکھنا کافی ہوتا ہے۔ ایسا کرنے کے بعد آٹے کے حلقے کے ایک طرف سے سوراخ کر کے ترپن کی دوائی کو ایک برتن میں ڈال لینا چاہیئے۔ اور بعد میں دھوم پان کرانا چاہیئے۔ اس کے بعد چکدار چیزوں اور آسمان کو دیکھنے سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

مندرجہ صدر ترکیب سے وات روگوں میں ہر روز ترپن کرنا چاہیئے۔ پت روگوں میں ایک دن کے وقفے کے بعد۔ کف اور تندرستی کی حالت میں دو دن کا وقفہ دے کر ترپن کریں۔

اور جب تک ترپن ٹھیک طور پر نہ ہو جائے۔ اس سلسلے کو جاری رکھیں۔

جب ترپن ٹھیک ہو جائے۔ تو روشنی کی برداشت تندرستی۔ صفائی
اور ہلکاپن معلوم ہوتا ہے۔
لیکن جب ترپن ٹھیک نہ ہو۔ تو اس کے برعکس علامات پائی جاتی ہیں۔
اتی ترپت کی حالت میں کف سے پیدا ہونے والی تکالیف پیدا ہو جاتی ہیں۔
جس طرح سنیہہ پان کرنے سے جسم ڈھیلا سا پڑ جاتا ہے۔ ایسے ہی
آنکھوں میں بھی ترپن سے سستی سی آجاتی ہے۔ اس لئے ترپن کے بعد
آنکھوں کی طاقت کو قائم کرنے کے لئے پٹ پاک وِدھی عمل میں لائی جانی چاہیے۔
وات روگوں میں سنیہن پٹ پاک کریں۔ جب کف کے ساتھ وات کا
بھی حصہ ہو۔ تو لیکھن پٹ پاک مفید ہوتا ہے۔ ضعف بصارت۔ وات۔
پت۔ رکت اور صحت کی حالت میں پرسادن پٹ پاک کریں۔
بلیشیہ (بل میں رہنے والے جانور) پرسہ (گائے۔ گدھے وغیرہ) آنوپ
جانوروں کی میدھا مجا۔ وسا۔ گوشت۔ سنیہہ اور دودھ وغیرہ میں پیسی
ہوئی جیونتیہ چیزوں سے سنیہن پٹ پاک کرانا چاہیئے۔ ہرن اور پکھشیوں
کے جگر۔ گوشت نیز موتی۔ لوہا۔ تانبا۔ سیندھا نمک۔ سروتو انجن۔ سنکھ
سمندر جھاگ۔ ستو (دہی کے پانی) میں ملا کر لیکھن پٹ پاک بنائیں۔ ہرن
اور پکھشیوں کے جگر۔ مجا۔ وسا۔ انتڑی۔ ہردے اور گوشت سے نیز میٹھی
چیزوں۔ گھی اور استری کے دودھ سے پرسادن پٹ پاک بنائیں۔
پٹ پاک میں جو دوائیں بتائی گئی ہیں۔ ان سب کی مجموعی مقدار نگدہ بنا کر
بل پھل کے برابر ہونی چاہیئے۔
سنیہن پٹ پاک میں اسے ارنڈ کے پتوں سے لپیٹ کر کالی مٹی سے

اُوپر لیپ کر دیں۔ پھر اُسے دھاوے کی لکڑی میں جلا لینا چاہیئے۔ اور
لیکھن پُٹ پاک میں بڑ کے پتّوں سے لپیٹ کر مٹّی لگانی چاہیئے۔

پرسادن پُٹ پاک میں کنول کے پتّوں سے ڈھانپ کر مٹّی لگا کر جنگلی اُپلوں کی آگ میں پکانا چاہیئے۔ جب وہ آگ میں سُرخ ہو جائے۔ تو باہر نکال کر دوائی کا رس نکال لینا چاہیئے۔ اور ترپن کی ترکیب کے موافق آنکھ پر ڈالنا چاہیئے۔

لیکھن پُٹ پاک میں اس رس کو سو ماترا۔ سنیہن پُٹ پاک میں دو سو ماترا اور پرسادن میں تین سو ماترا تک رکھیں۔ لیکھن اور سنیہن پُٹ پاک میں یہ رس نیم گرم ڈالنا چاہیئے۔ اور پرسادن میں ٹھنڈا۔ لیکھن اور سنیہن پُٹ پاک کے آخر میں دھوم پان کرنا چاہیئے۔ اِن کے اچھے بُرے نتیجے کا اندازہ ترپن کی طرح ہی سمجھنا چاہیئے۔ ترپن اور پُٹ پاک اُن آدمیوں کو نہ کرنا چاہیئے۔ جن کیلئے نسیہ کرم منع ہے۔ جتنے دن تک ترپن اور پُٹ پاک کریں۔ اُس سے دُگنے دنوں تک پرہیز رکھنا چاہیئے۔ جس شخص نے ترپن پُٹ پاک کیا ہے۔ رات کے وقت اُسکی آنکھوں پر ہلدی اور ملکا کے پھول باندھنے چاہئیں آنکھ کو تقویت دینے کے لئے ہر طرح سے کوشش کرنی چاہیئے۔ کیونکہ آنکھ سے ہی سب جہان ہے۔ ورنہ سب دُنیا اندھیر ہو جاتی ہے۔

پچیسواں ادھیائے

اب نیتر ودھی کا بیان کیا جاتا ہے۔

اور اس کے آخری سرے میں اُنگلی ڈالنے کے واسطے دو گول حلقے ہوتے ہیں۔ یہ نیتر گہرے برن میں سے گوشت۔ ارم اور بقایا مواد کے نکالنے کے کام آتا ہے۔

تال نیتر بارہ انگل لمبے ہوتے ہیں۔ اور مچھلی کے تال جیسے ایک یا دو تالوں سے مل کر بنے ہوتے ہیں۔ یہ نیتر کرن ناڑی کے شلیوں کے نکالنے میں کام آتے ہیں۔

ناڑی نیتر بیچ میں سے کھوکھلے ہوتے ہیں۔ اور ان کے مُنہ مختلف اشکال کے ہوتے ہیں۔ یہ سروتوں میں گھسے ہوئے شلیوں اور بیماریوں کو دیکھنے کے کام آتے ہیں۔ اور عمل جراحی کو آسان بنانے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ یا اُن میں سے مواد کو کھینچ لیتے ہیں۔ ان کی گولائی اور لمبائی سروت کے مطابق ہوتی ہے۔ مثلاً کنٹھ (گلے) کے شلیہ کو دیکھنے کے لئے دس انگل لمبا اور پانچ انگل گول ناڑی نیتر ہونا چاہیئے۔

چتش کرن وارنگ کے سنکرہ کے لئے پانچ مُنہ اور پانچ سوراخ والا ناڑی نیتر استعمال کیا جاتا ہے۔ اور دوکرن وارنگ کے سنگرہ کے لئے صرف تین سوراخ والا ناڑی نیتر کام میں لایا جاتا ہے۔ اور ان کی لمبائی اور گولائی حسب [illegible] ہو سکتی ہے۔

کرن وارنگ [illegible] گولائی اور لمبائی [illegible] دوسرے ناڑی نیتر بھی بنائے [illegible] ہیں۔

شلیہ نرگھاتنی ناڑی [illegible] سرا پیمرنگا کی مانند ہونا چاہیئے۔ یہ شلیہ بارہ انگل لمبا اور [illegible] کا چھ [illegible] کھوکھلا ہونا چاہیئے

بواسیر کے دیکھنے کے واسطے گائے کے ستھن کا ہم شکل اور چار انگل لمبا ینتر ہونا چاہیے۔ اس کا محیط پانچ انگل کا ہونا چاہیے۔

عورتوں کی بواسیر دیکھنے کے لئے اس کا محیط چھ انگل کا ہونا چاہیے اور اس کے دونو طرف سوراخ ہونے چاہئیں۔

جب اس میں عمل جراحی بھی کرنا ہو۔ تو صرف ایک ہی سوراخ ہونا چاہیے۔ اس ینتر کے درمیان میں تین انگل لمبا اور انگوٹھے کے برابر چوڑا سوراخ ہونا چاہیے۔ اور سوراخ کے اردگرد نصف انگل بلند کرنکا لگی ہونی چاہیے۔

شمیہ الکھیہ ناڑی ینتر مندرجہ صدر ینتر ہی کی مانند ہونا چاہیے۔ مگر اس میں سوراخ نہ ہو۔ یہ ینتر بواسیر کو دبانے کے کام آتا ہے۔ بھگندر میں استعمال کرتے ہوئے اسی ینتر کی کرنکا دور کر دینی چاہیے۔

ناک کے ارید اور بواسیر روگ میں ایک سوراخ والا ناڑی ینتر استعمال کرنا چاہیے۔ جس کی لمبائی دو انگل اور چوڑائی پردیشنی انگلی کے برابر ہونی چاہیے۔ اور شکل اسی ینتر کی طرح ہونی چاہیے۔ جو بھگندر میں کام آتا ہے۔

انگلی تر انگ ینتر دانت یا لکڑی کا اور چار انگل لمبا ہونا چاہیے۔ اس میں دو سوراخ ہوں۔ اور اس کی شکل گائے کے ستھن کی ہونی چاہیے۔ یہ ینتر منہ کے سوراخ میں آسانی سے جا سکتا ہے۔ اور دانتوں سے انگلی کا بچاؤ رہتا ہے۔ یونی کے برن کو دیکھنے کے واسطے جو ناڑی ینتر بنایا جائے۔ وہ بیچ میں سے کھلا اور سولہ انگل لمبا ہونا چاہیے۔ اس کے ایک سرے پر انگشتری نما حلقہ لگا ہو۔ اور یہ ینتر چوکون ہونا چاہیے۔ اس کا منہ کنول کے شگوفے کی مانند ہونا چاہیے۔ یہ ینتر چار رسلا خوں

سے گہرا ہونا چاہیئے۔ تاکہ یونی کے اندر جاکر اُس کا مُنہ پھیل سکے۔
ناڑی برن کو دھونے اور مالش کرنے کے لئے چھ اونگل لمبا نیتر ہونا چاہیئے
جس کا مُنہ اور جڑھ دستی نیتر کا سا ہونا چاہیئے۔ یعنی مُنہ مٹر جیسا اور
دوسرا سرا انگوٹھے کے برابر موٹا ہونا چاہیئے۔ اُس کے مُنہ کی طرف
کرنکا نہ ہونی چاہیئے۔ اور جڑھ کی طرف نرم چمڑے کی تھیلی سی لگی ہو۔
جلید دھم میں کام آنے والا ناڑی نیتر دو مُنہ والا ہونا چاہیئے۔ اس کی ناڑ
ٹیک دار ہونی چاہیئے۔

دھوم پان اور دستی وغیرہ کے نیتر اُنکے موقعوں پر بیان کر دیئے گئے ہیں

سینگی کا مُنہ تین اونگل چوڑا ہونا چاہیئے۔ اور لمبائی اٹھارہ اونگل
اس کے دوسرے سرے پر سرسوں کے برابر سوراخ ہونا چاہیئے اور
اس سرے کی شکل عورت کے پستان کے سرے کی سی ہونی چاہیئے
اور سینگی سے خوب مضبوطی کے ساتھ پیوست ہونا چاہیئے۔
الابو کی لمبائی بارہ اونگل ہونی چاہیئے۔ اور محیط اٹھارہ اونگل اور مُنہ چار
اونگل چوڑا ہونا چاہیئے۔ اس کے اندر اگنی ہونی چاہیئے۔ یہ کف رکت
کو نکال دیتا ہے۔
گھٹہ کی لمبائی چوڑائی بھی الابو کی مانند ہی ہوتی ہے۔ یہ گلم کو دبانے
اور ہلانے کے کام آتا ہے۔
شلاکا نیتر مختلف کام میں آتے ہیں۔ اور مختلف شکلوں کے ہوتے
ہیں۔ اور سب ضرورت کے مطابق بنائے جا سکتے ہیں۔
ایشن کرم میں جو شلاکا نیتر استعمال ہوتا ہے۔ اس کے دونوں مُنہ

گنڈویوں کے منہ کی طرح ہوتے ہیں۔ یہ نشتر بیچ میں سے موٹا اور سروں پر سے پتلا ہوتا ہے۔

بشلاکا نشتر پسروتوں میں سے شلیہ نکالنے کے کام آتے ہیں۔ ان کے دو نو منہ مسور کی دال کی مانند ہوتے ہیں۔ ان کی لمبائی آٹھ یا نو انگل کے قریب ہونی چاہیئے۔

شنکو کی چھ قسمیں ہیں۔ جن میں سے دو بارہ اور سولہ انگل لمبے ہوتے ہیں ان کے منہ سانپ کے پھن کی مانند ہوتے ہیں۔ اور یہ ویہن کرم میں کام آتے ہیں۔ دو دس اور بارہ انگل لمبے ہوتے ہیں۔ ان کے منہ مرسنکھ کی مانند ہوتے ہیں۔ اور ہلانے میں کام آتے ہیں۔ دو وڈش کی شکل کے ہوتے ہیں۔ اور شلیہ نکالنے کے کام آتے ہیں۔

ایک اور قسم کا شنکو ہوتا ہے۔ جسے گربھ شنکو کہتے ہیں۔ اس کا اگلا سرا خمدار ہوتا ہے۔ یہ آٹھ انگل لمبا ہوتا ہے۔ اور عورتوں کے موڈھ گربھ نکالنے کے کام آتا ہے۔

پتھری کے نکالنے کے لئے سرپ پھن نامی نشتر کام میں لایا جاتا ہے۔ اس کا منہ سانپ کے پھن کی مانند ہوتا ہے۔

سرنکھ مکھ نشتر چار انگل لمبا ہوتا ہے۔ اور دانت نکالنے کے کام آتا ہے۔

چھ شلاکا نشتر پرماجن (صاف کرنے) کے کام آتے ہیں۔ جن کے اگلے سرے پر روئی لپٹی ہوتی ہے۔ ان میں سے دو شلاکا دس اور بارہ انگل لمبے ہوتے ہیں۔ جو گدا کی صفائی کے لئے کام آتے ہیں۔

دو شلاکا چھ اور سات انگل لمبے ہوتے ہیں۔ اور ناک کی صفائی کے

لئے کام آتے ہیں۔

دو شلاکا یئتروں کی لمبائی آٹھ اور نو اونگل لمبی ہوتی ہے۔ اور کان کی صفائی کے لئے کام آتے ہیں۔

کرن شودھن کا ایک سرا پیپل کے پتے کی مانند اور مُنہ سرودے کی طرح ہوتا ہے۔ شلاکا اور جامبوشٹ یئتروں میں سے تین کھشار کرم میں اور تین اگنی کرم میں استعمال کرنے چاہئیں۔ مگر وہ موٹے اور لمبے ہونے چاہئیں۔

جو شلاکا یئتر انتر ودھی میں مستعمل ہو۔ اس کا وسطی اور اوپر کا حصہ ڈنڈے کی طرح گول ہونا چاہیئے۔ اور نچلا حصہ ہلال کی شکل کا ہونا چاہیئے۔

جو شلاکا یئتر ناک کی بواسیر اور اربد کے جلانے میں استعمال کیا جائے اُس کا مُنہ بیر کی گٹھلی کے دل کا ہم شکل ہونا چاہیئے۔

کھشار اور اوشدھ کرم میں تین شلاکا یئتر کام آتے ہیں۔ جن کی لمبائی آٹھ انگل اور جن کے مُنہ ہلالی شکل کے اور کنیشٹ و مدھیما اور انامکا انگلیوں کے ناخنوں کے برابر ہوتے ہیں۔

عضو تناسل کی صفائی اور سرمہ لگانے کے یئتر انکے اپنے اپنے اذکار میں بیان کئے گئے ہیں۔

اُپ یئتر یعنی چھوٹے یئتر یہ ہیں:۔ اَلیہ کان۔ رسی۔ کپڑا۔ پتھر۔ مدگر۔ بدھر۔ انتر۔ جیبھا۔ بال۔ شاکھا ناخن۔ مُنہ۔ دانت۔ کال۔ پاک۔ ہاتھ۔ پاؤں۔ خوف۔ خوشی وغیرہ اُپ یئتر کہلاتے ہیں۔ عقلمند آدمی اپنی سمجھ کے مطابق مناسب موقعہ پر ان کا استعمال کرلے۔

یئتروں کے کرم یہ ہیں:۔ نرگھاتن۔ اُن سنتھن۔ پُورن۔ مارگ شدھی سم ویو

آہرن ۔ بندھن ۔ پیڑن ۔ آچوشن ۔ اُن نمن ۔ ناسن ۔ چالن ۔ بھنگ ۔ دیاورتن اور رجوکرن ۔
کنک مکھ ینتر سب سے افضل سمجھا گیا ہے ۔ کیونکہ ہر ایک مقام میں آسانی سے داخل ہو کر آسانی سے نکل آتا ہے ۔ اور پکڑے جانے کے قابل چیز کو پکڑ کر نکال دیتا ہے ۔ اور ہر جگہ پر استعمال کیا جا سکتا ہے ۔

چھبیسواں ادھیائے

اب ششتر ودھی کا بیان کیا جاتا ہے ۔
ششتر تعداد میں چھبیس ہوتے ہیں ۔ ان میں سے جو حسب طریقہ اور ہوشیار کاریگروں کے ساختہ ہوں ۔ تیز بالوں کی صفائی کر سکتے ہوں ۔ ۶ ما پیرا انگل لمبے ہوں ۔ خوبصورت اور تیز دھار ہوں اور بسہولت گرفت میں آ سکتے ہوں ۔ دیکھنے میں بھدے نہ ہوں ۔ اور آب دینے سے ان کا رنگ نیلے کنول کا سا ہو گیا ہو اور ان کی شکل بھی ویسی ہی ہو جیسی کہ اُن کے نام سے ظاہر ہوتی ہو ۔ ایسے ششتروں کو ہمیشہ اپنے پاس رکھنا چاہیئے ۔
ان ششتروں کے پھل ان کی لمبائی کے نصف یا چوتھائی یا چھٹے یا ساتویں حصے کے برابر ہوتے ہیں ۔
منڈل اگر نامی ششتر کی شکل درمیانی انگلی کے ناخن کے اندرونی حصے کی مانند ہوتی ہے ۔ یہ پوتھکی اور ستنڈی کے لیکھن اور چھیدن میں کام آتا ہے ۔ وردھی پتر نامی ششتر چھرے کا ہمشکل ہوتا ہے ۔ اور چھیدن بھیدن و

کے برابر ہوتا ہے۔ اور ہڈی کے اوپر کی سرا کو دیدھن کرنے کے کام آتا ہے
تانبے کی سلائی دو منہ والی ہوتی ہے۔ اس کا منہ کروک (لال بالنسے کے
پھولوں) کی مانند ہوتا ہے۔ یہ لنگ ناش کے ویدھن کے کام آتی ہے۔
انگلی ششتر۔ اس کا پھل انگوٹھی کے ساتھ لگا ہوتا ہے۔ اور نصف
انگلی طویل ہوتی ہے۔ اس کا کام وردھی پتر یا منڈلاگر ششتر کا سا ہوتا ہے
اور یہ دیسنی انگلی کے اگلے پور سے پر سوت سے ساتھ باندھا جاتا ہے
اور گلے کے سروت کے امراض میں چھیدن اور بھیدن کے کام آتا ہے۔
بڑش ششتر۔ شنڈ کا اور ارم وغیرہ کے پکڑنے کے کام آتا ہے۔ اس
کا... آنکس کی طرح خمدار ہوتا ہے۔
آرا ششتر ہڈیوں کے چھیدن میں کام آتا ہے۔ اس کی دھار دندانہ دار
ہوتی ہے۔ یہ دس انگل لمبا اور دو انگل چوڑا ہوتا ہے۔ اس کا دستہ
خوبصورت اور بڑا مضبوط ہونا چاہیے۔
کرتری ششتر۔ سنایو۔ سوترا۔ بال وغیرہ کاٹنے کے کام آتا ہے۔
نکھ ششتر۔ ٹیڑھی اور سیدھی دھاروالا ہوتا ہے۔ اس کا منہ دو طرف
ہوتا ہے اور نو انگل لمبا ہوتا ہے۔ یہ باریک شلیہ کے نکالنے اور چھیدن
بھیدن اور چھپی ہوئی چیز کے نکالنے میں کام آتا ہے۔
دنت لیکھن ششتر کے چار پہلو ہوتے ہیں۔ اور ہر طرف ایک ایک
دھار ہوتی ہے۔ یہ دانتوں کی صفائی کے کام آتا ہے۔
سوچی ششتر (سوئی) تین قسم کے ہوتے ہیں۔ گول۔ ٹیڑھا اور درمیانہ
یہ سینے کے کام آتے ہیں جس جگہ گوشت بہت ہوتا ہو۔ وہاں تین انگل

لمبی اور سہ کونی سوئی کا استعمال ہوتا ہے۔ جہاں گوشت تھوڑا ہو۔ اور ہڈی جوڑ وغیرہ کے برلوں کو سینا ہو۔ وہاں دو اڈ نگل لمبی سوئی کا استعمال کرنا چاہیئے پکو اور آم آشے کے مرم ستھانوں میں باریک مُنہ والی قوس نما اور ڈھائی اونگل لمبی سوئی کا استعمال کرنا چاہیئے۔

سوچی کورچ شستر۔ چار اونگل لمبی اور بالکل گول سات یا آٹھ سوئیوں کو باندھ کر بنایا جاتا ہے۔ اور نیلکا۔ وینگ۔ نیز بالوں کے گرانے اور گوشتے کے کام آتا ہے۔

کُچ شستر۔ ایسے آٹھ کانٹوں سے مل کر بنتا ہے۔ جو آدھ اُنگل لمبے اور گول مُنہ والے ہوتے ہیں۔ اسکے ذریعہ ناک کو ستھ کر خون نکالا جاتا ہے۔

پُوتھکا شستر۔ کرن پالی کے ویدن میں کام آتا ہے۔ اس کا مُنہ پھول کے شگوفے کی طرح ہوتا ہے۔

آرا شستر کا مُنہ نصف اونگل اور گول ہونا چاہیئے۔ اور پچھلا حصہ چوکور۔ یہ ایسی سوچ کو جس کے پکنے میں شبہ ہو۔ دیکھنے کے کام آتا ہے۔ نیز موٹی کرن پالی کو بیندھنے کے کام آتا ہے۔ جب کرن پالی بہت موٹی ہو تو اُس سے بیندھنے کے لئے ایسا سوچی شستر لینا چاہیئے۔ جو تین اُنگل لمبا اور تین چوتھائی کھلا ہو۔

جونک۔ کھشار۔ داہن۔ کانچ۔ اُپلے۔ ناخن وغیرہ انوشستر کہلاتے ہیں۔ اور ان میں لوہے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ایسے ہی حسب ضرورت اور بھی نیتر و شستر بنائے جا سکتے ہیں۔

تمام شستر اُت پاٹن۔ پاٹن۔ سیوی۔ الیشن۔ لیکھن۔ پرچھن۔ کُٹن۔ چھیدیہ۔

صیبہ یہ۔ وَیدیہ منقہ۔ گرہ اور داہ کے کام آتے ہیں۔
گند ہونا۔ ٹھنڈا پن۔ پتلا پن۔ موٹا پن۔ چھوٹائی۔ لمبائی۔ خم اور کھردری دھار یہ ششتروں کے آٹھ دوش (عیب) کہلاتے ہیں۔
چھیدن۔ عبیدن اور لیکھن کرموں کے لئے ششتروں کو بڑی ہوشیاری سے دستے اور پھل کے درمیان میں سے ترجنی۔ مدھیما اور نرانگشت کے ساتھ پکڑنا چاہیئے۔ دسراون کرم کے لئے انہیں ترجنی اور انگوٹھے کے ساتھ دستے پر سے پکڑیں۔
دریہ مکھ ششتر کو منہ سے اسطرح پکڑیں۔ کہ اسکا پچھلا سرا ہتیلی سے گھرا ہوا ہو باقی ہتیاروں کو پچھلی طرف سے اسطرح پکڑیں جس سے کہ سہولت ہو ششتر کا کیس نو انگل چوڑا۔ بارہ انگل لمبا اور مضبوط ہونا چاہیئے نیز اس میں ہر ہتیار کا الگ الگ خانہ بنا ہوا ہو۔ یہ کیس ریشم۔ پتّوں۔ اُون۔ کوشیج۔ ڈکول یا نرم چمڑے کا اور مضبوطی سے سیا ہونا چاہیئے۔ اسے بند کرنے کے واسطے اُوپر کے ڈھکنے میں سلائی لگی ہونی چاہیئے۔
نازک مزاج اشخاص کا خُون نکالنے کے لئے جونکوں سے کام لینا چاہیئے۔ لیکن جو جونکیں خراب پانی۔ مچھلی۔ مینڈک اور سانپ کی لاش کی سڑاند سے پیدا ہوں۔ سُرخ۔ سفید۔ سیاہ۔ چنچل۔ موٹی۔ لیس دار۔ دھاری دار اور بالوں والی ہوں۔ وُہ زہریلی ہوتی ہیں۔ ایسی جونکوں کے لگانے سے خارش۔ پاک۔ بخار۔ جگر وغیرہ کی تکلیف ہوجاتی ہے۔ جب کبھی غلطی سے ایسی حالت ہوجائے۔ تو زہر یار کت پت کا سا علاج کرنا چاہیئے۔
صاف پانی سے پیدا ہونے والی۔ بے زہر۔ خاکستری رنگ کی۔ گول

نیلے رنگ کی دھاریوں والی۔ کُشا کے رنگ کی پُشت والی۔ پتلی اور زرد شکم والی جونکیں اچھی ہوتی ہیں۔

ان میں سے بھی جن جونکوں کا خون اچھی طرح سے نہ نکالا گیا ہو۔ جو متواتر لگائی جاتی رہی ہوں۔ جو پانی کو پاکر خوش ہو جاتی ہوں۔ وہ سست جونکیں کہلاتی ہیں۔ اور لگانے کے قابل نہیں ہوتیں۔

جن جونکوں کا لگانا منظور ہو انہیں ہلدی کے پانی میں ڈبو کر کانجی۔ تکر۔ یا پانی میں ڈال کر نکال لیں اور پھر لگائیں۔ اگر جونکیں چپٹ نہ سکیں۔ تو بدن کی جگہ پر تھوڑا سا گھی لگا لینا چاہیئے۔ یا وہاں سے نشتر کے ساتھ تھوڑا سا خون نکال لینا چاہیئے۔ اور جب وہ خون کو پینا شروع کریں تو ان کو نرم کپڑے سے ڈھانپ دیں۔

جونکیں خراب خون کو صاف میں سے یوں الگ کر لیتی ہیں۔ جیسے ہنس پانی ملے دودھ میں سے دودھ کو پی لیتا ہے۔ وہ پانی کو چھوڑ دیتا ہے۔ جونکوں کے کاٹنے کی جگہ پر اگر سوئی چبھنے کا سا درد ہو۔ یا خارش معلوم ہوتی ہو تو جونکوں کو فوراً اتار لینا چاہیئے۔ اور ان میں سے خون نکال دینا چاہیئے جونکوں کے منہ کو نمک اور تیل لگا کر زم کرنے سے خون نکالنا چاہیئے۔ پھر انہیں سات دن تک کسی جگہ نہ لگائیں۔ تاکہ وہ سست نہ ہو جائیں

اگر جونکوں کا پیا ہوا خون بخوبی نکل جائے۔ تو وہ جوں کی توں ہو جاتی ہیں لیکن اگر ان کو زیادہ دبا کر خون نکالا جائے۔ تو وہ تھک جاتی ہیں۔ یا مر جاتی ہیں۔ لیکن اگر خون بخوبی نہ نکالا جائے تو وہ جکڑ جاتی ہیں اور سست ہو جاتی ہیں۔

ان جونکوں کو ایک گھڑے سے دوسرے گھڑے میں بدلتے رہنا چاہیئے اور ان گھڑوں میں چکنی مٹی ملا پانی بھرا ہونا چاہیئے۔ اس طرح سے اُن کی سڑانہ اور رال وغیرہ دُور ہو جاتی ہے۔ ورنہ اُن کے زہریلے ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

اگر دنشوں میں سے خُون اچھی طرح سے نہیں نکل سکا۔ تو ہلدی۔ گڑ اور شہد ملا کر لگا کر خُون نکال دینا چاہیئے۔ بعد میں ایک سو پانی سے دھوئے ہوئے گھی کا پھویہ لگانا چاہیئے۔ اور ٹھنڈی چیزوں کا لیپ کریں۔

خراب خُون کے نکل جانے سے تکلیف زدہ عضو کو فوراً آرام ہو جاتا ہے اپنے مقام سے ہلا ہُوا خراب خُون دنش کے مقام پر پہنچ کر ٹھہر جاتا ہے۔ اور وہاں پڑا رہنے سے خرابی کا باعث بن جاتا ہے۔ اس لئے ایسے خُون کو دوبارہ جونکیں لگوا کر نکلوا دینا چاہیئے۔

رکت پت کے خراب ہونے پر الابو اور گھٹکا نہ لگوائیں۔ کیونکہ ان میں اگنی کا ملاپ ہوتا ہے۔

الابو اور گھٹکا کف وایو کی خرابی میں خُون نکالنے کی غرض سے لگوانے چاہئیں کف سے خراب شدہ خُون میں سینگی ہرگز نہ لگوائیں۔ کیونکہ اس سے کف اُلٹا خرابی کا باعث بن جاتا ہے۔

وات پت کی خرابی میں سینگی سے خُون نکلوانا چاہیئے۔ اور جس حصے سے خُون نکلوانا ہو۔ اُس حصے کے اُوپر کی طرف رسی یا کپڑے کو ہموار طور پر مضبوطی سے باندھ دینا چاہیئے۔

ستانیو۔ سندھی۔ ہڈی اور مرم ستھانوں کو چھوڑ کر پچھنے لگانے چاہئیں۔

اور پچھنے نیچے سے شروع کر کے اُوپر کو لے جانے چاہئیں۔ وُہ نہ بہت گھنے ہوں۔ نہ ترچھے ہوں اور نہ گہرے۔ اور نہ ایک پر دُوسرا لگے۔
کسی ایک حصّے میں رُکے ہوئے خراب خُون کو پچھنوں سے اور جمے ہوئے خُون کو جونکوں سے نکال دینا چاہیئے۔ سوئے ہوئے حصے کو سینگی سے ٹھیک کرنا چاہیئے۔ اگر وُہ خُون سب جگہ پھیلا ہُوا ہو۔ تو فصد نکالدینا چاہیئے خُون کی پنڈلی میں پچھنے لگانے چاہئیں۔ جب خُون گاڑھا ہو۔ تو جونکیں لگوائیں۔ اگر جلد میں ہو۔ تو الابو۔ گھٹکا اور سینگی لگوائیں۔ اگر خراب شُدہ خُون سارے حصہ میں پھیلا ہُوا ہو۔ تو فصد کرائیں۔
وات پت اور کف کے مقامات میں ٹھہرے ہوئے خراب خُون کو سینگی جنک اور الابو سے بالترتیب دُور کرنا چاہیئے۔ جس جگہ سے خُون نکالا گیا ہے۔ وہاں ٹھنڈے لیپوں کے لگانے سے اگر وات کے سبب درد سرج یا خارش ہو جائے۔ تو اُس مقام پر گرم گھی سے سینچن کرنا چاہیئے۔

ستائیسواں ادھیائے

اب شُراویدودھی (تدبیر فصد) کا بیان کیا جاتا ہے۔
اچھا خُون میٹھا اور قدرے نمکین ہوتا ہے وہ نہ گرم ہوتا ہے۔ نہ سرد اور نہ گاڑھا۔ جس کا رنگ پدم۔ بیربہوٹی اور سونے کے رنگ کا سا۔ نیز بھیڑ یا خرگوش کے خُون کے رنگ کا سا سُرخ ہوتا ہے۔ اور اس اچھے خُون سے ہی جسم کا قیام ہے۔

خُون عام طور پر پت اور کف سے خراب ہو جاتا ہے۔ پھر اس سے مندرجہ ذیل امراض پیدا ہو جاتی ہیں:۔ وسرپ۔ وودرھی۔ تلی۔ گلم۔ اگنی منّد۔ بخار۔ مُنہ۔ آنکھ اور سر کے امراض۔ مد۔ پیاس۔ مُنہ کا ذائقہ نمکین ہو جانا۔ کشٹھ۔ وات رکت۔ پت رکت۔ چرپرے اور کھٹّے ڈکاروں کا آنا۔ بھرم چکر۔ نیز جن بیماریوں کو سرد۔ گرم۔ مرغن۔ روکھے وغیرہ ٹھیک علاجوں سے بھی آرام نہ آسکے۔ وہ بھی خُون کی خرابی سے سمجھنی چاہئیں۔ ان بیماریوں میں خُون نکالنے کے لئے فصد کرانا چاہیئے۔ سولہ سال سے کم اور ستّر سال سے اُوپر کی عُمر میں فصد کرانا منع ہے۔

اَسنگدھ۔ اسویدت یا اتی سویدت۔ واتج روگ والے۔ حاملہ۔ زچہ۔ بدہضمی والے۔ پت رکت والے۔ دمہ اور کھانسی کے مریض۔ اتی سار والے۔ پیٹ کی امراض والے۔ قے۔ پانڈو روگ والے۔ سارے جسم کی سوج والے۔ سنیہہ پان کرنے والے اور سنیہن سویدن وغیرہ پانچوں کرموں میں۔ پروت شخص کو بھی فصد کا کرانا منع ہے۔

فصد کھولنے سے پہلے شرا کو باندھ لینا چاہیئے۔ شگاف ترچھا نہ دیں۔ اور نہ ایسی شرا کو بیندھیں۔ جو اُبھری ہوئی نہ ہو۔ بہت سردی اور بہت گرمی۔ زیادہ ہوا چلنے اور ابر محیط آسمان ہونے کے وقت فصد نہ کھولنی چاہیئے ان حالتوں میں فصد جبھی کرانی چاہیئے۔ جبکہ مرض کی شدّت میں فصد کی نہائیت ہی ضرورت محسوس ہو۔

سر اور آنکھ کی امراض میں پیشانی۔ اپانگ یا ناک میں سے فصد کھلوانا چاہیئے کان کی امراض میں کان کے پاس کی شراءیں سے فصد کھلوانا چاہیئے۔

ناک کی امراض میں ناک کے قریب کی شِرا کھولنی چاہیئے۔
بگڑے ہوئے زکام میں ناک اور پیشانی کی شِرا کا فصد کھلوانا چاہیئے۔
منہ کی امراض میں زبان۔ ہونٹ۔ جبڑا اور تالو کے پاس کی شِرا کا فصد کھلوائیں
جترو ہڈی کے اوپر کی گرنتھیوں میں گردن۔ کان۔ شنکھ اور سر
کی شِرا کا فصد کھلوائیں۔
اُنماد میں چھاتی۔ اُپانگ اور للاٹ کے پاس کی شِرا کا فصد کھلوائیں۔
مرگی میں جبڑوں کے جوڑ کی شِرا کا فصد کھلوانا چاہیئے۔ یا اُس
شِرا کا جو سارے جبڑوں میں واقع ہے۔ یا ابروؤں کے درمیان
کی شِرا کا فصد کھلوانا چاہیئے۔
دودھی اور پسلی کے درد میں پسلی۔ کوکھ اور پستانوں کے بیچ میں
واقع ہونے والی شِرا کا فصد کھلوائیں۔
تیسرے دن کے تپ میں کندھوں کی درمیانی شِرا کا فصد کھلوائیں۔
چوتھے دن کے تپ میں سکند کے نیچے جانیوالی شِرا کا فصد لینا چاہیئے۔
اُس پیچش میں جس میں سخت درد بھی ہوتا ہو۔ شرونی سے نیچے دو
انگل [illegible] ہونے والی شِرا کا فصد کھلوانا چاہیئے۔
منی اور اعضائے تناسل کی بیماریوں میں عضو تناسل کی شِرا سے خون نکالنا چا
[illegible] گنٹھوں میں ران کی شِرا سے خون [illegible] چاہیئے۔
رینگن سی کے درد میں [illegible] سے چار انگل نیچے یا چار انگل اوپر کی شِرا سے خون نکا
[illegible] ٹانگ کے درد میں گھٹنے سے چار انگل اوپر۔
کروشٹک شیرش میں بھی گھٹنے سے چار انگل اوپر فصد [illegible]۔

پادواہ۔ کھنڈ۔ ہرش۔ ویادھی۔ دات کنٹک اور چپ روگ میں سشپتر مرم کے اُوپر کی طرف دو اونگل کے فاصلے پر سے فصد کھلوائیں۔

وشواچی روگ میں ریتگمن کی ہدائت پر عمل کریں۔ اگر وہ سِرا وہاں نظر نہ آئے جہاں اُس کا بیان کیا گیا ہے۔ تو اُس کے قریب کی دوسری سِرا میں سے فصد کھلوادینی چاہیئے۔ لیکن خیال رہے۔ کہ وہاں مرم ستھان نہ ہو۔

تر و تازہ اور طاقتور آدمی کو فصد کھلوانے سے پہلے سب سامان فصد کا اکٹھا کر لینا چاہیئے۔ اور سوستی واچن کرا لینا چاہیئے۔ نیز روغن رس اور خوراک کھا لینی چاہیئے۔ اور آگنی اور دھوپ تاپ کر سویدت ہو لینا چاہیئے۔ اور زانو کے برابر بلند نشستگاہ پر بیٹھ جانا چاہیئے۔ نرم کپڑے سے بالوں کو باندھ لینا چاہیئے۔ اور دونو کہنیوں کو زانو پر رکھ کر بازوؤں کو بلند کر لینا چاہیئے۔ نیز ہاتھوں میں کپڑا پکڑ رکھنا چاہیئے۔ پھر کندھوں کو دبائیں۔ اور دانتوں کو آپس میں رگڑیں کھانسیں اور پیٹ کو پھلائیں۔

بعد میں پُشت پر کپڑا لپیٹ کر فصد کھلوانے والے کو مستحکم کر لیں۔ اور کپڑے کو گردن میں ڈال کر اندر کی طرف بائیں ہاتھ کی ترجنی انگلی دبا دیں۔ یہ طریقہ ایسی ناڑیوں کے فصد کے لئے ہے جن کا منہ اندر کو نہیں ہے۔ بعد ازیں وید بائیں ہاتھ کی مدھیم اُنگلی سے تاڑن کرے۔ اور چھوکر یا انگوٹھے سے دبا کر اُٹھی ہوئی ناڑی کو جان لے۔ ایسی ناڑی پر درمیان میں یا فصد کھولنے کی جگہ پر بائیں ہاتھ میں لئے ہوئے کٹھاری ششتر سے نشان کر دینا چاہیئے۔ اور ایسی حالت میں ناڑی کا فصد کھولیں جبکہ وہ بالکل ساکن ہو۔

اور دریہ مکھ ششتر سے تاڑن و بیدھن کر کے انگوٹھے سے دبنا چاہیئے۔

جب ناک کی ناڑی کا فصد کھولنا ہو۔ تو انگوٹھے کے ساتھ ناک کے اگلے حصہ کو دبا کر اپ ناسکا کے پاس کے حصے میں واقع ہونے والی ناڑی کی فصد کھولیں۔

جب زبان کی ناڑی کا فصد کھولنا ہو۔ تو زبان کا اگلا سرا اُٹھا کر اور دانتو کے سہارے کھڑا کر کے نیچے کے حصے میں فصد کھولنا چاہیئے۔

گردن میں فصد کھولنے کے لئے چھاتیوں سے ورزش کرلینا چاہیئے۔ پہلے زانوؤں پر بازو پھیلا کر اور ہاتھوں میں پتھر لے کر گھنٹی سے اُوپر گردن تک ملیں۔ اور جب ناڑی کا فصد کھولنا ہو۔ اُس کے اوپر کپڑا باندھ لیں۔

ہاتھ کی ناڑی کا فصد کھولنے کے لئے بازوؤں کی کہنیوں کو نہ پھیلائیں۔ اور آرام سے بیٹھ جائیں۔ ورزشی اس طرح سے بند رکھیں۔ کہ انگوٹھا انگلیوں کے نیچے آ جائے۔ نیز فصد کھولنے کے مقام سے چار انگل اُوپر کپڑا باندھ لینا چاہیئے۔

پسلیوں کی ناڑیوں کا فصد لینے کے لئے بازوؤں کو پھیلا لینا چاہیئے۔

اور اندری کا فصد ایسی حالت میں کھولنا چاہیئے۔ جبکہ اندری ایستادہ ہو۔

ٹانگ کا فصد کھولنے کے لئے ٹانگ کو سیدھا رکھنا چاہیئے۔

پاؤں کی انگلی کا فصد کھولنے کے لئے پاؤں کو زمین پر ہموار رکھ لینا چاہیئے۔ اور زانو سے ٹخنے تک ہاتھوں سے اچھی طرح دبائے رکھیں۔ نیز دوسرا پاؤں تھوڑا سا اس پاؤں کے اوپر آیا ہؤا ہو۔ اور جس طرح ہاتھ کی فصد کے اثنا میں بتایا گیا ہے۔ یہاں بھی فصد کے مقام سے چار انگل اُوپر کپڑا باندھ کر فصد کھولنا چاہیئے۔

نیز مہ جبہ غسل کرلینا چاہیئے۔

جسم کے گوشت والے حصّہ کو کاٹنے کے لئے درینکھ شستر کو دریہہ کے

برابر اندر دخل کریں۔ اور جہاں ہڈی ہو۔ وہاں آدھے جو کے برابر کٹھار کا شستر داخل کرنا چاہیئے۔ اچھے فصد سے خون کی دھار نکلیگی۔ اور جب نیشتر کھول دیا جائیگا۔ تو خون بہنے سے رک جائیگا۔ تھوڑا بہنے سے تھوڑا خون نکلتا ہے و خراب بہنے سے آو زار خون نکلتا ہے۔ جب بہت بہنے جائے۔ تو خون مشکل سے رکتا ہے۔ خوف۔ مورچھا۔ نیشتر کا ڈھیلا پن۔ اوزار کی کندی۔ اتی ترپتی۔ کمزوری۔ حاجات ضروریہ کا غلبہ اور اسویدست ہونا خون کے نہ نکلنے کے باعث ہیں۔

جب خون اچھی طرح سے نہ نکلے۔ تو واوڑنگ۔ مگھر۔ مرچ۔ سونٹھ ہلدی۔ تگر گمر کے دھوئیں اور نمک کو تیل میں ملا کر ستر اکے منہ پر لیپ کر دینا چاہیئے اچھی طرح سے خون نکل جانے پر نیم گرم تیل اور نمک کا لیپ کر دینا چاہیئے۔ شروع میں خراب خون کسنبے کی طرح تھوڑے زرد رنگ کا نکلتا ہے۔ جب خون اچھی طرح سے نکل کر خود بخود بند ہو جائے تو سمجھ لینا چاہیئے کہ صاف خون آگیا ہے۔ پھر اُسے نکلنے سے روک دینا چاہیئے۔ اگر غشی واقع ہو جائے۔ تو نیشتر کو کھول دینا چاہیئے۔ اور پنکھے سے ہوا کرنی چاہیئے۔ جب ہوش آجائے۔ پھر خون نکالیں۔ اگر دوبارہ غشی آجائے۔ تو اُس دن خون کا نکالنا بند رکھیں۔ اور دوسرے یا تیسرے دن خون نکالیں۔

والو کی خرابی میں خون سیاہی مائل سرخ نکلتا ہے۔ خشک ہوتا ہے۔ زور سے نکلتا ہے۔ صاف اور جھاگدار ہوتا ہے۔

پت کی خرابی میں زردی مائل سیاہ۔ بدبودار۔ غیر منجمد۔ گرم اور جسند (?) کا والا خون نکلتا ہے۔

کف کی خرابی میں رغن۔ سفیدی مائل سرخ۔ تاروں والا۔ لیس دار اور گاڑھا خون نکلتا ہے۔

اگر دو دوشوں کی خرابی والا ہو۔ تو ان دو دو دوشوں کی علامات والا۔ اگر تینوں دوشوں کی خرابی والا ہو۔ تو خون میلا اور گاڑھا نکلتا ہے۔

جب طاقتور آدمی کا خون خراب ہو جائے۔ تو ایک پرست سے زیادہ خون نہ نکلوانا چاہیئے۔ خون کے زیادہ نکل جانے سے موت یا سخت قسم کی واتج امراض کا ڈر ہوتا ہے۔ ایسی حالت میں مالش کرنی چاہیئے۔ یخنی دودھ اور خون پلانا چاہیئے۔

خون کے نکل جانے پر نشتر کو آہستہ سے کھول کر ٹھنڈے پانی سے فصد کے مقام کو دھو کر اوپر تیل میں بھگویا ہوا پھویہ رکھ دیں۔ اور ناڑی کے منہ کو اچھی طرح سے باندھ دینا چاہیئے۔ وات وغیرہ دوشوں کی خرابیوں کو سمجھ کر [illegible] دن کی شام [illegible] دوسرے دن پھر خون نکلوانا چاہیئے۔ جس [illegible] کے خون میں [illegible] کی نسبت زیادہ ہے۔ اُسے سنگین آدمی کرم [illegible] دن کے بعد پھر خون نکالیں۔

اگر [illegible] خراب خون [illegible] رہ جائے۔ تو مرض زور نہیں پکڑ سکتا۔ اس لیئے اُسے [illegible] دینا چاہیئے۔ مگر زیادہ خون کا نکلوانا مضر ہے۔

اگر خراب خون زیادہ مقدار میں رہ جائے۔ تو اُسے سینگی وغیرہ دیگر طریقوں سے [illegible] دینا چاہیئے۔ یا خون کو صاف کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ شیت [illegible] چارے یا پت رکت کے علاج سے یا قے وجلاب وغیرہ سے یا خون کو خشک کر دینے سے خراب خون صاف ہو جاتا ہے۔

اگر خون نہ ٹھہرے۔ تو فوراً اُس کے روکنے کا انتظام کرنا چاہیئے۔ لودھ۔ پرینگو
پتنگ۔ ماش۔ بلنٹی۔ گیرو مٹی کا ٹھیکرا۔ سرمہ۔ چراغ کا پھول۔ میٹھے درختوں
کی چھال اور انگوریاں ان چیزوں کے سفوف کو برن کے منہ پر دبو ڈ دیں۔
اور پرتک آدمی گن کی ادویات کا خیسانده پئیں۔
اُسی ناڑی کو کسی دوسری جگہ سے کھولنا بھی خون کو بند کر دیتا ہے۔ یا
گرم سلاکا سے ناڑی کے سرے کو جلا دینا چاہیئے۔ خون بند ہو جائیگا
نشتر ن کے لگانے سے دوسرے راستوں میں سگنے ہوئے دوش اپنے
اپنے مقامات پر آجاتے ہیں۔ اور جب تک خراب شدہ دوش اپنے اپنے
مقامات پر نہ آجائیں۔ تب تک مناسب آہار وہار سے کام لینا چاہیئے۔
خون کے نکالنے پر بہت گرم۔ بہت سرد۔ بہت ہلکا اور دیپن کھانا پینا مفید
نہیں ہوتا۔ یعنی جب تک جسم میں ٹھیک طور پر خون نہ آجائے۔ قوت
ہاضمہ کی خاص طور پر حفاظت کرنی چاہیئے۔
صاف خون والے شخص کی رنگت صاف اور اندریاں چست ہوتی ہیں۔
اور اپنے فرائض میں تت پر ہوتی ہیں۔ اُس کے ہاضمے کی قوت ٹھیک ہوتی
ہے۔ اور ہمیشہ سُکھی رہتا ہے۔ نیز اُس کا جسم تر و تازہ اور طاقتور ہوتا ہے۔

اٹھائیسواں ادھیائے

اب شلیہ نکالنے کی تدابیر بیان کی جاتی ہیں۔

ششلیہ پانچ طرح سے جسم میں داخل ہوتا ہے۔ غدار۔ سیدھا۔ ترچھا۔ اونچا۔ اور نیچا۔
جہاں ششلیہ ہو۔ وہاں یہ علامات پائی جاتی ہیں۔ رنگت سیاہ۔ درد۔ سوج
بار بار خون کا نکلنا اور اُس حصے کا اُبھرا ہُوا ہونا یا بلبلے کی طرح ہونا۔ نیز
اس کے آس پاس پھنسیاں ہو جاتی ہیں اور وہاں کا گوشت نرم ہو جاتا ہے۔
جب ششلیہ چمڑے میں ہو۔ تو وہاں کی رنگت بدل جاتی ہے۔ اور سختی
و لمبائی آجاتی ہے۔
جب ششلیہ گوشت کے حصے میں ہو۔ تو چوشن ہوتا ہے۔ سوج بڑھتی
جاتی ہے۔ اور اگر ہاتھ لگایا جائے۔ تو برداشت نہیں ہو سکتا۔ اور برت
کے مُنہ پر انگور نہیں آتا۔
ششلیہ کے نسّ میں داخل ہونے سے وہی علامات پائی جاتی ہیں۔ جو
گوشت میں گھسنے کی حالت میں پائی جاتی ہیں۔ مگر اس میں سوج نہیں ہوتی۔
ششلیہ کے سنایو میں داخل ہو جانے سے آکشیپ (سکڑاہٹ)۔ شوب
جکڑاہٹ اور درد ہوتا ہے۔
سنایو میں داخل ہونے والا ششلیہ بشکل نکلتا ہے۔
اگر ششلیہ شِرا میں داخل ہو جائے۔ تو شِرا پھول جاتی ہے۔
اگر سروت میں داخل ہو جائے۔ تو سروت کا کام رُک جاتا ہے۔
اور اُس کی حالت بدل جاتی ہے
اگر ششلیہ دمنی میں داخل ہو جائے۔ تو خون وایو سے ملا ہُوا جھاگدار نکلتا ہے۔
جی متلاتا ہے۔ درد اعضا شکنی ہوتی ہے
ششلیہ کے ہڈی کے جوڑ میں داخل ہو جانے سے بڑا سنگھرش (ہل چل)

ہوتا ہے۔ اور ہڈی بھرجاتی ہے۔ ہڈی میں داخل ہوجانے سے کئی قسم کی درد ہوتی ہے۔ اور سوج ہوجاتی ہے۔

سشلیہ جب جوڑ میں بھی ہو۔ تو جوڑ کی حرکت بند ہوجاتی ہے۔ اور باقی تکالیف ہڈی کی طرح ہی ہوتی ہیں۔

جب سشلیہ گوشت میں داخل ہوجائے۔ تو گوشت پھول جاتا ہے۔ اپھارہ ہوجاتا ہے۔ اور بدن کے منہ ختم پھانہ و چنیاب وغیرہ دکھائی دینے لگتے ہیں۔

سشلیہ جب مرم ستھان میں چلا جائے۔ تو وہی علامات پائی جاتی ہیں جو مرم بیدھن کی ہوتی ہیں۔

چمڑے میں داخل ہونے والے سشلیہ کا اندازہ مختلف قسم کے سواد اور علامت بیان کردہ سے کرنا چاہیئے۔

سشلیہ کے نکال دینے سے شدھ دیہہ والے اشخاص کے بدن پر جلدی انکور آجاتا ہے۔ اگرچہ دوش کے کوپ چوٹ لگنے یا جلنے سے پھر بھی تکلیف ہوسکتی ہے۔ جب سشلیہ ان گم ہوجائے۔ تو اُسے دریافت کرنے کے لئے مالش۔ پسینہ اور مردن سے کام لینا چاہیئے۔ یعنی ان کرموں سے جس جگہ درد معلوم ہو۔ جہاں سے سرخی آجائے۔ جہاں جلن اور شوب ہو۔ جب ان پر مالش کرنے سے گھی جلدی جذب ہوجائے۔ اور جہاں پر لیپ جلدی سوکھ جائے۔ وہیں سشلیہ کا قیام سمجھ لینا چاہیئے۔

اگر سشلیہ گوشت میں گم ہوجائے۔ تو جلاب وغیرہ کرم کرانے چاہئیں ان کرموں سے لاغری اور ڈھیلا پن آجائیگا۔ اور سشلیہ ستھان میں شوب ہوگی

اور سُرخی آجائیگی۔

اسی طرح ہیشی۔ ہڈی اور گوشت میں شلیہ کی جانچ کرنی چاہیئے۔ ہڈی میں گم ہونے والے شلیہ کو ہڈی پر مالش کرنے۔ پسینہ دینے۔ باندھنے دبانے۔ مردن کرنے۔ پھیلانے اور سکیڑنے سے شلیہ کی جانچ ہوسکتی ہے۔ نیز جوڑ میں گم ہونے والے شلیہ کی طرح سے اُسکی پہچان ہوسکتی ہے سنایو۔ شر۔ سروت اور دھمنی میں گم ہونے والے شلیہ کی پہچان کا طریقہ یہ ہے۔ کہ رتھ میں گھوڑوں کو جوڑ کر ناہموار راستے پر جلدی جلدی چلائیں۔ رتھ کے نیچے دیر ہونے سے شلیہ کی جگہ پر تکلیف معلوم ہوگی۔ اور عام طور پر جسم کے جس حصے میں جہاں تکلیف معلوم ہو۔ وہیں شلیہ کا مقام سمجھنا چاہیئے جو شلیہ گوشت کے اندر موٹا یا شفت نما ہو۔ اور نظر نہ آئے۔ اُسے برن کی شکل سے معلوم کرنا چاہیئے برن کے نکالنے کی تدابیر دو قسم کی ہوتی ہیں (۱) پرتی لوک اور (۲) الو لوک۔

پرتی لومک اس تدبیر کو کہتے ہیں۔ جس سے شلیہ اُس راستے کے مخالف نکالا جائے۔ جس سے وہ داخل ہوا تھا۔ اور

الولومک وہ تدبیر کہلاتی ہے جس سے شلیہ کو اُسی راستے سے نکالا جائے جس سے وہ اندر داخل ہوا تھا۔

اُدھ وچین شلیہ کو پرتی لومک طریقے سے نکالنا چاہیئے۔ اور پراچین شلیہ کو الولومک طریقے سے۔

جو شلیہ ترچھا گیا ہو۔ اُسے ایسے طریق سے نکالیں۔ کہ وہ آسانی سے نکل آئے۔ مثلاً جگہ کو آس پاس سے چھیل لیں۔

چھاتی۔ بغل۔ ونکھشن اور پسلیوں میں سے شلیہ کو زنگھات نہ کریں۔ نیز اُس شلیہ کو بھی زنگھات نہ کریں۔ جو پرتی لوم طریق سے نکلنے کے قابل ہے یا جس کا برن بلبلے کی مانند ابھرا ہوا ہے۔ یا جو چھیدنے کے قابل ہے۔ یا جس کا منہ موٹا ہے۔ نیز ایسا شلیہ بالکل نہ نکالنا چاہیئے۔ جس کے نکالنے سے موت واقع ہونے کا اندیشہ ہو۔ نیز جو اندر گم ہو گیا ہے۔ اور جس کے گم ہونے سے کوئی اُپدرو پیدا نہیں ہوا۔

جس شلیہ تک ہاتھ پہنچ سکتا ہے۔ اُسے ہاتھ ہی سے نکال لینا چاہیئے۔ جس شلیہ تک ہاتھ نہیں پہنچتا۔ لیکن وہ دکھائی دیتا ہے۔ اُسے سنگھ مکھ۔ اہی مکھ۔ مکر مکھ۔ دروی مکھ اور کرکٹ مکھ یتروں سے نکالنا چاہیئے۔ جو شلیہ نظر نہیں آتا۔ لیکن برن کے مقام سے پکڑا جا سکتا ہے۔ اُسے کنک مکھ۔ برنگھا دمکھ۔ گرز مکھ۔ شراری مکھ اور وایس مکھ یتروں سے نکالنا چاہیئے۔

جو شلیہ جلد ہی میں ہو۔ اُسے سندنش سے نکالنا چاہیئے۔

جو شلیہ کھوکھلا ہے۔ اور جلد وغیرہ ہی میں ہو۔ اُسے تال یتروں سے نکالنا چاہیئے۔ جو شلیہ کھوکھلے مقام میں ٹھہرا ہوا ہے۔ اُسے ناڑی یتروں سے نکالنا چاہیئے۔

باقی شلیوں کو حسب موقع مناسب یتروں سے نکالنا چاہیئے۔

شلیوں کے نکالنے کا طریق یہ ہے۔ کہ پہلے شستر سے برن کے مقام کو چھیل کر اور اُس میں سے خون نکال کر گھرت سے سویدن کریں۔ پھر کپڑے کے ساتھ گھی اور شہد ملا کر باندھ دیں۔ اور سنیہہ و دہی میں بیان کئے ہوئے طریق پر عمل کریں۔

اگر شلیہ شرا یا سنایو میں داخل ہو گیا ہے۔ تو اُسے شلاکا سے ہلا کر ڈھیلا

کر کے نکالنا چاہیئے۔

دل میں گھسے ہوئے شلیہ کو نکالنے سے پہلے خوف زدہ شخص کے منہ پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے دے لینے چاہئیں۔ پھر مناسب طریقوں سے اُس شلیہ کو نکال لیں۔ جو شلیہ مشکل سے کھینچا جا سکے۔ اُسے مناسب طریقوں سے اپنے رستے پر لا کر باہر نکالنا چاہیئے۔ جب شلیہ ہڈی میں گھس گیا ہو۔ اور نظر آتا ہو۔ تو اُسے پاؤں کے بل پر زور ڈال کر کھینچ لینا چاہیئے۔ اگر اس طرح سے بھی نہ نکل سکے۔ تو طاقتور نوکروں سے پکڑوا کے نکلوانا چاہیئے۔ اگر اس طرح سے بھی نہ نکل سکے۔ تو اُس کے منہ دبا دینے کے بعد ہی سے کمان کی رسی سے باندھ کر گھوڑے کے منہ سے باندھ دیں۔ مگر گھوڑے کے چاروں پاؤں اور منہ اس طرح سے قابو کئے ہوں۔ کہ وہ ہل نہ سکتا ہو۔ جب شلیہ بندھی ہوئی کمان کی رسی گھوڑے کے منہ سے بندھ جائے۔ تو گھوڑے کو زور سے چابک لگائیں۔ تو اُس جھٹکا مارنے سے شلیہ خود بخود باہر نکل آئیگا۔

اسی طرح درخت کے کسی ٹہنے کو نیچے جھکا کر اس سے شلیہ کو باندھ کر ٹہنے کو یکایک چھوڑ دینے سے بھی شلیہ نکل آتا ہے۔

جس شلیہ والے شخص کا جسم کمزور ہو گیا ہو۔ اُسے بانس وغیرہ کی چپٹیوں سے باندھ کر شلیہ کو نکالنا چاہیئے۔

جس شلیہ والے شخص کو سوزش ہو گئی ہے۔ اُس کے متورم مقام کو چیر کر شلیہ کو نکالنا چاہیئے۔

جس شخص کے شلیہ کا منہ بلبلے کا سا ہو گیا ہو۔ اُسے نکال لینا چاہیئے۔ جو شلیہ رستے سے اِدھر اُدھر ہو گیا ہے۔ اُسے پہلے ٹھیک رستے پر لا کر

چاہیئے۔ جن شلیوں کے کرن ہوں۔ ان کے کرنوں کو یا تو دور کر دینا چاہیئے۔
یا انہیں ناڑی نیتر سے نکالنا چاہیئے۔
جس شلیہ کے کرن نہ ہوں۔ منہ کھلا ہو۔ اور سیدھا اندر گھسا ہوا ہو۔
اُسے ایس کانت سے نکالنا چاہیئے۔
جو شلیہ کوآشے میں داخل ہو گیا ہو۔ اُسے جلاب دے کر نکالنا چاہیئے۔
وات کی خرابی دشٹ ستنیہ (ماں کا دودھ) خون اور پانی وغیرہ کی خرابی کو
سینگی آدی سے چوس کر نکال دینا چاہیئے۔
جو شلیہ گلے کے سروت میں گھس گیا ہو۔ اُس کے نکالنے کے لیئے گلے
میں بھیڑ کی نالی کے ساتھ سوت داخل کریں۔ اور شلیہ کو اُس سوت میں
پھنسا کر باہر کھینچ لیں۔
اگر لاکھ کا شلیہ گلے میں اٹک گیا ہو تو شلاکا نیزہ کو آگ میں تپا کر اور اُسے
ناڑی نیتر میں ڈال کر گرم سے لاکھ کے شلیہ کو نکال لیں۔
اگر گلے کا شلیہ لکڑی کا ہو۔ تو اُسے ایسی تپائی ہوئی شلاکا سے نکالنا چاہیئے۔
جس کے منہ پر لاکھ لگی ہو۔ اور وہ ناڑی نیتر میں ڈال لیا گیا ہو۔
اگر مچھلی کا کانٹا گلے میں پھنس جائے۔ تو بالوں کا ایک گچھا بنا کر اُسے دھاگے
سے باندھ کر کسی پتلی چیز کے ساتھ نگل جائیں۔ بالوں کی خراش سے قے
آئیگی۔ اور کانٹا اوپر آ کر بالوں میں پھنس جائیگا۔ پھر اسے جلدی سے کھینچ کر
باہر نکال لینا چاہیئے۔
اگر گلے میں بالوں کا گچھا اٹک جائے۔ تو اُسے کانٹے سے نکالنا چاہیئے۔
جو چیز منہ یا ناک میں پھنس جائے۔ اور وہ باہر نہ نکل سکے۔ تو اندر دھکیل کر

پاخانے کے راستے سے باہر نکالنا چاہیئے۔
اگر لقمہ گلے میں رُک جائے۔ تو اُسے پانی کے گھونٹ سے یا گردن پر مکے مار کر اندر دھکیل دینا چاہیئے۔
اگر آنکھوں میں یا بدن میں باریک سا شلیہ گھس جائے۔ تو اُسے بال یا پانی یا ریشم کے ذریعے سے نکال دیں۔ یا جیسا مناسب معلوم ہو کریں۔
اگر آدمی کے اندر پانی بھر جائے۔ تو اُسے اُلٹا کر کے ہلانا چاہیئے۔ تاکہ پانی باہر نکل جائے۔ یا قے کرائیں۔ یا گلے گلے تک راکھ میں دفن کریں۔
اگر کان میں پانی پڑ جائے۔ تو سر کو ایک طرف جھکا کر کان کو ہاتھ سے ہلا ہلا کر نکال دینا چاہیئے۔ یا پانی کو چوس کر نکال لینا چاہیئے۔
اگر کان میں کوئی کیڑا چلا جائے۔ تو نمک کا پانی یا نیم گرم سرکہ کان میں ڈالنا چاہیئے۔ اور کیڑے کے مر جانے پر پیپ کے نکالنے والے طریقے سے کان کو صاف کر دینا چاہیئے۔
لاکھ۔ چاندی۔ سونے وغیرہ دھاتوؤں کا مدت سے ٹھہرا ہوا شلیہ خود بخود جسم کی گرمی سے ہی پگھل کر دُور ہو جاتا ہے۔
مٹی۔ بانس۔ سینگ۔ ہڈی۔ دانت۔ بال اور ناخنوں کے شلیہ جسم میں تحلیل نہیں ہو سکتے
سینگ۔ بانس۔ لوہا۔ تال لکڑی اور دار و لکڑی کے شلیہ دیر کے بعد بھی تحلیل نہیں ہوتے۔ اور بہت جلد خون و گوشت کو پکا کر خود بخود نکل جاتے ہیں۔
اگر شلیہ بہت گوشت والے مقام میں گھس گیا ہو۔ اور پکنے میں نہ آئے۔ تو ابھینگ۔ سوید۔ شدھی۔ کرشن اور ورنگھن۔ تیکشن اُپ ناہ۔ تیکشن انّ پان اور پچھنے لگانے وغیرہ کسی ایک طریق سے پکا کر پاٹن۔ ایشن اور بھیدن

کرموں کے ذریعے شلیہ کو نکال دیں۔
شلیہ کے مقام اور شلیہ نکالنے کے یتروں کی اشکال پر غور کرکے لائق
وَید کو شلیہ نکالنا چاہیئے۔

انتیسواں ادھیائے

اب شستر کرم ودھی ادھیائے کا بیان کیا جاتا ہے۔
بِرَن عموماً سوجن کے پک جانے سے ہوتا ہے۔ اس لئے شوتھ کا علاج پکنے
سے بچانے کی کوشش کرتے ہوئے کرنا چاہیئے۔
شوتھ کو پکنے سے بچانے کے لئے نہایت سرد چیزوں کا لیپ اور سنچن
کرنا چاہیئے۔ خون کا نکلوانا اور ویرچن آدی کرم شوتھ کو پکنے سے بچاتے ہیں۔
جو سوجن پکی ہوئی نہ ہو۔ وہ تھوڑے حصے کو گھیرتی ہے۔ اس میں درد بھی کم ہوتا
ہے۔ اور وہ گرم بھی کم ہوتی ہے۔ اس کی رنگت چمڑے کی رنگت جیسی ہی ہوتی
ہے۔ وہ سخت اور ساکن ہوتی ہے۔ پکی ہوئی سوجن کا رنگ بدل کر اس میں
سُرخی آجاتی ہے۔ اور سوجن والا مقام وستی (مشک) کی طرح اُبھرا ہُوا ہوتا
ہے۔ اس میں پھٹنے کا سا درد ہوتا ہے۔ اعضا شکنی ہوتی ہے۔ اُباسیاں
آتی ہیں۔ بےچینی ہوتی ہے۔ کھانے کی خواہش نہیں رہتی۔ بیقرار کرنے
والی جلن۔ پیاس۔ بخار۔ بےخوابی ہوتی ہے۔ اور اس جگہ کو چھوا نہیں جا
سکتا۔ اگر کھی اوپر لگایا جائے۔ تو فوراً سوکھ جاتا ہے۔ پک جانے پر تکلیف

کم ہو جاتی ہے۔ سوج والی جگہ مرجھا جاتی ہے۔ رنگ سفید ہو جاتا ہے۔ اطراف
بیٹھ جاتے ہیں۔ اور سوج بیچ میں سے اُٹھ آتی ہے۔ خارش وغیرہ کم ہو جاتی
ہے دبانے سے پیپ حرکت کرتی معلوم ہوتی ہے۔ جیسے پانی سے بھری
ہوئی مشک کو دبانے سے پانی حرکت کرتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ دوا ملے
بغیر درد نہیں ہو سکتا۔ پت کے بغیر جلن اور کف کے بغیر سوج نہیں ہو سکتی
اور خون کے بغیر سرخی نہیں آسکتی۔ خون اور دوش کے ملے بغیر
سوج پک نہیں سکتی۔

اگر بہت زیادہ پک جائے۔ تو متورم مقام کھوکھلا ہو جاتا ہے۔ جلد پتلی ہو جاتی
ہے کیونکہ اُسے پیپ کھا جاتی ہے۔ جھریاں پڑ جاتی ہیں۔ رنگ کالا ہو جاتا
ہے۔ اور بال گر جاتے ہیں۔

کف کے غلبے والی سوج میں بڑا گہرا ہوتا ہے۔ اس لئے پکے ہوئے لچھن تمام
صاف طور پر نمایاں نہیں ہوتے۔ جہاں سوج میں ٹھنڈک معلوم ہو۔ چمڑے
کی سی رنگت ہو۔ درد کم ہو جائے۔ چھونے میں پتھر کی سی سختی محسوس ہو۔
اس کو کچا پک سمجھنا چاہیئے۔ کمزور رشتو والے۔ کمزور طاقت والے بچے
اور ایسے مریض کی سوج پر جس کی سوج بہت بڑھ گئی ہو۔ نیز ایسے مریض
کی سوج پر جس کے مرم ستھان اور جوڑ وغیرہ میں سوج ہو۔ وارن کرم کرنا چاہئے
ان کے سوا دیگر مریضوں کی سوج کو چیرا دینا چاہیئے۔

کچی سوج میں چیرا دینا شرا۔ سنایو کو تکلیف دیتا ہے۔ خون زیادہ خارج
ہو جاتا ہے۔ اور تکلیف بڑھ جاتی ہے۔ اور زخم سے پیدا ہونے والا
وسرپ ہو جاتا ہے۔

اندر ٹھہری ہوئی وہ پیپ بڑھ کر سڑا۔ مادیو۔ خون اور گوشت کو بہت جلدی جلدی گلا دیتی ہے۔ جس طرح چھوٹے چھوٹے تنکے آگ کو بھڑکا دیتے ہیں۔ جو وید جہالت کی وجہ سے کچی سوج کو چیر دیتا ہے۔ اور پکی ہوئی سوج کو چیرا دینے میں غافل رہتا ہے۔ وہ بڑا پاپی ہے۔ چیرا دینے سے پہلے مریض کو کھانا کھلا دینا چاہیئے۔ اور شراب خور کو جو تکلیف برداشت نہ کر سکتا ہو۔ تیز شراب پلا لینی چاہیئے۔ کھانا کھا لینے سے غشی نہیں آتی۔ اور نشے میں آ کر مریض نشتر کی تکلیف کو محسوس نہیں کرتا۔ لیکن موڑھ گربھ۔ پتھری۔ بھگندر روگ۔ اُدر روگ والے مریضوں کو چیرا دینے سے پہلے کھانا اور شراب دینا منع ہے۔ چیرا دینے سے پہلے سارا سامان جمع کر لینا چاہیئے۔ اور مریض کو چیرا دیتے وقت مشرق کی طرف منہ کر کے بٹھا دینا چاہیئے۔ وید خود اُسکے بالمقابل بیٹھے۔ مریض کو اچھی طرح سے بیترن کر کے مرم وغیرہ نازک مقامات کو چھوڑ کر فوراً نشتر لگا دے۔ اور جونہی پیپ نظر آئے فوراً باہر نکال دے۔ جب پکا ہوا حصہ بہت بڑا ہو تو اُسے دو دو تین تین اُنگل کے فاصلے سے زیادہ مقامات سے چیرنا چاہیئے۔ زیادہ چیرے دینے کے وقت اپنی نظر سے اندر کو دیکھ بھال لینا چاہیئے۔ نکی۔ نال اور بال سے سوج والے مقام کی گہرائی کا بھی اندازہ کر لینا ضروری ہے۔ اور جہاں جہاں پیپ کا دور معلوم ہو جس جس مقام سے سوج ابھری ہوئی ہو۔ وہیں پر چیرا دینا چاہیئے۔ چیرا صاف اور برابر آستے ہونا چاہیئے۔ نیز چیرا لمبا اور فراخ دینا چاہیئے۔ تاکہ کوئی دوش اندر نہ رہنے پائے۔

جرات۔ پھرتی۔ اوزاروں کی تیزی۔ پسینہ نہ آنا اور ہاتھوں کا نہ لرزنا۔

گھبراہٹ نہ ہونا ششتر کرم میں وید کے لئے یہ صفات ضروری ہیں۔
پیشانی۔ ابرو۔ ٹھوڑیوں جبڑوں کے حصوں۔ کوکھش۔ بغلوں۔ پلکوں۔ ہونٹوں اور
ونکشن میں ترچھا چیرا دینا چاہیئے کسی اور جگہ میں ترچھا چیرا دینے سے سرا۔
سنایو کے کٹ جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ نشتر لگاتے وقت مریض کو باتوں
سے تسلّی دیتے رہنا چاہیئے۔ اور اس کے منہ پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے
دیں مریض کو تسلّی دیکر سوج کو انگلی سے چاروں طرف سے دبا کر کاڑھے سے
دھو کر اور روئی کے پھوئے سے پانی کو خشک کر کے گوگل۔ اگر۔ سرسوں۔
ہینگ۔ نمک۔ ورچ۔ برگ نیم میں گھی ملا کر دھوپ دیں۔
اور پھر گھی میں ملے ہوئے ستو اوپر رکھ دیں۔ اور کپڑے کی گاڑھی پٹی سے
حسب ترکیب ہوشیاری کے ساتھ باندھ دیں۔ تاکہ پٹی دائیں یا بائیں۔ اوپر
یا نیچے نہ ہونے پائے
پٹی کا کپڑا صاف باریک اور مضبوط ہونا چاہیئے۔ اسے دواؤں کا بنا دھوپ
دے لینا چاہیئے کپڑا نرم اور ملائم ہو۔ اور اس میں سلوٹ نہ پڑے ہوں۔ کونکا
اور وکت بھی ایسی ہی ہونی چاہئیں۔ بعد ازاں مالش کھانے والے جانوروں
سے زخم کا بچاؤ کر کے انہیں بلی دیں۔ سر پر ہمیشہ مفصّلہ ذیل چیزیں باندھے
رکھیں۔ بکشمی۔ شال پرنی۔ پرشٹ پرنی۔ مالتی۔ برہم لیشٹکا۔ ورچ۔ ست پشپا
اتی چھترا۔ دوروا اور سرسوں۔ اس کے بعد سنیہہ ودھی کی بیان کردہ تدابیر
پر عمل کرنے کی مریض کو ہدایت کر دیں۔
مریض کو دن میں نہ سونے دینا چاہیئے۔ کیونکہ دن میں سونے سے زخم
میں پیپ پڑ جائیگی۔ خارش ہوگی۔ سرخی ہو جائیگی۔ اور درد ہوگا۔ چہرے کی

حالت میں عورتوں کا خیال نہ کرنا۔ چھونا۔ دیکھنا ویرج کو ہلا کر خارج کر دیتا ہے۔ اور مجامعت نہ کرنے پر بھی وہی نقصان پیدا کرتا ہے۔ جو ایسی حالت میں مجامعت سے پیدا ہو سکتے ہیں۔ اس لئے عورتوں کا خیال بھی ایسی حالت میں جبکہ فصد کھلوایا ہو۔ دل میں نہ لانا چاہیئے۔

غذا موافق کھانی چاہیئے۔ جو۔ گیہوں۔ ساٹھی کے چاول۔ مسور۔ مونگ۔ نرم جیونتی کا ساگ۔ سن شنک۔ نرم مولی۔ بینگن۔ چولائی اور باتھو کا ساگ۔ کریلے۔ پرول۔ ککڑ کا پھل۔ نمک سینہ ھا۔ انار۔ آملے۔ گھی۔ گرم کر کے ٹھنڈا کیا ہوا پانی اور پرانے چاول کھانے مفید ہیں۔

غذا مرغن۔ قدرے گرم اور پتلی ہونی چاہیئے۔ جنگلی جانوروں کے گوشتوں کا رس کھانے سے زخم جلدی مندمل ہو جاتا ہے۔

وقت پر مناسب مقدار میں مفید کھانا کھایا ہوا جلدی ہضم ہو جاتا ہے۔ اگر اسکے برخلاف عمل میں لایا جائے۔ تو بدہضمی ہو جائیگی جس سے وات وغیرہ دوش بڑھ کر سخت تکلیف دینگے۔ اور سوجن۔ درد۔ پاک۔ داہ اور اپھارہ پیدا ہو جائیں گے۔

نیا دھان۔ تل۔ ماش۔ شراب۔ جنگلی جانوروں کے ماسوا گوشت۔ دودھ۔ اکھشو وکار۔ ترشی۔ نمک اور چرپری چیزوں سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ نیز وہ چیزیں جو بوجھ اور جلن پیدا کرنے والی اور ٹھنڈی ہوں۔ اُن سے بھی پرہیز کرنا چاہیئے۔

یہ چیزیں برن کو سخت نقصان پہنچاتی ہیں اور مریض کے سب دوشوں کو بڑھا دیتی ہیں:۔

شراب تیز، گرم اور خشک ہونے کی وجہ سے برن کو بہت جلد نقصان پہنچاتی ہے۔ برن کو بالوں کے چنور یا خس کے پنکھے سے ہوا کرنی چاہیئے۔ اور سخت احتیاط رکھیں۔ کہ برن کو رگڑ نہ پہنچنے پائے۔ اُسے ایذا ہی نہ پہنچے۔ نہ ہی اُسے خارش کرنی چاہیئے۔ اگر خارش وغیرہ کی خواہش ہو۔ تو اُس سے بچنا چاہیئے۔
محنت کرنے والے بوڑھے سوجا تیوں کی سن کو نبھانے والی کتھائیں سنکر بیماری سے جلدی مخلصی پانے کی امید رکھنی چاہیئے۔ اس طرح بدن کو جلدی آرام آجاتا ہے۔ تیسرے دن پہلے کی طرح برن پر عمل کرنا چاہیئے۔ یعنی بیچ میں ایک دن کا ناغہ ڈال دینا چاہیئے۔ ورنہ برن میں سخت درد پیدا ہو جائیگا۔ اُس میں کانٹھیں پڑ جائینگی۔ اور دیر سے انگور آئیگا۔
وکیشکا نہ بہت چکنی۔ نہ روکھی۔ نہ ڈھیلی اور نہ گاڑھی ہونی چاہیئے۔ اور نہ ہی بے ٹھکانے رکھی جانی چاہیئے۔
اسی طرح کلک کے لیئے بھی سمجھنا چاہیئے۔
چکناہٹ سے کلید بڑھ جاتا ہے۔ روکھاوٹ سے مالش چھیلا جاتا ہے۔ سخت درد ہوتی ہے۔ اور خون نکل آتا ہے۔
ڈھیلا۔ گاڑھا اور بے ٹھکانے ہونے سے برن کے آس پاس کے حصوں میں رگڑ پہنچتی ہے۔
وکیشکا اندر رکھنے سے گلا، سڑا اور ابھرا ہوا گوشت نیز اندرونی پیپ جلدی صاف ہو جاتی ہے۔ اور لب ہائے زخم کا مالش نہیں ملتا۔ اور جلدی صفائی ہو جاتی ہے۔
سوج جرا بھی ٹھیک نہیں۔ اُسے اگر چھوڑ دیا جائے۔ تو اُسے پکانے کا

انتظام کرنا چاہیئے۔ اور مریض کو ایسی غذا دینی چاہیے۔ اور ایسا اُپچار کرانا چاہیئے کہ سوج پک جائے۔ مگر وہ برن کو نقصان دینے والی نہ ہو۔

چوٹ سے جلدی پیدا ہونے والے برن جن کے مُنہ کُھلے ہوں۔ اُن کو جلدی سی دینا چاہیئے۔ سیدا سے پیدا ہونے والے برن۔ گانٹھ کو نکالنے کے بعد۔ کان کی چھوٹی پالی۔ حلقہ چشم۔ ناس۔ ہونٹ۔ پیشانی۔ کان۔ ران۔ بازو۔ گردن۔ گنڈھ۔ خصئے۔ چوتڑ۔ عضو تناسل۔ گُدا اور پیٹ وغیرہ نیز گہری جگہوں میں جہاں گوشت زیادہ ہے۔ اور اُن جگہوں میں جو ہلتی جلتی نہیں۔ پیدا ہونے والے برنوں کو سی دینا چاہیئے۔ لیکن ونکش۔ کلکش وغیرہ مقامات میں یا جہاں پر تھوڑا مالش رہے۔ اور جو ہلتے جُلتے رہتے ہیں۔ ہونیوالے برنوں کو نہ سینا چاہیئے۔

جن برنوں سے وایو خارج ہوتا ہے۔ یا جن کے اندر شلیہ ہے۔ یا جو کھشار۔ زہر یا اگنی سے پیدا ہوئے ہیں۔ اُنہیں بھی نہ سینا چاہیئے۔

برن کو سینے سے پہلے ہلتی ہوئی ہڈی۔ خشک شدہ خون۔ تنکا یا بال وغیرہ دُور کر لینے چاہئیں۔ جو گوشت ڈھلکا ہُوا ہو یا الگ ہُوا ہو۔ اُسے اپنی جگہ پر بٹھا کر سی لینا چاہیئے۔ سینے سے پہلے دیکھ لینا چاہیئے۔ کہ ہڈی۔ جوڑ اور نسیں اپنی اپنی جگہ پر تو قائم ہیں۔ سن یا سوت سے یا ونکل سے زخم کو سینا چاہیئے۔ ٹانکے نہ بہت کُھلے اور نہ بہت گنجان لگانے چاہئیں۔ سلائی میں دونوں طرف سے اوسط درجے کا گوشت لینا چاہیئے۔ کم و بیش نہ لیں۔

برن کو سینے کے بعد مریض کو دھیرج دلانی چاہیئے۔ مُرمہ۔ ریشمی کپڑے کی راکھ۔ چپانی اور شلکی کے پھل۔ لودھ اور ملیٹھی پیس کر گھی اور شہد میں ملا کر زخم پر لگانی چاہیئے۔

جس بدن میں نہ خون ہو۔ اور نہ ہی اس کی اطراف ابھری ہوئی ہوں۔ اسے تھوڑا سا کھود کر جب خون نکل آئے۔ پھر سینا چاہیئے۔ کیونکہ خون کے بغیر زخم کے لب نہیں مل سکتے۔ برتنوں میں دیش وغیرہ کا خیال کر کے حسب ضرورت بندھن (پٹی) باندھنا چاہیئے۔

بھیڑ یا بکری کے چمڑے یا ریشمی کپڑے کی پٹی گرم ہوتی ہے یشون کی پٹی ٹھنڈی ہوتی ہے۔ قول کپاس۔ سنا یو اور درختوں کی چھال کی پٹی حسب ضرورت سرد و گرم دونوں اثر رکھتی ہے۔

صفرا اور کف کی زیادتی والے بدن میں تانبہ۔ لوہا۔ قلعی اور سیسہ لیکن کرم کے لئے کام میں لانے چاہئیں۔

ہڈی کے ٹوٹ جانے میں بھی یہی استعمال میں لائیں۔ چمڑا۔ درخت کی چھال اور کشا وغیرہ بھی استعمال میں لائے جا سکتے ہیں۔

بندھن پندرہ قسم کے ہوتے ہیں۔ اور جیسے اُن کے نام ہیں۔ انہی سے اُن کی اشکال کا اظہار ہوتا ہے۔

کوش۔ سوستک۔ مُتت تولی۔ چین۔ دام۔ انودلیت۔ کھٹوا۔ بندھ۔ شُھگک۔ وِتام۔ اُت سنگ۔ گوپھن۔ یمک۔ منڈل اور پنچانگی یہ پندرہ قسم کے بندھن ہیں۔ اور ان میں سے جسکی جہاں پر ضرورت ہو عقلمند وید اُسے وہاں ہی باندھ لے

ران۔ چوتڑ۔ بغل۔ ونکشن اور سر میں گاڑھا بندھن باندھنا چاہیئے۔ شاکھاؤں (بازوؤں اور ٹانگوں) میں۔ نیز منہ۔ کان۔ چھاتی۔ پیٹھ۔ پسلی۔ گلا۔ پیٹ۔ عضو تناسل اور فوطوں پر درمیانہ درجے کا بندھن باندھنا چاہیئے۔ یعنی نہ گاڑھا اور نہ ڈھیلا۔ آنکھوں اور جوڑوں میں ڈھیلا بندھن باندھیں۔

وات اور کف سے پیدا ہونے والے برنوں میں جہاں ڈھیلے بندھن کی ہدائت ہے۔ وہاں درمیانہ درجے کا باندھنا چاہیئے۔ جہاں درمیانہ درجے کی ہدائت ہے۔ وہاں سخت اور جہاں سخت کی ہدائت ہے۔ وہاں سخت تر بندھن باندھیں موسم سرما اور موسم بہار میں تیسرے دن بندھن کو کھولنا چاہیئے۔ پت رکت سے پیدا شدہ برنوں میں جہاں سخت کی ہدائت ہے۔ وہاں درمیانہ اور جہاں درمیانہ بندھن کی ہدائت کی جا چکی ہے۔ وہاں ڈھیلا بندھن باندھیں۔ اور جہاں ڈھیلے کی ہدائت ہے۔ اُسے کھلا ہی چھوڑ دیں۔

پت رکت والے برنوں کا بندھن موسم گرما اور شرد میں ہر روز صبح و شام دو لو وقت کھولنا چاہیئے۔

جس برن پر بندھن نہ باندھا جائے۔ وہاں پر ڈنش۔ مچھر۔ سردی اور ہوا وغیرہ سے تکلیف پہنچتی ہے۔ اور برن بگڑ جاتا ہے۔ اس جگہ سنیہہ والی بھیشج دیر تک نہیں ٹھہرتی یا بالکل ہی نہیں ٹھہرتی۔ وہ مشکل سے صاف ہوتا ہے۔ اس پر انگور مشکل سے آتا ہے۔ اگر انگور آجائے۔ تو اس کی رنگت مشکل ٹھیک ہوتی ہے

اگر برن پر پٹی باندھی جائے۔ تو ان برنوں کو جلدی آرام آجاتا ہے۔ جو ہڈی کے چور چور ہونے یا ٹوٹ جانے یا جوڑ کے ہل جانے یا مانس کے پھٹ جانے یا سرا۔ سنایو کے کٹ جانے کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔

اُٹھتے۔ بیٹھتے اور سوتے وقت برن کو تکلیف نہ دینی چاہیئے۔ جس برن کے سرے اُبھرے ہوئے ہوں۔ یا جو اُٹھا ہوا ہو۔ یا نا ہموار سطح والا ہو۔ یا جو سخت ہو۔ یا جس میں نہائت درد ہوتا ہو۔ یا نرم ہو یا جس میں درد نہ ہو۔ بندھن باندھنے سے ایسے برن جلدی شدھ ہو جاتے اور جلدی انگور لے آتے ہیں۔

جو برتن سخت ہیں۔ جن میں گوشت تھوڑا ہے۔ اور جن کے روکھا وٹ کی وجہ سے انگور نہیں آیا۔ اُن کو دوائی ڈال کر پٹوں سے حسب موسم اور حسب روش ڈھانپ دینا چاہیئے۔ وہ پتے سڑے گلے نہ ہوں۔ تر و تازہ ہوں۔ اور سوراخدار نہ ہوں۔ اور اُنہیں چاروں طرف اچھی طرح سے ڈھانک کر رکھ دینا چاہیئے۔ اُن پتوں کو دھو لینا چاہیئے۔ نیز احتیاط رکھیں۔ کہ وہ کھردرے نہ ہوں۔ بڑ۔ پیپل۔ گولر۔ بھوج۔ ارجن۔ کدمب وغیرہ کے پتے اس مطلب کے لیئے سب سے اچھے ہوتے ہیں۔

کوڑھیوں کے کوڑھ۔ گنی کے جلنے سے پیدا ہونے والے بڑنوں۔ مدتوں والے کی پکاؤں۔ کرنکاؤں۔ چوہے کے زہر سے پیدا ہونے والے برن۔ جن برنوں میں زہر کی آمیزش ہو۔ ایسے برنوں کو نہ باندھنا چاہیئے۔ نہ ہی ان برنوں کو باندھیں جن کا ماس پک گیا ہو۔

جب گُدا پک جائے۔ تو اُسے نہ باندھیں۔ جن برنوں میں سڑاند پیدا ہو گئی ہو۔ اور جن میں درد و جلن ہوتی ہو۔ اور وہ سُوجے رہیں۔ اور جو سرپ سے پیدا ہوں۔ اُنہیں ہرگز نہ باندھنا چاہیئے۔

جن برنوں کی حفاظت نہ کی جائے۔ اُن میں مکھیاں کرم چھوڑ دیتی ہیں وہ کرم برن کو کھانے سے درد سوج پیدا کر دیتے ہیں۔ اور خون بہنے لگتا ہے۔ ایسی حالت میں سُرس آدی گن کی چیزیں دھونے اور بھرنے میں استعمال کرنی چاہئیں

ستونا۔ کرنج۔ آک۔ نیم۔ املتاس کے چھلکے کو تو ترمیں پیس کر لیپ لگانے چاہئیں کھشار کے پانی سے سینچن کرنا مفید ہوتا ہے۔ مالتی کے ٹکڑے سے برن

میں کھشارک کو ملانا چاہیئے۔

مش دسیاہ داغ) پھلبہری۔ بیرونی بواسیر۔ کوڑھ۔ جسم کی بے حسی۔ جگندر۔ اربد۔ گرنتھی اور خراب ناڑی برن وغیرہ میں کھشار کا بیرونی استعمال مناسب ہے۔

مفصلہ ذیل حالتوں میں کھشارکا استعمال نہ کرنا چاہیئے۔

پت کی خرابی میں۔ خون کی خرابی میں۔ سست طاقت میں۔ کمزوری میں۔ بخار میں۔ دستوں کے مریض کو۔ ہردروگ کو۔ امراض سر کے بیمار کو۔ پنڈو روگ میں۔ اروچی میں۔ جلاب کے بعد۔ سارے جسم میں پھیلنے والی سوج کے مریض کو۔ ڈرپوک۔ حاملہ۔ بانجھ اور کثرت حیض کی مریضہ کو۔ کھانا ہضم نہ ہونے کی حالت میں۔ بچے اور بوڑھے کو۔ دھمنی۔ سندھی۔ مرم مقامات پر۔ ترون استھی ذرم اور لچک دار ہڈی) پر۔ ناڑی۔ سیون۔ گلا۔ ناف اور ایسے مقامات پر جہاں تھوڑا گوشت ہو۔ فوطوں اور عضو تناسل پر۔ ناخن کے اندر۔ آنکھوں کی سب امراض میں۔ سوائے پردوں کی خرابی کے۔ سردی۔ برسات اور گرمی میں۔ نیز خراب دن میں بھی جبکہ بادل آسمان پر چھایا ہوا ہو۔ کھشارکا استعمال منع ہے۔

کھشار کریا موکھا۔ املتاس۔ کیلا۔ نیم۔ اشوکرن۔ مقوہر۔ پلاس۔ گری کرنکا۔ ٹنڈی دو کھتی۔ درخت اندر جو۔ ک۔ پوتی رنج۔ گٹ کرنج کنیر۔ کاک جنگھا۔ پٹ کرنڈا۔ ارنی پتہ۔ درلودھ۔

ان درختوں کی تازہ جڑیں۔ تنے۔ پتے اور ٹہنیاں لے کر ٹکڑے ٹکڑے کر لیں۔ پھر ان میں چاروں قسم کی تو ریاں۔ جو کی نلیں اور جوشوک ڈال کر ان سب

کو ایسی بے ہوا جگہ میں جمع کر کے جس کا فرش سنگین ہو۔ اور چونے کے پتھر۔ نیز تلوں کے سر کنڈے ڈالکر آگ دیدیں۔ جب جل جائے۔ تو چونا الگ کر لیں۔ باقی راکھ میں سے قریب ایک درون کے لیکر پانی اور گؤ موتر میں الگ الگ صاف کر لیں۔

پانی اور گؤ موتر کی مقدار ادھ بھار ہونی چاہیئے۔ موٹے کپڑے سے کئی بار چھاننا چاہیئے۔ پھر اُسے ٹکا کر رکھ دیں۔ حتیٰ کہ لیسدار سُرخ اور صاف پانی الگ ہو جائے۔ اور پتلا پانی اُوپر آجائے۔ پھر اُس لیسدار سُرخ پانی کو لیکر لوہے کے برتن میں ڈالکر آگ پر رکھ دیں۔ اور ہلاتے رہیں۔ جب وُہ خوب پک جائے۔ تو اُس میں مذکورہ بالا چونا ڈالدیں۔ پھر سیپی۔ کھشار پنک اور سنکھ نابھی کو کسی دُوسرے لوہے کے برتن میں ڈالکر آگ پر رکھ کر خوب سُرخ کر کے کھشار کے اُس پانی میں بجھائیں۔ جو اوپر سے نتھار لیا گیا تھا۔ مگر اُس کی مقدار ایک کڑو سے زیادہ نہ لینی چاہیئے۔ اور اس عمل کو اُس وقت تک کرتے جانا چاہیئے۔ جب تک کہ سیپی وغیرہ ہر سہ اشیا اُس میں حل نہ ہو جائیں۔ پھر اُس سیپی وغیرہ ملے پانی کو اُس پہلے پکے ہوئے لیسدار پانی میں ڈال دیں۔ نیز مرغ۔ مور۔ گدھ۔ کنک اور کبوتر کی بیٹھیں [illegible] پیس کر اس میں ملا دیں۔ چوپاؤں اور پرندوں کے پتے۔ ہرتال۔ منسل اور [illegible] اس میں ملا کر آگ پر رکھ کر ڈوئی سے ہلاتے جائیں۔ جب [illegible] میں سے بلبلے اُٹھنے لگیں اور وُہ چٹنی کی طرح ہو جائے۔ تو اُسے [illegible] کریں۔ اور لوہے کے کسی دیگر برتن میں ڈال کر جو کے ڈھیر میں رکھ دیں۔ [illegible] کھشار [illegible] اس میں مذکورہ بالا چونا پیس کر نہ ڈالا جائے۔ [illegible] کے [illegible]

جائیں۔ اور پھر انہیں نکال لیا جائے۔ تو اسے مردو کھشار کہینگے۔

تیکشن کھشار میں علاوہ مندرجہ بالا اشیاء کے ذیل کی چیزیں بھی ڈالنی چاہئیں
یعنی لانگلی۔ دنتی۔ چترا۔ اتیس۔ وچ۔ سجی۔ دھتورہ۔ کھشیری درکھش ہینگ
پوتی کرنج کے پتے۔ تال پتری اور وڈ نمک۔

کھشار بن چکنے کے سات دن بعد استعمال میں لانی چاہیئے۔ تیکشن
کھشار وات۔ کف اور میدا کی خرابیوں اور ارید وغیرہ امراض میں
استعمال کرنی چاہیئے۔

مدھیم کھشار اوسط درجے کی زور والی بیماریوں میں اور مردو کھشار
پت رکت اور بواسیر میں استعمال کرنی چاہیئے۔

اگر پانی کم ہو جائے۔ تو اس وقت بڑھنے کے واسطے کھشار کا پانی پھر ڈالنا
چاہیئے۔ مندرجہ ذیل خواص والا کھشار اچھا ہوتا ہے۔ نہ بہت تیز نہ بہت
نرم۔ چکنا ملائم۔ چپ چپا۔ جلدی پھیل جانیوالا سفید۔ تلخ دار۔ جلدی درد ہو سکنے
والا خیر مائل زیادہ تکلیف نہ دینے والا۔

کھشار سے کئی دستشتر ووں کا کام نکل سکتا ہے۔ جس جگہ پر لگایا جائے
اسے چوس سکتا معلوم ہوتا ہے۔ درد دور کرتا ہے۔ سب طرف سے پیپ کو دوسو
کو بدھ سے دور کر دیتا ہے۔ اور اپنا کام کر کے تکلیف کو دور کر دیتا ہے۔ اور
خود بخود ہی شانت ہو جاتا ہے۔

جس بیماری کو کھشار سے دور کرنا ہو۔ اسے تھوڑا سا تھیدن یا ایکھن کرنا
چاہیئے یا رگڑ دینا چاہیئے۔ پھر سلائی کے سرے پر روئی لگا کر اس کے ساتھ
کھشار لگا کر پھر ایک سو تک استغفار کریں۔ کھشار سے دور ہو سکنے والی

بواسیر پر کھشار لگا کر ایک ہاتھ سے بھگندر کے منہ کو ڈھانک رکھیں۔
آنکھ کے پردوں کی بیماریوں میں پردوں کو الٹا کر اور روئی کے پھوسے سے آنکھ کی سیاہی کو ڈھانپ کر کھشار لگانی چاہیئے۔ کھشار کی تہ کنول کے پتے کی موٹائی کے برابر ہونی چاہیئے۔
ناک کے بدروگ میں بھی یہی کرنا چاہیئے۔ اور اس بیماری میں کھشار لگایا کرتے وقت مریض کو سورج کے سامنے بٹھائیں۔ ورنہ ناک کے اگلے حصے کو سب طرف سے یکساں پھیلا کر کھشار لگا دینی چاہیئے۔ اور پچاس ماترا تک لگائے رکھیں۔
اسی طرح کان میں ہونے والی بواسیر میں بھی کریں۔
وقت مقررہ کے بعد کھشار کو کپڑے سے صاف کر کے اور مقام زخم کو اچھی طرح سے جلا ہوا دیکھ کر گھی اور شہد لگا دیں۔ پھر دودھ یا مستو یا کانجی میں گھی ملا کر اس جگہ پر لیپ کر دیں۔
ٹھنڈک پیدا کرنے والی ادویات دینی چاہئیں جس سے مقام زخم پکڑا رہے۔ اگر جڑ کے موٹے ہونے کی وجہ سے کھشار کا جلا ہوا حصہ الگ نہ ہو سکے۔ تو کانجی کی تلچھٹ، تلھٹی اور تل کا لیپ کرنا چاہیئے۔ تلوں کا کلک اور شہد اور گھی میں ملا کر لگانے سے زخم پر نکھار آ جاتا ہے۔ اچھی طرح سے جلا ہوا حصہ پکے ہوئے جامن کے رنگ جیسا سیاہ اور بیٹھا ہوا ہوتا ہے۔ برخلاف ازیں اس میں سرخی ہوتی ہے۔ درد ہوتا ہے۔ خارش ہوتی ہے۔ ایسے حصے کو از سر نو کھشار سے جلا دینا چاہیئے۔ بہت جل جانے پر خون نکل پڑتا ہے۔ غشی آ جاتی ہے۔ جلن ہوتی ہے۔ اور بخار ہو جاتا ہے۔

گُداکے حصے کے جل جانے سے پاخانہ اور پیشاب رُک جاتے ہیں۔ یا زیادہ آنے لگ جاتے ہیں۔ قوت مردی زائل ہوجاتی ہے۔
گُداکے جل جانے سے جب گُدا جڑ جائے۔ تو موت واقع ہوجاتی ہے۔
ناک کے بہت جل جانے پر ناک کا بانسہ پھٹ جاتا اور سُکڑ جاتا ہے۔ اور قوت شامہ ماری جاتی ہے۔ ایسے ہی کان کی بھی حالت ہوجاتی ہے۔
ایسی حالت میں ترش چیزوں خصوصاً کانجی وغیرہ سے سینچن کرنا چاہیئے۔ شہد۔ گھی اور تلوں کے نگدے کا لیپ کریں۔ اور وات پت کے دور کرنے والی سرد کریائیں عمل میں لائیں۔
کھٹائی چھونے میں سرد ہوتی ہے۔ اس لئے کھشار سے ملی ہوئی جلد کی خاص رنگت کو حاصل کرتی ہے۔ اسلئے کھٹائی کو بالعموم استعمال میں لائیں۔ کھشار کی نسبت اگنی زیادہ اچھی ہوتی ہے۔ کیونکہ اگنی سے جلایا ہوا رنگ پھر پیدا نہیں ہوسکتا۔ اور جو بیماری دوائی۔ شستر اور کھشار سے بھی ٹھیک نہیں ہوسکتی۔ اُسے بھی اگنی ٹھیک کردیتی ہے۔ جلد۔ گوشت سرا۔ ناڑی۔ سندھی اور ہڈیوں میں اگنی استعمال ہوسکتی ہے۔
رش۔ ناک ملاتی۔ نودھارنی (سردرد)۔ منتقہ کیل اور تل وغیرہ میں جلد کو کچھ درتی۔ گوونت کے ذریعہ اگنی سے یا سوریہ کانت کی کرنوں سے جلانا چاہیئے۔ بواسیر بھگندر۔ گرنتھی۔ ناڑی برنوں اور گوشت برنوں میں مالش کا جانا۔ شہد۔ گھی۔ جامبوشٹ اگر کے ذریعہ سے ٹھیک ہوتا ہے۔
سنگ سرپرندوں کے جڑ جانے خون کے نکلنے نیلی رگ اور ایسی جگہ جہاں پر پیدا اچھی طرح سے نہیں ہوسکتا۔ سرا کا جلانا بذریعہ گھی

اور شہد وغیرہ کے مناسب ہے۔
جن بیماریوں میں کھشار سے جلانا منع ہے۔ اُنہی بیماریوں میں اگنی سے جلانا بھی منع ہے۔
جن کے خون میں سشلیہ ہے جن کا گوشت پھٹا ہوا ہے۔ یا جن کے برن سخت تکلیف دینے والے ہیں۔ اُن پر بھی اگنی کرم نہ کرنا چاہیئے۔
اگنی سے اچھی طرح سے جل جانے پر گھی اور شہد۔ تر اور ٹھنڈی چیزیں ملاکر لیپ کر دینی چاہئیں۔
ٹھیک جلنے کی علامات یہ ہیں۔ خون کا ٹھہر جانا۔ بُلبلوں کی طرح جگہ کا ہو جانا اور اس میں سیرم کا ہو جانا۔
پکے ہوئے تال یا کبوتر کی طرح اسکا رنگ ہو جاتا ہے۔ جلدی انگور آ جاتا ہے۔ اور بہت درد نہیں ہوتا۔
خراب جلنے اور زیادہ جلنے کی وہی علامات ہوتی ہیں۔ جو کہ اتفاقاً غلطی سے جلنے سے پیدا ہو جاتی ہیں۔ اتفاقاً غلطی سے جل جانا چار طرح کا ہوتا ہے :۔
نیلے تھوتھے سے جلنے کی علامات کی طرح یعنی چمڑے کی رنگت بدل جاتی ہے۔ اُس میں سخت درد ہوتی ہے۔ اور بُلبلا نہیں پیدا ہوتا۔
خراب طرح سے جلنا۔ اس میں پھوڑے ہو جاتے ہیں۔ جلن ہوتی ہے
بہت جل جانے سے گوشت ڈھلک جاتا ہے۔ سکڑ جاتا ہے۔
جلن ہوتی ہے۔ دھواں نکلتا ہے۔ درد ہوتی ہے۔ سرا نا ش ہو جاتی ہیں۔ پیاس۔ غشی ہوتی ہے۔ اور برن گہرا ہو جاتا ہے۔ اور

کئی دفعہ موت بھی واقع ہو جاتی ہے۔
نیلے مقوہتے کے ساتھ جلنے کی حالت میں آگ کا سینک دینا چاہیئے اور گرم دوائی دینی چاہیئے۔
خُون کے جمع ہو جانے پر سخت درد ہوتی ہے۔ اور اُس کے پھیل جانے پر درد کم ہو جاتی ہے۔
خراب جلنے پر پہلے سرد اور پھر گرم دونو قسم کی دوائیں استعمال میں لانی چاہئیں۔
ٹھیک جلنے پر طباشیر۔ پلکش۔ صندل۔ گیرو۔ گھی اور گلو کا لیپ کرنا چاہیئے۔
اور اس کے بعد پت ودردھی کی طرح عمل کرنا چاہیئے۔
بُہت جل جانے پر جلدی انتظام کرنا چاہیئے۔ اور سب علاج پت وسرپ کا سا ہونا چاہیئے۔
سینہ کے جل جانے سے بُہت روکھا علاج کرنا چاہیئے۔

اشٹانگ ہردیہ کا سوتر ستھان ختم ہُوا

اشٹانگ ہردے

شاریرستھان

پہلا ادھیائے

آترییہ وغیرہ مہرشی بولے۔ کہ اب ہم شاریرستھان کے گربھاوکرانتی ادھیائے کی تفصیل بیان کرتے ہیں۔ (جس میں قرار حمل اور وضع حمل کا حال بتایا گیا ہے)۔ جیو اپنے پہلے جنموں کے کرموں کے سبب شدھ[1] ویرج[2] اور رج[3] کے ملنے پر اس طرح سے حمل کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ جیسے ارنی کی لکڑی میں سے آگ نکل آتی ہے۔ اور اس جیو کا سوکھشم شریر (لطیف جسم) جو پانچوں عناصر کا جوہر ہوتا ہے۔ ماں کی غذا کے ذریعے رفتہ رفتہ بڑھتا چلا جاتا ہے۔ جس طرح آتشی شیشے کے ذریعے سورج کی شعاعوں سے آگ پیدا ہو جاتی ہے مگر اس کی شکل نظر نہیں آتی۔ ویسے ہی رج اور ویرج کے ملتے وقت جیو آتما کا رحم میں داخل ہونا دکھائی نہیں دیتا۔ اور جس طرح مختلف اسباب سے مختلف نتائج نکلتے ہیں۔ ویسے ہی اپنے کرموں کے اختلاف کی وجہ سے مختلف جیو مختلف اجسام

---

[1] بے نقص - صحت ور [2] مردانہ منی [3] زنانہ منی

کو اختیار کرتے ہیں۔ جیسے پگھلا ہُوا لوہا مختلف قسم کے سانچوں میں پڑ کر مختلف شکلوں میں ڈھل جاتا ہے۔

اولاد کی تذکیر و تانیث کا باعث قرارِ حمل کے وقت اگر ویرج کی تعداد زیادہ ہو۔ تو لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ اور رج بڑھی ہوئی ہو۔ تو لڑکی جنمتی ہے۔ مگر ویرج اور رج کے برابر ہونے کی صورت میں اولاد مخنث[1] پیدا ہوتی ہے

توام[2] بچے پیدا ہونے کی وجہ وات[3] کی وجہ سے ویرج اور رج کے ایک سے زیادہ حصوں میں تقسیم ہو جانے کی صورت میں ایک بار میں ایک سے زیادہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔

اگر ویرج کے زیادہ حصے ہو جائیں۔ تو توام لڑکے اور اگر رج زیادہ حصوں پر بٹ جائے۔ تو توام لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں۔

مگر بگڑے ہوئے دوش جنین کو عجیب الفطرت اور بدوضع بنا دیتے ہیں۔

حیض کا آغاز و انجام خونِ حیض عورتوں کو ماہوار آتا ہے۔ اور تین دن تک آتا رہتا ہے۔ حیض بارھویں برس کی عمر کے بعد آنا شروع ہوتا ہے۔ اور عمر کے پچاسویں برس تک بند ہو جاتا ہے۔

قرارِ حمل کی ٹھیک عمر رحم۔ فرج۔ رج۔ ویرج۔ وات اور ہردے[4] کے شدھ ہونے کی حالت میں پورے سولہ سال کی عورت اور پچیس سال کے مرد کے باہمی ملاپ سے طاقتور لڑکا پیدا ہوتا ہے۔

لیکن اس سے کم عمر کے مرد و عورت کے ملاپ سے اول تو حمل ہی قرار نہیں پاتا۔ اور اگر کا ہے تفا حمل قرار بھی پا جائے۔ تو بیمار۔ کم عمر اور مُفلس

---

[1] ہیجڑا۔ نہ لڑکا نہ لڑکی [2] جوڑے [3] وات۔ پت۔ کف [4] دل

ادلاد پیدا ہوتی ہے۔

حمل قرار پانے کے ناقابل رج اور ویرج

وات وغیرہ دوشوں سے خراب شدہ۔ مُردار کی سی بُو والے۔ گانٹھ دار۔ پیپ کے ہمشکل قلیل المقدار اور مل مُوتر[1] کے سے ویرج اور رج قرار حمل کے بالکل ناقابل ہوتے ہیں۔

وات وغیرہ دوشوں سے بگڑے ہوئے رج اور ویرج کی علامات اُنہی دوشوں کے بگاڑ کی علامات کے موافق ہوتی ہیں۔

رج اور ویرج سے مُردار کی سی بُو اُس وقت آتی ہے۔ جبکہ خون میں فساد پیدا ہو جاتا ہے۔

کف۔ وات کی خرابی سے رج اور ویرج میں گانٹھیں پڑ جاتی ہیں۔

رکت پت کی خرابی سے رج اور ویرج پیپ کے ہمشکل بن جاتے ہیں۔

وات۔ پت کی خرابی سے رج اور ویرج کی مقدار میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ اور یہ سب مُشکل العلاج ہیں۔

لیکن وات۔ پت۔ کف تینوں کی خرابی سے جب رج اور ویرج کا رنگ اور بُو پاخانہ اور پیشاب کا سا ہو جاتا ہے۔ تو یہ دونوں لاعلاج ہوتے ہیں۔

رج اور ویرج کی خرابیوں کا علاج

وات وغیرہ دوشوں کی خرابی سے جب رج اور ویرج میں خرابی آجائے۔ تو اُن کا علاج اُنہی دوشوں کے مطابق کرنا چاہیئے۔

مُردار کی سی بُو والے (گنپ) ویرج کی خرابی میں گل دھاوا۔ خیر۔ انار۔

---

[1] پاخانہ و پیشاب

اور ارجن یا اسن آدی سے پکایا ہوا گھی پلائیں۔

گانٹھ دار (گرنتھی) ویرج کی خرابی میں پلاش بھسم (ڈھاک کی راکھ) اور پاکھان بھید سے پکایا ہوا گھی پلانا چاہیئے۔

پیپ کے ہم شکل (پُوبیہ) ویرج کی خرابی میں فالسہ اور بڑ وغیرہ ادویات سے پکایا ہوا گھی دیں۔

قلیل المقدار (کھشین) ویرج کی خرابی میں ویرج پیدا کرنے والی تدابیر عمل میں لانی چاہئیں۔ جیسے سنیہن کرم۔ قے۔ جلاب۔ نرم دستی اور انوواسن بستی سے اندرونی صفائی کرکے اُتر دستی دیں۔ اور ایسی اغذیات کھلائیں۔ جن سے ویرج بکثرت پیدا ہو۔

مل مُوتر کے سے (ملا بھویہ) ویرج کی خرابی میں اوّل الذکر طریق سے اندرونی صفائی کرکے ہینگ اور خس وغیرہ ادویات سے پکایا ہوا گھی پلائیں۔

گرنتھی (گانٹھ دار) رج کی خرابی میں پاٹھا پیپل۔ مرچ سیاہ۔ سونٹھ اور گراسک ہ کاڑھا بنا کے پلانا چاہیئے۔

کُننپ (مُردار کی سی بُو والے) اور پُوبیہ (پیپ کے ہم شکل) رج کی خرابی میں صندل کا کاڑھا بنا کر پلانا مناسب ہے۔ نیز گوہیہ روگ کے بیان میں جو علاج بیان کیا جائیگا۔ اُسے عمل میں لائیں۔ نیز اُتر دستی دیں۔

شُدھ ویرج اور رج کی شناخت

شُدھ ویرج سفید رنگ۔ بھاری۔ چکنا۔ میٹھا اور کثیر المقدار ہوتا ہے۔ اور اس کی شکل گھی۔ شہد یا تیل کی مانند ہوتی ہے۔

شُدھ رج لاکھ کے رس یا خرگوش کے خون کا سا ہوتا ہے۔ اور پانی سے

دھونے سے اس کا داغ کپڑے پر سے دُور ہو جاتا ہے۔

ہمبستری کس حالت میں کرنی چاہیئے

ویرج اور رج کی شُدھی

کامل تندرستی اور باہمی محبت کی حالت میں جسمانی صفائی کرا کے۔ دستی کرم سے فراغت پاکر۔ مرغن اشیا سے سنگدھ[1] ہوکر اور بُشٹ[2] دعائیں کھا کر مرد و عورت کو ہمبستر ہونا چاہیئے۔

خصوصاً مرد کو گھی۔ دودھ اور میٹھی ادویات سے تیار کردہ غذا کھا لینی چاہیئے۔ اور عورت کو تیل۔ ماش اور گرم اشیا کھا لینا لازم ہے۔

رِتومتی عورت

دُبلی ہو گئی ہوئی۔ خنداں پیشانی۔ اُبھری ہوئی چھاتیوں والی۔ پھڑکتے ہوئے سرین والی۔ ملائم پیٹ والی۔ مست آنکھوں والی اور شہوت سے بھری ہوئی عورت کو رِتومتی سمجھنا چاہیئے۔

جس طرح دن کے گذر جانے پر کنول کا پھول سکڑ کر بند ہو جاتا ہے۔ ویسے ہی رِتوکال (ایامِ حیض) کے گذر جانے پر رحم کا منہ بند ہو کر ویرج کو اندر جانے سے روک دیتا ہے۔

مہینے بھر سے جمع شدہ قدرے سیاہ اور بُودار خونِ حیض کو وائو دھمنیوں کے ذریعے رحم کے منہ سے باہر نکال دیتی ہے۔

اپنی بہتری کی خواہشمند عورت کو رِتودرشن (خونِ حیض کے آغاز) سے تین دن تک نہ نہانا چاہیئے۔ نہ سنگار کرنا چاہیئے۔ کُشا کے بستر پر سونا چاہیئے۔ دودھ و جَو سے تیار کی ہوئی قلیل المقدار غذا جو شکم کو صاف اور پتلا کرنے والی ہو۔ درختوں کے پتّوں پر یا مٹی کے برتن میں یا ہاتھوں پر رکھ

---

[1] مرغن اشیا استعمال کر کے
[2] جن کے کھانے سے اولادِ نرینہ پیدا ہو

رکھانی چاہیئے۔ اور اس عرصے میں صُحبت سے قطعی پرہیز رکھنا چاہیئے۔
چوتھے روز غسل کر کے سفید کپڑے اور پھولوں کے ہار پہنے۔ اور نہا دھو کر
خاوند کے سے بیٹے کی خواہش لے کر خاوند سے ہمبستر ہو۔
رِتو کال حیض کے آغاز سے بارھویں دن تک ہوتا ہے جس میں سے پہلے تین
دن اور گیارھواں روز جماع کے لئے بالکل منع ہیں۔ باقی دنوں میں سے جُفت
ایام میں ہمبستر ہونے سے لڑکا اور طاق ایام میں ملنے سے لڑکی پیدا ہوتی ہے۔
مگر اپادھیائے[1] کو پہلے مقرر ترکیب کے مطابق "پُتریشٹی یگیہ[2]" کرا لینا چاہیئے
لیکن شوہر و عورت کے لئے جو "پُتریشٹی یگیہ" کرایا جائے۔ اس میں وید
منتروں کو چھوڑ کر باقی ترکیب عمل میں لانی چاہیئے۔
اس ترتیب پر عمل کرنے سے مرد و عورت کا ملاپ اکارت نہیں جاتا۔ بلکہ
بچہ حسب خواہش پیدا ہوتا ہے۔ پہلے آدمیوں کی رائے ہیں مرد و عورت
کا ملاپ بالکل خلوت میں ہونا لازم ہے۔
نالائق اولاد بڑے سے بڑے خاندان کو بھی تباہ کر ڈالتی ہے۔ اس سے
بچے رہنے کی پرارتھنا کرنی چاہیئے، جیسے پُتر کی خواہش ہو۔ اسی طرح کی
شکلوں کو دیکھا کریں۔ ویسا ہی چلن رکھیں۔ ویسے ہی مقامات میں رہیں
اور ویسے ہی حالات کو گرد و پیش رکھیں۔
"پُتریشٹی یگیہ" کے بعد مرد کو گھی۔ دودھ اور شالی چاولوں کی غذا کھانی چاہیئے
اور عورت تیل اور ماش سے تیار کیا ہُوا کھانا کھائے۔ پھر جیوتشی کی صلاح
سے وقت معینہ پر مرد کو داہاں پاؤں پہلے اُٹھا کر بستر پر چڑھنا چاہیئے۔

---

[1] ویدوں کا جاننے والا پنڈت [2] اولاد نرینہ کی پیدائش کی خواہش کیلئے جو یگیہ کیا جاتا ہے

اِس کے بعد عورت مرد کے دائیں پہلو کی طرف بایاں پاؤں پہلے اُٹھا کر بستر پر چڑھے۔ پھر حسبِ ذیل کے منتر پڑھے۔

" آہرسی آیورسی سرؤ تاہ پرتشٹھاسی دھاتا توام۔ دُدھاتو ودھاتا توام دُدھاتو برہم ورچسا بھویت۔ برہما برہنسپتر وشنو سوما سُوریستھا شونو۔ بھگوچہ متر او دُنو دیرم وؤ توسے سُنتم"

اِس کے بعد ایک دُوسرے کو خوش کر کے دونو شاداں و فرحاں ہو بستر ہوں۔ عورت کو چاہیئے۔ کہ جماع کے دھیان میں مگن ہو کر اور اپنے اعضائے بدن کو ٹھیک ٹکانے پر رکھ کر سیدھی لیٹی رہے۔ اِس طرح دونو اپنے اپنے ٹکانے پر ہونے کی وجہ سے وُہ ویرج کو جذب کریگی۔ (یعنی اُسے حمل قرار پا جائیگا)۔

حمل قرار پا جانے کی علامات طبیعت کا سیر ہو جانا۔ گرانئ بدن رحم کا پھڑکنا۔ ویرج کا یونی (فرج) سے باہر نہ نکلنا۔ دل کا دھڑکنا غنودگی پیاس۔ مزید صحبت سے نفرت اور رونگٹوں کا کھڑے ہو جانا اِس بات کی علامات ہیں۔ کہ حمل قرار پا گیا ہے۔

حمل کا پہلا مہینہ ساتویں دن تک گربھ (جنین) کف کا ایک گولہ سا ہوتا ہے۔ اور پہلے مہینے تک اَدیہ اکت (غیر مشخص) رہتا ہے۔ اُس کے ویکت (مشخص) ہونے سے پہلے ہی پنسون ادویات استعمال کرانی چاہئیں کیونکہ زبردست پرشارتھ (کوشش) دَیو (گذشتہ جنموں کے کرم پھل) پر بھی غالب آسکتا ہے۔

پُشیہ نکھشتر میں آدمی کا طلائی۔ نقرئی یا آہنی پتلا بنوا کر اور آگ میں

سُرخ کر کے دودھ میں بجھالیں۔ اور اُس دُودھ میں سے ایک چُلّو بھر دودھ لے کر عورت کو پلائیں۔

یا سفید ڈنڈلی کا بُچھڑ کنڈا۔ جیوک۔ رِشبھک اور میرے اُک میں سے ہر ایک کو الگ الگ یا دو دو یا تین تین یا سب کو پانی میں پیس کر پُشیہ نکشترؔ[1] میں عورت کو پلائیں۔

لڑکے کی خواہش کے لئے سفید ورتی کی جڑ کو دُودھ میں رگڑ کر عورت کے دائیں نتھنے میں ٹپکانا چاہیئے۔

اگر لڑکی کی خواہش ہو۔ تو یہی عمل بائیں نتھنے پر کریں۔

دراز عمر لڑکے کی خواہش کے لئے عورت کو چاہیئے۔ کہ لکشمنا کی جڑھ کو دُودھ میں پیس کر نتھنوں یا مُنہ سے پی جائے۔ **یا** بڑ کی آٹھ کونپلیں لیکر انہیں بھی اِسی طرح استعمال کیا جاسکتا ہے۔ **یا** جیونیہ گن کی ادویات کا اندرونی اور بیرونی استعمال کرانا چاہیئے۔

حاملہ کو سفید اور دلپسند غذا دینی چاہیئے۔ اور اُس کے دُوسرے کاموں میں بھی اپنی باتوں کا لحاظ رکھنا چاہیئے۔ خاوند کو اُس کی دلجوئی کرتے رہنا چاہیئے۔ اور نوکروں کا فرض ہونا چاہیئے کہ اُس کے احکام سے کبھی بھی سرتابی نہ کریں۔ اُسے ہمیشہ تازہ مکھن۔ گھی اور دودھ حسب دلخواہ کھانے کے لئے دیتے رہیں۔

حاملہ کے لئے ممنوعہ کام:۔ کثرت جماع۔ مشقّت۔ بار برداری۔ بھاری کپڑوں کا اوڑھنا۔ بے وقت سونا اور بے وقت جاگنا۔ سخت اور ناہموار

[1] چاند کی رفتار کے لحاظ سے آکاش منڈل کی ستائیس حصوں میں جو تقسیم کی گئی ہے۔ اُنہیں سے ہر ایک کو ایک نکشتر کہتے ہیں جو ایک بُرج میں سوا دو آتا ہے۔ پُشیہ اُس میں آٹھواں نکشتر ہے۔

نشست پر بیٹھنا - افسوس - غصہ - خوف - گھبراہٹ - حاجات ضروریہ کا روکنا - فاقہ کشی - سفر - تیز - گرم - ثقیل اور ششیمی (بوجھل) اغذیات کا کھانا - سُرخ کپڑے پہننا - گہرے غار اور کنوئیں میں جھانکنا - شرابنوشی گوشت خوری - چت لیٹنا اور وہ کام جو حاملہ کی مرضی کے خلاف ہوں حاملہ کے لیئے بالکل منع ہیں -

نیز فصد کھلوانا - قے - جلاب اور دستی کرم سے جسم کی صفائی کرنا شروع سے آٹھویں ماہ تک حاملہ کے لیئے منع ہیں -

ان ہدایات کے خلاف عمل کرنے سے جنین کچا ہی نکل جاتا ہے - یا رحم کے اندر ہی خشک ہو جاتا ہے - یا مر جاتا ہے -

وات پیدا کرنے والی چیزوں کے بکثرت کھانے سے جنین کبڑا - اندھا - بے حس اور پست قد ہو جاتا ہے -

پت پیدا کرنے والی اشیا کے بکثرت استعمال سے جنین زرد رنگ کا اور گنجا ہو جاتا ہے -

کف پیدا کرنے والی اشیا کے کثرت استعمال سے جنین پانڈورن[1] اور برص (چھلبہری والا) ہو جاتا ہے -

حاملہ کی امراض کو نرم - آرام دہ اور ایسی ادویات سے دور کرنا چاہیئے جو تیز نہ ہوں -

دوسرا مہینہ دوسرے مہینے میں جنین کی شکل نمایاں ہو جاتی ہے اور وہ کف کے گولے سے گھن[2] پیشی[3] یا اربُد[4] کا بشکل بن جاتا ہے -

[1] (پنجابی) ہفتا - خاکستری سفید کالی زرد [2] نہ بہت لمبا اور نہ زیادہ گول - بیضوی [3] کبوتری شکل کا [4] بالکل گول

اگر وہ بیضوی شکل کا ہو۔ تو سمجھنا چاہیئے۔ کہ لڑکا پیدا ہوگا۔
اگر اُس کی شکل لمبوتری ہو۔ تو اُسے لڑکی خیال کریں۔
لیکن اگر وہ بالکل گول ہو۔ تو بچہ مخنث (ہیجڑا) پیدا ہوگا۔
اس مہینے حاملہ میں ذیل کی علامات نمایاں ہوجاتی ہیں:۔
دُبلاپن۔ پیٹ کا بھاری پن۔ غشی آنا۔ قے آنا۔ کھانے کی خواہش نہ ہونا۔ جمائیاں آنا۔ رالیں ٹپکنا۔ بدن کی گراوٹ۔ ردم راجی (پیٹ پر بالوں کی قطار) کا نمایاں ہو جانا۔ کھٹائی کے لئے دل للچانا۔ چھاتیوں کا بھاری ہو جانا۔ چھاتیوں میں دودھ آجانا اور چھاتیوں کے اگلے سروں کا سیاہ پڑجانا۔ پاؤں کا متورم ہو جانا۔ تن میں جلن ہونا اور انواع و اقسام کی آرزوؤں کا پیدا ہونا۔

حاملہ کی خواہشات کا رد کرنا بُرا ہے چونکہ جنین کا دل براہ راست حاملہ کے دل سے تعلق رکھتا ہے۔ اس لئے حاملہ کی خواہشات کو رد کرنا اچھا نتیجہ نہیں پیدا کرتا۔ اس لئے حاملہ کے کسی چیز کی خواہش ظاہر کرنے پر اُسے مفید بلکہ مضر اشیاء بھی دے دینی چاہئیں۔ لیکن مضر اشیاء قلیل مقدار میں دینی چاہیئں۔ کیونکہ اُس کی خواہش کے رد کرنے سے جنین کی شکل کے بگڑ جانے یا حمل ہی کے ساقط ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

تیسرا مہینہ تیسرے مہینے میں دونوں بازو۔ دونوں ٹانگیں اور سر یہ پانچوں اعضا نمایاں ہو جاتے ہیں لیکن باقی اعضا بہت لطیف حالت میں ہوتے ہیں نیز سر کے نمایاں ہونے کے ساتھ ہی اُسے رنج و راحت کا علم ہو جاتا ہے۔
جنین کی ناف میں ماں کے دل سے نکلی ہوئی ایک ناڑی لگی رہتی ہے جس کے ذریعے اُسے طاقت پہنچتی رہتی ہے۔ جیسے بڑی نہر میں سے نکلی ہوئی

چھوٹی چھوٹی شاخوں کو بڑی نہر کا پانی پہنچتا رہتا ہے۔

چوتھے مہینے جنین کے سب اعضا نمایاں ہو جاتے ہیں۔

پانچویں مہینے جنین میں حس و حرکت بھی آجاتی ہے۔

چھٹے مہینے جنین کے رگ پٹھے۔ بال۔ ناخن۔ چمڑا۔ رنگت اور طاقت بھی پیدا ہو جاتی ہے۔

ساتویں مہینے وہ سب اعضا اور تمام خواہشات کے لحاظ سے مکمل ہو جاتا ہے۔ جنین کے بڑھے ہوئے دوش اس مہینے ماں کے پیٹ اور رانوں پر لمبے لمبے سفید داغ پیدا کر دیتے ہیں۔ ایسی حالت میں مکھن۔ بیروں کے رس میٹھی ادویات۔ قدرے نمک اور گھی سے تیار کی ہوئی زود ہضم اور خوش مزہ غذائیں دینی چاہئیں۔

اور پیٹ۔ رانوں اور چھاتیوں پر صندل اور خس کے نگدے کا لیپ کرنا چاہیئے۔ یا ترپھلے کے سفوف میں این۔ ہرن یا خرگوش کا خون ملا کے انہی مقامات پر لیپ کر دیں۔

یا کنیر کے پتوں کے ساتھ پکایا ہوا تیل مل کر پٹول۔ نیم بجھیڑا اور مُرس کا سفوف ملیں۔ اور پھر دار ہلدی اور ملٹھی کے پانی سے سنچن کریں۔ یا نہلا دیں۔

آٹھویں مہینے میں۔ موج ماں اور جنین میں باری باری سے بدلتا رہتا ہے اسی سبب سے وہ دو تو کبھی خوش اور کبھی اُداس رہتے ہیں۔

اس مہینے میں پیدا ہونے والا بچہ زندہ نہیں رہتا۔ اگر پیدائش کے وقت اوج جنین ہی میں ہو۔ تو ماں کی زندگی کو بھی معرض خطر میں سمجھنا چاہیئے۔

لہ چھڑکنا

ایسی حالت میں گھی ڈال کر دودھ کی بنائی ہوئی پیپا[1] پلائیں۔
اور میٹھی دواؤں سے پلائے ہوئے گھی کی الوداسن دستی دیں۔
سُتّوں کی صفائی کے لیئے سوکھی سُونی۔ بیر اور املی کے کاڑھے۔ شاور کے ٹکڑے تیل گھی اور سینذھے نمک سے تیار کر کے نروہ دستی دینی چاہیئے۔
آٹھویں مہینے کے بعد ایک دن کے گزر جانے پر بھی جننے کا وقت آجاتا ہے۔ اور بارہ مہینے کے بعد گربھ وکار کاری (خراب) ہو جاتا ہے۔
نویں مہینے مرغن مالش رس اور چاول دیں۔ یا یوا گو میں بہت سا روغن ڈال کر پلائیں۔
اور عورت کو چاہیئے کہ اول الذکر میٹھی دواؤں سے تیار کی ہوئی الوداسن دستی کے گھی میں ترکیا ہوا روئی یا کپڑے کا پھویہ رات کے وقت ہمیشہ فرج میں رکھا کرے۔
نیز حاملہ کو وات کے دور کرنے والی ادویات کے پتوں کا کاڑھا بنا کے ہر روز نہلاتے رہنا چاہیئے۔
نویں مہینے کے شروع ہوتے ہی حاملہ کے اعضا کو گھی یا تیل سے روز چپڑتے رہا کریں۔
حمل میں لڑکا ہونے کی علامات دودھ کا دائیں چھاتی سے پہلے نکلنا۔ داہنے اعضا کا پہلے حرکت میں آنا۔ مذکر ناموں والی اشیا کی خواہش ہونا مذکر ناموں والی اشیا کا خواب میں دیکھنا۔ پیٹ کے دائیں حصے کا زیادہ بڑھا ہوا ہونا اور حمل کا بیضوی ہونا جنین کی تذکیر کی علامات ہیں۔

---

[1] پینے کی چیز

جنین کی تانیث کی علامات مذکورہ بالا علامات کے برخلاف علامات اور شہوت کی کثرت۔ گانے بجانے۔ ناچنے اور پھولوں کے ہار پہننے کی خواہش رہنا۔

جنین کے مخنث ہونے کی علامات جنین جبکہ ہیجڑا ہو۔ تو پیٹ کا درمیانی حصہ اُبھرا ہُوا ہوتا ہے۔ اور مندرجہ صدر علامات میں سے کوئی علامت نظر نہیں آتی ہے۔

حمل میں توام بچوں کی شناخت جبکہ حمل میں ایک سے زیادہ بچے ہوں۔ تو حاملہ کے پیٹ کے دونو پہلو ٹکڑوں کی مانند اُبھرے ہوئے ہوتے ہیں۔

حاملہ کے لئے عام ہدایات نویں مہینے کے شروع ہوتے ہی کسی شُبھ دن اور شُبھ نکشتر میں حاملہ کو زچہ خانہ میں داخل کر دینا چاہیئے۔ جو نہائت کاریگری سے کسی اچھے موقع پر بنا ہُوا اور سب سامان سے بخوبی آراستہ ہو۔ اور حاملہ کو چاہیئے۔ کہ زچہ خانہ میں داخل ہو کر بچہ پیدا ہونے کا انتظار کرے۔ حاملہ کے پاس اُس کی تیمار داری کے لئے زچہ خانہ میں ایسی تجربہ کار استریاں موجود رہنی چاہئیں۔ جو خود کئی بچے جن چکی ہوں۔

وضع حمل جس حاملہ کے ایک دو دن میں بچہ پیدا ہونے والا ہو۔ اُسکی طبیعت بہت بدمزہ ہو جاتی ہے۔ اُس کا پیٹ ڈھیلا پڑ جاتا ہے۔ آنکھیں اندر کو گھس جاتی ہیں۔ جسم کا نچلا حصہ بھاری ہو جاتا ہے۔ کھانے کی خواہش نہیں رہتی۔ مُنہ سے رالیں ٹپکتی ہیں۔ پیشاب بکثرت آتا ہے۔ اور رانوں پیٹ۔ کمر۔ پُشت۔ دل۔ مثانے اور جوڑوں میں درد ہونے لگتا ہے۔ فرج کا مقام پھٹنے لگتا ہے۔ سُوئی چُبھنے کی سی تکلیف اور پھڑپھڑاہٹ ہوتی ہے۔ اور تھوڑا تھوڑا پانی پڑتا ہے۔

اس کے بعد درد زہ شروع ہوتا ہے۔ اور حمل کا پانی بکثرت خارج ہوتا ہے
جب وضع حمل کا وقت قریب ہو۔ تو حاملہ کو اچھی طرح سے مالش کر کے اور
گرم پانی چھڑک کر اُس کی حفاظت کے لیئے اُس کے بازوؤں پر رکھشا بندھ
باندھ کر اُس کے ہاتھ میں کوئی مذکر نام والا پھل پکڑا دیں۔ پھر گھی ڈال کر
پیپا پلائیں۔ اس کے بعد زمین پر نرم بستر بچھا کر اُس پر اُسے اس طرح سے
بٹھا دیں۔ کہ وہ ٹانگوں کو چوڑا اور سیدھا کئے ہوئے ہو۔ پھر اُس کے زیرناف
اُوپر سے نیچے کو بار بار مالش کریں۔ اور حاملہ کو ہدایت کریں۔ کہ وہ جمائیاں لے
اور اِدھر اُدھر جلد جلد چلے۔ ان تدابیر پر عمل کرنے سے حمل خود بخود اوپر
سے نیچے کی طرف آجائیگا۔

جب حمل ہردے سے قطع تعلق کر کے مثانے کے اُوپر آ ٹھہرے۔ تو درد زہ
جلدی جلدی آنا شروع ہو جاتا ہے۔ اُس وقت حاملہ کو چارپائی پر لٹا دینا چاہیئے
جب حمل یونی (فرج) کے مُنہ پر آجائے۔ تو حاملہ کو بہت تکلیف ہوتی ہے
اس لیئے یونی کے مُنہ پر مالش کر کے اُسے کھول دینا چاہیئے۔ اور حاملہ کو تاکید
کر دی جائے کہ پہلے آہستہ آہستہ جنین کو باہر نکلنے دے۔ اور جب وہ عین یونی
کے مُنہ پر آجائے۔ تو اُسے یکدم زور لگا کر باہر نکال دے۔ جب بچہ پیدا ہونے
والا ہو۔ تو پاس بیٹھنے والی عورتیں زور زور سے "لڑکا ہوا" "لڑکا ہوا" کہہ کہہ کر
زچہ کو خوش کریں۔ اُسے پنکھے کی ہوا دیں۔ اور اُس کے منہ پر پانی چھڑک
دیں۔ اِس طرح اسکی تکلیف دور ہوگی۔

اگر حمل رک جائے۔ تو یونی کو کالے سانپ کی کینچلی کا دھواں دینا چاہیئے
یا ہرنیہ پشپی یا سُوورچلا یا وِشلیا میں سے کسی ایک کو حاملہ کے ہاتھوں

اور پاؤں سے باندھ دیں۔
جھلی (جیور) نہ نکلنے کی صورت میں بھی یہی عمل کرنا چاہیئے۔ نیز زچہ کو سیدھا کھڑا کر کے اُس کے بازوؤں کو اوپر اُٹھا کر خوب جھنجوڑیں۔ اور پاؤں کی ایڑی سے اُس کی کمر اور چوتڑوں کو اچھی طرح سے دبائیں۔ **اور بالوں کے گچھے** کو پکڑ کر اُس کے حلق اور تالو سے مس کریں۔ **یا** سر میں بھتوسر کا دودھ پلائیں **یا** بھوج پتر۔ لانگلی۔ تونبی سانپ کی کینچلی۔ کُٹھ اور سرسوں میں سے کسی ایک کا یا دو دو یا سب کو ملا کر یونی پر لیپ کریں۔ اور انہی کا دھواں دیں۔
اور کُٹھ وتالیس پتر کا نگدا بنا کر شراب منڈیا کُلتھی کے یوش **یا** جل کے آسو کے ساتھ پلائیں۔
یا شتاجد۔ سرسوں۔ زیرہ۔ سُہانجنا۔ چیترا۔ تیکھشن۔ ہینگ۔ کُٹھ۔ راژا اور گوموتر ڈال کر پکایا ہُوا سرسوں کا تیل گما اور یونی میں لگائیں۔ یا انوواسن وستی دیں۔
یا سونف۔ وچ۔ کُٹھ۔ پیپل اور سرسوں کے نگدے سے تیز گھی اور نمک ملا کر نروہ وستی دیں۔ تو جیور (جھلی) خارج ہو جاتی ہے۔
جیور کے رُک جانے کا اصلی سبب وائیو ہے۔ اور جونہی وائیو دُور ہو جاتی ہے۔ جیور بھی فوراً باہر آ جاتی ہے۔
یا دایہ کو جو بچہ جنائی کے فن میں پوری مہارت رکھتی ہو۔ چاہیئے۔ کہ ہاتھ کے ناخن اچھی طرح سے کاٹ کر اور ہاتھ کو گھی لگا کے یونی میں داخل کر کے جیور کو ہاتھ سے باہر نکال لے۔
جب بچہ پیدا ہو چکے۔ اور جیور بھی بخوبی خارج ہو جائے۔ تو زچہ کی یونی

اور اُس کے سارے جسم پر تیل کی مالش کردیں۔

اگر مسکی[1] رنگ کی شکایت ہوجائے۔ اور شانہ کے سر اور پیٹ میں درد ہو تو جوکھار کو باریک کرکے گھی یا گرم پانی کے ساتھ نوش کرائیں۔

یا دھان کی کانجی میں گڑ۔ نگھہ۔ مرچ سیاہ۔ سونٹھ۔ دارچینی۔ الائچی اور تیج پات کا سفوف ملاکر پلادیں۔

بعدازاں تجربہ کار دایہ مناسب طریق سے بچّہ کی خبرگیری کرے۔

ایامِ زچگی میں زچّہ کی خبرگیری

جب زچّہ کو بھوک لگے۔ تو اُسے تیل یا گھی کی کافی مقدار پنچ کول[2] ڈال کر پلا دینی چاہیئے۔ اس کے بعد گڑ کا گرم گرم شربت پلادیں۔

یا وات کو دُور کرنے والی ادویات کا کاڑھا پلائیں۔

اس طرح عمل کرنے سے وات نہیں بڑھتی۔ اور خراب خون بھی صاف ہوجاتا ہے۔ یہ ترکیب دو تین رات تک عمل میں لانی چاہیئے۔

زچّہ اگر روغن نہ پی سکے۔ تو روغن کے بغیر ہی باقی سب ترکیب عمل میں لانی چاہیئے۔

اس کے بعد اُس کے پیٹ پر تیل ... گھی سے ترکیا ہُوا کپڑا لپیٹ دیں۔ مندرجہ بالا چکنائی کے ہضم ہو جانے پر زچّہ کو نہلادیں۔ اور بعدازاں پنچ کول سے تیار کی ہوئی پیّیا پلائیں۔

---

[1] وہ مرض ہے۔ جس میں زچّہ کا پیشاب بند ہوجاتا ہے۔ اور اُسکے شانے میں درد ہوتا ہے [2] چَب چیتا۔ سُونٹھ۔ نگھہ اور پیپلا مول ان پانچوں کو پنچ کول کہتے ہیں۔

تین دن کے بعد وداری آدھی ورگ کے کاڑھے سے تیار کیا ہوا لیوا گو گھی ڈال کر پلانا چاہیئے۔ یا حسب موافق دودھ سے تیار کیا ہوا لیوا گو دیں۔ سات دن کے بعد رفتہ رفتہ مقوّی غذا دینی چاہیئے۔

لیکن بارھویں دن تک اُسے گوشت ہرگز نہ دینا چاہیئے۔

نہایت احتیاط سے زچّہ کی حفاظت کرنی چاہیئے۔ کیونکہ اگر اُسے کبھی بیماری نے گھیر لیا۔ تو اُس کا علاج بہت مشکل ہو جائیگا۔ وجہ یہ کہ وضعِ حمل اور خون نکل جانے کی وجہ سے وہ بہت کمزور ہو چکتی ہے۔

ڈیڑھ مہینے کے بعد زچّہ کی غذا کی سب روکاوٹیں دور کر دیں۔ غذا کے بارے میں غیر معمولی پرہیز کی اُسے کوئی ضرورت نہیں رہتی۔ اور جب دوبارہ حیض آجاتا ہے۔ تو اُس کا نام بھی زچّہ نہیں رہتا ۔

دوسرا ادھیائے

گربھ ویاپد شاریہ

(حاملہ کی تکالیف کو دور کرنے کی تدابیر)

اگر اول الذکر ممنوعہ آہار بیوہار کی ہدایات کے خلاف عمل کرنے یا کسی بیماری کی وجہ سے حاملہ کو خون آنے لگے۔ یا درد شروع ہو جائے۔ تو اُسے بڑی

ﷺ وداری کند وغیرہ ادویات کا مجموعہ جس میں مندرجہ ذیل ادویات شامل ہیں:۔ وداری کند۔ رزند۔ بیدھا سینگی۔ ہنزلوا۔ دیودار۔ سدگپنی۔ ماش پرنی۔ کٹیلی۔ تیچ۔ شتاور۔ جیوک۔ رشبھک۔ شال پرنی۔ پرشنی پرنی۔ بڑی کنڈیاری۔ چھوٹی کنڈیاری۔ گوکھرو۔ سارنا۔ پنس پدی۔

اور اندرونی طور پر مرغن اور سرد چیزوں کا استعمال کرانا چاہیئے۔ جیسے
خس۔ کنول۔ صندل اور کشیر رکشوں (شیر دار درختوں) کی چھال کو
باریک پیس کر اور گھی ملا کے پانی میں بھگوئے ہوئے روئی یا کپڑے کے پھایہ
سے حاملہ کی ناف اور مثانے پر لیپ کر دیں۔
یا حاملہ کو سو مرتبہ پانی سے دھوئے ہوئے گھی کی مالش کر کے اوّل الذکر
ادویات کے کاڑھے سے غسل کرائیں۔ اس کے بعد مصری۔ شہد۔ کمودنی
کنول اور نیلوفر کے پھولوں کا زیرہ ملا کر چٹائیں۔ اور دودھ سے نکلا ہوا
ماکھن کھلائیں۔ اور سنگھاڑے وکسیرو کھلائیں۔ اور گندھر پرینگو۔ کنول۔
شالوک (نیلوفر کی جڑھ) اور گولر کے کچے پھل سے دودھ[1] پکا کر پلائیں۔
اور شالی کی جڑھ۔ کاکولی۔ بلا۔ اتی بلا ملیٹھی اور گنے کی جڑھ سے پکایا ہوا
دودھ رکت شالی چاولوں میں شہد اور کھانڈ ملا کر کھانے کو دیں۔
یا جنگلی جانوروں کے گوشت کی یخنی کے ساتھ رکت شالی چاول کھلائیں
نیز رکت پت کا سا علاج کریں۔ لیکن قے اور جلاب حاملہ کیلئے منع ہیں۔
ابتدائی تین مہینوں میں حاملہ کو جو تکلیف ہو۔ اس کا علاج نہایت محنت
اور کوشش چاہتا ہے۔ لیکن پھر بھی کامیابی مشکل امر ہے۔ کیونکہ حمل اُس
وقت ابھی کچا ہی ہوتا ہے۔ اسلئے مریضہ کا علاج لاعلاج کہہ کر کرنا چاہیئے
آم روگ کی خرابی سے اگر حاملہ کو کوئی تکلیف ہو۔ تو بھی کامیابی محال

[1] جیسے پیپل۔ بڑ۔ گولر وغیرہ سے دودھ پکانے کی ترکیب یہ ہے۔ کہ ان ادویات
میں سب اشیاء سے آٹھ گنا دودھ اور دودھ سے چار گنا پانی ڈال کر آگ پر چڑھا دیں۔ جب
پانی جل کر صرف دودھ باقی رہ جائے۔ تو اُسے کام میں لائیں۔

ہوتی ہے۔ تاہم آم رونگ کی خرابی میں سرد اور خشک چیزیں دینی چاہئیں نیز اس سے فاقہ کشی کرانی چاہیئے۔ اور ناگرموتھا۔ خس۔ گلو۔ اَرلو۔ دھنیا۔ جوانسہ۔ پاٹھہ۔ صندل اور بلا کا کاڑھا بنا کر پلائیں۔ اور ترن دھانیہ (سوانک۔ کنگنی وغیرہ کے چاولوں) کی غذا دیں۔ نیز مونگ وغیرہ کے یوش کھانے کو دیں۔

اور آم رونگ کو دُور کر کے نہائت ہوشیاری سے اوّل الذکر طریق علاج کو کام میں لانا چاہیئے۔

اگر حمل گر ہی جائے۔ تو مریضہ کی طاقت کے مطابق اُسے تیز شراب پلائیں۔ تاکہ رحم کی صفائی ہو جائے۔ اور مریضہ تکلیف کو بھول جائے۔ اس کے بعد لگھو پنچ مول[1] ملا کر خشک پیپا پلانی چاہیئے۔

جو عورت شراب نہ پیئے۔ اُسے نگھر۔ پپلا مول۔ چپ۔ چیتا اور سونٹھ ڈال کر پکائی ہوئی پیپا پلائیں۔ یا اُسے باٹلا۔ ارنی۔ گنبھاری۔ بل اور شیوناک کی جڑھوں کے کاڑھے اور تِل و اُدالک نامی چاولوں سے تیار کی ہوئی پیپا پلائیں۔

جتنے مہینوں کا حمل ساقط ہو۔ اُتنے ہی روز تک مریضہ کو ایسی پیپا وغیرہ دیتے رہیں۔ جس میں نمک اور گھی نہ ڈالا گیا ہو۔ جو زُود ہضم ہو۔ اور جس میں مرچ و چترا وغیرہ اشیا ڈال دی گئی ہوں۔

دوشوں اور دھاتوؤں کی رطوبت کو خشک کرنے کے لئے یہ ترکیب بہت اچھی ہے۔ اس کے بعد سنیہہ دستی دینی چاہیئے۔ اور غذا مرغن دیں۔ جس سے

[1] شال پرنی۔ پرشٹ پرنی۔ چھوٹی کنٹیاری۔ بڑی کنٹیاری اور بھکھڑا کی جڑھیں

طاقت جسمانی اور حرارت ہاضمہ بڑھیں۔ اور اوج کی ترقی ہو۔

اپ ولشیک گربھ جنین میں طاقت آجانے اور اس کے بڑا ہو جانے پر اگر خون بہنے لگ جائے۔ تو جنین آئندہ بڑھنے نہیں پاتا۔ اور پیٹ کے ایک ہی مقام میں ٹھہرا ہوا پڑا رہتا ہے۔ اسے اصطلاح میں اپ ولشیک گربھ کہا جاتا ہے۔

ناگودر گربھ جب افسوس۔ فاقہ کشی۔ خشک وغیرہ اشیا کے استعمال اور یونی میں سے خون کے بکثرت نکل جانے سے وات بڑھ جاتی ہے اور جنین پتلا پڑ جاتا اور سوکھ جاتا ہے۔ تو اسے ناگودر گربھ کہتے ہیں ایسا گربھ اگرچہ بڑھا ہوا بھی ہو۔ تو بھی وہ پتلا پڑ جاتا ہے۔ اور بہت دیر کے بعد حرکت میں آتا ہے۔

مندرجہ صدر دو صورتوں میں فربہی افزا اور وات کو دفع کرنے والی میٹھی ادویات سے تیار کردہ گھی۔ دودھ اور مانس رس خوب سیر کر کے کھلائیں۔ نیز کچے گربھ کھلائیں۔

اور اسی طرح شکم سیری کے بعد حاملہ کو رتھ یا ہاتھی۔ گھوڑے وغیرہ پر سوار کرا کے خوب تیز چلائیں۔ ایسا کرنے سے اس کے شکم میں جب جنین کو حرکت ہوگی۔ تو وہ بڑھنے لگ جائیگا۔

چھپے ہوئے اور حرکت نہ کرنیوالے جنین کا علاج باز۔ مگر مچھ۔ اُت کروش اور سو سے کے گوشت کی یخنی خوب گھی ڈال کر دینی چاہیئے۔

یا ماش اور مولی کے رس میں خوب گھی ڈال کر پلائیں۔

یا کچی بل گری۔ تل۔ ماش اور ستو دودھ کے ساتھ نوش کرائیں۔ نیز زیادہ چربی والے گوشت کھانے کو دیں۔ اور انگوروں کی شراب پلائیں۔ اور کمر پر مالش کریں۔ نیز حاملہ کو خوش رکھیں۔ ایسا کرنے سے گربھ بڑھنے لگ جاتا ہے۔

اگر مندرجہ صدر ہدایات کے خلاف عمل میں لایا جائے۔ تو گربھ مشکل سے پیدا ہوگا۔ یا شاید پیدا ہی نہ ہو۔

حاملہ کے اپھارے کا علاج حاملہ کو اگر اپھارہ ہو جائے۔ تو اسے بہت جلد مناسب ادویات سے تیار کیا ہوا سنیہہ پلائیں۔ یا اس سنیہہ کی دستی دے کر اپھارے کو دور کریں۔ کیونکہ اپھارے سے جنین اور حاملہ دونوں معرض خطر میں ہوتے ہیں۔

جنین کے اندر ہی مر جانے کی علامات جنین اگر حمل کے اندر ہی مر جائے۔ تو حاملہ کا پیٹ ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ جکڑ جاتا ہے۔ اور مشک کی مانند پھول جاتا ہے۔ حاملہ کو سخت تکلیف ہوتی ہے جنین کی حرکت بند ہو جاتی ہے۔ حاملہ کو چکر آتے ہیں۔ پیاس بہت لگتی ہے۔ سانس تنگی سے آنے لگتا ہے۔ تکان ہو جاتا ہے۔ بے چینی ہوتی ہے۔ آنکھیں اندر کو گھس جاتی ہیں۔ اور درد زہ نہیں اٹھتا۔

علاج:۔ ایسی صورت میں یونی پر گرم پانی کے چھینٹے ماریں۔ اور گڑ، گلو اور نمک ملا کے یونی پر لیپ کریں۔ نیز گھی۔ شال ملی اور السی کا لعاب ملا کر اس سے یونی کو بار بار بھریں۔ اور سدھ منتر کا پاٹھ کریں۔ تا کہ مرا ہوا جنین باہر نکل جائے۔

اگر مُردہ جنین اس ترکیب پر عمل کرنے سے بھی نہ نکلے۔ تو راجہ سے اجازت
لیکر نہایت ہوشیاری کے ساتھ یونی میں ہاتھ ڈال کر مُردہ جنین کو جلدی سے
باہر نکال دیں۔ لیکن پہلے ہاتھ اور یونی کو گھی اور شال ملی کے لعاب
سے تر کر لینا چاہیئے۔

اگر جنین کا جسم ٹیڑھا پڑ گیا ہو۔ تو حاملہ کو اُٹھا کر۔ دبا کر اور ہلا کر
سیدھے راستے پر لاکے باہر کھینچ لیں۔

اگر جنین کے ہاتھ پاؤں یا سر سے یونی کا منہ بند ہو گیا ہو۔
اگر جنین کا ایک پاؤں یونی کی طرف اور دوسرا حاملہ کی گُدا کی طرف ہو۔
ان دونوں کو وِشکمبھ موڑھ گربھ کہتے ہیں۔
وِشکمبھ موڑھ گربھ کی حالت میں جنین کو چیر پھاڑ کر نکال دینا چاہیئے
ان میں منڈلاگر شستر اور انگلی شستر سے کام لینا چاہیئے۔
ودھی پتر نامی شستر کا اگلا حصہ بہت تیز ہوتا ہے۔ اِس لئے اُ
یونی میں داخل کرنا ٹھیک نہیں۔

پہلے سر کی کھوپری کو توڑ کر نکالنا چاہیئے۔ پھر "گربھ شنکی" نامی شستر
کو جنین کی بغل۔ چھاتی۔ تالو یا ٹھوڑی میں سے کسی جگہ مضبوط طور سے
پھنسا کر زور سے باہر کھینچ لیں۔ اگر کھوپری نہ ٹوٹ سکے۔ تو شستر کو
آنکھوں کے حلقے یا کنپٹی میں پھنسا کر کھینچ لیں۔

اگر جنین کا کندھا پھنس گیا ہو۔ تو اُس کا بازو کاٹ ڈالنا چاہیئے
اگر جنین کا پیٹ مشک کی طرح پھول گیا ہو۔ تو پہلے اُس کے پیٹ کو
کر انتڑیاں نکال لیں۔ پھر جنین کو باہر کھینچ لیں۔

اگر جنین کی کمر رُک گئی ہو۔ تو اُسکی کمر کی ہڈیوں کے ٹکڑے کر کے باہر نکالنا چاہیئے۔
جنین کا جو حصہ دات کی خرابی کی وجہ سے رُک گیا ہو۔ اُسے باحتیاط کاٹکر باہر نکالیں۔ لیکن حاملہ کی حفاظت کیلئے ہر طرح کی احتیاط کو مدنظر رکھیں۔
بگڑی ہوئی دات جنین میں طرح طرح کی خرابیاں پیدا کر دیتی ہے۔ اور اُس کی عجیب و غریب حالتیں بنا دیتی ہے۔ اسلئے عقلمند وَید کو مختلف حالتوں پر غور کر کے علاج کرنا چاہیئے۔
مگر یاد رہے۔ کہ زندہ جنین کو ہرگز نہ کاٹیں۔ کیونکہ اُس کے مر جانے کے ساتھ ہی اُس کی ماں کی موت کا بھی اندیشہ ہوتا ہے۔
لیکن مُردہ جنین کو باہر نکالنے میں ایک لمحہ کی بھی دیر نہ لگانی چاہیئے۔

لا علاج موڑھ گربھ کی علامات: جس حاملہ کی یونی بالکل بند ہو گئی ہو۔ یا جس کو مکّل روگ کی شکایت ہو۔ یا جو دمہ کی مریضہ ہو۔ جس کے مُنہ میں سے بدبو آ رہی ہو۔ اور جس کا تمام جسم ٹھنڈا پڑ گیا ہو۔ ایسے موڑھ گربھ کی مریضہ کا علاج نہیں ہو سکتا۔
اگر مُردہ جنین خارج ہو چکے۔ اور جیور نہ نکلی ہو۔ تو اُس کا علاج بھی ویسا ہی کریں۔ جو پہلے بیان ہو چکا ہے۔
جب جیور بھی خارج ہو چکے۔ تو مریضہ کو گرم پانی کے چھینٹے ماریں۔ اور اُس کے جسم پر مالش کر کے چکنائی کا پھویہ اُس کی یونی میں رکھوا دیں۔ تاکہ یونی نرم ہو جائے۔ اور درد جاتا رہے۔
اور اجمود۔ اتیس۔ راسنا۔ ہینگ۔ الائچی۔ پیپل۔ پپلا مُول۔ چب۔ چیتا اور سونٹھ کا سفوف۔ نگدایا کا ٹھا شہد میں ملا کر چٹائیں۔

پھر کوٹ - اتیس - پاٹھا - ساگون کے درخت کی چھال - ہینگ اور تیجوتی کا حسب ضرورت سفوف - نگدا یا کاڑھا بنا کر دوشوں کے دفیعے اور رفع تکلیف کے لئے تین یا سات دن تک استعمال کرائیں - اور شام کے وقت ارشٹ یا اعلے درجے کے آسو پلاتے رہیں -

سرس اور ارجن کے کاڑھے سے بھگویا ہوا پھوہہ یونی میں رکھنا چاہیئے ان کے علاوہ اگر اور کوئی تکلیف ہو - تو اُس کا حسب موقع مناسب علاج کرنا چاہیئے -

بعد میں وات کے دور کرنے والی ادویات سے پکایا ہوا دودھ دس دن تک دیتے رہنا چاہیئے - پھر دس دن تک مانس رس دیتے رہیں - اس کے بعد دس دن تک زود ہضم - مفید اور قلیل المقدار غذا دینی چاہیئے - مالش کرتے رہیں - پسینہ دیں - اور بلا آدی تیل وغیرہ سنیہوں کا استعمال جاری رکھنا چاہیئے -

چار مہینے گذر جانے کے بعد کسی قسم کے خاص پرہیز کی کوئی ضرورت نہیں رہتی -

بلا آدی تیل کے بنانے کی ترکیب بلا کی جڑھ کا کاڑھا چھ حصہ - دودھ چھ حصہ - جو - بیر - کلتھ اور دش مول[1] کا کاڑھا ایک حصہ - تلوں کا تیل ایک حصہ - میدا - مہا میدا - دیودارو - مجیٹھ - کاکولی - کھشیر کاکولی چندن - سارِوا - کُٹھ - تگر - جیوک - رشبھک - سیندھا نمک - اگر چھیل چھیلا بچ - پُنر نوا - اسگندھ - شتاور - کھشیر شکلا - ملٹھی - ماش پرنی - مدگ پرنی - تر پھلا - مہا شتاور - الائچی - دار چینی اور تیج پات کا باریک کوٹا ہوا نگدا

[1] پاٹلا - ارنی - گنبھاری - بیل - شیوناک - شال پرنی - پرشٹ پرنی - بڑی کنڈیاری - چھوٹی کنڈیاری اور گوکھرو کی جڑھوں کو دش مول کہتے ہیں -

تیل کا ایک چوتھائی حصہ لیکر سب کو ملا کر نرم آگ پر رکھ کر آہستہ آہستہ ہلاتے رہیں۔ جب پانی جل کر صرف تیل باقی رہ جائے۔ اور تخمہ کی پٹی سی بن جائے۔ تو اُتار کر تیل کو چھان لیں۔ یہی بلا آدی تیل ہے۔

فوائد یہ تیل وات کی جُملہ خرابیوں کو دُور کرنے کے لئے بے نظیر دوائی ہے زچہ اور بچہ کی شکایات کو دُور کرتا ہے۔ مرم[1] ستھان کی چوٹ۔ ہڈی کی چوٹ۔ بخار۔ باؤ گولہ۔ گرہ ووش۔ جنون۔ حبس البول۔ فتق۔ یونی روگ (امراض فرج) اور کھشے روگ (سُوکھے) کو دُور کر دیتا ہے۔ اور مہرشی دھنونتری جی مہاراج کا ایجاد کیا ہُوا ہے۔

اگر حاملہ عورت مرجائے۔ اور جننے کے قریب اُس کا رحم پھڑک رہا ہو۔ اور بچے کی پیدائش کا وقت بھی قریب ہو۔ تو فوراً لاش کا پیٹ چاک کر کے بچے کو زندہ نکال لینا چاہیئے۔

مختلف مہینوں میں حمل کی حفاظت کرنیوالے نسخے ذیل کے ساتوں نسخوں کو اس ترتیب سے استعمال کرانا چاہیئے۔ کہ اگر پہلے مہینے حمل ساقط ہونے لگا ہو۔ تو پہلا۔ اگر دُوسرے مہینے حمل گرنے کو ہو۔ تو دُوسرا۔ علےٰ ہذا القیاس تیسرے چوتھے وغیرہ مہینوں میں حمل گرنے کے لئے تیسرے اور چوتھے وغیرہ نسخے بہ ترتیب دُودھ کے ساتھ حاملہ کو استعمال کرانے سے حمل گرنے نہیں پاتا۔ جیسے

(۱) ملٹھی۔ ساگون کے بیج۔ کھشیر کاکولی اور دیودارو

[1] جسم کے وہ مقامات جو بہت ہی نازک ہیں۔ اور جن پر چوٹ لگ جانے سے فوراً موت واقع ہو جاتی ہے۔ یہ تعداد میں ۱۰۷ ہیں۔ انگریزی میں انہیں کرٹیکل پوائنٹ کہتے ہیں۔

(۲) اشمنتک۔ سیاہ تل۔ تامر وّتی اور شاور
(۳) ورکمشادنی۔ کھشیر کاکونی۔ گندھ پرینگو۔ نیلوفر اور ساروا
(۴) اننتا۔ ساروا۔ راسنا۔ پدما اور ملٹھی
(۵) بڑی کنڈیاری۔ چھوٹی کنڈیاری۔ گنبھاری۔ شیر دار درختوں کی کونپلیں اور چھالیں۔ اور گھی
(۶) پرشن پرنی۔ بلا۔ سہانجنا۔ گوکھرو اور مدھو پرنی
(۷) سنگھاڑا۔ بھے۔ منقّٰہ۔ کسیرو۔ ملٹھی اور مصری
آٹھویں مہینے:۔ کیتھ۔ بل۔ بڑی کنڈیاری۔ پٹول۔ گنّا اور چھوٹی کنڈیاری کی جڑوں سے دُودھ تیار کرکے حاملہ کو استعمال کراتے رہنا چاہیئے۔
نویں مہینے:۔ ساروا۔ اننتا۔ کھشیر کاکولی اور ملٹھی سے تیار کیا ہُوا دُودھ دینا چاہیئے۔
دسویں مہینے:۔ صرف کھشیر کاکولی یا ملٹھی۔ سُونٹھ اور دیودار سے تیار کیا ہُوا دُودھ دینا چاہیئے۔
بعض دفعہ دات کی وجہ سے عورتوں کا خُون حیض کئی ماہ تک رُک جایا کرتا ہے اور پیٹ بڑھتا رہتا ہے۔ ناتجربہ کار لوگ اُسے بھی حمل ہی کہا کرتے ہیں۔ کیونکہ بظاہر اُسکی شکل حمل ہی کی سی ہوتی ہے۔ لیکن جب پھر کبھی گرم اور تیز ادویات کے استعمال سے وُہ خُون بہہ نکلتا ہے۔ اور جب اُس میں جنین کی کوئی شکل نظر نہیں آتی۔ تو جاہل لوگ کہا کرتے ہیں۔ کہ گربھ کو بھُوت لیگئے ہیں۔ اگر کوئی اعتراض کرے تو کہتے ہیں۔ کہ بھُوت گربھ کا اوج کھا جاتے ہیں لیکن یہ بالکل غلط ہے۔ اگر انھوں نے بچّے کا اوج کھانا تھا۔ تو وُہ بچّے کی ماں کو کیوں چھوڑ گئے ؟

تیسرا ادھیائے

انگ وبھاگ شاریر

(اعضائے بدن کی تفصیل)

چھ انگ سر[1] - ہر دو بازو[2] - ہر دو ٹانگیں[3] اور وسطِ جسم[4] - یہ چھ انگ[5] کہلاتے ہیں۔

پرتی انگ آنکھ اور دِل وغیرہ پرتی انگ[6] کہلاتے ہیں۔

گُن شبد (آواز) - سپرش (لمس) - روپ (بصارت) - رس (ذائقہ) گندھ (بُو) بہ ترتیب آکاش - وات (ہوا) - آگ - پانی اور مٹی کے گُن ہیں۔ ان میں سے آکاش میں ایک - ہوا میں دو - آگ میں تین - پانی میں چار اور مٹی میں پانچوں گُن پائے جاتے ہیں۔

آکاش سے اندریاں - کان - آواز اور جسم کا کھوکھلا حصہ بنتا ہے۔

وات سے قوت لامسہ - جلد اور سانس کی آمد ورفت - آگ سے بصارت رُوپ اور پختگی پیدا ہوتی ہے۔

پانی سے قوتِ ذائقہ اور رسوں کی رطوبت بنتی ہے۔

مٹی سے قوتِ شامہ - بُو اور ہڈیاں بنتی ہیں۔

ماں سے ملنے والے حصے نرم ہوتے ہیں۔ جیسے خون - گوشت مغز اور گردا وغیرہ۔

---

[1] اعضا [2] جوارح

باپ سے ملنے والے حصے مضبوط ہوتے ہیں۔ جیسے ویرج۔ دھمنیاں (رگیں)۔ ہڈیاں اور بال وغیرہ۔

چیتنا (آتما) سے چیت۔ اندریاں اور مختلف جونوں کا جنم ملتا ہے۔

ویادھی۔ دیش اور دیہہ کے ساتمیہ سے عمر۔ صحت۔ چستی۔ نور اور طاقت ملتی ہے۔

غذا کے رس سے جسم۔ نشوونما کی طاقت اور الولتا[1] پیدا ہوتی ہے۔

ساتوک (ستوگن سے پیدا ہونیوالی) صفات۔ صفائی۔ آستکتا[2]۔ بے ریائی دھرم کی طرف رجحان اور عقلمندی یہ ساتوک صفات ہیں۔

راجس (رجوگن سے پیدا ہونیوالی) صفات۔ بہت بولنا۔ غرور۔ غصہ۔ مکاری اور نعدد رنجی یہ راجسی صفات کہلاتی ہیں۔

تامسی (تموگن سے پیدا ہونیوالی) صفات۔ خوف۔ جہالت۔ نیند۔ سستی اور طبیعت کی بے چینی یہ سب تامسی صفات ہیں۔

اس طرح یہ انسانی جسم پنچ مہابھوتوں (پانچ عناصر) سے بنتا ہے۔

سات جلدیں خون کے پک جانے سے سات جلدیں پیدا ہوتی ہیں۔ جیسے دودھ کے پکنے سے بالائی پیدا ہوتی ہے۔

سات کلا رس وغیرہ ساتوں دھاتوؤں اور ان کے آدھاروں (آشیوں) کی درمیانی رطوبتیں اپنی اپنی دھاتوؤں کی حرارت سے پکی ہوئی اور کف۔ پٹھوں و جھلی سے ڈھپی ہوئی کلا کہلاتی ہیں۔ جیسے لکڑی میں کی (سار پ) ہوتی ہے۔ اس لئے کلا بھی تعداد میں سات ہیں۔ اور سات ہی ان

---

[1] چنچلتا کا عکس [2] خدا کی ہستی کا اقرار

سے آدھار (آشے) ہیں۔ جیسے

رکت آشے (دل)۔ کف آشے (لبلبہ)۔ آم آشے (معدہ)۔ پت آشے (پتہ)۔ پکو آشے (انتڑیاں)۔ وایو آشے (پھیپھڑے) اور موتر آشے (مثانہ)۔

عورتوں میں ان کے علاوہ آٹھواں گربھ آشے (رحم) بھی ہوتا ہے۔ جو پت آشے اور پکو آشے کے بیچ میں ہوتا ہے۔

گوشت کے حصے ان آشیوں سے گوشت (شکم) کے مندرجہ ذیل حصے چپاں ہیں۔ جیسے دل۔ کلوم (پنکریاس یا لبلبہ)۔ پھیپھڑے۔ جگر۔ تلی اُندک[۱]۔ دو گردے۔ ناف۔ ڈمبھ[۲]۔ انتڑیاں اور مثانہ۔

زندگی کے دس خاص مقامات سر۔ تالو۔ گلا۔ خون۔ دل۔ ناف مثانہ۔ اوج اور گدا۔ ان دس مقامات میں جیو خاص طور پر رہتا ہے۔

جسم کے باقی اجزا جسم میں سولہ جال[۳] سولہ کنڈرا[۴] اور چھ کوُرچا[۵] ہوتی ہیں۔ اور سات سیونی[۶] ہیں۔ جو عضو تناسل۔ زبان اور سر میں ہوتی ہیں۔ ان سب کو نشتروں سے ہمیشہ بچانا چاہیئے۔

چار مانس رجّو[۷] ہیں۔ چودہ استھی سنگھات[۸] اور اٹھارہ سیمنت[۹] ہیں۔

دانتوں اور ناخنوں سمیت تین سو ساٹھ[۱۰] ہڈیاں ہیں۔ مگر دھنونتری جی کی رائے میں اس جسم میں کل تین سو[۱۱] ہڈیاں ہیں۔ اور دو سو دس[۱۲] جوڑ ہوتے ہیں۔ لیکن اتری کمار نے اور سشروت نے دو ہزار جوڑ بتائے ہیں۔ سنایو (پٹھے) نو سو[۱۳]

---

[۱] اسکے بارے میں مختلف رائیں ہیں [۲] لبلبہ [۳] مقعول نشتر [۴] جہاں نسبت سے چھوٹے چھوٹے پٹھے جال کی مانند باہم مخلوط ہوتے ہیں [۵] موٹے پٹھے [۶] بڑے پٹھوں کے مرکز [۷] چمڑے کے جوڑ [۸] گوشت کے ریشے جو صرف پشت کے بلمقے کے ارد گرد ہوتے ہیں [۹] ہڈیوں کے ملاپ جوڑ [۱۰] ہڈیوں کے جوڑ

ہوتے ہیں۔ پیشیاں[1] پانسو ہیں۔ لیکن عورتوں میں پانسو بیس[2] پیشیاں ہوتی ہیں۔ عورتوں کی زائد پیشیاں یونی اور رحم سے تعلق رکھتی ہیں۔

مُول سرا[3] دس ہیں، اور ہردے (دل) سے نکلتی ہیں۔ جو سارے جسم میں رس کو لے جاتی ہیں۔ جو زندگی کی بنیاد ہے۔ ان مُول سراؤں سے آگے بڑھ کر چھوٹی چھوٹی **سرائیں (رگیں)[4]** نکلتی ہیں۔ جیسے درخت کے پتے کی درمیانی بڑی رگ سے چھوٹی چھوٹی رگیں نکل کر چاروں طرف پھیلی ہوئی ہوتی ہیں۔ اور ان چھوٹی رگوں کی تعداد انسانی جسم میں سات سَو ہوتی ہے۔ جن میں سے ہر ایک شاکھا (ٹانگ اور بازو) میں ایک ایک سو ہوتی ہیں۔ ان میں سے جالندھر[5] نام والی چار سراؤں کو کبھی نہ کاٹنا چاہیئے۔ علاوہ بریں تین اور ہوتی ہیں جن کا مُنہ اندر کو ہوتا ہے۔ انہیں بھی نہیں کاٹنا چاہیئے۔

شرونی[6] میں بتیس رگیں ہیں۔ جن میں سے دو دو چڈوں اور دو دو چوتڑوں کی رگوں کو کاٹنا بھی منع ہے۔

پسلیوں میں سولہ سرا ہیں۔ جن میں سے دونو طرف کی اُوپر جانے والی ایک ایک کو ہرگز نہ کاٹیں۔

پیٹھ (پُشت) میں چوبیس ہوتی ہیں۔ اور ان میں سے جو دو دو سرائیں پیٹھ کے پانسے کے دونو طرف اُوپر کو جاتی ہیں۔ وہ بھی کاٹے جانے کے قابل نہیں ہوتیں۔

پیٹھ کی مانند پیٹ میں بھی چوبیس ہی سرا ہوتی ہیں۔ جن میں سے

---

[1] نسیں پٹھے ملکر جوڑا سا پٹھا بن جاتا [3] بڑی رگیں جنکے ذریعے سے خون سارے جسم کا دورہ کرتا ہے [4] جیسے کئی شاخیں نکلکر جال کیطرح پھیل گئی ہوں [5] ... [6] Pelvis

عضوِ تناسل کے اوپر کی طرف سوم راجی (رانوں کی قطار) کے ہر دو اطراف کی دو دو سراؤں کو بھی کاٹنا منع ہے۔

چھاتی کی چالیس سراؤں میں سے چودہ کو نہ کاٹنا چاہیئے۔ جن کی تفصیل یوں ہے۔ یعنی دو دو دو نو پستانوں کی۔ دو دو شتن مولوں (پستانوں کی جڑھوں کی)۔ دو دل کی۔ ایک ایک دو نو اپستمبھوں کی۔ اور ایک ایک دو نو اپالاپ کی۔ اِس طرح چھاتی کی کل چودہ سرائیں چھیدنے کے ناقابل ہوتی ہیں۔

گردن کی چوبیس سراؤں میں سے نیلا نام کی دو۔ منیا دو۔ کر کاٹکا دو۔ وِدھر دو اور ماتر کا نام کی آٹھ کل سولہ سرائیں نہ کاٹنی چاہئیں۔

جبڑوں کی سولہ سراؤں میں سے وہ دو جن کا کام جوڑوں کو باندھے رکھنا ہے۔ چھیدنا منع ہے۔

زبان میں بھی سولہ ہی سرائیں ہیں۔ جن میں سے نچلی ذائقہ بتانے والی دو اور آواز پیدا کرنے والی دو سراؤں کے کاٹنے سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

ناک کی چوبیس سراؤں میں سے اُن دو کو جن سے بُو کا پتہ لگتا ہے۔ تیز اُس تیسری کو جو تالو کی طرف جاتی ہے۔ نہ کاٹنا چاہیئے۔

آنکھوں کی چھپن سراؤں میں سے وہ دو جن کا کام آنکھوں کو کھولنا اور بند کرنا ہے۔ نیز دونو اپانگ (گوشۂ چشم) کی ہر دو سراؤں کو بھی نہ کاٹیں۔ ناک اور آنکھوں سے تعلق رکھنے والی سرائیں پیشانی میں ساٹھ ہیں

ل‍ہ دو مرم ستھانوں کے نام ہیں۔ جن کا ذکر آگے آئیگا۔

لیکن ان میں سیمنتی[۱] مرم سے علاقہ رکھنے والی ایک سرا - آورت مرموں کی دو سراؤں اور بازوں کی جڑھوں میں جو چار سرائیں واقع ہیں ۔ اُن کو نہ کاٹنا چاہیئے

معلوکا قوں میں سولہ سرائیں ہیں ۔ اُن میں سے آواز سنانے والی دو سراؤں کو نہ کاٹنا چاہیئے ۔ نیز کنپٹیوں کے جوڑ میں جو دو سرائیں واقع ہیں ۔ اُن کا کاٹنا بھی منع ہے ۔

سر میں بارہ سرائیں ہیں ۔ جن میں سے دو نواُت کمشیوں[۱] کی دو ۔ پانچ سیمنتوں[۱] کی پانچ اور ادھی پتی کی ایک ناڑی کو بھی نہ کاٹنا چاہیئے ۔

اس طرح نہ کاٹے جانے کے قابل سراؤں کی کل تعداد اٹھانوے[۹۸] ہے علاوہ ازیں اُن سراؤں کو بھی نہ کاٹنا چاہیئے ۔ جو باہم ملی جلی ہوں ۔ جو گتھی ہوئی ہوں ۔ جو چھوٹی ہوں ۔ جو بہت ٹیڑھی ہوں ۔ اور جو جوڑوں کے درمیان میں واقع ہیں ۔

ان سات سو سراؤں میں سے ایک سو چھتر صاف خون کو ۔ ایک سو چھتر وات آلودہ خون کو ۔ ایک سو چھتر پت آلودہ خون کو اور ایک سو چھتر ہی کف آلودہ خون کو بہانے والی ہیں ۔

وات آلودہ خون جن سراؤں میں بہتا ہے ۔ اُن کا رنگ سیاہی مائل سُرخ ہوتا ہے ۔ وہ بہت باریک ہوتی ہیں ۔ اور ایک لمحہ میں بھر جاتی اور دُوسرے لمحہ میں خالی ہو جاتی ہیں ۔ نیز اُن میں رطوبت کی کثرت ہوتی ہے ۔

پت آلودہ خون جن سراؤں میں بہتا ہے ۔ وُہ چھونے میں گرم اور تیز رفتار ہوتی ہیں ۔ اُن کا رنگ نیلگوں زرد ہوتا ہے ۔

[۱] چوٹی کے دو نو اطراف [۱] سر کی ہڈیوں کے جوڑ [۱] درمیانی حصہ سر کا مرم

کف آلودہ خون بہانے والی سرائیں بھاری۔ چکنی۔ بستھر[۱] اور چھونے میں سرد ہوتی ہیں۔

وات۔ پت اور کف تینوں سے ملا ہُوا خون جن سراؤں میں بہتا ہے اُن میں مندرجہ بالا تینوں قسم کی نشانیاں پائی جاتی ہیں۔

صاف خون بہانے والی سرائیں گہری (اندر کی طرف)۔ چھپی ہوئی۔ ہموار۔ غیر متحرک۔ چکنی اور سُرخ رنگ کی ہوتی ہیں۔ اور ان میں سب سے بڑھ کر طاقت ہوتی ہے۔

دھمنیاں[۲] تعداد میں چوبیس ہیں۔ اور نابھی[۳] سے اس طرح لگی ہوئی ہیں۔ جیسے رتھ کے پہیئے کی نابھی کے ارد گرد آرے لگی ہوئی ہوتی ہیں یہ چوبیسوں دھمنیاں نابھی کے اُوپر۔ نیچے اور اِدھر اُدھر لگی ہوئی جسم کو قائم رکھے ہوئے ہیں۔

جسم کے دروازے آدمیوں کے جسم میں نو دروازے ہوتے ہیں۔ دو نتھنے۔ دو کان۔ دو آنکھیں۔ ایک گدا۔ ایک منہ اور ایک اندری مگر عورتوں کے جسم میں بارہ دروازے ہوتے ہیں۔ نو مندرجہ بالا۔ دو چھاتیاں۔ اور ایک خون حیض کے خارج ہونے کا راستہ۔

اندرونی سروت[۴] جسم کے اندرونی سروت تعداد میں تیرہ ہیں۔ جو زندگی کے قیام کا باعث ہیں۔ ان کا کام یہ ہے۔ کہ یہ جسم کے ہر حصے میں پران وایو۔ دھاتو۔ مل (فضلات) جل (رطوبت) اور ان (غذا) پہنچاتے

---

[۱] غیر متحرک۔ اپنے مسکن سے اِدھر اُدھر نہ ہونے والی۔ قائم
[۲] اعصاب [۳] ناف [۴] ناڑیوں کی ایک قسم

رہتے ہیں۔ یہ سروت مضر چیزوں کے استعمال سے خراب ہو کر بیماریاں پیدا کر دیتے ہیں۔ مگر جب صاف اور دُرست حالت میں ہوتے ہیں۔ تو آرام وہ ثابت ہوتے ہیں۔ وہ اپنے اپنے دھاتوؤں کے ہمرنگ۔ گول موٹے چھوٹے۔ لمبے یا پتے کی رگوں کی شکل کے ہوتے ہیں۔

جو غذا اور جو کام دوشوں کے سے گُن (خواص) رکھتے ہوں۔ اور جو دھاتوؤں کے گُنوں (خواص) کے خلاف ہوں۔ وہ سروتوں کو خراب کر دیتے ہیں۔

سروتوں کا ایک طرف زیادہ رجوع ہو جانا۔ یا کسی طرف سے بالکل رُک جانا۔ یا اُن میں گانٹھ پڑ جانا۔ یا اُن کا اپنے اصلی راستے کو چھوڑ کر اُلٹا راستہ اختیار کر لینا یہ سروتوں کی خرابی کی علامات ہیں۔

جس طرح بیسے کی چھوٹی چھوٹی اندرونی نالیاں دُور تک اُس کے اندر کی طرف پھیلی ہوتی ہیں۔ ویسے ہی ان سروتوں کے راستے بھی سارے جسم میں دُور تک پھیلے ہوئے ہیں۔ جن کے ذریعے سے رس سارے جسم میں پھیلتا ہے۔

ان سروتوں پر چوٹ لگ جانے سے غشی۔ لرزہ۔ اپھارہ۔ قے۔ بخار۔ بکواس۔ درد۔ پاخانے اور پیشاب کی رکاوٹ اور بعض دفعہ موت بھی واقعہ ہو جاتی ہے۔ اسلئے جس شخص کا کوئی سروت کٹ جائے۔ وید کو چاہیئے۔ کہ اُسے لاعلاج کہہ کر اُس کے علاج پر ہاتھ ڈالے۔ اور خاص احتیاط و کوشش کے ساتھ خود آشلیہ[1] کو نکال کر سدیو برنٹ (تازہ زخم) کا

[1] اوپری چیز جو جسم میں گھس جائے۔

سا طریق علاج کام میں لائے۔

عمل انہضام پت غذا کو ہضم کرتا ہے جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے۔ دوشوں۔ دھاتوؤں اور مل وغیرہ کی حرارت یہی پت ہے۔ یہ اتری کمار کی رائے ہے۔ یہی پت جسم کی حرارت کی بنیاد ہے۔ غذا کے گرہن کرنے کی وجہ سے اسے گرہنی بھی کہتے ہیں۔ دھنونتری جی اسی کو پت دھرا کے نام سے نامزد کرتے ہیں۔ جو پکو آشے کے دروازے اور کھا لینے کے راستے میں ارگل[1] کی طرح کھڑی ہے۔ اس مقصد کے لئے کہ عمر۔ تندرستی۔ ویرج۔ اوج۔ دھاتوؤں اور حرارت ہاضمہ کو قوت دے۔ یہ پت دھرا کلا غذا کو آم آشے (معدے) میں روک کر اور اسے پختگی کی طاقت دے کر نیچے کی طرف دھکیل دیتی ہے۔ اور جب یہ کمزور ہو جاتی ہے۔ تو غذا کو پختگی کی طاقت نہیں دے سکتی۔ اس لئے غذا خام حالت میں ہی نیچے کی طرف چلی جاتی ہے۔

چونکہ اگنی (پت) ہی گرہنی کی طاقت ہے۔ اسلئے پت کی خرابی سے گرہنی بھی خراب ہو جاتی اور بیماری کا باعث بن جاتی ہے۔

جو غذا جسم۔ دھاتو۔ اوج۔ طاقت اور رنگت وغیرہ کی پرورش کنندہ ہے۔ اگنی ہی اس کی علت اولےٰ ہے۔

جو غذا باقاعدہ ہضم نہ ہوئی ہو۔ اس سے رس نہیں پیدا ہوتا۔ ٹھیک وقت پر کھائی ہوئی غذا کو پران وایو پیٹ میں لے جاتی ہے۔

---

[1] ارگل۔ وہ لکڑی جو پہلے زمانوں میں دروازوں کے اندر کی طرف آر پار اس غرض سے لگایا کرتے تھے۔ کہ دروازے کی حفاظت رہے۔

اور رقیق اشیائ کے ملاپ سے اُس کی سختی رفع ہوکر قوام سا بن جاتا ہے۔ سنیہہ (چکنائی) سے وہ ملائم ہوجاتی ہے۔ اور آم آشے کی سمان وائیو سے پیدا شدہ حرارت سے پکتی ہے۔ جیسے برتن میں پڑے ہوئے چاول باہر کی آگ سے پکائے جاتے ہیں۔

چھئوں رسوں (ذائقوں) والی غذا پہلے شیریں ہوکر اور جھاگ پیدا کرکے کف بن جاتی ہے۔ پھر جل کر کھٹی ہوجاتی ہے۔ اس کے بعد وہ آم آشے (معدے) سے نکل کر پکو آشے میں جاتے ہوئے پت سے مل کر سخت ہوجاتی ہے۔ اور اُس کا مزہ چرپرا ہوجاتا ہے۔ بعد ازاں اُس سے وات پیدا ہوتی ہے۔ آخرکار پنچ مہا بھوت اگنیاں اُن میں سے اپنے اپنے حصوں کو پکا کر الگ الگ اپنے عناصر کی پرورش کرتی ہیں۔ جیسے پارتھوا اگنی پرتھوی والے حصے کو پکا کر جسم کے پارتھو عنصر کی پرورش کرتی ہے۔ علیٰ ہذا القیاس دُوسروں کو بھی سمجھنا چاہیئے۔

اِس طرح ہضم ہوچُکنے کے بعد اِس غذا کے دو حصے ہوجاتے ہیں (۱) کِٹ اور (۲) سار۔ کِٹ میں سے جو حصہ صاف اور رقیق ہوتا ہے۔ وہ پیشاب بنکر خارج ہوجاتا ہے۔ اور باقی فضلہ بن جاتا ہے۔

دُوسرا حصہ جسے "سار" کہا جاتا ہے۔ دھاتوؤں کی ساتوں اگنیوں سے پھر پکایا جاتا ہے یعنی اُس سار سے پہلے رس بنتا ہے۔ رس سے خون۔ خون سے گوشت۔ گوشت سے میدا۔ میدا سے ہڈیاں۔ ہڈیوں سے مغز اور مغز سے ویرج بنتا ہے۔ اور ویرج سے گربھ قائم ہوتا ہے۔

لہ پانچوں عناصر کی حرارتیں

کف۔ پت۔ اندریوں کی میل۔ پسینہ۔ ناخن اور بال۔ آنکھوں جلد پر
اور پاخانے کی چکناہٹ اور اوج یہ سب دھاتوؤں کے فضلات ہیں
یعنی دھاتوؤں کے پکنے سے شدھ دھاتو الگ الگ ہوتے جاتے
ہیں۔ اور یہ فضلے الگ الگ۔ ایک دھاتو سے دوسرے دھاتو کے
بننے کے درمیان اگنی کی وجہ سے اُن دھاتوؤں سے ایک قسم کی چکناہٹ
پیدا ہوتی رہتی ہے۔ جو اُن میں ہمیشہ ہی رہتی ہے۔ اور یہ ترتیب ایک
سے دوسرے دھاتوؤں میں بڑھتی جاتی ہے۔

بعض آچاریوں کی رائے ہے۔ کہ غذا ایک دن رات میں ہضم ہو جاتی ہے۔
بعض کہتے ہیں۔ کہ چھ دن میں۔ اور بعضوں کا قول ہے۔ کہ غذا
سے ویرج بننے تک ایک ماہ کا عرصہ لگتا ہے۔

عام طور پر جو اغذیات کھائی جاتی ہیں۔ اُن کے ہضم ہونے کا سلسلہ
چکر کی طرح جاری رہتا ہے۔ لیکن مقوی باہ ادویات اپنی خاص تاثیرات
کی وجہ سے فوراً ہی ویرج کی شکل میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔

دوائی عموماً دن رات میں اپنا اثر دکھا دیتی ہے۔

رس دھاتو دیان وائو کے ذریعے سارے جسم میں پھیلتا رہتا ہے۔
اور خراب ہو جانے کی وجہ سے وہ جس جس حصے میں رک جاتا ہے۔
وہیں بیماری پیدا کر دیتا ہے۔ جیسے ابر آکاش کے جس حصے میں ٹھہر
جائیں۔ وہیں پر مینہ برسا دیتے ہیں۔ اسی سبب سے دوش جسم کے
کسی ایک حصے میں خراب ہو جاتے ہیں۔

غذا کو ہضم کرنے والی اگنی سب اگنیوں میں سے افضل تسلیم کی جاتی

ہے۔ کیونکہ وہ باقی تمام اگنیوں کی جڑھ ہے۔ باقی اگنیاں اُس کے بڑھنے سے بڑھ جاتی اور اُس کے کم ہونے سے کم ہو جاتی ہیں۔ اِس لئے ہمیشہ باقاعدہ طور پر مفید اغذیات و اشربات کے ایندھن سے اُس کی حفاظت کرتے رہنا چاہیئے کیونکہ اُسی کے قیام پر عمر اور طاقت کا انحصار ہوتا ہے۔

حرارت ہاضمہ کی اقسام اگر سمان وائو اپنے ٹکانے پر ہو۔ تو یہ اگنی بھی درجۂ اعتدال پر ہوتی ہے۔ لیکن اُس کی بے قاعدگی سے یہ اگنی بھی کم وبیش ہو جاتی ہے۔

اگر سمان وائو کے ساتھ پت کا بھی غلبہ ہو۔ تو یہ اگنی تیز ہو جاتی ہے۔ اور اگر کف کا غلبہ ہو۔ تو مدھم پڑجاتی ہے۔

اس طرح (۱) سم[ل] (۲) وشم[ع] (۳) تیکھشن[ت] اور (۴) مند[م] - اگنی کی یہ چار اقسام ہیں۔

سم اگنی وہ ہوتی ہے۔ جو غذا کو ٹھیک طور سے پکا دے۔

وشم اگنی اُسے کہتے ہیں۔ جو بے قاعدہ غذا کو جلدی سے پکادے یا باقاعدہ کو دیر سے پکا سکے۔

تیکھشن اگنی وہ ہوتی ہے۔ جو بے قاعدہ غذا کو بھی بہت جلد پکادے۔

مند اگنی اُسے کہنا چاہیئے۔ جو با طریقہ غذا کو بھی دیر سے ہضم کرے۔ ساتھ ہی منہ سوکھنے لگے۔ انتڑیاں بولیں۔ اپھارہ۔ گرانی اور پیٹ میں گڑبڑ سی ہوتی ہو۔

[ل] معتدل [ع] بے قاعدہ [ت] تیز [م] مدھم

طاقتِ جسمانی کی اقسام جسمانی طاقت کی تین قسمیں ہیں:- (۱) سہج (۲) کالج اور (۳) یکتی کرت

سہج طاقت جو طاقت جسم کے ساتھ ہی طبعی طور پر پیدا ہوتی ہے۔ اُسے سہج کہتے ہیں
کالج طاقت وہ ہوتی ہے۔ جس کا انحصار عمر یا موسم پر ہو۔
یکتی کرت اُسے کہتے ہیں۔ جو آہار (اغذیات)۔ بیوہار (کاروبار) اور مقوّی نسخوں سے پیدا ہو۔

دیش کی تین اقسام دیش تین قسم کے ہوتے ہیں:- (۱) جانگل (۲) آنوپ اور (۳) سادھارن۔

جانگل دیش:- جس مُلک یا علاقے میں پانی۔ درختوں اور پہاڑوں کی کمی ہو۔ اُسے جانگل دیش کہتے ہیں۔
آنوپ دیش:- جس مُلک یا علاقے میں پانی۔ درخت اور پہاڑ افراط سے پائے جائیں۔ وہ آنوپ دیش کہلاتا ہے۔
سادھارن دیش جانگل و آنوپ دیشوں کے درمیان علامات رکھنے والا علاقہ سادھارن دیش کہلاتا ہے۔

جسم میں مختلف اشیا کی مقدار مغز۔ میدا۔ چربی۔ پیشاب۔ پت۔ کف پاخانہ۔ خون۔ رس اور پانی کی مقدار جسم میں بہ ترتیب پہلی سے دوسری ایک ایک انجلی[1] بھر زیادہ ہوتی ہیں۔
اوج۔ ویرج اور دماغ (مستشک) اپنے ایک ایک پرسرت[2] بھر ہوتے ہیں
عورتوں میں دودھ دو انجلی اور خونِ حیض چار انجلی ہوتا ہے

---

[1] چار پل یعنی ۱۶ تولہ
[2] دو پل یعنی ۸ تولہ

یہ مقادیر دھاتوؤں کے اعتدال پر ہونے کی صورت میں ہوتی ہیں۔ جس شخص کے دھاتو اعتدال پر نہ ہوں۔ اُن کے اجسام میں یہ اشیاء بھی اسی مقدار سے کم وبیش ہونگی۔

پرکرتی ویرج۔ رج۔ حاملہ کی اغذیات اور جذبات۔ نیز رحم اور موسم کے دوشوں کے غلبے سے انسانوں کی مختلف پرکرتیاں بنتی ہیں۔ جو سات قسم کی ہوتی ہیں۔

(۱) واتج (۲) پتج (۳) کفج (۴) وات پتج (۵) وات کفج (۶) پت کفج اور (۷) سنپاتج۔

واتج پرکرتی۔ وات دوش سب دوشوں میں سے زبردست ہوتا ہے کیونکہ یہ سارے جسم میں پھیلا ہوا ہے۔ نیز زود رفتار۔ طاقتور۔ دوسروں کو تیزی دینے والا اور سوتنتر (آزاد) ہونے کے علاوہ بہت سے امراض کو پیدا کرسکتا ہے۔ جن انسانوں کی پرکرتی اس دوش کے مطابق (یعنی واتج) ہو۔ اُن میں عموماً ذیل کی علامات پائی جاتی ہیں۔

واتج پرکرتی اشخاص بدخصلت ہوتے ہیں۔ اُن کے بال اور اعضا پھٹے ہوئے اور بھورے رنگ کے ہوتے ہیں۔ وہ سردی سے بہت ڈرتے ہیں استقلال کا اُن میں نام بھی نہیں ہوتا۔ اُن کا حافظہ کمزور۔ اُن کی عقل پریشان اور حرکات چنچل ہوتی ہیں۔ وہ بہت بکواسی ہوتے ہیں۔ اور اُن کی دوستی بے قرار ہوتی ہے۔ اُن کی نگاہ کو بھی قرار نہیں ہوتا۔ اُن کے اجسام میں پت اور طاقت تھوڑی ہوتی ہے۔ اُن کی زندگی مختصر ہوتی ہے۔ اور نیند بھی بہت کم آتی ہے۔ اُن کی آواز بیٹھی ہوئی۔ رکی ہوئی۔ پریشان اور بھرائی ہوئی

ہوتی ہے۔ وُہ ناستک (خُدا سے منکر) ۔ پیٹو (شکم پرور) اور عیش پسند ہوتے ہیں۔ نیز گانے ۔ ہنسنے اور کھیل کُود و شکار کے مشتاق رہتے ہیں۔ میٹھی۔ کھٹی نمکین۔ گرم اور بے ضرر اغذیات اُنہیں بہُت پسند آتی ہیں۔ وُہ دُبلے۔ پتلے اور لمبے ہوتے ہیں۔ اور چلتے وقت اُن کے پاؤں کی آواز آتی رہتی ہے۔ وُہ نہ مضبوط ہوتے ہیں۔ نہ جتیندریہ[1] اور نہ آریہ[2]۔ عورتیں بھی اُنہیں پیار نہیں کرتیں۔ نہ ہی اُن کے ہاں زیادہ اولاد ہوتی ہے۔ اُن کی آنکھیں رُوکھی بھُوری۔ گول۔ بدوضع۔ مُردے کی سی اور خواب میں بھی کھُلی رہنے والی ہوتی ہیں۔ سوتے میں اُنہیں عموماً پہاڑوں۔ درختوں اور آسمان پر اُڑتے پھرنے کے خواب دکھائی دیا کرتے ہیں۔ وُہ مفلس۔ چور اور حاسد ہوتے ہیں۔ اُن کی پنڈلیاں مضبوط ہوتی ہیں۔ اور اُن کی عادات کُتّے۔ گیدڑ۔ اونٹ۔ گدھ۔ چُوہے اور کوّے سے ملتی ہیں۔

پت پرکرتی ۔ پت اگنی ہے۔ اور اگنی ہی سے پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے جن اشخاص میں پت کا غلبہ ہو۔ وُہ بڑے پیٹو ہوتے ہیں۔ نیز اُنہیں بہُت پیاس لگتی ہے۔ اُن کا رنگ گورا اور اُن کے اعضا چھونے میں گرم ہوتے ہیں اُن کے ہاتھ۔ پاؤں اور مُنہ کی رنگت تانبے کی سی ہوتی ہے۔ وُہ بہادر اور مغرور ہوتے ہیں۔ اُن کے بالوں کا رنگ نسدی مائل ہوتا ہے۔ اور بال بہُت تھوڑے ہوتے ہیں۔ پھُولوں کے ہار، ول اور چندن کے لیپ سے وُہ بہُت خوش ہوتے ہیں۔ وُہ چال چلن کے کھرے اور صفائی پسند ہوتے ہیں۔ جو شخص اُن کی پناہ میں آ جائے۔ اُس سے اُلفت رکھتے ہیں۔ وُہ بڑے

[1] اندریوں پر قابو پانے والے [2] افضل انسان۔ سرشیٹ پُرش

بارُعب۔ با حوصلہ۔ عقلمند اور طاقتور ہوتے ہیں۔ اور اُن کے دُشمن بھی اُن سے خائف رہتے ہیں۔ وہ ذہین ہوتے ہیں۔ اُن کے جوڑ۔ بند اور گوشت ڈھیلے ہوتے ہیں۔ اور عورتیں انہیں بھی پسند نہیں کرتیں۔ کیونکہ اُن میں ویرج اور شہوت دونوں کی کمی ہوتی ہے۔ اُن کے بال جلدی سفید ہو جاتے ہیں نیز اُن کے منہ پر چھایاں اور جُھرّیاں قبل از وقت چھا جاتی ہیں۔ وہ میٹھی کسیلی۔ کڑوی اور ٹھنڈی اشیا کو زیادہ پسند کرتے ہیں۔ دھرم کے دُشمن ہوتے ہیں۔ اور پسینہ انہیں زیادہ آتا ہے۔ اُن کے جسم سے بدبو آتی رہتی ہے۔ وہ ہمیشہ بڑے زور سے بولتے ہیں۔ بہُت غصّہ ور اور بڑے پیٹو ہوتے ہیں۔ وہ سوتے وقت خواب میں اکاس اور پلاس کے پھولوں نیز گرتی ہوئی بجلی۔ چمکتے ہوئے سورج اور اپنے ارد گرد جلتی ہوئی آگ کو دیکھا کرتے ہیں۔ اُن کی آنکھیں پتلی۔ زردی مائل اور بے قرار ہوتی ہیں۔ اور پلکیں تھوڑی اور پتلی ہوتی ہیں۔ انہیں سردی زیادہ پسند آتی ہے۔ غصّہ شراب اور دُھوپ سے اُن کی آنکھیں بہُت جلد سُرخ ہو جاتی ہیں۔ اُن کی عمر اور طاقت اوسط درجے کی ہوتی ہے۔ وہ عالم ہوتے ہیں۔ اور دُکھوں سے بہُت ڈرتے ہیں۔ اور اُن کی عادات بھیڑیئے۔ ریچھ۔ بندر۔ بلاؤ اور سؤر کی سی ہوتی ہیں۔

کفج پرکرتی کف سرد ہوتی ہے۔ اِس لئے کف پرکرتی والے اشخاص بھی شیتل سوبھاؤ (مُتحمّل مزاج) ہوتے ہیں۔ اُن کے جوڑ۔ ہڈیاں اور ماس خوب بھرے۔ ڈھپنے ہوئے۔ چکنے اور سڈول ہوتے ہیں۔ نہ بھُوک پیاس سے انہیں تکلیف ہوتی ہے۔ اور نہ وہ تکلیف میں دُکھی ہوتے ہیں۔ وہ دھرم کی

طرف سے شکمی۔ بڑے عقلمند۔ ستوگنی اور وعدہ وفا ہوتے ہیں۔ اُنکا رنگ پرنیگو۔ دُوروا۔ سنتر۔ کانڈ پشتمر۔ گوروچن پدم اور سونے کا سا ہوتا ہے بانہ ولبے۔ چھاتی چوڑی اور اُبھری ہوئی ہوتی ہے۔ پیشانی بہت فراخ ہوتی ہے۔ بال گھنے اور سیاہ ہوتے ہیں۔ اعضا ملائم۔ جسم سڈول اور ہر پہلو سے خوبصورت ہوتا ہے۔ اُن میں اوج۔ رس اور ویرج زیادہ ہوتا ہے۔ اس لیئے اولاد بھی بکثرت ہوتی ہے۔ نوکروں۔ چاکروں کی بھی اُن کے ہاں کمی نہیں ہوتی۔ وہ دھرماتما ہوتے ہیں۔ اور کبھی سخت کلامی نہیں کرتے۔ وہ اپنے دُشمن سے رفتہ رفتہ مخفی اور پختہ طور پر انتقام لیتے ہیں۔ اُن کی چال مست ہاتھی کی سی اور آواز بادلوں کی گرج۔ مردنگ اور شیر کی دھاڑ کی سی ہوتی ہے۔ اُن کا حافظہ قوی اور جسمانی طاقت بکثرت ہوتی ہے۔ وہ بڑے شائستہ ہوتے ہیں۔ بچپن میں بھی وہ نہ بہت روتے ہیں۔ اور نہ اُن کی عادات چھچھوری ہوتی ہیں۔ وہ کڑوی۔ کسیلی۔ چرپری۔ گرم اور خشک اغذیات قلیل مقدار میں کھاتے ہیں۔ اور پھر بھی طاقتور رہتے ہیں۔ اُن کی آنکھیں چکنی۔ کشادہ۔ لمبی۔ خوشنما۔ سُرخی۔ سفیدی اور سیاہی[1] والی ہوتی ہیں جن کی پلکیں بھی نہایت خوبصورت ہوتی ہیں۔ اُن میں غصّہ کم ہوتا ہے۔ وہ کاروبار بھی تھوڑا ہی کرتے ہیں۔ اُن کا کھانا پینا بھی قلیل المقدار ہوتا ہے اُن میں حسد نہیں ہوتا۔ عُمر لمبی ہوتی ہے۔ وہ دولت مند۔ دوراندیش راست باز۔ شر دھالو۔ گمبھیر (متین)۔ فیاض۔ عفو پسند اور آریہ ہونے

---

[1] جیساکہ ایک شاعر کہتا ہے سہ امی۔ ہلاہل۔ مدھ بھرے بشویت۔ شیام۔ رتنار جئیت مرت جھک جھک پرت جیہہ چتوت اک بار

ہیں۔ خوب نیند بھر کر سوتے ہیں۔ نیز کابل۔ احسان ماننے والے۔ بے ریا عالم۔ کثیر الاحباب۔ مؤدب۔ گورو بھگت اور پکے دوست ہوتے ہیں۔ خواب میں انہیں کنول پھول۔ پرندوں کی قطاروں والے تالاب اور ابر محیط آسمان دکھائی دیتے ہیں۔ اور ان کی عادات برہم۔ رُدّر۔ اندر ورُن۔ گرڑ۔ ہنس۔ شیر۔ گھوڑے۔ گائے۔ بیل اور راجہ کی سی ہوتی ہیں۔

دوندوج پرکرتی والے اشخاص کی پرکرتیاں جن جن دو یا تین دوشوں سے ملی ہوتی ہیں۔ انہی دو یا تینوں کی ملی جلی علامات انہیں پائی جاتی ہیں۔

سب سے اچھی پرکرتی وہ ہوتی ہے جس میں پوِتّرتا اور آستکتا ہو۔

عُمر سولہ سال کی عمر تک لڑکپن ہوتا ہے۔ جس میں دھاتو۔ اندریاں اور اوج بڑھتے رہتے ہیں۔

سولہ سے ستّر سال کی عُمر تک مدھیم اوستھا ہوتی ہے۔ جسے وسطِ عُمر بھی کہتے ہیں۔ اس عرصہ میں بھی ترقّی ہوتی رہتی ہے۔

اس کے بعد بڑھاپا آجاتا ہے۔ جس میں جسم کے دھاتو۔ بل اور اوج گھٹنے شروع ہو جاتے ہیں۔

قد انسان کا جو قد اپنے ساڑھے تین ہاتھ کا ہو۔ وہ راحت بخش اور لمبی عُمر کی بنیاد ہوتا ہے۔ بشرطیکہ اُس میں مندرجہ ذیل آٹھ قابلِ مذمّت علامات نہ ہوں (۱) رنگت کی بالکل سیاہی (۲) رنگت کی بالکل سفیدی (۳) بکثرت فربہی (۴) بکثرت لاغری (۵) بہت لمبائی (۶) پستہ قدی (۷) بالوں کا بالکل نہ ہونا۔ اور (۸) بالوں کا بکثرت ہونا۔

۵ؔ پاکیزگی ۶ؔ پرماتما کی ہستی کا اقرار

کامل خوبصورتی

بال سب سے اچھے وہ ہوتے ہیں۔ جو چکنے ۔ نرم ۔ باریک اور مضبوط ہوں ۔ اور ایک جڑھ سے ایک سے زیادہ نہ اُگے ہوں ۔
پیشانی وہ خوبصورت ہوتی ہے ۔ جو اُبھری ہوئی اور کشادہ ہو ۔ اور جس کی کنپٹیاں ہموار ہوں ۔ نیز اُس کی شکل نصف بدر کی سی ہو ۔
کان جو چھوٹے ۔ اُوپر کو اُٹھے ہوئے اور پچھلی طرف سے خُوب موٹے تازے ہوں ۔ وہ اچھے ہوتے ہیں ۔
آنکھیں جن میں سفیدی اور سیاہی خُوب واضح ہو ۔ اور سڈول ہوں ۔ تیز گھنی پلکوں والی ہوں ۔ وہ خوبصورت ہوتی ہیں ۔
ناک کا اگلا حصہ اُٹھا ہُوا ہونا چاہیئے ۔ وہ سیدھا اور ہموار ہو ۔ ڈھیلا نہ ہو ۔ نیز نتھنے ایسے ہوں جن میں سے سانس کی آمد و رفت بخوبی ہو سکے ۔
ہونٹ سُرخ ہونے چاہئیں ۔ مگر وہ باہر کی طرف لٹکے ہوئے نہ ہوں ۔
جبڑے بڑے ہونے چاہئیں ۔ لیکن بدوضع نہ ہوں ۔ اور نہ باہر کو کھنچے ہوئے ہوں ۔
منہہ بڑا ہونا چاہیئے ۔
دانت گھنے ۔ چمکدار ۔ نرم ۔ سفید اور ہموار ہونے چاہئیں ۔
زبان سُرخ ۔ چوڑی اور پتلی ہونی چاہیئے ۔
ٹھوڑی گوشت سے بھری ہوئی اور بڑی اچھی ہوتی ہے ۔
گردن چھوٹی ۔ موٹی اور گول ہونی چاہیئے ۔
شکم دائیں طرف سے آوٹ[1] والا ۔ گہری ناف والا اور ہموار ہونا چاہیئے

[1] گھیرے والا

کندھے اُبھرے ہوئے اور گوشت والے ہونے چاہئیں۔
ناخن پتلے۔ سُرخ۔ اُبھرے ہوئے۔ چکنے اور سُرخی تک گوشت سے ڈھپنے ہوئے ہونے چاہئیں۔
ہاتھ پاؤں بڑے بڑے ہونے چاہئیں۔
اُنگلیاں لمبی ہونی چاہئیں۔ اور ایسی ہوں۔ کہ سیدھی کرکے ملانے سے اُن کے درمیان سُوراخ نہ معلوم ہوں۔
پیٹھ کا بانسہ گوشت سے ڈھنپا ہُوا ہونا چاہیئے۔
پُشت بڑی ہونی چاہیئے۔
جوڑ مضبوط اور گوشت سے ڈھپے ہوئے ہونے چاہئیں۔
آواز بُرا استقلال ہونی چاہیئے۔ اور ٹُوٹی ہوئی نہ ہو۔
رنگت چکنی اور پُر رونق ہونی چاہیئے۔
ستو بے نقص اور مصیبت میں بھی حوصلہ قائم رکھنے والا ہونا مناسب ہے۔
مندرجہ بالا صفات کا جسم میں بہ ترتیب پایا جانا صحّت اور تندرستی کی نشانیاں ہیں۔ اِن صفات سے موصوف جسم ایک سو سال تک زندہ رہ سکتا ہے۔ اور اُسے عُمر بھر اقبال اور دُوسری اعلےٰ اشیاء سے حصہ ملتا رہتا ہے۔
چمڑا۔ خُون۔ گوشت۔ میدا۔ ہڈیاں۔ مغز۔ ویرج اور سُتو میں سے بہ ترتیب دُوسرا پہلے سے اچھا ہوتا ہے۔
مندرجہ بالا اصُول طاقت کی مقدار کا اندازہ جاننے والے کے لیئے بیان کئے گئے ہیں۔ جن لوگوں میں مندرجہ بالا سب صفات پائی جاتی

ہیں۔ وہ صاحب اقبال ہوتے ہیں۔ اور انہیں ہر کام میں کامیابی نصیب ہوتی ہے۔ نیز وہ متحمل مستقل مزاج اور عقلمند ہوتے ہیں۔

ستّو والے اشخاص غرور اور عاجزی سے بالاتر رہ کر سُکھ اور دُکھ میں یکساں رہتے ہیں۔

رجوگنی سُکھ میں مغرور۔ اور دُکھ میں بڑے دُکھی ہوتے ہیں۔

لیکن تموگنی اشخاص کو نہ کبھی سُکھ نصیب ہوتا ہے۔ اور نہ انہیں جہالت کی وجہ سے دُکھ کی پرواہ ہوتی ہے۔

فیاضی۔ رحمدلی۔ راستبازی۔ برہمچریہ۔ احسانمندی۔ رسائن ادویات کا استعمال اور سب جانداروں سے یکساں محبت کرنا نہایت اعلیٰ صفات ہیں۔ اور اِن سے عمر بڑھتی ہے۔

چوتھا ادھیائے

مرم وبھاگ شاریر

(جسم کے مرموں کا بیان)

جسم انسان میں کُل ایک سو سات مرم ہیں۔ جن میں سے ہر ایک ٹانگ اور ہر ایک بازو میں گیارہ گیارہ۔ کوشٹ (شکم) میں تین۔ چھاتی میں نو۔ پشت میں چودہ اور گردن سے اوپر کے حصے میں سینتیس مرم واقع ہیں۔

ہرت مرم پاؤں کے تلوے کے درمیانی حصے سے مدھیا (وسطی) انگلی تک ہرت مرم واقع ہے۔ اگر اُسے چوٹ لگ جائے۔ تو موت آدباتی ہے۔

کھشپر مرم انگوٹھے اور اُسکے پاس کی انگلی کے درمیان ہوتا ہے جس پر چوٹ آجانے سے آکھشیپک روگ پیدا ہو کر موت کا باعث بن جاتا ہے۔

کورچ مرم کھشپر مرم سے دو انگل کے فاصلے پر اُوپر کی طرف واقع ہے۔ جس پر اگر چوٹ آجائے۔ تو پاؤں کانپنے لگتا اور ٹیڑھا ہو جاتا ہے۔

کورچ شرا مرم ٹخنے کے جوڑ سے نیچے ہوتا ہے جس پر چوٹ آجانے سے ورم ہو جاتا ہے۔ اور درد ہوتا ہے۔

گلف مرم پاؤں اور پنڈلی کے جوڑ کے مقام پر ہوتا ہے۔ جس میں چوٹ لگ جائے۔ تو درد ہوتا ہے۔ پاؤں جکڑ جاتا ہے۔ اور لنگڑاپن واقع ہو جاتا ہے۔

اندر وستی مرم پنڈلی کے درمیان میں ہوتا ہے۔ جس پر چوٹ آجانے سے خون بکثرت ابلنے لگتا ہے۔ جتے کہ خون کے نہ رہنے سے موت واقع ہو جاتی ہے۔

جانو مرم پنڈلی اور ران کے درمیان ہوتا ہے۔ جس پر چوٹ لگ جانے سے موت آجاتی ہے۔ لیکن اگر موت نہ آئے۔ تو مضروب لنگڑا ہو جاتا ہے۔

آنی مرم زانو کے جوڑ سے اُوپر کی طرف تین اُنگل کے فاصلے پر واقع ہے جس پر چوٹ آجائے۔ تو ورم ہو جاتا ہے۔ اور ران[1] جکڑ جاتی ہے۔

اُروی مرم ران کے عین بیچوں بیچ ہوتا ہے جس پر چوٹ لگ جانے سے اگر خون نکل آئے۔ تو ٹانگ سوکھ جاتی ہے۔

---

[1] اُرو ستنبھ

لوہتا کمش مرم | ارد و حُل دران کی جڑ میں ہوتا ہے۔ جس میں چوٹ لگ
کر اگر خون خارج ہو جائے۔ تو جسم کے نصف حصے کو فالج مار جاتا ہے۔

ودٹپ مرم | خصیوں اور پٹھوں کے درمیان واقع ہے۔ جس میں چوٹ لگ
جانے سے نامردی واقع ہو جاتی ہے۔

مندرجہ بالا گیارہ مرم ایک ٹانگ کے ہیں۔ اسی طرح دوسری ٹانگ اور
دونوں بازوؤں میں بھی گیارہ گیارہ مرم ہوتے ہیں۔ مگر بازوؤں میں
گلف مرم کی بجائے منی بندھ (کلائی کا مرم) اور جانو کی بجائے کُورپ
(کہنی کا مرم) اور ودٹپ کی جگہ کَکش (بغل کا مرم) کہا جاتا ہے۔
اور جب کَکش مرم میں چوٹ لگ جائے۔ تو بازو۔ ہاتھ اور انگلیاں
بے کار ہو جاتی ہیں۔

گُدا مرم | ستھول آنتر (معدۂ کلاں) سے بندھا ہوا ہے۔ جس پر چوٹ
لگ جائے۔ تو فوراً موت آجاتی ہے۔ اور پاخانہ و بادِ مخالف مُنہ کے ذریعے
خارج ہونے لگ جاتے ہیں۔

وستی مرم | تھوڑے گوشت اور قلیل المقدار خون والا وستی مرم کمان
کی طرح ٹیڑھے اور نیچے کی طرف ایک مُنہ والے مُوتر آشے میں واقع
ہے۔ جو کمر کے درمیان مقیم ہے۔ اس مرم پر زخم لگ جانے سے فوراً
موت آجاتی ہے۔ لیکن پتھری (سنگ مثانہ) سے وستی مرم کے ایک
پہلو میں زخم آجانے پر موت نہیں آتی۔ صرف مُوتر سراوی[1] روگ ہو
جاتا ہے۔ اور اگر بخوبی کوشش کے ساتھ علاج کیا جائے۔ تو زخم بھر

[1] یعنی ایسا سوراخ ہو جاتا ہے۔ جس میں سے پیشاب رستا رہتا ہے۔

جاتا ہے۔ لیکن جس حالت میں چھری سے اس کے دونو پہلو پھٹ جائیں۔ تو بھی مریض نہیں بچ سکتا۔

نابھی مرم آم آشے (معدے) اور پکو آشے (انتڑیوں) کے درمیان واقع ہے۔ اور سارے جسم میں پھیلی ہوئی سراؤں کا مرکز ہے۔ اگر اس پر چوٹ لگ جائے۔ تو فوراً موت آگھیرتی ہے۔

ہردے مرم آم آشے کے دروازے پر ستو۔ رج اور تمو گنوں کا مرکز دونو پستانوں۔ چھاتی اور شکم کے بیچ میں واقع ہے۔ جس میں چوٹ لگ جانے سے فوراً موت واقع ہو جاتی ہے۔

ستن مول مرم ہر ایک پستان کے نیچے دو انگل کے فاصلے پر ایک مرم واقع ہے۔ جسے ستن مول کہتے ہیں۔ اگر ان مرموں پر چوٹ آجائے۔ تو شکم میں کف بھر کر موت آجاتی ہے۔

ستن روہت مرم ہر ایک پستان کے اوپر کی طرف دو انگل کے فاصلے پر ایک ایک مرم واقع ہے۔ جسے ستن روہت کہتے ہیں۔ ان مرموں پر چوٹ لگ کر بھی شکم میں خون جمع ہو کر موت واقع ہو جاتی ہے۔

اپ ستمبھ مرم چھاتی کے دونو طرف وایو کو بہانے والی دو ناڑیاں ہیں۔ جو اپ ستمبھ مرم کہلاتی ہیں۔ ان مرموں میں چوٹ لگ جانے کی وجہ سے بھی شکم میں خون بھر کر دمہ اور کھانسی کے پیدا ہو جانے سے موت واقع ہو جاتی ہے۔

اپ لاپ مرم پیٹھ کے بانسے کے دونو طرف بانسے اور چھاتی کے درمیان کندھوں کے نیچے اپ لاپ مرم واقع ہیں۔ جن پر چوٹ لگ

جانے سے خون بھر جاتا ہے۔ اور اُس خون کے پیپ بن جانے پر
موت واقع ہوجاتی ہے۔

کٹیک ترُن مرم | پشت کے بانسے سے ملے ہوئے اُس کی دونو طرف شرونی کے اوپر کو دو کٹیک ترُن مرم واقع ہیں۔ جن کے زخمی ہوجانے سے اس ندر خون خارج ہوجاتا ہے۔ کہ مریض پانڈو (زرد رنگ) اشبین ورن (بے رنگ) ہوکر مرجاتا ہے۔

نگندر مرم | پُشت کے بانسے کے دونو طرف کمر کے دونو پہلوؤں میں چوتڑوں کے باہر کو نگندر نام کے دو سندھی مرم واقع ہیں۔ اُن کے زخمی ہوجانے سے جسم کا نچلا حصہ بے حس و حرکت ہوجاتا ہے۔

نتمب مرم | شرونی کانڈ کے اوپر مُوتر آشے (مثانے) وغیرہ کا احاطہ کئے ہوئے پسلیوں کے اندر کی طرف ترُن استھیوں (کرٹی کی ہڈیوں) سے رُکے ہوئے دو نتمب مرم ہوتے ہیں۔ اُن کے زخمی ہوجانے سے جسم نچلا حصہ متورم ہوجاتا ہے۔ مریض کمزور ہوتا جاتا ہے۔ اور آخرکار ت واقع ہوجاتی ہے۔

پارشو سندھی مرم | پسلیوں کے اندر کی طرف بندھے ہوئے پسلیوں اور ...وں کے درمیان ترچھے اور اُونچے دو پارشو سندھی مرم ہیں۔ جن کے ہوجانے سے شکم میں خون بھر جاتا ہے۔ اور موت واقع ہوجاتی ہے۔

برہتی مرم | ستن مُول رحل کے بالمقابل پیٹھ کے بانسے کے دونو طرف سرائیں ہیں۔ جو برہتی مرم کہلاتی ہیں۔ جب وہ زخمی ہوجائیں۔ تو خون ت خارج ہوکر نتیجتاً موت واقع ہوجاتی ہے۔

انس پھلک مرم | پُشت کے اُوپر کے حصے میں پُشت کے بانسے کی دونو طرف دونو بانعُوں کی جڑوں سے ملے ہوئے دو انس پھلک مرم ہیں۔ جن کے کٹ جانے سے بانو سوکھ کر بےحس و حرکت ہو جاتے ہیں۔

انس مرم | گردن کے دونو طرف گردن اور بانعُوں کے سروں کے درمیان انس پیٹھ اور کندھوں سے بندھے ہوئے دو سانیو مرم ہیں۔ جنہیں انس مرم کہتے ہیں۔ اگر یہ زخمی ہو جائیں۔ تو بانو بیکار ہو جاتے ہیں۔

اس طرح مندرجہ بالا چودہ مرم پُشت کے مرم کہلاتے ہیں۔ اب جترو سے اوپر کے سینتیس مرموں کا بیان کیا جاتا ہے۔

نیلا اور منیا مرم | کنٹھ ناڑی (حلقوم) کے دونو طرف جباڑے کی ہڈی کے ساتھ چار سرا ہوتی ہیں۔ جن میں سے دو نیلا اور دو منیا مرم کہلاتے ہیں۔ اگر ان میں زخم آ جائے۔ تو آواز بگڑ جاتی ہے۔ بلکہ مریض بولنے سے بھی رہ جاتا ہے۔ نیز زبان کی قوتِ ذائقہ بھی ماری جاتی ہے۔

ماترکا مرم | کنٹھ ناڑی (حلقوم) کے دونو طرف زبان اور ناک میں جانے والی چار چار سرا ہیں۔ جنہیں ماترکا مرم کہتے ہیں۔ ان میں زخم لگ جانے سے فوراً موت واقع ہو جاتی ہے۔

کرکاٹک مرم | سر اور گردن کے جوڑ میں کرکاٹک نام کے دو مرم ہیں۔ جن کے زخمی ہو جانے سے سر ہلنے لگ جاتا ہے۔

بِدھرا مرم | دونو کانوں کے نیچے اندر کی طرف کو بِدھرا نام کے دو مرم ہیں۔ جن سے قوتِ سامعت قائم ہے۔ اور جن میں زخم لگ جانے سے کان بہرے ہو جاتے ہیں۔

پھن مرم | نتھنوں سے کانوں کی طرف گلے کے اندر کو دو پھن مرم واقع ہیں۔ جن کے کٹ جانے سے قوت شامہ ماری جاتی ہے۔

اپانگ مرم | آنکھوں کے باہر کی طرف دو اپانگ مرم ہیں۔

آورت مرم | ابروؤں کی دُم کے نیچے سے اُوپر تک دو آورت مرم واقع ہیں۔ ان کے زخمی ہو جانے سے قوت باصرہ فوراً ماری جاتی ہے۔

شنکھ مرم | پیشانی کے خاتمے پر دونوں کانوں کے قریب شنکھ نام کے دو مرم واقع ہیں۔ جن کے کٹ جانے سے فوراً موت آگھیرتی ہے۔

اُت کھشیپ مرم | شنکھ مرموں کے اوپر بالوں کی حد تک دو اُت کھشیپ مرم ہوتے ہیں۔

ستھپنی مرم | دونوں ابروؤں کے بیچ میں واقع ہے۔ ستھپنی مرم اور دونوں اُت کھشیپ مرموں میں سے اگر شلیہ بسہولت پک کر باہر نکل آئے۔ تو مریض زندہ رہتا ہے۔ لیکن اگر اُسے کھینچ کر نکالا جائے۔ تو مر جاتا ہے

شرنگاٹک مرم | زبان۔ آنکھوں۔ ناک اور کانوں کو سیراب کرنے والے سروتوں کے ملاپ پر چار شرنگاٹک مرم واقع ہیں۔ جن میں زخم لگ جانے سے فوراً موت آدباتی ہے۔

سیمنت مرم | کھوپڑی کی ہڈیوں میں جو پانچ جوڑ واقع ہیں۔ اُنہیں سیمنت مرم کہتے ہیں۔ ان میں چوٹ لگ جانے سے انسان پاگل ہو جاتا ہے۔ اور بعض مرتبہ بے حس و حرکت ہو کر مر بھی جاتا ہے۔

ادھی پتی مرم | سر کے بیچ میں اُوپر کی طرف جہاں تمام سر اسندھیاں ملتی ہیں۔ اور جہاں بالوں کا آورت ہے۔ ادھی پتی نام ایک مرم واقع ہے

جس پر چوٹ لگ جانے سے فوراً ہلاکت واقع ہو جاتی ہے۔

مرم ستھان جسم کے جس مقام کے دبانے سے درد اور بے ترتیب پھڑپھڑاہٹ ہو۔ اُسے مرم کہتے ہیں۔

گوشت۔ ہڈی۔ سنایو (پٹھے)۔ دھمنی۔ سرا اور جوڑ کے سماگم (ہم جنس چیزوں کے باہمی ملاپ) کے اِن مقامات (مرم ستھانوں) میں قوّتِ زندگی خصوصیت کے ساتھ پائی جاتی ہے۔

مرموں کی تقسیم اگرچہ مرم ستھان پہلے ایک سو سات بیان کئے گئے ہیں۔ تاہم گوشت۔ ہڈی اشیائے بالا وغیرہ کے لحاظ سے مرم چھ قسم کے ہوتے ہیں:۔ (۱) مانس مرم (۲) استھی مرم (۳) سنایو مرم (۴) دھمنی مرم (۵) سرا مرم اور (۶) سندھی مرم

علاوہ ازیں قوّتِ زندگی کے اشتراک کی وجہ سے سب کو ایک ہی قسم کا مرم بھی کہتے ہیں۔

مانس مرم دس ہوتے ہیں۔ جیسے تل ہرت مرم چار۔ اندر وستی مرم چار اور ستن روہت مرم دو۔

استھی مرم آٹھ ہیں۔ جیسے شنکھ مرم دو۔ کٹیک ترن مرم دو۔ نتمب مرم دو اور انس پھلک دو۔

سنایو مرم تعداد میں تیئس بیان کئے گئے ہیں۔ جیسے آنی مرم چار۔ کورچ مرم چار۔ کورچ سر مرم چار۔ اپانگ مرم دو۔ کھشپر مرم چار۔ اُت کھشیپ مرم دو۔ انس مرم دو اور وستی مرم ایک۔

دھمنی مرم نو ہیں۔ جیسے گدا مرم ایک۔ اپ ستمبھ مرم دو۔ بدھرا مرم

دو اور شرنگاٹک مرم چار۔

سرا مرم سینتیس ہوتے ہیں۔ جیسے دھمنی مرم دو۔ ماترکا مرم آٹھ نیلا مرم دو۔ منیا مرم دو۔ ککھشا دھر مرم دو۔ پھن مرم دو۔ وٹپ مرم دو۔ ہردے مرم ایک۔ نابھی مرم ایک۔ پارشو سندھی مرم دو۔ ستن مول مرم دو۔ اپ لاپ مرم دو۔ ستنبھنی مرم ایک۔ اُروی مرم چار اور لوہتاکھش مرم چار۔

سندھی مرم تعداد میں بیس ہوتے ہیں۔ آورت مرم دو۔ منی بندھ مرم دو۔ کُکندر مرم دو۔ سیمنت مرم پانچ۔ کُور پر مرم دو۔ گُلف مرم دو۔ کرکاٹک مرم دو۔ جانو مرم دو اور ادھی پتی مرم ایک۔

بعض آچاریہ گدا کو مانس مرم کہتے ہیں۔ ککھشا دھر۔ وٹپ اور ودھُرا مرموں کو سنایو مرم اور شرنگاٹک۔ اپستمبھ اور اپانگ مرموں کو سرا مرم شمار کرتے ہیں۔ لیکن بعضوں کی رائے میں اپستمبھ اور اپانگ سرا مرم ہیں۔

مختلف مرموں میں زخم یا چوٹ لگ جانے کی علامات اب اُن علامات کا بیان کیا جاتا ہے۔ جو مختلف مرموں میں زخم یا چوٹ لگ جانے کی وجہ سے ظاہر ہوتی ہیں۔

مانس مرم کے کٹ جانے سے لگاتار خون نکلتا رہتا ہے۔ جو گوشت کے دھوون کا سا اور بالکل رقیق ہوتا ہے۔ اُس خون کے اخراج کی وجہ سے جسم کا رنگ پانڈو (سفیدی مائل زرد) ہو جاتا ہے۔ اعضا بیکار ہو جاتے ہیں۔ اور بہت جلد موت آ جاتی ہے۔

استھنی مرم پر چوٹ لگ جانے سے رقیق سا مغز ٹھہر ٹھہر کر بہتا رہتا ہے۔ اور مقام مضروب میں سخت درد ہوتا ہے۔

سنائیو مرم کے کٹ جانے سے جسم کے اُس حصے میں تناوٹ اور کھنچاوٹ آجاتی ہے۔ نیز وہ جکڑ جاتا ہے۔ وہاں پر سخت درد ہوتا ہے۔ مریض اُٹھنے بیٹھنے اور چلنے کے ناقابل ہو جاتا ہے۔ اور اعضا شکنی ہوتی ہے۔ بعض دفعہ موت بھی آجاتی ہے۔

دھمنی مرم کے کٹ جانے سے غش آجاتا ہے۔ جھاگ دار اور گرم خون نکلتا ہے۔ جو نکلتے وقت آواز بھی کرتا ہے۔

سرا مرم کے کٹ جانے سے خون بہت گرم۔ گاڑھا اور مسلسل نکلتا ہے پیاس لگتی ہے۔ دمہ ہو جاتا ہے۔ چکر آتے ہیں۔ بے ہوشی ہو جاتی ہے اور ہچکی لگ کر موت آدباتی ہے۔

سندھی مرم کے زخمی ہو جانے سے مقام مذکور پر سوزش اور کانٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور زخم پر انگور آچکنے کے بعد وہاں پر ٹیڑھاپن واقع ہو جاتا ہے۔ جسمانی طاقت اور قوتِ حرکت زائل ہو جاتی ہے۔ مقام مذکور سوکھ جاتا ہے۔ اور بعد جوڑوں کا درمیانی حصہ ورم کر آتا ہے۔

سدیا پران ہارک مرم مندرجہ ذیل انیس[۱۹] مرم ستھانوں کے مضروب یا زخمی ہو جانے پر فوراً موت آجاتی ہے۔ یا زیادہ سے زیادہ مریض ایک ہفتہ تک زندہ رہ سکتا ہے۔ نابھی مرم ایک۔ شنکھ مرم دو۔ ادھی پتی مرم ایک گدا مرم ایک۔ ہردے مرم ایک۔ شرنگاٹک مرم چار۔ وستی مرم ایک اور ماترکا مرم آٹھ۔ اس طرح کل انیس مرم سدیا پران ہارک کہلاتے ہیں۔

کالانتر پران ہارک مرم مندرجہ ذیل تینتیس ۳۳ مرم ستھانوں کے مضروب یا زخمی ہو جانے پر فوراً موت نہیں آتی۔ بلکہ مہینہ یا ڈیڑھ مہینہ کے بعد مریض مر جاتا ہے۔ جیسے اپ ستمبھ مرم دو۔ تل ہرت مرم چار۔ پارشو سندھی مرم دو۔ کٹیک ترن مرم دو بسیمنت مرم پانچ۔ ستن مول مرم دو۔ اندر بستی مرم چار۔ کشپر مرم چار۔ اپ لاپ مرم دو۔ ورہتی مرم دو۔ نتمب مرم دو اور ستن روہت مرم دو۔ اس طرح سے کل تینتیس مرم کالانتر پران ہارک مرم کہلاتے ہیں۔

وشلیہ گھن مرم مندرجہ ذیل تین مرم ایسے ہیں۔ کہ اگر ان میں سے شلیہ کو کھینچ کر نکال لیا جائے۔ تو موت واقع ہو جاتی ہے۔ کیونکہ ایسا کرنے سے گوشت۔ چربی۔ مغز اور دماغ کو وایو خشک کر دیتی ہے۔ اور دمہ و کھانسی پیدا ہو کر زخمی شخص کو ہلاک کر ڈالتے ہیں۔ جیسے اُت کھشیپت مرم دو اور ستھپنی مرم ایک۔ اس طرح کل تین مرم وشلیہ گھن مرم کہلاتے ہیں۔

ویکلیہ کر مرم مندرجہ ذیل چوالیس مرموں میں چوٹ لگ جانے یا زخم آ جانے سے وہ عضو بیکار ہو جاتا ہے۔ جس میں کہ زخمی یا مضروب مرم واقع ہو بعض دفعہ موت بھی آ گھیرتی ہے۔ وہ مرم یہ ہیں۔ جیسے لوہتاکش مرم دو۔ اپانگ مرم دو۔ بدھر مرم دو۔ نیلا مرم دو۔ منیا مرم دو۔ کرکاٹک مرم دو۔ انس مرم دو۔ انس پھلک مرم دو۔ آورت مرم دو۔ وٹپ مرم دو۔ اُروی مرم چار۔ گلگند مرم دو۔ جانو مرم دو۔ لوہتاکش مرم چار۔ آنی مرم چار۔ ککشادھر مرم دو۔ کورچ مرم چار اور کورپر مرم دو۔ اس طرح کل چوالیس مرم ویکلیہ کر مرم کہلاتے ہیں۔

رُجاکر مرم ذیل کے آٹھ مرم ستھانوں میں چوٹ لگ جانے یا زخم آجانے سے درد ہونے لگتا ہے۔ جیسے

کورچ شرا مرم چار۔ گلف مرم دو اور منی بندھ مرم دو۔ اِس طرح کُل آٹھ مرم رُجاکر مرم کہلاتے ہیں۔

مرموں کی الگ الگ لمبائی اِن مرموں میں سے وِٹپ۔ ککشادھر اُروی اور کورچ شرا مرم بارہ بارہ اُنگل لمبے ہوتے ہیں۔

منی بندھ۔ گلف اور ستن مُول کی لمبائی دو دو اُنگل ہوتی ہے۔

جانُو اور کُورپر مرم تین تین اُنگل لمبے ہوتے ہیں۔

گُدا۔ وستی۔ ہردے۔ نابھی۔ نیلا۔ سیمنت۔ ماترکا۔ کورچ اور شرنگاٹک مرم اپنی اپنی ایک بالشت کے برابر طویل ہوتے ہیں۔

باقی سب مرم لمبائی میں نصف اُنگل کے ہوتے ہیں۔

بعض آچاریوں کی رائے ہے۔ کہ بعض مرم تِل اور برہی چاولوں کے برابر بھی ہوتے ہیں۔

سرا مرموں کے زخمی ہو جانے سے موت واقع ہو جانے کی وجہ اور اُس کا علاج چار قسم کی جن سراؤں کا پہلے بیان کیا جا چکا ہے۔ سارا جسم اُنہی سے سیراب ہوتا ہے۔ اور وہ جسم میں سرا مرموں کے سہارے سے قائم ہیں۔ اِس لئے کسی سرا مرم کے زخمی ہو جانے سے خُون بکثرت خارج ہو جاتا ہے۔ اور خُون کے زائل ہو جانے پر وات غالب آکر سخت درد ہونے لگتا ہے۔ پت بھی بڑھ جاتا ہے جس سے پیاس لگتی ہے مُنہ سُوکھتا ہے۔ اُونگھ اور چکّر آتے ہیں۔

جسم پسینہ پسینہ ہو جاتا ہے۔ بدن ڈھیلا پڑ جاتا ہے۔ ہاتھ پاؤں گر پڑتے ہیں۔ اور آخرکار موت آجاتی ہے۔

کسی سر امرم کے زخمی ہو جانے پر اُس حصے کو جسم سے کاٹ کر الگ کر دینا چاہیئے۔ ایسا کرنے سے سرا کا مُنہ سُکڑ جائیگا۔ اور زندگی ہلاک ہونے سے بچ جائیگی۔ کیونکہ خُون کے قیام سے ہی زندگی قائم رہ سکتی ہے۔

مرم ستھانوں کے علاوہ جسم کے دُوسرے حصّوں کے زیادہ زخمی ہو جانے پر بھی انسان مرنے نہیں پاتا۔ لیکن مرم ستھانوں میں سے کسی پر چوٹ یا زخم آجانے سے اگرچہ وُہ معالج کی قابلیت سے بچ جائے۔ یا پُورے طور پر چوٹ نہ لگی ہو۔ تاہم وہاں پر اضطراب بہُت رہتا ہے۔

اس لیئے مرم ستھانوں کو کھشار۔ زہر اور آگ سے ہرگز نہ جلانا چاہیئے۔ مرم ستھان پر کی تھوڑی سی چوٹ بھی زیادہ تکلیف دیتی ہے۔ اسی طرح مرم ستھانوں کی دیگر بیماریاں بھی بہُت تکلیف دہ ہوتی ہیں۔ پس اُن کے علاج میں نہائت احتیاط اور کوشش سے کام لینا چاہیئے ٭

پانچواں ادھیائے

وکرتی وگیان

(مرض الموت کی علامات)

ارشٹ (علامات مرض الموت) جیسے پھل سے پہلے پھُول کا۔ آگ سے پہلے دھوئیں کا اور بارش سے پہلے ابر کا ہونا ضروری ہے۔ ویسے ہی موت

سے پہلے مریض میں خاص علامات کا پایا جانا بھی جنہیں اصطلاح میں "ارشٹ" کہتے ہیں۔ ضروری ہے۔ جس مریض میں ارشٹ نہ دکھائی دے۔ اُسے موت نہیں آسکتی لیکن جس میں ارشٹ دیکھ لیا جائے۔ وہ کبھی بچ نہیں سکتا۔

بعض دفعہ ارشٹ نہیں ہوتا۔ اور غلطی سے ارشٹ سمجھ لیا جاتا ہے۔ جیسے کئی دفعہ بھاپ کو دھُواں تصوّر کر لیا جاتا ہے۔

ارشٹ کی اقسام بعض آچاریوں کی رائے ہے کہ ارشٹ دو قسم کا ہوتا ہے۔ (۱) ستھائی (مستقل) اور (۲) استھائی (عارضی)

جبکہ مریض میں دوشوں کا غلبہ ہو۔ تو بعض دفعہ ارشٹ کی علامات نظر آ جاتی ہیں۔ لیکن اُس غلبے کے فرو ہونے پر وہ علامات بھی دُور ہو جاتی ہیں آچاریہ اُس ارشٹ کو استھائی (عارضی) ارشٹ کہتے ہیں۔

لیکن اگر وہ علامات قائم رہیں۔ اور دُور ہونے میں نہ آئیں۔ تو یاد رہے۔ کہ موت ضرور واقع ہوگی۔ اور وہ ارشٹ ستھائی (مستقل) کہلاتا ہے۔

ارشٹ کی تعریف شکل۔ اعضا۔ آواز۔ سایہ۔ پرتی بمب (عکس) کِریا (حرکات) اور پرکرتی (طبیعت) کے دیگر جذبات میں بلاوجہ تبدیلی کا واقع ہو جانا ارشٹ کہلاتا ہے۔

علامات موت جس شخص کے بال اور رونگٹے تیل ملے بغیر ایسے معلوم ہوں۔ گویا اُنہیں تیل ملا گیا ہے۔

جس کی آنکھیں نہایت بیقرار۔ پتھرائی ہوئی۔ اندر کو گھُسی ہوئی۔ باہر کو نکلی ہوئی۔ ٹیڑھی ٹیڑھی پھیلی ہوئی۔ سکڑی ہوئی۔ تھوڑی اور کھڑی ابر سفید والی بادلوں کی طرح دیکھنے والی۔ ضعیف البصارت۔ نیولے۔ کبوتر یا اُلّو کی سی۔

آنسوؤں سے بھری ہوئی یا رو نگٹوں کی مانند کھڑی پلکوں والی ہوں۔
جس کے نتھنے بہت کشادہ۔ بہت تنگ۔ بہت پھنسیوں والے۔ نہایت متورّم۔ پھٹے پھٹے یا مرجھائے ہوئے ہوں۔
جس کا نچلا ہونٹ نیچے کو لٹکا ہوا اور اُوپر کا اُوپر کو اُٹھا ہوا ہو۔ اور اُن دونوں ہونٹوں کا رنگ پکے ہوئے جامن کا سا ہو جائے۔
جس کے دانت ریت سے بھرے ہوئے معلوم ہوں۔ سیاہ یا تانبے کے رنگ کے ہوں۔ یا اُن پر پھول پڑے ہوئے یا کیچڑ لتھڑا ہوا معلوم ہو۔ یا جو بلا وجہ خود آگر پڑیں۔
جس کی زبان ٹیڑھی۔ باہر کو نکل آئی ہوئی۔ سفید۔ خشک۔ بھاری۔ سیاہ میل سے بھری ہوئی۔ بے حس یا کانٹوں سے بھری ہوئی ہو۔
جس کی گردن میں سر کو اُٹھا رکھنے کی طاقت نہ ہو۔
جس کی پُشت اپنے بوجھ کو نہ اُٹھا سکے۔
جس کے جبڑے میں لقمے کو اُٹھانے کی طاقت نہ رہے۔
جس کے اعضا بلا وجہ بھاری یا ہلکے ہو جائیں۔
جس کے سوراخہائے بدن میں سے زہر کھانے کے بغیر ہی خون نکلے۔
جس کا عضوِ تناسل کھڑا ہو جائے۔
جس کے خصیے باہر کو نکل آئیں۔
یا جس میں اسی طرح کی دیگر اُلٹی علامات پائی جائیں۔ اُسے موت کے مُنہ میں تصوّر کرنا چاہیئے۔
بحالتِ صحت جس شخص کی پیشانی یا شانے کے سر پر سراُوں کی قطاریں

ترابی قسم کی یا ہلال کی شکل کی نظر آئیں۔ وہ چھ ماہ کے اندر ہی مر جاتا ہے۔
کنول کے پتوں کی مانند نہا چکنے کے بعد جس شخص کے جسم پر پانی
ٹھہرا رہے۔ (یعنی اُس کے بدن میں پانی جذب نہ ہونے پائے) وہ بھی چھ
مہینے کے اندر ہی مر جائیگا۔

جس شخص کے جسم پر سبز رنگ کی ناڑیاں نمایاں ہوں۔ اور مسام
بند ہو جائیں۔ کھٹائی کی خواہش کرنے والا وہ شخص پت روگ سے مر جائیگا

جس شخص کے سر یا مُنہ پر چکناہٹ میں ملا ہوا گوبر کا سا چورن
ظاہر ہو۔ یا اُس کے سر میں سے دھُواں نکلے۔ وہ ایک ہی مہینے
کے اندر اندر مر جاتا ہے۔

بحالت صحت جس شخص کے سر یا ابروؤں کے بالوں میں الگ الگ
نئے حلقے پڑ جائیں۔ وہ چھ رات میں مر جاتا ہے۔ اگر ایسے حلقے بیمار
کے سر یا ابروؤں کے بالوں میں پڑ جائیں۔ تو وہ تین ہی رات کے
اندر اندر مر جاتا ہے۔

جس کی زبان سیاہ پڑ جائے۔ جس کے مُنہ میں سے بدبو آئے۔ جس
کی بائیں آنکھ اندر کو گھس جائے۔ یا جس کے سر پر پرندے آکر جھپٹ
جائیں۔ اُس کا خاتمہ قریب سمجھنا چاہیئے۔

غسل کرکے چندن وغیرہ کا لیپ کرنے کے بعد جس شخص کی چھاتی سب
سے پہلے بہت جلد خشک ہو جائے۔ اور باقی عضو گیلے ہی رہیں۔ وہ
نصف مہینے کے اندر ہی مر جاتا ہے۔

بلاوجہ جس کے بدن پر لمحہ لمحہ طبعی اور غیر طبعی رنگ آتے جاتے ہیں

یا جس کے جسم کا ایک حصہ تر و تازہ اور دوسرا مرجھایا ہوا ہو۔ یا
ایک حصہ رُوکھا اور دوسرا چکنا دکھائی دے۔ وہ بھی مرجاتا ہے۔
جس شخص کی اُنگلی کو کھینچنے سے اُنگلی کی جڑھ کا جوڑ نہیں ہلتا۔ وہ
بھی نہیں جیتا۔
جس شخص کے چھینکتے یا کھانستے وقت نرالی قسم کی آواز پیدا ہو۔
یا جس کا سانس بہت چھوٹا یا بہت لمبا ہو۔ یا سخت بدبودار یا نہائت
خوشبودار ہو۔ یا جس کے بدن سے نہانے کے بعد یا بغیر نہائے ہی
غیر معمولی خوشبو آئے۔ یا جس کے مل (فضلات)۔ کپڑوں یا برن
(زخم) میں سے غیر معمولی خوشبو آئے۔ وہ ایک برس تک زندہ رہتا ہے
جس شخص کے جسم میں کوئی اعلےٰ رس پیدا ہو جانے کی وجہ سے
جوئیں یا مکھیاں وغیرہ اُس پر ٹوٹ ٹوٹ پڑیں۔ یا بے رسی کے سبب
جس کے جسم سے جوئیں اور مکھیاں وغیرہ دُور بھاگیں۔ وہ ایک
سال کے اندر ہی اندر مرجاتا ہے۔
جس شخص کا جسم گرم ہو۔ اور بلاوجہ یکدم ٹھنڈا پڑ جائے۔ یا ٹھنڈا
ہو۔ اور بلاوجہ یکدم گرم ہو جائے۔ یا بلاوجہ پسینہ آئے۔ یا بلاوجہ
جس کا جسم جکڑ جائے۔ یا جس کے جسم پر ٹھنڈی پھنسیاں پیدا
ہو جائیں۔ یا جس کے اعضا ٹھنڈے ہوں۔ لیکن اندر آگ پھنک
رہی ہو۔ یا جو شخص سردی سے تنگ آیا ہو۔ اور گرمی سے بھاگتا ہو۔
وہ بھی یقیناً مرجاتا ہے۔
جس کی چھاتی گرم اور شکم نہائت سرد ہو۔ یا جس کو پھٹا ہوا پاخانہ

آئے۔ اور پیاس بہت لگے۔ اُسے مُردہ ہی سمجھنا چاہیئے۔
جس شخص کا پیشاب۔ پاخانہ۔ تھوک اور ویرج پانی میں ڈوب جائیں یا جس شخص کا تھوک رنگا رنگی ہو۔ وہ ایک مہینے میں چل بستا ہے۔
جس شخص کو کثیف اشیاء لطیف اور لطیف اشیاء کثیف دکھائی دیں۔ غیر مجسم مجسم اور مجسم غیر مجسم نظر آئیں۔ منوّر بے نور اور تاریک منوّر معلوم ہوں سفید سیاہ اور سیاہ سفید دکھائی دیں۔ نیز معدوم موجود نظر آئیں۔ آنکھ کی کسی بیماری کے بغیر ایک چاند کے کئی چاند بے عیب اور صاف شفاف معلوم ہوں۔ حالتِ بیداری میں راکھشش۔ گندھرب پریت وغیرہ دیگر ایسی ہی مہیب شکلوں والی ہستیاں دکھائی دیں۔ وہ مر جاتا ہے۔
جس شخص کو سپت رشیوں[1] کے قریب کی اُرندھتی[2] - دھرو[3] اور آکاش گنگا[4] نہ دکھائی دیں۔ وہ ایک سال کے اندر ہی موت کے مُنہ میں جا پڑتا ہے۔
بادلوں۔ ندی نالوں۔ نرگھوش۔ بین۔ نقاروں اور جھنسریوں سے نکلی ہوئی آوازوں کو نہ سُن سکنے والا۔ اور ایسی آوازوں کو سُننے والا جو در اصل نہ موجود ہوں۔ یا وہ شخص جو کانوں کو انگلیوں سے بند کر کے "دھک" "دھک" کی آواز نہ سُن سکے۔ یا جو گندھ (بُو)۔ رس (ذائقہ) اور سپرش (لمس) کے وجود کو معلوم نہ کر سکے۔ اور ان کے عدم کو وجود خیال کرے۔ یا اُس بُو کو جو چراغ کے بُجھنے سے پیدا ہوتی ہے۔

---

[1] وہ سات تارے جو شمال میں قطب کے ارد گرد گھومتے رہتے ہیں۔
[2] ایک تارے کا نام ہے [3] قطب [4] کہکشاں

نہیں سُونگھ سکتا۔ یا جس شخص کو وہ رس نقصان پہنچائیں جنہیں شاستروں
میں مفید بیان کیا گیا ہے۔ یا اُس شخص کو اُن رسوں سے فائدہ پہنچے
جو شاستروں میں مضر بتلائے گئے ہیں۔ یا جس کے بدن پر دھول اُڑتی
ہوئی نظر آئے۔ یا جو زخم لگنے پر اُسے محسوس نہیں کر سکتا۔ یا جو شخص
ریاضت اور باقاعدہ یوگ کرنے کے بغیر مخفی اشیاء کو بھی معلوم کر
لیتا ہے۔ ایسے اشخاص مر جاتے ہیں۔

جس شخص کی آواز بلا وجہ معدوم ہو جائے۔ یا نہایت مدھم پڑ جائے۔
یا صاف نہ معلوم ہو سکے۔ اور جو بولنے کی خواہش رکھتا ہوا خود ہی
بے ہوش ہو جائے۔ وہ زندہ نہیں رہتا۔

آواز کی کمزوری یا طاقت اور رنگت کی خرابی اور بلا وجہ بیماری کے
بڑھتے جانے کو دیکھ کر سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ موت قریب ہے۔

اُس شخص کا جو آواز کو بگاڑ کر ہر وقت یہی کہتا رہتا ہے۔ کہ میں مر جاؤنگا
نیز اِن الفاظ کے سُننے والے اشخاص کا علاج کرنا منع ہے۔

جس شخص کو اپنا سایہ ستھان (مقام)۔ پرمان (مقدار)۔ ورن (رنگ)
اور پربھا (روپ) کے لحاظ سے اصلیت کے خلاف (دکھائی) نظر آئے
اُسے خواب میں بھی مرا ہُوا ہی سمجھو۔

دھوپ۔ شیشہ اور پانی وغیرہ میں ستھان اور پرمان وغیرہ کے لحاظ سے
جو عکس پڑتا ہے۔ وہ پرتی چھایا یا پرتی بمب کہلاتا ہے۔
اور سایہ وہ ہے جو ورن (رنگت) اور پربھا (نور) کے تعلق کی
وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔

جس شخص کا پرتی بمب (عکس) بلاوجہ ٹوٹا پھوٹا۔ لمبا۔ بے قرار۔ بے سر۔ دو سروں والا۔ ٹیڑھا۔ ترچھا یا اُلٹ پلٹ نظر آئے۔ تو مریض کا خاتمہ قریب سمجھنا چاہیئے۔

جس شخص کی آنکھ میں عکس دیکھنے والی پتلی نظر نہ آئے۔ تو اُس کی موت بھی قریب سمجھنی چاہیئے۔

پانچ قسم کا سایہ۔ آکاش۔ وایو۔ اگنی۔ جل اور پرتھوی نامی پانچ مہا بھوتوں (پانچ عناصر) کے لحاظ سے سایہ پانچ طرح کا ہوتا ہے۔

(۱) آکاشی (۲) ہوائی (۳) آتشی (۴) آبی اور (۵) خاکی

آکاشی سایہ صاف۔ ہلکا آسمانی۔ چکنا اور منور ہوتا ہے۔

ہوائی سایہ۔ سُرخ۔ سیاہ۔ خاکی اور رُوکھا ہوتا ہے۔

آتشی سایہ۔ صاف۔ سُرخ۔ نُورانی اور نظر پسند ہوتا ہے۔

آبی سایہ۔ صاف۔ بلّور کا سا شفّاف۔ چکنا اور آرام دِہ ہوتا ہے۔

خاکی سایہ۔ قائم۔ چکنا۔ گاڑھا۔ صاف۔ سیاہ اور سفید ہوتا ہے۔

اِن پانچوں میں سے ہوائی سایہ بیماری پیدا کرنے والا۔ مُہلک اور تکلیف دِہ ہوتا ہے۔ باقی کے چاروں راحت بخش ہیں۔

پربھا یعنی آگ سے پیدا ہونے والی روشنی سات قسم کی ہوتی ہے۔ (۱) سُرخ (۲) زرد (۳) سفید (۴) نیلی (۵) سبز (۶) بھُوری اور (۷) سیاہ۔

اِن ساتوں میں سے پھیلنے والی۔ چکنی اور صاف روشنی اچھی ہوتی ہے اور سکڑنے والی۔ رُوکھی اور مکدّر روشنی منحوس ہوتی ہے۔

سایہ رنگمہ کو دبا لیتا ہے (دہ ختم کر دیتا ہے) - اور پربھا رنگ کو روشن کر دیتی ہے -

سایہ پاس سے دکھائی دیتا ہے - اور پربھا دُور سے چمکتی ہے -
کوئی بھی شخص سایہ اور پربھا سے خالی نہیں ہوتا ہے - اور انسان کی ہونے والی نیکی بدی سایہ سے ہی معلوم کی جاتی ہے - جو وقت سے تعلق رکھتا ہے -
جو شخص کہ پاؤں کو گھسیٹتا ہُوا کندھوں کو ڈھیلا گرا کے زمین پر پُٹ لیٹا ہُوا ہو - جو شخص اعلےٰ اور کثیر المقدار غذا کھاتا ہُوا بھی کمزور ہوتا جائے - جس شخص کو قلیل الغذا ہونے پر بھی پاخانہ اور پیشاب زیادہ آئیں - جس شخص کو کثیر الغذا ہونے پر بھی پاخانہ اور پیشاب تھوڑے آئیں - جس شخص کو قلیل الغذا ہونے پر بھی کف بکثرت خارج ہو - اور لمبے سانس سلے - نیز اُس کی حرکات بھی اُداس ہوں - جو شخص پہلے لمبا سانس لے کر بعد میں چھوٹا سانس لے کے دُکھی ہو - جو شخص چھوٹے سانس لے - اور اُس کی ناڑیاں کبھی بہت تیز اور کبھی بالکل کم پڑ جائیں - جو شخص دو نوں ہاتھوں سے سر کے پچھلے حصے کو تھام کر سر کو بمشکل ہلا سکتا ہو - جس کی پیشانی میں سے پسینہ بکثرت نکل رہا ہو - اور اُس کے جوڑ بند ڈھیلے پڑ گئے ہوں - جو طاقتور یا کمزور شخص اٹھتے ہی غش کھا کر گر پڑے - جو شخص ہمیشہ چت سوتا ہو - اور پاؤں کو ہر وقت ٹیڑھے - ترچھے طور سے ہلاتا رہے - جو بستر - آسن اور مکان کے کمروں وغیرہ میں ایسی چیزوں کی تلاش کرتا ہے - جن کا کوئی وجود ہی

نہیں ہے۔ جو حالت بے خبری میں نہ ہنسنے کے مقام پر ہنستا ہو۔ اوپر
کے ہونٹ کو چاٹتا رہتا ہے۔ جو اپنے اوپر کے ہونٹ کو چاٹ چاٹ کر پھونکتا
رہتا ہے۔ اور جو دیکھتا ہے کہ اُس کے عقب میں سیاہ۔ زرد یا سُرخ
رنگ والا دیوتا آتا ہے۔ یا جو شخص دوا معالج۔ کھانے پینے کی
چیزوں۔ گورو اور دوسروں سے نفرت کرنے لگ جاتا ہے۔ ایسے تمام
اشخاص کو موت کے مُنہ میں تصوّر کرنا چاہیئے۔

جس شخص کی گردن پتلی [illegible] ہو۔ [illegible] پر بھی پسینہ سے
شرابور رہتے ہوں۔ [illegible] گرم ہوں۔ انہیں
دیوتا ہی موت کے مُنہ سے بچا سکتے ہیں۔

جس شخص کے چہرے کا نور کم ہو گیا ہو۔ جس کے خیالات پریشان رہتے
ہوں۔ جس کا سایہ بگڑ گیا ہو۔ جو ہمیشہ دُکھی رہتا ہو۔ اور جس کی [illegible]
ہوئی ہو [illegible] نکل آئیں۔

نیز جسے [illegible] اعلیٰ درجے کی ذہانت۔ اعلیٰ درجہ کی
خوبصورتی [illegible] اور دولت مل جائے یا یہ اشیا اُس سے بلا
وجہ اچانک چھن جائیں۔ اُنہیں بھی مرا ہُوا ہی سمجھنا چاہیئے۔

جس تندرست یا بیمار شخص کی نیک یا بد طبعی عادت یکلخت بدل جاتی
ہے۔ وہ چھ مہینے کے اندر ہی مر جاتا ہے۔

جس شخص سے بھکتی (عشق الہٰی)۔ شیل (صلاحیت)۔ سمرتی (قوتِ
حافظہ)۔ تیاگ (ترک)۔ بدھی (عقلمندی)۔ اور بل (طاقت) بلا وجہ دور
ہو جائیں۔ وہ بھی چھ مہینے کے اندر چل بستا ہے۔

جس شخص کی رفتار۔ گفتار لغزش اور بیہوشی ستوں کی سی ہو جائے وہ ایک مہینے کے اندر کوچ بول دیتا ہے۔

جس شخص کو بالوں کے اکھاڑے جانے سے درد نہ محسوس ہو۔ اور جس شخص کے گلے سے گلے کی کسی بیماری کی وجہ کے بغیر ہی غذا نیچے نہ اتر سکے۔ وہ چھ روز میں مر جاتے ہیں۔

جس شخص کے دوسرے ملکوں میں بھیجے ہوئے نوکر اُس کے مخالف ہو جائیں۔ اُسے بھی موت کے بس میں سمجھنا چاہیئے۔

جس شخص کی شکل پریت کی سی نظر آتی ہے۔ اُسے بھی موت کے مُنہ میں سمجھنا چاہیئے۔

جس شخص کو نیند بکثرت آتی ہے۔ یا مطلق نہیں آتی۔ وہ بھی زندہ نہیں رہتا ہے۔

جس شخص کے آنسوؤں کے سروتوں کے مُنہ رُک جائیں۔ جس کے پاؤں پر پسینہ بکثرت آتا ہو۔ جس کی آنکھیں بے چین ہو گئی ہوں۔ جسے دل پسند اشیائے سے خوشی نہ ہوتی ہو۔ نہایت عزیز اشیاء سے جس کی محبت دُور ہو جائے۔ جسے فوراً ہی مکمل علامات والی بیماری پیدا ہو جائے۔ یا جس کی بیماری فوراً ہی ایک دم رفع ہو جائے۔ اُن سب کی موت قریب سمجھنی چاہیئے۔

ایسا بخار جس کی علامات پُورے طور سے نمایاں ہوں۔ جبکہ اثر مجا دھاتو تک پہنچ چُکا ہو۔ جو بہت دیرینہ ہو۔ جس میں پرلاپ (بکواس)۔ بھرم (چکر آنے) اور دمے کی وجہ سے مریض کا جسم نہایت لاغر ہو گیا ہو۔ نیز جس

کے ساتھ سوج ۔ضعف ہاضمہ ۔ آواز بیٹھ جانا ۔سُرخی چشم اور دردِ دل کے عوارض بھی نمایاں ہو گئے ہوں ۔ مریض کو مار ڈالتا ہے۔

رکت پت ۔جس میں سیاہ یا قوس و قزح کی مانند بہت سے رنگوں والا خُون بکثرت خارج ہو۔ یا جس رکت پت کے مریض کو تاپنے کے رنگ ہلدی کے رنگ اور سبز و سُرخ رنگ کی شکلیں نظر آئیں ۔ یا جس رکت پت میں مریض کے مساموں سے خُون پھُوٹ نکلے ۔ یا جس رکت پت کے خُون سے گلا ،مُنہ اور دِل ایک ہی وقت میں گھِر جائیں ۔ یا جس رکت پت کے خُون کا داغ کپڑے پر نہ لگے ۔ یا جس رکت پت کے خُون میں سے بدبو آئے ۔ یا جس رکت پت میں خُون بہت زور سے اور بکثرت خارج ہو ۔ یا جس بڑھے ہوئے رکت پت کے ساتھ پانڈو روگ ۔ بخار ۔ قے ۔ کھانسی ۔سوج اور اتیسار کی بھی شکائت پائی جائے ۔ ایسے رکت پت کے مریض نہیں بچ سکتے ۔

دمہ اور کھانسی کے وہ مریض جنہیں بخار ۔ قے ۔ پیاس ۔ اتی سار اور سوج کے عوارض آگھیریں بھی نہیں بچ سکتے ۔

یکھشما کا وہ مریض جسے دردِ پسلی ۔ اپھارہ ۔ قے الدم اور کندھوں میں سوزش ہونے کی بھی شکایات ہوں ۔ نہیں بچ سکتا ۔

قے کا وہ مریض جسے بڑے زور سے ایسی قے آتی ہو ۔ جس سے پاخانے اور پیشاب کی بدبو آئے ۔ اور اُوپر تیل کی بُوندیں سی پھیلی ہوئی معلوم ہوں ۔ یا جس قے کے ساتھ مریض کو خُون ۔ پاخانہ اور پیپ آئے ۔ درد ہو نیز کھانسی اور دمے کی شکایات ہوں ۔ اور بیماری بہت پُرانی ہو ۔

وہ مریض ضرور مر جاتے ہیں۔

پیاس کی وہ شکایت جس میں زبان باہر نکل آئی ہو۔ اور مریض پر بے ہوشی طاری ہو۔ جبکہ مریض کسی دوسری بیماری کی وجہ سے کمزور ہو رہا ہو۔ یہی بیمار کو زندہ نہیں رہنے دیتی۔

داتیو روگ کا وہ مریض بھی نہیں بچ سکتا۔ جس کا جسم بحالت مسود اور کمزور ہو رہا ہو۔ اور چہرے کی کانتی تیل کی سی دکھائی دے۔

بواسیر کے اس مریض کا بھی خدا حافظ کہنا چاہیئے۔ جس کے ہاتھ۔ پاؤں۔ ناف۔ گدا۔ حلق اور منہ سوج گئے ہوں۔ دل۔ پسلیوں اور دیگر اعضا میں درد ہوتا ہو۔ گدا پک گئی ہو۔ قے اور بخار نے تنگ کر رکھا ہو۔

اتیسار روگ جس میں پاخانہ جگر کے ٹکڑوں۔ گوشت کے دھوون۔ کنجوسے کے بیجوں۔ تیل۔ گھی۔ دودھ۔ دہی۔ مغز۔ چربی۔ آنسو۔ لسی۔ مستونگ (دماغ)۔ پیپ۔ ویسوار کے پانی یا شہد کا سا خارج ہو۔ مریض کو ہلاک کر ڈالتا ہے۔

جس اتیسار روگ میں پاخانہ نہایت سرخ۔ نہایت سیاہ۔ چکنا۔ بودار نہایت رقیق۔ نہایت گاڑھا۔ سخت تکلیف دہ۔ رنگین یا دھاتوؤں والا آئے۔ یا جس کے دست میں فضلہ بالکل نہ ہو۔ یا فضلہ بکثرت ہو۔ یا جس کا فضلہ لیسدار ہو۔ یا جس پر مکھیاں بکثرت آئیں۔ یا جو دھاری دار ہو۔ یا جس میں گدا پک کر گل گئی ہو۔ یا جس میں پاخانے کی نالی کا بند کھل گیا ہو۔ یا جس اتی سار کے بیمار کے پسلوں اور ہڈیوں میں درد ہوتا ہو۔ یا جس اتیسار روگی کی گدا نیچے گر گئی ہو۔ یا اتیسار کے جس

مریض میں ہاضمے کی کمزوری اس قدر بڑھ گئی ہو۔ کہ وہ جیسا اناج کھائے۔ ویسا ہی نکال دے۔ یا جس اتی سار کے ساتھ پیاس۔ بخار۔ قے۔ سوزش۔ اپھارہ۔ مروڑوں اور دمے کی بھی شکایت ہو۔ ایسے اتیسار روگوں کے مریض بھی نہیں بچ سکتے۔

اشمری روگ (پتھری) کے جس مریض کے خصیئے سوج گئے ہوں پیشاب بند ہو گیا ہو۔ اور اُسے سخت درد ہوتا ہو۔ اُسکا بچاؤ بھی محال ہے۔

پرمیہہ روگ۔ جس میں مریض پیاس۔ جلن۔ پڑکاؤں (پھنسیوں)۔ اور جلے ہوئے گوشت کے سے دستوں کے آنے سے دُکھی ہو۔ مریض کو ہلاک کر دیتا ہے۔ یا پرمیہہ روگ کے جس مریض کے مرم ستھانوں۔ دل۔ پیٹھ۔ پستانوں۔ کندھوں۔ گدا اور سر پر پڑکائیں (پھنسیاں) ہوں وہ نہیں بچ سکتا۔ پرمیہہ روگ کا وہ مریض بھی جو کم حوصلہ ہو۔ اور جس کے پوروں۔ پاؤں اور ہاتھوں پر پڑکا نکل آئیں۔ زندہ نہیں رہ سکتا۔

ایسی پڑکائیں جن میں گوشت سکڑ جائے۔ جلن۔ پیاس۔ سستی بخار۔ وسرپ۔ مرم ستھان کی تکلیف۔ ہچکی۔ دمہ۔ بھرم (چکر آنا) اور تکان وغیرہ عوارض پیدا ہو جائیں۔ وہ بھی مریض کو مار ڈالتی ہیں۔

گلم روگ جس کا محیط بہت بڑا ہو۔ جو سخت اور کچھوے کی مانند ابھرا ہوا ہو۔ جس کی رگیں تنی ہوئی ہوں۔ اور جس کے ساتھ بخار۔ کھانسی۔ ہچکی۔ اپھارہ اور درد ہو۔ یا جس گلم کے ساتھ کھانسی۔ زکام اُبکائیوں۔ دمے۔ دستوں اور سوجن کی شکایت ہو۔ وہ مریض کو زندہ نہیں رہنے دیتے۔

جس اُدر روگ میں پاخانہ اور پیشاب رُک جائیں۔ دمہ۔ سوج ہچکی بخار۔ بھرم (چکر آنا)۔ غشی۔ قے۔ دستوں کی شکایت ہو۔ اور مریض کمزور ہو جائے۔ یا مریض کی آنکھیں سُوج جائیں۔ تفقیب ٹیڑھا ہو جائے۔ چمڑا پتلا اور ڈھیلا پڑ جائے۔ یا جلاب دینے سے اپھارہ دُور ہو کر بار بار اپھارہ ہو جائے۔ ایسے اُدر روگ کا مریض مر جاتا ہے۔

جس پانڈو روگ میں سوج پڑ جائے۔ آنکھیں اور ناخن زرد ہو جائیں۔ اور سب چیزیں زرد دکھائی دینے لگیں۔ اُس کے مریض کا خاتمہ بھی قریب سمجھنا چاہیئے۔

جس شوتھ روگ (سوج) میں غنودگی۔ جلن۔ ارچی۔ قے۔ غشی۔ اپھارہ اور اتیسار وغیرہ عوارض کی کثرت ہو۔ اور جو مردوں میں پاؤں کی طرف سے اُوپر کو اور عورتوں میں مُنہ کی طرف سے نیچے کو بڑھنا شروع کرے۔ اُس کا مریض مر جاتا ہے۔

جو سوج کو کھ وغیرہ مخفی اعضا سے شروع ہو کر پھیلنے لگے۔ وہ مرد اور عورت دونو قسم کے مریضوں کو مار ڈالتا ہے۔

لیکن جس سوج پر دھاریاں نمایاں ہوں۔ اور اس میں دوشوں کے مطابق سولدرتا ہو۔ اگر اُس کے ساتھ قے۔ بخار۔ دمہ اور اتیسار کی شکایات بھی ہوں۔ تو مریض کبھی نہیں بچ سکتا۔

جس سوج کے دُور ہونے پر بخار اور اتیسار شروع ہو جائیں۔ یا بخار اور اتیسار کے دُور ہونے پر سوج پڑ جائے۔ تو یہ علامات کمزور مریضوں کے لئے خصوصاً موت کی نشانیاں ہوتی ہیں۔

جس شخص کے پاؤں متورّم ہوں - اور پنڈلیاں ڈھلک جائیں - نیز اُس کی رانیں کمزور ہو جائیں - تو اُس کا بچنا بھی ناممکن ہے۔

جس شخص کے مُنہ - ہاتھ اور پاؤں بالخصوص سُوکھ جائیں - یا صرف یہی تینوں سُوج جائیں - وہ ایک مہینے میں مر جاتا ہے۔

جس وِسرپ روگ (زہرباد) کا رنگ بدل جائے - اور ساتھ ہی بخار کھانسی - غشی - اعضا شکنی - چکّر آنے - مُنہ کے سُوکھنے - اُبکائیوں جسم کے ڈھیلا پڑ جانے اور اتیسار وں کی شکایت ہو - وہ مریض کو زندہ بچنے نہیں دیتا۔

جس کُشٹھ روگ (کوڑھ) میں جسم گل سڑ جائے - آنکھیں سُرخ ہو جائیں اور آواز بیٹھ جائے - حرارت ہاضمہ کمزور ہو جائے - کِرم پڑ جائیں - پیاس اور اتیسار لگ گئے ہوں - اُس کا مریض بھی نہیں بچ سکتا۔

جس وائیو روگ میں بدن کی جِلد بے حِس ہو جائے - وہ بھی مریض کو ہلاک کر ڈالتا ہے۔

وائیو روگ اُس ٹوٹی ہوئی ہڈّی والے کو بھی مار دیتا ہے - جسے بلغم - سوج اور درد کی شکائت ہو۔

جس وائیو روگ میں وات رکت - موہ (بے سُدھی) - مُود مچھا غشی (مستی) - بخار - نیند - شر ورگرہ - ارُوچی - دمہ اور جِلد کے سُکڑنے - پھٹنے اور گل جانے کی شکائت ہو - نیز جس وات روگ میں شرمسگ - ارُوچی دمہ اور بے سُدھی ہو - پاخانہ ٹوٹ ٹوٹ کر آئے - پیاس اور چکّر آئیں - اُس سے بھی مریض ہلاک ہو جاتا ہے۔

جس شخص کی آواز - دھاتو - طاقت اور حرارت ہاضمہ کمزور ہو جائیں۔ اُسے سب قسم کی بیماریاں ہلاک کر دیتی ہیں۔

وات روگی - مرگی والے - کوڑھی - رکت پت والے - اُدر روگی - گھٹے روگی - گلم روگی اور پرمیہہ روگی اگر بہت کمزور ہوں۔ تو اُن کی تھوڑی سی خرابیاں بھی لاعلاج ہو جاتی ہیں۔

جس بیمار کی طاقت کم ہو جائے۔ اور بدن کا گوشت سُوکھ جائے۔ مرض بڑھتی جائے۔ اور کھانے کی خواہش نہ ہو۔ وہ ڈیڑھ مہینے کے اندر ہی چل بستا ہے۔

وات اشٹیلا جو بہت بڑھ گئی ہو۔ سخت ہو۔ ہردے کے مقام پر ہو۔ اور جس کے ساتھ پیاس کی سخت شکایت ہو۔ وہ مریض کو بہت جلد ہلاک کر ڈالتی ہے۔

جس شخص کی پنڈلیاں ڈھیلی پڑ جائیں۔ ناک ٹیڑھا ہو جائے۔ گردن کی منیا سُکڑ جائیں۔ ایسے کمزور شخص کو وائیو فوراً مار دیتی ہے۔

نابھی اور گدا کے درمیان جا کر جوڑوں میں ٹھہری ہوئی وائیو بھی مریض کو زندہ نہیں چھوڑتی۔

جس کمزور شخص کے دل اور گدا میں وائیو کا غلبہ ہو جائے۔ وہ بھی فوراً مر جاتا ہے۔

جس شخص کا پاخانہ اور پیشاب وغیرہ رُک جائیں۔ اور اُسکے مثانے کے سر اور ناف میں درد ہوتا ہو۔ اُسے بھی وائیو فوراً ہلاک کر ڈالتی ہے۔

جس شخص کے جوڑوں میں درد ہو۔ پیاس لگے۔ پاخانہ ٹوٹا ہوا نکلے۔ دمے

کی شکایت ہو۔ اور ساتھ ہی دائیں کا گُدا اور چڈّھوں میں غلبہ ہو جائے۔ تو وہ بھی مر جاتا ہے۔

جس شخص کی پسلیوں کے اگلے حصے بڑھ جائیں۔ چھاتی جکڑ جائے۔ جسم مرطوب ہو جائے۔ اور آنکھیں پھیل جائیں۔ ایسے بیمار کو دائیں فوراً مار ڈالتی ہے۔

جس آدمی کا بخار۔ جلن۔ پیاس۔ غشی اور جسمانی طاقت یکدم کمزور ہو جائیں۔ اور جوڑ ڈھیلے پڑ جائیں۔ وہ فوراً مر جاتا ہے۔

جس شخص کو صبح کے وقت منہ پر بکثرت پسینہ آئے۔ اور ساتھ ہی کف جوڑ کی شکایت ہو۔ اُس کی زندگی بھی محال ہے۔

جس شخص کے جسم میں مرجان (گلیوں) کے دانوں کی سی پھنسیاں پیدا ہو کر فوراً ہی دور ہو جاتی ہیں۔ وہ نہیں بچ سکتا۔

مسور کی دال کی ہمشکل اور ونگے کی گٹلیوں کے رنگ دی پھنسیاں جن کا منہ اندر کی طرف ہوتا ہے۔ اور جو السی کی گانٹھ کی مانند سخت ہوتی ہیں اُن کا مریض بھی نہیں جیتا۔

جس آدمی کی آنکھوں میں کالا رنگ ہو۔ جس کا منہ بھرا ہوا اور کنپٹیوں کا گوشت ڈھیلا پڑ گیا ہو۔ جسم گرم ہو۔ اور اُسے ڈر آئے۔ وہ شخص بھی نہیں بچتا۔

جس مریض کا چہرہ بلا وجہ فوراً ہی اکٹھا ہو جائے۔ اور دبانے سے آگے دوڑتا ہوا معلوم ہو۔ اُس کے علاج پر ہاتھ ڈالنا منع ہے۔

وات بڑن کے جس مریض کو درد نہ ہو۔ پت بڑن کے جس مریض کو

جلن نہ ہو۔ کف برن سکے جس مریض کے بدن میں پیپ نہ ہو۔ جس
کے مرم ستھان پر ورن ہو۔ اور اُسے درد نہ ہو۔ جس کے ورن پر کوئی
دوائی لگانے کے بغیر ایسا معلوم ہو۔ گویا اُس پر چونا چھڑکا گیا ہے۔
اور جس کی شکل شنکھ[1] یا دھنش[2] کی سی ہو۔ ایسے ورن کا علاج بھی منع ہے

جس بھگندر میں سے پاخانہ پیشاب اور باؤ نکلے۔ اور جس
میں کیڑے پڑ جائیں۔ اُس کا علاج بھی نہ کرنا چاہیئے۔

جو مریض دونوں زانوؤں کو باہم لگائے۔ پاؤں کو اُٹھا کر اِدھر اُدھر پھینکے
اور بار بار اپنے منہ سے اِدھر اُدھر سونگھیں مارے۔ وہ بھی نہیں بچتا۔
جو بیمار دانتوں سے ناخنوں کو کاٹنے لگے۔ بالوں کے سروں [illegible]
کو [illegible] مٹی سے زمین کو کریدتا رہتا ہے۔ اینٹ کے ایک ڈھیلے سے
دوسرے [illegible] نہ بناتا ہے۔ جس کے بال کھڑے ہیں۔ جسے نہایت گاڑھا
پیشاب آتا ہے۔ جسے بخار اور کھانسی کی شکایت ہے۔ جو بار بار ہنستا اور
بار بار آواز کرتا ہے۔ پاؤں سے بستر کو دھکیلتا رہتا ہے۔ یا خود اپنے
جسم کو بار بار چھیڑتا رہتا ہے۔ وہ نہیں جیتا۔

جس بیمار کے منہ پر بلا وجہ ایک دم داغ اور چھائیاں پڑ جاتی ہیں
اُسے مرا ہوا ہی سمجھنا چاہیئے۔

جس بیمار کے دانتوں اور ناخنوں پر پھول پیدا ہو جاتے اور پیٹ پر
سرخ نشان ہو جاتی ہیں۔ وہ بھی نہیں بچتا۔

اوردھ شواس سے جس مریض کا دم [illegible] چڑوں میں

[1] ایک ہتھیار کا نام ہے۔ [2] جھنڈا

درد ہوتا ہو۔ اور کسی پہلو بھی چین نہ آئے۔ ایسے مریض کے علاج پر بھی
وَید کو ہاتھ نہ ڈالنا چاہیئے۔
جس مریض کی بیماری بڑھتی جاتی ہو۔ اور پرکرتی بدلتی جاتی ہو۔ آہستہ آہستہ
اُس کی موت قریب آتی جاتی ہے۔
جس بیمار کے لئے وَید دوائی تیار کرنے لگے۔ مگر سخت کوشش کے باوجود
اُس دوائی کو تیار نہ کر سکے۔ اُس کا جینا محال ہے۔
جس مریض کو کئی دفعہ کی آزمائی ہوئی اور ٹھیک طور سے تیار کی ہوئی دوائی
بھی فائدہ نہ پہنچائے۔ اُس کا علاج بھی نہ کرنا چاہیئے۔
جس مریض کیلئے دوائی یا غذا تیار کرتے کرتے ہی اُس کی بُو اور رنگت
تبدیل ہو جائے۔ وہ بھی نہیں بچتا۔
جس بیمار کے مکان میں ہوا نہ آتی ہو۔ مگر چراغ یکایک گل ہو جائے۔
یا جس بیمار کے مکان میں برتن کثرت سے ٹوٹیں یا گریں۔ اُس کا
جینا بھی محال ہوتا ہے۔
بیماری جس کمزور آدمی کو فوراً ہی چھوڑ دیتی ہے۔ اُسکی زندگی بھی محال ہے
عقلمند وَید کو چاہیئے۔ کہ یہ جان ہُوا بھی کہ مریض فوراً مر جائیگا۔ اُس کے
لواحقین کو اُس کے مر جانے کی بابت کچھ نہ بتلائے۔ نہ ہی ایسے مریض
کے علاج پر ہاتھ ڈالے۔ کیونکہ یم دُوت اور پشاچ وغیرہ اُس کے لے
جانے کے انتظار میں بیٹھے ہوتے ہیں۔ جو ادویات کے اثر کو زائل
کرتے رہتے ہیں۔
آیوروید کے جاننے کی غرض یہی ہے۔ کہ عمر کا حال جان لیا جائے۔ اور

ارشٹوں کے جاننے سے اِس بات کا پتہ لگ جاتا ہے۔ اِسلئے اِن ارشٹوں کے جاننے سے وَید کی ہر جگہ عزّت ہوتی ہے۔

عمر اور نیک اعمال کے نہ رہنے سے انسانوں کو موت آتی ہے۔

علاوہ ازیں متضاد اشیا کے کھانے اور مضر کاموں کے عمل میں لانے سے بھی قبل از وقت موت آجاتی ہے۔

چھٹا ادھیائے

دُوت آدی وگیان

اِس ادھیائے میں بیمار کے دُوت (قاصد) سے بیمار کی نیکی بدی کا شگون لینے کا حال بیان کیا جائیگا۔

اگر دُوت پاکھنڈ[1] - آشرم اور ورن کے لحاظ سے مریض کا ہم ذات ہو۔ تو وَید کو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ مریض کے علاج میں اُسے کامیابی ہوگی۔ اگر وہ اسکے خلاف ہو۔ تو سمجھ لیں۔ کہ ناکامی کا مُنہ دیکھنا پڑیگا۔

وَید کو مندرجہ ذیل دُوتوں کے ساتھ نہ جانا چاہیئے:-

دین (دُکھی) - ڈرے ہوئے۔ تیزی پسند۔ ڈرائے ہوئے۔ نڈھے۔ منحوس بولی بولنے والے۔ ہتیار بند۔ لاٹھی اٹھائے ہوئے۔ ہیجڑے۔ نِنڈمُنڈ جٹا دھاری نامُبارک نام والے سنگدل غلیظ۔ حدت۔ کئی امراض کے گرفتار انگ ہین[2]۔

[1] فرقہ۔ گروہ۔ جماعت [2] جیسے کانا۔ لنگڑا وغیرہ جس کا کوئی ایک عضو ضائع ہوگیا ہو۔

سُرخ مالا پہننے والے۔ سُرخ لیپ کرنے والے۔ جسم پر تیل یا کیچڑ ملے ہوئے۔ بوسیدہ۔ بے رنگ یا گیلے کپڑے پہنے ہوئے۔ یا صرف ایک ہی کپڑا پہنے۔ گدھے۔ اونٹ یا بھینس پر سوار۔ لکڑی یا مٹی کو مسلنے والے اور مڈر سے آور [illegible] سے کسنے والے دُوتوں کے ساتھ مریض کے علاج کیلئے کبھی نہ جاؤ [illegible]

کن حالتوں میں وید کے پاس دُوت کا پہنچنا مریض کے لئے بُرا شگون ہے۔

جبکہ وید بُرے خیالات میں مبتلا ہو۔ ناشائستہ گفتگو کر رہا ہو۔ ننگے بدن ہو۔ چیر پھاڑ کر رہا ہو۔ خون کرتا ہو۔ پتروں کو پنڈ دے رہا ہو۔ سو رہا ہو۔ بال کھولے پڑا ہو۔ تیل کی مالش کر رکھی ہو۔ رو رہا ہو۔ یا بے سُدھ پڑا ہو۔ ایسی حالت میں مرجانے والے مریض کے دُوت اُس کے پاس آیا کرتے ہیں۔

بیماری کے مطابق گُن والے وقت اور کال میں آتے ہوئے دُوت کو دیکھ کر بھی وید کو مریض کا علاج کرنے سے انکار کر دینا چاہیئے۔

جن چیزوں کو چھوتے آتا دُوت کے لئے منع ہے:

ناتبھی۔ ناک۔ منہ۔ سر کے بالوں۔ جسم کے بالوں۔ ناخنوں۔ دانتوں۔ [illegible] پُشت۔ پستانوں۔ گردن۔ پیٹ۔ انامکا[1] انگلی۔ کپاس۔ بھوسہ۔ چھاج۔ چیتھڑوں۔ راکھ۔ انگار۔ توہ۔ رسی۔ [illegible]۔ ترازو۔ جالی یا دوسری ٹوٹی پھوٹی اشیا کو چھوتے ہوئے جو دُوت آتے ہیں اوّل وید کو دکھائی دے۔ تو وہ مریض جس نے اُس دُوت کو وید کے پاس بھیجا ہے نہیں بچ سکتا ہے۔

[1] انگشتِ خاتم۔ چھنگلی کے ساتھ کی انگلی

کن اوقات میں دُوت کا وَید کے پاس جانا منع ہے:-

آدھی رات کے وقت۔ دوپہر کے وقت۔ دونو سندھیاؤں کے وقت۔ (سُورج نِکلنے سے عین پہلے اور سُورج غروب ہونے کے عین بعد)۔ دِن کے پہلے حصے میں۔ چھٹی اور چوتھی تاریخ کو۔ راہو کیتو کے طلوع کے دِنوں میں۔ بھرنی۔ کرتکا۔ آشلیشا۔ آردرا۔ مگھا اور مُول نکھشتروں میں دُوت کا وَید کی خدمت میں حاضر ہونا مریض کے لیئے منحوس سمجھنا چاہیئے۔

اثنائے گفتگو میں منحوس آثار کا دکھائی دینا:-

جب دُوت مریض کے متعلق بات چیت کر رہا ہو۔ اور وَید کو اُس میں کوئی منحوس آثار دکھائی دے۔ تو وَید کو اُس دُوت کے ساتھ بھی نہ جانا چاہیئے۔ اُن منحوس آثار کی تفصیل تمثیلاً ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ جیسے وُہ کسی انگ ہین۔ مُردے یا مُردے کے کپڑے پہننے والے کی نسبت بات چیت کرنے لگ جائے۔ کسی چیز کے ٹوٹنے۔ جلنے یا پھٹنے کی بات شروع کر دے۔ نباتت چیر پے سوں۔ تیز بُو۔ مُردے کی سی بدبُو یا کسی تیز یا مکروہ چیز کے چھونے کی گفتگو چھیڑ دے۔ یا بولتے وقت جانوں طرف کی باتیں چھیڑ دے۔ ایسے دُوت کے آنے پر وَید کو اُس کے مریض کا علاج نہ کرنا چاہیئے۔

مریض کے گھر کی طرف جانے کے اثنا میں منحوس شگون:-

ہائے وائے کی آوازیں۔ دھاڑیں مار کر رونے کی آواز۔ گر پڑنا۔ چھینکنا۔ کپڑے۔ چھاتے یا جُوتے کا کھویا جانا۔ کسی مصیبت زدہ کا دیکھنا۔ چیتیہ ضوجا (مندر کے جھنڈے) یا بھرے ہوئے برتن کا گر جانا۔ کسی چیز کے کھوئے

جانے یا کسی کی تباہی کی خبر اونچی آواز میں سُننا۔ راکھ یا مٹی سے لتھڑ جانا۔ سانپ۔ بلاؤ۔ گوہ۔ ودمونہی اور بندر کا راستہ کاٹ جانا۔ جدھر سُورج ہو۔ اُس طرف سے درندوں اور ہیبت ناک پرندوں کی آوازوں کا آنا۔ سیاہ دھان۔ گڑ۔ لسّی۔ نمک۔ آنسو۔ چمڑا۔ سرسوں۔ چربی۔ تیل۔ گھاس پھوس۔ کیچڑ۔ ایندھن۔ ہیجڑے۔ سنگدل۔ چنڈال۔ شکاری۔ قے۔ پاخانہ۔ مکروہ اشیا۔ نشہ آور چیزیں۔ حالت جماع۔ کپاس۔ دُشمن۔ اُوپر کو مُنہ کر کے سوئے ہوئے بیٹھے ہوئے یا چلتے ہوئے کا دیکھنا اور برتن کو اوندھے مُنہ پڑا ہُوا دیکھنا ایسے شگون ہیں۔ جو وید کے مریض کے گھر کی طرف جانے کے اثنا میں دیکھے جائیں۔ تو منحوس ہوتے ہیں۔

راستے کے شگون مریض کے گھر کی طرف جاتے ہوئے مردانہ نام والے پرندے وید کے بائیں ہاتھ ہوں۔ اور زنانہ نام والے دائیں ہاتھ ہوں تو مُبارک ہوتے ہیں۔

پرند اور مرگ بائیں سے دائیں طرف کو جائیں۔ اور کُتّے گیدڑ دائیں سے بائیں کو۔ تو یہ مُبارک شگون ہے۔

مرگوں کا تعداد میں طاق دکھائی دینا ہمیشہ ہی اچھا اور مُبارک ہوتا ہے۔ پپیہا [illegible] بیرے اور مسد کا دائیں یا بائیں دیکھنا بھی [illegible] چاہیئے۔

لیکن اُلو۔ [illegible] کا دیکھنا ہر حال میں خراب ہوتا ہے۔

سُور۔ گوہ۔ سانپ۔ خرگوش۔ اور جاہک کی اگر آوازیں سُنائی دیں۔ تو

لہ بھوگ۔ چرکا۔ [illegible] ہے کیا میو عہ ایک پرندہ عہ ایک قسم کا کوا

اسے نیک شگون سمجھنا چاہیئے۔
لیکن بندر اور ریچھ کا نہ دکھائی دینا اور نہ ہی بولنا اچھا ہوتا ہے۔
قوس وقزح کا سامنے ہونا نامُبارک علامت ہے۔ اگر پیچھے یا دائیں بائیں کی طرف ہو۔ تو مُبارک سمجھنا چاہیئے۔
اگر آگ سے بھرا ہُوا۔ ٹوٹا پھوٹا یا خالی برتن سامنے سے ملے۔ تو وہ بھی نامُبارک ہوتا ہے۔
مریض کے گھر میں داخل ہوتے وقت اگر وید کو دہی۔ جو یا دیگر مُبارک اشیاء مریض کے گھر سے باہر نکلتی ہوئی دکھائی دیں۔ تو سمجھنا چاہیئے۔ کہ مریض کی موت قریب ہے۔
مندرجہ صدر اشبھ (نامُبارک) دُوت اور شگون دیکھ کر عقلمند وید کو اُن مریضوں کے علاج سے دُور رہنا چاہیئے۔ ورنہ ناحق ناکامی کا منہ دیکھنا پڑیگا۔ اور لوگوں میں بدنامی ہوگی۔
لیکن شبھ (مُبارک) دُوت اور شگون پاکر اُن مریضوں کا علاج نہایت تندہی۔ صاف دلی اور دردمندی کے ساتھ کرنا چاہیئے۔ ایسا کرنے سے ہر جگہ کامیابی ہوتی اور نیک نامی پھیلتی ہے۔

مریض کی صحت یابی پر دلالت کرنے والے نیک شگون:۔
دہی۔ جو۔ دھان۔ گنے۔ مٹی۔ پرینگو۔ سفید۔ گھی۔ مہندی۔ سُرمہ۔ بھرنگار[1]۔ گھنٹہ۔ چراغ۔ کنول۔ دُوب۔ تازہ مچھلی۔ دھان کی کھیلیں۔ پھل۔ لڈو وغیرہ مٹھائیاں۔ رتن۔ پانی سے بھرا گھڑا۔ کنواری کنیا۔ ہاتھی۔

[1] سونے کا زیور یا برتن

صاحب اقبال اشخاص - دیوتا - راجہ - سفید رنگ کے پھول - بال - چنور - کپڑے اور گھوڑے - سنکھ - سادھو پُرش - دھوج - پگڑی - تورن[1] - سوستک[2] - اونچی اور ہموار زمین - جلتی آگ - دل پسند اغذیات و اشربات - سواریوں سے بھری ہوئی گاڑی - بچھڑے سمیت گائے - بچھیرے سمیت گھوڑی - بچے والی عورت - چکور - ہرن - سارس - خوش آواز پرندے - زیور - شیشہ سرسوں - گوروچن - خوشگوار خوشبو - خوبصورت شکلیں - میٹھے رس - گرد و غبار سے خالی ہوائے یا بیل کی آواز - ہرنوں - پرندوں اور انسانوں کی سہاونی آوازیں - چھتر[3] - دھوجا[4] اور پتاکا[5] کا کھڑا کرتے دیکھنا - اور ان کے کھڑا کرتے وقت بجے کاروں کی آوازیں سنتا - بھیری - مردنگ اور سنکھ کی خوش آئیند آوازیں - وید منتروں کے پاٹھ کی آوازیں اور خوشگوار دھیمی ہوا کا آنا -

اگر مریض کو گھر کو جاتے وقت یا اُس کے گھر میں داخل ہوتے وقت یہ شگون پیش آئیں - تو یہ مریض کے تندرست ہو جانے کی نشانیاں ہیں -

خواب کی تعبیر

جو شخص خواب میں دیکھے - کہ وہ مُردوں کے ساتھ شراب پی رہا ہے - اور کُتے اُسے کھینچ رہے ہیں - تو وہ بہت جلد بخار میں گرفتار ہو کے مر جاتا ہے -

جس شخص کو خواب آئے - کہ وہ سُرخ مالا اور سُرخ کپڑے پہنے ہنس رہا ہے

[1] ایک قسم کا باجا [2] ایک منتر (اوزار) کا نام ہے -
[3] بڑی سی چھتری [4] جھنڈا - ستون [5] جھنڈا

اور کوئی عورت اُسے کھینچ رہی ہے۔ وُہ رکت پت سے مر جاتا ہے۔
جو شخص خواب میں بھینس۔ گھوڑے۔ سؤر۔ اونٹ یا گدھے پر سوار ہو کر جنوب کو جاتا ہے۔ وُہ یکشما روگ (دِق) سے مر جاتا ہے۔
خواب میں جس شخص کے دِل کے مقام پر کانٹوں دار بیل۔ بانس یا تال کا درخت اُگ آتا ہے۔ اُسکی موت گُلم روگ (بادگولہ) سے ہوتی ہے
جس شخص کو خواب آئے۔ کہ اُس کے بدن پر گھی کی مالش ہو رہی ہے۔ اور چھاتی پر بجھی ہوئی آگ پڑی ہے۔ جس میں سے پدم کا درخت پیدا ہو گیا ہے۔ وُہ کُشٹھ (کوڑھ) سے مر جاتا ہے۔
جو شخص خواب میں کئی قسم کے تیل اور گھی چنڈالوں کے ساتھ بیٹھ کر پیتا ہے۔ وہ عنقریب پرمیہہ روگ سے مر جائیگا۔
جو شخص خواب میں راکھشسوں کے ساتھ ناچتا ہؤا پانی میں ڈوب جائے۔ وُہ جنون سے مر جاتا ہے۔
جس شخص کو خواب آئے۔ کہ اُسے ناچتے ہوئے کو پریت اُٹھا لے گئے ہیں۔ وُہ مرگی سے مر جاتا ہے۔
جو شخص خواب میں گدھے۔ اونٹ۔ بلاؤ۔ بندر۔ گیدڑ۔ شیر۔ سؤر اور پریت کے ساتھ سفر کرتا ہے۔ وُہ بہت جلد مر جاتا ہے۔
جو شخص خواب میں مالپوئے یا پُوریاں کھائے۔ اور جاگ کر اُن ہی کی سی قے کر دے۔ وُہ نہیں بچ سکتا۔
خواب میں سُورج گرہن اور چاند گرہن کے دیکھنے سے آنکھوں کی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

جو شخص خواب میں سورج اور چاند کو گرا ہوا دیکھتا ہے۔ اُس کی قوتِ باصرہ زائل ہو جاتی ہے۔

خواب میں جس شخص کے سر میں بانس اور بیلیں وغیرہ اُگ آئیں۔ یا پرندوں کے گھونسلے بن جائیں۔ یا سر منڈ جائے۔ یا کوّے اور گِدھ وغیرہ اُس کے سر کے اِرد گرد چکر لگائیں۔ یا پریت۔ پشاچ استریاں دَرَوِڑ[1] ۔ آندھر[2] اور گواش[3] اُس کے گرد گھومیں۔ یا وہ بیتوں۔ لتاؤں بانسوں۔ گھاس پھونس اور کانٹوں میں گھِر جائے۔ یا وہ گڑھے یا غار میں سو جائے۔ یا اُس کے جسم پر ریت اور راکھ پڑ جائے۔ یا وہ تالاب وغیرہ میں ڈوب جائے۔ یا تیز ندی کا بہاؤ اُسے بہا لے جائے۔ یا ناچے باجے بجے اور گیت گائے۔ سُرخ مالا اور سُرخ کپڑے پہنے۔ عمر اور اعضا بڑھ جائیں۔ مالش کرے۔ بیاہ کرائے۔ داڑھی منڈوائے۔ پکے ہوئے اناج کھائے۔ سنیہہ اور شراب پئے۔ قے کرے جلاب لے سونا یا لوہا وغیرہ حاصل کرے۔ فساد کرے۔ قید ہو جائے۔ شکست کھائے اُس کی دونوں جوتیاں خراب ہو جائیں۔ اُس کے پاؤں کا چمڑا اُکھڑ جائے۔ خوشی یا غصے میں آئے ہوئے پِتروں سے جھڑکیں کھائے۔ اُسے چراغ۔ نکشتروں (ستاروں)۔ دانتوں۔ دیوتاؤں۔ سُورتی اور آنکھوں کا گر جانا یا ضائع ہو جانا دکھائی دے۔ پہاڑوں کا پھٹ جانا نظر آئے یا سُرخ پھولوں والے جنگل میں داخل ہو۔ یا ایسے مکان میں داخل ہو

---

[1] اُسر چنڈال [2] راکھشس
[3] مردار خوار

جہاں پاپ کرم ہوتے ہوں۔ چتا۔ تاریک مقام یا ماتا کے گربھ میں داخل ہو جائے۔ محل کی چوٹی گرتی ہوئی نظر آئے۔ ایسا معلوم ہو۔ کہ گویا اُسے مچھلی پکڑ کر لے جا رہی ہے۔ بھگوے کپڑوں۔ ننگے بدن۔ لاٹھی اُٹھائے ہوئے۔ سُرخ چشم اور کالی سیاہ مہیب اشکال دیکھے۔ تو یہ سب ہی خراب نشانیاں ہوتی ہیں۔

اگر خواب میں کالی۔ کلوٹی۔ بدکار۔ لمبے بالوں۔ لمبے ناخنوں اور لمبے لمبے پستانوں والی۔ بدرنگ مالا اور بدوضع کپڑے پہنے ہوئے کوئی عورت دکھائی دے۔ تو ایسے خواب کو موت کی نشانی سمجھنا چاہیئے۔

مریض کا خوشنما سروتوں کو خواب میں جل سے بھرے ہوئے دیکھنا اُس کے مر جانے کی نشانی ہے۔ ایسے خواب دیکھنے سے تندرست شخص کی زندگی بھی مشکوک ہو جاتی ہے۔

خواب کی اقسام: خواب سات قسم کے ہوتے ہیں (۱) درشٹا یعنی بیداری میں دیکھی ہوئی چیز کا خواب میں دیکھنا (۲) شُرتا یعنی بیداری میں سُنی ہوئی چیز کا خواب میں دیکھنا (۳) انو بھوت۔ یعنی بحالت بیداری تجربہ میں آئے ہوئے واقعات کا خواب میں دکھائی دینا (۴) پرارتھت یعنی بحالت بیداری خواہش کی ہوئی چیز کا خواب میں مل جانا (۵) کلپت یعنی خیالی چیزوں کا دیکھنا (۶) بھاوک یعنی جو چیز نہ کبھی دیکھی اور نہ سُنی ہو۔ اُس کا خواب میں دیکھنا (۷) دوشج یعنی وات۔ پت۔ کف دوشوں کی خرابی کی وجہ سے خواب آنا۔

ان میں سے اوّل الذکر پانچ بے نتیجہ ہوتے ہیں۔

جو خواب دیکھنے والے کی پرکرتی کے مطابق ہو۔ وہ بھی ویسا ہی بے نتیجہ ہوتا ہے۔ اور جو خواب دن کے وقت آتا ہے۔ اور فوراً بھول جاتا ہے وہ بھی بے نتیجہ ہوتا ہے۔

نہایت لمبا یا نہایت چھوٹا خواب بھی کوئی نتیجہ پیدا نہیں کرتا۔

جو خواب رات کے پہلے حصے میں دکھائی دے۔ اسکا پھل بہت دیر کے بعد ملتا ہے۔ یا کچھ نہیں ملتا۔ یا بہت تھوڑا ملتا ہے۔

جو خواب گئوؤں کے چرنے کے لیئے باہر جانے (پربھات) کے وقت دکھائی دیتا ہے۔ اُس کا پھل اُسی دن مل جاتا ہے۔ اور بڑا ہوتا ہے۔

جو خواب رات کے آخری حصے میں بہت اچھا دکھائی دیتا ہے۔ اور جسکے دیکھنے کے بعد نیند نہیں آتی۔ اُس کا پھل بھی بہت اچھا ہوتا ہے۔

خراب خواب کے دیکھنے والا اگر دان۔ ہوم۔ جپ وغیرہ کر دے۔ تو بھی اُس کا خراب نتیجہ اُسے بھگتنا نہیں پڑتا۔

جس شخص کو پہلے خراب خواب دکھائی دیتا ہے۔ اسکے بعد اچھا خواب آجاتا ہے۔ اُس پر بھی کسی قسم کا خراب اثر نہیں ہونے پاتا۔

خواب میں دیوتا۔ دوج۔ گائے۔ بیل۔ زندہ دوست۔ راجہ۔ سادھو۔ صاحب اقبال اشخاص جلتی آگ۔ صاف شفاف پانی والے تالاب۔ کنواری کنیا۔ سفید کپڑوں والے خوبصورت اور تیجسوی بچوں۔ کھانا کھاتے ہوئے اور نورانی جسم والے آدمی۔ خون سے لتھڑے ہوئے آدمی چھتر۔ شیشہ۔ زہر۔ گوشت۔ سفید پھول۔ سفید کپڑوں۔ خوبصورت پھول اچھی چیزوں کے لیپ۔ محل کی چوٹی۔ پہاڑ۔ پھل دار درختوں۔ شیر۔

گینڈا۔ ہاتھی گھوڑے۔ رتھ یا بیل کی سواری۔ ندی۔ تالاب اور سمندر
کو تیر جانا مشرق یا شمال کی طرف جانا۔ محرّمہ عورتوں سے جماع کرنا۔ مرے
ہوئے پتروں اور دیوتوں کا خوش ہونا۔ تکلیف سے رہائی مل جانا۔ گر
کر اُٹھ کھڑے ہونا یا دُشمنوں کو فتح کر کے اُنہیں روتے دیکھنا عمر اور
دولت کو بڑھاتے ہیں۔

جو شخص نیک کاموں میں مشغول رہتا ہے۔ بیمار ہو کر وشواس کو نہیں
چھوڑتا۔ وَید کی ہدایات پر عامل رہتا ہے۔ ادویات کا ذخیرہ جمع رکھتا ہے
ستوگنی ہوتا ہے۔ اور برہمنوں اور ویدوں میں اعتقاد رکھتا ہے۔
اُسے تندرستی نصیب ہوتی ہے۔ اور اُس کا کُنبہ خوش رہتا ہے۔

چونکہ اِس ستھان میں شریر کے جنم سے مرنے تک کا حال تفصیل
سے بیان کیا گیا ہے۔ اِسلئے اِسے شاریر ستھان کہا جاتا ہے ✣

پہلا ادھیائے

(سرب روگ ندان)

اتری کما وغیرہ رشیوں نے فرمایا۔ کہ اب "سرب روگ ندان" کی تفصیل بیان کی جائیگی۔

روگ۔ پاپما۔ جوَر۔ ویادھی۔ وکار۔ دُکھ۔ آمئے۔ یکھشما۔ آتنک۔ گد اور آبادھ یہ سب مرادف الفاظ ہیں۔ اور بیماری کے معنوں میں استعمال کئے جاتے ہیں۔

تشخیص امراض کے لئے پانچ چیزوں کا جاننا ضروری ہے۔

(۱) ندان (۲) پُورب رُوپ (۳) رُوپ (۴) اُپ شے اور (۵) سم پراپتی۔

ندان۔ بیماری کے اسباب و بواعث کو ندان کہتے ہیں۔ نمت۔ ہیتو۔ آئتن۔ پرتی اَے۔ اُتھان اور کارن یہ سب ندان کے مرادف الفاظ ہیں۔

پراگ روپ۔ پُورب روپ کا دُوسرا نام ہے۔ جسے علامات قبل المرض بھی کہتے ہیں۔ یعنی وہ علامات جن سے پیدا ہونے والی بیماری اور اُس دوش کا جس سے وہ پیدا ہوگئی۔ پتہ لگ جائے۔ بیماری کا آغاز بالکل قلیل

ہوتا ہے۔ اور اُس کی علامات بھی غیر نمایاں ہوتی ہیں۔ اُسی قلّت اور غیر نمایاں حالت کو پراگ رُوپ یا پُورب رُوپ بھی کہتے ہیں۔

رُوپ یعنی علامات مرض۔ دُوسرے الفاظ میں یُوں کہہ سکتے ہیں۔ کہ وہی پراگ رُوپ جب نمایاں صُورت اختیار کر لیتا ہے۔ تو اُسے رُوپ کہتے ہیں بسنتھان۔ وے انجن۔ لنگ۔ لکھشن۔ چنہ اور آکرتی یہ سب رُوپ کے مرادف الفاظ ہیں۔

اُپ شئے۔ دوا۔ غذا اور بیوہار کا راحت بخش استعمال جو ہیتو (سبب مرض) اور ویادھی (خرابی) کے خلاف ہو۔ یا خلاف اثر پیدا کرنے والا ہو۔ اسے ویادھی کا ساتمیہ بھی کہتے ہیں۔ اس کے خلاف کو اَن اُپ شئے کہا جاتا ہے۔ وپریت اور ویادھی اساتمیہ اَن اُپ شئے ہی کے مرادف الفاظ ہیں۔

سمپراپتی:۔ خراب شُدہ دوش جب بہت بڑھ کر اپنے عروج کو حاصل کر لیتا ہے۔ تو اُسے سمپراپتی کہتے ہیں۔ جاتی آگتی اور آمے نِروِرتی یہ سمپراپتی کے دُوسرے نام ہیں۔

سمپراپتی کا حال سنکھیا۔ وِکلپ۔ پرادھانیہ۔ بل اور کال سے معلُوم کیا جاتا ہے۔

سنکھیا سے مراد یہ ہے۔ کہ وہ بیماری کتنے قسم کی ہے۔ جیسے بخار آٹھ قسم کا ہوتا ہے۔

وِکلپ۔ ملے جُلے دوشوں میں سے ہر ایک کے الگ الگ حصے معلوم کرنے کو وِکلپ کہتے ہیں۔

پرادھانیہ - بہت سے عوارض میں سے اصل بیماری کا معلوم کرنا پرادھانیہ کہلاتا ہے۔

بل - بیماری کے اسباب کے مطابق اُس کا کم و بیش طور پر طاقت ور ہونا بل کہلاتا ہے۔

کال - رات - دن - موسم اور غذا کے اوقات سے بلحاظ دوش بیماری کے وقت کا معلوم کرنا کال کہلاتا ہے۔

تمام امراض کا اصلی باعث بگڑے ہوئے دوش ہوتے ہیں - اور دوشوں کے بگاڑ کا باعث غیر مفید آہار بیوہار ہوتا ہے - جو کال - ارتھ اور کرم کے لحاظ سے تین طرح کا ہوتا ہے - پھر ہر ایک کی ہین - متھیا اور اتی ماتر کے لحاظ سے تین تین قسمیں ہوتی ہیں۔

اِسلئے ذیل میں تینوں دوشوں کے بگاڑ کے الگ الگ بواعث بیان کیئے جاتے ہیں۔

وائو کے بگاڑ کے باعث کڑوی - چرپری - کسیلی - قلیل المقدار - رُوکھی اور بے وقت اغذیات کا کھانا - حوائج ضروریہ کا روک رکھنا - حوائج ضروریہ کا بلا ضرورت پیدا کرنا - رات کو جاگنا - بہت بلند بولنا - کام کی زیادتی - خوف - افسوس - فکر - ورزش اور جماع کی کثرت وات کے بگاڑ کے بواعث ہیں - نیز موسم گرما - دن - رات اور کھانا کھانے کے آخر میں وات کا غلبہ ہوتا ہے۔

پت کے بگاڑ کے باعث چرپری - کھٹی - تیز - گرم - نمکین اور جلن پیدا کرنے والی چیزوں کے کھانے اور غصہ کرنے سے پت بگڑ

جاتا ہے۔ شرد رِتُو۔ دِن۔ رات اور کھانا کھانے کے درمیان میں پت کا غلبہ ہوتا ہے۔

کف کے بگاڑ کے باعث میٹھی۔ تُرش۔ نمکین۔ چکنی۔ ثقیل ابھشیندی اور سرد اغذیات کے کھانے۔ بیٹھے رہنے۔ سوئے رہنے۔ آرام طلبی۔ دِن میں سونے اور موٹا کرنے والی چیزوں کے کھانے سے کف بڑھ جاتا ہے۔ نیز قے وغیرہ استفراغوں کے ایوگ سے اور بسنت رِتُو۔ دِن۔ رات اور کھانا کھانے کے آغاز میں کف کا غلبہ ہو جاتا ہے مندرجہ بالا تینوں میں سے کوئی سے دو دو قسم کے اسباب مل کر جب دو دو شوں کو بگاڑ دیتے ہیں۔ اُنہیں دَوِندوَج کہتے ہیں۔ اور سب قسم کے اسباب مل کر جبکہ تینوں دوشوں کو بگاڑ دیتے ہیں۔ تو اُس حالت کو سنّپات کہا جاتا ہے۔

سنّپات کے بگاڑ کے باعث ملی جُلی۔ بے ترتیب اور متضاد اغذیات کھانا۔ بے ہضمی میں کھانا کھانا۔ سُرا۔ بگڑی ہوئی شراب اور خراب پانی کا پینا۔ سُوکھے ساگ۔ کچّی مُولی۔ کھل۔ مٹّی۔ جَو۔ بدبودار خشک اور دُبلے پتلے جانوروں کا گوشت کھانا سنّپات کو بگاڑنے والی چیزیں ہیں۔ نیز اغذیات کی تبدیلی۔ دھاتوؤں کا خراب ہو جانا مشرقی ہوا۔ گرہوں کا پڑ جانا۔ زہر۔ مصنوعی زہر۔ خراب اناج۔ گرہ اور جنم نکشتروں کی خرابی۔ متھیا یوگ اور مختلف پاپ کرم سنّپات کو بگاڑ دیتے ہیں۔ عورتوں کے ایام زچگی میں خرابی آ جانے اور غلط علاج سے بھی سنّپات ہو جاتا ہے۔

جسم میں بگڑے ہوئے دوش مرض کے مقام پر جانے والی ناڑیوں کے ذریعے مختلف قسم کے امراض پیدا کر دیتے ہیں ۰

دوسرا ادھیائے

جوَر ندان

جوَر کے مرادف روگ پتی[1]۔ پاپما[2]۔ مرتیو[3]۔ اوج آشن[4] اور انتک[5]۔ یہ سب جوَر کے مرادف الفاظ ہیں۔

دکش پرجاپتی کے یگیہ میں مہادیو کی جو تحقیر کی گئی تھی۔ اُس کی وجہ سے مہادیو کی تیسری آنکھ سے پیدا ہونے والی جس آتشِ غضب نے اُس یگیہ کو تتر بتر کر دیا تھا۔ اُس کو بھی جوَر کہتے ہیں۔

یہ ہر شخص کی پیدائش اور موت کے وقت پیدا ہو جاتا ہے۔ ہوش بھلا دیتا ہے۔ اندرون میں سوزش پیدا کر دیتا ہے۔ اور مختلف یونیوں[6] میں مختلف ناموں سے پکارا جاتا ہے۔

جوَر کی اقسام جوَر آٹھ قسم کا ہوتا ہے جیسے (۱) وات جوَر (۲) پت جوَر (۳) کف جوَر (۴) وات پت جوَر (۵) وات کف جوَر (۶) پت کف جوَر (۷) سنپات جوَر اور (۸) آگنتج

دوش جب اپنے اپنے خراب کرنے والے بواعث سے بگڑ کر آم آشے

---

[1] بیماریوں کا سردار [2] پاپی۔ گنہگار [3] موت [4] اوج کو کھا لینے والا [5] ہلاک کنندہ [6] انواع مخلوقات جیسے انسان۔ حیوان اور نباتات وغیرہ

(معدے) میں داخل ہو کے اور آمؔ سے مل کر تمام سروتوں کے راستوں کو بند کر دیتے ہیں۔ اور اگنی (حرارت) کو پکتی ستھان سے نکال دیتے ہیں۔ اور وہ اگنی اُس آم کے ساتھ مل کر سارے جسم میں پھیل جاتی ہے۔ اور جسم کو گرم کر دیتی ہے تب بخار پیدا ہو جاتا ہے۔ چونکہ سروت بند ہو جاتے ہیں۔ اس لئے اس میں بالعموم پسینہ نہیں آتا۔

پُورب روپ سُستی۔ بے چینی۔ گرانیٔ بدن۔ مُنہ کا بے ذائقہ پن۔ جمائیاں۔ سُرخیٔ چشم۔ اعضا شکنی۔ غذا کا ہضم نہ ہونا۔ طاقت جسمانی کا کم ہو جانا۔ نیند کی کثرت۔ رونگٹوں کا کھڑے ہو جانا۔ جسم کا جھک جانا۔ پنڈلیوں کا مروڑا جانا۔ تکان۔ پندونصائح کو نہ سُن سکنا۔ کھٹی۔ نمکین اور گرم چیزوں کا اچھا لگنا۔ میٹھے کھانوں سے نفرت ہونا۔ بچّوں کا اچھا نہ لگنا۔ پیاس کی کثرت۔ آواز۔ آگ۔ سردی۔ ہوا۔ پانی۔ سایہ اور گرمی سے بلا وجہ رغبت یا نفرت کا ہونا جوؔر کے پُورب روپ ہوتے ہیں۔ اور ان کے بعد بخار نمایاں ہو جاتا ہے۔

واتج جوؔر کی علامات بخار کے آغاز۔ انجام۔ بے چینی۔ نرمی۔ وسط اور حرارت میں بے ترتیبی۔ مختلف اعضا میں مختلف قسم کی تکلیف کا ہونا پاؤں کا سو جانا۔ اکڑ جانا۔ پنڈلیوں کا مروڑا جانا۔ تکان۔ جوڑوں کا ایسا معلوم ہونا گویا وہ الگ الگ ہو رہے ہیں۔ رانوں کا گرتا سا محسوس ہونا۔ کمر کا جکڑ جانا۔ پیٹھ کا ایسے معلوم ہونا جیسے کوئی دبا دانوں کو توڑ رہا ہو۔ پیٹ کا ایسے معلوم ہونا جیسے کوئی نچوڑ رہا ہے۔ ہڈیوں کا چرتے

له غذا کا کچا رس جو معدے میں جذب ہے ۵۲ سو راخوں

معلوم ہونا۔ خصوصاً پسلی کی ہڈیوں کا چرنا۔ انقباض دل۔ سوئی چبھنے
کا سا درد ہونا۔ چھاتی کا چپیٹرا جانا۔ کندھوں میں سینکے جلنے کی سی تکلیف
ہونا۔ بازوؤں کا ٹوٹنا۔ کندھوں کا پیلے جانا۔ جبڑوں میں کھانے کی طاقت
نہ رہنا۔ جمائیاں آنا۔ کانوں میں سائیں سائیں کی آواز آنا۔ کنپٹیوں میں
درد ہونا۔ سر میں درد ہونا۔ منہ کا بے ذائقہ پن یا کسیلا ہونا۔ پاخانے
اور پیشاب وغیرہ کا رک جانا۔ جلد۔ منہ۔ آنکھوں۔ ناخنوں۔ پیشاب اور
پاخانے کا خشک اور سیاہی مائل سرخ ہوجانا۔ رالوں کا بہنا۔ کھانے کی
خواہش نہ رہنا۔ کسی چیز میں شردھا نہ رہنا (طبیعت کا کہیں نہ لگنا)۔ کھانے
کا ہضم نہ ہونا۔ پسینے کا نہ آنا۔ نیند کا نہ آنا۔ گلے اور ہونٹوں کا سوکھنا۔
پیاس۔ خشک کھانسی۔ قے آنا۔ طبیعت کا بہت گھبرانا۔ رونگٹوں کا کھڑا
ہوجانا۔ دنت ہرش (دانتوں کا آپس میں نہ ملنا)۔ لرزہ۔ چھینک نہ آنا۔
چکر آنا۔ بکواس۔ دھوپ میں بیٹھنے کی خواہش ہونا اور جسم کا ٹیڑھا ہوجانا
یہ وات جوڑ کی علامات ہوتی ہیں۔

پت جوڑ کی علامات سارے اعضا میں ایک دم گرمی آجانا۔ بکواس
منہ کا ذائقہ چرپرا ہوجانا۔ ناک اور منہ کا پک جانا۔ سرد اشیا میں
رغبت ہونا۔ سر میں چکر آنا۔ غشی۔ مستی۔ بے چینی۔ پاخانے کا خود بخود
نکل جانا۔ پت کا قے کے ذریعے نکلنا۔ خون تھوکنا۔ کھٹا پانی آنا۔ بدن پر
سرخ چٹاخ پڑ جانا۔ جلد وغیرہ کا سبز اور زرد ہوجانا۔ پسینے اور سانس
میں سے بدبو کا آنا اور پیاس کی کثرت یہ سب پت جوڑ کی علامات ہیں۔

کپھ جوڑ کی علامات خصوصیت سے کھانے کی خواہش کا نہ رہنا۔ جسم

کا بےحس ہو جانا۔ سرد توں کا رُک جانا۔ بخار کی تیزی کا کم ہونا۔ رالوں کا بہنا منہ کا ذائقہ میٹھا ہونا۔ دمہ۔ زکام۔ ہر دلیہٹ۔ اُبکائیاں آنا۔ قے آنا۔ کھانسی جکڑاہٹ۔ جلد وغیرہ میں سفیدی آجانا۔ اعضائے بدن میں ٹھنڈی چیونٹیوں کا نکل آنا۔ غنودگی اور اُونگھ (شیت پت)۔ یہ سب کف سے پیدا ہونے والے بخار کی علامات ہیں۔

علاوہ ازیں اُن اوقات میں جو کہ الگ الگ دوشوں سے مطابقت رکھتے ہیں۔ اور اُن اسباب کے استعمال سے جو بخار کا باعث ہوتے ہیں۔ بخاروں کا زور ہونا اور بڑھنا اور اُن کے خلاف عمل کرنے سے بخاروں کا دُور ہونا بھی مختلف بخاروں کی شناخت کی علامات ہوتی ہیں۔ ان دوشوں کے باہمی ملاپ سے علامات بھی ملی جلی پائی جاتی ہیں۔

وات پتج جوَر کی علامات درد سر۔ غشی۔ قے۔ جلن۔ بے خبری گلے کا سوکھنا۔ بےچینی۔ پوروں[2] کا پھٹنا۔ نیند کا نہ آنا۔ پیاس۔ چکر آنا۔ رونگٹوں کا کھڑے ہو جانا۔ جمائیاں آنا اور زیادہ بولنا وات پت سے پیدا ہونے والے بخار کی علامات ہیں۔

وات کفج جوَر کی علامات حرارت کی کمی۔ عدم اشتہا۔ سر اور پوروں میں درد ہونا۔ زکام۔ دمہ۔ کھانسی۔ قبض۔ سردی۔ بےحسی دُھند۔ جکڑ اور غنودگی یہ وات کف سے پیدا ہونے والے بخار

[1] ایسے معلوم ہونا جیسے دل کے اُوپر کسی چیز کا لیپ کر دیا گیا ہے۔

[2] وہ ہڈیاں جو دو جوڑوں کے درمیان واقع ہوں۔ پورے یا پُرو کہلاتی ہیں۔

کی علامات ہوتی ہیں۔

پت کپنج جوڑ کی علامات سردی۔ جکڑا ہٹ۔ پسینہ اور جلن میں بے قاعدگی۔ پیاس۔ کھانسی۔ پت کف کی کثرت۔ بے خبری، غنودگی، منہ کا لیس سے بھرا ہوا ہونا اور منہ کا کڑوا پن پت کف سے پیدا ہونے والے بخار کی علامات ہیں۔

سنپات جوڑ کی علامات سنپات سے پیدا ہونے والے بخار میں ملی جلی سب دوشوں کی علامات پائی جاتی ہیں۔ بار بار جلن ہوتی ہے اسی طرح بار بار سردی لگتی ہے۔ نیز دن کے وقت گہری نیند آنا۔ اور رات کے وقت جاگتے ہیں۔ پسینے کا بکثرت آنا یا مطلق نہ آنا۔ گانے، ناچنے اور ہنسنے میں گ... ں خواہش کا پایا جانا۔ آنکھوں کا آنسوؤں سے بھر ہونا، اور کو ... سرخ ہونا اور ترچھا ہو جانا۔ پلکوں کا بے قرار ہونا۔ نیند ... پسلیوں۔ پہلوں اور ہڈیوں میں درد ہونا سر میں چکر آنا۔ کانوں میں سائیں سائیں کی آواز آنا اور درد ہونا۔ گلے میں کانٹے پڑ جانا۔ زبان کا سوختہ۔ کھردری اور بھاری ہو جانا۔ اعضا اور مفاصل کا ڈھیلا پڑ جانا۔ رکت پت اور کف کا تھوکنا۔ سر کا ہلنا۔ سر میں سخت درد ہونا۔ جسم پر سرخ اور سیاہ رنگ کے بڑے بڑے گول چکتے سے پڑ جانا۔ دل کی بے قراری۔ پاخانے کا رک جانا۔ یا تھوڑا تھوڑا آنا یا بکثرت آنا منہ کا چکنا پن۔ طاقت کا کم ہو جانا۔ آواز کا بیٹھ جانا۔ بکواس۔ دوشوں کا بدیر پکنا۔ غنودگی کا مسلسل طاری رہنا اور گلے میں سے آواز کا آنا یہ سب سنپات (یعنی تینوں دوشوں کے بگاڑ)

سے پیدا ہونے والے بخار کی علامات ہیں۔
ہرنیاس اور ہرت ادجایہ دونو الفاظ سنپات کے مرادف ہیں؛
دو شوں کو روک دینے اور حرارت ہاضمہ کو زائل کر دینے والا سنپات جوَر
جس کی علامات پورے طور سے نمایاں ہوں۔ اسادھیہ (لا علاج) ہوتا
ہے۔ اس کے خلاف کو کشٹ سادھیہ (مشکل العلاج) سمجھنا چاہیئے۔
وہ بھی بہت دُکھ دیتا ہے۔
ایک اور بھی سنپات جوَر ہوتا ہے۔ جس میں پت علیحدہ ہو کر جلد
یا گوشت میں قیام کر کے باہر اور اندر میں جلن پیدا کر دیتا ہے۔
ایسے ہی وات اور بلغم الگ ہو کر سردی پیدا کر دیتے ہیں۔
ان میں سے جلن وغیرہ پیدا کرنے والا سنپات زیادہ [illegible] ہوتا ہے۔
اور سردی والے سنپات میں کف کے پت سے بہائے جانے۔
سکھائے جانے اور سردی کے دور ہو جانے پر کھانس۔ غشی
سستی اور پیاس پیدا ہو جاتی ہے۔
جلن پیدا کرنے والے سنپات کے انجام میں غنودگی۔ تھوک۔ قے
اور تکان کی شکایات آگھیرتی ہیں۔
آگنتج جوَر کی چار قسمیں ہوتی ہیں۔ (۱) ابھی گھاتج (۲) ابھی شنگج
(۳) شاپج اور (۴) ابھی چارج۔
ابھی گھاتج جوَر زخم لگ جانے۔ کاٹے جانے یا جل جانے سے
پیدا ہوتا ہے۔ اسی جوَر میں بالخصوص تکان کی وجہ سے خون کو
خراب کرتی ہوئی وایو درد اور سوجن کو پیدا کر دیتی اور رنگ

کو تبدیل کر دیتی ہے۔

ابھی شنگج جُوَر۔ گرہ آویش[1] ۔ دوائی ۔ زہر ۔ غُصّہ ۔ خوف ۔ افسوس یا شہوت سے پیدا ہوتا ہے۔

گرہ آویش کی وجہ سے جو جُوَر ہو جاتا ہے ۔ اُس میں مریض اچانک ہی ہنسنے اور رونے لگ جاتا ہے۔

دوائی کی وجہ سے جو جُوَر پیدا ہوتا ہے ۔ اُس میں مریض کو غشی دردِ سر اور لرزہ ہوتا ہے۔ نیز چھینکیں آتی ہیں۔

زہر کی وجہ سے پیدا ہونے والے جُوَر میں غشی ۔ اسہال ۔ مُنہ کے سیاہ پڑ جانے اور سوزش کی شکایات آگھیرتی ہیں ۔ اور امراضِ دل پیدا ہو جاتے ہیں۔

غُصّہ کی وجہ سے پیدا ہونے والے جُوَر میں لرزہ ہوتا ہے ۔ او دردِ سر ہونے لگ جاتا ہے۔

خوف اور افسوس کی وجہ سے پیدا ہونے والے جُوَر میں مریض بکواس کرنے لگ جاتا ہے۔

شہوت سے پیدا ہونے والے جُوَر میں سر میں چکر آتے ہیں ۔ کھ کی خواہش نہیں ہوتی ۔ سوزش ہوتی ہے ۔ مریض بے حیا ہو جاتا اور اُس کی نیند ۔ عقل اور حوصلہ زائل ہو جاتا ہے۔

گرہ آویش ۔ دوائی اور زہر سے پیدا ہونے والے جُوَروں میں

---

[1] مافوق الانسان ہستیوں یعنی دیوتا ۔ دَیت ۔ بھوت اور راکشس وغیرہ کا جسم پر عمل دخل ہو جانا۔

سنپات کا غلبہ ہوتا ہے۔

خوف۔ افسوس اور شہوت سے پیدا ہونے والے جوروں میں وات غالب ہوتی ہے۔

غصے سے پیدا شدہ جوڑ میں پت کا غلبہ ہوتا ہے۔

شاپ ابھا یعنی چار سے پیدا ہونے والے سنپات جوڑ نہایت سخت اور ناقابل برداشت ہوتے ہیں۔ ان میں ابھی چارک منتروں سے پیدا کرنے والا جوں جوں ہون کنڈ میں آہوتیاں ڈالا جاتا ہے۔ توں توں مریض کی تکلیف بڑھتی جاتی ہے۔ پہلے اس کے دل کو تکلیف ہوتی ہے۔ پھر جسمانی دکھ بڑھتا ہے۔ پھر پھوڑے۔ پیاس۔ چکر۔ سوزش اور غشی ہو جاتی ہے۔ اور بخار دن بدن بڑھتا جاتا ہے۔

یہ آٹھ قسم کا جوڑ کہا گیا ہے۔ لیکن مختصر طور پر مندرجہ ذیل دو دو طرح کے بخار بھی بتائے گئے ہیں۔ مثلاً

(۱) شاریرک (جسمانی) اور مانسک (مَن سے تعلق رکھنے والا)

(۲) سرد اور گرم

(۳) اندرونی اور بیرونی

(۴) پراکرت اور ویکرت

(۵) سادھیہ (قابل علاج) اور اسادھیہ (ناقابل علاج)

(۶) سام (کچا) اور نرام (پکا)

شاریرک جوڑ میں پہلے جسم میں اور مانسک جوڑ میں پہلے من میں

لہ سراپ   ؎ بزرگوں کی توہین

تکلیف پیدا ہوتی ہے۔
شیت جوَر وایُو کے یوگ واہی ہونے سے کف کے ملنے سے پیدا ہو جاتا ہے
تیکشن (گرم) جوَر وایو سے پت کے ملنے سے پیدا ہو جاتا ہے۔ اور ان کے ملنے سے ملی جلی علامات پائی جاتی ہیں۔
اندرونی بخار میں یعنی جبکہ بخار اندر ٹھہرا ہو۔ بہت خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اندرونِ جسم میں گھبراہٹ ہوتی ہے۔ اور پاخانہ و پیشاب رُک جاتے ہیں۔
بیرونی بخار میں جسم کے باہر کی طرف بخار کا زور ہوتا ہے۔ اور وُہ جلدی مفید ہو جاتا ہے۔
پراکرت جوَر وُہ ہوتا ہے۔ جو موسموں کی تبدیلی کی وجہ سے پیدا ہو جایا کرتا ہے۔
ویکرت جوَر جو بے موسم ہوتا ہے۔ اور وہ بالعموم مشکل العلاج ہوتا ہے
جو پراکرت جوَر کہ وات کی وجہ سے پیدا ہو۔ وُہ بھی مشکل العلاج ہوتا ہے۔
بگڑا ہوا وات پت برسات کے موسم میں کف سے مل کر بخار پیدا کر دیتا ہے
شرد رتو میں پت کے ساتھ کف کا زور ہوتا ہے۔ اس میں کھانا نہ کھایا جائے۔ تو چنداں ہرج نہیں ہوتا۔ کیونکہ اوّل تو یہ پراکرت جوَر ہے۔ دوسرے موسم سردی کا ہوتا ہے۔
بسنت رتو میں کف کے بگاڑ سے جو جوَر پیدا ہوتا ہے۔ اس میں کف کے مددگار وات اور پت دو نو ہوتے ہیں۔
سادھیہ جوَر۔ طاقتور شخص کا جوَر اور وُہ جوَر جس میں دوش بھی قلیل ہوں

اور اُس میں عارضہ بھی کوئی نہ ہو۔ سہل العلاج (سادھیہ) ہوتے ہیں۔
اسادھیہ جُوَر۔ اسادھیہ (لا علاج) بخاروں کا مفصل حال ذکرت دگیان
ادھیائے میں بیان کیا جا چکا ہے۔
سام جُوَر یعنی کچے بخار میں عوارض تیزی پر ہوتے ہیں۔ گلانی نہیں ہوتی
پیشاب بکثرت آتا ہے۔ پاخانہ نہیں آتا۔ اگر آتا بھی ہے۔ تو وہ ناہضم شدہ
کھانے کا ہوتا ہے۔ اور بھوک نہیں لگتی۔
پچیہ مان جُوَر یعنی بخار کے پکنے کے اثنا میں بخار کی تیزی۔ پیاس۔
بکواس۔ دمہ۔ سر چکرانا۔ پاخانے کی پرورتی اور دِل کا گھبرانا
یہ علامات پائی جاتی ہیں۔
نرام جُوَر یعنی پکے ہوئے بخار کی علامات سام جُوَر کے برخلاف ہوتی
ہیں۔ اور سات رات کی فاقہ کشی سے سام جُوَر نرام جُوَر کی صورت
میں تبدیل ہو جاتا ہے۔
مل (دوش)، کال (وقت و موسم)، بل (طاقت)۔ اور ابل (کمزوری)
کے لحاظ سے جُوَر مندرجہ ذیل پانچ قسم کا ہوتا ہے۔ اور بالعموم وہ سنپات
ہی کی قسم سے ہوتا ہے۔
(۱) سنتت (۲) ستت (۳) انیہ دیو (۴) ترتیک اور (۵) چترتھک۔
سنتت جُوَر دھاتوؤں۔ پیشاب اور پاخانہ کے بہانے والے سروتوں
میں پھیلے ہوئے مل (دوش) سارے جسم کو تپاتے ہوئے اپنے موافق
دوشیوں (دھاتوؤں) سے بڑھائے جا کر طاقتور۔ بھاری اور ستبدھ

لہ باہر کی طرف رجوع ہونا۔

ہو کر خصوصاً رس کا سہارا لے کر ناقابل برداشت سنتت جور کو پیدا کر دیتے ہیں۔

بخار کی حرارت دوشوں اور دُوشیوں (دھاتوؤں) کو بہت جلد خشک کر دیتی ہے۔ پھر رس وغیرہ کی خرابیوں کو شُدھ کر کے وات۔ پت اور کف کے لحاظ سے بہ ترتیب سات۔ دس اور بارہ دن میں خود بخود دُور ہو جاتی ہے اگر وُہ ان دِنوں میں دھاتوؤں کی خرابی کو شُدھ نہ کر سکے۔ تو وُہ ان دِنوں میں مریض کو ہلاک کر ڈالتی ہے۔ یہ اگنی ویش کی رائے ہے۔

لیکن ہاریت کی رائے ہے کہ چودہ۔ اٹھارہ اور بائیس دِن میں سنتت جوَر یا تو دُور ہو جاتا ہے۔ یا مریض کو ہلاک کر دیتا ہے۔

شُدھی اور اشُدھی کے لحاظ سے سنتت جوَر زیادہ دیر تک بھی رہ سکتا ہے۔ بیماری کے بعد لاغر شُدہ اشخاص کے اُلٹی اغذیات کھانے سے تھوڑا سا دوش بھی کسی دھاتو کا سہارا لے کر بخار کو دوبارہ پیدا کر دیتا ہے۔ جس کی کمی اور بیشی سے ترتیب ہوتی ہے۔ جب وُہ دوش طاقتور ہو جاتا ہے۔ تو وُہ اپنے وقت پر بخار کو پیدا کر دیتا ہے۔ اور جب اُس کا اندر کم ہو جاتا ہے۔ تو بخار بھی دُور ہو جاتا ہے۔ اُس دوش کے کم ہو جانے پر جوَر ہلکا ہو کر رس وغیرہ دھاتوؤں میں جا چھپتا ہے۔ اور چھپے ہوئے ہونے کی وجہ سے وُہ اندر ہی اندر دُبلا پن۔ رنگت کی تبدیلی اور بے حسی وغیرہ شکایات کو پیدا کر دیتا ہے۔

رس کے بہانے والے سروتوں کے مُنہ کھلے اور قریب تر ہونے کی وجہ سے وُہ دوش فوراً ہی سارے جسم میں پھیل کر سنتت جور کو پیدا کر دیتا ہے

سنت جُوَر اِس کے برعکس سنت جوَر ہوتا ہے۔

وِشم جُوَر کا آغاز۔ عمل اور وقت سب ہی بے ترتیب ہوتے ہیں۔ اور وُہ دیر تک رہتا ہے۔

رکت (خون) کا سہارا پکڑنے والا دوش بالعموم سنت جُوَر کو پیدا کرتا ہے۔ اور وہ دِن رات میں دو مرتبہ ہُوا کرتا ہے۔

انیہ دِیُدِ جُوَر دِن رات میں صرف ایک ہی مرتبہ ہوتا ہے۔ اور اُس میں دوش مانس کا سہارا لئے ہوتا ہے۔

ترتیک جُوَر کا دوش سیدا کے لے جانیوالی ناڑیوں میں ہوتا ہے اور وُہ ایک دِن۔ کے فرق سے ہُوا کرتا ہے۔ اگر اُس میں پت دات کا غلبہ ہو۔ تو وُہ سر کو۔ اگر کف پت کا غلبہ ہو۔ تو وُہ مُم کی ہڈّی کو اور اگر وات کف کا غلبہ ہو۔ تو پُشت کو پکڑ لیتا ہے (تکلیف زدہ کر دیتا ہے)۔ رِشیوں نے اسے "اوپیا ہانتر" کے نام سے بھی مخاطب کیا ہے۔

چتُر تھک جُوَر سیدا۔ مجّا یا ہڈّی میں ٹھہرا ہُوا دوش چتُر تھک جُوَر کو پیدا کر دیتا ہے۔ بعضوں کی رائے ہے۔ کہ وُہ صرف مجّا ہی میں ٹھہرا ہوتا ہے۔ وُہ پربھاؤ کے لحاظ سے دو قسم کا ہوتا ہے۔ یعنی اگر اُس میں کف کا غلبہ ہو۔ تو ٹانگوں سے تکلیف شروع ہوتی ہے۔ اور اگر وات کا غلبہ ہو۔ تو تکلیف کا آغاز سر سے ہوتا ہے۔

ہڈّی اور مجّا دونوں میں دوش کے ہونے کی وجہ سے جو جُور پیدا ہوتا ہے اُسے چتُر تھک وِپرییا کہتے ہیں۔ اور وُہ تین طرح کا ہوتا ہے

(۱) وات پردھان (۲) پت پردھان اور (۳) کف پردھان

اِس میں بخار دو دن آتا ہے۔ اور ایک دن آرام رہتا ہے۔

وات وغیرہ دوشوں کی طاقت اور کمزوری آہار اور بیوہار پر انحصار رکھتی ہے۔ اور بخار ان دوشوں پر منحصر ہوتا ہے۔

بخار پرُش کی طاقت اور پچھلے جنم کے کرموں کا بھی اثر پڑتا ہے۔

دوش۔ دُوشیہ (دھاتو)۔ رِتو۔ دن اور رات نیز من اور اِندریوں کے دشیوں کی طاقت کے لحاظ سے بخار اپنے اپنے اوقات پر ہو جاتا ہے۔

اُترنے کے وقت بخار دوشوں اور دھاتوؤں میں ہل چل مچا دیتا ہے جس سے بیمار کا سانس جلدی جلدی آنے لگ جاتا ہے۔ اُسے پسینہ آتا ہے آواز کے ساتھ قے ہوتی ہے۔ وُہ کروٹیں بدلتا، کانپتا اور بکواس کرتا ہے۔ اُس کے چہرے کا نُور زائل ہو جاتا ہے۔ اور بعض اعضا گرم اور بعض سرد ہو جاتے ہیں۔ ہوش وحواس ٹھکانے نہیں رہتے۔ بخار کی تیزی سے وُہ دُکھی ہو کر ایسا معلوم ہوتا ہے۔ گویا غُصّے میں بھرا ہُوا ہے۔ اور اُسے پتلا۔ دوش والا۔ آواز دار اور زور سے پاخانہ آتا ہے۔

بخار کے دُور ہو جانے کی علامات بخار کے دُور ہو جانے پر مریض کا جسم ہلکا ہو جاتا ہے۔ اُس کی تکان۔ سستی اور تپش دُور ہو جاتی ہے۔ مُنہہ پک جاتا ہے۔ آنکھیں اور کان وغیرہ کُھل جاتے ہیں۔ بے چینی نہیں رہتی پسینہ خُوب آتا ہے۔ چھینک آتی ہے۔ من وغیرہ ٹھکانے پر آ جاتے ہیں۔ کھانے کی خواہش پیدا ہو جاتی ہے۔ اور سر میں کھجلاہٹ ہونے لگتی ہے۔ یہ سب بخار کے دُور ہو جانے کی علامات ہیں ؏

تیسرا ادھیائے

(رکت پت۔ کاس (کھانسی) نزلہ)

اسباب نہائت گرم۔ تیز۔ چرپری۔ ترش۔ نمکین اور جلن افزا اشیا نیز کودوں اور اُڑد آلک کے کھانے یا ان سے بنی ہوئی اشیاء کے کثرت استعمال سے بگڑا ہوا پت خون میں بل جاتا ہے۔ اور یہ دونوں بل کر سارے جسم میں پھیل جاتے ہیں۔

پت خون سے پیدا ہونے۔ اُس کے ساتھ ملے ہونے۔ اُس سے خراب ہوجانے نیز بُو اور رنگت میں اُس کا سا ہونے سے خون میں جلدی بل جل جاتا ہے۔ جو خون کے مقامات پلیہہ (تلی) اور یکرت (جگر) سے بہتا ہے۔

پُورب رُوپ گرانیٔ سر۔ عدم اشتہا۔ سردی کی رغبت۔ منہ سے دُھواں سا نکلنا۔ ذائقے کا ترش ہونا۔ قے آنا۔ قے سے بدبو کا آنا۔ کھانسی۔ دمہ۔ سر چکرانا۔ تکان۔ منہ میں سے دھبے۔ خون اور مچھلی کی سی بُو آنا۔ آواز کا بیٹھ جانا۔ آنکھوں کا سُرخ۔ زرد یا سبز ہو جانا۔ نیلے۔ سُرخ۔ اور زرد رنگوں میں تمیز نہ کرسکنا اور خواب میں انہی رنگوں کا دیکھنا یہ رکت پت کی علامات قبل المرض کہلاتی ہیں۔

اُوپر کی طرف کا رکت پت ناک۔ آنکھوں۔ کانوں اور منہ کے راستے سے خارج ہوتا ہے۔ اور نیچے کا پاخانہ اور پیشاب سے نکلتا ہے۔ اور بہت بڑھا ہوا رکت پت مساموں سے باہر نکل آتا ہے۔

جو رکت پت اُوپر کے راستوں سے خارج ہوتا ہے۔ وہ سادھیہ (قابل علاج) ہوتا ہے۔ کیونکہ اُس میں کف کا زور ہوتا ہے۔ جو جلاب دینے سے دُور ہو جاتا ہے۔ اگرچہ پت کے بہُت سے علاج ہیں۔ لیکن جلاب سب سے اچھا طریقہ ہے۔ کیونکہ اُس کے ساتھ ہی اس سے کف کی بھی صفائی ہو جاتی ہے جو پت کا مددگار کہلاتا ہے۔

جس رکت پت کا کف شُدھ ہو گیا ہو۔ اُس کیلئے میٹھے کاڑھے مفید ہوتے ہیں۔ یا کڑوی اور کسیلی اشیا جو کہ سوبھاؤ سے ہی کف کو دُور کرتی ہیں۔

جو رکت پت نیچے کے راستوں سے خارج ہوتا ہے۔ وہ یاپیہ[1] کہلاتا ہے کیونکہ وہ وات سے پیدا ہوتا ہے۔ اور اُس کا علاج قے کرانا ہے۔ تاکہ دوش اُوپر کو رجوع کر آئیں۔ لیکن اس کے علاج بہت تھوڑے ہیں۔ اور قے بھی اس کا کوئی اعلےٰ علاج نہیں ہے۔ کیونکہ وات جو کہ اس کا اصلی باعث ہے۔ قے سے اس کا دفعیہ نہیں ہو سکتا۔ نہ ہی اس میں کسیلی اور کڑوی اشیاء فائدہ دیتی ہیں۔ اس کے بدلے تو صرف میٹھی اشیاء ہی فائدہ مند ادویات ہیں۔

جو رکت پت کف وات سے پیدا ہوتا ہے۔ وہ اُوپر اور نیچے دونو طرف سے خارج ہوتا ہے۔ اور اسادھیہ (لا علاج) ہوتا ہے۔ کیونکہ اُس کے پرتی لوم (اُلٹے اخراج) کی کوئی تدبیر نہیں ہے۔ اور متضاد ہونے کی وجہ سے کوئی علاج بھی نہیں ہوتا۔ کیونکہ اُس کے اخراج کے بدلے

[1] یعنی جب تک اُسکا علاج ہوتا رہے۔ بیماری سے آرام رہتا ہے۔ جب علاج چھوڑ دیا جائے۔ تو پھر بیماری زور کر آتی ہے۔

سنشودھن (اندرونی صفائی کرنے والی) ادویات کوئی کام نہیں دے سکتیں۔ اور نہ ہی پرتی لوم دوائیں بھی اس میں کارگر ہو سکتی ہیں۔ اس طرح اس کے دفعیہ کا کوئی بھی علاج نہیں ہے۔

تینوں دوشوں۔ کے ملے ہونے کی صورت میں سب کو دور کرنے والی دوائی مفید ہوتی ہے۔ ایسی حالت میں اُن دوشوں کے لے جانیوالی سراؤں سے خون نکلوانا سب سے اچھا علاج ہے۔

اِس کے عوارض (اُپدرو) کا بیان ۲۲ ودکرتی وگیان ۲۲ نامی ادھیائے میں لکھا جا چکا ہے۔

جن میں سے سب سے زیادہ نقصان پہنچانے والی کھانسی ہے۔ اِس لئے سب سے پہلے اُس کا علاج بتایا جاتا ہے۔

کھانسی پانچ قسم کی ہوتی ہے:۔

(۱) واتج (۲) پتج (۳) کفج (۴) کھشتج اور (۵) کھشیج

یہ سب بہ ترتیب ایک سے دوسری طاقتور ہیں۔ اور آخر کار سب کی سب کھشیج کاس کی شکل میں جا تبدیل ہوتی ہیں۔

کھانسی کے پوُرب روپ یہ ہیں۔ گلے میں خراش۔ عدم اشتہا اور گلے میں کانٹے پڑ جانا۔ انکو کھانسی کی علامات قبل المرض سمجھنا چاہیئے۔

بگڑی ہوئی وات نیچے سے اُٹھ کر اُوپر کی طرف جاتی ہوئی چھاتی میں پہنچکر چھاتی اور گلے کو دباتی ہوئی سر کے سروتوں کو پُر کر کے اعضائے بدن کو اُوپر کی طرف اُٹھاتی ہوئی آنکھوں کو باہر نکال کے پیٹھ۔ چھاتی اور پسلیوں میں تکلیف دیتی ہوئی اور کانسی کے برتن کی سی آواز

اڑتی ہوئی منہ کے راستے باہر نکل جاتی ہے۔ یا تیزد وائیوں کے مختلف اسباب اور مختلف مقامات پر مختلف اثر کرنے کی وجہ سے مختلف تکلیف اور مختلف آواز والی کھانسی پیدا ہوتی ہے۔

واتج کھانسی :- وات کے بگاڑنے والی اشیاء سے بگڑی ہوئی وات چھاتی گلے اور منہ کو خشک کر دیتی ہے۔ دل۔ پسلیوں۔ چھاتی اور سر میں درد۔ بے خبری اور بے قراری پیدا کر دیتی ہے۔ جس سے آواز بیٹھ جاتی ہے بڑے زور کی خشک کھانسی ہوتی ہے۔ بہت درد ہوتا ہے۔ آواز نہایت زور سے آتی ہے۔ رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور بڑی مشکل سے خشک بلغم خارج ہوتی ہے۔

پتج کھانسی میں آنکھیں زرد ہو جاتی ہیں۔ منہ سے بلغم بھی زرد نکلتی ہے۔ منہ کا ذائقہ کڑوا ہو جاتا ہے۔ بخار ہوتا ہے۔ سر چکراتا ہے۔ ... میں خون اور پت کا ... ہوتا ہے۔ پیاس بہت لگتی ہے آواز بگڑ جاتی ہے۔ گلے سے دھواں سا نکلتا محسوس ہوتا ہے۔ ... مستی چھا جاتی ہے۔ اور کھانسی کے زور میں تارے دکھائی دینے لگتے ہیں۔

کفج کھانسی سے چھاتی اور سر میں تھوڑا تھوڑا درد ہوتا ہے۔ دل میں چپ چپاہٹ اور بھاری پن آجاتا ہے۔ گلے میں کوئی چیز لگی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ اور ایسا محسوس ہوتا ہے۔ گویا لیپ کیا گیا ہے۔ زکام۔ قے اور عدم اشتہا کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے۔ رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور کھانسی کے بعد گلے میں سے گاڑھی۔ چکنی اور سفید کف خارج ہوتی ہے۔

گھشتج کھانسی:- لڑائی وغیرہ جوکھوں کے کام ہمت سے بڑھ کر عمل میں لانے سے چھاتی کے اندر کی طرف زخم ہوجاتا ہے۔ جس میں وائو پیدا ہوکر بڑھ جاتی ہے۔ اور اس کے ساتھ پت بھی شامل ہوتا ہے جس کی وجہ سے کھانسی ہوتی ہے۔ اور بلغم کے ساتھ ملا ہوا زرد سیاہ خشک۔ منجمد اور سڑا ہوا خون خارج ہوتا ہے۔ تھوک بکثرت نکلتا ہے گلے میں درد ہوتا ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ گویا چھاتی پھٹ گئی ہے۔ تیز سوئیاں سی چبھتی معلوم ہوتی ہیں۔ پوروں میں درد ہوتا ہے بخار۔ دمہ۔ پیاس۔ آواز کے بگاڑ۔ لرزہ۔ گلے کے کوچنے اور دل کی شکایات پیدا ہوجاتی ہیں۔ رفتہ رفتہ ویریہ۔ اشتہا۔ حرارت ہاضمہ طاقت اور رنگت زائل ہوجاتی ہے اور ذیابیطس ہوجانے پر اس کے پیشاب کے ساتھ خون بھی بہنے لگتا ہے۔ اور پشت و کمر سکڑ جاتی ہے گھشتج کھانسی کی علامات ہیں

گھشتج کھانسی:- وائو کی زیادتی والے بگڑے ہوئے دھاتو یکشما روگ کے باعث سے بگڑ کر گھشتج کھانسی پیدا کردیتے ہیں۔ جس کے ساتھ پیپ کی سی۔ بدبودار۔ زرد۔ سبز یا سرخ رنگ کی بلغم خارج ہوتی ہے۔ مریض کو اپنی پسلیاں ٹوٹتی ہوئی اور دل گرتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ اچانک سردی اور گرمی کی خواہش پیدا ہوجاتی ہے۔ چکنی غذا کھانے پر بھی مریض کی طاقت کم ہوتی جاتی ہے چہرہ چکنا اور تر و تازہ دکھائی دیتا ہے۔ آنکھیں اور دانت چمکنے لگ جاتے

سلہ دو جوڑوں کے درمیان کی ہڈی

ہیں۔ اس کے بعد کھشئے روگ کی سب علامات نمایاں ہوجاتی ہیں۔ اس کھانسی سے کمزور جسم والے مریض تو ہلاک ہوجاتے ہیں۔ طاقت ور شخص بھی بعض دفعہ اس سے ہلاک ہوجاتے ہیں۔ ورنہ اُن کی یہ کھانسی یاپیہ ہوتی ہے۔

اس طرح کھشتج کھانسی بھی مُہلک اور یاپیہ ہوتی ہے۔ یعنی کمزوروں کو ہلاک کرڈالتی ہے اور طاقتوروں کی یاپیہ ہوتی ہے۔

یہ ہر دو قسم کی موخرالذکر کھانسیاں نئی پیدا شدہ اعلےٰ درجے کی دوائی۔ اچھے تیماردار۔ لائق وید اور بااعتقاد مریض کے ہونے پر قابل علاج ہوتی ہیں۔

الگ الگ وات۔ پت اور کف سے پیدا ہونے والی تینوں قسم کی کھانسیاں قابل علاج (سادھیہ) ہوتی ہیں۔

مگر دو دو دوشوں کے ملنے سے پیدا ہونے والی کھانسیاں یاپیہ ہیں۔ جو کھانسی کہ بڑھاپے میں پیدا ہوجائے۔ اگرچہ وہ سادھیہ (سہل العلاج) بھی ہو۔ مگر عمر کے تقاضے سے یاپیہ (مُشکل العلاج) ہوجاتی ہے۔

اگر کھانسی کے علاج میں دیر کی جائے۔ تو دمہ۔ کھشئے روگ۔ قے اور سُوزش حلق (آواز کا بیٹھ جانا) وغیرہ امراض آگھیرتے ہیں۔ اس لئے اس کے علاج میں دیر نہ کرنی چاہیئے۔

چوتھا ادھیائے

شواس (دمہ) اور ہدھا ہچکی (ندان)

اسباب کھانسی کے بڑھ جانے سے دمہ پیدا ہو جاتا ہے۔ یا دوشوں کے بڑھ جانے سے جو پہلے بیان کئے جا چکے ہیں۔ نیز آم اتیسار۔ قے۔ زہر۔ پانڈو روگ۔ بخار۔ گرد۔ دھوئیں۔ ہوا۔ مرم ستھان پر چوٹ لگ جانے اور نہایت سرد پانی پی لینے سے بھی دمہ ہو جاتا ہے۔

اقسام دمہ کی پانچ قسمیں ہوتی ہیں:۔ (۱) کھشُدر شواس (۲) تمک شواس (۳) چھن شواس (۴) مہان شواس اور (۵) اُردھو شواس۔

جب وات کی رفتار کف کی وجہ سے رک جائے۔ اور اُس کا خراب اثر سارے جسم میں پھیل گیا ہو۔ نیز وہ پران۔ پانی اور غذا کے لے جانے والے سروتوں کو خراب کر دے۔ تو چھاتی میں رکی ہوئی وہ وات آم آشے سے پیدا شدہ شواس (دمے) کو پیدا کر دیتی ہے۔

پُورب روپ دل اور پسلیوں میں درد۔ پران وایو کا ٹھیک طور سے نہ نکلنا۔ اپھارہ اور کنپٹیوں کا مارے درد کے پھٹنا یہ دمے کی علامات قبل المرض (پُورب رُوپ) کہلاتی ہیں۔

کھشُدر شواس:۔ زیادہ مشقت اور کثرت غذا کی وجہ سے بگڑے ہوئے وایو سے جو شواس پیدا ہو جاتا ہے۔ اُسے کھشُدر شواس کہتے ہیں۔ اور وُہ کچھ دیر کے بعد خود بخود ہی دُور ہوتا ہے۔

تمک شواس :- جب وائو رُک کر نسراسروتوں کی طرف لوٹ جاتی ہے۔ تو کف بڑھ کر سر۔ گردن اور چھاتی کو جکڑ لیتا ہے۔ جس سے پسلیوں میں درد ہونے لگتا ہے۔ گھرگھراہٹ کی آواز والی کھانسی پیدا ہو جاتی ہے سستی۔ عدم اشتہا۔ زکام اور پیاس کی شکائت بڑھ جاتی ہے۔ اور بہت تکلیف دینے والا تیز دمہ پیدا ہو جاتا ہے۔ جسے تمک شواس کہتے ہیں۔ جس کے زور سے تحریک کے خارج ہو جانے پر مریض ایک لمحہ کے لئے سُکھی ہو جاتا ہے۔ تمک شواس والا مریض بمشکل لیٹ سکتا ہے کیونکہ لیٹنے کی صورت میں اُس کا سانس مشکل سے نکلتا ہے۔ البتہ بیٹھنے سے اُسے کسی قدر آرام ملتا ہے۔ آنکھیں باہر نکل آتی ہیں پیشانی پسینے سے شرابور ہو جاتی ہے اُسے بہت تکلیف ہوتی ہے منہ سوکھ جاتا ہے۔ اور بار بار گرم چیزوں کی خواہش ہوتی ہے۔ اور لرزہ آتا ہے۔ بادلوں۔ ٹھنڈے پانی۔ مشرقی ہوا اور کف بڑھانے والی چیزوں سے بیماری بڑھ جاتی ہے۔ یہ سب تمک شواس کی علامات ہیں۔

یہ بیماری "یاپیہ" ہوتی ہے۔ لیکن طاقتور شخص کی نئی نئی بیماری سادھیہ (قابل علاج) ہوتی ہے۔

مذکورہ بالا علامات والا تمک شواس جس کے ساتھ بخار اور غشی بھی ہو اور ٹھنڈی چیزوں سے مریض کو سکھ معلوم ہو۔ پرتمک شواس کہلاتا ہے۔

چھن شواس میں سانس ٹوٹ ٹوٹ کر آتا ہے۔ مرم چھیدن کی سی تکلیف ہوتی ہے پسینہ اور غش آتے ہیں۔ اپھارہ ہو جاتا ہے۔ مثانے میں جلن ہوتی ہے۔ پیشاب رک جاتا ہے۔ آنکھیں نیچے کو جھکی اور بے قرار

رہتی ہیں بستی چھائی رہتی ہے۔ ایک آنکھ سُرخ اور مُنہ خُشک رہتا ہے مریض لایعنی بکواس کرتا ہے۔ عاجز آجاتا ہے۔ اُس کے چہرے کا نُور دُور ہوجاتا ہے۔ اور بے سُدھی چھائی رہتی ہے۔

مہان شواس میں بڑے زور سے سانس چلنے کی آواز آتی ہے۔ تکلیف اور بے قراری بہت ہوتی ہے۔ مریض ہمیشہ مست بیل کی طرح ڈکارتا رہتا ہے۔ اُس کا گیان (علم) اور وگیان (تمیز) زائل ہوجاتے ہیں۔ اُس کی آنکھوں اور مُنہ پر بجائیاں چھوٹنے لگتی ہیں۔ چھاتی کو کھنچاوٹ پہنچتی ہے پاخانہ اور پیشاب رُک جاتے ہیں۔ آواز بھرائی ہوئی نکلتی ہے۔ گلا خشک ہوجاتا ہے۔ وُہ بار بار غافل ہوجاتا ہے۔ اور اُس کے کانوں۔ کنپٹیوں اور سر میں سخت درد ہوتا ہے۔

اُوردھو شواس میں مریض لمبا اور اُوپر کو سانس لیتا ہے۔ اور وُہ نیچے کو سانس نہیں لے سکتا۔ کف کی وجہ سے اُس کے مُنہ کے تمام سروت رُک جاتے ہیں۔ اُس میں بگڑی ہوئی وات کا بہت زور ہوتا ہے۔ وُہ اُوپر ہی کو دیکھتا رہتا ہے۔ اُس کی آنکھیں چاروں طرف ڈانواں ڈول رہتی ہیں۔ اور چکر کھاتے ہوئے کی طرح دیکھتا ہے۔ اُسے ایسی تکلیف ہوتی ہے۔ جیسے کوئی مرم ستھان کاٹا جارہا ہے۔ اور اُس کی آواز رُک جاتی ہے دمے کی مذکورہ بالا اقسام کی علامات جب تک پُورے طور پر نمایاں نہ ہوں۔ وُہ سادھیہ (سہل العلاج) رہتی ہیں۔ لیکن جب اُنکی علامات پُورے طور سے نمایاں ہوجائیں۔ تو وُہ اسادھیہ (لاعلاج) ہوجاتی ہیں اور مریض کو ہلاک کر ڈالتی ہیں۔

ہچکی کے اسباب۔ علامات قبل المرض اور اقسام بھی دمے ہی کی مانند سمجھنی چاہئیں۔

ہچکی کی پانچ اقسام یہ ہیں:۔(۱) جُھکت اور بھوا (۲) کھُشُدرا (۳) یملا (۴) مہتی اور (۵) گنبھیرا

جُھکت اور بھوا ہدما:۔ جلدی سے بے ترتیب۔ رُوکھی۔ تیز۔ کھُردری اور غیر مفید اغذیات و اشربات سے خراب شُدہ وات جُھکت اور بھوا ہچکی کو پیدا کر دیتی ہے۔ جس میں درد نہیں ہوتا۔ آواز ہلکی ہوتی ہے اور وُہ چھینک کے بعد پیدا ہوتی ہے۔ یہ ہچکی مفید اغذیات و اشربات کے استعمال سے خود بخود ہی دُور ہو جاتی ہے۔

کھُشُدرا ہدما:۔ مشقّت اُٹھانے کی وجہ سے الپ وایُو کھشدرا ہچکی کو پیدا کر دیتی ہے۔ یہ جترو مُول سے پیدا ہوتی ہے۔ اس کا زور بہُت کم ہوتا ہے۔ اس میں زیادہ تکلیف نہیں ہوتی۔ مشقّت اُٹھانے سے یہ بڑھ جاتی ہے۔ اور غذا کھانے سے کم ہو جاتی ہے۔

یملا ہدما:۔ یہ ہچکی کھانا کھانے کے بہُت دیر بعد جبکہ کھانا ہضم ہونے پر آ... یا ہضم ہو چکے۔ دوہرے ویگ سے شروع ہوتی ہے۔ اس سے ... اور گردن میں لرزہ پیدا ہو جاتا ہے۔ پیٹ اپھر جاتا ہے پیاس ... تی ہے۔ بکواس۔ قے اور اسہال کی شکائت پیدا ہو جاتی ہے آنکھیں بے ڈھول ہو جاتی ہیں۔ اور جمائیاں آتی ہیں۔ اسے پرنام ... اور ویننی بھی کہتے ہیں۔

مہتی ہدما۔ اس ہچکی میں ابرو اور کنپٹیاں جکڑ جاتی ہیں۔ آنکھیں سُرخ

اور بیقرار ہو جاتی ہیں۔ جسم اکڑ جاتا ہے۔ آواز رُک جاتی ہے۔ قوّت حافظہ ماری جاتی ہے۔ اور حواس گُم ہو جاتے ہیں۔ غذا کا راستہ رُک جاتا ہے۔ مرم بیقرار ہو جاتے ہیں۔ پُشت جھُک جاتی ہے۔ اور جسم سُوکھ جاتا ہے۔ یہ "مہاہدما" بڑی گہری۔ بلند آواز والی تو بڑے زور والی اور نہائت طاقتور ہوتی ہے۔

گنبھیر اہدما پکو آشئے یا ناف سے شروع ہوتی ہے۔ اِس کی علامات مہاہدما کی سی ہوتی ہیں۔ اِس میں بار بار جمائیاں اور انگڑائیاں آتی ہیں۔ اور مریض کی آواز بہت گہری اور گھنٹے وغیرہ کی سی ہو جاتی ہے۔

اِن پانچوں میں سے اول الذکر دو تو سادھیہ (قابلِ علاج) اور موخرالذکر دو تو اسادھیہ (ناقابلِ علاج) ہوتی ہیں۔

اگر ہیلا کی ساری علامات نمایاں ہو جائیں۔ تو وہ بھی ناقابل علاج ہو جاتی ہے۔

جس شخص کے جسم میں آم (کچّا رس) جمع ہو رہا ہو۔ جس کا جسم سُست ہو جو نہائت زانی ہو۔ بیماری سے جس کا جسم کمزور ہو گیا ہو۔ یا جو فاقہ کشی کی وجہ سے کمزور ہو رہا ہو۔ اِن تمام اشخاص کی ہچکی لا علاج ہوتی ہے۔ جُملہ امراض انسان کی ہلاکت کے لئے بنائی گئی ہیں۔ لیکن وہ ایسی جلدی انسان کو ہلاک نہیں کر سکتیں جس جلدی سے کہ دمہ اور ہچکی سے مریض چل بستا ہے۔ یہ گویا موت کے قاصد ہیں۔ اِس لئے اِن کا علاج بہت جلد شروع کر دینا چاہیئے ✦

پانچواں ادھیائے

راج یکھشما آدی ندان

یہ مرض بہت بیماریوں کے بعد میں نمایاں ہوتا ہے۔ اور بہت بیماریوں کا پیش خیمہ ہے۔ اسے راج یکھشما۔ کھشئے روگ۔ شوش روگ اور روگ راج بھی کہتے ہیں۔ چونکہ یہ بیماری پہلے پہل نکھشتروں اور دوجوں کے راجہ چندرماں کو لاحق ہوئی تھی۔ اسلئے اسے راج یکھشما کہتے ہیں۔

کھشئے روگ اسکا نام اسلئے ہے۔ کہ جسم اور ادویات کے زائل ہو جانے پر بھی یہ زائل ہونے میں نہیں آتا۔

چونکہ یہ رس وغیرہ دھاتوؤں کو خشک کر دیتا ہے اس سبب سے اسے "شوش" کہتے ہیں۔

سارے امراض میں سے چونکہ یہ ایک نمایاں روگ ہے۔ اس لئے یہ روگ راج کہلاتا ہے۔

اسباب: اس کے چار باعث ہوتے ہیں:۔

(۱) حوصلہ یعنی جسم یا بانی کے ساتھ اپنی طاقت سے بڑھ کر کام کرنا

(۲) ویگوں (حوائج ضروریہ) کا روکنا

(۳) دیرج۔ اوج اور چکناہٹ کا زائل ہو جانا

(۴) کھانے پینے کے ٹھیک طریقے کو چھوڑ دینا

ان چاروں بواعث سے وائو بڑھ جاتی ہے۔ اور پت وکف کو سب

طرف سے ابھار کر جسم کے جوڑوں میں داخل ہو کر اور اُن کی سراؤں میں خرابیاں برپا کر کے سراؤں کے منہ بند کر دیتی یا غیر معمولی طور پر پھیلا دیتی ہے۔ اور اوپر نیچے یا ترچھی طرف جاتی ہوئی مختلف بیماریاں پیدا کر دیتی ہے۔

پورب رُوپ زکام۔ چھینکوں کا بکثرت آنا۔ منہ سے رالوں کا بہنا۔ منہ کا ذائقہ میٹھا ہو جانا۔ حرارتِ ہاضمہ کا کمزور اور جسم کا سُست ہو جانا۔ کھانے پینے کی چیزوں کے پاک صاف ہونے پر بھی اُن کی ناپاکی کا خیال کرنا۔ کھانے پینے کی چیزوں میں بالعموم مکھیوں۔ تنکوں اور بالوں کا گرنا۔ جی متلانا۔ قے آنا۔ عدم اشتہا۔ کھاتے پیتے بھی کمزور ہوتے جانا۔ اپنے ہاتھوں کو دیکھتے رہنا۔ منہ اور پاؤں پر ورم ہو جانا۔ آنکھوں میں سفیدی آ جانا۔ بانوؤں کا برمان (مقدار) جاننے کی خواہش پیدا ہوتا چنگے بھلے جسم میں خرابیاں نظر آنا۔ شراب نوشی گوشت خوری اور عورتوں کی رغبت بڑھ جانا۔ طبیعت میں گھر نیادر[1] (بےعزتی) آجانا۔ سر کا کپڑوں وغیرہ سے ڈھانپنا۔ ناخنوں اور بالوں کا بہت بڑھ جانا۔ خواب میں پتنگ۔ چھپکلی۔ سانپ۔ بندر۔ چوپائے جانوروں اور پرندوں سے ترسکار ہونا۔ خواب میں بالوں۔ ہڈیوں۔ دھان کے چھلکوں اور راکھ کے ڈھیروں پر چڑھنا۔ خواب ہی میں گاؤں اور دلیشوں کا سنسان دکھائی دینا۔ پانی والے مقامات کا سوکھا ہوا نظر آنا۔ پہاڑوں اور ستاروں کا گرتے دیکھنا اور جلتے ہوئے درختوں

---

[1] بے عزتی۔ توہین

کا نظر آنا یہ سب راج یکشما کے پورب رُوپ (علامات قبل المرض) ہوتے ہیں۔

علامات زکام۔ دمہ۔ کھانسی۔ کندھوں اور سر میں درد۔ آواز کی شکستگی اور عدم اشتہا۔ یہ علامات جسم کے اوپر کے حصے میں ٹھہرے ہوئے دوش کی وجہ سے ہوتی ہیں۔

نیچے کے حصے کے دوش کی وجہ سے پاخانہ ٹوٹ ٹوٹ کر آتا ہے اور خشک ہو جاتا ہے۔ کوشٹ کے دوش کی وجہ سے قے آتی ہے۔ اطراف کے دوش کی وجہ سے پسلیوں میں درد ہوتا ہے۔ اور سندھیوں کے دوش کی وجہ سے بخار پیدا ہو جاتا ہے۔

یہ گیارہ راج یکشما کی علامات ہیں۔

اُپدرَو (عوارض) گلے کا بیٹھ جانا۔ چھاتی میں درد۔ جمائیاں آنا۔ اعضا شکنی۔ تھوک کا آنا۔ حرارت ہاضمہ کا کمزور ہو جانا اور منہ میں سے بدبو کا آنا یہ سات راج یکشما کے اُپدرو ہوتے ہیں۔

مختلف دوشوں کی خرابیاں راج یکشما میں واتھ کے غلبے کی وجہ سے سر۔ پسلیوں اور کندھوں میں درد ہوتا ہے۔ اعضا شکنی ہوتی ہے۔ گلا بیٹھ جاتا ہے۔ اور آواز ٹوٹ جاتی ہے۔

پت کے غلبے کی وجہ سے ہاتھ۔ پاؤں اور کندھے جلتے ہیں۔ دست۔ خونی قے اور منہ سے بدبو آتی ہے۔ بخار آگھیرتا ہے۔ اور مستی سی چھائی رہتی ہے۔

کف کے غلبے کی وجہ سے ارُچی۔ قے۔ کھانسی۔ سر اور اعضا میں گرانی

ہوتی ہے۔ مُنہ سے رالیں گرتی ہیں۔ زُکام اور دمہ ہو جاتا ہے۔ آواز بیٹھ جاتی ہے۔ اور حرارتِ ہاضمہ کم ہو جاتی ہے۔

دوشوں میں سے کف کی زیادتی۔ حرارت ہاضمہ کی کمزوری اور لیس کی کثرت کی وجہ سے سروتوں کے مُنہ بند ہو جاتے ہیں۔ اور دھاتوؤں کی حرارت کم ہو جاتی ہے۔ اس لئے رس اپنے ہی مقام میں جلتا رہتا ہے۔ اور مختلف عوارض کو پیدا کر دیتا ہے۔ چونکہ اُس سے ماس وغیرہ دھاتو نہیں بن سکتے۔ اس لئے وُہ اُوپر کے راستے سے خارج ہو جاتا ہے۔

چونکہ راج یکھشما کے مریض کی غذا پیٹ ہی کی حرارت سے ہضم ہوتی ہے۔ پس اُس کا جزوِ کثیر پاخانہ اور پیشاب وغیرہ بن کر خارج ہوتا ہے اس لئے وُہ دھاتوؤں کو طاقت نہیں دے سکتا۔ جب غذا کا رس خون بھی نہیں بن سکتا۔ تو اُس سے ماس وغیرہ کیونکر بن سکتے ہیں؟

کھشئے روگی صرف پاخانے کی رکاوٹ سے ہی زندہ رہتا ہے۔ اگر پاخانے کی رکاوٹ دور ہو جائے۔ یعنی اسہال شروع ہو جائیں۔ تو اُس کا بچاؤ محال ہو جاتا ہے۔

مریض جب اس قدر لاغر ہو گیا ہو۔ کہ بیماری اور دوائی کے زور کو بھی برداشت نہ کر سکے۔ تو اگرچہ مرض کی علامات تھوڑی بھی نمایاں ہوں وُہ اسادھیہ (لاعلاج) ہوتا ہے۔

لیکن خلاف ازیں طاقتور مریض میں اگر ساری علامات بھی دکھائی دیں۔ تو وَید کو اُس کے علاج سے ہرگز نہ کترانا چاہیئے۔

سُوز بھید | چھ قسم کا ہوتا ہے:۔ واتج۔ پتج۔ کفج۔ سنّپاتج۔

کھشیج اور میدج۔
واتج سوزبھید میں گلا کانٹوں سے بھرا معلوم ہوتا ہے۔ اور مرغن و گرم اشیا موافق آتی ہیں۔
پتج سوزبھید میں تالو اور حلق میں سوزش ہوتی ہے دونو مقام خشک ہو جاتے ہیں۔ اور کسی کا بولنا برداشت نہیں ہو سکتا۔
کفج سوزبھید میں گلا لیس سے بھر جاتا ہے۔ آواز مدھم پڑ جاتی ہے رُک رُک کر نکلتی ہے۔ اور گھر گھراہٹ ہوتی ہے۔
سنپاتج سوزبھید میں مذکورہ بالا تینوں دوشوں کی ملی جُلی علامتیں پائی جاتی ہیں۔
کھشیج سوزبھید میں گلے کا مرم دبا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ اور گلے میں سے دھواں سا نکلتا ہے۔
میدج سوزبھید میں کفج سوزبھید کی سی علامات پائی جاتی ہیں۔ اور مریض کی گفتگو مشکل سے سمجھ میں آتی ہے۔ یہ اسادھیہ (لاعلاج) مرض ہے
اروچی (عدم اشتہا) پانچ قسم کی ہوتی ہے۔ زبان اور دل کے تینوں دوشوں سے واتج۔ پتج۔ کفج تین طرح کی۔ چوتھی سنپاتج اور پانچویں من کے سنتاپ سے پیدا ہوتی ہے۔
منہ کا ذائقہ وات۔ پت اور کف کی خرابیوں میں بہ ترتیب کسیلا کڑوا اور شیریں ہوتا ہے۔ سنپات میں بے رس اور افسوس و غصے وغیرہ کی حالت میں دوشوں کے مطابق ہوتا ہے۔
قے بھی پانچ قسم کی ہوتی ہے۔ واتج۔ پتج۔ کفج۔ سنپاتج اور پانچویں

دِدشٹ ارتج (یعنی اُن چیزوں کے استعمال سے پیدا ہونے والی۔ جن سے طبیعت کو نفرت آتی ہو)

اُدان وایُو خراب ہوکر جب دوشوں کو اُوپر کی طرف لے جاتی ہے۔ تب قے آتی ہے۔

سب قسم کی قے میں جی متلاتا ہے۔ مُنہ کا ذائقہ نمکین ہوجاتا ہے۔ رالیں گرتی ہیں۔ اور ارچی ہوتی ہے۔

واتج قے میں وایُو ناف اور پیٹھ میں درد کر کے غذا کو اطراف میں پھینک دیتی ہے۔ اور اس صُورت میں ٹکڑے ٹکڑے ہوکر تھوڑی تھوڑی۔ جھاگدا۔ کسیلی۔ آواز اور ڈکار کے ساتھ سیاہ اور صاف قے آتی ہے۔ جس میں کھانسی ہوتی ہے۔ مُنہ سُوکھتا ہے۔ دل اور سر میں درد ہوتا ہے۔ تکان ہوجاتی ہے۔ اور آواز تکلیف سے نکلتی ہے۔

پتج قے میں کھشار کے پانی کی طرح خاکی۔ سبز اور زرد رنگ کی قے آتی ہے۔ جس میں خُون کی بھی آمیزش ہوتی ہے۔ مُنہ کا ذائقہ کھٹا اور چرپرا سا ہوتا ہے۔ وہ قے گرم ہوتی ہے۔ اور اُس میں پیاس۔ غشی۔ تپش اور جلن بھی ہوتی ہے۔

کفج قے میں چکنی۔ گاڑھی۔ ٹھنڈی۔ کف کے ریشوں والی میٹھی نمکین۔ بکثرت اور لگاتار قے آتی ہے۔ رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔ مُنہ سُوج جاتا ہے۔ مُنہ کا ذائقہ شیریں ہوتا ہے۔ غنودگی متلی اور کھانسی ہوتی ہے۔

سنپاتج قے میں مندرجہ بالا سب دوشوں کی ملی جُلی علامات پائی جاتی ہیں۔

جس قے میں ارشٹ (علاماتِ مرض الموت) نظر آئیں۔ اُس کا علاج نہ کرنا چاہیئے۔

دُوِشٹ ارتھ یوگجا قے مکروہ۔ بدبودار۔ غیر متعفّن اور طبیعت کو نفرت دلانے والی اشیا کے دیکھنے یا سُننے سے آتی ہے۔ اس میں دل بہت دُکھی ہوتا ہے۔ اور چیت میں گھبراہٹ پیدا ہو جاتی ہے۔

بڑھائے شکم کی وجہ سے۔ پیاس کے سبب۔ آم (کچے رس) کے باعث اور حاملہ کو حمل کی وجہ سے جو قے آتی ہے۔ اُن سب کو الگ الگ دوشوں کے لحاظ سے معلوم کرنا چاہیئے۔

دردِ شکم۔ لرزہ اور متلی والی قے کو "کریمج" سمجھنا چاہیئے۔ اُس میں کریمج اور ہردروگ کی بھی علامات پائی جاتی ہیں۔

ہردروگ | پانچ ہوتے ہیں۔ ان کی پیدائش کے بھی وہی اسباب ہیں۔ جو گلم کے ندان میں بیان کئے جا چکے ہیں۔

واتج ہردروگ میں ہردے میں سخت درد ہوتا ہے۔ سوئیاں چبھنے پھٹنے اور ٹوٹنے کی سی تکلیف ہوتی ہے۔ ہردا سُوکھتا۔ جکڑا ہوا سا جس اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ گویا بہہ رہا ہے۔ اچانک عاجز ہو جاتا ہے۔ افسوس۔ غصّہ۔ آواز کو برداشت نہ کرسکنا۔ لرزہ۔ دلیش[1] موہ (مستی)۔ سانس کا رُک جانا اور نیند کا کم ہو جانا وغیرہ شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔

پتج ہردروگ۔ پیاس۔ چکّر آنا۔ غشی جلن۔ پسینہ۔ مُنہ کا ذائقہ

---

[1] ایسا معلوم ہونا کہ گویا دل پر لیپ کر دیا گیا ہے۔

کھٹا ہو جانا۔ تکان۔ امل پت کی قے۔ دھواں سا اُٹھنا۔ تندی چھا جانا اور بخار یہ پتج ہردروگ کی علامات ہیں۔

کفج ہردروگ۔ دل کی جکڑاہٹ۔ گرانی دل پتھر کی مانند معلوم ہونا۔ کھانسی۔ حرارت ہاضمہ کی کمزوری۔ تھوک کا آنا۔ نیند، سستی۔ اروچی اور بخار یہ کفج ہردروگ کی علامات ہیں۔

سنپاتج ہردروگ:۔ مندرجہ بالا تینوں قسم کے ہردروگوں کی ملی جلی علامات پائی جاتی ہیں۔

کرمی ہردروگ:۔ آنکھوں کا سیاہ پڑ جانا۔ آنکھوں تلے اندھیرا چھا جانا۔ جی متلاتے رہنا۔ منہ کا سوکھنا۔ کھجلاہٹ۔ بلغم کا خارج ہونا اور ہردے کا آری سے چیرے جاتے معلوم ہونا "کرمج ہردروگ" کی علامات ہیں۔ یہ بہت زود اثر اور سخت بیماری ہے۔ اس لئے اس کے علاج میں دیر نہ کرنی چاہیئے۔

ترشنا (پیاس) پیاس چھ قسم کی ہوتی ہے۔ واتج۔ پتج۔ کفج۔ سنپاتج۔ رس کشیج اور اُپ سرگج۔

سب قسم کی پیاس کی اصلی وجہ بالعموم وات پت ہی ہوتے ہیں۔ جب سومیہ دھاتو کے خشک ہو جانے سے اُن کی تیزی بڑھ جاتی ہے۔ تو سارا جسم چکر کھاتا ہے۔ کانپتا ہے۔ تپتا اور جلتا ہے۔ سستی چھا جاتی ہے اور زبان کی جڑ، حلق، کلوم اور تالو کی پانی بہانے والی نالیوں میں خشکی پیدا ہو کر پیاس لگ آتی ہے۔

سلہ سرد۔ مرطوب

عام علامات - منہ کا سوکھنا - پانی سے سیر نہ ہونا - غذا سے نفرت آواز کا کمزور ہو جانا گلے - ہونٹ اور زبان کا سخت ہو جانا - زبان کا باہر نکل آنا - تکان - بکواس اور جیت دبو نش اور شوش - انگ ساد - اور بہراپن وغیرہ ان عوارض کا پیدا ہو جانا - جو پیاس کے روکنے سے پیدا ہوتے ہیں - اور جن کا بیان نعوگان رت پادینہ ادھیائے میں کیا جا چکا ہے۔

وات ترشنا میں مندرجہ ذیل علامات پائی جاتی ہیں :- لاغر ہو جانا - عاجز ہو جانا کنپٹیوں میں سوئی چبھنے کا سا درد ہونا - سر میں چکر آنا - قوت شامہ کا زائل ہو جانا منہ کا بےذائقہ پن - قوت سامعہ - نیند اور طاقت جسمانی کا گھٹ جانا اور ٹھنڈے پانی کے پینے سے پیاس کا بڑھ جانا - یہ وات ترشنا کی علامات ہیں۔

پت ترشنا سے غش آجاتا ہے - منہ کا ذائقہ کڑوا ہو جاتا ہے - آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں - منہ دکھتا رہتا ہے - جلن ہوتی ہے - اور دھواں بکثرت نکلتا ہے۔

کفج ترشنا میں کف پانی بہانے والی ناڑیوں میں جا کر روک لیتا ہے - جس سے کف سرو تووں میں کیچڑ کی طرح جم کر سوکھ جاتا ہے - جس سے گلے میں کانٹے پڑ جاتے ہیں - نیند زیادہ آتی ہے - منہ کا ذائقہ شیریں ہوتا ہے - اپھارہ ہو جاتا ہے - سر بھیس ہو جاتا ہے - جسم مرطوب معلوم ہوتا ہے - قے ہوتی ہے - کھانے کی خواہش نہیں رہتی سستی چھا جاتی ہے - اور بےہضمی ہو جاتی ہے - یہ کفج ترشنا کی علامات ہیں۔

آم اور بھُو ترشنا کھانا نہ کھانے سے ہو جاتی ہے۔ اور وُہ وات پت کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔

جس شخص کی طبیعت گرمی کی وجہ سے گھبرائی ہوئی ہو۔ اور وُہ فوراً ہی ٹھنڈا پانی پی لے۔ تو ایسا کرنے سے اُس کی حرارت کوشٹ (شکم) میں چلی جاتی ہے۔ جس سے پیاس پیدا ہو جاتی ہے۔ جو پیچ ہوتی ہے بکثرت شراب خوری۔ قوتِ ہاضمہ کے بڑھ جانے یا سنیہہ کی وجہ سے جو پیاس پیدا ہوتی ہے۔ وُہ سب بھی پیچ ہی ہوتی ہیں۔

مرغن۔ ثقیل۔ تُرش اور نمکین اغذیات کے کھانے سے کفج پیاس پیدا ہو جاتی ہے۔

رس کھشیج ترشنا جس پیاس میں رس کے زائل ہو جانے کی علامات پائی جاتی ہیں۔ وُہ کھشئے آتمک کہلاتی ہے۔

اُپ سرگ آتمک ترشنا۔ شوش۔ موہ۔ جَوَر وغیرہ بہت سی دیرینہ امراض کے تعلق کی وجہ سے جو پیاس پیدا ہوتی ہے۔ اُسے اُپ سرگ آتمک ترشنا بولتے ہیں۔

چھٹا ادھیائے

ملاتیہ ندان

شراب تیز۔ گرم۔ خشک۔ سوکشم (لطیف)۔ تُرش۔ وَیوائی (پھیل جانے والی)۔ شیگھر کاری (زُود اثر)۔ لگھو (ہلکی)۔ وکاشی (غیر ملائم)

اور دِشد (صاف۔ بےلیس) ہوتی ہے۔
شراب کے یہ خواص اوج کے خواص کے عین برعکس ہوتے ہیں۔
چت کو گھبرانے والے یہ خواص وِش (زہر) میں بھی پائے جاتے ہیں۔ لیکن زہر میں اُن کی مقدار زیادہ ہوتی ہے۔ اِس لئے وُہ زندگی کو جلدی ختم کر ڈالتے ہیں۔
شراب اپنے تیکشن وغیرہ خواص کی وجہ سے اوج کے مندو غیرہ گُنوں (خواص) کو اپنے ٹکانے سے ہلا دیتی ہے۔ اِس لئے چت بے ٹکانے ہو جاتا ہے۔ یہ نشے کے آغاز کی علامات ہیں۔
دُوسرے درجے میں پرمادا[1] آگھیرتا ہے۔ اور شراب پینے والا شخص بے عقل ہوکر بُرے جذبات کا مطیع ہو جاتا ہے۔ اور چاہتا ہے۔ کہ اُسے راحت نصیب ہو۔
دُوسرے اور تیسرے درجے کے درمیان میں وُہ راجس اور تامس ہو کر اُس ہاتھی کی طرح جس کے سر پر آنکس کا ڈر نہ ہو۔ جو جی میں آئے کرنے لگ جاتا ہے۔ اِس حالت میں شراب تمام ممنوعہ اشیاء اور بُرے کاموں کا مرکز اور تمام بُرے راستوں کا راہنما بن جاتا ہے۔ اور وُہ مردے کی مانند بے حس و حرکت ہو کر سو جاتا ہے۔
تیسرے درجے میں وُہ مُردے سے بھی بُری حالت کو پہنچ جاتا ہے۔ وُہ دھرم ادھرم۔ سُکھ دُکھ۔ ارتھ انرتھ اور ہت اہت میں کوئی تمیز نہیں کر سکتا۔ اسلئے ایسی بدترین چیز کو استعمال کرنیوالا عقلمند نہیں کہلا سکتا۔

---

[1] غافل ہو جانا

کثرتِ شرابخوری سے موہ (بیہوشی)۔ خوف۔ افسوس۔ غصہ۔ موت۔ جنون نشہ۔ غشی۔ مرگی اور اپ تانک روگ پیدا ہو جاتے ہیں۔ ان میں سے سب سے بڑی بات قوتِ حافظہ کا ضائع ہو جانا ہے۔ کیونکہ جہاں قوتِ حافظہ زائل ہوئی۔ وہاں سب برائیوں کا امکان ہو سکتا ہے۔

بے طریقہ استعمال کیا ہُوا کھانا بیماری بلکہ موت پیدا کر دیتا ہے۔ لیکن بے طریقہ پی ہوئی شراب دھرم۔ ارتھ۔ کام۔ بدھی۔ حوصلہ اور حیا وغیرہ صفات کا قلع قمع کر دیتی ہے۔

طاقتوروں۔ کھانا کھائے ہوؤں۔ بیٹھوؤں۔ مرغن چیزوں کے زیادہ کھانے والوں۔ بستو والوں۔ جوانوں۔ شراب کے عادیوں۔ میدا اور کف کی زیادتی والوں۔ وات پت کی کمی والوں۔ تیز ہاضمہ والوں اور شرابخور خاندان میں پیدا ہونے والوں پر شراب زیادہ اثر نہیں کر سکتی۔ لیکن اِن کے خلاف صفات والوں پر اسکا اثر بہت جلد ہوتا ہے نیز جن کو یہ یقین ہو۔ کہ نشہ ہو جائیگا۔ غصہ میں بھرے ہوؤں۔ کھٹی اور خشک اغذیات کھانے والوں۔ بے ہضمی والوں اور زیادہ شراب پینے والوں کو شراب بہت جلد نشہ لے آتی ہے۔

مداتیہ روگ یعنی وہ امراض جو شرابخوری کی وجہ سے پیدا ہو جاتے ہیں چار طرح کے ہوتے ہیں (۱) واتج (۲) پتج (۳) کفج اور (۴) سنپاتج اور بہ ترتیب ایک سے دوسرا سخت تر ہوتا ہے۔

عام علامات:۔ ان مداتیہ روگوں میں مندرجہ ذیل علامات پائی جاتی ہیں جیسے

ے Vitality

بے ہوشی۔ دل کی بیقراری۔ پاخانے کا ٹوٹ ٹوٹ کر آنا۔ مسلسل پیاس۔ سرد اور گرم بخار۔ عدم اشتہا۔ سر۔ پسلی اور دل کا کانپنا۔ مرم ستھان کا پھٹنا۔ ترک (دُم کی ہڈی کا جکڑ جانا)۔ چھاتی کا رُک جانا۔ آنکھوں میں اندھیرا آ جانا۔ کھانسی۔ دمہ۔ نیند نہ آنا۔ پسینے کی کثرت۔ شکم میں بوجھ ہو جانا۔ سوچ۔ چیت کی پریشانی۔ بکواس۔ قے۔ جی متلانا۔ چکر آنا اور بڑے بڑے خواب دکھائی دینا۔

خاص علامات الگ الگ مداتیہ روگوں کی ذیل میں بیان کی جاتی ہیں۔

واتج مداتیہ روگ کی علامات۔ نیند نہ آنا۔ دمہ۔ کپکپی۔ پیشانی کا درد۔ خواب میں گھومنا۔ اوپر سے گر پڑنا اور بھوت پریتوں سے بات چیت کرنا یہ علامات واتج مداتیہ روگ میں پائی جاتی ہیں۔

پتج مداتیہ کی علامات۔ جلن۔ بخار۔ پسینہ۔ بے ہوشی۔ اسہال۔ پیاس چکر آنا۔ جسم کا رنگ سبز یا سرخ ہو جانا اور آنکھوں اور رخساروں کا سرخ ہو جانا پتج مداتیہ کی علامات ہیں۔

کفج مداتیہ کی علامات قے۔ متلی۔ نیند۔ چپکی اور گرانیٔ اعضا کفج مداتیہ کی علامات ہیں۔

سنپاتج مداتیہ میں مندرجہ بالا تینوں کی ملی جلی علامات پائی جاتی ہیں۔

جو شخص ایک مرتبہ شراب کو چھوڑ کر پھر اچانک بکثرت شراب پی لیتا ہے۔ اُسے "دھونسک" اور "وکھشے" نامی دو مشکل العلاج واتج بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

دھونسک روگ میں تھوک سے کف نکلتا ہے۔ گلا سوکھتا ہے۔

نیند بکثرت آتی ہے۔ آواز برداشت نہیں ہو سکتی۔ اور غنودگی طاری رہتی ہے
وکھشے روگ میں سر اور اعضا میں سخت درد ہوتا ہے۔ دل اور گلے
میں تکلیف ہوتی ہے۔ بے ہوشی۔ کھانسی۔ پیاس۔ قے اور بخار کی شکایات
پیدا ہو جاتی ہیں۔

شراب سے بچے رہنے والے جت آتما شخص کے دل اور جسم میں کوئی تکلیف
نہیں پیدا ہوتی ہے۔

رجوگن پردھان۔ موہ پردھان اور غیر سنید اغذیات کھانے والے اشخاص
کے رس۔ خون اور چیتنا کے سروتوں کے رکنے سے مد۔ مورچھا اور سنیاس
نامی تین امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ جو بہ ترتیب دوسرا پہلے سے
سخت تر ہوتے ہیں۔

مد سات طرح کا ہوتا ہے۔ واتج۔ پتج۔ کفج۔ سنپاتج۔ رکتج۔
مدیج اور وشج۔

واتج مد میں مریض رک رک کر بہت زیادہ اور تیز بولتا ہے۔ وہ متحرک ہوتا ہے
لڑکھڑا کے چلتا ہے۔ اس کا جسم روکھا۔ سیاہ اور سرخ ہوتا ہے۔

پتج مد میں وہ غصیلا۔ سرخ اور زرد جسم والا اور جھگڑالو بن جاتا ہے۔

کفج مد میں وہ بہت کم اور بے تعلق گفتگو کرتا ہے۔ اس کا رنگ سفید ہو
جاتا ہے۔ اور وہ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ گویا دھیان میں محو ہے۔ نیز
وہ کاہل ہو جاتا ہے۔

سنپاتج مد میں مندرجہ بالا تینوں کی ملی جلی علامات پائی جاتی ہیں۔

رکتج مد میں پتج مد کی سی علامات پائی جاتی ہیں۔ نیز اس کی بصارت

اور اعضا بگڑ جاتے ہیں۔

مدتج مد یعنی شراب کی وجہ سے پیدا ہونے والے مد میں مریض کی حرکات۔ آواز اور اعضا بگڑ جاتے ہیں۔

وِشتج مد میں کپکپی ہوتی ہے، نیند زیادہ آتی ہے۔ اور مد کی یہ سب سے زیادہ سخت قسم ہے۔

رکتج وغیرہ مدوں میں بھی واتج وغیرہ مدوں کی علامات پائی جاتی ہیں۔ مگر وُہ زیادہ تیز ہوتی ہیں۔

مُورچھا مُورچھا روگ میں جب مریض کو غشی سے پہلے آسمان سُرخ سیاہ اور نیلا دکھائی دے۔ اور وُہ غشی سے جلدی ہوش میں آجائے۔ دِل میں درد ہو۔ بدن کانپے۔ چکّر آئیں۔ جسم دُبلا ہو جائے۔ اور چہرے کا رنگ سیاہی مائل سُرخ ہو جائے۔ تو اُسے **واتج مورچھا** سمجھنا چاہیئے

پتج مورچھا میں مریض سُرخ یا زرد رنگ کا آسمان دیکھتا ہُوا غش کھا جاتا ہے۔ اور جب اُسے ہوش آتی ہے۔ تو پسینے سے شرابور ہوتا ہے۔ جلن۔ پیاس اور گرمی سے گھبرایا ہوتا ہے۔ پاخانہ ٹُوٹ ٹُوٹ کر آتا ہے۔ چہرے کا رنگ نیلا پیلا ہو جاتا ہے۔ اُس کی آنکھیں سُرخ اور زرد رنگ کی ہو جاتی ہیں۔

کپھج مورچھا میں مریض کو غش آنے سے پہلے آسمان کی شکل بادلوں کی سی دکھائی دیتی ہے۔ اُسے بہت دیر کے بعد ہوش آتی ہے۔ اور ہوش آنے کے بعد قے آتی ہے۔ رالیں گرتی ہیں۔ اعضا گیلے اور بھاری ہو جاتے ہیں۔ اور اُسے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ گویا اُسے گیلے چمڑے میں لپیٹا ہوا ہے

سنّپاتج مورچھا میں اوّل الذکر تینوں قسم کے مود چھا روگوں کی علامات پائی جاتی ہیں۔ اسے دوسری طرح کی مرگی تصور کرنا چاہیئے۔ وہ خائف ہونے کی علامات کے بغیر ہی زمین پر بےحس و حرکت ہو کر گر جاتا ہے۔ اور اس میں باقی سب علامات مرگی کی سی ہی پائی جاتی ہیں۔

مداد۔ مود چھا روگوں میں جب دوشوں کی وجہ سے ویگ ہوتا ہے۔ تب تکلیف ہوتی ہے۔ اور وہ دوائی کے استعمال کے بغیر خود بخود بھی دور ہو جاتے ہیں۔ لیکن **سنیاس** دواؤں کے بغیر دور نہیں ہو سکتا۔

سنیاس روگ زبان۔ جسم اور من کی حرکات کو نباہت طاقتور دوش جو زیادہ تر دل میں مقیم ہوتے ہیں۔ سنیاس روگ پیدا کر دیتے ہیں۔ اور مریض لکڑی یا مُردے کی مانند ہو جاتا ہے۔ اگر اس کا علاج جلدی نہ کیا جائے تو وہ بہت جلد مر جاتا ہے۔

نہائت گہرے۔ بےکنارہ اور گھڑیال و مگروں سے بھرے ہوئے پانی میں ڈوبتے شخص کو جیسے بہت جلد نکالنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ویسے ہی "سنیاس" کے پنجے سے مریض کو فوراً چھڑانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

مد (مستی)۔ مان (غرور)۔ روش (غصہ) اور توش (بےخوری) وغیرہ انسان کے دشمن بےطریقہ شرابخوری سے خود بخود پیدا ہو جاتے ہیں۔ بےطریقہ شراب پینے والے کیلئے مناسب اور غیر مناسب میں کوئی تمیز نہیں رہتی۔

جو شخص طاقت۔ وقت۔ مقام۔ موافق۔ طبیعت۔ بیماری اور عمر کا لحاظ رکھ کر ان کے مطابق شراب پیتا ہے۔ وہ شراب اس کے لئے آبِ حیات کا کام دیتی ہے ؎

ساتواں ادھیائے

ارش (بواسیر) ندان

گوشت کے کیل گدا کے راستے کو روک کر جب دشمن کی طرح انسان کو دکھ دیتے ہیں۔ تو اُنہیں ارش (بواسیر) کے نام سے نامزد کیا جاتا ہے۔

یا جب دوش جلد۔ مانس اور میدا کو خراب کر کے گدا وغیرہ میں مختلف قسم کے مسّے پیدا کر دیتے ہیں۔ تو ویدلوگ اُنہیں ارش روگ (بواسیر) کہتے ہیں۔

اقسام:۔ (۱) سہج (موروثی یا پیدائشی) اور (۲) اُتردتان (مختلف خرابیوں سے پیدا ہونے والی) بواسیر دو طرح کی ہوتی ہے۔

یا (۱) خشک اور (۲) بہنے والی۔ اس لحاظ سے بھی بواسیر دو طرح کی بیان کی گئی ہے

بواسیر کا مقام:۔ گدا ستھول انتڑی (معدۂ فلاں) کے سہارے ہوتی ہے۔ جس کی لمبائی ساڑھے چار انگل کی ہوتی ہے۔ اور اس میں ڈیڑھ ڈیڑھ انگل کی تین ولیاں (آنٹھے) ہوتی ہیں (۱) پرواہنی (۲) وسرجنی اور (۳) سم ورنی۔ اس سم ورنی ولی کے باہر کی طرف ایک انگل کے فاصلے پر گدا کا لب واقع ہوتا ہے۔ جس کی مقدار ڈیڑھ جَو کی ہوتی ہے۔ اور اس کے آگے بال ہوتے ہیں۔ سب قسم کے ارش روگ اِنہی ولیوں (آنٹوں) میں ہوتے ہیں۔

سہج بواسیر کے بواعث:۔ سہج بواسیر میں اِن ولیوں میں ماں باپ کے رج ویرج کی خرابی سے ہی خرابی واقع ہو جاتی ہے۔ جس

سے ہیچ بواسیر پیدا ہو جاتی ہے۔

یا پچھلے جنموں کے کرم پھل کی وجہ سے یہ بواسیر پیدا ہوتی ہے۔ ان دونو صورتوں میں سنپات کی خرابی ہوتی ہے۔ اس بلئے یہ بیماری لاعلاج ہوتی ہے۔

اور بھی جس قدر موروثی امراض ہیں۔ وہ بھی اسی سبب سے لاعلاج ہوتے ہیں۔ خصوصاً وہ موروثی بواسیر جو سوکھی۔ بدوضع۔ اندر کی طرف منہہ والی۔ پانڈورنگ اور سخت اپدرووں (عوارض) والی۔

اترو تھان ارش کی اقسام :- اترو تھان بواسیر چھ قسم کی ہوتی ہے :- (۱) واتج (۲) پتج (۳) کفج (۴) سنپاتج (۵) رکتج اور (۶) سنسرگج

خشک بواسیر وات کف سے اور بہنے والی رکت پت سے پیدا ہوتی ہے

اترو تھان ارش کے بواعث :- دوشوں کے خراب ہونے کے جو بواعث پہلے بیان کئے جا چکے ہیں۔ اُن کی وجہ سے حرارت ہاضمہ کے کمزور ہو جانے کے سبب فضلات کے جمع ہو جانے سے۔ کثرت جماع سے۔ سواری کی ہلچل سے۔ ناہموار اور سخت مقام پر بے طریقہ نشست سے۔ دستی تیر۔ پتھر۔ مٹی کے ڈھیلے۔ سطح زمین اور کپڑے وغیرہ کی رگڑ سے۔ نہایت سرد پانی کے چھونے سے۔ لگاتار اور بکثرت دست آنے سے۔ بادِ مخالف۔ پاخانہ اور پیشاب کی حوائج کے روکنے یا ان حوائج کو پیدا کرنے سے۔ بخار۔ باؤگولہ۔ اسہال۔ آم دوش۔ گرمنی روگ سوجن اور پانڈو روگوں کے سبب لاغر ہو جانے سے۔ پشم چیتا دُں

(بے ترتیب حرکات) سے - عورتوں کے استقاط حمل سے - یا حمل کے بہت بڑھ کر دباؤ ڈالنے سے علے ہذا القیاس دیگر بواعث سے خراب شدہ اپان وایو گدا کی مرطوب ولیوں میں مل کر یکساتھ بدل جاتی ہے - تو بواسیر پیدا ہو جاتی ہے -

پورب روپ :- حرارت ہاضمہ کی کمزوری - بوجہ ٹانگوں کا سو جانا پنڈلیوں کا مروڑا جانا - چکر آنا - اعضا کا شتھل ہو جانا - آنکھوں کا متورم ہو جانا - پاخانے کا ٹوٹ ٹوٹ کر آنا یا قبض ہو جانا - خصوصاً ناف کے نیچے کی طرف اندر ہی اندر ہوا کا پھرنا - اور اس کا درد - آواز اور کاٹ کے ساتھ بشکل باہر نکلنا - انتڑیوں کا بولنا - اپھارہ - ڈکاروں کی کثرت پیشاب کا بکثرت آنا - پاخانہ کے بقلت آنے کا اعتقاد - دھواں نکلنا - شتہہ کا کھٹا ہونا - سر - پیٹھ اور چھاتی میں درد - سستی - رنگ کا بدل جانا - اندریوں کا کمزور ہو جانا - غصہ - تکلیف اور گرہنی دوش - پانڈو روگ گلم روگ یا اودر روگ ہو جانے کا وہم ہو جانا -

بواسیر روگ کے پیدا ہو جانے پر یہ دوش بڑھ جاتے ہیں - اور بواسیر کے سبب نیچے کا راستہ رک جانے سے اپان وایو واپس ہو کر باقی چاروں قسم کی وایوؤں کو جو سارے جسم اور اندریوں میں پھیلی ہوئی ہیں - نیز پیشاب - پاخانہ - پت - کف - دھاتو اور اُن کے آشیوں کو ہلا کے حرارت ہاضمہ کو کمزور کر دیتا ہے - اس لئے بواسیر کا مریض نہایت دُبلا پتلا - بے حوصلہ - عاجز - کمزور - بالکل بے نور - سار سے خالی - بیرونق

لہ ستو Vitality

چہرے والا اور گھن کھائے ہوئے درخت کی مانند ہو جاتا ہے۔ تیز اُسے وہ تمام عوارض آگھیرتے ہیں۔ جو مرم کو تکلیف پہنچنے کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ علاوہ ازیں اُسے کھانسی۔ پیاس۔ منہ کا ذائقہ بد۔ دمہ۔ زکام۔ تکان۔ اعضاشکنی۔ قے۔ چھینک۔ سوج۔ بخار۔ نامردی بہرہ پن۔ تاریکئی بصارت۔ پیشاب میں ریت آنے اور پتھری کی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔ آواز نہایت کمزور ہو جاتی ہے۔ اور ٹوٹ جاتی ہے۔ وہ متفکر سا رہتا ہے۔ بار بار تھوکتا ہے۔ کھانے کی خواہش نہیں رہتی۔ اُس کے تمام پوروں۔ ہڈیوں۔ دل۔ ناف۔ گدا اور جوڑوں میں درد ہوتا ہے۔ اُس کی گدا سے لیسدار رطوبت خارج ہوتی ہے۔ قبض اگر دور ہو جائے۔ تو پاخانہ کبھی خشک۔ کبھی گیلا۔ کبھی کچا اور کبھی پکا نکلتا ہے۔ جس کا رنگ کبھی سفیدی مائل زرد اور کبھی سبزی مائل سُرخ ہو جاتا ہے۔ نیز وہ لیسدار ہوتا ہے۔

وات یج بواسیر کی علامات۔ وات کی وجہ سے پیدا ہونے والے گدا انکر (مسے) سوکھے ہوئے۔ چم چمانے والے۔ مرجھاتے ہوئے۔ سیاہی مائل سُرخ۔ جا کٹے ہوئے۔ دو شم (بے ترتیب)۔ سخت۔ کھُردرے۔ غیر یکساں ٹیڑھے۔ تیز اور پھٹے ہوئے مونہوں والے۔ بیبی پھل۔ جھڑبیری کے بیر۔ کھجور یا کپاس کے پھلوں کی مانند ہوتے ہیں۔ اور بعض اُن میں سے کدب کے پھولوں اور بعض سرسوں کی طرح کے بھی پائے جاتے ہیں۔

ان کی وجہ سے سر۔ پسلیوں۔ کندھوں۔ کمر۔ رانوں اور جوڑوں میں بہت درد ہوتا ہے۔ چھینکیں بکثرت آتی ہیں۔ ڈکار آتے ہیں۔ پیٹ

بوجھل اور دل رکا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ اروچی۔ کھانسی اور دمے کی شکایت
ہو جاتی ہے۔ کانوں میں سائیں سائیں کی آواز آتی ہے۔ چکر آتے ہیں۔
پاخانہ گانٹھ دار۔ قلیل مقدار میں آواز کے ساتھ۔ پیچش کے ساتھ۔ جھاگ دار
لیسدار اور قبض کے ساتھ آتا ہے۔ جلد۔ ناخنوں۔ پاخانے۔ پیشاب۔ آنکھوں اور
منھ کا رنگ سیاہ پڑ جاتا ہے۔ نیز اسی کی وجہ سے باؤ گولہ۔ تلی اور آدھا شیشہ
(پیٹ کی جھلی) پیدا ہو جاتی ہے۔

پتج بواسیر کی علامات:۔ پت کی وجہ سے پیدا ہونے والے مسّے۔ نیلے منھ
والے اور سرخ۔ زرد۔ سیاہ کانتی والے ہوتے ہیں۔ وہ پتلے ہوتے ہیں۔ ان
میں سے خون رستا رہتا ہے۔ بدبو آتی ہے۔ اور ملائم و ڈھیلے سے ہوتے ہیں
ان کی وضع طوطے کی زبان۔ جگر کے ٹکڑے یا جونک کے منھ کی سی ہوتی ہے۔
ان کی وجہ سے جلن۔ بخار۔ پسینے۔ پیاس۔ غشی۔ اروچی اور موہ کی شکایات
پیدا ہو جاتی ہیں۔ پاخانہ گرم پتلا۔ نیلا۔ پیلا۔ سرخ اور کچا سا خارج ہوتا ہے۔ اور
جلد۔ ناخنوں۔ پاخانے۔ پیشاب۔ آنکھوں اور منھ کا رنگ سبزی مائل زرد
اور ہلدی کا سا ہو جاتا ہے۔

کفج بواسیر کی علامات:۔ کف کی وجہ سے پیدا ہونے والے مسّوں کی
جڑیں بڑی بڑی ہوتی ہیں۔ وہ موٹے ہوتے ہیں۔ ان میں درد کم ہوتا ہے ان کا
رنگ سفید ہوتا ہے۔ وہ ابھرے ہوتے۔ چکنے۔ جڑے ہوئے۔ گول۔ قائم
وزنی۔ لیسدار۔ چپ چپے۔ ملائم۔ خارش والے۔ سپرش (لمس) کو اچھا محسوس
کرنے والے۔ کریر اور پنس کی گٹھلی کے ہم وضع اور گائے کے تھن کے سے ہوتے ہیں۔
ان کی وجہ سے جنڈوں میں اپھارہ ہو جاتا ہے۔ گدا۔ مثانے اور ناف میں

کاٹ کی سی تکلیف ہوتی ہے۔ کھانسی اور دمہ کی شکایت ہوجاتی ہے۔ ابکایاں آتی ہیں۔ منہ سے رالیں گرتی ہیں۔ کسی نے کو جی نہیں چاہتا۔ زکام ہوجاتا ہے پیشاب بکثرت آتا ہے یا درد کے ساتھ آتا ہے۔

سر کی جکڑاہٹ۔ شیت جوَر۔ نامردی۔ ضعف حرارت ہاضمہ۔ قے اور آم دوش سے پیدا ہونے والے امراض پیدا ہوجاتے ہیں۔ پاخانہ چربی کا سا کف کی زیادتی والا اور چپچپ کے ساتھ آتا ہے۔

سنسرگ بواسیر کی علامات۔ جو مسّے نہ بہتے ہیں۔ نہ پھوٹتے ہیں۔ اور ان کی جلد چکنی اور زخمت میں پانڈو ہوتی ہے۔ انہیں سنسرگ (دو دو دوشوں کے ملنے سے پیدا ہونے والے) سمجھنا چاہئے۔ ان میں دو دو دوشوں کی علامات پائی جاتی ہیں۔

سنپاتج بواسیر کی علامات۔ جو مسّے تینوں دوشوں کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ انہیں سنپاتج کہتے ہیں۔ اور ان میں تینوں دوشوں کی علامات ملی جلی پائی جاتی ہیں۔

رکتج بواسیر کی علامات۔ جو مسّے خون کی زیادتی کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں ان میں پت کا غلبہ رہتا ہے۔ وہ بڑ کی کونپلوں۔ سُرخ رتیوں، اور مونگوں کی مانند ہوتے ہیں۔ وہ بہت ہی خراب اور گرم ہوتے ہیں۔ اور ان کی وجہ سے پاخانہ سخت اور درد کے ساتھ آتا ہے۔ اور فوراً ہی خون جاری ہوجاتا ہے۔ اور خون کے زیادہ نکل جانے کی وجہ سے انکی شکل مینڈکوں کی سی ہوجاتی ہے۔ نیز وہ تمام تکالیف نمایاں ہوجاتی ہیں۔ جو خون میں کمی آجانے کی وجہ سے پیدا ہوا کرتی ہیں۔ رنگ پھیکا پڑ جاتا ہے۔ طاقت جسمانی حوصلہ اور اوج زائل

ہو جاتے ہیں۔ اور اندرونی گھبراہٹ ہوتی ہیں۔

اُدا ورت آپدرتو۔ مونگ۔ کودوں۔ چَرنا[1]۔ کریا اور چنے وغیرہ خشک اور تیز اشیاء کے استعمال سے اپنے ہی مقام میں بگڑا ہوا وائیو نیچے کی طرف جانے والے راستے کو روک لیتا اور نیچے کے پاخانے کو خشک کر کے بادِ مخالف۔ پاخانہ اور پیشاب کی سخت رکاوٹ پیدا کر دیتا ہے۔

اسلئے شکم۔ پیٹھ۔ دل اور پسلیوں میں تیز درد ہونے لگتا ہے پیٹ اپھر جاتا ہے۔ ابکائیاں آتی ہیں۔ پیٹ میں کاٹ ہوتی ہے۔ مثانہ سخت درد کرتا ہے۔ سوج کیو جیسے گانٹھیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ وائیو اوپر کو رُخ کر لیتی ہے۔ اسلئے قے اروچی اور بخار کی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔ نیز ہردروگ (امراض دل) گرہنی (حبس البول) ہیضہ۔ بہراپن۔ متر روگ (بصارت کا نقصان)۔ دمہ۔ سردرد۔ کھانسی۔ زکام دل کی پریشانی۔ پیاس۔ کرت پت۔ باؤ گولہ اور اور روگ پیدا ہو جاتے ہیں۔ نیز کئی قسم کے وات سے پیدا ہونے والے مہلک امراض آگھیرتے ہیں۔ بواسیر کے ساتھ مندرجہ بالا اُداورت کے عارضے کا ہونا بہت سخت ہوتا ہے۔ اور اُن لوگوں کو بھی ہو جاتا ہے جنہیں بواسیر کی شکایت نہ ہو۔ لیکن اُن کے شکم میں وات کا غلبہ ہو سہج (طبعی) اور تر دوش سہج (سنپاتج) بواسیر جو گدا والیوں کے اندر کیطرف ہوتی ہیں۔ وہ (اسادھیہ) لاعلاج ہوتی ہیں۔ لیکن اگر مریض کی حرارت ہاضمہ اور طاقت جسمانی کی حالت اچھی رہتی ہو۔ تو یہ یاپیہ ہوتی ہیں۔

دوندوج (دو دو دوشوں سے پیدا ہونیوالی) بواسیر جو دوسری ولی میں ہو یا ایک سال کی پرانی بواسیر یہ کِرچھر سادھیہ کہلاتی ہیں۔

---

[1] سوانک کی قسم کا ایک اناج ہے۔

باہر کی تری میں نیز ایک دوش سے پیدا ہونے والی اور ایک سال سے کم عمر کی جگہ نگو ساد صیہ ہوتی ہے۔

عضو تناسل - فرج - کانوں اور ناک وغیرہ کی بواسیروں کا بیان اُن کے اپنے اپنے موقعہ پر بیان کیا جائیگا۔

ناف میں ہونے والی بواسیر کی شکل گنڈوئے کے منہ کی سی ہوتی ہے جو چھونے میں چپ چپی اور ملائم ہوتی ہے۔

چرم کیل - ویان وایو کف کو روک کر جلد کے باہر کیطرف ارش روگ پیدا کر کے کیل کی مانند قائم اور کھُردرے سے مسّے پیدا کر دیتی ہے جنہیں چرم کیل کہتے ہیں ان میں سے جو چرم کیل وات کیوجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ ان میں سوئی چبھنے کا سا درد ہوتا ہے۔ جو پت کیوجہ سے ہوتے ہیں۔ وہ سیاہی مائل سُرخ ہوتے ہیں۔ کف کیوجہ سے پیدا ہونے والے چرم کیل چکنے گانٹھ کی مانند اور جسم کے رنگ کے ہوتے ہیں۔

بواسیر کے دفعیئے کے لئے عقلمند معالج کو دیر نہیں لگانی چاہئے۔ کیونکہ ایسا کرنے سے وہ جلد ہی گدا کو روک کر بدّھ گدودر روگ پیدا کر دیگی۔

آٹھواں ادھیائے

ایتیسار اور گرہنی روگ ندان

ایتیسار کی اقسام - الگ الگ دوشوں - تینوں دوشوں کے ملاپ - نیز غم اور خوف کے لحاظ سے ایتیسار کی چھ قسمیں ہیں یعنی (۱) وات (۲) پت (۳) کف۔

(۴) ستپاتج (۵) شوکج اور (۶) پتج -

اسباب:- اتیسار روگ عموماً زیادہ پانی پینے - لاغر جانوروں کا سوکھا گوشت کھانے - ناموافق اغذیات - تیل - چٹپٹی - انگور - اٹے ہوئے اناجوں - شراب - خشک اور کثیر التعداد کھانوں کے استعمال کرنے نیز بواسیر - سینہ پان (چکنائی کے نوش کرنے) کی ناموافقت - پیٹ میں کیڑوں کے پیدا ہو جانے - حوائج ضروریہ کے روکنے اور ایسے ہی دوسرے کاموں سے بگڑی ہوئی وائو پانی کو نیچے کی طرف دھکیل دیتی ہے - جو حرارت کو مدھم کر دیتا ہے - اور حرارت کے زائل ہو جانے سے وہ شکرت گوشت (رودہ مستقیم) میں پہنچ کر پاخانے کو پتلا کر دیتی ہے جس سے اسہال آنے لگتے ہیں۔

پوروب روپ:- دل - گدا اور شکم میں سوئی چبھنے کا سا درد ہونا - اعضا کا ڈھیلا پڑ جانا - پاخانے کا رک جانا - اپھارہ اور کھانے کا ہضم نہ ہونا - یہ اتیسار کے پوروب روپ کہلاتے ہیں۔

واتج اتیسار کی علامات:- واتج اتیسار میں پاخانہ کچھ گاڑھا سا - تھوڑا تھوڑا آواز اور درد کے ساتھ - بندھا ہوا - روکھا - جھاگ دار - پتلا - گانٹھ دار اور بار بار آتا ہے یا اس کی شکل جلے ہوئے گڑ کی سی ہوتی ہے اور وہ لیس دار ہوتا ہے - نیز پیچش کے ساتھ آتا ہے -

اس میں منہ سوکھتا ہے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ گدا گری پڑتی ہے اور مریض کو بہت تکلیف ہوتی ہے -

پتج اتیسار کی علامات:- پتج اتیسار میں زرد - سیاہ - سبز - پانی کے دھبے کی مانند سرخ - اور سخت بدبو دار دست آتا ہے - پیاس لگتی ہے - غش اور پسینے آتے ہیں - اور جلن ہوتی ہے - گدا میں درد اور جلن ہوتی ہے - اور وہ پک جاتی ہے -

کفج اتیسار کی علامات:۔ کفج اتیسار میں گاڑھا۔ لیس دار۔ ریشہ دار سفید پکے گوشت کی مانند۔ کف ملا۔ اور ایک دم پاخانہ آتا ہے۔ جو وزن دار۔ بدبودار اور چندھا ہوا ہوتا ہے مانس کے آخر میں ایسا درد ہوتا ہے۔ گویا وہ مڑ کا ہوا ہے۔ مریض کو نیند زیادہ آتی ہے۔ سستی ہوتی ہے۔ کھانے سے نفرت آتی ہے۔ پاخانہ تھوڑا تھوڑا پیچش کے ساتھ آتا ہے۔ رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ جی متلاتا ہے۔ مثانہ۔ شکم۔ اور گدا بوجھل معلوم ہوتے ہیں۔ اور پاخانہ آچکنے پر بھی ایسا معلوم ہوتا ہے۔ گویا پاخانہ ابھی نہیں آیا۔

سنپاتج اتیسار کی علامات:۔ سنپاتج اتیسار میں مندرجہ بالا تینوں قسم کی ملی جلی علامات پائی جاتی ہیں۔

بھیج اتیسار کی علامات:۔ خوف سے پیدا ہونے والے اتیسار میں خوف کی وجہ سے دل میں گھبراہٹ ہونے لگتی ہے۔ اور پت بڑھ کر پاخانے کو پتلا کر دیتی ہے۔ اور وایو اسے جلدی جلدی خارج کر دیتی ہے۔ اس میں وات پت کی سی علامات پائی جاتی ہیں۔

شوکج اتیسار:۔ یعنی افسوس سے پیدا ہونے والا اتیسار روگ بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔

اختصار کے لحاظ سے اتیسار دو طرح کا ہوتا ہے (۱) سام اور (۲) نرام اسی طرح سے (۱) خونی۔ اور (۲) بے خون۔ اتیسار کی دو اور بھی اقسام ہیں۔

سام اتیسار میں پاخانہ بھاری ہونے کی وجہ سے پانی میں ڈوب جاتا ہے۔ اس میں بہت بدبو ہوتی ہے۔ پیٹ بوجھل معلوم ہوتا ہے۔ اپھارہ اور درد ہوتا ہے۔ اور منہ میں سے پانی بہتا رہتا ہے۔

نزام اتیسار کی علامات سام کے برعکس ہوتی ہیں۔ لیکن کف کی وجہ سے پیدا ہونے
والے نزام اتیسار میں بھی پاخانہ پانی میں ڈوب جاتا ہے۔ جو شخص نہایت احتیاط
سے اتیسار کا علاج نہیں کرتا۔ اسے گرہنی کی بیماری ہو جاتی ہے۔

گرہنی روگ حرارت ہاضمہ کو کمزور کرنے والی اشیاء کے کثرت استعمال سے بھی پیدا ہو
جاتا ہے سام یا نزام پاخانہ جو بھوجن کے جیرن ہونے پر خارج ہوتا ہے۔ وہ جلدی جلدی
خارج ہونے کی وجہ سے اتیسار کہلاتا ہے۔ غذا کے نہ ہضم ہونے کی حالت میں جبکہ کبھی
آم والا پاخانہ اور کبھی غذا جوں کی توں نکلتی ہے۔ یا غذا کے ہضم ہو جانے پر جبکہ کبھی پکا
ہوا پاخانہ آتا ہے۔ اور کبھی نہیں آتا۔ یا خود بخود بار بار بندھا ہوا اور کبھی خود بخود بار بار
ڈھیلا پاخانہ نکلتا ہے اسے گرہنی کہتے ہیں۔ یہ مرض دیر تک رہنے والی ہے۔ اس کا دوش
جمع ہوتا رہتا ہے۔ اور پھر ایک دم خارج ہو جاتا ہے۔

گرہنی کی چار قسمیں ہیں۔ (۱) واتج (۲) پتج (۳) کفج اور (۴) سنپاتج۔

پوروب روپ:۔ غذا کا دیر سے ہضم ہونا۔ منہ کا ذائقہ کھٹا ہو جانا۔ رالیں گرنا۔
منہ کا بے ذائقہ پن۔ اروچی۔ پیاس۔ تکان۔ چکر آنا۔ پیٹ کا تناؤ۔ قے۔ کانوں
میں آواز آنا۔ اور انتڑیوں کا بولنا۔ گرہنی کے پوروب روپ کہلاتے ہیں۔

عام علامات:۔ لاغری۔ اندر سے بخارات کا اٹھنا۔ تنگ شواس۔ بخار۔
غشی۔ دردِ سر۔ پیٹ کا بوجھل ہونا۔ اور ہاتھ پاؤں کا متورم ہو جانا۔

واتج گرہنی کی علامات:۔ تالو کا سوکھنا۔ آنکھوں تلے اندھیرا آنا۔ کانوں میں
آواز ہونا۔ پسلیوں۔ رانوں۔ چڈوں اور گردن میں درد ہونا۔ ہیضہ ہو جانا۔ سب
رسوں کے کھانے کا لالچ بڑھ جانا۔ بھوک کا زیادہ معلوم ہونا۔ پیاس لگنا اور
پچیش۔ یہ واتج گرہنی کی علامات ہیں۔ نیز غذا ہضم ہو جانے پر اپھارہ بھی پیدا ہو جاتا ہے

کھانا کھا کر صحت معلوم ہوتی ہے۔ اور مریض کو ایسا وہم ہو جاتا ہے۔ کہ گویا اُسے وات رگ
ہردے روگ۔ باؤ گولہ۔ بواسیر یا پانڈو روگ کی شکایت ہو گئی ہے۔ پاخانہ دیر کر کے
تکلیف کے ساتھ پتلا۔ سوکھا ہوا۔ کچا۔ آواز کے ساتھ جھاگ دار اور بار بار آتا ہے
گویا پیٹ میں درد ہونے لگتا ہے۔ اور دمہ کھانسی کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے۔

پت گرہنی کی علامات:۔ پت گرہنی میں نیلا۔ زردی مائل اور پتلا پاخانہ آتا ہے اور
مریض کا اپنا رنگ بھی پیلا ہو جاتا ہے۔ بدبو دار کھٹے ڈکار آتے رہتے ہیں۔ دل اور گلے
میں جلن ہوتی ہے۔ اروچی ہوتی ہے۔ پیاس لگتی ہے۔

کف گرہنی:۔ میں غذا بمشکل ہضم ہوتی ہے۔ قے آتی ہے۔ کھانے کی خواہش نہیں رہتی
منہ میل سے بھرا رہتا ہے۔ ہر وقت تھوک آتا رہتا ہے۔ کھانسی آتی اور پینس کی
شکایت رہتی ہے۔ پیٹ بوجھل اور مرطوب معلوم ہوتا ہے۔ ڈکار بڑا بڑا اور میٹھا
آتا ہے۔ درد ہوتا ہے۔ اور مرد مریض کو عورتوں کی رغبت نہیں رہتی۔ پاخانہ ٹوٹا ہوا۔
کچا۔ کف آمیز اور بھاری آتا ہے۔ اگرچہ مریض بظاہر حال لاغر بھی ہو۔ تو بھی اُسے
کمزوری بہت ہو جاتی ہے۔

سنّپات گرہنی کی علامات:۔ سنّپات گرہنی میں تینوں دوشوں کی ملی جلی
علامات پائی جاتی ہیں۔ اشٹانگ ہردے (شریر وبھاگ) میں جہاں اعضا کا حال بتایا
گیا ہے۔ اُس میں وشٹم تیکشن اور مند نامی جو تین اگنیاں بیان کی گئی ہیں۔ وہ بھی
دوسرے الفاظ میں گرہنی دوش ہی ہیں۔ صرف سم اگنی صحت کا باعث ہوتی ہے
وات ریادھی۔ پتھری۔ کوڑھ۔ پرمیہ۔ اُدر روگ۔ بھگندر روگ۔ بواسیر اور
گرہنی دوش یہ آٹھ صعب ترین امراض شمار کئے جاتے ہیں۔

نواں ادھیائے

موتر اگھات ندان

مثانہ۔ سرِ مثانہ۔ عضوِ تناسل۔ کمر خصیتین۔ اور گردا ان سب کا آپس میں گہرا
تعلق ہے۔ کیونکہ یہ جگہ گردا کی ہڈیوں کے خول میں واقع رہتے ہیں۔

مثانہ کا منہ نیچے کی طرف ہے۔ اور پیشاب جانے والی نالیاں اپنے باریک
سوراخوں کے ذریعے اس کے اطراف سے آہستہ آہستہ جمع رہتی ہیں۔ انہی نالیوں
کے راستے سے دوش مثانے میں داخل ہو کر تیرہ قسم کا "موتر اگھات" روگ پیدا
کر لیتے ہیں۔

اسی طرح میں ہی قسم کے پرمیہ روگ بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔ مرم استھان میں ہونے
کی وجہ سے یہ سب بیماریاں کرچھر (دقت) شمار کی جاتی ہیں۔

واتج موتر کرچھر میں مثانہ۔ جوڑوں اور عضوِ تناسل میں درد ہو کر تھوڑا تھوڑا
اور بار بار پیشاب آتا ہے۔

پتج موتر کرچھر میں زرد۔ سرخ جلن اور درد والا پیشاب آتا ہے۔

کفج موتر کرچھر میں مثانہ اور عضوِ تناسل بھاری ہو جاتے ہیں۔ ورم ہو جاتا ہے
پیشاب لیس دار اور رک رک کر آتا ہے۔

سنپاتج موتر کرچھر میں تینوں دوشوں کی علامات پائی جاتی ہیں۔

اشمری (پتھری)۔ اگر وایو مثانے کے منہ کو روک کر پیشاب کو جس میں پت
کف، یا بیج ملا ہو خشک کر دے۔ تو بہ ترتیب شدت قسم کی پتھری پیدا ہو جاتی ہے

جسطرح گردوں میں گردوں چن پیدا ہو جاتا ہے

یاد رکھنا چاہئے۔ کہ سب قسم کی پتھریاں کف کے اسرے ہوتی ہیں۔

بورب للحشن۔ مثانے میں اجارہ ہو جانا۔ اسکی وجہ سے قریب کے مقامات میں سخت درد ہونا۔ پیشاب میں بکرے کے پیشاب کی سی بو آنا۔ پیشاب کا بمشکل آنا۔ بخار اور ارد چی یہ پتھری کی علامات قبل المرض کہلاتی ہیں۔

عام علامات:۔ ناف۔ سیون اور مثانے کے سر میں درد ہونا۔ پیشاب کی دھار کا چھٹ کر نکلنا۔ جب پتھری پیشاب کے سوراخ سے ایک طرف ہٹ جاتی ہے۔ تو پیشاب کا تکلیف کے بغیر اور گرمیدہ رتن کی مانند صاف آنا۔ پتھری کے ہلنے سے اگر مثانے کے اندر زخم ہو جائے تو پیشاب میں خون ملا ہوا خارج ہوتا ہے۔ اور حرکت کرنے پر سخت تکلیف ہوتی ہے۔

وانج اشمری کی وجہ سے درد کی شدت کے سبب بیقرار رہتا ہو امریض دانتوں کو پیستا ہے۔ کانپتا ہے۔ عضو تناسل کو ملتا ہے۔ ناف کو دباتا اور لگاتار چیختا ہے پاخانے کے ساتھ ہوا خارج ہوتی ہے۔ اور پیشاب بار بار بوند بوند کر کے آتا ہے۔ وانج پتھری سیاہ رنگ کی۔ ردکھی اور آس پاس سے خار دار ہوتی ہے۔

پت اشمری میں پت کی وجہ سے مثانے میں سخت جلن ہوتی ہے۔ جیسے کوئی چیز آگ پر پکائی جاتی ہے۔ پت پتھری بھلاوے کی گٹھلی کے برابر رنگ میں سرخ۔ زرد اور سیاہ ہوتی ہے۔

کف اشمری کی حالت میں ایسا چبھک پڑتی ہے مثانہ ٹھنڈا اور بھاری معلوم ہوتا ہے اور پتھری نہایت بڑی شہد کے رنگ کی سی یا سفید ہوتی ہے۔

یہ تینوں پتھریاں بچوں ہی کو ہوتی ہیں۔ اور بسہولت پکڑ کر نکالی جا سکتی ہیں۔

بڑے آدمیوں کے ویرج کے روکنے سے **شکر اشمری** پیدا ہو جاتی ہے جو خصیوں کے درمیان اس ویرج کے وائو سے سوکھ جانے کے سبب پیدا ہوتی ہے۔ جو اپنے مقام سے حرکت کرکے باہر خارج نہ ہو سکے۔ اسے شکر اشمری بولتے ہیں۔

علامات شکر اشمری۔ مثانے میں درد۔ پیشاب کا بمشکل خارج ہونا۔ اور خصیوں کا سوج جانا شکر اشمری کی علامات ہیں

یہ شکر اشمری جب دب کر چھوٹی ہو جاتی ہے۔ اور اس کے اردگرد کی کچھ جگہ میں خلا ہو جاتا ہے۔ تو وہاں ویرج آکر آتے ہی اس اشمری میں جذب ہو جاتا ہے۔ اس طرح سے وہ بڑھتی رہتی ہے۔

شرکرا۔ وایو سے ریزہ ریزہ کی ہوئی پتھری شرکرا کہلاتی ہے۔ اور وہ اپنے مقام سے الگ ہو کر پیشاب کے ساتھ خارج ہو جاتی ہے۔ اگر وہ وائو کے قابو میں رہے تو وہیں جم جاتی ہے۔

وات وستی۔ جو آدمی پیشاب کو روک رکھتے ہیں۔ وایو ان کے مثانے کے منہ کو روک دیتا ہے۔ جس سے پیشاب رک کر درد ہونے لگتا ہے اور خارش ہوتی ہے۔

کبھی وہ اپنے مقام سے ہل کر وستی کو حمل کی طرح بڑا کر دیتا ہے جس میں درد اور جلن بھی ہونے لگتی ہے۔ پیشاب رستا رہتا ہے۔ تشنج ہو جاتی ہے۔ اگر مثانے کو دبایا جائے۔ تو وہ دو حصوں میں تقسیم ہو کر اور بوند بوند کر کے پیشاب خارج ہوتا ہے انہیں **وات وستی** کہتے ہیں۔ ان میں سے اول الذکر وات وستی ایک سخت بیماری ہے۔ اور دوسری وات وستی والے کے غلبے کی وجہ سے بہت ہی سخت ہے۔

وات اشٹھیلا۔ پاخانے کے راستے اور مثانے کے درمیان میں ٹھہری ہوئی

وائو جبلی کی شکل کی سخت - بے حرکت اور ابھری ہوئی گانٹھ پیدا کر دیتی ہے - جسے **وات اشٹیلا** کہتے ہیں - اس مرض سے اپھارہ ہو جاتا ہے - پاخانہ، پیشاب اور باد مخالف رُک جاتی ہے -

وات کنڈلکا - جب وایو مثانے میں الٹی جا کر چکر کھانے لگتی ہے - تو مثانے میں سخت درد ہونے لگتا ہے - پیشاب میں بھی چکر آ جاتا ہے - جکڑاہٹ - اینٹھن اور گرانی ہو جاتی ہے - پیشاب تھوڑا تھوڑا صرف پاخانے کے وقت ہی آتا ہے - اسے **وات کنڈلکا** کہتے ہیں -

موتراتیت - بہت دیر تک رُکے رکھنے سے پیشاب یا تو بند ہو جاتا ہے - یا رُک رُک کر تھوڑا تھوڑا آتا ہے - اسے **موتراتیت** کہتے ہیں - اور اس میں زیادہ درد نہیں ہوتا -

موتر جٹھر - پیشاب کے بند کے رکھنے سے اگر وات اُدا ورت پیدا کرے - تو ناف کے نچلے حصہ میں پیٹ پیشاب سے بھر جاتا ہے - سخت درد ہونے لگتا ہے - اپھارہ ہو جاتا ہے - کھانا ہضم نہیں ہوتا - اور پاخانہ رُک جاتا ہے اسے **موتر جٹھر** کہتے ہیں

موتر اوتسنگ - پیشاب کے سوراخ کی خرابی - یا وات کی وجہ سے جو پیشاب کر چکا ہو - اور پیشاب کی نالی یا سپاری میں ٹھہر کر آہستہ آہستہ درد کے ساتھ یا درد کے بغیر خارج ہو - تو اس کے ٹوٹ ٹوٹ کر نکلنے اور باقی اندر رہ جانے کی وجہ سے عضو تناسل بوجھل ہو جاتا ہے اسے **موتر اتسنگ** کہتے ہیں -

موتر گرنتھی - مثانے کے منہ کے اندر کی طرف فوراً ہی گول - بے حرکت اور پتھری کی مانند کوئی گانٹھ بن جائے - تو اسے موتر گرنتھی کہتے ہیں -

موتر شکر - جب آدمی کو پیشاب آیا ہوا ہو - اور وہ عورت کے ساتھ جماع کرے تو

اگر اُس کا دیرج اپنی جگہ سے ہل کر پیشاب کے پہلے یا بعد میں خارج ہو اور اُس کی شکل راکھ کے پانی کی سی ہو۔ تو اُسے **موتر شکر** بولتے ہیں۔

وِٹ گھات - بدھکے اور دُبلے آدمی کا وات کے ساتھ اُبھارا ہوا پاخانہ اگر پیشاب کے سوراخ کی طرف چلا جائے۔ تب پیشاب پاخانے کے ساتھ ملکر اور پاخانے کی سی بُو والا آتا ہے۔ اُسے وِٹ وگھات کہتے ہیں۔

اُشن وات - ورزش کرنے۔ تیز اور گرم اغذیات کے کھانے۔ پیدل سفر کرنے یا دھوپ کھانے سے بڑھا ہوا پت وایُو کے ساتھ مثانے میں آکر مثانے اور عضو تناسل میں درد اور جلن پیدا کر دیتا ہے۔ جس سے پیشاب بڑا گرم۔ ٹھہر ٹھہر کر مشکل سے بہ رنگ زرد یا سُرخ یا صرف خون ہی آتا ہے۔ تو اُسے اُشن وات کہتے ہیں۔

موتر کھشے - جس شخص کے بدن میں خشکی زیادہ ہو۔ اور وہ تھکا ماندہ ہو اور اُس کے مثانے میں وات اور پت کا غلبہ ہو جائے۔ تو اُسے پیشاب تھوڑا تھوڑا آتا ہے۔ جلن اور درد ہوتا ہے۔ اُسے موتر کھشے کہتے ہیں۔

موتر ساد - اگر پت اور کف الگ الگ یا دونوں اکٹھے وات کے ساتھ مل جائیں تو پیشاب مشکل کے ساتھ زرد۔ سُرخ۔ سفید اور گاڑھا خارج ہوتا ہے۔ جس کے ساتھ جلن بھی ہوتی ہے۔ اور اُسکا رنگ گوروچن یا سنکھ کے چورن کا سا ہوتا ہے اور جب وہ خشک ہو جائے تو اُس میں سب قسم کے رنگ پائے جاتے ہیں۔

پیشاب کے بند ہونے سے جو بیماریاں ہو جاتی ہیں۔ اور اُن کا ندان بیان کیا گیا ہے۔ اب اُن امراض کا ندان بتایا جائیگا۔ جن میں پیشاب بکثرت خارج ہوتا ہے۔

دسواں ادھیائے

پرمیہہ ندان

اقسام- پرمیہہ روگ بیس قسم کا ہوتا ہے- یعنی کف کیوجہ سے ہونیوالا دس قسم کا- پت سے ہونیوالا چھ قسم کا اور وات سے ہونے والا چار طرح کا ہوتا ہے-

عام بواعث- ایسی اغذیات اور کار وائی جن سے میدا- پیشاب اور کف بڑھیں عموماً اس روگ کے باعث ہوتے ہیں- جیسے میٹھی چیزیں- نمکین- مرغن- ثقیل- لیسدار اور سرد اشیاء- نئے دھان- نئی شراب- پانی کے کنارے رہنے والے جانوروں کی گوشت- گنا- گڑ- اور گائے کا دودھ وغیرہ کا نوش کرنا- ایک ہی مقام پر زیادہ عرصے تک بیٹھے رہنا- اور قواعد کے خلاف سونا- ان سے پرمیہہ روگ پیدا ہو جاتا ہے-

کف پرمیہہ- بگڑا ہوا کف مثانے میں قیام کر کے کف پرمیہہ کو پیدا کر دیتا ہے کیونکہ اس سے کلید (جسمانی رطوبت) پسینہ- میدا- رس اور گوشت بگڑ جاتے ہیں-

پت پرمیہہ- کف وغیرہ کے زائل ہو جانے پر پیشاب کا سہارا لینے والا پت خون کو بگاڑ کر پت پرمیہہ پیدا کر دیتا ہے-

وات پرمیہہ- اور پت کے زوال پر وایو دھاتوؤں کو مثانے میں لا کر وات پرمیہہ پیدا کر دیتا ہے-

قابلیت اور ناقابلیت علاج- کف پرمیہہ کو سادھیہ (سہل العلاج) پت پرمیہہ کو یاپیہ (مشکل العلاج) اور وات پرمیہہ کو اسادھیہ (نا علاج) شمار کیا جاتا ہے- کف پرمیہہ سَم کریا (مرض کے خواص کے مطابق علاج) ہونے کی وجہ سے سادھیہ سمجھ

ہیں۔ پتج پرمیہہ اس قسم کے یا مریض کے خواص کے خلاف علاج ہونے کے سبب یا تپیہ ہوتے ہیں
اور واتج پرمیہہ چار قسم کے صعب ترین ہونے کے سبب اسادھیہ کہتے ہیں۔

عام علامات پیشاب کا بکثرت اور گاڑھا آنا سب قسم کے پرمیہہ روگوں کی عام علامات ہیں۔

خاص علامات دوشوں اور دوشیوں کے ایک جیسا ہونے پر بھی خاص خاص سنیوگوں (ملاپوں) کی وجہ سے پرمیہہ مختلف قسم کے ہوتے ہیں۔ اور ان کا یہ اختلاف پیشاب کی رنگت وغیرہ سے معلوم کیا جاتا ہے۔

اُدک میہہ کی علامات:۔ اُدک میہہ میں پیشاب صاف بکثرت۔ سفید۔ سرد۔ بے بو۔ پانی کی مانند لیکن قدرے گاڑھا اور لیسدار آتا ہے۔

اکھشو میہہ کی علامات۔ اکھشو میہہ میں پیشاب بہت کچھ گنے کے رس کا سا اور شیریں ہوتا ہے۔

ساندر میہہ کی علامات۔ جو پیشاب رات کا رکھا ہوا صبح کے وقت گاڑھا سا ہو جاتا ہے وہ ساندر میہہ کے وجود کا اظہار کرتا ہے۔

سُرا میہہ کی علامات۔ سُرا میہہ میں پیشاب سُرا کی مانند اوپر سے صاف اور نیچے سے گدلا سا ہوتا ہے۔

پشٹ میہہ کی علامات۔ پشٹ میہہ کے مریض کے پیشاب کرتے وقت رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور اُسے پیٹھی کا سا اور نہایت سفید پیشاب آتا ہے۔

شکر میہہ کی علامات۔ شکر میہہ میں قند کا سا یا قند ملا ہوا پیشاب آتا ہے۔

شیت میہہ ۔ کی بیماری میں پیشاب بکثرت ۔ شیریں اور بہت سرد آتا ہے۔
شنیز میہہ کی علامات ۔ آہستہ آہستہ اور تھوڑا تھوڑا پیشاب آنا شنیز میہہ کی علامات ہیں۔
لالا میہہ کی علامات ۔ لالا میہہ کے مریض کے پیشاب میں تاریں سی پائی جاتی ہیں اور وہ لیسدار ہوتا ہے۔
کشار میہہ کی علامات ۔ کشار میہہ میں پیشاب بلحاظ بو ۔ رنگت ۔ ذائقہ اور مس کے کشار کی مانند ہوتا ہے۔
نیل میہہ میں پیشاب کا رنگ نیلا ہوتا ہے۔
کال میہہ میں پیشاب سی کے رنگ کا سا آتا ہے۔
ہارِدر میہہ کی علامات ۔ ہاردر میہہ کے مریض کا پیشاب ہلدی کے رنگ کا ۔ ذائقے میں چرپرا ہوتا ہے اور جلن پیدا کر کے خارج ہوتا ہے۔
مانجشٹ میہہ میں پیشاب مجیٹھ کے پانی کا سا اور بدبودار آتا ہے۔
رکت میہہ کی علامات ۔ رکت میہہ کے مریض کا پیشاب بدبودار گرم نمکین اور خون کا سا ہوتا ہے۔
وسا میہہ میں پیشاب بار بار چربی سے ملا ہوا آتا ہے ۔ یا محض چربی ہی پیشاب کی بجائے خارج ہوتی ہے۔
مجا میہہ میں بار بار پیشاب مجا سے ملا ہوا آتا ہے۔ یا خالی مجا ہی پیشاب کی بجائے خارج ہوتی ہے۔
ہستی میہہ کا مریض مست ہاتھی کی طرح مسلسل اور حاجت کے بغیر ہی ایسا پیشاب کرتا ہے ۔ جو لیسدار (سیرم) والا اور ایک تار ہوتا ہے۔

مدھومیہہ کی علامات۔ مدھومیہہ کے مریض کو شہد کے بشکل پیشاب آیا کرتا ہے۔

مدھومیہہ کی اقسام۔ یہ مرض دو طرح سے پیدا ہوتا ہے۔ اوّل تو دھاتوؤں کے زائل ہو جانے کی وجہ سے وایو کے کوپت ہو جانے پر پیدا ہوتا ہے۔ دوسرا دوشوں سے وایو کا راستہ رک جانے پر یہ رکا ہوا وایو اچانک ہی مدھومیہہ کو پیدا کر دیتا ہے اسی سبب اس آخرالذکر قسم کے مدھومیہہ میں لمحہ لمحہ مثانہ خالی ہوتا اور بھرتا رہتا ہے اول قسم کا مدھومیہہ تو اسادھیہ (لا علاج) ہوتا ہی ہے لیکن دوسری قسم کا دوشوں کے راستہ روک لینے سے کرچھر سادھیہ (مشکل العلاج) ہوتا ہے۔

سب قسم کے پرمیہہ روگ علاج میں غفلت کرنے سے آخرکار مدھومیہہ ہو جاتے ہیں۔ پیشاب میں مٹھاس زیادہ تر سب قسم کے پرمیہہ روگوں میں پائی جاتی ہے لیکن مدھومیہہ میں پیشاب بالکل شہد کا سا ہی ہوتا ہے۔

چونکہ طبعی طور پر ہی جسم میں مٹھاس کی زیادتی ہوتی ہے۔ اسلئے سب قسم کے پرمیہہ روگ مدھومیہہ بھی کہلا سکتے ہیں۔

کفج پرمیہہ روگوں کے عوارض۔ کف پرمیہوں میں ذیل کے عوارض پائے جاتے ہیں۔ بے ہضمی۔ عدم اشتہا۔ قے۔ نیند۔ کھانسی۔ زکام۔

پتج پرمیہوں کے عوارض۔ مثانے اور عضو تناسل میں سوئی چبھنے کا سا درد ہونا۔ فوطوں کا پھٹ جانا۔ بخار۔ جلن۔ پیاس۔ منہ کا ذائقہ ترش ہو جانا۔ غشی اور پاخانے کا ٹوٹ ٹوٹ کر آنا۔ پتج پرمیہوں میں یہ عوارض ہوتے ہیں۔

واتج پرمیہوں کے عوارض۔ اُداوَرت۔ گلو گرفتگی۔ انقباض دل۔ ہمیشہ کھانے کی خواہش کا رہنا۔ درد۔ نیند کا نہ آنا۔ جسم کا سوکھ جانا۔ کھانسی۔ اور دمہ یہ عوارض واتج پرمیہوں میں پیدا ہو جاتے ہیں۔

پرمیہ روگوں کے علاج میں غفلت کرنے سے مندرجہ ذیل دس قسم کی پھنسیاں سندھی مرض یا زیادہ گوشت والے مقامات میں پیدا ہو جاتی ہیں۔

(۱) شراوکا (۲) کچھپکا (۳) جالنی (۴) ونتا (۵) الجی (۶) مسورکا (۷) سرشپکا (۸) پتری (۹) ودارکا (۱۰) ودردھی

شراوکا کی علامات۔ کناروں کی طرف سے اٹھی ہوئی درمیان سے نیچی سیاہ رنگ کی۔ مواد اور درد والی۔ اور کٹورے کی شکل جیسی پھنسی کو شراوکا کہتے ہیں۔

کچھپکا کی علامات۔ اس پھنسی کی شکل کچھوے کی پشت کی سی ہوتی ہے۔ جس میں سخت درد ہوتا ہے۔ جھنجھناہٹ ہوتی ہے۔ چھونے میں ملائم اور جسم کے کسی بڑے مقام میں واقع ہوتی ہے۔

جالنی کی علامات۔ جکڑی ہوئی۔ سراؤں کے جال سے گھری ہوئی۔ چکنے مواد والی۔ بڑے محیط والی۔ درد اور سخت قسم کی جھنجھناہٹ والی اور باریک سوراخوں والی پھنسی جالنی کے نام سے نامزد کی جاتی ہے۔

ونتا کی علامات۔ اس پھنسی میں سخت درد ہوتا ہے گیلی سی ہوتی ہے پشت یا پیٹ پر پیدا ہو جاتی ہے۔ بہت بڑی اور نیلے رنگ کی ہوتی ہے۔

الجی کی علامات۔ یہ پھنسی جس مقام پر پیدا ہونے کے قریب ہوتی ہے۔ وہاں کی جلد میں سخت جلن ہونے لگتی ہے۔ یہ بہت مشکل العلاج ہے۔ جلد پھیل جاتی ہے۔ سرخ اور سیاہ رنگ کی ہوتی ہے۔ مریض کو سخت پیاس لگتی ہے جلد پھٹنے لگ جاتی ہے۔ جلن ہوتی ہے۔ غفلت چھا جاتی ہے۔ اور بخار آ گھیرتا ہے

مسورکا کی علامات۔ یہ پھنسی مقدار اور شکل میں مسور کے دانے کے برابر ہوتی

ہے ساری سبب ہی اسے سودکا کہتے ہیں۔

سرکھپکا کی علامات۔ یہ پھنسی سرسوں کی شکل کی اور سرسوں کے دانے کے برابر ہوتی ہے جلدی پک جاتی ہے۔ اور اس میں سخت درد ہوتا ہے۔ نیز اس کے اردگرد بھی سرسوں کے برابر پھنسیاں ہو جاتی ہیں۔

پترنی کی علامات۔ یہ پھنسی بہت بڑی ہوتی ہے۔ اور اسکے اردگرد بہت سی چھوٹی چھوٹی پھنسیاں ہوتی ہیں۔

ودارکا کی علامات۔ ودارکا نام والی پھنسی وداری کند کی مانند گول اور سخت ہوتی ہے۔ اسکا مفصل بیان آگے وِدردھی کے بیان میں کیا جائیگا۔

ان میں سے اول الذکر تینوں پھنسیاں نیز پترنی اور ودارکا ناقابل برداشت تکلیف دینے والی اور بہت میدا والی ہوتی ہیں۔ باقی کی پانچوں کی تکلیف ناقابل برداشت نہیں ہوتی۔ اور ان میں میدا بھی تھوڑی ہوتی ہے۔

ان پھنسیوں میں مختلف پرمیہوں کے مطابق مختلف دوشوں کا غلبہ ہوتا ہے میدا کی خرابی والے اشخاص کو پرمیہ کے بغیر بھی یہ پھنسیاں ہو جاتی ہیں۔ اور پورب روپوں (علامات قبل المرض) کے ظاہر ہونے بغیر ہی یہ یکایک آ دباتی ہیں۔

رکت پت۔ جس شخص کو ہلدی کے رنگ کا یا سرخ رنگ کا پیشاب آئے۔ اور جس کے ساتھ پرمیہ کے پورب روپ نہ ہوں۔ تو اسے پرمیہ نہیں کہتے۔ بلکہ اسے رکت پت کہتے ہیں۔

پرمیہہ روگ کے پورب روپ۔ پسینہ آنا۔ اعضائے جسم میں سے بُو آنا اعضا کا ڈھیلا پڑ جانا۔ چارپائی پر لیٹے رہنے یا آسن پر بیٹھے رہنے کو جی چاہنا دل۔ آنکھوں۔ زبان اور کانوں پر لیپ کیا گیا معلوم ہونا۔ جسم کا موٹا ہو جانا۔

بالوں اور ناخنوں کا بہت بڑھ جانا۔ ٹھنڈک کا بھانا۔ گلے اور تالو کا سوکھنا۔ منہ کا ذائقہ میٹھا رہنا۔ ہاتھوں اور پاؤں میں جلن ہونا۔ اور مریض کے پیشاب چیونٹیاں کا آنا۔

یہ پرمیہہ روگ کے پوروپ ہوتے ہیں۔ انہیں دیکھ کر پرمیہہ روگ قیاس کیا جاتا ہے۔

جب پرمیہہ میں پیشاب شہد کی مانند آئے۔ یا میٹھا اور لیسدار ہو۔ اُسے دیکھ کر دو طرح کا خیال آتا ہے۔ کہ یا وہ کف سے پیدا شدہ ہے اور اُسکا علاج اپ ترپ دخشک ادویات کے استعمال) سے کیا جائے۔ یا وایو کیوجہ سے پیدا ہوا ہے اور مریض سے کے دوش کم ہو گئے ہیں۔ اور سنترپن (مرغن اشیا کے استعمال) سے اُسکا علاج کیا جائے۔ جب پہلے پورب روپ دکھائی دیں۔ پھر کچھ پرمیہہ نمایاں ہو۔ اسکے بعد وہ پتج پرمیہہ کی شکل میں تبدیل ہو جائے۔ اور آخرکار وہ اتج پرمیہہ بن جائے۔ اُسے لاعلاج سمجھنا چاہئے۔ لیکن جو اتج پرمیہہ خود بخود یکایک نمایاں ہو جائے وہ سادھیہ (قابل علاج) ہوتا ہے۔ پتج پرمیہہ اگرچہ یاپیہ (مشکل العلاج) ہوتے ہیں۔ لیکن اگر ان میں بھی سیدا خراب نہ ہو گئی ہو۔ تو وہ بھی سادھیہ (قابل علاج) ہوتے ہیں۔

ودردھی۔ ورِدھی اور گلگم ندان

وِدردھی باسی۔ گرما گرم۔ روکھی اور جلن پیدا کرنے والی اشیا کے کھانے ٹیڑھا ہو کر سونے۔ اُلٹی حرکات کرنے اور خون کو بگاڑنے والی

اشیاء کے استعمال میں لانے سے گوشت۔ میدا۔ ہڈی۔ سُسنا یو (پٹھوں) خون اور کنڈرائوں سے تعلق رکھنے والا۔ گہری جڑھ اور بڑے وردوالا اندر یا باہر کیطرف جو ورم ہوجاتا ہے اُسے ودردھی کہتے ہیں۔

اقسام۔ ودردھی چھ قسم کی ہوتی ہے۔ (۱) واتج (۲) پتج (۳) کفج (۴) رکتج اور (۵) ابھی گھاتج۔

ان میں سے **بیرونی** ودردھی۔ جب جسم میں ہوتی ہے۔ سخت۔ گانٹھ کی مانند اور اُبھری ہوئی ہوتی ہے۔

اندرونی ودردھی سخت مہلک۔ گہری۔ جڑ صدالی۔ گولے کی مانند بلمیک[1] کیطرح اُٹھی ہوئی۔ اور آگ یا ہتھیار کی مانند تیز ہوتی ہے۔

مقامات۔ ناف۔ مثانہ۔ جگر۔ کلوم۔ دل۔ کوکھشی (پسلو) چڈتے۔ گردے اور گا ودردھی کے واقع ہونے کے مقامات ہیں۔

واتج ودردھی کی علامات۔ واتج ودردھی میں نہایت سخت درد ہوتا ہے۔ اسکا رنگ سُرخ سیاہ ہوتا ہے۔ دیر سے اُٹھتی اور پکتی ہے۔ اسکا قیام ناہموار ہوتا ہے۔ اور اس میں سے کاٹنے۔ چیرنے۔ گھمانے۔ اچھلنے۔ بہنے یا سرسرانے کی سی آواز آتی ہے۔

پتج ودردھی کی علامات۔ پتج ودردھی کا رنگ سُرخ۔ تانبے کا سا اور سیاہ ہوتا ہے وہ جلد اٹھتی اور جلد پک جاتی ہے۔ اور اس میں پیاس۔ غفلت۔ بخار اور سوزش کی بھی شکایت رہتی ہے۔

کفج ودردھی کی علامات۔ کفج ودردھی کا رنگ سفید ہوتا ہے۔ اس میں

---

[1] دیمک کے گھر کو بلمیک کہتے ہیں۔

خارش ہوتی ہے۔ وہ دیر کے بعد اٹھتی اور پکتی ہے۔ مریض کا جی متلاتا ہے۔ سر درد بھی ہوتا ہے۔ گھبراہٹ ہوتی ہے۔ جمائیاں آتی ہیں۔ کھانے کی خواہش نہیں رہتی اور بدن بھاری ہو جاتا ہے۔

سنپاتج وِدردھی کی علامات۔ سنپاتج وِدردھی میں مندرجہ بالا تینوں اقسام کی علامات ملی جلی پائی جاتی ہیں۔

اندرونی اور بیرونی وِدردھی کی علامات کو اپنی عقل سے سمجھنا وید کے لئے بہت ضروری ہے۔

رکتج وِدردھی کی علامات۔ رکتج وِدردھی کے اردگرد سیاہ رنگ کے پھوڑے ہوتے ہیں۔ اس کا رنگ سیاہ ہوتا ہے۔ اس میں سخت جلن ہوتی ہے درد بھی ہوتا ہے اور بخار بھی ہو جاتا ہے۔ باقی علامات پت کی سی پائی جاتی ہیں۔

وِدردھی مردوں کو باہر کی طرف اور عورتوں کو اندر کی طرف ہوتی ہے۔

ابھی گھاتج وِدردھی کی علامات۔ کسی ہتھیار وغیرہ کے لگنے سے اگر جسم کے کسی حصے پر زخم لگ جائے۔ تو بد پرہیزی کرنے کے سبب وایو سے منتشر شدہ زخم کی حرارت خون اور پت میں جوش پیدا کر کے ورم پیدا کر دیتا ہے۔ جسے ابھی گھاتج وِدردھی کہتے ہیں۔ اس میں پت رکت کی سی علامات پائی جاتی ہیں۔ اور سخت قسم کے عوارض پیدا ہو جاتے ہیں۔ جو مختلف مقامات کے لحاظ سے مختلف قسم کے ہوتے ہیں۔

ناف میں وِدردھی ہونے کی علامات۔ وِدردھی اگر ناف میں ہو۔ تو ہچکی کی شکایت نمایاں ہو جاتی ہے۔

مثانہ میں ہونے سے پیشاب مشکل اور بدبودار آتا ہے۔

جگر میں ہو۔ تو دمہ ہو جاتا ہے۔
قلب میں ہو۔ تو باہر کو سانس نکالنے میں دقت ہوتی ہے۔
حلقوم میں ہو۔ تو گلو گرفتگی ہو جاتی ہے۔ اور سخت پیاس لگتی ہے۔
دل میں ہو۔ تو سارے عضو جکڑ جاتے ہیں۔ پر مروڑ ہوتا ہے۔ کھانسی اور بے قراری پیدا ہو جاتی ہے۔
تکھشی (پہلو) میں ہو۔ تو پسلیوں اور کندھوں میں درد ہوتا ہے۔ اور پیٹ پھول جاتا ہے۔
ونکھشن (چٹوں) میں ہونے سے رانیں جکڑ جاتی ہیں۔ اور ان میں چلنے کی طاقت نہیں رہتی۔
گردوں میں ہونے سے کمر اور پشت جکڑ جاتی ہے۔ اور پسلیوں میں بھی درد ہوتا ہے
گدا میں ہو۔ تو باد مخالف رک جاتی ہے۔
ان ودردھیوں کی خامی پختگی اور سڑاند کی علامات شوتھ (سوج) کی مانند سمجھنی چاہئیں۔ اگر ودردھی ناف کے اوپر کیطرف پکے۔ تو اُسکا مواد منہ کے راستے سے خارج ہوتا ہے۔ اور اگر ناف کے نیچے کیطرف پکے۔ تو گدا کے راستے سے۔ اگر وہ عین ناف میں پختہ ہو۔ تو اُسکا مواد دونو طرف سے خارج ہوگا۔
ودردھی کے دوش کو اُس کے مواد سے بُرن کی مانند ہی معلوم کرنا چاہئے۔
سنپاتج ودردھی اسادھیہ (لاعلاج) ہوتی ہے۔ پکی ہوئی۔ دل۔ ناف اور مثانے میں ٹھہری ہوئی۔ اور اندر یا باہر کیطرف پھٹ جانے والی ودردھیاں بھی لاعلاج ہوتی ہیں۔
جو ودردھی اندر ہی پک کے بہنے لگ جائے۔ اور اُسکا مواد منہ کے راستے سے خارج

ہو۔ نیز مریض کمزور ہو اور مختلف عوارض میں مبتلا ہو رہا ہو۔ تو اُسے بھی لاعلاج کہیں۔

عورتوں کی چھاتیوں کی سراؤں میں بھی اسیٹرتج ورم ہو جاتا ہے۔ جو ایام حمل یا زچگی کے اثنا میں واقع ہوتا ہے۔ خواہ اُن میں دودھ ہو یا وہ دودھ سے خالی ہوں۔ اُس کی علامات بیان تربیروں کی ودردھی کی سی ہوتی ہیں۔

یہ وِدردھی کنیاؤں (کنواری لڑکیوں) کو نہیں ہوتی۔ کیونکہ اُن کی دودھ کی نالیوں کے منہ بہت باریک ہوتے ہیں۔

وِدردھی

بگڑ کر رُکی ہوئی اور ورم درد پیدا کر دینے والی وایو خصیتوں اور چٹھوں میں پہنچ کر پٹھوں کے چاروں طرف بہنے والی نازلوں کو دبا کر دوذیل کوشوں میں وِدردھی پیدا کر دیتی ہے۔

اقسام۔ یہ وِدردھی سات قسم کی ہوتی ہے۔ (۱) واتج (۲) پتج (۳) کفج (۴) رکتج (۵) سیدج (۶) موتیج اور (۷) انتج۔

موتیج اور انترتج ودردھیاں بھی دراصل وایو کی وجہ سے ہی پیدا ہوتی ہیں۔ صرف ان کے باعث میں تھوڑا سا فرق ہوتا ہے۔

واتج ودردھی کی علامات۔ واتج ودردھی چھونے سے ہوا کی بھری ہوئی مشک کی مانند معلوم ہوتی ہے۔ اور اس میں روکھا پن پایا جاتا ہے۔ نیز بلاوجہ درد ہوتا ہے۔

پتج ودردھی۔ پکے ہوئے گولر کی سی ہوتی ہے۔ اس میں سوزش اور حرارت پائی جاتی ہے۔ اور وہ پک بھی جاتی ہے۔

کفج ودردھی۔ سرد۔ بھاری۔ چکنی اور سخت ہوتی ہے۔ اس پر خارش ہوتی ہے اور درد تھوڑا ہوتا ہے۔

رکتج ودردھی۔ کالے پھوڑوں سے گھری ہوتی ہے۔ اور اس میں پتج ودردھی

کی سی علامات پائی جاتی ہیں۔

میدج ورِدھی۔ کف کی سی۔ نرم۔ اور تاڑ پھل کی مانند ہوتی ہے۔

موترج ورِدھی۔ اُس شخص کو ہو جاتی ہے۔ جسے پیشاب روک رکھنے کی عادت ہو۔ یہ ورِدھی مریض کے چلتے وقت پانی سے بھری ہوئی مشک کی طرح چھلکتی ہے اس میں درد بھی ہوتا ہے۔ چھونے میں نرم ہوتی ہے۔ مریض کو پیشاب بمشکل آتا ہے اور وہ فوطوں کے نیچے کا مقام کڑا سا ہو جاتا ہے۔

انتر ورِدھی۔ وات کو بگاڑنے والی اغذیات کے کھانے۔ ٹھنڈے پانی میں نہانے۔ جو اجابت ضروریہ کے روکنے۔ وا اجابت کے خواہ مخواہ پیدا کرنے۔ بوجھ اٹھانے پیادہ سفر کرنے۔ اور اعضاء کو ٹیڑھا کرنے یا دیگر حرکات سے حرکت میں آیا ہوا وایو چھوٹی انتڑیوں کو بے راہ کر کے جب اپنے مقام سے نیچے کی طرف لیجائے۔ اور فوطوں کے جوڑ میں گانٹھ کی سی سختی پیدا کرے۔ پھر اُس کے علاج میں غفلت کی جائے۔ اور اس سبب خصیے بڑھ جائیں۔ اپھارہ۔ درد اور جکڑاہٹ ہو جائے۔ اور جب اُسے دبایا جائے تو وہ آواز کر کے اندر کی طرف چلا جائے۔ اگر چھوڑ دیا جائے۔ تو پھر وہ اپنے مقام پر آجائے اسے انتر ورِدھی۔ روگ کہتے ہیں۔ یہ مرض لاعلاج ہے۔ اور اس کی شکل واتج ورِدھی کی سی ہوتی ہے۔

گلم گلم یا باؤ گولہ کی۔ سیاہ اور سرخ سرادوں کی تاروں کے جال سے بنا ہوا ہوتا ہے۔

اقسام۔ اس کی آٹھ قسمیں ہوتی ہیں (۱) واتج (۲) پتج (۳) کفج (۴) وات پتج (۵) وات کفج (۶) پت کفج (۷) سنپتج اور آٹھواں رکت گلم ہوتا ہے جو صرف عورتوں کو خون حیض کی خرابی کی وجہ سے ہوتا ہے۔

اسباب - بخار - قے - اسہال وغیرہ امراض اور قے جلاب وغیرہ کا ہیرے جو
شخص کو با ہو رہا ہو - اگر وہ وات کو پیدا کرنے والی چیزیں کھاتے - یا بھوک لگنے
پر ٹھنڈا پانی پی کر غذا کھائے - یا سنان وغیرہ کرے - یا جسم میں ہل چل مچا دینے والی
قے کو خود لاتے - یا وات وغیرہ جو اپنے مزید یہ کے زور کو روک رکھے - یا سنیہن (روغن
کرنے) سویدن (پسینہ لانے) کے بغیر ہی جسمانی صفائی کرے - یا جلاب لیکر جلن پیدا
کرنے والی اشیا کھائے - یا رطوبت پیدا کرنے والی چیزوں کو کھائے - تو اس کے وات کے
غلبے والے دوش الگ الگ یا دو دو ملکر یا سارے ہی ایک دم ملکر یا خون سے ملکر جا سوتو
میں ٹھہر جاتے ہیں - اور اوپر و نیچے کے حصے کو روک کر گانٹھ کی شکل کا ایک گولا سا پیدا
کر دیتے ہیں - جس میں پہلے درد ہوتا ہے اور چھونے یا دبانے سے وہ گولے کی شکل کا دکھائی
دیتا ہے -

لاغری کی وجہ سے اور کث یا خانہ یا پت کے راستے کے رک جانے کے سبب ڈالو
پیٹ میں جگہ بنا کر جب خشکی کی وجہ سے سخت ہو جاتا ہے - اور بیچ مقام میں خراب ہونے
سے سو تنتر (آزاد) اور دوسرے مقام میں خراب ہونے سے پر تنتر (غیر آزاد)
کہلاتا ہے - اغیر مجسم ہونے پر بھی گول پنڈ سا ہو جانے کے سبب مجسم دکھائی دیتا ہے - اس واسطے
گلم کہلاتا ہے -

گلم کے مقامات - مثانے ، ناف ، دل اور پسلیوں میں گولا ہوتا ہے -

واتج گلم کی علامات - واتج گلم میں منیا (گردن) اور سر میں درد ہوتا ہے - بخار ہو
جاتا ہے - انتڑیاں گونجتی ہیں - ایسا درد ہوتا ہے جیسے کوئی سوئی چبھوتا ہے - پاخانہ
رک جاتا ہے - باہر کا سانس مشکل سے اور بار بار نکلتا ہے - جسم جکڑا جاتا ہے - منہ
سوکھ جاتا ہے - بدن دبلا ہو جاتا ہے - حرارت ہاضمہ بے ترتیب ہو جاتی ہے - چہرا

چہرا روکھا ہو کر کالا پڑ جاتا ہے۔ چونکہ واتج گلم کی صفت خفی یعنی وایو ایک چنچل (چلنے والی) شے ہے۔ اسی سبب سے واتج گلم کے مقام، علامات، کمی بیشی اور درد کا تعین ناممکن ہے۔ البتہ گلم والے مقام پر ایسا محسوس ہوتا ہے۔ گویا کیڑیاں چل رہی ہیں۔

پتج گلم کی علامات۔ پتج گلم میں جلن ہوتی ہے۔ ذائقہ کھٹا ہو جاتا ہے۔ غش آتے ہیں۔ پاخانہ ٹوٹ ٹوٹ کر آتا ہے۔ پسینہ آتا ہے۔ پیاس لگتی ہے۔ بخار ہو جاتا ہے۔ جلد وغیرہ کا رنگ ہلدی کا سا ہو جاتا ہے۔ گولے کو چھونا ناقابل برداشت ہوتا ہے۔ جیسے جگہ جلتی ہے۔ گرم ہوتی ہے۔ اور وہاں پر بیرونی حرارت بھی ناقابل برداشت اثر دکھاتی ہے۔

کپھج گلم کی علامات۔ کپھج گلم میں گلم کا مقام گیلا ہوتا ہے۔ مریض کو کھانے کی خواہش نہیں رہتی۔ مقام مذکورہ پر درد ہوتا ہے۔ شیت جُور۔ زکام، سستی۔ جی متلانے اور کھانسی کی شکایات ہو جاتی ہیں۔ جلد کا رنگ سفید ہو جاتا ہے۔ گلم وہیں اور سخت اور بھاری ہوتا ہے۔ اور وہاں کی جگہ ایسی معلوم ہوتی ہے۔ گویا سوئی ہوئی ہے۔ [illegible] ہے۔ اور وہاں پر درد تھوڑا تھوڑا ہوتا ہے۔ تمام دوش عموماً اپنے اپنے مقاموں میں ہی گلم کو پیدا کرتے ہیں۔ اور اپنے اپنے اوقات میں ہی تکلیف دیتے ہیں۔

دو دو دو دوشوں والے گلموں میں آپس ہی دو دو کی ملی جلی علامات پائی جاتی ہیں۔

سنپاتج گلم میں سخت جلن ہوتی ہے۔ درد ہوتا ہے۔ وہ جلدی پک جاتا ہے۔ وہیں اور ابھرا ہوا ہوتا ہے۔ یہ گلم لاعلاج سمجھنا چاہیے۔

رکتج گلم صرف عورتوں ہی کے ہوتا ہے۔ ایام حیض میں۔ نئی زچگی کے۔ اور بیرونی روگ والی کے۔ وات پیدا کرنے والی چیزوں کے استعمال کرنے سے وایو بگڑ کر خون حیض کو رحم میں روک لیتی ہے۔ اور ہر مہینے اسی طرح خون رک رک کر حمل کی سی علامات والا رکت گلم ہو جاتا ہے۔ مریضہ کو ابکائیاں آتی ہیں۔ اور حمل کی سی خواہشات

ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ چھاتیوں میں دودھ بھی آجاتا ہے۔ مریضہ ڈبلی ہوتی جاتی ہے۔ دائی کے
ملاپ اور پیٹ پڑنی کے سبب سے وات پت کی تمام تکالیف پیدا ہوجاتی ہیں۔ درد۔
جکڑاہٹ۔ جلن۔ اسہال۔ پیاس اور بخار وغیرہ عوارض آگھیرتے ہیں۔ رحم میں بہت
درد رہتا ہے۔ اور خراب خون کے پانی میں رُکے رہنے کیوجہ سے پانی میں سے بدبو
دار رطوبت خارج ہوتی رہتی ہے۔ سوئی چبھنے کا سا درد رہتا ہے۔ یونی پھڑکتی رہتی ہے
اور درد رہتا ہے۔ اگرچہ جس طرح سے حمل میں حرکت ہوتی ہے۔ گلم میں ویسی حرکت نہیں
ہوتی۔ لیکن پیٹ میں درد ہوتا ہے۔ البتہ وہ پنڈ سا بنا ہوا گلم کبھی کبھی پھڑکنے لگتا ہے
حمل کی حالت میں گربھ بڑھتا ہے۔ اور یہاں پر صرف گلم ہی بڑھتا ہے۔ ہر قسم
کے گلم اپنے اپنے دوشوں کے لحاظ سے دیر سے پکتے ہیں۔ بعض مرتبہ نہیں بھی پکتے۔

ودردھی اور گلم میں فرق یہ ہے۔ کہ گلم دیر سے پکتا ہے۔ بعض دفعہ نہیں بھی
پکتا۔ مگر ودردھی بہت جلد پک جاتی ہے۔ کیونکہ اس میں خراب خون کا انجماد
ہوتا ہے۔ اسلئے اس پر جلد سڑاند پیدا ہوجاتی ہے۔ اور اسی وجہ سے اسے ودردھی کہتے ہیں۔

گلم جب اندر ہو۔ تو شانے۔ کوکھ۔ دل اور تلی میں درد ہوتا ہے۔ قوت ہضم
کمزور ہوجاتی ہے۔ رنگ پھیکا پڑجاتا ہے۔ طاقت کم ہوجاتی ہے۔ پاخانہ اور پیشاب
رک جاتے ہیں۔

اگر گلم گوشت (شکم) کے کسی حصے میں باہر کی طرف واقع ہو۔ تو علامات ان کے
برخلاف ہوتی ہیں۔ یعنی زیادہ درد بھی نہیں ہوتا ہے۔ رنگ بدل جاتا ہے۔ اور بڑی
حد زیادہ ابھرا ہوا دکھائی دیتا ہے۔

آناہ۔ اوپر اور نیچے کے وات کے راستے رُک جانے سے پیٹ میں جو اپھارہ ہو کر

سخت درد ہوتا ہے۔ اسے آناہ کہتے ہیں۔

اشٹھیلا۔ پیٹ میں چھلی کی سی جو ایک سخت گانٹھ سی پڑ جاتی ہے۔ اسے اشٹھیلا بولتے ہیں۔

جس اشٹھیلا میں آناہ کی علامات پائی جائیں۔ اور جو اوپر کیطرف ابھری ہوئی ہو۔ اسے آناہ لنگ اشٹھیلا کہتے ہیں۔

جو اشٹھیلا ترچھی ہو۔ اور اوپر کیطرف نہ ابھری ہوئی ہو۔ اسے پرتیا شٹھیلا بولتے ہیں۔

تونی۔ تیز درد والی جو وایو انتڑیوں سے گدا کیطرف جاتی ہے۔ اسے تونی کہتے ہیں۔

اور جو خلاف ازیں گدا کی طرف انتڑیوں کو جاتی ہے۔ اسے پرتونی بولتے ہیں

گلم کے پورب روپ۔ بکثرت ڈکار آنا۔ پاخانے کا رک جانا۔ طبیعت کا سیر ہونا۔ وایو کو سہار نہ سکنا۔ انتڑیوں میں گرج ہونا۔ اپھارہ اور غذا کو ہضم کرنے کی طاقت نہ رہنا۔ یہ گلم کی علامات قبل المرض ہوتی ہیں۔

بارھواں ادھیائے

اُدر روگ ندان

یوں تو سب بیماریاں حرارت ہاضمہ کی کمزوری کیوجہ سے پیدا ہوتی ہیں لیکن اُدر روگوں (امراض شکم) کا سبب تو خصوصیت سے حرارت ہاضمہ کی کمزوری ہی ہے،

بے ہضمی - خراب اغذیات - اور فضلات کا اجتماع اُدر روگوں کو پیدا کر دیتے ہیں۔
جلد - گوشت - اور جوڑوں میں جانے والے دوش اور دھاتو پانی بہانے والی
نا ڑیوں کو اوپر نیچے سے روک کر پران وایو - حرارت ہاضمہ اور اپان وایو میں بگاڑ
اور گھشی (پہلو) میں اپھارہ پیدا کر کے اُدر روگوں کو نمایاں کر دیتے ہیں۔

اقسام - اُدر روگ آٹھ قسم کے ہوتے ہیں۔ (۱) واتج (۲) پتج (۳) کفج (۴) سنپاتج (۵) پلیہا اُدر (۶) بدھ گد (۷) کھشت اُدر اور (۸) اُدکودر۔

عام علامات - ان اُدر روگوں کے بیماروں میں ذیل کی علامات عام طور سے پائی جاتی ہیں۔ تالو خشک - ہونٹ سوکھے ہوئے - پاؤں اور پیٹ متورم - چلنے کی حرکت اور طاقت جسمانی کا زائل ہو جانا - غذا کا کم ہو جانا - دبلا پن اور کوکھوں کا پھولا ہوا ہونا - اُدر روگوں کے مریض دیکھنے میں پریت روپ (مردہ بشکل زندہ) نظر آیا کرتے ہیں۔

پوروَب روپ - بھوک کا زائل ہو جانا - غذا کا دیر اور مشکل سے ہضم ہونا - مریض کا اچھے ہاضمہ اور بد ہضمی میں تمیز نہ کر سکنا - شکم سیری کو برداشت نہ کر سکنا - طاقت جسمانی کا دن بدن گھٹتے جانا - تھوڑی دور چلنے سے سانس کا پھول جانا - پاخانے کا یا تو زیادہ آنا - یا بالکل نہ آنا - پاؤں میں تھوڑا سا ورم ہو جانا - پٹھنے کے جوڑوں میں درد ہونا - پیٹ کا تناؤ - زود ہضم اور تھوڑی سی غذا کھانے سے بھی پیٹ کا تن جانا - پیٹ پر رنگین دھاریاں نمایاں ہو جانا - اور پیٹ کی جھریوں کا مٹ جانا - یہ اُدر روگوں کی علامات قبل المرض ہوتی ہیں۔

مشترکہ علامات - ہر قسم کے اُدر روگوں میں اونگھ - میٹھا میٹھا درد - پیشاب اور پاخانے کی رکاوٹ - حرارت ہاضمہ کی کمی - جلن - ورم - اپھارہ اور آخر کار

پیٹ میں پانی بھر جانا یہ علامات پائی جاتی ہیں۔

جلودر (آدکودر) کی لت تک جو ادر روگ نہ پہنچے ہوں۔ ان میں پیٹ کا رنگ
سُرخ ہوتا ہے۔ سوج نہیں ہوتی۔ اور نہ پیٹ بوجھل ہوتا ہے۔ البتہ وہ سراؤں کے
جال سے گھرا ہوتا ہے۔ اور ہمیشہ گڑ گڑ کرتا رہتا ہے۔ وایو ناف اور انتڑیوں پر
دباؤ ڈال کر اور شور کر کے وہیں گم ہو جاتی ہے جس سے دل۔ کمر۔ ناف۔ مقعد اور
پنڈلیوں میں درد ہوتا ہے۔ جب وایو خارج ہوتی ہے تو اس کے خارج ہونے کی آواز
آتی ہے۔ پاخانہ رُک جاتا ہے۔ پیشاب تھوڑا تھوڑا آتا ہے۔ قوت ہاضمہ زیادہ
کمزور نہیں ہوتی۔ اور نہ ہی ہر چیز کے کھاتے رہنے کی بھی خواہش ہوتی ہے۔

وات اُدر کی علامات۔ وات اُدر میں ہاتھ۔ پاؤں۔ فوطوں اور کوکھوں
پر ورم ہو جاتا ہے۔ کوکھوں۔ پسلیوں۔ پیٹ۔ کمر اور پیٹھ میں درد ہوتا ہے۔ بڑے اور
دو جوڑوں کی درمیانی ہڈیوں میں ایسا درد ہوتا ہے۔ گویا وہ ٹوٹ رہی ہیں۔ خشک
کھانسی ہوتی ہے۔ اعضاء ٹوٹتے ہیں۔ جسم کا نچلا حصہ بوجھل ہو جاتا ہے۔ فضلات
جمع ہو جاتے ہیں۔ جلد کی رنگت سیاہ سُرخ ہو جاتی ہے۔ پیٹ یکایک بڑھتا
اور اچانک ہی کم ہو جاتا ہے۔ اور اس میں سوئی چبھنے کا سا درد ہوتا ہے۔ پیٹ
تن جاتا ہے۔ اور اس پر سیاہ رنگ کی رگیں نمایاں ہو جاتی ہیں۔ ٹھکورنے سے اس
میں سے ہوا بھری ہوئی مشک کی سی آواز آتی ہے۔ اور وہ ہوا چاروں طرف
گھومتی رہتی ہے جس سے پیٹ میں درد ہوتا ہے اور آواز آتی رہتی ہے۔

پت اُدر کی علامات۔ بخار۔ غشی۔ جلن۔ پیاس۔ ذائقے کا چرپرا پن۔ چکر
آنا۔ دست آنا۔ جلد۔ وغیرہ کا زرد پڑ جانا۔ پیٹ پر سبز زرد اور تانبے کے رنگ
کی سراؤں کا نمایاں ہو جانا۔ پیٹ پر پسینہ آنا۔ پیٹ کا گرم ہونا اور جلنا۔ پیٹ

میں سے دھواں اُٹھنا۔ پیٹ کا چھونے میں نرم معلوم ہونا۔ جلدی پک جانا اور تپش ہونا وہ پت اُدر کی علامات ہیں۔

کف اُدر کی علامات۔ کف کیوجہ سے پیدا ہونے والے اُدر روگ میں اعضا ڈھیلے پڑ جاتے ہیں یا سو جاتے ہیں۔ متورم ہو جاتے ہیں۔ اور بھاری ہو جاتے ہیں۔ نیند زیادہ آتی ہے۔ جی متلاتا ہے۔ اروچی (عدم اشتہائے طعام) دمہ اور کھانسی کی شکایت نمایاں ہو جاتی ہے۔ جلد سفید ہو جاتی ہے۔ پیٹ گیلا اور ملائم معلوم ہوتا ہے۔ سفید دھاریوں والا اور بڑا دکھائی دیتا ہے۔ دیر کے بعد بڑھتا ہے دبانے سے سخت اور چھونے سے ٹھنڈا معلوم ہوتا ہے۔ اور قائم اور وزنی رہتا ہے۔

تردوشج اُدر روگ کی علامات۔ سنّپاتج (تردوشج) اُدر روگ تینوں دوشوں میں خرابی آجانے۔ عورتوں کے کھلائے ہوئے خونِ حیض کے کھانے۔ مصنوعی زہر اور دُوشی وِش سے اس طرح پیدا ہو جاتا ہے۔ کہ ان اسباب سے جمع شدہ دوشش خون کے ساتھ شکم میں پہنچکر خرابیاں برپا کر دیتے ہیں۔ جن سے انسان سوکھتا چلا جاتا ہے۔ اور اسے غش و چکر آنے لگتے ہیں۔ یہ اُدر روگ جلدی پک جاتا ہے۔ اور نہایت سخت ہوتا ہے۔ سردی۔ ہوا چلنے اور ابر کے وقت اسکی تکلیف خصوصیت سے بڑھ جاتی ہے۔

پلیہہ اُدر کی علامات۔ بکثرت غذا کھا کر چلنے۔ کثرت ورزش۔ کام کی زیادتی۔ پیادہ پا زیادہ سفر کرنے۔ یا قے یا کسی بیماری کیوجہ سے بائیں پہلو میں ٹھہری ہوئی پلیہہ (تلی) اپنے مقام سے بڑھنے لگ جاتی ہے۔ جو چھل کی مانند اور ایسی سخت ہوتی ہے۔ جیسے کچھوے کی پشت۔ اور وہ آہستہ آہستہ بڑھکر پہلو میں اُدر روگ پیدا کر دیتی ہے۔ جسکی وجہ سے دمہ۔ کھانسی۔ پیاس۔ منہ کا بدذائقہ ہونا۔ اپھارہ

بخار۔ درد۔ پاندو ورنتا۔ قے بیہوشی جلن اور موہ[2] کی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔ پیٹ سرخ یا بے رنگ ہو جاتا ہے۔ اور اُس پر نیلی اور ہلدی کے رنگ کی دھاریاں نمودار ہو جاتی ہیں۔

اگر پلیہہ اُدر کے ساتھ اُداورت۔ درد شکم۔ اور اپھارہ ہو۔ تو وات کی خرابی سمجھنی چاہیے۔

اگر اس کے ساتھ مرہ۔ پیاس۔ سوزش اور بخار ہو۔ تو پت کی خرابی تصور کریں گرانی۔ اروچی (عدم اشتہائے طعام) اور سختی کی صورت میں کف کی خرابی سمجھیں

یکرت اُدر۔ جس طرح بائیں طرف پلیہہ بڑھ جاتی ہے۔ ویسے ہی دائیں پسلیوں کے نیچے جگر بھی خراب ہو جاتا ہے۔

بدھ اُدر روگ کی علامات۔ پلکوں کا بال یا دوسرا بال اناج کے ساتھ کھا لینے سے۔ یا بواسیر سے یا اُداورت سے یا انتڑیوں میں چپک جانے والی اشیا کے کھانے سے اگر گدا کا راستہ رُک جائے۔ اور پاخانہ پت وکف کو روک کر وایو کوپت ہو جائے۔ تو بدھ اُدر روگ ہو جاتا ہے۔

اس بدھ اُدر روگ میں جلن ہوتی ہے۔ پیاس لگتی ہے۔ بخار ہو جاتا ہے چھینکیں آتی ہیں۔ کھانسی یا دمہ ہو جاتا ہے۔ رانیں گری پڑتی ہیں۔ سر۔ دل۔ ناف اور مقعد میں درد ہوتا ہے۔ مل (پاخانہ اور پیشاب) رُک جاتے ہیں۔ کھانے کی خواہش نہیں رہتی۔ قے آتی ہے۔ پیٹ پر ہوا گم رہتی ہے۔ پیٹ سخت ہوتا ہے۔ اور اسپر نیلے اور سُرخ رنگ کی سرا اور دھاریاں نمایاں ہوتی ہیں یا وہ ایسی دھاریوں کے

---

[1] پنجابی بھُسا رنگ۔ [2] غشت۔ بے خبری۔

بغیری ہوتا ہے۔ لیکن ناف کے اوپر کی طرف سے وہ عموماً گاؤدُم شکل کا سا ہو جاتا ہے۔

چھدر اُدر کی علامات۔ اگر ہڈی وغیرہ کا ٹکڑا غذا کے ساتھ اندر چلا جائے اور اس سے یا پتھری سے آنتڑی پھٹ جائے۔ یا پک جائے جس میں سے مواد رس رس کر گدا کے راستے سے خارج ہوتا ہو۔ پھر پاخانے کا رس بھی تھوڑا تھوڑا نکلے جس میں مردار کی بدبو آتی ہو۔ جو لیسدار۔ زرد اور سُرخ ہو۔ اور باقی مادہ اندر ہی رہ کر پیٹ کو بھر دے۔ تو وہ سخت قسم کا اُدر روگ پیدا کر دیتا ہے۔ جو ناف کے نیچے حصے میں بڑھنے لگتا ہے اور اس میں بہت جلد پانی بھر جاتا ہے۔ اس کے ورش میں اُبھرت پڑ جاتے ہیں۔ دمہ اور پیاس کی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور چکر آنے لگتے ہیں اُسے چھدر اُدر کہتے ہیں۔ اِسے "پری سرادی" بھی کہتے ہیں۔

اُدکودر یا جلودر کی علامات۔ سینہ پان وغیرہ کرموں (تدابیر) کے اختیار کرتے ہی کچا پانی پی لینے۔ یا حرارت ہاضمہ کی کمزوری کی وجہ سے کمزور اور دُبلے ہونے کی صورت میں کثرت پانی پینے سے وات اور کف پانی سے مل کر پانی کے راستوں کو روک دیتے ہیں۔ جس سے پیٹ میں پانی جمع ہوتا جاتا ہے۔ اور پھر وہ بڑھتا جاتا ہے۔ اِسے جلودر اور اُدکودر روگ بھی کہتے ہیں۔

پیاس کی کثرت۔ مقعد سے رطوبت کا بہتے رہنا۔ مقعد میں درد ہونا۔ کھانسی دمہ۔ اروچی (عدم اشتہائے طعام) پیٹ پر رنگارنگ کی سراؤں کے جال کا پھیل جانا۔ چھونے۔ آواز سُننے۔ جھٹکنے اور لرزنے میں پیٹ کا پانی سے بھری ہوئی مشک کی مانند معلوم ہونا۔ پیٹ کا نہایت چکنا۔ سخت اور ناف کا مدور ہونا جلودر یا اُدکودر کی علامات ہیں۔

پیٹ کی جملہ امراض کے علاج میں غفلت برتنے سے وات۔ پت اور کف

اپنے مقامات سے الگ ہو کر خشکی اور رقت کے سبب جوڑوں اور ناڑیوں کے سوراخوں کو بھی پتلا کر دیتے ہیں۔ جس سے پسینہ باہر کے سوراخوں میں رک جاتا ہے اور اس کا رخ ترچھا ہو جاتا ہے۔ پھر وہ پیٹ میں اپھارہ اور لسی پیدا کر دیتا ہے اور پیٹ بھاری۔ سخت۔ گول۔ ٹھکرنے سے آواز نہ دینے والا۔ اور نرم ہو جاتا ہے۔ نیز اس کی دھاریاں بھی دور ہو جاتی ہیں۔ اور ناف کے مقام پر چھونے سے سرسرانے کی حالت محسوس ہوتی ہے۔ اس کے بعد اس میں پانی بھرنا شروع ہو جاتا ہے۔ کوکھ بہت بڑھ جاتی ہے۔ ناڑیاں غائب ہو جاتی ہیں۔ اور آخرکار جلودر کی اول الذکر تمام علامات نمودار ہو جاتی ہیں۔

واتج اودر۔ پتج اودر۔ کفج اودر۔ پلیہہ اودر۔ بستی بج اودر۔ اور جلودر روگ بالترتیب دوسرا پہلے سے مشکل العلاج ہوتے ہیں۔

باقی ماندہ اودر روگوں کی زیادہ سے زیادہ میعاد دو ہفتے ہوتی ہے یعنی وہ دو ہی ہفتے میں مریض کو ہلاک کر ڈالتے ہیں۔

سب قسم کے اودر روگوں میں جب پانی پیدا ہو جائے اور ترشٹ کی بیان کی ہوئی علامتیں نمودار ہوں۔ تو انہیں لاعلاج سمجھنا چاہئے۔

عموماً سارے اودر روگ طبعاً ہی مشکل العلاج ہوتے ہیں۔ لیکن طاقت ور اشخاص کو ہونے والے اور ایسے اودر روگ جن میں ابھی پانی نہیں بھرا۔ نیز نئے پیدا شدہ اودر روگ تین سادھیہ ہوتے ہیں۔ یعنی کوشش کرنے سے انہیں آرام ہو جاتا ہے۔

تیرھواں ادھیائے

پانڈو روگ (مرض)۔ شوتھ (ورم) اور وسرپ ندان

اپنے اپنے اول الذکر باعث سے بگڑے ہوئے دوش جن میں پت کا غلبہ ہو۔ پانڈو روگ کو پیدا کر دیتے ہیں۔ ان میں سے بڑھی ہوئی وات دل میں ٹھہرے ہوئے پت کو باہر پھینک دیتی ہے۔ اور وہ دوسوں دھمنیوں کے ذریعے سارے جسم میں پھیل کر کف۔ جلد۔ خون اور گوشت کو بگاڑنے کے بعد خون اور گوشت میں ٹھہر جاتا ہے اور جلد میں پانڈو (سفید) سبز۔ زرد وغیرہ مختلف قسم کے رنگ پیدا کر دیتا ہے۔ جن میں پانڈو رنگ سب سے زیادہ ہوتا ہے۔ اسلئے اس روگ کو پانڈو روگ کہتے ہیں۔

پانڈو روگ کی علامات۔ پانڈو روگ سے جسم بوجھل ہو جاتا ہے۔ رس وغیرہ ساتوں دھاتو ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔ اوج زائل اور خون کم ہو جاتا ہے۔ میدا بھی گھٹ جاتی ہے۔ جسم بے رونق ہو جاتا ہے۔ اندریاں ڈھیلی پڑ جاتی ہیں۔ اعضا شکنی ہوتی ہے۔ دل بیٹھا سا جاتا ہے۔ پلکیں متورم ہو جاتی ہیں۔ بدن گرا پڑتا ہے غصہ بڑھ جاتا ہے۔ تھوک بہت آتا ہے۔ زیادہ بولا نہیں جاتا۔ منھ سے بات نہیں نکلتی۔ غذا اور سردی سے نفرت ہو جاتی ہے۔ بال گر پڑتے ہیں۔ حرارت اصلیہ زائل ہو جاتی ہے۔ ٹانگیں ٹوٹتی ہیں۔ بخار اور دمہ آگھیرتے ہیں۔ کانوں میں سائیں سائیں کی آواز آتی ہے۔ سر چکراتا ہے۔ اور تھکاوٹ ہو جاتی ہے۔ یہ جملہ پانڈو روگ کی عام علامات ہیں۔

پانڈو روگ کی اقسام۔ پانڈو روگ کی پانچ قسمیں ہیں۔

(۱) واتج (۲) پتج (۳) کفج (۴) سنپاتج اور (۵) مرت کارن (مٹی کھانے کی وجہ سے پیدا ہونے والا)۔

پانڈوروگ کے پورب روپ (علامات قبل المرض)۔ دل کا دھڑکنا جلد کا روکھا ہو جانا۔ کھانے کی خواہش نہ رہنا۔ پیشاب زرد رنگ کا آنا۔ پسینہ نہ آنا۔ حرارت ہاضمہ کا کمزور ہو جانا۔ دل کا بیٹھا جانا اور جسم میں تھکاوٹ ہو جانا۔ پانڈوروگ کی علامات قبل المرض کہلاتی ہیں۔

واتج پانڈوروگ کی علامات۔ واتج پانڈوروگ سے جسم میں درد ہوتا ہے جھنجھک پڑتی ہے اور بدن کانپتا ہے۔ سر آئیں۔ ناخن پاخانہ۔ پیشاب اور آنکھیں سیاہ۔ روکھی اور سرخ ہو جاتی ہیں۔ سوج پڑ جاتی ہے۔ اپھارہ ہو جاتا ہے۔ منہ کا مزہ بے ذائقہ ہو جاتا ہے۔ پاخانہ سوکھ جاتا ہے اور پسلی و سر میں درد ہوتا ہے۔

پتج پانڈوروگ کی علامات۔ پتج پانڈوروگ میں سراؤں۔ ناخنوں۔ پاخانے پیشاب اور آنکھوں کا رنگ سبز اور زرد ہو جاتا ہے۔ آنکھوں میں اندھیرا آجاتا ہے۔ پیاس لگتی ہے۔ پسینہ آتا ہے۔ غش آتے ہیں۔ سردی کی خواہش ہوتی ہے۔ بدبو آتی ہے۔ منہ کا ذائقہ چرپرا ہو جاتا ہے۔ پاخانہ ٹوٹ ٹوٹ کر آتا ہے۔ ترشی اور جلن ہوتی ہے۔

کفج پانڈوروگ کی علامات۔ کفج پانڈوروگ میں سراؤں وغیرہ کا رنگ سفید ہو جاتا ہے۔ غنودگی طاری رہتی ہے۔ منہ کا ذائقہ نمکین ہوتا ہے۔ رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ آواز بیٹھ جاتی ہے۔ کھانسی ہوتی ہے۔ اور قے آتی ہے۔

سنپاتج پانڈوروگ کی علامات۔ سنپاتج پانڈوروگ میں اول الذکر تینوں

اقسام کی علامات پائی جاتی ہیں۔ اور وہ نہایت ہی سخت ہوتا ہے۔

مرتیکج پانڈوروگ کی علامات ۔ مرتیکج پانڈو روگ اسے کہتے ہیں۔ جو مٹی کھانے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ کسیلی مٹی واؔئی کو ۔ شورے دار پت کو اور میٹھی کف کو بگاڑ کر رس وغیرہ کو خراب کر کے روکھی ہونے کی وجہ سے کھانے میں بھی روکھا پن پیدا کر دیتی ہے۔ اور پکی ہوئی نہ ہونے کے سبب سروتوں میں بھر جاتی ہے۔ اور ان کے سوراخوں کو روک دیتی ہے۔ پھر اول الذکر ترتیب کے مطابق پانڈو روگ ہو جاتا ہے۔ ناف۔ پاؤں۔ منہ ۔ اور عضوِ تناسل پر سوج ہو جاتی ہے پاخانہ میں کرم نکلنے لگتے ہیں اور پاخانہ ٹوٹ ٹوٹ کر آتا ہے۔ جس میں کف اور خون بھی ملا ہوتا ہے۔

کاملا روگ ۔ جو پانڈو روگ پت پیدا کرنے والی چیزوں کا زیادہ استعمال کرتا ہے اُسے کاملا روگ ہو جاتا ہے۔ اور اس روگ سے گوشت دلکم ہو شاکھاؤں (بازوؤں اور ٹانگوں) میں رہنے والا پت خون اور گوشت میں جلن پیدا کر دیتا ہے۔ اور آنکھوں ۔ پاخانے ۔ پیشاب ۔ جلد۔ ناخنوں اور منہ کا رنگ ہلدی کا سا ہو جاتا ہے۔ جلن ہوتی ہے ۔ کھانا ہضم نہیں ہوتا۔ پیاس کا زور ہوتا ہے۔ مریض کی اندریاں لاغر ہو جاتی ہیں۔ اور مریض کی شکل مینڈک کی سی ہو جاتی ہے۔

کمبھ کاملا ۔ جس شخص کے جسم میں پت کا غلبہ ہو۔ یہ کاملا روگ اسے بغیر پانڈو روگ کے بھی ہو جاتا ہے۔ اگر اس کے علاج میں غفلت سے کام لیا جائے ۔ تو اس میں سوزش پیدا ہو جاتی ہے۔ اور مرض مشکل العلاج ہو جاتا ہے۔ اسے کمبھ کاملا بھی کہتے ہیں۔

ہلیمک روگ ۔ اگر پانڈو روگ میں سبزی یا سیاہی اور زردی ہو۔ جگہ جگہ آنتے پڑ پیاس لگے۔ عورتوں سے ملکر خوشی نہ ہو۔ ہلکا ہلکا سا بخار رہے۔ غنودگی طاری ہو۔ طاقت زائل ہو جائے۔ اور قوت ہاضمہ دب جائے۔ تو اُسے ہلیمک کہتے ہیں۔ اس کا نام لودھرا اور اتس بھی ہے۔

شوتھ (سوج) کا بیان ۔ جبکہ بگڑی ہوئی وائی رگ کر بگڑے ہوئے پت خون اور کف کو باہر کی سراؤں میں گھسیٹر دیتی ہے۔ جس سے جلد اور گوشت میں ابھار پیدا ہو جاتا ہے۔ اُسے شوتھ یا سوج کہتے ہیں۔

یہ شوتھ یا سوج تینوں ہی دوشوں کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ اسلئے آپ "تریدوشج" ہی کے نام سے نامزد کرتے ہیں۔

شوتھ کی اقسام ۔ لیکن خاص اسباب اور علامات کے اختلاف سے اسے ۹ قسموں پر تقسیم کرتے ہیں۔

(۱) واتج (۲) پتج (۳) کفج (۴) واتپتج (۵) وات کفج (۶) پت کفج (۷) سنپاتج (۸) ابھی گھاتج اور (۹) وشج۔

اسباب کے لحاظ سے اسے دو طرح کا سمجھنا چاہیئے۔

(۱) نج (اندرونی خرابیوں سے پیدا ہونے والی) (۲) آگنتج (بیرونی باعث سے پیدا ہونے والی)

وسعت کے لحاظ سے بھی یہ دو ہی طرح کی ہوتی ہے۔

(۱) سرواںگج (سارے جسم میں ہونے والی) (۲) ایکانگج (جسم کے ایک حصے میں ہونے والی) مثال۔ ابھار اور جائے کے لحاظ سے اسے تین قسموں پر تقسیم کیا جاسکتا ہے

اسباب ۔ دوشوں سے پیدا ہونے والی سوج کے عام باعث یہ ہوتے ہیں

جیسے بیماری دمن (قے لانا) وریچن (مسہل دینا) وغیرہ کرون (تدابیر) اور فاقہ کشی سے کمزور ہو جانے والے اشخاص کا بہت جلد زیادہ کھانا کھانے لگ جانا۔ یا تقیل۔ کھٹی۔ مرغن اور سرد چیزوں کا کھانا۔ نمکین۔ کھاری۔ چرپرے اور گرم ساگ اور گرم پانی کا استعمال کرنا۔ یا زیادہ سونا۔ یا زیادہ جاگنا۔ یا مٹی کھانا۔ یا پالتو جانوروں کے گوشت اور سوکھے گوشت کا استعمال کرنا۔ بے ہضمی۔ محنت۔ جماع۔ بکثرت پیدل سفر کرنا۔ ہچکولوں والی سواری پر سوار ہونا۔ دمہ۔ کھانسی۔ اتیسار۔ پیچش اُدر روگ۔ پرَدر روگ۔ بخار بیضہ۔ السک۔ قے۔ گرہنی۔ وسرپ۔ پانڈو روگ اور ایسے ہی دیگر امراض جن کا غلط علاج کیا جائے۔ وہ دوشوں کو چھاتی میں روک کر اوپر کے حصے میں اور بستی میں روک کر نیچے کے حصے میں اور درمیان میں روک کر درمیانی حصہ میں سوجن پیدا کر دیتے ہیں۔

اگر وہ دوش سارے جسم میں پھیل جائیں۔ تو سارے بدن میں سوجن پیدا کر دیتے ہیں۔ اگر خاص خاص اعضا میں رکیں۔ تو انہی اعضا میں سوجن پڑ جاتی ہے۔

شوتھ (سوجن) **کے پوَرب روپ** (علامات قبل المرض) آنکھوں کا جلنا۔ نسوں کا کھنچ جانا۔ اور اعضا کا بھاری ہو جانا شوتھ کی علامات قبل المرض کہلاتی ہیں۔

واتج شوتھ کی علامات۔ واتج شوتھ متحرک اور روکھی ہوتی ہے۔ اس پر کے رونگٹے کھڑے اور رنگت میں سرخ سیاہ ہوتے ہیں اس میں کھنچاوٹ۔ سنسناہٹ۔ تود (سوئی چبھنے کا سا درد)۔ بھیّد (ٹکڑے ٹکڑے ہونا) بھید (پھٹنے کا سا درد) اور بے حسی پائی جاتی ہے۔ وہ جلدی ابھرتی اور جلدی مٹتی ہے۔ اگر اسے دبا کر چھوڑ دیا جائے۔ تو فوراً اپنے ٹھکانے پر آ جاتی ہے۔ گرم اور مرغن اشیا کی مالش

سے مریض کو آرام معلوم ہوتا ہے۔ رات کے وقت درد کم ہو جاتی ہے۔ اور دن میں بڑھ جاتی ہے۔ اور سرسوں کا لیپ کرنے سے جسطرح چٹ چٹاہٹ ہوتی ہے۔ ویسے ہی واتج سوج میں چٹ چٹاہٹ ہوتی ہے۔

پتج شوتھ کی علامات۔ پتج شوتھ کا مقام رنگ میں زرد۔ سرخ اور سیاہ ہو جاتا ہے۔ اس پر کے بال تانبے کے رنگ کے ہوتے ہیں۔ یہ سوج جلدی پھیل جاتی ہے اور جلدی مٹ جاتی ہے۔ یہ پہلے پہل درمیانی حصے میں پیدا ہوتی ہے۔ اور باریک ہوتی ہے۔ مریض کو پیاس لگتی ہے۔ جلن ہوتی ہے۔ بخار ہو جاتا ہے۔ پسینہ آتا ہے کلید (رطوبت) مد (نشہ) اور بھرم (چکر) کی شکایت ہوتی ہے۔ مریض کو سرد چیزیں بھلی لگتی ہیں۔ پاخانہ ٹوٹ ٹوٹ کر آتا ہے۔ جس میں سے سخت بدبو آتی ہے۔ اور مریض ورم کے چھونے کو سہار نہیں سکتا۔ لیکن سوجا ہوا مقام چھونے میں نرم ہوتا ہے۔

کفج شوتھ کی علامات کفج شوتھ کے مقام پر خارش ہوتی ہے۔ بال پانڈو ورن (سفید) ہو جاتے ہیں۔ جلد کا رنگ بھی سفید ہو جاتا ہے۔ سوج کا مقام سخت۔ سرد بوجھل۔ چکنا اور ملائم ہوتا ہے۔ سوج قائم رہتی ہے۔ جلد پر ایک جھلی سی آ جاتی ہے مریض کو نیند زیادہ آتی ہے۔ قے آتی ہے۔ حرارت ہاضمہ زائل ہو جاتی ہے۔ یہ سوج دبانے سے پھیل کر جلدی گھٹتی نہیں ہوتی۔ یعنی جلدی ابھار میں نہیں آتی۔ پیدا ہو کر مشکل سے دور ہوتی ہے۔ رات کے وقت بڑھ جاتی ہے۔ اگر اس میں کسی یا نشتر سے سوراخ کیا جائے۔ تو اس میں سے دیر کے بعد مواد نکلنا شروع ہوتا ہے لیکن خون نہیں نکلتا۔ لیکن ہر وقت مریض کی یہ خواہش رہتی ہے۔ کہ کوئی شخص اسے چھوتا اور حرارت پہنچاتا ہے۔

دوندوج شوتھوں میں ان کے دو دو دوشوں کی ملی جلی علامات پائی جاتی ہیں اور

سنہاج شوتھ میں تینوں اول الذکر اقسام کی ملی جلی علامات پائی جاتی ہیں۔
ابھی گھاج شوتھ یعنی جو سوج چوٹ وغیرہ سے پیدا ہو۔ وہ عموماً شستر کے چھیدن (کاٹنے) بھیدن (اکھاڑنے) اور زخم لگنے سے۔ برفانی ہوا سے سندری ہوا سے۔ بھلاوے اور کونچ کے چھونے سے۔ اور کساروں[1] کے لگنے سے پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ سوج پھیل جانے والی ہے۔ بہت گرم ہوتی ہے۔ اس کا رنگ سرخی مائل ہوتا ہے۔ اور اس میں عموماً پت کی علامات پائی جاتی ہیں۔
وِش شوتھ کی علامات۔ وش شوتھ (زہریلی سوج) زہریلے جانوروں کے چھو جانے۔ ان کے پیشاب کر دینے۔ دانتوں والے جانوروں کے (خواہ وہ بے زہر ہی ہوں) دانت اور ناخن لگنے۔ زہریلے جانوروں کے پاخانہ۔ پیشاب اور ویرج سے آلودہ کپڑا چھو جانے۔ زہریلے درختوں کی ہوا چھونے۔ اور زہریلے نسخوں کے دھوڑنے سے وش شوتھ ہو جاتی ہے۔ جو نرم۔ متحرک۔ اور دیرپا ہوتی ہے اور بہت جلد جلن اور درد پیدا کر دیتی ہے۔
جو سوج تازہ اور عوارض سے پاک ہو۔ وہ قابل علاج (سادھیہ) ہوتی ہے۔
جن شوتھوں (اورام) کا بیان "وات وگیانیہ ادھیائے" میں کیا گیا ہے۔ وہ لاعلاج (اسادھیہ) ہوتی ہیں۔

وسرپ کا بیان۔ وسرپ آٹھ قسم کا ہوتا ہے۔
(۱) وات ج (۲) پت ج (۳) کپھ ج (۴) وات کپھ ج (۵) وات پت ج (۶) پت کپھ ج (۷) سنہاج اور (۸) ابھی گھاج۔

[1] وہ تیز رو میں جو نباتات کے پتوں کے قدرتی طور سے پیدا ہوتی ہے۔ کسار کہلاتی ہے۔

اس کے تین ادھشٹھان (مقام) ہوتے ہیں۔ (۱) باہر (۲) اندر (۳) باہر اور اندر
دونوں۔

بلحاظ مقامات یہ روگ بالترتیب پہلے سے دوسرا مشکل العلاج ہوتے ہیں۔ ان میں دوش اپنے اپنے بگاڑنے والی خصوصاً جلن پیدا کرنے والی چیزوں کے استعمال سے بگڑ کر سارے جسم میں پھیل جاتے ہیں۔ اور باہر ٹھہرے ہوئے باہر کی طرف۔ اندر ٹھہرے ہوئے اندر کی طرف۔ اور اندر و باہر دونوں جگہ ٹھہرے ہوئے دونوں جگہ وسرپ روگ پیدا کر دیتے ہیں۔

اندرونی وسرپ مرم ستھانوں میں تپش ہونا سنموہ (غفلت طاری ہو جانے) ناک کان وغیرہ میں زیادہ تکلیف ہو جانے۔ پیاس کی کثرت۔ ویگوں (حوائج ضروریہ) کی بے ترتیبی۔ حرارت ہاضمہ اور طاقت کے زائل ہو جانے سے اندرونی وسرپ پیدا ہوتا ہے۔ اور **بیرونی وسرپ** ان کے خلاف بواعث سے نمایاں ہوتا ہے۔

واتج وسرپ کی علامات۔ واتج وسرپ میں وات جوَر کی تمام تکالیف پائی جاتی ہیں۔ سوج۔ پھڑپھڑاہٹ۔ تود (چبھک)۔ بھید (پھٹنے کا سا درد) آیام (کھنچے جانے کی سی تکلیف) اور رونگٹوں کا کھڑے ہو جانا یہ شکایات نمایاں ہو جاتی ہیں۔

پتج وسرپ کی علامات۔ پتج وسرپ میں سوج جلد جلد پھیلتی جاتی ہے پت جوَر کی سی علامات پائی جاتی ہیں۔ اور وسرپ مذکور بہت سرخ ہوتا ہے۔

کفج وسرپ کی علامات۔ کفج وسرپ کے مقام پر خارش ہوتی ہے۔ مقام مذکور چکنا سا ہوتا ہے۔ اور کف جوَر کی سی تکالیف پائی جاتی ہیں۔

سب قسم کے وسرپ علاج میں غفلت کرنے سے اپنے اپنے دوشوں کی علامات

ڈالے پھوڑوں سے بھر جاتے ہیں۔ اور جب پک کر پھوٹ جاتے ہیں۔ اپنے اپنے بڑن کی علامات اختیار کر لیتے ہیں۔

وات پت وسرپ کی علامات۔ بخار۔ تے۔ غشی۔ دست۔ پیاس۔ سختی۔ ہڈیاں ٹوٹنا۔ حرارت ہاضمہ کا زوال۔ تمک شواس۔ اروچی (عدم اشتہائے طعام) سارے جسم پر انگارے پھیلے ہوئے معلوم ہونا۔ وسرپ جس جس مقام تک بڑھتا چلا جائے۔ اُسکا بھی ویسا ہی ہوتے جانا۔ جیسے انگار ٹھنڈا ہوکر سیاہ نیلا اور سرخ ہو جاتا ہے۔ یا آگ سے جل کر جیسے پھپھولے پڑ جاتے ہیں۔ ویسا ڈالے مقام کا ویسے ہی ہو جانا۔ وات پت وسرپ کی علامات ہیں۔

اگنی وسرپ۔ وہ سرپ مذکور جس جسم مرم ستھان کے قریب ہو۔ اُسی کے مطابق اُس کی رفتار ہوتی ہے۔ اس میں وات کا زور ہو جانے سے عضو مذکور کو سخت تکلیف ہوتی ہے۔ مریض کی ہوش ماری جاتی ہے۔ نیند زیادہ آتی ہے۔ دمہ اور ہچکی ہو جاتی ہے۔ مایوسی حالت میں بیمار کو بستر۔ زمین یا آسن پر کہیں بھی چین نہیں آتا۔ اِن حرکات سے اضمحلال اور جسم تھک کر چکنا چور ہو جاتا ہے۔ اور کئی مرتبہ اُسے ایسی نیند آ جاتی ہے۔ جس میں سے اُسے جگانا بھی بعض وقت محال ہوتا ہے۔ اِسے اگنی وسرپ کہتے ہیں۔

گرنتھی وسرپ۔ کف سے رُکی ہوئی وایو جب اُس کف کو بہت جگہ یا بڑھے ہوئے خون والے کے خون کو جلد۔ سرا۔ سنایو اور گوشت میں منتشر کر دیتی ہے۔ اور اُس سے گانٹھوں کی مالا سی بن جاتی ہے۔ جو لمبی۔ چھوٹی۔ گول۔ سخت اور کھردری ہوتی ہیں۔ اگر خون کیوجہ سے اِسکی پیدائش ہو۔ تو سخت درد۔ بخار۔ دمہ۔ کھانسی اتیسار (اسہال)۔ مکھ شوش (منہ سوکھنا) ہچکی۔ تے۔ بھرم (چکر)۔ موہ (بے سُدھی)۔ وِورنتا (رنگ کی تبدیلی) غشی۔ اعضا شکنی۔ اور ضعف ہاضمہ کی شکایات

پیدا جاتی ہیں۔ اِسے گرنتھی وسرپ کہتے ہیں۔ جو کف اور وات کی خرابی سے پیدا
ہوتا ہے۔

کف پتج وسرپ کی علامات ۔کف پت کی وجہ سے پیدا ہونے والے وسرپ
میں بخار۔ جکڑاہٹ۔ نیند۔ غنودگی۔ سر درد۔ اعضا کا ڈھیلا پڑ جانا۔ بے چینی۔
بکباس۔ اروچی (عدم اشتہائے طعام)۔ بھرم (چکر آنا)۔ غشی۔ ضعف۔ ہاضمہ۔ استخوان
شکنی۔ پیاس۔ اندریوں کا بھاری ہو جانا۔ اور سروتوں میں آم (کچے رس) کا ولپ
ہو جانا وغیرہ علامات پائی جاتی ہیں۔ یہ عموماً آم آشے (معدے) ہی سے شروع ہوتا
ہے۔ اور اسکا اثر ایک ہی مقام تک محدود رہتا ہے۔ درد بھی زیادہ نہیں ہوتا۔ نہایت
سُرخ۔ زرد اور سفید رنگ کی پھُنسیاں ہو جاتی ہیں۔ مور کے گلے کی سی سوج ہوتی ہے
جو سیاہ۔ چکنی اور بھاری ہوتی ہے۔ اور پکنے میں گہری چلی جاتی ہے۔ نیز بہت گرم
ہوتی ہے۔

کردم آکھیہ وسرپ ۔جب اس وسرپ میں رطوبت آجاتی ہے۔ تو یہ پھٹ جاتا
ہے۔ اور اس میں کیچڑ کی سا پھٹا ہوا گوشت پیدا ہو جاتا ہے۔ جس میں سے مردار
کی سی بُو آتی ہے۔ اُسے کردم آکھیہ وسرپ کہتے ہیں۔

سنّپاتج وسرپ ۔سب دوشوں سے پیدا ہوتا اور سبھی دھاتوؤں میں
پھیلا ہوتا ہے۔ بیرونی اور زخم وغیرہ کیوجہ سے وائو بگڑ کر خون اور پت کو بگاڑ
دیتا ہے۔ اور اس میں کلتھی کی مانند چھوٹے پھوڑے ہو جاتے ہیں جن کا رنگ
سیاہ سُرخ ہوتا ہے۔ اس میں ورم۔ بخار۔ درد اور جلن ہوتی ہے۔ اول الذکر
الگ الگ تینوں دوشوں سے پیدا ہونے والے وسرپ سادھیہ (قابل علاج) ہوتے
ہیں۔ دوندوج (دو دو دوشوں والے) مگر عوارض سے خالی وسرپ بھی سادھیہ

(قابل علاج) ہوتے ہیں۔

لیکن ابھی گھمبج۔ اور ستھاپتے ویبر پ کو اسادھیہ (لاعلاج) سمجھنا چاہئے۔ نیز
چرم ستھان میں جا پہنچے ہوں۔ جن میں سراو۔ سنائیو اور گوشت پھٹ گئے ہوں۔ جو
چپ چپے ہوں۔ اور جن میں سے مردار کی سی بو آتی ہو وہ بھی اسادھیہ (لاعلاج) ہوتے ہیں۔

چودھواں ادھیائے

کُشٹ (کوڑھ) پھلبہری (برص) اور کرمی روگ ندان

متھیا (غلط) آہار (کھانے پینے) اور بیوہار (طرز عمل) سے خصوصاً متضاد اغذیات
کے استعمال سے۔ جیسے گروجنوں کی نندا (غیبت) سے۔ بیگانہ مال چھین لینے وغیرہ بد اعمال
سے۔ اور اس جنم یا پچھلے جنموں کے کئے ہوئے پاپ کرموں سے حرکت میں آئے ہوئے
مل (فضلات) سراؤں میں داخل ہو کر اور ترچھا پن اختیار کر کے جلد۔ لسیکا (سیرم)
خون اور گوشت کو بگاڑ کر ان میں شتھلتا (ڈھیلا پن) پیدا کر کے باہر کا رخ کرتے ہیں۔
جس سے جلد کا رنگ بگڑ کر کُشٹ روگ (کوڑھ) پیدا ہو جاتا ہے۔

کُشٹ کی وجہ تسمیہ۔ اس روگ کو کُشٹ اسلئے کہتے ہیں۔ کہ علاج میں غفلت کرنے سے
وقت پا کر یہ سارے جسم کو بدنما دیتا ہے۔ اور دھاتوؤں میں پہنچکر رطوبت پیدا کر کے
سوید (پسینہ) کلید (رطوبت) اور سڑاند کے ساتھ کرم پیدا کر دیتا ہے۔ جو بہت
باریک اور نہایت سخت ہوتے ہیں۔ اور وہ کرم بالوں جلد۔ سنائیو۔ دھمنیوں اور
تُرُن استھیوں کو بہ ترتیب کھاتے جاتے ہیں۔ اسے شوتر روگ (پھل بہری) کہتے ہیں

اسلئے شوترریل بہری اکو باہر کا کوڑھ کہا جاتا ہے۔

کشٹ کی اقسام۔ کشٹ روگ (کوڑھ) سات قسم کا ہوتا ہے (۱) وراج (۲) پتج (۳) کپھج (۴) وات پتج (۵) وات کپھج (۶) پت کپھج اور (۷) سنپاتج۔

ان ساتوں اقسام میں سے زیادہ تر عموماً سنپاتج کوڑھ ہی ہوا کرتا ہے۔

وات کی وجہ سے پیدا ہونے والا کوڑھ **کاپال کشٹ** کہلاتا ہے۔

پت کی وجہ سے پیدا ہونے والے کو **اُدُمبر کشٹ** کہتے ہیں۔

کف کی وجہ سے پیدا ہونے والا کوڑھ **منڈلا کھیہ** کہلاتا ہے۔

وچرچکا اور **رکشا کھیہ** وات پت کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔

چرم آکھیہ۔ ایک آکھیہ۔ کیٹبھ۔ سدھم۔ السں۔ اور وپادکا کشٹ وات کف کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔

ددرو۔ شتارشی۔ پنڈریک۔ وسپھوٹ۔ پاما اور **چرم دل کشٹ** پت کف کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔

کاکن کشٹ سنپات کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔

ان میں سے کاپال۔ اُدُمبر۔ منڈلاکھیہ۔ ددرو۔ کاکن۔ پنڈریک اور رکشاکھیہ یہ ساتوں مہاکشٹھ کہلاتے ہیں۔

کشٹ کے پورب روپ (جذام کی علامات قبل المرض)۔ جلد کا چھونے میں نہایت نرم یا نہایت سخت ہونا۔ کثرت پسینہ آنا۔ یا پسینہ بالکل نہ آنا۔ رنگت کا بدل جانا۔ جلد میں جلن اور خارش ہونا۔ جلد کا سو جانا۔ توددسوئی چبھنے کا سا درد ہونا)۔ بدن پر چتاخ پڑنا۔ تکان۔ زخموں میں زیادہ درد ہونا۔ ان کا جلدی پیدا ہو جانا۔ اور دیر تک قائم رہنا۔ اچھے ہو جاتے ہوتے زخموں کا روکھا معلوم ہونا۔

اور تھوڑے سے سبب سے ہی ان کا خراب ہو جانا۔ رونگٹوں کا کھڑا ہو جانا۔ اور خون کا سیاہ پڑ جانا کشٹ روگ کی علاماتِ قبل المرض ہوتی ہیں۔

کاپال کشٹ کی علامات۔ کاپال کشٹ کا رنگ سیاہ اور سرخ ہوتا ہے۔ وہ ٹھیکرے کی مانند ہوتا ہے۔ اس میں جلد روکھی، سوئی ہوئی اور کھردری ہوتی ہے۔ اس کشٹ کا پھیلاؤ غیر معین ہوتا ہے۔ اس پر بدوضع سے بال ہوتے ہیں۔ چبھک پڑتی ہے۔ تھوڑی تھوڑی خارش بھی ہوتی ہے۔ اور جلد پھیل جاتا ہے۔

اُودمبر کشٹ کی علامات۔ اُودمبر کشٹ میں جلد پکے ہوئے گولر اور تانبے کے رنگ کی سی ہو جاتی ہے۔ جس میں سفید رنگ کے رونگٹے ہوتے ہیں۔ اور سرائیں باہر کو نکلی ہوئی معلوم ہوتی ہیں۔ اس میں کثرت سے رطوبت ہوتی ہے اور اندر سے سرخ ہوتا ہے۔ جلن اور درد کی کثرت ہوتی ہے۔ وہ جلدی پیدا ہو کر پھٹ جاتا ہے۔ نیز اس میں کرم پیدا ہو جاتے ہیں۔

منڈلاکھیہ کشٹ کی علامات۔ منڈلاکھیہ کشٹ کا مقام سخت۔ چکنی دار۔ بوجھل، سفید اور سرخ ہوتا ہے۔ وہ بہت آہستہ سے پھیلتا ہے۔ اس کے حلقے ایک دوسرے سے ملے اور ابھرے ہوئے ہوتے ہیں۔ جن میں خارش بہت ہوتی ہے۔ رطوبت بھی بہت بہتی رہتی ہے۔ اور کرموں کی بھی کثرت ہوتی ہے۔ اس کے حلقوں کے کنارے نرم۔ اور زردی مائل ہوتے ہیں اور حلقوں کے اندر حلقے پائے جاتے ہیں۔

وچرچکا کشٹ کی علامات۔ وچرچکا کشٹ میں خارش ہوتی ہے۔ پھنسیاں ہو جاتی ہیں۔ رنگ سیاہ ہوتا ہے۔ اور کشٹ میں سے لیسدار پیپ بہت نکلتا رہتا ہے۔

رشیہ جیبا یا رکھشا کھیہ کی علامات۔ رکھشا کھیہ کشٹ سخت۔ نیلا۔

سُرخ کی رنگ والا۔ اندر سے سیاہ رنگ اور ابھرا ابھرا ہوا ہوتا ہے۔ اس میں جھلک پڑتی ہے۔ جلن اور درد ہوتا ہے۔ چپ چپاہٹ بھی ہوتی ہے۔ اور سخت قسم کی پھنسیوں والا ہوتا ہے۔ اِسکی شکل ریچھ کی زبان کی سی ہوتی ہے اور اس میں کرم بھی بکثرت ہوتے ہیں۔

چرم آکھیہ کی علامات۔ چرم آکھیہ کشٹ میں جلد بدن چھونے سے ہاتھی کے چمڑے کی مانند سخت ہوتی ہے۔

ایک آکھیہ کشٹ کی علامات۔ ایک آکھیہ کشٹ کا محیط بہت بڑا ہوتا ہے۔ اس میں پسینہ نہیں آتا۔ اسکی وضع مچھلی کے چانوں کی سی ہوتی ہے۔

کِبھ کشٹ کی علامات۔ کبھ کشٹ روکھا۔ چھونے میں کِن[1] کی مانند سخت خارش والا سخت اور سیاہ ہوتا ہے۔

سِدھم کشٹ کی علامات۔ سدھم کشٹ باہر کی طرف سے روکھا۔ اور اندر سے چکنا ہوتا ہے۔ لیکن رگڑ جائے تو اس میں سے گرد سی جھڑتی ہے چھونے میں ملائم۔ باریک۔ سفید۔ اور تانبے کے رنگ کا۔ تُرئی کے پھول کا ہم وضع اور عموماً جسم کے اوپر کے حصّے میں واقع ہوتا ہے۔

السک کی علامت۔ سُرخ گانٹھیں جن میں خارش بھی ہو۔ السک کہلاتی ہیں۔

وپادکا کی علامات۔ جبکہ ہاتھ پاؤں پھٹ کر ان میں سخت درد ہو۔ تھوڑی تھوڑی خارش بھی ہوتی ہو۔ اور سُرخ رنگ کی پھنسیاں ہو جائیں۔ انہیں وپادکا کہتے ہیں۔

---

[1] پنجابی میں پڑا پڑنا بولتے ہیں۔ یعنی کسی حصہ جسم کا سخت کام کی وجہ سے سخت ہو جانا۔

ودروکی علامات۔ اس کی شاخیں کمبل گھاس (دوروا) کی مانند طول و طویل اور اس کی وضع قطع السی کے پھول کی سی ہوتی ہے۔ اسکے حلقے ابھرے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور اُن میں خارش ہوتی رہتی ہے۔ یہ آپس میں مل کر پھیلتا جاتا ہے۔

شتارقسی یا شتاروکشٹ کی علامات۔ شتارشی کشٹ کی جڑ موٹی ہوتی ہے۔ اس کشٹ میں درد اور جلن ہوتی ہے۔ رنگ سرخ سیاہ ہوتا ہے۔ بہت سے پھوڑے ہو جاتے ہیں۔ مواد لگنے سے بڑھتا جاتا ہے۔ اور عموماً پہلے جنوں کے کرموں کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔

پنڈریک کشٹ کی علامات۔ اس کشٹ کے کنارے سرخ اور درمیانی حصہ سفید رنگ کا ہوتا ہے۔ اس میں درد خارش اور جلن ہوتی ہے۔ مقام مذکور ابھرا ہوا ہوتا ہے۔ اور گرد چرم کے پتے کی سی سرخ لکیریں ہوتی ہیں۔ اور خون ولسیکا (سیرم) گاڑھے اور کثیر مقدار میں خارج ہوتے ہیں۔ یہ کشٹ بہت جلد پھٹ جاتا ہے۔

وسپھوٹ کی علامات۔ وسپھوٹ کشٹ میں سفید اور سرخ رنگ کے پھوڑے ہو جاتے ہیں۔ اور جلد پتلی پڑ جاتی ہے۔

پاماکی علامات۔ یہ باریک۔ سیاہ۔ اور سرخ رنگ کی پھنسیاں ہوتی ہیں جن میں خارش ہوتی ہے۔ رطوبت نکلتی ہے۔ اور بہت درد ہوتا ہے۔ یہ عموماً چوتڑوں ہاتھوں اور کہنیوں میں ہوتی ہیں۔

چرم دل کی علامات۔ یہ وسپھوٹ کی مانند ہی ہوتا ہے۔ لیکن یہ سپرش (چھونے) کو برداشت نہیں کر سکتا۔ اس میں خارش اور سوئی چبھنے کا سا درد ہوتا ہے۔ رنگ سرخ اور پھیلا ہوا ہوتا ہے۔

کاکن کی علامات۔ کاکن کشٹ میں سخت قسم کی جلن اور درد ہوتا ہے۔

یہ پہلے سرخ ۔ سیاہ اور سونجا[1] کے پھل کی مانند ہوتا ہے ۔ بعد میں کشٹ کی جملہ علامات
نمایاں ہو جاتی ہیں ۔ نیز ہر طرح کی تکلیف اور مختلف قسم کے رنگ نمودار ہو جاتے ہیں
دوش بھید یہ ادھیائے میں جو علامات اور کرم بتائے گئے ہیں ۔ اُن سے کشٹوں
میں دوشوں کی زیادتی کو معلوم کرنا چاہئے ۔

جس کشٹ میں سب دوشوں کا غلبہ پایا جائے ۔ اُسکا علاج چھوڑ دینا چاہئے
نیز اُس کشٹ کا علاج بھی ترک کر دیں ۔ جس میں ارشٹ کی علامات نمایاں ہو جائیں
یا جو ہڈیوں ۔ مغز اور ویریہ تک جا پہنچا ہو ۔

میدا تک پہنچا ہوا کشٹ یاپیہ ہوتا ہے ۔ یعنی جب تک اُس کا علاج ہوتا ہے
مریض کو آرام رہتا ہے ۔ جب علاج چھوڑ دیا جائے ۔ مرض بھی زور پکڑ لیتا ہے ۔
دو ایسے دوشوں کی وجہ سے پیدا شدہ کشٹ جن میں پت بھی شامل ہو اور جو خون اور
گوشت تک جا پہنچا ہو ۔ کرچھر سادھیہ (مشکل العلاج) ہوتا ہے ۔

لیکن وات کف سے پیدا ہونے والا ۔ صرف جلد میں جنے والا اور ایک ہی
دوش سے پیدا شدہ کشٹ مشکل العلاج نہیں ہوتا ۔

محض جلد میں ہونے والے کشٹ میں چپچپاہٹ ہوتی ہے ۔ رنگت بدل جاتی ہے
اور روکھا پن پایا جاتا ہے ۔

اگر وہ خون میں ہو ۔ تو پسینہ آتا ہے ۔ جلد بے حس ہو جاتی اور سوج جاتی ہے
اور جسم متورم ہو جاتا ہے ۔ نیز جلد والے کشٹ کی علامات پائی جاتی ہیں ۔

اگر وہ گوشت میں ہو ۔ تو اُس سے ہاتھ اور پاؤں میں پھوڑے ہو جاتے ہیں ۔

---

[1] ایک پودا از قسم نکو ہوتا ہے ۔

اور جوڑوں میں رطوبت بڑھ جاتی ہے۔ نیز اول الذکر دو اقسام کی علامات پائی جاتی
ہیں۔ اگر وہ میداس میں جا پہنچا ہو۔ تو طاقت رفتار زائل ہو جاتی ہے۔ اور ایسا معلوم
ہوتا ہے گویا عضو کاٹا جا رہا ہے۔ نیز اول الذکر دھاتوؤں کی علامات پائی جاتی ہیں
ہڈی اور مغز تک جا پہنچنے کی صورت میں ناک بیٹھ جاتا ہے۔ آنکھیں سرخ ہو جاتی
ہیں۔ آواز ماری جاتی ہے۔ اور جب کوئی زخم لگے۔ تو اس میں کیڑے پڑ جاتے ہیں
نیز اول الذکر دھاتوؤں کی جملہ علامات پائی جاتی ہیں۔

جب وہ ویریہ تک جا پہنچا ہو۔ تو مریض کے زن و فرزند کو تکلیف ہوتی ہے
نیز اول الذکر جملہ دھاتوؤں کی تمام علامات نمایاں ہوتی ہیں۔

شوتر (برص) کا بیان - شوتر دیتل بہری، بھی کوڑھ ہی کی طرح پیدا ہونیوالا
ایک روگ ہے۔ علی ہذا القیاس کلاس روگ بھی۔ اور وہ بہت سخت ہوتا ہے۔ ان
میں سے مراد نہیں رہتا۔

شوتر روگ تینوں دوشوں سے تین دھاتوؤں میں حسب ترتیب ذیل پیدا ہوتا
ہے۔ یعنی وات سے خون میں۔ پت سے گوشت میں اور کف سے میداس میں۔

وات کی وجہ سے پیدا ہونے والا شوتر روگ روکھا اور سرخ ہوتا ہے۔

پت سے پیدا ہونے والا رنگ میں تانبے کا سا اور کنول پتر کی مانند ہوتا ہے
اس میں جلن ہوتی ہے۔ اور اس کے رونگٹے جھڑ جاتے ہیں۔

جو شوتر کف سے پیدا ہو۔ وہ سفید۔ گاڑھا۔ بوجھل اور خارشتی ہوتا ہے
رکت (خون) مانس (گوشت) اور میداس اسی ترتیب سے تینوں قسم کے شوتر روگ
پیدا ہوتے ہیں۔ اور بہ ترتیب ایک سے دوسرا سخت تر ہوتا ہے۔

جس شوتر (برص) کے رونگٹے سفید نہ ہوئے ہوں۔ جو بہت گھنا نہ ہو۔ اور

دور دور ہونے کی وجہ سے آپس میں ملا ہوا بھی نہ ہو۔ جو تازہ بتازہ ہو۔ اور جو آگ کے جلانے سے پیدا نہ ہوا ہو۔ ایسے سادھیہ (قابل علاج) سمجھنا چاہئے۔
خلاف ازیں سفید رونگٹوں والا۔ بہت گھنا۔ باہم ملا ہوا۔ کہنہ آگ کے جلانے سے پیدا شدہ۔ اعضائے مخفی میں پیدا ہونے والا۔ اور ہتھیلیوں ہونٹوں میں پیدا ہونے والا شوتر روگ اسادھیہ (لاعلاج) ہوتا ہے۔
سپرش کرنا (چھونے)۔ اکٹھا کھانے۔ اور یک جا سونے سے عموماً قسم کی بیماریاں ایک شخص سے دوسرے کو لگ جاتی ہیں لہٰذا کوڑھ اور جلد کی بیماریاں تو خصوصاً ایک کو دوسرے کو لگ جاتی ہیں۔

کرمی روگ کا بیان

کرم دو طرح کے ہوتے ہیں (۱) بیرونی اور (۲) اندرونی۔
بیرونی کرم چار قسم کے ہوتے ہیں۔ اور مل۔ کف۔ خون اور پاخانہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن ناموں کے لحاظ سے بیس قسم کے ہوتے ہیں۔
ان میں سے خون سے پیدا شدہ کی مقدار اور شکل تلوں کی سی ہوتی ہے اور کپڑوں اور بالوں میں ان کا قیام ہوتا ہے۔ ان کے پاؤں بہت سے اور باریک ہوتے ہیں۔ جیسے جوئیں اور لیکھیں۔ یہ دو قسم کے کرم کوڑھ روگ۔ پھنسیاں خارش اور گانٹھیں پیدا کر دیتے ہیں۔
اندرونی کرم اسی طرح سے پیدا ہو جاتے ہیں۔ جیسے کہ کوڑھ۔
ان میں سے کف سے پیدا ہونے والے زیادہ ہوتے ہیں۔ وہ زیادہ تر دس گڑ۔ دودھ۔ دہی۔ ستوؤں اور نئے چاولوں کے کھانے سے بڑھ جاتے ہیں۔
پاخانے سے پیدا ہونے والے کرم ایسے دھاتوں سے پیدا ہوتے ہیں۔ جن کا پاخانہ ہضم نہ ہوتا۔ نیز پتوں کے ساگ سے پیدا ہوتے ہیں۔

کف کیوجہ سے ام آشے (معدے) میں پیدا ہونے والے کرم سارے جسم میں پھیل جاتے ہیں۔ کئی اُن میں سے چاولوں کے چیڑوؤں کی مانند چپٹے۔ کئی گنڈویوں کی طرح۔ بعض دھانوں کے انکوروں جیسے پتلے لمبے۔ چھوٹے۔ سفید اور تانبے کے رنگ کے ہوتے ہیں۔ انکی سات قسمیں ہوتی ہیں۔ جن کے نام یہ ہیں (۱) انتراد (۲) اُدرا وشٹ (۳) ہردیاد (۴) جہاکوہ (۵) گنڈو (۶) درب کسُم اور (۷) سُگندھ۔ اِن کی وجہ سے جی متلاتا ہے۔ منہ سے پانی ٹپکتا ہے۔ کھانا ہضم نہیں ہوتا۔ کھانے کی خواہش زائل ہو جاتی ہے۔ غش آتا ہے۔ قے ہوتی ہے۔ بخار ہو جاتا ہے پیٹ اپھر جاتا ہے۔ بدن دُبلا ہو جاتا ہے۔ چھینکیں آتی ہیں اور زکام ہو جاتا ہے۔

خون بہلنے والی ناڑیوں میں پیدا ہونے والے کرم جاندار چھوٹے چھوٹے اور بے پاؤں کے ہوتے ہیں۔ باریک ہونے کی وجہ سے غیر مرئی۔ گول اور تانبے کے رنگ کے ہوتے ہیں۔ وہ بالوں کو کھا جاتے اور رونگٹوں کو فنا کر دیتے ہیں

پکو آشے (انتڑیوں) کے کرم پاخانے سے پیدا ہوتے ہیں۔ انکی رفتار کا رُخ نیچے کو ہوتا ہے۔ اگر وہ غیر معمولی طور پر بڑھ جائیں۔ اور ان کا رُخ معدے کیطرف ہو جائے تب منہ میں سے جو ڈکار آتے ہیں۔ بدبو آتی ہے۔ وہ پاخانے کی سی ہوتی ہے۔ یہ کرم موٹے۔ گول۔ پتلے اور لمبے ہوتے ہیں۔ ان کا رنگ سیاہ زرد اور سفید ہوتا ہے۔ وہ پانچ قسم کے ہوتے ہیں۔ جن کے نام یہ ہیں۔ (۱) ککیرو (۲) کم کیرو (۳) سوشراد (۴) سلونا کھیہ اور (۵) لے لیا۔

اِن کی وجہ سے پاخانہ ٹوٹ ٹوٹ کر آتا ہے۔ پیٹ میں درد ہوتا ہے۔ کمزوری ہو جاتا ہے۔ جسم کا رنگ سفید ہو جاتا ہے۔ رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں

حالت ہاضمہ کمزور ہوجاتی ہے۔ اور اُن کے اخراج کی وجہ سے مقعد میں خارش ہوتی ہے۔

پندرھواں ادھیائے

دات ویادھی ندان

اب دنیا کی تمام بھلائی اور برائی کا سارا دارومدار صاف اور اچھی ہوا پر ہے۔ خصوصاً اجسام کی بھلائی برائی تو اسی پر انحصار رکھتی ہے۔ یہی وشوکرما (صانع عالم) یہی وشواتما (محیط کل) ۔یہی وشوروپ (موجود کل) یہی پرجاپتی (مالک کل) یہی سرشٹا (خالق) یہی ودھاتا (حاجات عالم)۔ یہی وبھو (سرب ویاپک)۔یہی وشنو (دنیا کا پرورش کنندہ) یہی سنگھرتا (فنا کرنیوالا) یہی مرتیو (موت) اور یہی انت کرنے والا ہے۔ اسلئے کوشش کرنی چاہئے۔ کہ یہ خراب نہ ہونے پائے۔

دوش وگیانیہ ادھیائے میں اسکے افعال اسکی حقیقی اور بگڑی ہوئی حالت کا بالاختصار بیان کیا گیا ہے۔ اور دوش بھیدوییہ ادھیائے کے اِسکے نام۔ مقام حرکات اور افعال کا بالتفصیل بیان کر چکے ہیں نیز یہ بھی بتا چکے ہیں کہ یہ پانچ قسم کی ہوتی ہے۔

اب اس ادھیائے میں اسکی بگڑی ہوئی حالت کا نقشہ بمعہ اسباب علامات اور اقسام کے بیان کیا جائیگا۔

دھاتوؤں کے زائل کرنے والی اشیا کے کثرتِ استعمال سے وائی بگڑ کر خالی ہو جانے والے سوراخوں میں پھیل جاتی اور غلبہ پکڑ لیتی ہے۔ اور دوسرے دوشوں کے راستے میں حائل ہو کر انہیں مغلوب کر لیتی ہے۔

اگر وہ بگڑ آنتے (انتڑیوں) میں بگڑ جائے۔ تو شول (درد شکم)، اپھارہ، آنتر کوبخن (انتڑیوں کا بولنا) پاخانے اور پیشاب کی رکاوٹ۔ پتھری۔ بدھ (قبض) بواسیر اور ترک (ورم)، بلغت وکمر کی جکڑاہٹ پیدا کر دیتی ہے۔ نیز نچلے حصے میں مختلف قسم کے مہلک عوارض پیدا کر دیتی ہے۔

اگر وہ آم آشے (معدے) میں بگڑے۔ تو پیاس۔ قے۔ دمہ۔ کھانسی۔ ہیضہ۔ گلو گرفتگی۔ ڈکار اور ناف سے اوپر کے حصے کی بیماریاں پیدا کر دیتی ہے۔

اگر وہ کان وغیرہ اندریوں میں بگڑ کر جا پہنچے۔ تو اُن اندریوں کی قوت زائل ہو جاتی ہے۔

اگر جلد میں بگڑ کر چلی جائے۔ تو جلد پھٹ جاتی اور روکھی ہو جاتی ہے۔

اگر وہ بگڑ کر خون میں چلی جائے۔ تو سخت درد ہوتا ہے۔ جسم بے حس ہو جاتا ہے۔ بے ہوشی ہوتی ہے۔ بے چینی ہوتی ہے۔ رنگت بدل جاتی ہے۔ پھنسیاں نکل آتی ہیں۔ کھائی ہوئی غذا بوجھل معلوم ہوتی ہے۔ کھانے کی خواہش نہیں رہتی۔ جسم دبلا ہو جاتا ہے اور چکر آنے لگتے ہیں۔

گوشت اور میدا میں وائی کا غلبہ ہو جانے سے ایسی گانٹھیں پیدا ہو جاتی ہیں جن میں سوئی چبھنے کا سا درد ہوتا ہے۔ اور دبانے سے سخت معلوم ہوتی ہیں۔ سر چکراتا ہے۔ اعضا بھاری ہو جاتے ہیں۔ اُن میں سخت درد ہوتا ہے۔ جکڑاہٹ ہو جاتی ہے۔ اور اُنکی حالت ایسی ہو جاتی ہے۔ جیسے کسی نے مکّوں یا لاٹھیوں سے مارا ہو۔ ہڈیوں میں غالب ہو جانے کی وجہ سے ٹانگوں کے جوڑوں اور ہڈیوں میں سخت

درد ہوتا ہے۔ اور طاقت کم ہو جاتی ہے۔

اگر وہ مجّا میں جا کر غلبہ پکڑ لے۔ تو ہڈیاں اندر سے کھوکھلی ہو جاتی ہیں۔ نیند نہیں آتی۔ جسم جکڑ جاتا ہے۔ درد ہوتا ہے۔ اور طاقت کم ہو جاتی ہے۔

اگر وہ ویرج میں پہنچ کر غلبہ پا لے۔ تو ویرج بسُرعت خارج ہو جاتا ہے۔ یا رُک جاتا ہے۔ اور بگڑ جاتا ہے۔ علیٰ ہذا القیاس گربھ دھن (حمل) میں بھی خرابی برپا کر دیتا ہے۔

سراؤں میں ٹھہرا ہوا وائی اپھارہ اور خلا پیدا کر دیتا ہے۔ اگر پٹھوں (سنایو) میں غلبہ پا جائے تو گرِدھرسی (رینگھن)۔ آیام (پھیلاؤ) اور کبڑے پن کی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔

وائی کے جوڑوں میں غالب ہو جانے سے جوڑ ورم کر آتے ہیں۔ اور ایسے معلوم ہونے لگتے ہیں۔ جیسے ہوا سے بھری ہوئی مشک ہوتی ہے۔ اور ان کے پھیلانے اور سکیڑنے سے درد ہوتا ہے۔

اگر سارے اعضا میں وائی کا غلبہ ہو۔ تو تود (سوئی چبھنے کا سا درد ہونا)۔ بھید (پھٹنا)۔ سپھرن (پھڑکاہٹ)۔ شکستگی۔ جکڑاہٹ۔ اینٹھن۔ بے حسی۔ جوڑوں کی کڑکڑاہٹ اور لرزہ وغیرہ شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔

اگر بگڑا ہوا وائی بار بار دھمنیوں میں حملہ آور ہو۔ تو آکشیپ ہوتا ہے۔ اسے آکشیپک روگ کہتے ہیں۔

جب وائی نچلے حصّہ جسم میں بگڑ کر اوپر کو جا کے دل کی ناڑیوں میں داخل ہو جا

سلہ۔ اینٹھنا۔

تو دل۔ سر اور کنپٹیوں میں درد ہونے لگتا ہے۔ جسم سب طرف سے اینٹھ کر کمان کی طرح یوں جھک جاتا ہے۔ کہ مریض کا سانس بھی بمشکل باہر آتا ہے۔ آنکھیں جکڑ جاتی اور ڈھیل پڑ جاتی ہیں۔ بند بھی ہو جاتی ہیں۔ گلا کبوتر کی طرح بولنے لگتا ہے۔ اور حواس قائم نہیں رہتے۔ اسے اپ تنتر کی روگ کہتے ہیں۔

اگر وایو کا اثر دل میں سے دور ہو جائے اور مریض بار بار تندرست اور بیمار ہوتا رہے۔ تو اسے "اپ تان آکھیپک روگ" کہتے ہیں۔

اگر یہ بیماری اسقاطِ حمل یا خون کے بکثرت خارج ہونے یا چوٹ لگنے سے پیدا ہو۔ تو نہایت ہی مشکل العلاج ہوتی ہے۔

اگر وایو گردن کی منیاؤں کو جکڑ کر اندر کی طرف داخل ہو کے دھمنیوں میں پھیل جائے۔ تو جبڑے کا حصہ ٹیڑھا ہو جاتا ہے۔ اور اکثر گھٹنے سے لیکر سارا جسم کمان کی طرح جھک جاتا ہے۔ جس سے رگوں کے وقت اعضا کو تکلیف ہوتی ہے۔ آنکھیں جکڑ جاتی ہیں۔ جمائیاں آتی ہیں۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ گویا دانتوں میں کوئی ڈنک مار رہا ہے۔ بلغم خارج ہوتی ہے۔ پسلیاں درد کرتی ہیں۔ اور زبان۔ جبڑے۔ پشت اور سر جکڑ جاتے ہیں اس مرض کو "انتر آیام" کہتے ہیں۔

"باہیہ آیام" بھی ایسے ہی پیدا ہوتا ہے۔ لیکن اس میں سر پیٹھ کی طرف جھک جاتا ہے۔ چھاتی باہر نکل آتی ہے۔ گردن کو سخت تکلیف ہوتی ہے۔ دانتوں کا اور منہ کا رنگ بدل جاتا ہے۔ پسینہ بکثرت آتا ہے۔ اعضاء ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔ اسے "باہیہ آیام"۔ "دھنو ستمبھ" اور "ویکی" بھی کہتے ہیں۔

اگر بدن مرم ستھان میں ہو۔ اور دوشوں کی خرابی سے اس میں وات کا غلبہ ہو جائے تو سر سے لیکر پاؤں تک سارا جسم دکھی ہو جاتا ہے۔ اسے "بدن آیام"

کہتے ہیں۔ اگر اس میں پیاس زیادہ لگے اور مریض کے جسم کا رنگ پانڈو (سفید) ہو جائے تو علاج سمجھنا چاہئے۔

سب قسم کے آکشیپک روگوں میں وات کا غلبہ دور ہو جانے پر صحت عود کر آتی ہے۔ زبان کے زیادہ فکر جیسے روکھی سوکھی چیزوں کے بکثرت کھانے۔ اور چوٹ لگ جانے سے جبڑے کی جڑ میں ٹھہری ہوئی وات کوپت ہو کر دیگر کی جبڑوں کی طاقت کو زائل کر دیتی ہے۔ اور منہ کھلا کا کھلا اور بند کا بند رہ جاتا ہے۔ ایسے ہنو سرنسن بولتے ہیں۔ اس بیماری میں بولنا اور چبانا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔

واک واہنی (بولنے کی طاقت رکھنے والی) ناڑیوں میں ٹھہری ہوئی وائی کوپت ہو کر زبان کو جکڑ دیتی ہے جسے جیا ستمبھ کہتے ہیں۔ اس بیماری سے کھانے پینے اور بولنے کی طاقت میں زائل ہو جاتی ہے۔

سر پر بوجھ اٹھانے۔ زیادہ ہنسنے۔ زیادہ بولنے۔ ڈر جانے۔ کھلے منہ چھینک لینے۔ سخت کمان کے کھینچنے۔ سرہانے کے ناہموار ہونے اور سخت چیزوں کے چبانے یا وات پیدا کرنے والی چیزوں کے کثرت استعمال سے وائی کوپت ہو کر اوپر جسم کے اوپر کے حصے میں ٹھہر کر منہ کو ٹیڑھا کر دیتی ہے۔ تو اس کی وجہ سے مریض ٹھیک منہ سے ہنس سکتا اور نہ آدھے سے ہی دیکھ سکتا ہے۔ اس کا سر کانپتا ہے وہ بول بھی نہیں سکتا۔ آنکھیں جکڑ جاتی ہیں۔ دانت ہل جاتے ہیں۔ آواز شکستہ ہو جاتی ہے۔ سننے کی طاقت گھٹ جاتی ہے۔ چھینک نہیں آتی۔ قوت شامہ زائل ہو جاتی ہے۔ قوت حافظہ ماری جاتی ہے۔ خواب کی حالت میں ڈر آنے لگتا ہے۔ مریض تھوک کو ایک پہلو میں تھوکنے لگتا ہے آنکھیں بخوبی نہیں کھل سکتیں۔ گردن کے اوپر کے حصے میں سخت درد ہوتا ہے جسم کے نصف حصے یا نچلے حصہ کی حس ملکہ

جاتی ہے۔ اسے اَردت روگ اور اکیایام بھی کہتے ہیں۔

اگر وایو کا خون میں غلبہ ہو جائے۔ تو سر کی نسوں میں خشکی ہو جاتی ہے۔ درد ہونے لگتا ہے۔ ناڑیوں کی رنگت سیاہ پڑ جاتی ہے۔ اسے شِیرا گرہ کہتے ہیں۔ اور یہ لاعلاج مرض ہے۔

اگر وایو جسم کے نصف حصے میں غلبہ پکڑ لے۔ تو اس حصہ جسم کی سرائیں ناڑیاں اور پٹھے خشک ہو جاتے ہیں۔ اور حصہ کو مارا جاتا ہے۔ جوڑوں کے بندھن ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔ اور حصہ مذکور بے حس اور بے کار ہو جاتا ہے۔ اسے ایکانگ روگ بعض آچاریہ اسے پکشش وِدھ یا پکشاگھات بھی کہتے ہیں۔

علیٰ ہذا القیاس اگر وات سارے ہی جسم میں غلبہ پکڑ لے۔ تو سارا ہی جسم بیکار ہو جاتا ہے۔ اور اسے سروانگ روگ کہتے ہیں۔

جو پکشاگھات روگ صرف وات ہی کی وجہ سے ہو۔ وہ نہایت مشکل العلاج ہوتا ہے۔ لیکن اگر اس کے ساتھ کوئی دوسرا دوش بھی ہو۔ تو اسے صرف مشکل العلاج سمجھنا چاہیے۔ لیکن جو کھشے کی وجہ سے پیدا ہو۔ اسے لاعلاج سمجھ کر ترک کر دینا چاہیے۔ اگر آم سارے رستوں کو روک لے۔ اور وایو کف ملکر عضو کو جکڑ کے ڈنڈے کی مانند کر دیں۔ اور عضو مذکور کی تمام حرکات بند ہو جائیں۔ تو اسے ڈنڈک روگ کہتے ہیں۔ اور یہ لاعلاج ہوتا ہے۔

کندھوں کی جڑوں میں ٹھہری ہوئی وایو جب اس کے متعلق والی سراؤں میں کھنچاوٹ اور بانہوں میں لرزہ پیدا کر دیتی ہے۔ تو اسے باہک روگ کہتے ہیں۔ بازو کی پشت کی ناڑیاں جن کا جوڑ ہاتھ کی پشت میں ملتا ہے۔ ان میں وایو کا غلبہ ہو جانے سے بازو کی حرکت بند ہو جاتی ہے۔ اسے وشواچی روگ کہتے ہیں۔

کمر میں ٹھہر کر بگڑی ہوئی وائیو اگر ایک ٹانگ کے پٹھوں میں کھنچاوٹ پیدا کر دے۔ تو مریض لنگڑا ہو جاتا ہے۔

اگر وہ وائیو دونوں ٹانگوں میں کھنچاوٹ پیدا کر دے۔ تو مریض اپاہج ہو جاتا ہے جب چلتے وقت مریض کی ٹانگ کانپ جائے۔ اور وہ لنگڑا کر چلے۔ تو اسے کلائے کھنج روگ کہتے ہیں۔ یہ جوڑوں کے بند حصوں کے ڈھیلا ہو جانے سے ہوتا ہے۔

کھانا ہضم ہوا ہی ہو۔ یا ابھی ہضم نہ ہوا ہو۔ تو ایسی حالت میں سرد۔ گرم۔ چکنی خشک۔ ثقیل اور مرغن اشیا کے بکثرت کھانے۔ محنت زیادہ کرنے۔ بہت بے قرار رہنے۔ زیادہ سونے اور زیادہ جاگنے سے آم بکثرت پیدا ہو جاتی ہے جس سے کف پیدا اور وائیو میں بگاڑ پیدا ہو جاتا ہے۔ اور وہ سرسے دوش دب جاتے ہیں ایسی صورت میں اگر اس کا غلبہ رانوں پر ہو جائے۔ تو ٹانگ کی ہڈیوں کے اندر کف اور رطوبت بہت بڑھ جاتی ہے۔ جس سے رانیں جکڑ جاتی ہیں سرد اور بے حس ہو جاتی ہیں۔ اوپری اور بھاری معلوم ہوتی ہیں۔ ان میں سخت درد ہوتا ہے۔ بعض ٹوٹتے ہیں۔ حصہ مذکور مرطوب معلوم ہوتا ہے۔ غنودگی۔ قے۔ اروچی۔ بخار اور تکلیفات پیدا ہو جاتی ہیں۔ پاؤں گر کر پڑتے ہیں۔ مشکل سے اٹھتے ہیں۔ اور بالعموم سو جاتے ہیں۔ اسے اُرُوستمبھ اور آڈیہ واتہ کے نام سے بھی پکارا جاتا ہے

گھٹنوں میں وات اور خون کی خرابی کی وجہ سے جکڑ پن اور درد ہوتا ہے سوج ہو جاتی ہے۔ اور اس کی شکل گیدڑ کے سر کی سی ہوتی ہے۔ تو اسے کروشٹک شیرش روگ کہا جاتا ہے۔

اونچان نیچان میں پاؤں کے پڑ جانے یا تکان کی وجہ سے ٹخنے میں درد ہونے لگے تو اسے وات کنٹک کہتے ہیں۔

انگلیوں کے پیچھے ایڑی میں جہاں پر آکر ملتے ہیں۔ اس مقام میں اگر واؤ کا غلبہ ہو۔ تو وہاں پر خراب ہونے والی وائیو ٹانگ کے اٹھانے کی طاقت کو روک لیتی ہے۔ اور اسے گردھرسی روگ کہا جاتا ہے۔

اگر وسواچی اور گردھرسی دونوں ہی ہو جائیں۔ یعنی جبکہ دونوں کی علامات یکجا نمایاں ہوں۔ تو اسے کھلی روگ کہتے ہیں۔ جس میں سخت درد ہوتا ہے جب پاؤں میں سو جانے کی مانند چن چناہٹ سی ہوتی ہے۔ تو اسے پادہرش روگ کہتے ہیں۔ جب وائیو پت اور خون سے مل کر پاؤں میں جلن پیدا کر دیتی ہے خصوصاً یہ تکلیف چلنے میں ہوتی ہے۔ تو اسے پاد داہ کہتے ہیں۔

سولہواں ادھیائے

وات رکت ندان

اسباب۔ جلن پیدا کرنے والی ترش اور خون کو بگاڑنے والی اشیا کے کھانے سے بے طریقہ سونے۔ جاگنے اور جماع کرنے سے۔ عموماً نازک طبع اشخاص کو چوٹ لگ جانے سے جن کے لئے چلنا پھرنا محال ہوتا ہے۔ اور اندرونی صفائی نہ کرنے سے خون کے بگڑ جانے کی صورت میں اگر ٹھنڈی اور وات کے پیدا کرنے والی اشیا کھائی جائیں۔ تو وائیو بگڑ جاتی ہے۔ اور بے طریقہ ہو کر بگڑے ہوئے خون کے ساتھ مل کر کھنچ کے اسی خون میں پہلے خرابی پیدا کر دیتی ہے۔ اور وات رکت کی بیماری پیدا ہو جاتی ہے جسے آڈھیہ روگ۔ کھنڈ۔ وات بلاس اور

وات شونت بھی کہتے ہیں۔ اس مرض کا اثر پہلے پاؤں پر ہوتا ہے۔ خصوصاً جبکہ پاؤں میں سواری کرنے یا پیدل چلنے سے ابھار سا پیدا ہو جائے۔

علامات۔ جب یہ بیماری ہونے کو ہوتی ہے۔ تو جسم میں کوڑھ کی سی علامتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ نیز جسم گرا پڑتا ہے۔ اعضاء ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔ مثلاً زوپٹ (ٹانگوں۔ رانوں) سکڑ۔ کنہ ہوں۔ ہاتھوں۔ پاؤں اور اعضاء ومفاصل میں خارش سپھرن (پھڑپھڑاہٹ)۔ تود (سوئی چبھنے کا سا درد)۔ بھید (پھٹنا) اور سُپتا (سو جانا) وغیرہ تکالیف پیدا ہو جاتی ہیں۔ جو دور ہو کر پھر پیدا ہو جاتی ہیں۔

یہ روگ پہلے پاؤں کی جڑ ہوں یا ہاتھوں میں پیدا ہو کر چوہے کے زہر کی طرح سارے جسم میں پھیل جاتا ہے۔

جلد اور گوشت میں قیام کرنے والا وات رکت "آتان وات رکت" کہلاتا ہے اور وہ پیدا ہونے کے بعد وقت گزر جانے پر گہرا ہو کر سارے دھاتوں میں پھیل جاتا ہے۔ اس سے شروع شروع میں خارش وغیرہ ہوتی ہے۔ جلد تانبے کے رنگ کی۔ سیاہ اور سرخ ہو جاتی ہے۔ جس میں کھچاوٹ۔ جلن اور گرمی بھی پائی جاتی ہے۔

گمبھیر (گہرے) وات رکت میں پہلی زیادہ تکلیف سوجن کی ہوتی ہے۔ جو گانٹھ کی سی اور پیپ والی ہوتی ہے۔ اس روگ میں جوڑوں ہڈیوں اور مجّا (مغز) میں والو ایسے دورہ کرتی ہے۔ جیسے کوئی شخص اسے آری سے کاٹ رہا ہو۔ جسم اندر کی طرف ٹیڑھا ہو جاتا ہے۔ مریض لنگڑا یا لولا ہو جاتا ہے۔

جب وات رکت میں وات کی زیادتی ہو۔ تو شول (درد) سپھرن (پھڑپھڑاہٹ) اور تود (سوئی چبھنے کے سے درد) کی کثرت ہوتی ہے۔ سوجن روکھی۔ سیاہ اور

نیلی ہوتی ہے۔ اور بے حسی گھستی رہتی ہے۔ دھنیاں سکڑتی ہیں۔ انگلیوں کی جڑ ہول میں بھی سکڑاہٹ ہوتی ہے۔ اعضا جکڑ جاتے ہیں۔ سخت درد ہوتا ہے۔ سردی سے طبیعت گھبراتی ہے۔ لیکن گرمی سے بھی چین نہیں آتا۔ جکڑ جانے سو جانے اور کانپنے کی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔

خون کے غلبے والے وات رکت میں سوج۔ درد کی زیادتی اور تود دسوئی چبھنے کا سا درد) ہوتا ہے۔ سوج کا رنگ تانبے کا سا ہوتا ہے۔ اس میں چرچراہٹ خارش اور گیلا پن پایا جاتا ہے۔ مرض اشیاء سے اور روکھی چیزوں سے اسکا دفعیہ ہوتا ہے

پت کی زیادتی والے وات رکت میں جلن کی کثرت۔ غشی۔ پسینہ۔ تشنہ اور پیاس کی کثرت ہوتی ہے۔ سپرش (مس) برداشت نہیں ہو سکتا۔ درد ہوتا ہے، سرخی زیادہ ہوتی ہے۔ سوج پک جاتی ہے۔ اور اس میں سے سخت گرمی نکلتی ہے

کف کی زیادتی والے وات رکت میں گیلاپن۔ بھاری پن اور سو جانے کی شکایات پائی جاتی ہیں۔ مقام مذکور چکنا اور ٹھنڈا معلوم ہوتا ہے۔ اور اس میں خارش زیادہ اور درد کم ہوتا ہے۔

جب وات رکت میں دو دوشوں کی زیادتی ہو۔ تو ان کی ملی جلی علامات پائی جاتی ہیں۔

اگر وات رکت میں سبھی دوشوں کا غلبہ ہو۔ تو سنپات کی دوب کی ملی جلی) علامات پائی جاتی ہیں۔

ایک دوش کی زیادتی والا اور نیا وات رکت روگ سادھیہ (قابل علاج) ہوتا ہے بہت رسنے والا۔ جکڑاہٹ پیدا کر دینے والا اور ایسا وات رکت جس میں ارنبد پیدا ہو جائے۔ یہ سب اسادھیہ (لاعلاج) ہوتے ہیں۔

ٹانگوں ۔ بازوؤں ۔ اور جوڑوں میں بڑھی ہوئی وایُو خون کے راستے کو روک کر اور خون میں حرکت سخت درد پیدا کر کے مریض کو ہلاک کر ڈالتی ہے ۔

وایُو کی پانچوں اقسام میں سے پران وایُو خشکی ۔ دوڑ دھوپ ۔ فاقہ کشی ۔ بسیار خوری ۔ چوٹ ۔ پیادہ روی ۔ ویگوں (دواتیج) کے روکنے اور بلا ضرورت پیدا کرنے سے بگڑ کر آنکھ وغیرہ اندریوں کا ناش کر دیتی ہے ۔ نیز زکام ۔ لقوہ ۔ پیاس ۔ کھانسی اور دمہ وغیرہ بہت سی تکالیف پیدا کر دیتی ہے ۔

اُدان وایو ۔ چھینک ۔ ڈکار ۔ قے اور نیند کے روکنے ۔ زیادہ بوجھ اٹھانے ۔ زیادہ رونے یا زیادہ ہنسنے سے بگڑ کر گلے کو روک دیتی ہے ۔ دل کو پریشان کر دیتی ہے ۔ اور قے ۔ اروچی ۔ زکام اور گل گنڈ وغیرہ جترو سے اوپر کے حصے میں پیدا ہونے والے روگوں میں مبتلا کر دیتی ہے ۔

ویان وایو ۔ زیادہ چلنے ۔ زیادہ فکر کرنے ۔ کھیلنے کودنے ۔ بے ترتیب حرکات متضاد اور روکھی اغذیات کے کھانے ۔ خوف ۔ خوشی ۔ اور پریشانی وغیرہ سے بگڑ کر ۔ طاقت مردمی ۔ حوصلہ اور ہمت کو زائل کر دیتی ہے ۔ سوچ ۔ پریشانی ۔ بخار ۔ فستود ۔ روم ہرش (رونگٹوں کا کھڑے ہونا) انگ سوپن (اعضا کا سو جانا) کوڑھ وسرپ اور اسی قبیل کی دوسری سارے جسم میں ہو جانے والی امراض کو پیدا کر دیتی ہے ۔

سمان وایو ۔ بے ترتیب کی ناکھلنے ۔ بدہضمی میں کھانا کھانے ۔ سڑ کھانا کھانے مخلوط بھوجن کرنے ۔ بے وقت سونے اور جاگنے وغیرہ سے بگڑ کر شول (درد) گلم (باؤ گولہ) اور گرہنی وغیرہ کوٹھا شے (انتڑیوں) اور آم آشے (معدے) کی بیماریاں پیدا کر دیتی ہے ۔

زیادتی وائیو۔ روکھی اور ثقیل اغذیات بکثرت کھانے۔ دیگوں زوابتج کے روکنے جانوروں پر بکثرت سواری کرنے۔ رتھ وغیرہ پر بکثرت سواری کرنے۔ ایک ہی مقام پر بیٹھے رہنے اور بکثرت گھومنے سے بگڑ کر پکوا شے دا نتڑیوں کی سخت بیماریاں پیدا کردیتی ہے۔ جیسے پیشاب اور ریح کی خرابی۔ بواسیر اور گدا بھرنش (اخراج مقعد) وغیرہ۔

اول الذکر پانچوں اقسام کی وائیو کی خرابیوں میں اگر غنودگی۔ کلیۃً (گیلا پن) بھاری پن۔ چکناہٹ۔ اروچی (عدم اشتہائے طعام)۔ آلس۔ سردی۔ سوج ضعف ہاضمہ۔ چرپری اور خشک اشیا کی خواہش یا دیگر ایسی ہی اشیا کی رغبت بھی ہو۔ تو سمجھنا چاہئے۔ کہ وات کے ساتھ آم بھی شامل ہے۔

اگر غنودگی وغیرہ مندرجہ بالا علامات کے متضاد علامات پائی جائیں۔ تو وات کو آم سے خالی سمجھنا چاہئے۔

وائیو جب دوسری چیزوں سے گھر جاتی ہے۔ تو اس کی مختلف اقسام ہو جاتی ہیں۔ جن کا ذیل میں ذکر کیا جاتا ہے۔

جب وہ پت سے گھری ہوئی ہو۔ تو جلن ہوتی ہے۔ پیاس لگتی ہے۔ شول (درد) ہوتا ہے۔ چکر آتے ہیں۔ آنکھوں تلے اندھیرا آجاتا ہے۔ سرد اشیا کی رغبت ہوتی ہے اور چرپری۔ گرم و نمکین چیزوں کے کھانے سے جلن پیدا ہو جاتی ہے۔

جب وہ کف سے گھری ہوتی ہو۔ تو ٹھنڈک ہوتی ہے۔ بھاری پن ہوتا ہے۔ درد ہوتا ہے۔ چرپری وغیرہ اشیا موافق آتی ہیں۔ فاقہ کشی۔ محنت کشی۔ روکھی اور گرم چیزوں کی رغبت ہوتی ہے۔

جب وہ خون سے گھری ہوئی ہو۔ تو جلد اور گوشت کے اندرونی حصے میں جلن

سے ملائم یا سخت درد ہوتا ہے۔ سُرخ رنگ کی سُوج ہو جاتی ہے۔ اور جسم پہ حلقے سے پڑ جاتے ہیں۔

وایو کے ماتس (گوشت) سے گھرے ہونے کی حالت میں سوج دبانے سے سخت معلوم ہوتی ہے۔ سوج کا رنگ بدل جاتا ہے۔ چنسیاں ہو جاتی ہیں۔ رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ گویا چیونٹیاں چل رہی ہیں۔

وایو جب میدا سے گھری ہوئی ہو۔ تو سوج مقام تبدیل کرتی رہتی ہے چکنی نرم اور سرد ہوتی ہے۔ اور اس میں مریض کی کھانے کی خواہش زائل ہو جاتی ہے۔ اسے طبع آڈیہ وات کو سمجھنا چاہئے اور وہ مشکل العلاج ہوتی ہے۔

اگر وایو ہڈیوں سے گھری ہوئی ہو۔ تو سوج چھونے میں بہت نرم ہوتی ہے مریض دباؤ کو بہت پسند کرتا ہے۔ اور عضو ماؤف میں سوئیاں چبھتی ہوئی معلوم ہوتی ہیں۔ عضو مذکور گرا سا پڑتا ہے۔ اور اُس میں درد ہوتا ہے۔

اگر وایو مجا سے گھری ہوئی ہو۔ تو مقام مذکور میں جھکاؤ واقع ہو جاتا ہے۔ جمائیاں آتی ہیں مقام مذکور پہ بیٹھے جاتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ وہاں پہ درد ہوتا ہے۔ اور ہاتھوں سے دبائے جانے پر آرام معلوم ہوتا ہے۔

وایو کے ویرج سے گھرے ہونے پر شکر (ویرج) کا ویگ (اخراج) نہایت زور سے ہوتا ہے۔ یا ویرج بالکل ہی نہیں نکلتا۔

اگر وایو غذا سے گھر جائے۔ تو کھانا کھانے پر کوکھوں میں درد ہوتا ہے۔ اور کھانے کے ہضم ہو جانے پر درد بھی ہٹ جاتا ہے۔

وایو جب پیشاب سے گھری ہوئی ہو۔ تو مثانے میں ابھار ہو جاتا ہے۔

وایو جب پاخانہ سے گھر جائے۔ تو قبض ہو جاتی ہے۔ مقعد کے نچلے حصے میں

کاٹ معلوم ہوتی ہے۔ سینہ بند ہیئت، فوراً زائل ہو جاتا ہے کھانا کھاتے ہی اپھارہ ہو جاتا ہے۔ اور پاخانہ نہایت مشکل سے۔ سوکھا ہوا۔ اور دیر سے خارج ہوتا ہے۔

اگر اپان وایو سارے دھاتوؤں سے گھری ہوئی ہو۔ تو شرونی۔ پنڈلیوں اور پشت میں درد ہوتا ہے۔ ہوا بالکل الٹی ہو جاتی ہے۔ اور دل بیقرار رہتا ہے۔

اگر پت نے پران وایو کو گھیرا ہوا ہو۔ تو چکر آتے ہیں غش پڑتے ہیں۔ درد ہوتا ہے جلن ہوتی ہے۔ اور کھانا اندر سڑ کر قے ہو جاتی ہے۔

اگر پت نے اودان وایو کو گھیرا ہوا ہو۔ تو چکر وغیرہ علامات نمایاں ہو جاتی ہیں جلن ہوتی ہے۔ اندیوں میں درد ہوتا ہے۔ اور طاقت زائل ہو جاتی ہے۔

اگر پت نے ویان وایو کو گھیر رکھا ہو۔ تو سارے جسم میں جلن ہوتی ہے۔ بدن تھکا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ اعضا کی حرکت بند ہو جاتی ہے۔ تپش اور درد ہوتا ہے۔

اگر سمان وایو کو پت نے گھیرا ہوا ہو۔ تو حرارت ہاضمہ زائل ہو جاتی ہے پسینہ زیادہ آتا ہے۔ بے چینی بھی بہت ہوتی ہے۔ پیاس لگتی ہے۔

اگر اپان وایو کو پت نے گھیر لیا ہو۔ تو جلن ہوتی ہے۔ پاخانہ ہلدی کے رنگ کا سا نکلتا ہے اور لنگ (فرج) عضو تناسل اور مقعد میں سخت درد ہوتا ہے۔ اور تپش ہوتی ہے۔

اگر پران وایو کف سے گھری ہوئی ہو۔ تو جسم بھیگا سا جاتا ہے۔ غنودگی طاری رہتی ہے۔ اروچی ہوتی ہے۔ قے آتی ہے۔ تھوک۔ چھینک۔ ڈکار۔ نشواس اور اچھواس رک جاتے ہیں۔

اودان وایو کے کف سے گھرے ہونے پر جسم بوجھل ہو جاتا ہے۔ اروچی ہوتی ہے زبان جکڑ جاتی ہے۔ آواز رک جاتی ہے۔ طاقت اور رنگت زائل ہو جاتی ہے۔

ویان وایو کے کف سے گھرے ہونے کی صورت میں پورے ہڈیاں اور زبان جکڑ

جاتی ہے۔ تمام اعضا بوجھل ہو جاتے ہیں اور چلنے میں لڑکھڑاتے ہیں۔

سمان وایو کے کف سے گھرے ہونے پر جسم کے اعضا نہایت ٹھنڈے ہو جاتے ہیں پسینہ نہیں آتا۔ اور حرارت ہاضمہ کمزور ہو جاتی ہے۔

اپان وایو کے کف سے گھرے ہونے پر پاخانہ اور پیشاب کے ساتھ بلغم بھی نکلتی ہے۔ وایو کے دوسری چیزوں سے گھیرے جانے کی مندرجہ بالا بائیس اقسام ہیں۔ علاوہ ازیں پران وغیرہ وایوؤں کی پانچوں اقسام باہم ایک دوسرے کو بھی باترتیب گھیر لیتی ہیں۔ اور یہ گھیرنا بیس قسم کا ہوتا ہے۔

اگر اودان وایو کو پران وایو نے گھیرا ہوا ہو۔ تو نزلہ، سانس اور ہچکی اس رک جاتے ہیں۔ سر روگ۔ ہردے روگ۔ اور منہ شوش کی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔

اگر پران وایو کو اودان وایو نے گھیر رکھا ہو۔ تو بل۔ اوج اور بدن کا رنگ۔ کمزور ہو جاتے ہیں۔

باقیوں کو بھی اسی پر قیاس کر لینا چاہیے۔

مختلف وایوؤں کے مقامات۔ ان کی کمی بیشی اور ان کے کاموں سے ان کے باہم ایک دوسرے سے گھرے ہونے کا اندازہ لگانا چاہیے۔

پران وغیرہ پانچوں قسم کی وایوؤں کے پت وغیرہ بارہ چیزوں سے گھرے ہونے کا جو اوپر بیان ہو چکا ہے۔ ان کی تھوڑی کمی بیشی کا حساب لگانے سے یہ بے شمار اقسام پر منقسم ہو جاتی ہیں۔ اس کمی بیشی کو علامات سے نہایت احتیاط اور ہوشیاری کے ساتھ معلوم کرنا چاہیے۔ اور آپ سے (گھٹنے بڑھنے) کو بار بار دیکھ کر گھری گئی ہوئی خرابی کو بھی معلوم کر لینا چاہیے۔

پران وایو بالخصوص زندگی مجسم ہے۔ اور اودان وایو طاقت ساگران وذ کر

سی طرح سے تکلیف پہنچے۔ تو عمر اور طاقت کم ہوجاتی ہے۔

جو دایو گھری ہوتی ہو۔ اور اس کا پتہ نہ لگ سکے۔ لیکن پتہ لگ جانے پر سال بھر تک اس کا علاج چھوڑ دیا جائے۔ تو وہ یا تو سخت عسیر العلاج یا بالکل لاعلاج ہوجاتی ہے۔ دودرھی۔ پلیہہ (تلی) ہردے روگ (مرض دل) گلم (بادِ گولہ)۔ اگنی سے دن (حرارت ہاضمہ کا دب جانا) وغیرہ عوارض اس حالت میں آگھیرتے ہیں۔ جبکہ اول الذکر طریقوں سے پانچوں قسم کی دایو گھری ہوتی ہوں۔ اور ان کے علاج میں تساہل کیا جائے۔

پہلا ادھیائے

بخار کا علاج

اتری کمار وغیرہ مہرشی فرماتے ہیں۔ کہ آم آشے (معدے) میں ٹھہرا ہوا دوش آم کے ساتھ مل کر حرارت ہاضمہ کو مدھم کر دیتا ہے۔ اور مساموں کے سوراخوں کو روک کر بخار پیدا کر دیتا ہے۔ اسلئے بخار کی علامات قبل المرض دیکھتے ہی فاقہ کرنا چاہئے۔ شروع بخار میں بھی فاقہ ہی مفید تدبیر ہے۔ لیکن طاقت کا خیال رکھ لینا چاہئے۔

تندرستی سے ہی طاقت آتی ہے۔ اور تندرستی کی خاطر یہ سب کام کئے جاتے ہیں۔ فاقہ کرنے سے دوش کم ہو جاتا ہے۔ حرارت بڑھ جاتی ہے۔ جسم ہلکا ہو جاتا ہے۔ صحت عود کر آتی ہے۔ بھوک۔ پیاس۔ خواہش طعام۔ حرارت ہاضمہ۔ طاقت اور اوج پیدا ہو جاتا ہے۔

ل جب بڑھ کر بل گیا ہو۔ اور کف کی زیادتی ہو۔ جی متلائے۔ منہ سے پانی آتا ہو۔ غذا سے نفرت ہو۔ کھانسی اور بدہضمی ہو۔ اور کھانا کھاتے ہی فوراً بخار ہو جائے۔ خصوصاً سام جور میں۔ تو ان حالتوں

قے کرانا مفید ہوتا ہے۔ لیکن قے ایسی اشخاص کو کرانی چاہئے۔ جو قے کرانے کے قابل ہوں۔ ورنہ مرلیض۔ ورم۔ اسہال۔ سنزوہ۔ ہر روگ اور وشم جوڑ کے پنجے میں پھنس جاتا ہے۔

قے اور ادویات پیپل یا اندرجو یا ملٹھی کے ساتھ یا شہد سے گرم پانی کے ساتھ یا نمک ملے ہوئے گرم پانی کے ساتھ یا پرنیم۔ گلوڑا اور بیت کے پتوں کے کاڑھے کے ساتھ یا گنے کے رس کے ساتھ یا شراب کے ساتھ راڑا کھلا کرتے کرانی چاہئے۔

یا کلپ ستھان میں بیان کئے ہوتے قے آور نسخوں کے استعمال سے قے کرائیں لیکن بل (طاقت) اور کال (وقت) کا لحاظ کر لینا چاہئے۔

آنماشے وکر، قے، میں وشوش (فاقہ وغیرہ) کرم

مریض بخار کے بڑھے ہوئے دوشوں کو خواہ اس نے قے کرلی ہو۔ یا نہ کی ہو۔ پکانے اور اعتدال پر لانے کے لئے وشوش (فاقہ وغیرہ) کرم کرنا چاہئے۔ جیسے آگ سے ڈھنپی ہوئی آگ کھانا نہیں پکا سکتی۔ ویسے ہی آم سے بگڑا ہوا معدہ کھانے کو ہضم نہیں کر سکتا۔ اسلئے دوشوں کے پک جانے تک مریض بخار کو فاقہ کرانا چاہئے۔

گرم پانی وات کف جوڑ کے مریض کو اگر پیاس لگے۔ تو اُسے تھوڑا تھوڑا گرم پانی دیں۔ اس سے کف دور ہو جاتا ہے گا۔ پیاس بہت گھٹ جائیگی اور سروت نرم ہو کر صاف ہو جائیں گے۔ نیز گرم پانی کے استعمال سے۔ پت۔ وات۔ پسینہ۔ پاخانہ اور پیشاب کی رکاوٹ دور ہو جاتی ہے نیند بے حسی اور اروچی (عدم اشتہائے طعام) دور ہو جاتی ہے۔ گرم پانی پر الزرن سہارا

ہے۔ سرد پانی خلاف ازیں دوشوں کے اجتماع کو بڑھا دیتا ہے۔

اس قدر مفید ہونے کے باوجود پت جوَر میں گرم پانی کا استعمال بھی منع ہے جبکہ پت کا غلبہ ہو۔ اس وقت بھی گرم پانی استعمال میں نہ لائیں۔

دَہ عتو (جوش)۔ سوزش۔ موہ۔ اسہال۔ زہر یا شراب خوری سے پیدا ہونے والے بخاروں۔ موسم گرما۔ تھکاوٹ تکسین۔ اور رکت پت میں بھی گرم پانی کا استعمال منع ہے۔ ان حالات میں مندرجہ ذیل پانی تیار کر کے پلانا مفید ہے۔ یہ دوشوں کو پکاتا اور پیاس و بخار کو دور کرتا ہے۔

موتھا۔ صندل۔ سونٹھ۔ مشک بالا۔ پت پاپڑا اور خس کے ساتھ پانی کو پکا کر ٹھنڈا کر کے پت کے غلبے والے بخاروں اور امراض میں پیاس کو فرو کرنے کے لئے پلانا چاہئے۔

بخار کی حالت میں احتیاط

حرارت پت کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ اور کوئی بخار ایسا نہیں۔ جس میں حرارت نہ ہو۔ اسلئے پت کو بڑھانے والی اشیا بخار کی حالت میں ترک کر دینی چاہئیں۔ اور جب پت کا غلبہ ہو۔ تو اس امر کا زیادہ خیال رکھیں۔

غسل۔ مالش۔ لیپ اور پری سیشن لنگھن[۲] بھی بخار کی حالت میں منع ہے جس طرح شول میں جبکہ بے ہضمی اور آم بھی ہو۔ تو شول کے دور کرنے والی دوائی

---

[۱] سب دوائیں ایک ایک تولہ پانی ایک سیر لے کر آگ پر جوش دیں۔ جب نصف کے قریب پانی باقی رہ جائے۔ اتار کر ٹھنڈا کر کے پینے کے کام میں لائیں۔

[۲] کھانا نہ کھانے کے علاوہ باقی کئی قسم کے لنگھن "پری سیشن لنگھن" کہلاتے ہیں

نہیں دی جاتی۔ ویسے ہی آم جوڑیں خواہ اسکی وجہ سے تکلیف زیادہ بھی ہو دوائی نہ دینی چاہئے۔ کیونکہ اس سے آم بڑھ جاتا ہے۔

جبکہ گزشتہ کو آم نے گھیر رکھا ہو۔ تو دودھ بھی سانپ کے زہر کا سا اثر رکھتا ہے۔ وات کف جوڑیں جبکہ جیبھ کی خاخ پڑے ہوئے ہوں۔ زکام اور دمے کی شکایت ہو۔ پنڈلیوں اور پیروں کی ہڈیوں میں درد ہوتا ہو۔ تو پسینہ دینا مفید ہوتا ہے۔ اور اس سے پاخانہ، پیشاب اور باد مخالف بھی خارج ہوتی ہے تیز حرارت ہاضمہ تیز ہو جاتی ہے۔ پسینہ دینے کے بعد سینہ دودھی ادھیائے میں جو طریق عمل بیان کیا گیا ہے۔ اُسے ہمیشہ دنظر رکھنا چاہئے۔

دوشوں کے پکانے والی چیزیں

فاقہ۔ پسینہ۔ کال (وقت) پھانگو اور گزشتہ رس دوشوں

کو پکا دیتے ہیں۔ لیکن ان کا استعمال حسب ضرورت یا بہ ترتیب بالا کرنا چاہئے

جوڑوں دبخاروں میں فاقے کی نامناسبت

شدھ واتج

جوڑ۔ کھٹے جوڑ۔ آگنتک جوڑ اور جیرن جوڑ میں فاقہ ٹھیک نہیں ہوتا۔ ان میں وہ تدابیر عمل میں لائیں جو شانت کرنے والی ہوں۔ لیکن دبلا کرنے والی نہ ہوں

ان بخاروں میں اگر سام جوڑ کی علامات دکھائی دیں۔ تو سمجھنا چاہئے کہ فاقہ ٹھیک نہیں ہوا۔

ذودی ودھ اُپ کرمنیہ ادھیائے میں جو علامات بیان کی گئی ہیں۔ انہیں دیکھ کر معلوم کرنا چاہئے۔ کہ فاقہ ٹھیک ہوا ہے۔

مریض بخار کیلئے پیا وغیرہ کا استعمال

جب فاقے کی علامات

ٹھیک طور سے نمایاں ہو جائیں تو پیپا کھلانی چاہئے۔ لیکن پہلے مناسب ادویات سے تیار کیا ہوا منڈ پلائیں۔ ایسا کرنے سے حرارت ہاضمہ تیز ہو جاتی ہے جیسے لکڑیوں سے آگ تیز ہو جاتی ہے۔

بخار سے مریض کو پیپا چھ دن تک دینی چاہئے۔ اگرچہ چھ دن سے پہلے ہی بخار دور ہو جائے۔ تو دوش اور دوشیوں کے لحاظ سے مناسب اوشدھ وغیرہ دیں۔ چھ دن گزر جانے پر بھی جب تک بخار میں کمی نہ ہو۔ پیپا پلاتے رہیں۔ اور بخار کے ہلکا ہو جانے پر پاچن (ہاضم اشیاء) استعمال کرائیں۔

قسم کی پیپاؤں میں سے لاج پیپا بہت جلد ہضم ہو جاتی ہے۔ اس لیے سونٹھ۔ دھنیا۔ اور پیپل ڈال کر پکائی ہوئی لاج پیپا میں تھوڑا سا سیندھا نمک ملا کر پلائیں۔ اگر مریض کو کھٹائی کی بھی خواہش ہو۔ تو اسی پیپا میں انار دانہ بھی ملا لینا چاہیے

دوسرے روگوں میں پیپا کا استعمال

بخار کے جب مریض کو پاخانہ آ جاتا ہو یا پت کی زیادتی ہو۔ تو اسے ٹھنڈی کی ہوئی پیپا سونٹھ اور شہد ملا کر پلانی چاہیے۔

درد شانہ۔ درد پسلی اور سر درد کی صورت میں چھوٹی کنڈیاری اور بھکٹرے سے تیار کی ہوئی پیپا پلائیں۔

سنگرہنی اور اتیسار (اسہال) کی حالت میں پرشن پرنی۔ بلا۔ بل۔ سونٹھ نیلوفر اور دھنیا سے تیار کردہ پیپا پینے کو دیں۔ یہ کھانے کو ہضم کرتی اور حرارت ہاضمہ کو بڑھاتی ہے۔

ہچکی۔ دمہ۔ اور کھانسی میں لگھو پنچ مول کے ساتھ تیار کردہ پیپا پلائیں
اگر کف کی زیادتی ہو۔ تو برہت پنچ مول اور جوؤں کے ساتھ پکا کر پیپا

پلانی چاہیے۔

جس مریض کو پاخانہ نہ آتا ہو۔ اُسے جو۔ چھلی اور آملوں سے تیار کرکے اور گھی میں بگھار کر پیا پلائیں۔ یہ ملوں اور دوشوں کو خارج کردیتی ہے۔

اگر پیٹ رکا ہوا ہو۔ اور درد ہو رہا ہو۔ تو چب۔ چپاٹول۔ منقہ۔ آملہ اور سونٹھ سے سِدھ کرکے پیا پلائیں۔

اگر پیچش کی شکایت ہو۔ تو بیر۔ ورکھشا مل۔ پرشٹ پرنی۔ چھوٹی کنٹکاری اور بیل سے تیار کی ہوئی پیا پلائیں۔

اگر پسینہ نہ آئے۔ نیند نہ آتی ہو۔ اور پیاس کی تکلیف ہو۔ تو آملوں۔ سونٹھ اور سعری سے تیار کرکے پیا پلانی چاہیے۔

جبکہ پیاس اور قے کی زیادتی کی شکایت ہو۔ تو سعری۔ بیر۔ منقہ۔ ساروا سے گھاں اور چندن سے تیار کرکے شہد ملاکر پیا پلانی چاہیے۔ اسکے استعمال سے جلن اور بخار کا بھی دفعیہ ہو جاتا ہے۔

انہی دواؤں سے پیا کی طرح رس اور یوش تیار کرکے بھی حسب ضرورت استعمال میں لائے جا سکتے ہیں۔

پیا کی ممانعت

شراب خوری سے پیدا ہونے والے بخار میں ہر روز کے شراب خور کو۔ نیز جب کف پت کے مقام میں چلا جائے۔ موسم گرما میں پت اور کف کی زیادتی میں پیاس۔ قے اور جلن کے غلبے کی صورت میں۔ اور خون کے اوپر کیطرف رجوع ہونے کی حالت میں پیا نہ دینی چاہیے۔

ایسی حالت میں کیا کرنا چاہیے؟ مندرجہ بالا حالتوں میں جبکہ پیا

کا استعمال ممنوع لکھا گیا ہے۔ بخار کو دور کرنے والے پھلوں کے رس یا پانی کے ساتھ جو گرم کر کے ٹھنڈا کیا گیا ہو۔ لاجا[1] کے ستو۔ شہد اور کھانڈ ملا کر استعمال کرائیں۔ جب اس کے ہضم ہو جانے پر دوسرے وقت بھوک لگ آئے۔ تو بھنے ہوئے چاولوں کا یوشگو والا کھانا "وک لاونگ"[2] والے یوش یا مونگ اور ایسے ہی گوشت کے رس کے ساتھ کھلائیں۔ اس طرح بل (طاقت) اور دوش کی حفاظت کرنے کے لئے چھ دن گزارنے چاہییں۔

کاڑھے کا استعمال

جب فاقے وغیرہ تدابیر مندرجۂ الصدر سے دوش پک جائیں۔ تو چھ روز کے بعد بقیہ دوشوں کے پکانے اور دُور کرنے کے لئے کاڑھا مفید ہوتا ہے۔ پت کی حالت میں کڑوا اور کف کی حالت میں چرپرا کاڑھا دینا چاہئے۔

نئے بخار میں کسیلا کاڑھا نہ دیں۔ گو وہ کف پت کو بھی دور کرنے والا ہو کیونکہ اس سے مل جمع ہو کر وشم جور بن جاتا ہے۔ اسارو چی۔ جی متلانے ہچکی وا پھارے وغیرہ کی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔

کئی آچاریوں کی رائے میں ساتویں دن کے بعد دوائی دینی چاہئے۔
بعضوں کی رائے ہے کہ دس روز کے بعد دوائی دیں۔
کئی آچاریوں کا خیال ہے کہ جب مریض ہلکی غذا کھانے کے قابل ہو جائے۔ تب اسے دوائی دینی چاہئے۔ لیکن آم کے غلبے کی صورت میں دیں

---

[1] دھان کی کھیلیں۔ [2] جب میں ہے کا گوشت۔ نمک ادرکھی تھوڑی مقدار میں ہو لیکن رس زیادہ ہو اُسے "وک لاونگ" بولتے ہیں۔

تیز بخار کی حالت میں۔ دوستوں کے دیگ کی تیزی کی صورت میں۔ یا دوستوں کے بکثرت جمع ہونے کی حالت میں جبکہ غنودگی اور گیلاپن ہو۔ اگر دوائی دیجائے تو وہ ہضم نہیں ہوتی بلکہ بخار کو تیز کر دیتی ہے۔

بخار کی نرمی۔ جسم کے ہلکاپن اور ملوں کے ہل جانے کی حالت میں اگر بخار تھوڑی دیر کا بھی ہو۔ تو دوائی شے دینی چاہئے۔

متھران۔ پت پاپڑا۔ سونٹھ اور چراہاں کا کاڑھا یا شیت کشائے یا پاٹھا۔ خس۔ اور مشک بالا کا کاڑھا یا چرائتہ۔ گلو۔ متھران اور سونٹھ کا کاڑھا حسب ضرورت کام میں لائیں۔ اِن سے دوش پک جاتے ہیں۔ بخار۔ اروچی۔ منہ کے بے ذائقہ پن اور بے ہضمی کی شکایات دُور ہو جاتی ہیں۔

سنتت جُوَر کے لئے کاڑھا۔ اِندر جَو۔ پٹول کے پتوں۔ اور کٹو کا کاڑھا سنتت جُوَر کے لئے مفید ہوتا ہے۔

ستتت جُوَر کے لئے کاڑھا۔ پٹول۔ ساروا۔ متھران۔ پاٹھا اور کٹو کا کاڑھا ستتت جُوَر کے لئے مفید ہے۔

اینئہ دُو جُوَر کے لئے کاڑھا۔ پٹول۔ نیم۔ ترپھلا۔ منقہ۔ اور کٹ اسک کا کاڑھا اینئہ دُو جُوَر کے لئے بڑی مفید چیز ہے۔

ترتیک جُوَر کے لئے کاڑھا۔ چرائتہ۔ گلو۔ صندل اور سونٹھ کا کاڑھا ترتیک جُوَر کے لئے مفید ہوتا ہے۔

چترتھک جُوَر کے لئے کاڑھا۔ آملے۔ متھران اور گلو کا کاڑھا شہد ملا کر پلانے سے چترتھک جُوَر دُور ہو جاتا ہے

وات جُوَر کے لئے مفید کاڑھا - جوانہ - گلو - متھراں - اور سونٹھ کا کاڑھا یا چلپا مُول - گلو اور سونٹھ کا کاڑھا یا گھوپنج مُول کا کاڑھا وات جُوَر کے لئے مفید تدابیر ہیں -

پت جُوَر کے لئے مفید کاڑھے - اندر جو - متھراں - اور کوڑ کا کاڑھا شہد ملا کر یا متھراں - پت پاپڑا - جوانہ اور چرائتے کا کاڑھا پت جُوَر کے لئے مفید معالجات ہیں -

کف جُوَر کا علاج - وتسک آدی گن کی ادویات کا کاڑھا یا بانسہ - متھراں - سونٹھ اور جوانہ کا کاڑھا کف جُوَر کے لئے مفید ہوتے ہیں

وات کف جُوَر کا علاج - بخار کی حالت میں اگر درد اور قبض ہو - اور وات کف کا زور ہو - تو ہریڑ - پپلا مول - املتاس - کوڑ اور متھراں کا کاڑھا پلانا چاہیئے - یہ ہاضم اور ہاضمہ افزا ہے -

وات پت جُوَر کا علاج - منقہ - مہوا - ملٹھی - لودھ - گمبھاری - ساریوا متھراں - آملے - مُشک بالا - پدم کیسر - پدماک - بھے - چندن - خس - نیلوفر فالسے اور دوسرے اکش وغیرہ کا پھانٹ یا ہم دشیت کشائے (جنبیل کے پھولوں سے معطر کرکے شہد - مصری اور لاج ملا کر پلانے سے وات پت جُوَر دفعتہً ہو جاتا ہے -

یہی چیزیں - مد اتیہ (شراب خوری سے پیدا ہونے والی امراض) قے غشی جلن - بھرم (چکر آنے) - اور پرتخ رکھنے والے رکت پت - پیاس اور کاملا روگ (یرقان) کے لئے بھی مفید ہیں -

جُوَر داہ (بخار کی جلن) کا علاج - کوڑ کو پانی میں پیس کر مٹی کے کورے

برتن میں ڈال کے پکالیں۔ اور اس کا رس چھان کر گھی میں بگھار کے پلانے سے بخار کی جلن دور ہو جاتی ہے۔

کف وات جوّر کا علاج۔ بچ۔ کٹ۔ پاٹھا۔ املتاس اور کٹ اس کا کاڑھا یا گلو کا کاڑھا مگھ کا چورن ملا کر پلانے سے کف وات جوّر دور ہو جاتا ہے۔

دیگر۔ چھوٹی کنڈیاری۔ سونٹھ اور گلو کا کاڑھا مگھ کا چورن ملا کر پلانے سے وات کف جوّر۔ دمہ۔ کھانسی۔ زکام اور شول کو آرام ہو جاتا ہے۔

دیگر۔ ہرڑ۔ دھنیا۔ متھراں۔ سونٹھ۔ مدہش ترن۔ پت پاپڑا۔ کائپھل بچ۔ بھارنگی۔ اور دیودارو کا کاڑھا شہد اور ہینگ ملا کر پلائیں تو کف وات جوّر۔ کرکھشی شول۔ ہردے شول (درد دل)۔ پارشو شول (درد پسلی) کنٹھ روگ۔ مکھ شوش۔ سوجن۔ کھانسی۔ دردمہ بھی دور ہو جاتے ہیں۔

کف پت جوّر کا علاج۔ آر گودادی گن کا کاڑھا شہد ملا کر یا بانسہ۔ خس۔ ترائمان۔ ترپھلا اور گلو کا کاڑھا پلانے سے کف پت جوّر دور ہو جاتا ہے۔

سنپات جوّر کا علاج۔ چھوٹی کنڈیاری۔ دیودارو۔ ہلدی۔ متھراں پٹول کے پتے۔ نیم کا چھلکا۔ ترپھلا اور کوڑ کا کاڑھا پلانے سے سنپات جوّر دور ہو جاتا ہے۔

وات کف جوّر کا علاج۔ سونٹھ۔ پوکرمول۔ گلو اور چھوٹی کنڈیاری کا کاڑھا پلانے سے وات کف جوّر۔ کھانسی۔ دمہ اور درد پسلی بھی دور ہو جاتا ہے۔

سب قسم کے بخاروں کا علاج۔ ہوسے کے پھول۔ متھراں۔ ترائمان

فالسہ۔خس۔ترپھلا اور گنبھاری کا شیت کشائے مناسب وقت پر پیا ہوا سب قسم کے بخاروں کو دُور کر دیتا ہے۔

دیگر۔چنبیلی کے پتے۔آملے۔متھراں اور دھماسہ کا شیت کشائے سب قسم کے بخاروں کے لئے کارآمد چیز ہے۔

دیگر۔جس شخص کو بخار کے ساتھ قبض کی بھی شکایت ہو۔اسے کڑ۔منقہ۔تراشاں۔ترپھلا اور گڑ کا کاڑھا بنا کر پلانا چاہئے۔

دوائی کے ہضم ہو جانے کے بعد کیا کرنا چاہئے؟ جب دوائی ہضم ہو جائے۔تو پیا وغیرہ اغذیات کھانے کو دیں۔لیکن کف کے غلبے والے مریض کو کھانے کے لئے کچھ نہ دینا چاہئے۔کیونکہ پیا خود کف کو بڑھا دیتی ہے جیسے دھول میں مینہ برسنے سے کیچڑ بڑھ جاتا ہے۔

کف کے غلبے والے مریضوں کو پیا وغیرہ کی جگہ یوشوں کا استعمال کرانا چاہئے جو کلتھہ۔چنے اور انار دانے سے تیار کئے گئے ہوں۔زود ہضم۔روکھے۔کڑوے رسوں والے دل پسند اور اشتہا بڑھانے والے ہوں۔

بخار میں رکت شالی۔اور ساٹھی وغیرہ چاولوں کی غذا بھی مفید چیز ہے کف کے غلبے والے بخار کی صورت میں بھون کر چھلکا اتارے ہوئے جو مفید غذا ہے۔

متذکرہ بالا اقسام کے چاول جو دو تین مرتبہ بخار کے دُور کرنے والی ادویات کے کاڑھوں سے بدھ کئے گئے ہوں۔حسب مناسب دوش اور رُودشیہ کا لحاظ رکھ کر مریض کو کھلانے چاہئیں۔

مونگ اور کلتھہ وغیرہ سے تیار کئے ہوئے یوش زود ہضم۔اور دافع

بخار ہوتے ہیں۔ کریلا۔ ککوڑا۔ نرم تورئی۔ چت پاپڑا۔ بینگن۔ نیم کے پھول

پھول کے پتے اور پھل سے بیج البعض گوشت اور جنگلی پرندوں کے ماس رس

کو چھوٹی کنڈیاری۔ فالسہ۔ ارنی۔ منقہ۔ آملہ۔ اور انار دانہ کے ساتھ لگا کر

پیپلی۔ سونٹھ۔ دھنیا۔ زیرہ اور سیندھا نمک ملا کے کھلانے سے بخاروں

کو فائدہ ہوتا ہے۔ اور حسب ضرورت ان میں شہد اور مصری بھی ملائی جاسکتی

ہے۔

رسوں اور یوشوں میں حسب ضرورت انار دانہ۔ زیرہ اور سونٹھ وغیرہ

اشیا بھی ملائی جاسکتی ہیں۔ اور ان کے بغیر بھی انہیں استعمال کیا جاسکتا ہے

میٹھا تک آگ پر پکا کر استعمال میں لانا چاہئے۔ بشرطیکہ وہ رقیق ہو۔ یہ

اشتہا پیدا کرنے والی چیز ہے۔ یہ دوسرے کھانوں کے ساتھ بھی اور الگ پان

کے طور پر بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔

مندرجہ بالا اغذیات کے ساتھ پانی کو جوش دیکر اور ٹھنڈا کرکے انوپان کے طور پر

کام میں لانا چاہئے۔ شراب بھی حسب موافق انوپان کے طور پر پی جاسکتی ہے۔

بخار ہو۔ یا اتر چکا ہو۔ تو مریض کو صرف شام کے وقت زود ہضم غذا دینی چاہئے

کیونکہ اس وقت کف کے دور ہو جانے پر حرارت ہاضمہ بڑھی ہوئی ہوتی ہے۔

اسلئے وہ غذا کو ہضم کرسکتی ہے۔

کال (موسم)۔ دیش (مقام) اور ساتمیہ (موافقت) کا لحاظ رکھ کر کھانا

کھانا چاہئے۔

صبح کے وقت زود ہضم کھانا کھایا ہوا کر وہ ہاضمہ والے کو بھی تکلیف نہیں دیتا

ورنہ بدہضمی ہو جاتی ہے۔

گھرت پان۔ اول الذکر کارڈھے۔ پان دیا توش وغیرہ پینے کی اشیاء اور پتھیہ بھوجن دربار پیزا غذیات کا استعمال کرتے ہوئے جب دس یوم گزر جائیں۔ تو وات پت والے بخار میں جبکہ کف کمزور ہو گیا ہو۔ گھی دینا چاہئے۔

پکے ہوئے دوشوں پر گھی کا پینا امرت کا سا اثر رکھتا ہے۔ لیکن اسکے خلاف حالت میں زہر کا کام دیتا ہے۔

گھرت پان کی ممانعت۔ دس روز کے گزر جانے پر بھی جبکہ دوش ابھی کچے ہی ہوں گھی کا استعمال بخار کے عوارض کو بڑھا دیتا ہے۔ اس حالت میں فاقہ وغیرہ تدابیر کف کے زائل ہو جانے تک برابر جاری رکھنی چاہئیں۔

دیہہ (جسم) اور دھاتوؤں کے کمزور ہو جانے سے بخار پرانا ہو جاتا ہے اور بہت دیر تک رہتا ہے۔

قے۔ پسینہ۔ وقت۔ کارڈھے اور زود ہضم اغذیات سے جبکہ مریض کے دوش اپنے اپنے ٹھکانے پر آجاتے ہیں۔ مگر اندرونی حرارت بڑھ کر رو کھاپن پیدا ہو جاتا ہے تو اس وقت ایک دھاتو بڑھ جاتا ہے۔ جو حرارت کے ساتھ ساتھ رہتا ہے اسکے دور کرنے کے لئے گھی ایسی ہی مفید چیز ہے ۔ جیسے جلتے ہوئے گھر کی آگ بجھانے کے لئے پانی۔ وات پت کے دفعیے کے لئے گھی سب سے بڑھیا دوائی ہے۔ اور یہ دوسری دواؤں کے اثر کو بھی اپنے میں کثرت سے جذب کر لیتا ہے اسلئے حسب ضرورت ادویات سے تیار کر کے گھی کا استعمال کرانا چاہئے۔

مخالف اثر رکھنے کیوجہ سے گھی بخار کی حرارت کو دور کر دیتا ہے۔ سرد ہونے کے سبب یہ پت کو دور کرتا ہے۔ اور مرغن ہونے کے سبب وات کو رفع کرتا ہے۔ نیز کف کو دور کرنے والی دیگر ادویات کے اثر سے کف کو زائل کر دیتا ہے۔

گھی کو اول الذکر کاڑھوں سے پکا کر بھی حسب ضرورت استعمال میں لا سکتے ہیں

گھرت پکانے کے نسخے (۱) ترپھلا - نیم کا چھلکا - ملٹھی - چھوٹی کنٹکاری - بڑی کنٹکاری اور مسور کی دال کے کاڑھے سے پکایا ہوا گھی کھانسی اور بخار کو دور کر دیتا ہے۔

(۲) گلو - اندرجو - چھوٹی کنٹکاری - کوٹھ - سارِوا - آملہ - بھوآملہ - بل - کھس - چندن - پالسی (ترائمان) بسیوہ - دھنیا - سنٹھ - اتیس اور شالپرنی کے کاڑھے سے پکایا ہوا گھی - بخار - وشم اگنی - ہلیک - اروچی - کندھوں کی جلن - قے - پارشو شول (دوردپسلی) - سردرد اور کھانسی روگ کو دور کر دیتا ہے۔

(۳) تیلوک گھرت ٹرپت کے بغیر پکایا ہوا وات جوڑ کے لئے مفید ہوتا ہے۔ اسکا ذکر "وات ویادھی چکتسا ادھیائے" میں کیا جائیگا۔

(۴) ترائمان سے پکایا ہوا گھی بھی پت جوڑ کے لئے مفید ہوتا ہے۔

(۵) داروہلدی - سونچر نمک - چیتا - پاٹھا - گجپیپل - سونٹھ - چپیا - سیندھا نمک اور جوکھار ہر ایک چار چار تولہ - گھی چونسٹھ تولہ - دودھ چونسٹھ تولہ - اور پانی دو سو چھپن تولہ سے پکایا ہوا گھی پرانے کف جوڑ کو دور کر دیتا ہے۔

(۶) گلو کا رس اور کلک (گنگ) ترپھلے کا رس اور کلک - بانسے کا رس اور کلک - داکھ کا رس اور کلک یا بارس اور کلک - ان سے الگ الگ تیار کئے ہوئے پانچوں قسم کے گھی بخار کے لئے مفید ہوتے ہیں۔

گھی کے ہضم ہو جانے کے بعد زود ہضم گوشت کی یخنی اور چاولوں کی غذا دینی چاہئے۔ اس سے طاقت کثرت پیدا ہوتی ہے - اور دلش ہوجاتا ہے۔

مونگ اور کیلے وغیرہ کے رس عموماً کف پت کو دور کر دیتے ہیں۔ اسلئے اِن
کا استعمال پرانے وات جُور کے لئے مفید نہیں ہوتا۔ ان سے بخار بڑھ جاتا ہے
شول۔ اپھارہ اور بوجھ پیدا ہو جاتا ہے۔

اگر بخار اس طرح بھی دور نہ ہو۔ تو اندرونی صفائی کرنی چاہیئے جس مریض
کی اندرونی صفائی مطلوب ہو۔ اُسے پہلے قے کرائیں۔ لیکن طاقتِ جسمانی کی حفاظت
کا بھی خیال رکھنا چاہیئے۔ اور طاقت ور مریض کو اُس وقت قے کرائیں۔ جبکہ دوش
آم آشے (معدے) میں ہو۔

جب بخار پک جائے اور دوش مُستقل ہو جائے۔ یا بخار۔ زہر اور شراب سے
پیدا ہوتا ہو۔ تو مریض کو مندرجہ ذیل ترپھلا آدی مودک کھلائیں یا وِیُوش آدی ورچن
دیں۔ یا دودھ کے ساتھ املتاس پلائیں۔ یا انگوروں کا رس دودھ میں ملا کر دیں

ترپھلا آدی مودک۔ ترپھلا۔ تربد سیاہ۔ تربد سفید۔ گڑ۔ ناگ کیسر۔ مصری
اور شہد ملا کر مودک (لڈو) بنا لیں۔

وِیوش آدی ورچن۔ مگھ۔ مرچ۔ سونٹھ۔ دارچینی۔ الائچی دانہ۔ تمال پتر۔
متھراں۔ واوڑنگ۔ اور آملہ۔ اِن کے برابر تربد سفید اور تربد کے برابر مصری لیکر اور
سب کو شہد میں ملا کر لڈو بنا لیں۔

دیگر ترپھلا یا بنفشہ دودھ کے ساتھ پلائیں

جلاب وغیرہ سے اندرونی صفائی ہو چکنے پر مریض کو اول الذکر پیا منڈ وغیرہ
اشیا کھلانی چاہئیں۔

اگر بخار سے مریض کا مل (فضلہ) خود بخود ہی نکلنا شروع ہو جائے۔ تو اُسے
روکنا نہیں چاہیئے۔ کیونکہ اگر لگا ہوا دوش کوشٹ میں رک گیا۔ تو وہ خرابیاں

رو دیگا۔ البتہ اگر وہ کچا ہی زیادہ مقدار میں خارج ہونے لگے۔ تو اُسے پکا کر روکنا
چاہیئے۔

آم کے روکنے سے جو دوش پیدا ہوتے ہیں۔ وہ دوش آپ کرمنیہ ادھیائے
میں بیان کیئے جاچکے ہیں۔

آم جوز میں دوش کے خارج کرنے کے لئے جو معالج مریض کو دوائی پلاتا ہے۔
وہ گویا سوئے ہوئے کالے ناگ کو ہاتھ کی انگلی سے جگانے کی کوشش کرتا ہے۔
دودھ جو مریض بخار کیوجہ سے کمزور ہوگیا ہو۔ اُسکے لئے قے اور جلاب دونو تدابیر
غیر مفید ہوتی ہیں۔ اُسے خوب دودھ پلانا چاہیئے۔ یا نرودستی سے اُسکا فضلہ خارج
کرنا چاہیئے۔

جس شخص کا کف کم ہوگیا ہو۔ جیسے جلن اور پیاس کی شکایت ہو۔ اور جس کے
جسم میں پت اور وات کا غلبہ ہو۔ اُس مریض کو اگرچہ دست بھی آتے ہوں۔ تو بھی
دودھ مفید ہوتا ہے۔

جس شخص کے جسم میں فاقے کیوجہ سے حرارت بڑھ گئی ہو۔ اُس کے لیے دودھ
زندگی بخش چیز ہے۔ اور اُس کے بخار کو اس طرح سے دُور کر دیتا ہے۔ جیسے آگ
سے جلے ہوئے جنگل میں پانی از سرِ نو جان ڈال دیتا ہے۔

بخار کے مریض کو ادویات سے پکایا ہوا سرد یا گرم یا نیم گرم دودھ حسب
ضرورت وقت کے مطابق استعمال کرانا چاہیئے۔ خلاف ازیں عمل میں لانے سے وہ

ادویات سے دودھ پکانے کی ترکیب یہ ہے کہ دوائی سے آٹھ گنا دودھ اور دودھ سے چار گنا
پانی ملا کر دودھ کو پکانا چاہیئے جب صرف دودھ ہی باقی رہے تو اُتار کر کام میں لائیں۔

مریض کو ہلاک کر ڈالتا ہے۔

دودھ پکانے کے نسخے۔ (۱) سونٹھ۔ کھجور۔ منقہ۔ کھانڈ اور گھی ڈال کر پکایا ہوا دودھ ٹھنڈا کر کے شہد ملا کر دینے سے پیاس۔ جلن اور بخار دور ہو جاتا ہے۔

(۲) منقہ۔ بلا۔ ملہٹی۔ سارو! ۔ گمہ اور صندل سے پکایا ہوا دودھ ٹھنڈا کر کے شہد ملا کر پلانے سے پیاس۔ جلن اور بخار دور ہو جاتا ہے۔

(۳) چار گنا پانی ملا کر پکایا ہوا دودھ پیاس جلن اور بخار کو دور کر دیتا ہے۔

(۴) گمہ ملا کر پکایا ہوا دودھ بھی یہی فائدہ دیتا ہے۔

(۵) پنج مول سے پکایا ہوا دودھ کھانسی۔ دمہ۔ سر درد۔ درد پسلی اور پرانے بخار کو دور کر دیتا ہے۔

(۶) قبض اور پاخانے کے ساتھ آؤں آنے کی شکایت میں تیز پیاس۔ درد شکم اور پیچش کی صورت میں ارنڈ کی جڑھ سے پکایا ہوا دودھ۔

(۷) کچے بل پھل سے پکایا ہوا دودھ

(۸) شیر گرم دودھ پلانا مفید ہے۔

(۹) سونٹھ۔ بلا۔ چھوٹی کنٹہ یاری۔ گوکھڑ! اور گڑ سے پکایا ہوا دودھ۔ سوج۔ رکاوٹ پیشاب۔ باد مخالف کی رکاوٹ اور کھانسی کو دور کر دیتا ہے۔

(۱۰) شیشم کی لکڑی کی گٹی سے پکایا ہوا دودھ بخار کو بہت جلد رفع کر دیتا ہے

(۱۱) سفید سانٹھ کی جڑھ۔ بل کی گری۔ اور بڑی سانٹھ سے پکایا ہوا دودھ بخار اور سوج کو رفع کر دیتا ہے۔

زوہ دوستی۔ دوش کے پکنے اور کچھ آنے (انتڑیوں) میں جانے پر زرہ دستی کا استعمال کرنا چاہیے۔ اس سے طاقت اور حرارت ہاضمہ بڑھ جاتی ہے۔ بخار سے

ہونے والی کمزوری دور ہو جاتی ہے۔ راحت اور رغبت بڑھ جاتی ہے۔
پکوا شے (انتڑیوں) میں پہنچے ہوئے پت یا کف پت کو مسہل دیکر خارج کرنا چاہئے۔ اور پکوا شے میں پہنچے ہوئے تینوں دوشوں کو وستی کے ذریعے دور کریں۔

انوواسن وستی۔ بخار کے مریض کے کف اور پت دوش زائل ہو گئے ہوں۔ نشستگاہ۔ پشت اور کمر میں جکڑاہٹ ہو۔ حرارت ہاضمہ تیز ہو۔ فضلہ رکا ہوا ہو تو اُسے انوواسن وستی دینی چاہئے۔

دافع بخار وستی۔ پہلے پٹول۔ نیم کے پتے۔ کٹو۔ املتاس۔ شال پرنی۔ کھرنٹی۔ بھکٹڑا۔ راڑا۔ خس اور مندرجہ بالا کا کاڑھا بنا لیں۔ پھر دودھ میں اُسکا نصف حصہ پانی میں ملا کر جوش دے لیں۔ جب صرف دودھ باقی رہ جائے۔ تو اُس میں اول الذکر کاڑھے کو ملا لیں یا ستھراں۔ راڑا۔ پیپل۔ ملٹھی۔ اور اندرجو۔ چاول کے کلک (نگدے) کے ساتھ یا شہد اور گھی ملا کر وستی کے کام میں لائیں تو بخار دور ہو جاتا ہے۔

دیگر۔ مدگ پرنی۔ ماش پرنی۔ شال پرنی۔ پرشٹ پرنی۔ ملٹھی۔ راڑا۔ خس اور املتاس کا کاڑھا بنائیں نیز ملٹھی۔ سونف۔ پرینگو۔ ترپھلا۔ راڑا۔ اور ستھراں کا نگدا بنا کر اُن میں گڑ۔ شہد اور گھی ملا کر وستی دیں۔ تو بخار جاتا رہتا ہے۔

خورش کے لئے انوواسن وستی۔ جیونتی۔ راڑا۔ میدا۔ پیپل۔ ملٹھی۔ بچ۔ ردھی۔ راسنا۔ کھرنٹی۔ بل گری۔ سونف۔ شتاور۔ اور اِن سب کا چوتھا حصہ سنیہہ (تیل وغیرہ چکنی شیاء) ایکجا ملا کر پانی میں گھوٹ لیں اور سنیہہ

کے برابر دودھ اور چار گنا پانی ملا کر آگ پر پکالیں۔ بخار میں اس کی ازدوسن دینا چاہئے۔

(جس بخار اور دوش میں جو سینہ سفید ہوتا ہے۔ اس میں شہد ہی ملانا چاہئے)

دیگر بستی ستھان کے وستی چکتسا دھیائے میں بخار کو دور کرنے والی جو جو وستیاں بیان کی گئی ہیں۔ حسب ضرورت اُن کو بھی کام میں لایا جاسکتا ہے۔

ویریچن نسیہ۔ جیرن جُوَر (پرانے بخار) میں ویریچن نسیہ دینی چاہئے۔ اس سے سر درد۔ گرانی۔ اور کف دور ہو جاتا ہے۔ اندریوں میں تیقظ آجاتی ہے۔ کھانے کی رغبت بڑھتی ہے۔

جس کا دماغ خالی ہو گیا ہو۔ اُسے سنیہہ وستی اور جس کے سر میں سوزش ہوتی ہو۔ اُسے پت کو دور کرنے والی وستی دینی چاہئے۔

دھوم پان وغیرہ۔ بخار میں دوش کے مطابق دھوم پان۔ گنڈوش اور کَوَل گرہ کا بھی استعمال کرایا جاسکتا ہے۔ جن سے زکام۔ منہ کا بے ذائقہ پن اور امراض گلو دور ہو جائیں۔

اشتہا پیدا کرنے والی چیزیں۔ جب عدم اشتہا کی شکایت ہو۔ تو گھی اور سیندھا نمک ملا کر بجورے کا کیسر یا مصری ملا ہوا آملے اور منقے کا نگدا منہ میں رکھوائیں۔

اُسن جیرن جُوَر (پرانے بخار) کی تدبیر جو جلد ہی میں ہے۔ جلد میں قیام رکھنے والے جیرن جُوَر کے دفعیہ کے لئے حسب مناسب سرد و گرم تاثیر والی ادویات سے تیار کی ہوئی راحت بخش ابھینگ[1]۔ آلیپن[2]۔ اور پری شیک[3] مفید

[1] مالش کی اشیاء [2] لیپ کی اشیاء۔ [3] ترشح کی اشیاء۔

اشیا نیز شربتوں اور دھوم[۱] پان کو کام میں لائیں۔ بھوت پریت کے سایہ اور نظر کی وجہ سے پیدا ہونے والے آکشیپ جھٹکوں میں بھی یہی سب تدابیر مفید ہوتی ہیں۔

جلن کے لئے مالش۔ اگر جلن ہوتی ہو۔ تو ایک سو مرتبہ دھلے ہوئے گھی کی مالش کرنی چاہئے۔

داہ جوَر کے لئے تیل۔ سوتر ستھان میں بیان کئے ہوئے مدھر گن (اشیائے شیریں)، امل گن (اشیائے ترش)، اور کشائے گن (کسیلی اشیا) کی ادویات سے یا دشدروآدی ونگ کی ادویات سے یا شودھن آدی گن میں بتائی ہوئی چھوٹی ہیں ٹھنڈی اور تاثیر میں سرد ادویات کے کاڑھے اور نگدے نیز دودھ سے تیل پکائیں۔ اس تیل کے لگانے سے داہ جوَر جلدی دور ہو جاتا ہے۔

مندرجہ بالا ادویات کو تھوڑا پیس کر جسم پر خصوصاً سر پر لیپ کرنے سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔ ان ادویات کو زیادہ پیس کر لگانے سے جلن پیدا ہو جاتی ہے۔

اوگاہن ودھی۔ مندرجہ بالا ادویات کے کاڑھے سے پری شیک بھی کیا جا سکتا ہے۔ نیز انہیں اوگاہن[۲] کے کام میں لایا جا سکتا ہے۔

یا دہ کاڑھا ایک دھوتی بھر لیکر اس میں کانجی۔ پانی۔ دودھ۔ سرکہ۔ اور گھی ملا کر اوگاہن کے کام میں لائیں۔

جلن کو دور کرنے کی دوائی۔ کیتھ۔ کھجور۔ املی۔ دارمی۔ لودھ۔ مازم۔ بیر کے پتے یا نیم کے پتے پانی میں گھوٹ کر بہت سے پانی میں ڈال کر

۱؎ ادویات کا تمباکو کی طرح چلم میں رکھ کر حقہ کی طرح کش لگانا۔ ۲؎ [illegible]
ڈالنا۔ ۳؎ دھونا۔

جھاگ اٹھائیں۔ اور اس جھاگ کا لیپ کریں۔ تو جلن۔ درد۔ سوزش بے خبری ا
تے۔ اور پیاس دوُر ہو جاتی ہے۔

داد چُوڑ کے لئے دوائی۔ دوش آپ کرمینہ اور ھیاتے میں پت کو دُور کرنے کی جو تدابیر بیان کی گئی ہیں۔ انہیں عمل میں لانے سے داد چُوڑ بھی بہت جلد دوُر ہو جاتا ہے۔

تیل کی مالش۔ تاثیر اور لمس دونو لحاظ سے گرم ہینگ۔ اگر۔ کیسر۔ کٹھ رو ہش ترن۔ شلاجیت۔ سرل کا شٹ۔ دیو دارو۔ نیکھی۔ راسنا۔ سُترا۔ بچ خراسانی اجوائن۔ سہر دواا ئچی۔ چورک۔ زیرہ سیاہ۔ مہا نجنا۔ تلسی سیاہ بالچھڑ۔ گندھ ترن۔ سفید سرسوں۔ دش تول۔ گلو۔ ارنڈ ہر دو قسم۔ صندل سُرخ۔ رو ہش ترن۔ تال پتر۔ اجوائن۔ شلکی۔ دھنیا۔ اجمود۔ سونف۔ ارد کلتھی۔ چیتا۔ پُوتی کرنج۔ اور دونو قسم کی ناگی۔ ان چیزوں یا ایسی ہی دوسری چیزوں کے کاڑھے اور نگدے سے پکاتے ہوئے تیل کی یا سُرا اور سوویر وغیرہ ان پاک رسوں کے ساتھ پکاتے ہوئے تیل کی کچھ گرم کر کے شیت چُوڑ میں مالش کریں۔

لیپ۔ انہی اول الذکر نگدوں کا باریک چندن کر کے لیپ کریں۔ تو شیت چُوڑ دور ہو جاتا ہے۔

یا ان اول الذکر ادویات کو باریک پیس کر قدرے گرم کر کے پری شیک اور ازگاہن کام میں لائیں۔

لہ۔ جو ہضم ہو کر کھٹے ہو جائیں۔

یا صرف کائی - گرم رت - اور وہی کا تروڈ ال کر پری شیک یا ادگاہن کے کام میں لائیں -

یا آرگن وڈ آدوی گن کی ادویات کو حسب ضرورت پان دپینے ا لبینگ دہش ا اور لیپ کے کام میں لائیں -

دشم جوڑ میں آگ کی دھوپ کا استعمال کرنا چاہیئے - جس کا بیان آگے آنے گا -

سویدن ودی (پسینہ لانا) - آگ کی حرارت سے یا آگ کے بغیر دوسری طرح گرمی پہنچا کر پسینہ لانا چاہیئے - یا پسینہ آور ادویات اور اغذیات سے پسینہ لائیں -

تہ خانے میں سونا - کمبل وغیرہ گرم کپڑے اوڑھنا - بے دھواں انگارہ کی آگ سینکنا - شراب پینا - ترش ما کرتی کلتھی - برہی - کودوں اور دیگر پت پیدا کرنے والی اشیا کا استعمال کرنا اس شخص کے لئے مفید تدابیر ہیں جسے جاڑے کی کپکپی لگ رہی ہو - نیز اسے چاہیئے کہ نوجوان - خوبصورت زیورات سے آراستہ اور بلند چھاتیوں والی نازنین عورتوں کو بغلگیر کرے اور جب اس کی سردی دفع ہو کر جماع کی خواہش پیدا ہو - تو ان عورتوں کو اس سے جدا کر دیں -

سنپات کا علاج - دشم دو شیخ سنپات میں ایک یا دو نو گھٹے ہوئے دوشوں کو بڑھا کر یا ایک یا دو نو بڑھے ہوئے دوشوں کو گھٹا کر اور ایسے

لہ جس سنپات میں دوش کم و بیش ہوں - اسے وشم دو شیخ سنپات کہتے ہیں -

بگڑے ہوئے سنپات یعنی اُلٹ پلٹ ہوئے یا استحان یعنی موقع پر ہی علاج کرکے سنپات کو ختم کرنا چاہیئے۔

کرن مول سوج اور اسکا علاج۔ سنپات بخار کے آخر میں کانوں کی جڑ میں جو خوفناک سوج پیدا ہو جاتی ہے اس سے کبھی کبھار کوئی مریض بچ جاتا ہوگا ورنہ یہ روگ اسادھیہ (لاعلاج) ہوتا ہے۔

اس سوج کے پیدا ہوتے ہی جونکیں وغیرہ لگاکر خون نکال ڈالنا چاہیئے۔ نیز کف پت کو دور کرنے والے گھرت پلاکر۔ پردیپہ۔ لنیپہ اور کوّل دھارن کراکے بہت جلد اس کا علاج شروع کریں۔

کرن مول سوج میں فصد۔ سرد۔ گرم۔ روغن اور خشک سب قسم کی ادویات کے ٹھیک استعمال سے بھی جو واتج۔ پتج۔ کفج۔ سنسرگج اور سنپاتج بخاروں کے دور کرنے والی ہیں۔ اگر بخار دور نہ ہو۔ تو پہلے مریض کے ایک بازو کا اور پھر دوسرے بازو کا فصد کھول کر خون نکال ڈالیں۔ یعنی ایک ساتھ دونوں بازوؤں کا فصد نہ کھولنا چاہیئے۔

وشم جوّر کا علاج۔ بخار کے دفعیے کے لئے جو جو تدابیر پہلے بیان ہو چکی ہیں۔ وہ سنتت آدی وشم جوّروں میں بھی دوشوں کے مطابق کام میں لائی جاتی ہیں۔ یا جو تدابیر آگے بتائی جائینگی۔ انہیں عمل میں لائیں۔ پٹول۔ کوڑ۔ سنھراں۔ ہرڑ اور مٹھی میں سے کوئی تین یا چار یا پانچوں ادویات لیکر

لہ یعنی پہلے کف کا پھر پت کا اور سپردات کی علاج کریں۔ سہ یعنی پہلے معدہ کا دوش نکالنا چاہیئے پھر انتڑیوں کے دوش کا علاج کریں۔ کیونکہ بخار پیدا کرنے والا دوش پہلے معدہ میں ہی قیام کرتا ہے۔

کاڑھا بنا کر پینے سے وشم جوَر دور ہو جاتا ہے۔ ستنک آدی وشم جوَر میں ترپھلا ہرڑ۔ گلو یا پیپل کا الگ الگ استعمال کرنا چاہیے۔

دیگر۔ جس دن بخار ہوتا ہو۔ اس دن "رسائن ودہی" میں بیان کی ہوئی ترکیب کے مطابق گڑ میں بھلاوا ملا کر کھلانا چاہیے۔ یا اس دن پہلے لنگھن (فاقہ) یا ورچن (دستم پڑی) کریں۔

دیگر۔ علی الصبح تل اور لہسن کھلائیں۔ **یا** غذا سے پہلے پرانا گھی کھلائیں۔ **یا** اسی ترکیب سے دہی۔ دودھ یا تکر کھلائیں۔

یا کھٹے کے علاج میں بیان کیا ہوا کشوپل گھرت غذا سے پہلے کھلایا کریں **یا** اُنماد (جنون) کے علاج میں بیان کیا ہوا کلیان گھرت **یا** اپسمار (مرگی) کے علاج میں بتایا ہوا پنچ گویہ گھرت **یا** کوڑھ کے علاج میں بیان کیا ہوا تکتک گھرت **یا** رکت پت کے علاج میں بتایا ہوا ورِش سادھت گھرت غذا سے پہلے کھلائیں۔

ترپھلا آدی گھرت (وشم جوَر کے لئے)۔ ترپھلا۔ بیر اور ارنی کے کاڑھے سے چوتھا حصہ گھی اور گھی کے برابر دہی لیکر سب کو ملا کر پکالیں۔ اور اس میں لودھ کی چھال کا پرتی واپ[1] دیں۔ یہ گھرت وشم جوَر کے دفعیے کے لئے بے نظیر دوائی ہے۔

وشم جوَر کے لئے دیگر علاج۔ سُرا یا کسی اور قسم کا تیز شراب نیز مدھ۔ تیتر یا مرغ کا گوشت یا اور کسی اوسط درجے کے گرم تاثیر والے ماس کو غذا کے ساتھ خوب

---

[1] چھڑکنا۔ بُرکنا۔ دھوڑنا۔

شکم سیر ہو کر کھائیں۔ اور دن بھر سوتے رہیں۔ یا سب کھایا پیا قے کر کے نکال دیں یا گھی کی سب سے بڑی مقدار پی کر اسے قے کر دیں۔

یا بخار آنے کے دن مریض کو سنہیہ (بچھناگ) اور سویہ (لپسینہ) دیگر نیلی۔ گج گندھ۔ سنتہد اور کٹھ کا کاڑھا پلائیں۔

وشم جوّر کے لئے سُرمہ۔ منسل۔ سیندھا نمک۔ اور پیپل کو تیل کے ساتھ پیس کر آنکھوں میں سرمے کے طور پر استعمال کریں۔

وشم جوّر کے لئے نسوار۔ ہینگ۔ بھیڑئے کی چربی اور سیندھا نمک بموزن ملا کر نسوار کے کام میں لائیں۔ یا پرانا گھی۔ شیر کی چربی اور سیندھا نمک ملا کر سونگھنے سے بھی وشم جوّر دفعہ ہو جاتا ہے۔

وشم جوّر کے لئے دھوپ۔ آک۔ نیم کے پتے۔ بچ۔ کٹھ۔ ہرڑ۔ سرسوں اور جَو کا دھوپ یا آبی کا فضلہ۔ گوگل۔ گندھ ترن۔ بچ۔ رال۔ نیم کے پتے۔ آک کی جیڑھ۔ اگر اور دیودارو کا دھوپ دینے سے سب قسم کے بخار دفعہ ہو جاتے ہیں۔ ایسے اپراجتا دھوپ کہلاتے ہیں۔

علاوہ ازیں اُنماد (جنون) اور اپسمار (مرگی) کے لئے جو دھوپ۔ نسوار یں۔ سرمے اور وراس بیان کئے گئے ہیں۔ وہ سب وشم جوّر کی حالت میں بھی برتے جا سکتے ہیں۔

دَیو آشرے اَوشدھیوں سے بھی ماسوائے مندرجہ بالا تدابیر کے سب قسم کے

سلہ منی۔ منگل۔ بلی۔ اُپہار۔ پرائشچت۔ جپ۔ دان۔ سوستی واچن وغیرہ دیو آشرے اوشدھیاں کہلاتی ہیں۔

جوڑوں خصوصاً ورشم جوڑ کو بہت جلد آرام ہو جاتا ہے۔ کیونکہ یہ جوڑ عموماً صوت کے سایہ وغیرہ بیرونی اسباب سے پیدا ہوا کرتا ہے۔

فصد۔ اگر ورشم جوڑ کسی طرح سے بھی ورد کم ہونے میں نہ آتے۔ تو وات وغیرہ دوشوں کے مطابق فصد کھلوا لیں۔

واتج وغیرہ جوڑوں میں گھرت پان۔ واتج جوڑ۔ وسرپ۔ وسپھوٹک یا چوٹ سے پیدا ہونے والے جوڑ میں گھی پلائیں۔ اور ٹھنڈے لیپ کریں۔ پرشیک کریں۔ ماس رس کھانے کو دیں۔ فصد کھلوائیں۔ نیز وہ سب تدابیر کام میں لائیں جو پہلے بیان ہو چکی ہیں۔

گرہ سے پیدا ہونے والے جوڑ کا علاج۔ گرہ وغیرہ کی وجہ سے پیدا ہونے والے بخار میں بھوت ودیا میں بیان کی ہوئی بلی اور منتروں کے ذریعے علاج کرنا چاہیئے۔

دواؤں کی بو سے پیدا ہونے والے بخار کا علاج۔ دواؤں کی بو سے پیدا ہونے والے بخار کے دفعیہ کے لئے پت کو دور کرنے والی تدابیر کام میں لانی چاہئیں۔ اور ورشم جوڑ میں دافع زہر ادویات استعمال کریں۔

غصے وغیرہ سے پیدا ہونے والے بخاروں کا علاج۔ غصہ۔ خوف اور افسوس وغیرہ سے پیدا ہونے والے بخار میں اعلیٰ درجے کی دل پسند باتوں سے اور وات وغیرہ دوشوں کے دفعیے کی تدابیر سے نیز مفید اور معتدل کھانے کھلانے سے علاج کرنا چاہیئے۔

غصے سے پیدا ہونے والا بخار شہوت سے۔ شہوت سے پیدا ہونے والا بخار غصے سے خوف اور افسوس سے پیدا ہونے والا بخار شہوت اور غصے سے۔ شہوت غصے سے پیدا ہونے

والا خوف و افسوس سے دُور ہو جاتا ہے۔

سراپ (بزرگوں کی بددعا) اور ابھی ودیہ کے منتروں سے پیدا ہونے والے بخار کے دُور کرنے کے لئے ایشور آپاسنا (عبادت الٰہی) ہی سب سے مفید تدبیر ہے۔

ادویات کی بُو وغیرہ سے پیدا ہونے والے جو متوخر الذکر بخار بیان کئے گئے ہیں۔ انکی پیدائش میں وات وغیرہ دوشوں کا کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ لیکن پیدا ہوتے ہی وات وغیرہ دوشوں کے ذریعے پھیل جاتے ہیں۔ اس لئے ان سب بخاروں میں دوشوں کے مطابق غذا کھانی چاہئے۔

جب بخار وات وغیرہ دوشوں کے سوا دیگر اسباب سے پیدا ہوتا ہے تو وہ بہت دیر تک نہیں رہتا۔ اسلئے اور پہلے کہے ہوئے بخاروں میں دوشوں کی خرابی ضروری ہوتی ہے۔ پس دوشوں کے مطابق غذا کھانی چاہئے اور دلکش کہانیاں سُنا سُنا کر مریض کو بخار آنے کا وقت بُھلا دینا چاہئے کیونکہ کہانیوں میں دل لگ جانے سے بخار آنے کا وقت بھول کر بخار رک بھی جاتا ہے۔ محبت اور عداوت سے خالی۔ پاک صاف اور دل ودماغ رحیم مناسب قسم کے جڑوں کو خود بخود دفعہ کر دیتا ہے۔

بخار میں ممنوعہ کام۔ بخار کے دُور ہو جانے پر بھی جب تک طاقت نہ آجائے تب تک ورزش کرنا۔ نہانا۔ جماع کرنا۔ ثقیل ۔ نا موافق اور جلن پیدا کرنے والی غذا کھانا۔ علیٰ ہٰذا القیاس بخار پیدا کرنے والے ایسے ہی دیگر بواعث سے قطعی پرہیز رکھنا چاہئے۔

بخار کے دُور ہو جانے پر بھی یکایک ہر قسم کا اناج نہ کھا لینا چاہئے کیونکہ

گیا ہوا بخار بھی کمزور شخص پر پھر حملہ آور ہو سکتا ہے۔

بخار ایک ایسی بیماری ہے۔ جو فوراً ہلاک کر ڈالتی ہے۔ اسلئے دوسری امراض کی نسبت بخار کے مریض کا خاص طور پر مناسب حالات کے مطابق مناسب علاج کرنا چاہئے۔

دوائی۔ منی رجواہر)۔ اچھا منتر۔ نیک پُرش۔ گرو۔ دوج اور دیوتا کا پوجن اور دل کو خوش کرنے والی باتیں وشنو کے پیدا کئے ہوئے خوف کے بخار کو بھی دور کر دیتی ہیں۔ پھر بد پرہیزی سے پیدا ہونے والا بخار تو کیا چیز ہے

دوسرا ادھیائے

رکت پت کا علاج

اوردھوگامی[1] رکت پت کی قابلیت علاج۔ اُردھوگامی رکت

پت جو طاقتور پرش کو ہو۔ ویگ (تیزی) سے خالی ہو۔ ایک دوش والا ہو نیا ہو ہیمنت[2] یا ششتر[3] رتو میں پیدا ہوا ہو۔ وہ رکت وگیان ادھیائے میں بیان کئے ہوئے عوارض سے بری ہو۔ وہ سادھیہ (قابل علاج) ہوتا ہے۔

---

[1] اوپر کی طرف جس کا رخ اوپر کی طرف ہو۔

[2] ماگھ اور پھاگن کا موسم۔

[3] مگھر اور پوس کا موسم ششتر رتو کہلاتا ہے۔

اُدھوگامی رکت پت کی یا پِتّا۔ اُدھوگامی[1] رکت پت جو دو دوشوں والا ہو۔ یا یپیہ ہوتا ہے۔

رکت پت کی قابلیت و ناقابلیت علاج۔ رکت پت خواہ اُردھو گامی یا ادھوگامی۔ اور ایک دوش والا ہو یا دو دوشوں والا۔ جو بالکل دُور ہو ہوکر پھر پھر بگڑتا رہے۔ وہ لاعلاج ہونے کی وجہ سے ترک کر دینے کے قابل ہوتا ہے۔

جو رکت پت ایک راستے کو چھوڑ کر دوسری طرف کا رُخ کر لیتا ہے یعنی اُوردھوگامی نیچے کیطرف اور ادھوگامی اوپر کیطرف چل پڑتا ہے وہ بھی لاعلاج ہوتا ہے۔

جو رکت پت خواہ وہ اُوردھوگامی ہو یا ادھوگامی بہت کثرت سے خارج ہوتا ہے۔ اُسکا علاج بھی ترک کر دینا چاہیئے۔

حرارتِ ہاضمہ کی کمزوری والے کا ادھوگامی یا اُوردھوگامی رکت پت بھی لاعلاج ہوتا ہے۔ کیونکہ اس میں علاج متضاد کرنا پڑتا ہے۔ یعنی جو دوا حرارتِ ہاضمہ کو بڑھاتی ہے۔ وہ رکت پت کو بگاڑتی ہے۔ اور جو رکت پت کے لئے مفید ہوتی ہے۔ وہ حرارتِ ہاضمہ کے لئے نقصان دہ ہوتی ہے۔ تینوں دوشوں سے پیدا ہونے والے رکت پت کو بھی لاعلاج سمجھنا چاہیئے اور جو رکت پت نیچے اور دونوں طرف سے خارج ہوتا ہو۔ اُسکا علاج بھی ترک کریں۔ کیونکہ ایسی کوئی دوا نہیں ہے۔ جو دونوں طرف اثر کر سکے۔

علاج۔ طاقت والے اور دات وغیرہ دوشوں کی کثرت سے گھرے ہوئے۔

---

[1] یاپن وہ بیماری ہوتی ہے جس میں جب تک دوائی کا استعمال جاری رہے۔ تو آرام رہے اور جب علاج چھوڑ دیا جائے پھر بیماری کا زور ہو جائے۔ [2] اصل میں جبکہ رُخ نیچے کیطرف ہو۔

شخص کے سسترپن سے پیدا ہونے والے اُوردھوگامی رکت پت میں وریچن
(مسہل دوا) اور اَدھوگامی رکت پت میں دمن (قے آور دوا) دینی چاہئے۔

مگر دو اور تھوڑے دوشوں سے گھرے ہوئے مریض کے فاقہ سے پیدا ہونے
والے اُوردھوگامی رکت پت میں شمن[1] تدابیر سے اور اَدھوگامی میں ورنگھن[2]
تدابیر کے ذریعے علاج کریں۔ لیکن اس امر کا خیال رکھ کر کہ مریض فاقہ کے قابل
ہے۔ یا ورنگھن کے۔ کیونکہ فاقہ سے پیدا ہونے والے ادھوگامی رکت پت میں بھی
شمن تدابیر کے ذریعے اور ورنگھن چیزوں سے پیدا ہونے والے اُوردھوگامی
رکت پت میں بھی فاقہ کے ذریعے علاج کیا جاتا ہے۔

اُوردھوگامی رکت پت کے لئے تدابیر۔ اس رکت پت میں جس کا
رُخ اوپر کی طرف ہو۔ شمن کرنے والے کڑوے اور کسیلے رس۔ فاقہ کشی۔ اور شہد
سے خالی کھوجنگ پانی دینا چاہئے۔

ادھوگامی رکت پت کے لئے ورنگھن۔ نیچے کی طرف رُخ رکھنے والے
رکت پت میں ورنگھن (موٹا کرنے والے) میٹھے رس استعمال میں لائیں۔

اُوردھوگامی رکت پت میں پہلے ترپن دیں۔ اور ادھوگامی میں پیپا
کا استعمال کرائیں۔

خون کا نہ روکنا یا روکنا۔ جب مریض کی حرارت ہاضمہ اور جسمانی طاقت
اچھی حالت میں ہو۔ اس کے نکلتے ہوئے گندے خون کو نہیں روکنا چاہئے
کیونکہ ایسا کرنے سے وہ تمام امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ جن کا سر دیدہ دوسی

---

[1] لنگر تپی [2] فاقہ کشی وغیرہ زور دار خیال تدابیر [3] موٹا کرنے والی ادویات۔

ادھیائے میں بیان کیا گیا ہے۔ لیکن اگر علامات اس کے خلاف ہوں۔ یعنی مریض کا ہاضمہ کمزور ہو۔ اُسکی جسمانی طاقت بھی اچھی نہ ہو۔ تو اُس کے خراب خون کو بھی روکنے میں دیر نہ لگانی چاہئے۔ کیونکہ اُسکا خون نہ روکے جانے سے وہ آگ کی مانند اُسے بہت جلد ہلاک کر ڈالتا ہے۔

رکت پت کے لئے اولیہہ[1]۔ ترنبد سفید اور ترنبد سیاہ کا کاڑھا بنا کر اور اُس میں ان کے کلک ملا کر پکا کے اولیہہ بنالیں۔ اور اس میں مصری ملا کر دو دو تولہ مریض کو چٹاتے رہیں۔ تو رکت پت دُور ہو جاتا ہے۔

دیگر۔ ترنبد سفید۔ ترپھلا۔ ترنبد سیاہ۔ پیپل۔ کھانڈ۔ اور شہد لیکر ان سب کو ملا کر حسب ترکیب لڈو تیار کر لیں۔ تو اُن کے استعمال سے سنپاتک اُور دھوگامی رکت پت۔ سوج اور بخار بھی دُور ہو جاتا ہے۔

یا ترنبد اور مصری ہموزن لیکر اُن میں چوتھا حصہ پیپل ملا کر لڈو بنالیں تو ان کے استعمال سے مندرجہ بالا امراض دُور ہو جاتے ہیں۔

ادہوگامی رکت پت کا علاج۔ ادہوگامی رکت پت میں قے کرانے کے لئے کھانڈ اور شہد ملا کر مدن پھل کے کاڑھے کا استعمال کریں۔ **یا** کھانڈ کا پانی یا شہد ملا ہوا پانی۔ **یا** ملٹھی کا کاڑھا **یا** دُودھ **یا** گنے کا رس۔ اِن میں سے کسی ایک کے ساتھ مدن پھل ملا کر قے کے لئے دیں۔

اُردھوگامی اور ادہوگامی دونوں قسم کے رکت پتوں میں مسہل اور قے کے ذریعے اندرونی صفائی ہو چکنے کے بعد اُردھوگامی اور اُردھوگامی رکت پتوں کے مریض

---

[1] لعوق۔ چٹنی۔

کو بالترتیب منتھ اور پیپا وغیرہ کھانے کو دیں۔ مگر مریض کی طاقت کا دونو
صورتوں میں دھیان رکھنا چاہئے۔

منتھ بنانے کی ترکیب۔ بخار کے علاج میں جو دراکشا آدی منتھ
بیان ہو چکا ہے وہ بنا کر دیں۔

یا پت کو دور کرنے والے پھلوں سے سِدھ کر کے منتھ پلائیں۔

یا شہد۔ کھجور۔ داکھ۔ فالسہ۔ اور کھانڈ سے بنے ہوئے پنچ سار کھیہ "منتھ"
میں گھی اور دھان کی کھیلوں کے ستو ملا کر دیں۔

یا جب مریض کا جی کھٹائی کے لئے للچا رہا ہو ۔ اُسے مندرجہ بالا پنچ سار کھیہ
منتھ میں انار دانہ یا آملہ کی کھٹائی ملا کر دیں۔

پیپا بنانے کی ترکیب۔ (۱) کنول کیسر۔ اُت پل کیسر۔ پرشن پرنی
اور پریتھو یا (۲) خس۔ ساور۔ لودھ۔ ادرک اور صندل سرخ یا (۳)
نیتر بالا۔ گل دھاوہ۔ بیل گری اور دھماسہ۔ یا (۴) چرائتہ۔ خس اور
موتھا یا (۵) مسور اور پرشن پرنی یا (۶) ودارنی کند اور مونگ یا (۷)
کھریٹی۔ گھی اور الائچی سے پیپا تیار کر کے مریض کو پلائیں۔

مانس سِدھی کی ترکیب۔ مندرجہ بالا پیپا کے نسخوں میں سے حسب ضرورت
الگ الگ نسخوں کے کاڑھوں کے ساتھ سرد تاثیر والے اور جنگلی جانوروں کے
گوشت پکا کر اُن کے رس میں یواگو پکائیں۔ اور اُسے ٹھنڈا کر کے مصری اور
شہد ملا کر کھانے کے کام میں لائیں۔

مندرجہ صدر ترکیب کے مطابق پکاتے ہوئے مانس رس کو گھی میں بگھار کر
اور شکر اور کھانڈ ملا کر بھی دیا جا سکتا ہے۔

جس مریض کا جی کھٹائی کے لیے للچا رہا ہو۔ اسے رس میں انار دانہ یا آمد کی کھٹائی ملا کر دینی چاہیے۔ جسے کھٹائی کی خواہش نہ ہو۔ اسے بغیر کھٹائی کے پلا دیں۔

دیگر غذا۔ رکت پت میں شوک اور ٹیسی سے پیدا شدہ دھان اور ساگ مفید ہوتے ہیں۔ نیز "ان سوروپ وگیانیہ" نامی ادھیائے میں جو جزو ہضم اور ٹھنڈی غذائیں بیان کی گئی ہیں۔ اُن کا استعمال کرائیں۔

پانی۔ سونٹھ سے خالی اور آلہ کر "کھرڈ نگ جل"۔ یا گھو پنچ مول ڈال کر پکا کے ٹھنڈا کیا ہوا پانی یا شہد ملا ہوا پانی۔ یا پت کو دور کرنے والی دہ کشش وغیرہ اودیات سے پکایا ہوا پانی رکت پت کی بیماری میں مفید ہوتے ہیں۔

خرگوش وغیرہ کے مانس۔ رکت پت میں قبض ہونے پر بتھوے کے ساتھ خرگوش کا مانس کھلائیں۔ مفید ہوتا ہے۔

وات کے غلبے کی صورت میں گولر کے کاڑھے کے ساتھ پکایا ہوا تیتر کا مانس اور پاکڑ کے کاڑھے کے ساتھ سدھ کیا ہوا مور کا مانس نیز بڑ کے کاڑھے کے ساتھ مرغ کا مانس پکا دیں۔

رکت پت میں ممنوعہ کام۔ جن جن اسباب سے رکت پت پیدا ہوا ہو

لے پانی کے پکانے کی ترکیب یہ ہے۔ کہ ایک کرش اودیات اور ایک پرستھ پانی ڈال کر آگ پر چڑھا دیں۔ جب آدھا پانی باقی رہ جائے۔ اتار چھان اور ٹھنڈا کر کے کام میں لائیں۔

اُن سب کاموں کو ترک کر دینا چاہئے۔
دیگر معالجات۔ اڑوسے کے رس کے ساتھ پرینگو۔ سوراشٹری مٹی۔ دودھ رسونت اور شہد ملا کر نوش کرنے سے رکت پت دور ہو جاتا ہے۔
یا اڑوسے کا رس، شہد اور مصری ملا کر پلائیں۔
یا صرف اڑوسے کا رس یا اڑوسے کا کاڑھا پینے کو دیں۔ تو رکت پت کا بہت جلد دفعیہ ہو جاتا ہے
غرض رکت پت کے لئے اڑوسہ نہایت ہی مفید چیز ہے۔
رکت پت کے لئے تین کاڑھے۔ (۱) پٹول۔ مالتی۔ نیم۔ صندل سرخ۔ صندل سفید۔ اور پدماک (۲) لودھ۔ اڑوسہ۔ چولائی۔ کالی مٹی۔ اور مُرغنی (۳) ستاور۔ سانت۔ ترول۔ کاکولی۔ کھشیر کاکولی۔ اور ملٹی۔
حسب ضرورت مندرجہ بالا تینوں نسخوں کے الگ الگ کاڑھے بنا کر شہد اور مصری ملا کر پینے سے رکت پت دور ہو جاتا ہے۔
(اڑوسہ سبز ہونے پر بھی دگنا نہیں ڈالنا چاہئے یہ ایک ٹیکا کار کی رائے ہے)
ڈھاک کی چھال کا کاڑھا۔ ڈھاک کے کاڑھے کو نہایت سرد کر کے کھانڈ ملا کر پینا چاہئے۔
یا گانے کے گوبر اور گھوڑے کی لید کے رس میں شہد اور گھی ملا کر پئیں تو رکت پت دور ہو جاتا ہے۔

لے اسکے نہ ملنے کی صورت میں پکی ہوئی پرچی دینا چاہئے۔

گانٹھ دار رکت پت کے لئے اولیہ۔ رکت پت میں اگر خون کی گانٹھیں ہو جائیں تو کبوتر کی بیٹھ میں شہد ملا کر مریض کو چٹائیں۔

رکت پت میں خون کے بکثرت خارج ہونے کا علاج۔ رکت پت میں خون کے بکثرت خارج ہونے کی صورت میں جنگلی جانوروں کا خون شہد ملا کر پئیں۔

یا بکرے کا جگر کچا ہی اس کے پتے کے ساتھ ملا کر کھلائیں۔

رکت پت دور کرنے والا کاڑھا۔ صندل۔ خس۔ موتھا۔ دھان کی کھیلیں۔ سونٹھ۔ پیپل اور جو دوں کو رات بھر پانی میں بھگو دیں۔ دوسرے دن کھرنٹی کے پانی میں ان کا کاڑھا بنا لیں۔ تو اس کے استعمال سے رکت پت دور ہو جاتا ہے۔

رکت پت میں خون کی کثرت کا علاج۔ صندل۔ کنول۔ خس۔ سوارشری شی۔ اور منقہ کے کاڑھے کو نہایت سرد کر کے شہد اور مصری ملا کر پینے سے خون کی کثرت کی شکایت رفع ہو جاتی ہے۔

دیگر۔ گنے کی گنڈیریوں کو اچھی طرح سے کوٹ کر مٹی کے نئے برتن میں جل ملا کر بھگو دیں۔ اور منہ پر کپڑا باندھ کر رات بھر کھلی جگہ میں پڑا رہنے دیں۔ اور صبح اس پانی کو پکار کر چھان کر شہد۔ منقہ اور کنول ملا کر مریض کو پلائیں۔ تو رکت پت روگ دور ہو جاتا ہے۔

دیگر۔ پت جوَر کے علاج میں جو جو کاڑھے بیان کئے گئے ہیں۔ ان میں شہد ملا کر رکت پت کے دفیعہ کے لئے استعمال کرنا چاہئے۔

دیگر۔ مندرجہ صدر مختلف انواع کے کاڑھوں کے پلانے سے جب حرارت ہضم

بڑھ جائے۔ اور کف مغلوب ہو جائے لیکن رکت پت دُور نہ ہو۔ تو وات
کے غلبے والے رکت پت میں پانچ گنا پانی اور ایک حصہ بکری یا گائے کا
دودھ ملا کر پکا کر مریض کو پلانا چاہئے۔

یا لگھو پنچ مُول ڈال کر پکایا ہوا گائے کا دودھ چھان کر مصری اور شہد
ملا کر پینے سے رکت پت دُور ہو جاتا ہے۔

یا جیونک۔ رشبھک۔ داکھ۔ کھرنی۔ گوکھرو اور سونٹھ میں سے الگ الگ
ہر ایک دوائی کے ساتھ پکایا ہوا دودھ۔ گھی اور مصری ملا کر پینا رکت پت
کے لئے مفید ہوتا ہے۔

پیشاب کے راستے خون آنے کا علاج۔ گوکھرو اور شتاور داکھ
پکایا ہوا دودھ یا شال پرنی۔ پرشن پرنی۔ مدگ پرنی۔ اور ماش پرنی
کے ساتھ پکایا ہوا دودھ۔ درد کے ساتھ آنے والے خون کو بھی فائدہ
دیتا ہے۔ خصوصاً اس خون کے اخراج کو بہت جلد روک دیتا ہے۔ جو
پیشاب کے راستے نکلتا ہو۔

پاخانے کے راستے خون آنے کا علاج۔ اگر خون پاخانے کے
راستے سے آتا ہو۔ تو موچرس کے ساتھ پکایا ہوا دودھ بالخصوص مفید
ہوتا ہے۔ **یا** بڑ کے انکروں **یا** بڑ کی کونپلوں کے ساتھ **یا** سونٹھ۔ نیترا بالا
اور کنول کے ساتھ پکایا ہوا دودھ دینا چاہئے۔

دیگر۔ رکت اتیسار (خونی اسہال) اور خونی بواسیر میں جو جو معالجات بیان
کئے گئے ہیں۔ وہ بھی رکت پت کے لئے مفید ہوتے ہیں۔

کاڑھا پینے کے بعد غذا۔ اول الذکر کاڑھوں کو دودھ کے ساتھ

نوش کرکے دودھ کے ساتھ ہی غذا کھانی چاہئے۔

اہنی کاڑھوں کے ساتھ پکایا ہوا گھی بھی رکت پت کے لئے مفید ہوتا ہے۔

دیگر گھرت۔ اڑوسے کی جڑاھوں اور پتوں کو ایک ساتھ کوٹ کر آٹھ گنا پانی ڈال کے آگ پر چڑھاویں۔ جب آٹھواں حصہ پانی رہ جائے۔ تو چھان کر اور اڑوسے کے پھول ملاکر اُس سے گھی کو پکالیں۔ اور ٹھنڈا ہونے پر اس میں شہد ملاکر استعمال کرائیں۔ تو اس سے رکت پت۔ بادگولہ۔ بخار۔ دمہ۔ کھانسی۔ امراضِ دل۔ کاملا۔ برز (دھند) بھرم (چکر آنا) وسرپ اور سُوَر شیتحلیہ (آواز کی گراوٹ) روگ دور ہوجاتے ہیں۔

دیگر گھرت۔ ڈھاک کے ڈنٹھلوں کے سورس میں ڈھاک کے ڈنٹھلوں کا کلک ملاکر پکایا ہوا گھی یا اسبغول تراتمان سے پکایا ہوا گھی رکت پت کو دور کردیتا ہے۔

خاص قسم کے خون کا علاج۔ رکت پت میں جبکہ خون لیدار یعنی سیمر کے گوند کا سا ہوجاتا ہے۔ نیز کف والا اور گانٹھ دار ہوکر گلے سے خارج ہوتا ہے۔ تب کنول نال کے کھشار میں شہد اور گھی ملاکر چٹانا چاہئے

دیگر اولیہہ۔ کنول رینکا۔ شہد اور ملٹھی کو آگے۔ الگ شہد اور گھی ملاکر چٹنے سے بھی رکت پت کو فائدہ ہوتا ہے۔

پاخانے کے راستے خارج ہونے والے خون کے دفعیہ کیلئے وستی

جب خون پاخانے کے راستے سے خارج ہوتا ہو۔ تو ایسی صورت میں باقاعدہ وستی کا استعمال کرنا چاہئے۔

ناک کے راستے نکلنے والے خون کا علاج۔ اگر خون ناک کے راستے خارج ہو۔ تو نسوار دیکر اُسے بند کرنا چاہئے۔ اس مقصد کے لئے دوب وائد گنے کے رس میں اول الذکر کا ڈٹھے ملا کر استعمال کریں۔

یا دودھ مانس رس۔ گھی وغیرہ مصری ملا کر یا کھانڈ کا شربت یا صرف پانی یا انار کے پھولوں کا رس یا آم کے پھولوں کا رس یا ہری دوب کا رس حسب ضرورت بطور نسوار کام میں لائیں۔

وید کو چاہئے کہ رکت پت میں لیپ مالش وغیرہ ایسی تدابیر اپنی سمجھ کے مطابق کام میں لائے۔ جن کا اثر سرد ہو۔

نیز پت جور کے علاج میں جو بیرونی اور اندرونی استعمال کی ادویات بیان کی گئی ہیں۔ نیز کھشت اور کھین کے جو جو معالجات بتائے گئے ہیں وہ سب رکت پت کے لئے بھی مفید ہوتے ہیں۔

تیسرا اَدھیائے

کھانسی کا علاج

کھانسی کیلئے سنیہہ (چکنائی)، کا استعمال محض وات سے پیدا ہونے والی کھانسی میں پہلے ہی وات کو دور کرنے والی ادویات سے سدھ کیا ہوا سنیہہ استعمال کرانا چاہئے نیز رغن پیا۔ یوش۔ مانس رس۔ ادلیہ[1]

[1] نعوق چٹنی۔

دھوم پان ۔مالش ۔سویڈ[1]۔ پری شیپک[2] ۔ اور اوگاہن[3] سے کاس روگ (کھانسی) کا علاج کرنا چاہیے۔

کھانسی کے ساتھ قبض بھی ہو۔ تو ورستی کا استعمال کریں۔

وات پت سے پیدا ہونے والی کھانسی میں چیاپی کر وات کو دور کرنے والی اور وہات سے پکایا ہوا گھی اور دودھ پلائیں۔

وات کف سے پیدا شدہ کھانسی میں مرغن مسہل دینا چاہیے۔

گھرت ۔گلو اور کٹیری ہر ایک تیس تیس پل لیکر حسب ترکیب کاڑھا بنا لیں۔ اور اس میں ایک پرستھ گھی ملا کر پکالیں۔ مناسب مقدار میں اگر اس گھی کا استعمال کیا جائے۔ تو واتج کی کھانسی دور ہو جاتی اور حرارت ہاضمہ بڑھ جاتی ہے۔

دیگر گھرت ۔جوکھار۔ راسنا۔ ہیچ ۔ ہینگ ۔ پاٹھا ۔ بھی ۔ دھنیا ۔ چیل پیپلا مول ۔ چب ۔ چیتہ اور سونٹھ ہر ایک دو دو شان ۔ گھی ایک پرستھ ۔ اور دش مول کا کاڑھا چار پرستھ لیکر حسب ترکیب گھی پکالیں ۔ اور اسے کھلا کر منڈ کا انوپان کرائیں۔

اس گھی کے استعمال سے کھانسی ۔ دمہ ۔ امراضِ دل ۔ درد پسلی گرمی اور باد گولہ بھی دور ہو جاتا ہے۔

دیگر گھرت ۔ راسنا ۔ دش مول اور مشتا ور ہر ایک ایک پل[4]

---

[1] پسینہ لانا ۔ [2] دواؤں کے پانی سے دھونا [3] نہلانا [4] ایک پل چار تولے کے برابر ہوتا ہے۔

کلتھی۔ بیر اور جو ہر ایک دو کڑو[1]۔ اور بکرے کا گوشت دوسو تولہ[2]۔ ان سب کو ایک درون یعنی سولہ سیر پانی میں پکالیں۔ جب کاڑھا تیار ہو جائے۔ تو ایک آڈھک گھی ڈال کر پکائیں۔ پھر ایک ہی آڈھک دودھ ڈال دیں اور جیوک۔ رشبھک۔ میدا۔ مہامیدا۔ کاکولی۔ کھشیر کاکولی۔ مدگ پرنی ماش پرنی۔ جیونتی۔ اور ملٹھی ہر ایک ایک پل لیکر کلک (گودا) بنا کر بھی ملالیں۔ اور پھر گھی کو پکائیں۔ اس گھی کو وات روگ میں دیش (مقام) کال (موسم) اور مریض کی طاقت و کمزوری کا لحاظ رکھ کر کھانے۔ نسوار اور بستی (حقنے) کے کام میں لائیں۔ تو پانچ قسم کی کھانسی۔ سر کا کانپنا قبض کا درد۔ جوڑوں کا درد۔ سروانگ روگ۔ ایکانگ روگ۔ تلی اور ادرد وات یہ سب بیماریاں دور ہو جاتی ہیں۔

وداری آدی گھرت۔ وداری آدی گن کی ادویات کے کاڑھے اور گودے سے پکایا ہوا گھی کھانسی کو دور کرتا ہے۔

اولیہہ (چٹنی)۔ اشوک کے بیج۔ اور نگاسو اور ڈنگ۔ سونٹھ۔ پیرانجن پھاک۔ اور بڑے نمک کے ذریعے پکایا ہوا گھی یا انہی چیزوں کا چورن گھی میں ملا کر چاٹنا کھانسی کے لئے مفید ہوتا ہے۔ اوپر سے بکری کا دودھ پی لینا چاہئے۔

وڑنگ آدی چورن۔ وائوڑنگ۔ سونٹھ۔ راسنا۔ پیپل۔ ہینگ سیندھا نمک۔ بھارنگی اور جو کھار کا چورن گھی ملا کر مقدار کے مطابق

---

[1] ایک کڑو آٹھ تولے کے برابر ہوتا ہے [2] دوسو چھپن تولہ۔

کھلائیں۔ تو اس سے کفج کھانسی۔ وات کی کھانسی سوم۔ ہچکی۔ اور ضعف ہاضمہ کی شکایت بھی دور ہو جاتی ہے۔

دراکشا آدی لیہہ - دھماسہ۔ ادرک۔ کھجور۔ منقہ۔ مصری اور کاکڑا سنگی کے چورن کو تیل میں ملا کر وات کھانسی میں چاٹنا چاہئے۔

دس پرش آدی چورن - دھماسہ۔ پیپل۔ متھراں۔ بھاڑنگی۔ کاکڑا سنگی اور کچور چورن کو پرانے گڑ اور تیل میں ملا کر وات کھانسی میں چاٹنا چاہئے۔ یا پیپل اور سونٹھ کے چورن کو یا بھاڑنگی اور سونٹھ کے چورن کو پرانے گڑ اور تیل کے ساتھ چاٹیں۔

یا سیندھا نمک اور پیپل کا چورن بنا کر نیم گرم پانی کے ساتھ پھانکیں۔

یا سونٹھ اور مصری کے چورن کو دہی کے توڑ کے ساتھ نوش کریں۔

یا پیپل کے چورن کو دہی کے ساتھ نوش کریں۔ تو کھانسی دور ہو جاتی ہے

دیگر تدبیر - بیر کی گٹھلی کے مغز کو شراب سدھ یا دہی کے توڑ کے ساتھ یا پیپل کے ننگڑے کو گھی میں بھون کر اور سیندھا نمک ملا کر نوش کریں۔ تو کھانسی دور ہو جاتی ہے۔

دھوم پان - کھانسی اور زکام کے مریض کو مرغن دھوم پان کرانا چاہئے نیز ہچکی اور دمہ کے بیان میں بتائے ہوئے دھوم پان کرائیں۔ اور دودھ اور ماس رس کا انوپان کریں۔

کھانسی میں غذا

دیہاتی۔ رطوبت پسند اور آبی جانوروں کے ماس رس کے ساتھ یا مرد اور کفج کے بیجوں کے توش کے ساتھ شالی چاول۔ جو۔ گیہوں اور ساٹھی چاولوں میں سے جو موافق ہو کھانا دیں

واتج کھانسی کے لئے پیا۔ اجوائن۔ پیپل۔ بلگری کا گودا۔ سونٹھ۔ چیتا راسنا۔ زیرہ۔ پرشن پرنی۔ ڈھاک۔ کچورا اور پوشکر مول کے ساتھ تیار کی ہوئی پیا میں گھی۔ کھٹائی اور نمک ڈال کر پلائیں۔ تو واتج کھانسی۔ درد کمر۔ درد دل۔ درد پسلی۔ درد شکم۔ دمہ۔ اور ہچکی کو بھی آرام آجاتا ہے۔

دیگر۔ دش مول کے کاڑھے سے پکائی ہوئی پیا میں پنچ کول کا چورن اور گڑ ملا کر پینے سے واتج کھانسی دور ہو جاتی ہے۔

یا دودھ کے ساتھ پکائی ہوئی پیا میں تل اور سیندھا نمک ملا کر پلائیں۔

مانس والی پیا۔ مچھلی۔ مرغ یا سوٗر کے مانس کے ساتھ پکائی ہوئی پیا میں گھی اور سیندھا نمک ڈالکر پلائیں۔

دیگر۔ بتھوے کا ساگ۔ مکو۔ لسوڑے کے پتوں کا ساگ۔ چرپرا۔ کیڑی کے پھل اور پتے۔ کچی اور سوکھی مولی۔ تیل وغیرہ سنیہہ۔ دودھ۔ گنے کا رس اور گڑ سے بنے ہوئے پکوان بھی واتج کھانسی کے لئے مفید ہوتے ہیں دہی کا توڑ۔ کھٹی کانجی۔ میٹھا نمبو۔ اور شراب بھی واتج کھانسی کے لئے مفید چیزیں ہیں۔

پتج کھانسی کے لئے قے۔ کف والی پتج کھانسی میں گھی سے قے کرانی چاہئے۔ جبکہ راڑے کے کاڑھے کے ساتھ پکایا گیا ہو۔ یا راڑا کھمباری اور ملٹھی کا کاڑھا پلا کر یا وداری کند اور گنے کے رس میں راڑا اور ملٹھی کا گودا ملا کر پلا کے قے کرائیں۔

لہ پیپل۔ پیپلا مول۔ چب۔ چیتا اور سونٹھ۔

پت کھانسی میں ترید کا استعمال۔ پت کھانسی میں کف کے پتلا ہونے پر مسہل کی غرض سے میٹھے رس ملا کر ترید کا سفوف دینا چاہیے اور کف کے گاڑھا ہونے کی صورت میں کڑوے رس کے ساتھ ترید کا چورن دیں۔ مسہل کے بعد یعنی مسہل کے ذریعے دوشوں کے دور ہو چکنے کے پیچھے ٹھنڈی میٹھی اور چکنی پیا وغیرہ اشیا استعمال میں لائیں۔ مگر کف کے گاڑھا ہونے کی صورت میں ٹھنڈی۔ روکھی اور کڑوے رس والی اشیا نوش کرنی چاہئیں۔

پت کھانسی کے لئے اولیہہ (چٹنی)۔ کھانڈ۔ آملہ۔ شہد۔ منقہ۔ صندل اور نیل کنول سے بنایا ہوا اولیہہ پت کھانسی کو مفید ہوتا ہے۔

کف والی پت کھانسی میں متھران اور کالی مرچ کا اولیہہ مفید ہوتا ہے۔

وات والی پت کھانسی میں اوپر کی ادویات میں گھی ڈال کر اولیہہ بنانا چاہیے۔ یا منقہ پچاس دانہ۔ پیپل تیس دانہ۔ اور کھانڈ چار تولہ لیکر سب کو پیس کر شہد ملا کے اولیہہ بنا لیں۔

یا گائے کے شیر خوار بچے کے گوبر کے رس میں شہد ملا کر چاٹیں۔

دیگر۔ دارچینی۔ الائچی۔ سونٹھ۔ پیپل۔ مرچ سیاہ۔ داکھ۔ پیپلا مول پوہکر مول۔ دھان کی کھیل۔ متھران۔ کچور۔ راسنا۔ آملہ اور بہیڑہ سب کا چورن بنا کر کھانڈ اور شہد ملا کے اولیہہ بنا کر استعمال میں لانے سے کھانسی اور امراض دل دور ہو جاتے ہیں۔

دیگر تدبیر۔ میٹھے جنگلی جانوروں کا ماس رس۔ جو۔ سونکھیا۔ کودوں مونگ آدی یوش۔ اور کڑوے ساگوں کے ساتھ مناسب مقدار میں دینا

کاڑھے کف والی پچ کھانسی کے لئے مفید ہوتا ہے۔
یا گڑوسے رسوں میں شہد ملاکر استعمال کرانا بھی مفید ہوتا ہے۔
دیگر۔ پتلے کف والی پچ کھانسی میں شالی چاول اور ساٹھی چاول۔ مانس رس کے ساتھ دینا مفید ہوتا ہے۔ اور الزبان کے لئے کھانڈ کا شربت۔ انگور اور گنے کا رس نیز دودھ مفید چیزیں ہیں۔
دیگر۔ کاکولی۔ بڑی کیٹری۔ میدا۔ جامیدا۔ گڑوسہ اور سونٹھ کے ساتھ پکایا ہوا مانس رس۔ دودھ۔ پییا اور مونگ آدی یوش استعمال کرنے سے پچ کھانسی کو فائدہ کرتا ہے۔
دیگر۔ داکھ۔ پیپل۔ اور ترن پنچ مول کو چوگنے پانی میں پکا کر چوتھائی باقی رہ جانے پر اتار کر چھان لیں۔ اور اس کاڑھے سے دودھ کو پکا کر ٹھنڈا کرلیں۔ پھر اس میں کھانڈ اور شہد ملا کر نوش کریں۔
یا اس کاڑھے سے پییا پکا کر ٹھنڈی کرکے اور شہد ملا کر کھائیں۔
شمیادی رس - کچھ۔ نیتر بالا۔ بڑی کیٹری اور سونٹھ کو پانی میں پیس کر کپڑے میں چھان لیں اور اس میں کھانڈ اور گھی ملاکر پلائیں۔
اولیہہ۔ کھانڈ۔ جیوک۔ مونگ پرنی۔ ماش پرنی اور دھماسہ کو نگدا بنا کر آٹھ گن دودھ اور گھی ڈال کر پکائیں۔ اسے کھانے پینے اور چاٹنے سے پچ کھانسی دور ہوجاتی ہے یا ان اوروات کا کاڑھا اور چورن استعمال کریں۔ تو بھی پچ کھانسی رفع ہوجاتی ہے۔
کف کھانسی کا علاج۔ دیودارو کی لکڑی کا ایک سرا جلانے سے اس کے دوسرے سرے میں سے جو چکنائی ٹپکے۔ اسے کسی برتن میں جمع کرلیں۔ اور اس

میں سونٹھ۔ پیپل۔ مرچ سیاہ۔ اور جوکھار ملا کر کنج کھانسی والے مریض کو کھلائیں
اگر مریض طاقتور ہو تو اُس کو سینہ پاک حسب مناسب اور عضو ودیچن (مسہل) اور چھر
دیچن (مقئ) یا شرو ودیچن ادویات دیں۔ لیکن مریض کی طاقت جسمانی کا ضرور لحاظ
رکھ لیں۔ اس کے بعد جو بو تاپ اور کشتی کے ذریعے حسب مناسب گرم تاثیر والی خشک اور
چربی والی اشیا نیز گسوندھی۔ جنگن۔ کیڑی۔ جوکھار۔ پیپل۔ جنگلی اور جھیلوں میں رہنے
والے جانوروں کا ماس رس۔ نیز تل۔ سرسوں۔ نیم کے تیل کے ساتھ پیا وغیرہ
کو پکا کر کھانے کو دیں۔

دیگر۔ دش مول کا کاڑھا سورج کی کرنوں سے گرم شدہ پانی۔ شراب اور شہد
ملا پانی کنج کھانسی کے لئے مفید اشیا ہیں۔

یا پُہکر مول۔ املتاس۔ اور پٹول کی جڑ لے کر ان کو رات کے وقت پانی میں بھگو
دیں۔ اور اگلے دن صبح کے وقت شہد ملا کر کنج کھانسی کے مریض کو پلائیں۔
یا اسے غذا کے پہلے۔ درمیان یا بعد میں کنج کھانسی کے بیمار کو پلائیں۔

یا پیپل۔ پیپلا مول۔ ادرک اور بہیڑا **یا** مور اور مرغ کی دم کا سیاہ حصہ اور
جوکھار **یا** خنظل۔ پیپلا مول۔ اور ترپھلا ان تینوں نسخوں میں سے کسی کو شہد کے
ساتھ استعمال کرائیں۔ تو کنج کھانسی دور ہو جاتی ہے۔

دیگر۔ کالی مرچ کو شہد کے ساتھ **یا** اگر کو شہد کے ساتھ چاٹیں۔ یا بڑی
کٹیری۔ بینگن اور بھنگرا کے الگ الگ رسوں میں شہد ملا کر چاٹیں۔ یا
گھوڑے کی لید کے رس میں شہد ملا کر چاٹیں۔ تو کف کاس دور ہو جاتی ہے۔

تین دیگر اولیہہ۔ (۱) دیودار۔ کچور۔ راسنا۔ کاکڑا سنگی اور دُرالبھا
(۲) پیپل۔ سونٹھ۔ مستھران۔ مرڑ۔ آملہ اور مصری (۳) دھان کی کھیل۔

مصری - گھی - ستر نگی -

اگر ان مندرجہ بالا تینوں نسخوں میں سے ہر ایک میں شہد اور تیل ملا کر چاٹا جائے - تو وہ بچ کھانسی دُور ہو جاتی ہے -

واڑ ما آدی چورن - انار دو پل - تڑا آدھ پل اور ترکٹ[2] تین پل[3] لیکران کا چورن بنالیں - یہ چورن مشتہی - مقوی ہاضمہ اور آواز کو بڑھانے والا ہے - اور زکام - دمہ اور کھانسی کو دُور کر دیتا ہے -

گڑ آدی چورن - گڑ آدھ تولہ - جوکھار چھ ماشہ - مرچ سیاہ ایک تولہ پیپل نصف تولہ - اور انار چار تولہ لیکر چورن بنالیں - یہ چورن مشتہی - اور مقوی ہاضمہ ہے اور زکام - دمہ اور کھانسی کو دُور کر دیتا ہے - بخار کے علاج میں جو پھیہ وغیرہ (مفید اغذیات) بیان کئے گئے ہیں - اگر ان میں کاکڑا سینگی ملا کر استعمال کرنے سے بھی اول الذکر فوائد حاصل ہو سکتے ہیں -

کفج کھانسی کے لئے کاڑھا - اجوائن - ترپھلہ - خنطل - مقراں اور پوہکر مول کا گاتے کے پیشاب یا پانی سے کاڑھا بنالیں - پھر اس میں پیپل ملا کر مریض کو پلائیں - تو کفج کھانسی دُور ہو جاتی ہے -

دیگر - ایک تولہ بھر پیپل کے ٹکڑے کو تیل میں بھون کر مصری ملائیں اور ٹیٹے گلتی کے کاڑھے میں ملا کر کھائیں - تو کفج کھانسی جاتی رہتی ہے -

---

[1] کاکڑا سینگی کو بھی کہتے ہیں - اور ایک قسم کے آٹے کا بھی یہی نام ہے -
[2] سونٹھ - مرچ سیاہ اور پیپل ان تینوں کو ترکٹ کہتے ہیں - [3] ایک پل چار تولہ کے برابر ہوتا ہے -

دیگر۔ دش مول کے ایک آڑھک کاڑھے میں ایک پرستھ گھی ڈالیں۔ نیز
پوہکر مول۔ کچور۔ بیل گری۔ تیسی۔ ترکٹا۔ اور ہینگ ایک ایک تولہ کا چورن بھی
ڈالدیں۔ پھر انہیں حسب ترکیب پکالیں۔ تو اس گھی کے استعمال سے سب قسم کے
وات کف روگ دور ہو جاتے ہیں۔ اس کا انوپان پیا ہے۔

دیگر۔ سنبھالو کے پتوں اور گونڈ سے پکایا ہوا گھی بھی کھانسی کو دور کر دیتا ہے۔

وڑنگ آدی گھرت۔ واوڑنگ کے کاڑھے میں ترکٹا کا کاک
(کلک) ڈال کر پکایا ہوا گھی کھانسی کو دور کر دیتا ہے۔

پنرنوا آدی گھرت۔ سانٹھ کی جڑ۔ شیر انکا۔ مرل کا ٹٹ۔ کیوندی
گلو۔ چپول۔ بڑی کٹیری۔ اور سفید مرو۔ ایکر اس کے کاڑھے نیز دودھ اور ترکٹا
کے چورن سے پکایا ہوا گھی استعمال کرنے سے کھانسی۔ دشم جوڑ۔ کشٹی روگ
اور بواسیر سے خوف واذیت نہیں رہتا۔

اس کے پکانے کی ترکیب یہ ہے۔ کہ ترکٹا سے چوگنا گھی۔ گھی کے برابر
دودھ اور دودھ سے چوگنا پنرنوا (ساٹھی) وغیرہ کا کاڑھا ڈالکر پکالیں جب
صرف گھی باقی رہ جائے اتار کر کام میں لائیں۔

کنٹکاری گھرت۔ کٹیری کی جڑ۔ پھل اور پتے کوٹ کر ایک آڑھک رس
نکال لیں۔ اور اس میں ایک پرستھ گھی ڈال دیں۔ پھر کھرینی۔ ترکٹا۔ نخ
واوڑنگ۔ کچور۔ انار۔ سونچر نمک۔ جوکھار۔ سرولی۔ آملہ۔ پوہکر مول۔ سفید سا
بڑی کٹیری۔ ہرڑ۔ اجوائن۔ چیتا۔ رودھی۔ منقہ۔ چب۔ سرخ سانٹھ
دُرالبھا۔ امل بیت۔ کاکڑا سینگی۔ بجو آملہ۔ بھارنگی۔ راسنا۔ اور گوکھرو کا
کلک ڈال کر گھی کو پکالیں۔ یہ گھی سب طرح کی کھانسی۔ دمہ اور ہچکی کو دور کر دیتا ہے

اولیہ - ایک تولہ کٹیری کو تیکر بیک کے چار حصہ پانی ڈال کر پکائیں جب ایک چوتھائی باقی رہ جائے - تو کپڑے سے چھان کر رکھ لیں - اور اس میں پیپل، راسنا، گلو، چیتا، کاکڑا سینگی، بھارنگی، پتھرالی، پیپلا مول اور دھماسہ نصف نصف تولہ لیکر چورن بنا کر ڈالیں پھر اس میں سولہ تولہ گھی اور چالیس تولہ شکر راب ڈال کر پکائیں - جب کڑچھی سے چمٹنے لگے تو اتار کر ٹھنڈا کر لیں اور اس میں دو تولہ پیپل - دو تولہ بنسلوچن اور دو تولہ پرانا شہد ڈالیں اور چاٹنے کے کام میں لائیں - یہ اولیہ بات گولہ، ہردروگ، پیاسیر، دمہ اور کھانسی کو دور کر دیتا ہے -

کف کھانسی کے لئے دھوم پان - کف کھانسی کے دفعیہ کے لئے دستن اور گاڑھے کف والی کھانسی میں شودھن دھوم پان کرنے سے دونوں قسم کی کھانسی دور ہو جاتی ہے -

دھوم پان کا طریق - منسل، ہرتال، ملٹھی، جٹا مانسی، پتھرالی اور گوندی کی چھال کا سوتر ستھان میں بیان کی ہوئی کھانسی کو دور کرنے والی ترکیب کے مطابق دھوم پان کرنا چاہئے اور دھوم پان کے بعد دودھ پی لیں کھنگار تھوک چکنے کے بعد تھوڑا گرم دودھ پینا چاہئے -

اس طرح دھوم پان کرنے سے بہت پرانی کھانسی بھی بہت جلد دور ہو جاتی ہے

تمک شواس کا علاج - کف کھانسی میں اگر پت سے علاقہ رکھنے والا تمک شواس ہو - تو حالت کے مطابق پت کھانسی کا سا علاج کریں -

وات کف کھانسی کا علاج - کف سے علاقہ رکھنے والی وات کھانسی میں کف کو دور کرنے والی تدابیر عمل میں لائیں -

اور پت سے علاقہ رکھنے والی کف وات کھانسی میں وافع پت تدابیر عمل میں لائیں۔

دیگر - وات کف آمک سوکھی کھانسی میں مرفق تدابیر اور گیلی کھانسی میں خشک تدابیر عمل میں لائیں۔ لیکن پت والی کھانسی میں کڑواہٹ والی ادویات استعمال میں لائیں۔

اُرا کھشت ورزخمِ چھاتی کا علاج - اٹھنے کھانسی میں اگر چھاتی کے درمیان زخم ہو جائے تو شہد ملی ہوئی لاکھ دودھ کے ساتھ نوش کریں۔ اور دوائی کے ہضم ہو جانے پر دودھ و کھانڈ کے ساتھ شالی چاولوں کی غذا کھائیں۔

دردِ پسلی وغیرہ کی تدبیر - اگر پسلی اور شانے میں درد ہوتا ہو۔ اور حرارت ہاضمہ کمزور ہو گئی ہو تو شراب کے ساتھ لاکھ نوش کریں۔

جس مریض کا پاخانہ پھٹ گیا ہو۔ اُسے مُتھراں - پاٹھا - اتیس اور گڈاک چھال ملا کر لاکھ پلانی چاہیئے۔

اُرا کھشت ورزخمِ چھاتی کے لئے خاص دودھ - تیز حرارتِ ہاضمہ والا مریض - لاکھ - جھی - موم - جیونیہ گن کی ادویات - مصری اور بنسلوچن - سے پکائے ہوئے دودھ کو پیئے۔

اور کانس کی جڑ۔ بینگ و بڑ - پیپلامُول - کنول کیسر اور صندل کے ساتھ پکائے ہوئے دودھ میں شہد ملا کر پینے سے چھاتی کے اندر کا زخم بھر جاتا ہے۔

جُزءِ واہ (سوزشِ سنجار) کے لئے پان - کچے جَو کا آٹا - دودھ میں پکا کر

گھی ملا کر پینے سے بخار کی سوزش دور ہو جاتی ہے۔

یا جو کے ستو مصری اور شہد ملا کر دودھ کے ساتھ پینا چاہیے۔

کھانسی کیلئے کثرت - کھانسی کے مریض کو میٹھی ادویات سے پکایا ہوا گھی پلانا چاہیے۔

یا گڑ کے شربت کو جوش دیجائے میں شہد اور کالی مرچ ملا کر ٹھنڈا کر کے پلائیں یا آملے کے چورن کو دودھ میں شکر اور گھی ملا کے نوش کریں۔

یا رسائن کے بیان میں لکھی ہوئی ترکیب کے مطابق پیپل کا استعمال کرائیں۔

ایسی کھانسی کا علاج جس سے پوروں اور ہڈیوں میں درد ہو

کھانسی کے جس مریض کے پوروں اور ہڈیوں میں درد ہوتا ہو۔ اسے مہوے کے پھول، ملٹھی، داکھ، بنسلوچن، پیپل اور کٹھ ریٹھی کے سفوف میں شہد اور گھی ملا کر کھانا چاہیے۔

پوشتک گٹکا - ترجاتی (دار چینی، الائچی اور تیج پات)، نصف کرش، پیپل دو تولہ، چینی، داکھ، ملٹھی اور کھجور ہر ایک ایک پل لیکر ہر ایک میں کے شہد ملا کر گولیاں بنا لیں۔ یہ گولیاں قوت بخشتی ہیں۔ اور رکت پت، کھانسی، دمہ، اروچی، قے، غشی، ہچکی، متلی، بخار، جگر، زخموں سے پیدا ہونے والی کمزوری شکستگی آواز، تلی، سوجن، اُدھ سیر وات، کھنکار کے ساتھ خون تھوکنے، درد دل، درد پسلی، پیاس کے غلبے، اور بخار کو بھی ٹھنڈ کر دیتی ہیں۔

خون تھوکنے کا علاج - سانٹھ، کھانڈ، اور سرخ شالی چاول کی کنجی[1]

---

[1] پنجاب میں پیک کہتے ہیں۔

کو واکھ کے رس۔ دودھ اور گھی کے ساتھ پکا کر پینے سے خون کا تھوکنا بند ہو جاتا ہے یا ہوے کے چھلکے۔ ملٹھی اور چولائی کو دودھ سے پکا کر پئیں تو بھی خون کا تھوکنا بند ہو جاتا ہے۔

مکھ وغیرہ سوتوں سے خون نکلنے کا علاج۔ جب مکھ رمنہ) وغیرہ سوتوں کے ذریعے سے خون خارج ہوتا ہو۔ تو رکت پت کے علاج میں بیان کی ہوئی مناسب تدابیر کام میں لائی جائیں۔

موڑھ وات کا علاج۔ موڑھ وات کے مٹنے کے لئے بکرے کی میدا کو تیراس پکا کر تھوڑا سا سیندھا نمک ڈال کر نوش کرنا چاہئے۔

کھشام وغیرہ کا علاج۔ جو شخص لاغر اور کمیں ہو۔ جس کی چھاتی پر زخم ہو گیا ہو۔ جسے نیند کم آتی ہو۔ جس کی حرارت ہاضمہ تیز ہو۔ اسے دودھ کی بالائی۔ گھی۔ شہد اور کھانڈ ملا کر بکرے کی میدا کھانی چاہئے۔

دیگر ادویہ۔ کھانڈ۔ جو اور گیہوں کا آٹا۔ جیوک۔ رشبھک اور شہد ملا کر چاٹیں۔ اوپر سے جوش دیا ہوا دودھ پی لیں۔ تو کھینسا اور لاغری دور ہو جاتی نیز چھاتی کا زخم بھر جاتا ہے۔

گوشت وغیرہ بڑھانے والی دوائی۔ متذکرہ صدر مریض اگر گوشت خور جانوروں کے ماس رس کو گھی میں بگھار کر پیپل اور شہد ڈال کر نوش کرے۔ تو اس کا خون اور گوشت بڑھ جاتا ہے۔

کھشت وغیرہ کے لئے خاص گھرت۔ ڈھاک۔ گورگل۔ پیپل۔ پاکڑ۔ سال اور پرینگو کی چھالیں۔ تاڑ کی کونپل۔ جامن کی چھال۔ چرونجی کی چھال پدماک اور اشوکرن ڈال کر دودھ کو پکائیں۔ اور اس دودھ میں سے

پکے ہوئے گھی کے ساتھ شالی چاولوں کا بھات کھائیں۔ تو کمشش مستقل (چیانی)
کا زغم۔ نیز تشکر (ریج) طاقت جسمانی اور اعضائیوں کی کمی پوری ہو جاتی ہے۔
مالش۔ وات پت کی شکایت اور جلد کے پھٹ جانے پر گھی کی مالش کرنی
چاہیے۔
یا وات کی شکایت میں وات کو دور کرنے والا تیل یا گھی ملیں۔
جیونیہ گھرت۔ اگر کسی میں دل یا پسلی میں درد ہوتا ہو۔ تو جیونیہ (زندگی
افزا) ادویات کے ساتھ پکایا ہوا گھی پلانا چاہیے۔
یا جو گھی پت رکت کے مخالف نہ ہوں اور وات کو دور کرنے والی ادویات
سے پکائے گئے ہوں۔ وہ کھائیں۔
کھشتج کاس کے لئے خاص گھی۔ ملٹھی اور ناگ بلا کے کاڑھے میں برابر
کا دودھ ڈالیں۔ نیز دودھی۔ پیپل اور بنسلوچن کا کلک ڈال کر گھی پکائیں۔ یہ
گھی کھشتج کاس کے لئے فائدہ مند چیز ہے۔
امرت پراش اولیہہ۔ جیونیہ (زندگی افزا) گن کی ادویات۔ سونٹھ۔ پشتا اور
ودیاری کنڈ۔ کھرینٹی۔ بھارنگی۔ کینچ کے بیج۔ کھجور۔ جنو آملہ۔ پیپل۔ سنگھاڑا۔
دودھی۔ گوکھرو۔ پنچ مول۔ دراکھ اور اخروٹ وغیرہ میٹھے مغز اور فربہی افزا پھل
ان میں سے جو جو مل سکے۔ ہر ایک ایک ایک تولہ لیکر بار یک پیس کر کلک بنا لیں۔
اور اس میں دودھ۔ آملے کا رس۔ ودار ی کند کا رس۔ گنے کا رس۔ اور بکرے
کا مانس رس ملا کر ایک پرستھ گھی پکا لیں۔ اور ٹھنڈا کر کے اس میں نصف پرستھ
شہد اور نصف تولا کھانڈ۔ نیز مرچ۔ سیاہ۔ دارچینی۔ الائچی۔ تیج پات اور ناگ
کیسر ہر ایک دو دو تولہ ڈال دیں۔ اس طرح جب گھی تیار ہو جائے۔ تو روزانہ

کی طاقت اور مقدار کے مطابق اسکا استعمال شروع کرا دیں۔
لئے "امرت پراش" کہتے ہیں۔ کیونکہ ان لوگوں کے لئے یہ امرت کا سا حکم رکھتا
ہے۔ جیسے ناگوں کے لئے سدھا اور دیوتاؤں کے لئے امرت ہے۔ اس اولیہہ
کو کھا کر دودھ اور ماس رس کو انپان کے طور پر استعمال کرنا چاہئے۔ اس امرت
پراش اولیہہ سے زائل شدہ ویرج والا۔ کثرت گمین در زخموں سے لاغر شدہ
مریض۔ دبلا شخص۔ بیماری سے لاغر شدہ۔ عورت پر قدرت نہ رکھنے والا۔ لاغر
بے رنگ۔ اور بے آواز مریض بھی اپنی کھوئی ہوئی طاقتوں کو از سر نو حاصل کر
لیتا ہے۔ نیز اس کے استعمال سے کھانسی۔ ہچکی۔ بخار۔ دمہ۔ جلن۔ پیاس
اور رکت پت کی شکایات بھی رفع ہو جاتی ہیں۔ اولاد نرینہ پیدا ہوتی ہے
تپ۔ امراض دل۔ غشی۔ بدنی روگوں۔ اور امراض پیشاب کو بھی دور کر دیتا ہے

شودرنشٹر آدی گھرت۔ گوکھرو۔ خس۔ جیٹھ مدھ۔ کھرنٹی۔ گمبھاری۔ کٹ ترن
دابھ کی جڑ۔ پرشن پرنی۔ ڈھاک۔ رشبھک اور شال پرنی میں سے ہر ایک
چار چار تولہ کا کاڑھا بنا لیں۔ اور اس کاڑھے میں چوگنا دودھ ڈال دیں۔
نیز کینچ کے بیج۔ جیونتی۔ میدا۔ رشبھک۔ جیوک۔ شتاوری۔ ردھی۔ منقہ
کھانڈ۔ سترامنی۔ اور کنول نال سب کا کلک اور ایک پرستھ گھی ملا کر حسب
ترکیب گھی پکا لیں۔ اسکے استعمال سے وات پت۔ ہردے روگ۔ شول۔ مُتر
کرچھر (دکھ سے موتنا)۔ پرمیہہ۔ بواسیر۔ کھانسی۔ سوکھا اور کھشے روگ جاتے رہتے
ہیں۔ نیز یہ کمان کھینچنے۔ کثرت جماع۔ کثرت شراب خواری۔ بوجھ اٹھانے۔
اور پیدل چلنے وغیرہ کاموں سے تھکے ہوئے مریضوں کے گوشت اور
طاقت کو بڑھاتا ہے۔

رکت گلم کے لیے سمنکتو گھرت۔ جٹی آدھ پل۔ اندرا کھ ایک پرستھ کا کاڑھا بنا کر اس میں گھرت پکالیں۔ اور ٹھنڈا ہونے پر آدھ پل شہد اور آدھ پل کھانڈ ملا دیں۔ پھر اس میں ہم وزن ستو ملا کر نوش کریں۔ تو کھانسی کھیں اور رکت گلم کی شکایات دور ہو جاتی ہیں۔

کمزور آدمی ناشک گھرت۔ آملہ۔ وداری کند۔ گنا اور جیونیہ گن کی ادویات کے رس منیز گائے اور بکری کے دودھ ہر ایک ایک پرستھ لیکر ان میں ایک پرستھ گھی کو پکالیں۔ اور پک جانے پر چھان لیں پھر دو دو پرستھ مصری اور شہد ملا کر استعمال میں لائیں (ترکیشا دیل)۔ مرگی۔ رکت پت۔ کھانسی پیچش اور بگڑنے روگ دور ہو جاتے ہیں۔ یہ گھرت ارستھا کو قائم رکھتا۔ عمر کو بڑھاتا نیز مانس۔ ویرج اور طاقت جسمانی کو ترقی دیتا ہے۔

پت کے غلبے کے وقت کے لئے اولیہ۔ پت کی زیادتی میں گھی چاٹنا اور وات کے غلبے میں گھی پینا چاہیے۔

چاٹا ہوا گھی مقدار میں قلیل ہونے کی وجہ سے پت کے جوش کو فرو کر دیتا ہے لیکن حرارت کو زائل نہیں ہونے دیتا۔

مگر پیا ہوا گھی زیادتی کی وجہ سے وات کو زائل کر دیتا ہے۔ اور حرارت ہاضم کو روک لیتا ہے۔

ویرج بڑھانے والا چورن۔ ملاتا کیت (رکھد خاطر)۔ دبلے اور لاغر مریضوں کو مندرجہ بالا تمام گھرتوں میں بنسلوچن۔ پیپل اور دھان کی کھیلوں کا چورن ملا کر نوش کرائیں۔

یا گڑ اور شہد ملا ہوا گھی مناسب مقدار میں استعمال کر کے اوپر سے دودھ

پلادیں۔ اس کے پینے سے بہت جلد مریض صحیح۔ طاقت اور تازگی حاصل
کر لیتا ہے۔

(نوٹ۔ ان میں گڑ پچاس پل اور شہد سو پل ڈالنا چاہیئے)

کوشمانڈ اکلیہ رسائن۔ پیٹھے کے چھلکے اور بیج الگ کر کے اور گری
ایک تُلا لیکر اُبال لیں۔ پھر اُسے کپڑے میں ڈال کر نچوڑ لیں۔ اور اس اُبلی ہوئی نچوڑی
ہوئی گری کو ایک پرستھ گھی میں بھون لیں۔ مگر بھوننے کے اثنائے میں کرچھی سے
ہلاتے رہیں جب اس کا رنگ شہد کا سا ہو جائے۔ تو اس میں مندرجہ ذیل
اشیاء ملا لیں۔ جیسے کھانڈ ایک سو پل۔ پیپل۔ سونٹھ اور زیرہ ہر ایک آٹھ تولہ
دار چینی۔ الائچی۔ تیج پات۔ دھنیا اور مرچ سیاہ ہر ایک نصف پل۔
اور ان سب اشیا کو اچھی طرح ملا کر نیچے اتار لیں۔ جب ٹھنڈا ہو جائے تو گھی
سے آدھا شہد ملا کر رئی سے بلو کر گھی کی ہانڈی میں بھر دیں۔ اس کی مقدار خوراک
ایک سے دو تولہ تک کھانی چاہیئے۔ اور اس کے استعمال سے کھانسی۔ ہچکی
بخار۔ سوم۔ رکت پت۔ اور کھشت کھشی روگ دور ہو جاتے ہیں۔ نیز کھشت
متصل کا زخم مندمل ہو جاتا ہے۔ ذہانت۔ حافظہ اور طاقت جسمانی بڑھتی
ہے۔ دل کو فرحت حاصل ہوتی ہے۔ یہ کوشمانڈ رسائن کا نسخہ اشونی کماروں
کا تجویز کیا ہوا ہے۔

ناگ بلا آدی کلپ۔ ناگ بلا کی جڑ پہلے دن چار تولہ بھر دودھ کے
ساتھ نوش کریں۔ پھر ہر روز نصف کرش بڑھا کر ایک مہینے تک استعمال
جاری رکھیں۔ اس اثنا میں صرف دودھ پر ہی گزارہ کریں۔ اور اناج کو
بالکل ترک کر دیں۔ تو ترو تازگی۔ عمر۔ طاقت اور خوبصورتی کے بڑھ جانے

کے لئے یہ لاثانی دوا ہے۔

اسی طرح منڈوک پرنی۔ براہمی یا سونٹھ کا بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔

ناگ بلا گھرت۔ ایک تولہ ناگ بلا کر ایک من بھر پانی میں پکائیں جب ایک چوتھائی باقی رہ جائے۔ تو اس کاڑھے کو چھان لیں۔ پھر اس کاڑھے میں برابر کا گھی اور دودھ ملا کر پکالیں اور پکاتے وقت اس میں ناگ بلا۔ بلا۔ پلشی تیز نوا پنڈریک۔ گمبھاری۔ پرول۔ کینچ کے بیج۔ اسگندھ۔ مصری۔ منقیٰ میدا۔ مہا میدا۔ گوکھرو۔ کاکولی۔ کھشیر کاکولی۔ کھشیر شکلا۔ زیرہ سیاہ اور زیرہ سفید ہر ایک نصف نصف پل کا کلک بنا کر ڈال لیں۔

یہ ناگ بلا گھرت بہت رکت۔ کھشت سکھنے۔ پیاس۔ بخار (وغیرہ) اور جلن کو دور کر دیتا ہے۔ طاقت اور تروتازگی کو بڑھاتا ہے۔ خوبصورتی عمر اور اوج کو ترقی دیتا ہے۔ بل اور پت روگ کو دور کرتا ہے۔ اس گھرت کا چھ ماہ تک استعمال جاری رکھنے سے بڈھا بھی جوان ہو جاتا ہے۔

تیز حرارت ہاضمہ کی حالت میں کیا کرنا چاہیے؟۔ کھشت والی کھانسی کے مریض کی حرارت ہاضمہ اگر تیز ہو۔ تو اوپر کی تدابیر مفید ہوتی ہیں اگر حرارت ہاضمہ کمزور ہو۔ تو راج یکشما کے بیان میں لکھے ہیں۔ ہاضم اور ہاضمہ افزا نسخے مفید ہوتے ہیں۔

اگر پاخانہ پتلا پڑ گیا ہو۔ تو قابض ادویات استعمال کرانی چاہئیں

اگست رسائن۔ دشمول۔ کینچ کے بیج۔ شنکھ پشپی۔ کچور۔ کھرٹی گج پیپل۔ اونگا۔ پیاز مول۔ چیتا۔ بھارنگی۔ اور پُہکر مول میں سے ہر ایک دو دو پل۔ جَو ایک آڈھک اور ایک سو عدد ہرڑ کو پانچ آڈھک پانی

میں پکالیں۔ جب جو پک جائیں۔ تو اتار کر کپڑے میں چھان لیں۔ پھر اس کاڑھے
میں مندرجہ بالا ایک سو ہرڑ۔ ایک ٹکا گڑ اور ایک ٹکہ گھی اور ایک ٹکہ تیل
ڈال کر پکائیں۔ جب پکنے پر آجائے۔ تو ایک ٹکہ پیپل پیس کر ملالیں۔ اور
ٹھنڈا ہونے پر ایک ٹکہ شہد ڈال دیں۔ اس میں سے ہر روز تھوڑا تھوڑا
شیرہ اور دو ہرڑ کھایا کریں۔ تو بلی اور پلت رنگ دفعہ ہو جاتے ہیں۔ خوبصورتی
عمر اور طاقت بڑھ جاتی ہے۔ پانچوں قسم کی کھانسی۔ کشتی روگ۔ دمہ۔ ہچکی
اور وشم جُور دور ہو جاتا ہے۔ پرمیہہ۔ باؤ گولہ۔ گرہنی۔ بواسیر۔ ہردے روگ
اروچی اور بند کام جاتا رہتا ہے۔ یہ اگست جی کا بتایا ہوا نسخہ سب رسائنوں
میں سے افضل ہے۔

واشسٹ رسائن۔ وش مول۔ کھرٹی۔ سدّا۔ ہردہ ہلدی۔ ہرید
پیپل۔ پاٹھا۔ اسگندھ۔ اونگا۔ گنج کے بیج۔ اتیس۔ گلو۔ کچی بل گری۔ ترڈ
دنتی کی جڑھ۔ چیتے کی جڑھ اور پتے۔ ٹوڈھی۔ گڑاکی چھال۔ جٹا ماسی۔
دیجے سار۔ بیج پٹپ۔ دوڈ۔ شنکھیہ۔ بھلاوہ۔ وکنکت۔ شتاور۔
پوتی کرنج۔ املتاس۔ باہچی۔ چیا بانسہ۔ سہانجنا۔ نیم کی چھال۔ اور گھُتسر
ہر ایک ایک پل۔ ہرڑ کبیدہ سو۔ اور جَو دو آڈھک لیکر ان سب کو آٹھ گنا
پانی میں آگ پر چڑھا دیں۔ جب جو پک کر نرم ہو جائیں۔ تو اتار کر چھان
لیں۔ اور اس کاڑھے میں مذکورہ بالا گیارہ سو ہرڑ۔ ایک ٹکا۔ پرانا گڑ دیل
گھی۔ اور آملوں کا رس ہر ایک ایک پرستھ ڈال کر پھر مدہم آگ پر چڑھا دیں
جب کڑچھی سے لگنے لگے۔ تو اتار کر ٹھنڈا کر لیں اور اس میں دو پرستھ شہد
ایک ٹکہ پسی ہوئی پیپل اور دار چینی۔ الائچی اور تیج پات ہر ایک تین پل کا

چورن ڈال کر اچھی طرح ملا لیں۔ اور کسی پرانے گھی کے برتن میں ڈالکر ایک مہینے
تک اناج کے ڈھیر میں دبا رکھیں۔ پھر اسے استعمال میں لائیں۔ تو اس کے
استعمال سے بھی وہی فوائد حاصل ہو سکتے ہیں۔ جو اوپر اگست رسائن
میں بتائے گئے ہیں۔

یہ رسائن وششٹ رشی کی تجویز کی ہوئی ہے۔ اور صفات میں جو رشی
اگست کی بیان کردہ اگست رسائن سے بھی بڑھ کر ہے۔

ایسے تندرست اشخاص بھی استعمال کر کے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ نیز اس
کا استعمال ہر موسم میں کیا جا سکتا ہے۔

سیندھو آدی چورن۔ سیندھا نمک اور سونٹھ ہر ایک ایک
پل۔ سونچل نمک دو پل۔ بجورا۔ انار اسارجک چیتر ہر ایک ایک کرش۔
مرچ سیاہ اور زیرہ ہر ایک ایک پل۔ دھنیا دو پل۔ کھانڈ بارہ پل۔ ان
سب کا چورن بنا کر مناسب مقدار کے مطابق کھائیں اور پانی کے ساتھ استعمال
میں لائیں۔ تو اس سے اشتہا بڑھتی ہے۔ حرارت ہاضمہ میں ترقی ہوتی ہے
اور طاقت آتی ہے۔ نیز درد پسلی دمہ اور کھانسی دور ہو جاتی ہے۔

کھانڈو۔ دھنیا ایک کرش۔ زیرہ اور اجمود دو دو کرش۔ انار اور بجورا
چار چار کرش۔ سونچل نمک ایک پل۔ سونٹھ ایک کرش۔ کیتھ کا گودا پانچ
پل۔ اور کھانڈ سولہ پل۔ ان سب کو پیس کوٹ کر تیار کر لیں۔ یہ کھانڈو کھانے
پینے کے ساتھ استعمال کرنے سے سیندھو آدی چورن کی مانند ہی فائدہ
دکھاتا ہے۔

کھشت کے لئے دیگر تدبیر۔ کھشت کی کھانسی میں حالت کے مطابق راج

یکشا میں بیان کی ہوئی تدابیر کا عمل میں لانا بھی مفید ہوتا ہے۔

دہوم پان۔ کھانسی کے مریض کے حلق کا نقص دور ہو جاتا ہے جب کف بڑھ جاتا ہے۔ تو اس کی چھاتی اور سر میں پھٹنے کا سا درد ہونے لگتا ہے۔ اس وقت مندرجہ ذیل دہوم پانوں کو کام میں لانا چاہیے۔

دہوم ورتی۔ سیدا۔ ہما سیدا۔ بلا۔ اتی بلا۔ اور ملٹھی کے شگفتہ کو ریشمی چیتھڑے پر لگا کر بتی سی بنا لیں۔ اور اس بتی کو دہوم پان کے کام میں لا کر جسونیہ بھرت کا استعمال کریں۔

دیگر۔ منسل۔ ڈھاک۔ اج گندھ۔ دار چینی۔ بنسلوچن اور سونٹھ کی اول الذکر ترکیب سے بتی بنا کر دہوم پان کے کام میں لائیں۔ بعد ازاں کھانڈ کا شربت گنے کا رس اور گڑ کا شربت پئیں۔

دیگر۔ منسل اور اس کے برابر ہی بڑ کی ہری کونپلوں کو پیک میں ڈالیں اور اس میں گھی ملا کر اول الذکر ترکیب کے مطابق دہوم پان کریں۔ اس کے لئے تیتر کا مانس اوپان کے طور پر نوش کرنا چاہیے۔

کھنج کاس کی تدابیر۔ کھنج کھانسی میں اول الذکر قریبی افزا اور حرارت ہاضمہ بڑھانے والی تدابیر عمل میں لانی چاہییں۔ اگر دوشوں کا غلبہ ہو۔ تو نرم مسہل استعمال کرائیں۔

مسہل کی ترکیب۔ کھانسی والے کا جسم اگر کمزور ہو۔ تو نہایت احتیاط کے ساتھ ایلوا اماتاس سے یا داکھ کے رس میں ترپھلا ملا کر یا سارو دودھ کے کاڑھے سے اور ودّاری کند کے رس سے پکایا ہوا گھی مسہل کے لئے دینا چاہیے۔

دھاتو گھٹنے کے لئے گھرت۔ گھرت کھانسی میں پت۔ کف اور دھاتو میل
کے زائل ہو جانے پر کاکڑا سینگی۔ دودھ۔ بلا اور آتی بلا سے پکایا ہوا گھی دینا
چاہئے۔

موتر اپدرو کا علاج۔ کھانسی کے اثنا میں اگر پیشاب کا رنگ تبدیل ہو
جائے اور اس کے اخراج میں دقت معلوم ہوتی ہو۔ تو وداری وغیرہ گند۔ یا
کرب وغیرہ یا تال پھل وغیرہ ادویات سے پکایا ہوا گھی یا دودھ پلانا چاہئے

کھانسی کے لئے انوواسن دستی۔ کھانسی کی حالت میں اگر عضو تناسل
مقعد۔ جوڑوں اور چڈوں میں سوج اور درد ہو۔ تو گھی گھرت خشک یا گھی
اور تیل ملا کر انوواسن دستی دینی چاہئے۔

کھانسی کے لئے ماس وغیرہ کا استعمال۔ انوواسن دستی کے بعد کھانسی
کے مریض کو ہرن۔ بکرے یا ایسے ہی دیگر جنگل جانوروں کے ماس کی غذا دیں
اس کے بعد ورتک وغیرہ پرسہ پرندوں اور چرودیپ یا گھر وغیرہ گوشت
خور جانوروں کا گوشت استعمال کرائیں۔

پرسہ پرندوں کا گوشت تاثیر میں گرم اور بشاشت مفید ہوتا ہے۔ اس لئے وہ
کف سے بھرے ہوئے تمام سروتوں[۱] میں سے کف کو نکال کر سروتوں کو صاف
کر دیتا ہے۔ اور سروتوں کے صاف ہو جانے پر ان میں رس اور دھاتو درستی
سے چل پھر کر جسم کو طاقت دے دیتے ہیں۔

کھانسی کو دور کرنے والا اور ایک گھی۔ چب۔ ترپھلا۔ بھارنگی۔ دشمول۔

۱؎ سوراخ۔

جتیا۔ گلستی۔ پیپلا مول۔ پاٹھا۔ بیر اور جوکے کاڑھے میں سونٹھ۔ ذرا لبھا
پیپل۔ کھجور۔ پوہکر مول اور کاکڑا سینگی ہم وزن کا کلک اور گھی ڈالکر پکا
لیں۔ جب پک جائے۔ تو اس میں دونوں قسم کی کھار اور پانچوں قسم کے نمک
پیس کر ملا لیں۔ مناسب مقدار کے مطابق اسے پینے سے کھشے روگ اور کھانسی
دور جاتے رہتے ہیں۔

کاسمردآدی گھرت۔ کسوندی۔ ہرڑ۔ متھراں۔ پاٹھا۔ کا پھل سونٹھ
پیپل۔ گلو اور کنبھاری ایک ایک تولہ لیکر کاڑھا بنا لیں۔ پھر اس میں
ایک پرستھ گھی۔ دودھ اور واکہ کا رس ایک آڈھک ڈال کر پکا لیں۔ تو اس
کے استعمال سے سوکھا۔ بخار۔ تلی۔ اور سب قسم کی کھانسی دور ہو جاتی ہے اور
یہ ایک نہایت مفید چیز ہے۔

رس کلک آدی گھرت۔ اڈوسہ۔ کٹیری۔ اور گلو ان تینوں کی
جڑیں۔ پتے۔ پھل اور کونپلوں کے رس اور کلک ملا کر پکایا ہوا گھرت
کھانسی۔ بخار۔ اور اروچی کو دور کر دیتا ہے۔

سادھا گھرت کھانا کھانے کے بعد کھانسی وغیرہ کے دفعیہ کے لیے
انار کے دوگنے رس میں ترکٹ کا کلک بنا کر گھی پکائیں۔ اور اس گھی میں جوکھار
ملا کر پئیں۔

یا پیپل اور گڑ سے چوگنا گھی۔ گھی کے برابر بکری کا دودھ۔ اور دودھ سے
چوگنا پانی ملا کر پکائیں۔ اس گھی کے استعمال سے بھی کھانسی۔ بخار اور
اروچی دور ہو جاتی ہے۔

اوپر جو گھرت بیان کئے گئے ہیں۔ یہ سب کھشج کھانسی کے بیماروں کی

حرارت یا منہ بڑھاتے ہیں۔ ان کے استعمال سے دوشوں سے اُٹھا ہوا لگا
چھاتی اور تمام سروت (سوراخ) صاف ہو جاتے ہیں۔
دمہ اور کھانسی کے لئے خاص سہنیہ (روغن) - ایک پرتھ جو کے
کاڑھے میں بہیڑہ پکائیں۔ جب بہیڑے گل جائیں۔ تو انہیں اسی کاڑھے
میں پیس لیں۔ پھر اُن میں چھ پل پُرانا گڑ۔ دو پل پیپل۔ ایک کرش منسل
اور نصف کرش رسونت ملا کر پھر پکائیں۔ اس لعوق کے چاٹنے سے
دمہ اور کھانسی معدوم ہو جاتے ہیں۔
دیگر۔ سیہہ کے کانٹوں کو جلا کر گھی۔ شہد اور کھانڈ ملا کر کھانے سے
دمہ اور کھانسی دونو جاتے رہتے ہیں۔
یا سیہے کے پنجوں کی راکھ گھی اور شہد کے ساتھ یا انڈ کے پتوں کا کھار۔
ترکٹا۔ تیل اور گڑ ملا کر یا تلسی اور انڈ کے پتوں کا کھار ترکٹا۔ تیل۔ اور
گڑ ملا کر یا صرف ترکٹا کا چورن۔ پرانا گڑ اور گھی ملا کر یا پدماک۔ ترپھلا
ترکٹا۔ وا وڑنگ۔ سودیودارو۔ بچ اور راسنا کو ہموزن پیس کر اور سب کے
برابر کھانڈ ملا کر شہد اور گھی کے ساتھ یا پسی ہوئی سیاہ مرچ۔ گھی۔
شہد اور کھانڈ ملا کر چاٹیں۔
دیگر۔ بہیڑہ۔ ناگرموتھا۔ اور گڑ کی گولیاں بنا کر منہ میں رکھ کر رس چوستے رہیں
یا صرف بہیڑے کے چھلکے منہ میں رکھ کر چوسنے سے سب قسم کے زخم اور
کھانسی دفع ہو جاتی ہے۔
دیگر۔ دودھ کے پتوں کے نگدے میں کھانڈ ملا کر چاٹیں یا اسی کا لک سے
پسیا یا اُنکا رکا تیار کر کے نوش کریں تو تپ۔ پیاس۔ کھانسی اور دمہ

دُور ہو جاتے ہیں۔

مُدگ یُوش ۔ جسم کی کھانسیوں کے لیے کیڑی کے رس سے پکایا ہوا مونگ کا یُوش مفید ہوتا ہے۔ اس میں ہینگ، سیندھا نمک، سونٹھ اور مرچی وغیرہ مسالہ جات ڈال کر اور کھٹا کرنے کے لیے سفید آملہ یا انار دانہ ملا کر استعمال کرنا چاہیے۔

دیگر ۔ وات کو دور کرنے والی ادویات کے کاڑھے میں پکایا ہوا دودھ یُوش، اور وِشکر۔ تیتر اور بٹیر جانوروں کے انس رس ملا کر پکا کر کھلانا کھانسی کاس کے مریض کو مفید ہوتا ہے۔

کھانسی کاس کے لیے اوپان سمیت دھوم پان وغیرہ ۔ کشتج کاس کے لیے جو دھوم پان اوپان سمیت بیان کیے گئے ہیں۔ وہ ہی کھانسی کاس میں دیے جاتے ہیں۔ نیز جو آگے یکشما روگ کے لیے بتائے جائیں گے۔ ان کا استعمال بھی مفید ہوتا ہے۔ نیز ورہمن (فربہی افزا) حرارت ہاضمہ بڑھانے والی اور سروتوں کو صاف کرنے والی ادویات دینی چاہئیں۔ نیز اسباب اور بیماری کے خلاف جو طاقت بخش ادویات، اغذیات اور تدابیر ہیں۔ وہ سب بھی استعمال میں لائے جا سکتے ہیں۔

سنپاتج کاس ۔ سنپات سے پیدا ہونے والی کھانسی کی کھانسی بڑی خوفناک ہوتی ہے۔ اس لیے دوش کے غلبے پر غور کر کے وہ ادویات دینی چاہئیں۔ جو سنپات کے لیے مفید ہوں۔

چوتھا ادھیائے

دمہ اور ہچکی کا علاج

دمہ اور ہچکی دونوں کے اسباب پیدائش۔ علامات قبل المرض۔ اقسام علاج اور مسکن سب یکساں رہتے ہیں۔ اسلئے ان کا علاج بھی ایک ہی سا ہوتا ہے۔

دمہ اور ہچکی میں سویدن (پسینہ دینا)۔ دمہ اور ہچکی میں سب حالات سے پہلے مریض کو پسینہ دینا چاہئے۔ ۔ جو نمک وغیرہ ملا کر تیل کے ذریعے سے دیا جائے۔ کیونکہ خشک پسینہ دینے سے وات کی خرابی کا اندیشہ رہتا ہے۔ اس طرح پسینہ سے سروتوں میں ٹھہرا ہوا کف الگ ہو کر مریض کے شکم میں چلا جاتا اور وہاں سے بسہولیت باہر نکال دیا جا سکتا ہے۔ ایسا کرنے سے سب سروت نرم ہو جاتے ہیں۔ اور وایو خارج ہو جاتی ہے۔

پسینے کے بعد غذا۔ سویدن کرم (پسینہ دینے) کے بعد انوپ جانوروں کے ماس رس کے ساتھ مرغن شالی وغیرہ کھانے کو دیں۔ یا دہی کی ملائی کا نرم مسہل دیں۔ بالخصوص کھانسی۔ پتلی۔ دل گرفتگی۔ اور آواز کی شکستگی کی حالت میں پیپل۔ سیندھا نمک۔ اور شہد ملا کر یا ایسی ادویات ملا کر جو وات کو پیدا نہ کرتی ہوں۔ قے دیں۔

جسم میں خرابی پیدا کرنے والے ۔ کے خارج ہو جانے پر مریض کو راحت معلوم ہوتی ہے۔ اور رکے ہوئے سوراخوں کے کھل جانے سے وایو بے

کف کے سبب سر دنوں میں گھوسنے لگ جاتی ہے۔

دیگر علاج ۔ اپھارا۔ آنو اور دست اور کھانسی والے دمے اور ہچکی میں بجورا۔ امل بید۔ ہینگ۔ بہیڑہ۔ اور وِڑ نمک ملا کر کھانا کھانے سے وایو کا اخراج ہو جاتا ہے۔

یا بجورا وغیرہ کھٹے پھلوں میں سپید جا نمک ملا کر سروتوں کی صفائی کے لئے مسہل کے کام میں لائیں۔

کف سے پران وایو کی رفتار کے رُک جانے کے سبب ہچکی اور دمہ پیدا ہو جاتے ہیں۔ اسلئے اُس کے راستے کی صفائی کے لئے قے اور دست دینے چاہئیں۔

جیسے پانی کا بہاؤ رُک جانے کی وجہ سے پانی بہت بڑھ جاتا ہے ویسے وایو کا راستہ رُک جانے کی وجہ سے وایو کی کثرت ہو جاتی ہے۔ اسلئے اُس کے راستے کی صفائی بہت ہی مفید ہوتی ہے۔

دھوم پان ۔ مندرجہ صدر تدابیر سے بھی اگر کف کا دفعیہ نہ ہو۔ تو نیچے لکھے دھوم پان کا استعمال کرانا چاہئے جیسے۔

(ہلدی۔ تیج پات۔ ارنڈ کی جڑھ۔ داکھ۔ منسل۔ دیو دارو۔ ہرتال اور بالچھڑ کو کوٹ پیس کر گھی میں ملا کے بتی بنالیں۔ اور حسب ترکیب دھوم پان کریں (کش لگائیں)۔

یا گھی میں ملے ہوئے جو یا موم۔ رال اور گھی کی بتی بنا کر دم لگائیں۔ یا عشق پیچے کے سیاہ اگر کا دھواں پئیں یا صندل کا دھواں پان کریں۔ یا گھاس کے سینگ کا یا گائے کے گھٹنے کے بالوں کا دھواں پئیں۔

یا ریچھ۔ گوہ۔ بّرنگ۔ اور ہرن کے چمڑے۔ سینگ اور گھروں کا دھواں دیں۔ یا گوگل یا منسل یا سال کے گوند کا دھواں نوش کریں۔ یا سلگی کا گوند۔ گوگل۔ اگر اور پد ماک کو گھی میں ملا کر آگ لگا کر دھوم پان کے کام میں لائیں۔

دمہ اور ہچکی میں پسینہ کے قابل اور نا قابل دو نو قسم کے مریضوں کی چھاتی اور گلے میں کھانڈ اور دودھ ملے تھوڑے سے گرم گھی وغیرہ سینہ سے ہلکا پسینہ دینا چاہیئے۔

یا سوید ادھیائے میں بیان کی ہوئی ادویات سے اُتکارکا اور اپناہ بنا کر ہردے اور گلے پر ہلکا پسینہ دیں۔

آم والی ہچکی اور دمے میں آم کو دور کرنے کے لئے فاقہ کشی اور ہاضم ادویات کا استعمال کرنا چاہیئے۔

قے اور جلاب کی کثرت سے جب وایو کوپت ہو جائے۔ وات کو دور کرنے والے چکنے مانس رس وغیرہ۔ نیز گھی اور دودھ سے پکاتے ہوئے کھانے دینے چاہئیں۔ اور تھوڑے گرم مالش وغیرہ سے وایو کو دور کریں۔

جن مریضوں کا کف باہر نکلنے کے لئے نہیں ابھرا۔ جن کو پسینہ نہیں دیا گیا۔ اور جو کمزور ہیں ایسے بیماروں کو اگر قے اور دست دئے جائیں۔ تو ان کا وایو غلبہ پا لیتا ہے۔ اور ہردے مرم کو سکھا کر بہت جلد مریض کو ہلاک کر ڈالتا ہے۔ اسلئے ایسے دمہ اور ہچکی کے مریضوں کو قے اور دست نہیں دینے چاہئیں۔ ایسے مریضوں کو کاڑھے۔ اولیہہ (لعوق) اور سنہیہ وغیرہ کا استعمال کرانا چاہیئے۔

کھین (لاغری)۔ کھشت (زخم)۔ اسہال۔ رکت پت۔ اور سوزش والی ہچکی اور دمے کو شیرین سرغن اور ٹھنڈی ادویات سے دور کرنا چاہئے۔

دمہ اور ہچکی والوں کو کستی اور وش مول کے کاڑھے سے پکایا ہوا جنگلی جانوروں کا مانس رس یا یوش کھانے کو دینا چاہئے۔

دمہ اور ہچکی کے لئے پیا۔ سانجنا۔ بینگن۔ کسوندی۔ اڑوسہ تلسی۔ نیم۔ پٹول۔ کنیری۔ اور بجورا۔ ان سب کے پتے۔ بل گری کا گودا۔ اور گوکھرو ڈال کر بنائی نیز چیتا۔ زیرہ سیاہ۔ کاکڑا سنگی اور سونچر نمک کے ساتھ یا وش مول کے ساتھ تیار کی ہوئی پیا کھانے کو دیں۔ تو کھانسی دمہ ہچکی اور درد دور ہو جاتا ہے۔

دیگر۔ وش مول۔ کچور۔ راسنا۔ بھارنگی۔ بل گری۔ رودھی۔ پوہکر مول کاکڑا سنگی سندھی۔ بھوآملہ۔ گلو اور سونٹھ کا کاڑھا پلائیں۔ اور اس کے ہضم ہو جانے پر اسی کاڑھے سے پکائی ہوئی پیا کھانے کو دیں۔ تو ہچکی اور دمہ دونوں دور ہو جاتے ہیں۔

دیگر۔ شالی چاول۔ سانٹھی چاول۔ گیہوں۔ جو۔ مونگ۔ اور کلتھی کے کھانے سے کھانسی۔ دل کی بے قراری۔ درد پسلی۔ ہچکی اور دمہ دور ہو جاتے ہیں۔

ستو۔ آک کی کونپلوں اور دودھ کی بھاونا دئے ہوئے جوؤں کے ستو بنوا کر وش مول کلتھی۔ راسنا وغیرہ اول الذکر ادویات کے کاڑھے میں گھول کر اور شہد ملا کر پی لیں۔

غذا۔ کھشت رہنگ۔ اور کھی پیز نمک انار۔ پوہکر مول۔ کچور۔ ترکٹا۔ بجورا اور املبت کھانے میں ملا کر دیں۔

ہچکی اور دمے کے مریض کو اگر پیاس لگے۔ تو دش سول اور دیو دار کا کاڑھا

یا شرا منڈ دینا چاہیے۔

نسخہ۔ پیپل۔ پیپلا مول۔ ہرڑ۔ سونٹھ۔ نمک۔ اور چیتا ان سب کو باریک کر کے گھی

کے برتن کے اندر کی طرف ان کا لیپ کر دیں۔ جب لیپ سوکھ جائے تو اس

برتن میں تکر بھر کر ایک مہینے تک پڑا رہنے دیں۔ پھر اسے پینے کے کام میں

لائیں۔ یہ کھانسی اور دمے کو کھو دیتا ہے۔ اور حرارت ہاضمہ کو بڑھاتا ہے۔

دیگر۔ پاٹھا۔ منٹی۔ دیو دار اور سرل کا نشٹ کو پیس کر تھوڑا سا نمک ملا کر

شرا منڈ میں ڈال کر رات بھر پڑا رہنے دیں۔ دوسرے دن اس میں سے دو

پل بھر ہر روز کام میں لائیں۔

یا بھارنگی۔ اور سونٹھ کا چورن۔ نیم گرم پانی کے ساتھ **یا** جوکھار اور سیاہ مرچ ملا کر **یا** ہنگو پتری کو ہنگو پتری کے کاڑھے میں پیس کر ہنگو پتری

کے کاڑھے میں ہی گھول کر پلانا چاہیے۔

سیپت پنی کا رس **یا** سرس کے پھول کا رس شہد اور پیپل ملا کر

پت کف والی ہچکی اور دمے کے مریض کو پلانا چاہیے۔

دیگر۔ پت والی ہچکی اور دمے میں نیلوچن۔ پیپل۔ گیہوں۔ گھی۔ اور سونٹھ کی

آلکار کا بنا کر دیں۔

وات والی ہچکی اور دمے میں سیب اور خرگوش کے مانس۔ پیپل۔ گھی

اور شتکی کے خون کی آلکار کا بنا کر استعمال کرائیں۔

وات انو بندھی ہچکی اور دمے میں چوگنے پانی میں بکری کا دودھ۔ گڑ اور

سونٹھ ڈال کر پکا کر پلانا چاہیے۔

وات پت اور بندھی ہچکی اور دمے میں سونچل نمک اور مالش رس وغیرہ
کے ساتھ پلایا جائے تو ان کی چاولوں کا بجات کھا کر اوپر سے دودھ پی لیں
وغیرہ۔ پیپلامول۔ منقی۔ سگرہ۔ گائے کا گوبر اور گھوڑے کی لید کا رس لیکر ان
میں شہد اور گھی ملا کر چاٹنے سے ہچکی۔ ا جشیہ اور کھانسی دور ہو جاتی ہے
کف سے غلبے والی ہچکی اور دمہ۔ گائے۔ ہاتھی۔ گھوڑا۔ سور۔ اونٹ
مینڈھا اور بکری کے گوبروں کے الگ الگ رسوں میں شہد ملا کر پینے سے
کف کے غلبے والی ہچکی اور دمے کو آرام ہو جاتا ہے۔

یا چارپایوں کا چمڑا۔ بال۔ ہڈی۔ کھر۔ اور سینگوں کو جلا کر اُس راکھ
اور ذخ گندھ کی راکھ کر کف کے غلبے والی ہچکی اور دمے کے مریض کو چٹائیں
یا کچور۔ پوہکرمول اور آملہ یا پوہکرمول اور پیپل یا گیرو۔ رسونت اور پیپل
یا کیتھ کے رس کے ساتھ آملہ۔ آملہ سینہ جانک۔ اور پیپل ملا کر چٹائیں۔ یا
بیر۔ دھان کی کھیل۔ آملہ۔ پیپل اور سونٹھ کو گھی اور شہد کے ساتھ ملا کر
چٹائیں۔

یا گڑ۔ تیل۔ ہلدی۔ داکھ۔ پیپل۔ راسنا اور ترکشا میں گھی اور شہد ملا کر
چٹائیں۔

یا اگست آدی چاٹنے کی ادویات کو مالش رس۔ پانی۔ شراب یا کانجی کے
ساتھ نوش کریں۔

جیونتی آدی چورن۔ جیونتی۔ موتھا۔ گندھ ترن۔ دارچینی۔ بڑی الائچی
چھوٹی الائچی۔ پوہکرمول۔ مینڈا سیجو آملہ۔ اگر۔ بھارنگی۔ سونٹھ۔ نیتربالا۔
کاکڑا سینگی۔ کچور۔ پیپل۔ ناگ کیسر۔ اور چورک میں سے جو ادویات مل سکیں

اُن کا چوُرن بنا کر دو گنی کھانڈ ملا کر استعمال کریں تو درد پسلی ۔ کھانسی ہچکی اور دمہ دوُر ہو جاتا ہے ۔

ستُھتی آدی چوُرن ۔ کچور ۔ بچ ۔ آملہ ۔ بھارنگی ۔ کٹیلی کے بیج ۔ نیترابالا اور پوہکر موُل لیکر اِن سب کا چوُرن بنا کر آٹھ گنی کھانڈ ملا کے استعمال کرنے سے ہچکی اور دمہ دوُر ہو جاتے ہیں ۔

چوُرن اور نسوار ہر دو ۔ گڑ اور سونٹھ ہموزن ملا کر کھانے یا نسوار کے کام میں لانے سے بھی ہچکی اور دمہ کو آرام ہو جاتا ہے ۔

لسوُن آدی نسوار ۔ لہسن ۔ پیاز اور گاجر کی جڑ ۔ ان کا رس **یا** چندن کے رس میں عورت کا دودھ ملا کر **یا** مکھی کا فضلہ عورت کے دودھ میں گھول کر یا آملے کے رس کی نسوار لینے سے ہچکی اور دمہ کو آرام ہو جاتا ہے ۔

دمہ اور ہچکی کے لئے گھی ۔ پیپل ۔ سونچل نمک ۔ جوکھار ۔ آملہ ۔ ہینگ ۔ پُھرک اور ہریڑ کے ٹکڑے دہی کے منٹھے اور دش موُل کے کاڑھے میں ملا کر گھی ڈال کے پکا لیں ۔ اور ٹھنڈا کر کے کام میں لائیں ۔ تو دمہ اور ہچکی دوُر ہو جاتی ہے ۔

یا جیونیہ گن کی ادویات کے کلک (نغدے) میں شہد ملا کر چاٹیں

دیگر علاج ۔ کنگنی ۔ ہریڑ ۔ سونٹھ ۔ پیپل ۔ کوُٹھ ۔ چِرن کرنج ۔ پوہکر موُل ۔ شعتا چیتا ۔ کچور ۔ نمک سیاہ ۔ سفید صابُن ۔ تاملی ۔ جیونتی ۔ بچی بل گری ۔ بیج ۔ تیج پات ۔ اور تالیس پتر ہر ایک ایک کرش اور ہینگ چوتھائی کرش کے ٹکڑے میں ایک پرستھ گھی پکائیں ۔ اس گھی کو پینے سے ہاتھ پاؤں کی ڈالی ۔ ہوا کے گرمنی ۔ ہچکی ۔ دل کی بے قراری ۔ اور درد پسلی بہت جلد دور ہوتا ہے ۔

دیگر۔ پرمیہہ کے بیان میں لکھا ہوا دھاتو نیز گھرت رکت پت کے بیان میں لکھا ہوا اُوپش گھرت۔ گلم کے بیان میں لکھا ہوا داڈھک گھرت یا اُنماد روگوں کے بیان میں لکھا ہوا مہوش آدی گھرت لیکر الگ الگ اِن میں جوکھار یا نمک ملاکر نوش کرنے سے ہچکی اور دمہ دونوں دور ہو جاتے ہیں۔

دیگر۔ ہچکی اور دمہ کے مریض پر یکایک ٹھنڈا پانی چھڑکنا چاہئے۔ یا ایسی حرکت کریں کہ اُسکا دل کانپ اُٹھے۔ یا اُسے خوف دلانا چاہئے۔ یا زور سے ہلائیں یا افسوس۔ خوشی اور حسد دلائیں۔ یا اُسے سانس روکنے کی ہدایت کریں۔

دمہ اور ہچکی کے دفعیے کے لئے یہ سب مفید تدابیر ہیں۔

چیونٹی وغیرہ سے کٹوانا بھی دمہ اور ہچکی کے لئے اچھا ہوتا ہے اس سے وات کا زور کم ہو جاتا ہے۔

جو تدابیر۔ جو اغذیات اور جو ادویات کف اور وات کو الگ الگ یا دونوں کو زائل کرتی ہیں۔ جو گرم ہیں اور وات کو خارج کرتی ہیں۔ نیز جو وات کو دور کرنے والی ہیں۔ اِن سب کا استعمال دمہ اور ہچکی میں مفید ہوتا ہے

ہر قسم کی ہچکی اور دمہ میں ورنگھن ادویات کے استعمال سے بھی اگر کارے قضا کسی اور بیماری کا ظہور ہو جائے۔ تو اُسکا زور ہلکا ہوتا ہے نیز وہ سہل العلاج ہوتی ہے۔

اگر شمن (بیماری کو دور کرنے والی) ادویات کے استعمال سے کوئی خرابی رونما ہو جائے تو وہ زیادہ نہیں ہوتی۔ بلکہ معمولی ہوتی ہے۔ اور وہ بھی سہل العلاج ہوتی ہے۔

لیکن ہچکی اور دمے کے دفعیے کے لئے اُشن کرم سے جو روگ پیدا

وہ لاعلاج ہوتا ہے۔ اِسلئے دمے اور ہچکی کے دفیعے کے لئے بالخصوص وِرتَھن اور شمن تدابیر کام میں لانی چاہئیں۔
کھانسی۔ دمہ۔ کھشئی روگ۔ قے اور ہچکی ان پانچوں امراض کا علاج یکساں ہوتا ہے۔ اس بات کو یاد رکھنا چاہئے۔

پانچواں ادھیائے

راج یکشما کا علاج

راج یکشما میں شودھن کرم۔ دوشوں کے غلبے والا یکشما روگی اگر طاقتور ہو۔ تو پہلے اُسے سینہن اور سویدن سے سنگدھ (تر) اور سِتوِن (ملائم) کر کے ایسے طور سے قے اور مسہل وغیرہ اندرونی صفائی کریں۔ کہ مریض لاغر نہ ہونے پائے۔

قے کرانے کی ترکیب۔ دودھ کے ساتھ رلڈا دیکر راج یکشما کے مریض کو قے کرائیں۔

یا گنے وغیرہ کے میٹھے رسوں یا مانس رس کے ساتھ مارٹڈا ملا کر دیں۔
یا مارٹڈا وغیرہ قے آور ادویات کے ساتھ پکایا ہوا اور گھی ملایا ہوا یوگو پاک قے کرائیں۔

مسہل۔ ترِبد۔ ترِبد سیاہ۔ اور املتاس میں سے الگ الگ ہر ایک کے ساتھ کھانڈ یا شہد اور گھی ملا کر دیں۔ تو جلاب آجاتے ہیں۔

یا تُربد وغیرہ ادویات کو دودھ کے ساتھ یا ترپن کے ساتھ دیگر ویرچن کرائیں۔
یا داکھ کے رس۔ وداری کند کے رس۔ کھمباری کے رس یا مانس رس میں سے
کسی ایک کے ساتھ اول الذکر تربد وغیرہ ادویات دیگر ویرچن کرائیں۔

ورنگھن اور دیپن کی ترکیب جب قے اور اسہال کے ذریعے سے
پیٹ کی صفائی ہو جائے۔ تو راج یکھشما کے مریض کو ورنگھن اور اگنی سندیپن
دوا دینی چاہئے۔

نیز وات کو دُور کرنے والے لطیف اور فرحت بخش کھانے کھلائیں یا ایک
سال کے پرانے شالی چاول۔ ساٹھی چاول۔ گیہوں۔ جو اور مونگ کھانے
کو دیں۔

راج یکھشما میں مانس سیون (گوشت کا استعمال) بکری کا گھی۔ دودھ
اور گوشت نیز گوشت خور جانوروں کا گوشت راج یکھشما کے بیمار کو کھانا مفید
ہوتا ہے۔ کوّے۔ اُلو۔ بھیڑئیے۔ گیدڑ۔ گائے۔ گھوڑے۔ نیولے
سانپ۔ گوہ۔ چیل۔ گدھے اور اونٹ کے گوشت بھی راج یکھشما روگ
کے مریض کے لئے مفید ہوتے ہیں۔ لیکن اس طرح سے یہ مانس اُسے کھلانے
چاہئیں۔ کہ اُسے معلوم نہ ہونے پائے۔ کیونکہ اگر مریض کو اِن مکروہ مانسوں کا
علم ہو گیا۔ تو قے ہو جائیگی۔ اور طاقت و اوج میں ترقی نہ ہوگی۔

راج یکھشما میں پت کف کی کثرت ۔ راج یکھشما میں اگر پت اور
کف کی زیادتی ہو۔ تو مرگ۔ وشکر۔ اور پرتد اور دات کی کثرت کی صورت میں
پرسہ وغیرہ جانوروں کے گوشت مفید ہوتے ہیں۔
اِن گوشتوں سے ویسوار اور مانس رس (یخنی) تیار کر کے دینا چاہئے۔

بلحاظ مقام و موسم کے لحاظ سے حسب ضرورت سرسوں کے تیل یا گھی سے حسب ضرورت بھون لیں۔

یا رسیلی - ملائم اور نمکین وغیرہ اشیاء سے مزہ کی ہوئی مونگ اور کلتھی سے بنے ہوئے یوش کھلائیں۔

زکام وغیرہ پر بکری کا مانس رس - پیپل - جو - کلتھی - سونٹھ - انار اور آملہ ڈال کر گھی ملا کر تیار کیا ہوا بکری کے مانس کا رس استعمال کرنے سے زکام دمہ - کھانسی کندھوں کا درد - درد سر - اور سنوڑ وید نا یہ چھ امراض دور ہو جاتے ہیں۔

سروتوں کی صفائی کے لئے ہاضم شراب کا پینا - سروتوں کو صاف کرنے کے لئے ہاضمہ پرانا شراب پینا چاہئے - اور پت - کف - وات میں علی الترتیب مدھو - ارشٹ - اور دارونی نامی شرابیں پینی چاہئیں۔

یا پنچ مول کے ساتھ پکایا ہوا یا جو آملہ کے ساتھ پکایا ہوا یا شال پرنی - پرشٹ پرنی مدگ اور شال پرنی چاروں کے ساتھ پکایا ہوا یا دھنیے اور سونٹھ کے ساتھ پکایا ہوا پانی پلائیں - بی خواہ - خبث و چالاک اور پاک صاف باورچی سے پنچ مول وغیرہ کے پانیوں سے کھانے پکوا کر مریض کو کھلانا چاہئے۔

راج یکشما کے لئے گھی - دش مول کا کاڑھا یا دودھ یا مانس رس یا کھرپٹی کا نگدا یا گرنت خوروں کے مانس رس میں کھرپٹی کا نگدا ڈال کر پکایا ہوا گھی دینا چاہئے - یا دس گنا دودھ میں کھرپٹی کا نگدا ڈال کر پکایا ہوا گھی شہد ملا کر استعمال میں لانا چاہئے۔

دیگر گھی - جیونتی - بنفشی - داکھ - کرڈا کے بیج - پوہکر مول - کچور - پیپل

کیڑی - گوکھرو - کھرنی - تیل کنول - تاملک - ترا ثمان (بنفشہ) - اور دُرّالسما کا
نگدہ بنا کر گھی پکائیں۔ تو اس کے استعمال سے راج یکشما دور ہو جاتی ہے
دیگر گھی - کھجور - منقہ - ملٹھی اور فالسے کا نگدہ ڈال کر چوگنے پانی میں گھی پکا کر تیار
کرلیں - اور اس میں پیپل پیس کر ملا لیں۔ تو اس کے استعمال سے آواز کی خرابی
کھانسی - دمہ اور بخار دور ہو جاتے ہیں۔

دیگر گھی - دش مول کے کاڑھے میں پکائے ہوئے دودھ میں سے ماکھن
نکال کر اس میں پیپل اور شہد ملا کر استعمال کیجیے آواز بنات صاف ہو جاتی
ہے - سر کا درد - پسلی کا درد - کھانسی - دمہ اور بخار دور ہو جاتے ہیں۔

علی ہذا القیاس پانچوں قسم کے[1] پنچ مول کے ساتھ پکائے ہوئے دودھ کا گھی
بھی مندرجہ بالا فائدہ بخشتا ہے۔

دیگر گھی - پانچوں قسم کے پنچ مولوں کے کاڑھے میں چوگنا دودھ ڈال کر پکایا
ہوا گھی راج یکشما والے مریض کے زکام وغیرہ ساتوں عوارض کو دور کر دیتا ہے

بادگولہ وغیرہ کے لئے گھرت - پنچ کول[2] اور جوکھار میں سے ہر ایک چیز
ایک ایک پل لیکر ایک پرستھ گھی اور ایک پرستھ دودھ میں ڈالکر گھی پکالیں اور
اور استعمال میں لائیں - تو تمام سروت نہشت صاف ہو جاتے ہیں - نیز بادگولہ

---

[1] پانچوں قسم کے پنچ مول یہ ہیں۔ (۱) کنٹک پنچ مول (۲) ترن پنچ مول (۳) جی پنچ مول (۴) برہت پنچ مول اور (۵) لگھو پنچ مول

[2] پیپل - پیپلا مول - چب - چیتا اور سونٹھ سے مراد ہے۔

بخار۔ امراضِ شکم۔ تلی۔ سنگرہنی۔ پانڈو روگ۔ زکام۔ دمہ۔ کھانسی ضعیف
باضمہ۔ سوج اور اُدر دھو واٹ (ڈکاروں) کی شکایات رفع ہو جاتی ہیں۔

شوش روگ کے لیے گھرت ۔ راسنا۔ بلا۔ گوکھرو۔ شالپرنی۔ اور دیگر
دس ادویات کے کاڑھے میں جیونتی۔ اور پیپل کا کلک ملا کر دودھ سمیت پکا ہوا گھی شوش
روگ کو دور کر دیتا ہے۔

اشوگندھا دی گھرت ۔ اسگندھ کے ساتھ پکایا ہوا دودھ جاک اس
میں سے گھی نکال لیں۔ اور مصری و دودھ ملا کر پئیں۔ تو بھی شوش روگ دور
ہو جاتا ہے۔

مانس گھرت ۔ بلبشیہ اور پرسپ عام جانوروں کا گوشت ایک تلا لیکر اسے
دو دون پانی میں پکا لیں۔ جب آٹھواں حصہ باقی رہ جائے۔ تو جیونیہ
گن کی ادویات ایک پل لیکر اُن کا کلک اُس میں ڈالیں نیز ایک پرستھ گھی
ملا کر پکا لیں۔ یہ مانس گھرت یا مانس سرپی کہلاتا ہے۔ اس کے استعمال سے
وات پت روگ دور ہو جاتے ہیں۔ یا مانس رس کے ساتھ حسب ترکیب پینے سے
کھانسی دمہ۔ آواز کی شکستگی۔ شوش روگ۔ درد دل۔ اور درد پسلی
جاتا رہتا ہے۔

رسا انک گھرت ۔ الائچی۔ اجوائن۔ ترپھلا۔ سوراشٹر کی مٹی۔ ستر کٹا جیت
نیز نیم۔ خیر۔ سال اور بجیک ان درختوں کا عصارہ۔ بھلاوہ۔ اور واؤ بڑنگ
ہر ایک آدھا آدھ پل لیکر سولہ گنا پانی میں ڈالکر آگ پر چڑھا دیں جب
سولہواں حصہ رہ جائے۔ تو اُتار کر چھان لیں۔ پھر اس کاڑھے میں
ایک پرستھ گھی ڈال کر پکائیں۔ بعد ازاں بنسلوچن۔ چھ پل۔ کھانڈ تیس پل

ستشہد دو پرستھ۔ اور تری جاتک تین پل۔ ڈال کر رتی سے بلو کر قبل از دوپہر تھوڑا تھوڑا اچاٹ کر اوپر سے دودھ پی لیا کریں۔ یہ گھی رساتن ہے۔ راحت بخشتا ہے۔ ذہانت کو بڑھاتا ہے۔ بصارت کے لئے فائدہ مند ہے۔ عمر کو طویل کرتا ہے۔ حرارت ہاضمہ کو تیز کرتا ہے۔ اور پرمیہہ۔ بادولہ کھشی روگ۔ پانڈو روگ۔ اور بھگندر کو بہت جلد دور کر دیتا ہے۔ رکت پت روگ میں جو جو گھی اور گڑ کے نسخے بیان کئے گئے ہیں۔ کھشی روگ کے دفعیے کے لئے بھی ان سب کا استعمال کرایا جا سکتا ہے۔

توگیل آدی چورن ۔ دارچینی۔ الائچی۔ پیپل۔ ونسلوچن۔ اور کھانڈ یہ سب اشیا بہ ترتیب ایک سے دوسری دوگنی لیکر اور پیس کر چورن بنالیں اور اس چورن میں گھی و ستشہد ملا کر چاٹیں۔ تو طاقت جسمانی بڑھ جاتی ہے آواز صاف ہو جاتی ہے۔ اور کھانسی۔ کھشی روگ۔ دمہ۔ درد پسلی اور کف کی شکایات دور ہو جاتی ہیں۔

اگر کھشی روگی کی آواز کھین (زائل) ہو جائے۔ تو اسے نسوار اور دھوم پان وغیرہ کا خصوصیت سے استعمال کرانا چاہئیے۔

سوَر ساد کا علاج ۔ سب قسم کے سوَر کھشے روگوں میں سے مزاج سوَر کھشے کے دفعیہ کے لئے کسونڈی۔ بینگن۔ اور بھنگرے کے سوَرس میں پکایا ہوا گھی یا تیل کو رنٹ میں پکایا ہوا گھی نیم گرم کھانا کھا کر نوش کریں۔ تو کھانسی رفع ہو جاتی ہے اور آواز صاف ہو جاتی ہے۔

کھشی روگ کے لئے بدری پتر ۔ بیر کے پتوں کا نگدا گھی میں بھون کر اور ستشہد نمک ملا کر کھانا کھانے کے بعد کھانے سے کھانسی دور اور

آواز صاف ہو جاتی ہے۔

نسوار کی ترکیب۔ ملٹھی۔ مداکھ۔ چیپ۔ داؤ رنگ۔ راڑا۔ اور مشن پڑی کی جڑ سے پکایا ہوا تیل ناک میں بطور نسوار ڈالنا چاہئے۔

الوپان۔ گڑ اور چاولوں کا بھات گھی کے ساتھ کھا کر نیم گرم پانی کا الوپان کریں۔

یا کھیر میں گھی ملا کر کھائیں اور بعد ازاں نیم گرم پانی پی لیں۔ اور سنگدھ سیوپن دھنی لیپنہ اور تدابیر کام میں لائیں۔

پت سُور گھنشے کا علاج۔ پت کی وجہ سے پیدا ہونے والے سُور گھنشے روگ میں شیردار درختوں کی کونپلوں کے کاڑھے اور کلک سے پکایا ہوا گھی استعمال کرنا چاہئے۔

یا ملٹھی، گھی اور کھیر کھا کر اوپر سے جوش دیکر ٹھنڈا کیا ہوا دودھ پئیں۔

بلا آدی سِدھ سرتلی۔ کھرنٹی۔ شال پرنی ودادی کند۔ اور ملٹھی سے پکایا ہوا گھی سیندھا نمک ملا کر استعمال کرنے سے سب کو ٹھیک کر دیتا ہے اور نسوار کے ذریعے استعمال کیا جانے پر نہایت مفید ہوتا ہے۔

پت سُور ساد کے لئے نسوار۔ پت سُور ساد کے لئے پرانڈیک ملٹھی چیپ۔ بڑی کٹیری۔ اور کھرنٹی کے کاڑھے میں پکائے ہوئے دودھ کا گھی آواز کے لئے فائدہ مند اور نسوار کے نہایت مناسب ہوتا ہے۔ نیز میٹھے رس والی ادویات کا چورن شہد اور گھی ملا کر چاٹنا چاہئے۔

کف سُور بھید کا علاج۔ کف کی وجہ سے پیدا شدہ سُور بھید میں گئو موتر کے ساتھ چرپرے رس والی ادویات کا استعمال کریں خشک غذا کھائیں۔

کاسنے پھل۔ ترپھلہ اور آملہ کو پیس کر تیل میں ملا کر چاٹیں۔ یا ترکٹا
جوکھار۔ چیتا۔ چب۔ بھارنگی۔ ہرڑ اور ملٹھی کا چورن تیل اور شہد
ملا کر کھائیں۔

دیگر۔ گھی اور تیل دونوں میں پیپل اور آملے ڈال کر یواگو بنائیں اور اسے کھا کر
پیپل اور سونٹھ کا چورن پھانکیں۔
یا قے آور تیز ادویات کھلائیں۔

چلا کر بولنے کی وجہ سے آواز کے بیٹھ جانے کا علاج۔ جب چلا کر
بولنے کی وجہ سے گلا بیٹھ گیا ہو۔ تو میٹھے رس والی ادویات سے دودھ کو پکا کر
مصری اور شہد ملا کر نوش کریں۔

اروچی کا علاج۔ اروچی روگ میں مفید ادویات کے ذریعے کئی قسم
کے کھانے اور پانی بنا کر دینے چاہئیں۔
اروچی سب امراض کی نسبت سخت بیماری ہے۔ اسلئے جن تدابیر سے اروچی
دُور ہو سکے۔ پہلے وہی عمل میں لانی چاہئیں۔
اس روگ میں غسل وغیرہ سے بیرونی صفائی کرنی چاہئے۔ اور قے و
مسہل ادویات سے اندرونی صفائی کریں۔ اطمینان دل۔ مفرح دل ادویات
دونوں وقت دانت دھونا۔ منہ دھونے کے قابل کاڑھوں سے منہ کی
صفائی اور مرغن وہم پان اس شکایت کے لئے مفید تدابیر ہیں۔
تالیس پتر کے چورن کے بڑے ولکاور اور مصری ملائے ہوئے چاند
کے سے خوشنما اور دل پسند پارتھ (پکوان) اروچی کو دور کرنے کے لئے
نہایت مفید ہوتے ہیں۔

واتج اروچی کا علاج - ہریڑ۔ پیپل۔ سونٹھ۔ داکھ۔ سیندھا نمک
اور سونٹھ کے چورن کے ساتھ پرسنا نامی شراب پیئے۔ واتج اروچی دور ہو جاتی ہے
یا الائچی۔ جائفل۔ چوک۔ سادہ ہینگ ڈال کر گھی کے ساتھ نوش کریں۔
یا نیم کا کاڑھا پلا کر قے کرا دیں۔

پتج اروچی کا علاج - پتج اروچی میں گڑ کا پانی پلا کر قے کرائیں۔ یا
کھانڈ۔ گھی۔ سیندھا نمک اور شہد ملا کر چاٹیں۔

کفج اروچی کا علاج - کفج اروچی میں نیم کا کاڑھا پلا کر قے کرانی چاہیے۔
علاوہ ازیں اجواین۔ اور املتاس کا کاڑھا پلائیں۔
یا شہد کے ساتھ تیز ارشٹ یا شہد کے ساتھ مادھویک نامی شراب
پلائیں۔ اور واتج اروچی کے بیان میں لکھے ہوئے ہریڑ وغیرہ ادویات کے
چورن کو گرم پانی کے ساتھ نوش کریں۔

دیگر چورن - الائچی ایک حصہ۔ دارچینی دو حصہ۔ ناگ کیسر تین حصہ
چب چار حصہ۔ پیپل پانچ حصہ۔ اور سونٹھ چھ حصہ۔ ان سب کو پیس کر ان سب
کے برابر کھانڈ ملا کر استعمال کرنے سے منہ میں تھوک بھرنا۔ اروچی۔ درد دل
درد پسلی۔ کھانسی۔ دمہ۔ اور گلے کے امراض دور ہو جاتے ہیں۔

دیگر چورن - اجوائن۔ املی۔ امل بید۔ سونٹھ۔ انار اور بیر سب ایک
ایک تولہ لیکر ان کا چورن بنا کر اس میں چار پل مصری ملا لیں۔ نیز دھنیا
سونچل نمک۔ کالا زیرہ اور دارچینی ہر ایک ایک تولہ پیپل ایک سو عدد۔
اور مرچ سیاہ دو سو عدد کا چورن بنا لیں۔ اور سب کو ملا کر استعمال میں
لائیں۔ یہ چورن کھانے کی خواہش پیدا کرتا ہے۔ قابض ہوتا ہے۔ دل کو

فرحت بخشتا ہے۔ قبض۔ کھانسی۔ دل اور پسلی کے درد۔ تلی۔ بواسیر
اور سنگرہنی کو دفع کر دیتا ہے۔

تالیس پتر آدی چورن۔ تالیس پتر۔ مرچ سیاہ۔ سونٹھ۔ پیپل
خورد۔ اور پیپل کلاں۔ علی الترتیب پیپل سے دوسری ایک ایک حصہ بڑھا
کرلیں۔ نیز دارچینی اور الائچی ہر ایک نصف نصف حصہ لیکر سب کو کوٹ
چھان کر چورن بنالیں۔ اور اس میں پیپل سے آٹھ گنی کھانڈ ملا کر نوش کریں
تو حرارت ہاضمہ بڑھ جاتی ہے۔ کھانسی۔ دمہ۔ اروچی۔ قے۔ تلی۔ درد دل
درد پسلی۔ پانڈو روگ۔ بخار۔ اور اسہال کو دفع کر دیتا ہے۔ نیز موذی رطوبات
کو خارج کرتا ہے۔

مکھو پرسیک کے لئے غذا۔ آک اور گلو کے کاڑھے میں دودھ ملا کر اس
میں رات بھر جو بھگو دیں۔ دوسرے دن ان جوؤں کے ستو یا کھانے کا
کوئی اور پکوان بنا کر نوش کرائیں۔ اگر مریض طاقتور ہو۔ تو چرپری اور کڑوی
ادویات ویرچن کرائیں۔ جنگلی جانوروں کے گوشت کے کباب کھلائیں۔
پانڈر مضم اور سوکھے چاول کھلائیں۔ اور بعد میں چنے وغیرہ کا رس
پلائیں۔ تو مکھو پرسیک دور ہو جاتا ہے۔

کف پرسیک کا علاج۔ وایو کف کو متحرک کر دیتی ہے۔ جس سے
کف پرسیک پیدا ہو جاتا ہے۔ اسلئے وید کو چاہئے۔ کہ کف کا زیادہ پرسیک
ہونے پر وات کو دور کرنے والی مرغن اور گرم تدابیر کے ذریعے سے کف
پرسیک کو دور کرے۔

زکام وغیرہ کا علاج۔ زکام اور قے کی شکایات میں بھی مندرجہ بالا

تدابیر عمل میں لانی چاہئیں۔ بالخصوص زکام میں مالش، تکمید اور پنڈے کے ذریعے
سے سر، پسلیوں اور گلے میں سینکنا، سوید (مرغن پسینہ آور ادویات) استعمال کرایا
نیز مرغن، نمکین، ترش، چرپرے اور گرم رسوں کا استعمال کرنا چاہئے۔

دردِ سر کا علاج - سر، کندھے اور پسلی کے دردوں کی صورت میں دوشوں
کے مطابق علاج کرنا چاہئے۔ نیز رطوبت پسند اور آبی جانوروں کا ماس
چاروں طرح کی چکنائیوں سے اچھی طرح پکا کر اپناہ۔ سوید کے کام میں لانا چاہئے

مخلوط دوشوں کے لئے لیپ - دو دو دوشوں کے ملاپ سے پیدا شدہ
بیماری میں تگر، ملٹھی، مستاوری، گنٹھیوڑہ [?]، در چندن کا لیپ کریں۔ اسی طرح کمرکی،
راسنا اور تلوں کو کوٹ پیس کر گھی، شہد اور چینی ملا کر لیپ کے کام میں لائیں۔

نسوار وغیرہ کا استعمال - سونٹھ، سہانجنا، کمرشی [?]، کشتیر کا کول اور
وداری کند کی نسوار لینا نیز اجنی [?] کا دھوم پان کرنا چاہئے۔

نیز کھانا کھا چکنے کے بعد سینہ پان اور مالش کے لئے مناسب تیلوں اور
وستی کرم کا استعمال، یہ سب تدابیر عمل میں لائی جاسکتی ہیں۔

فصد کھلوانا - دوشوں کے مطابق سینگی، تونبی، پچھنوں، جونک اور
الابو (کدوؤں) کے ذریعے راج یکشما میں خراب شدہ خون کا نکلوانا اچھا
ہوتا ہے۔

پردیہہ - پدماک، خس اور صندل کو گھی میں ملا کر پردیہہ کے کام میں لانا راج
یکشما کے لئے مفید ہوتا ہے۔ یا دوب، ملٹھی، منجیٹھ اور کیسر کو پیس کر گھی
ملا کر پردیہہ کے کام میں لائیں۔ (راج یکشما کے لئے فائدہ مند چیز ہے۔

مالش وغیرہ - پڑوغیرہ [?] شیر دار اشیا کے ساتھ پکائے ہوئے تیل یا آب سرد [?]

ڈ نعلے ہوتے گھی سے مالش کی راج یکشما کے لئے مفید ہے۔ نیز دودھ ہاتھی
کے کاڑھے سے پری شیک کرنا چاہئے۔

دیگر تدبیر ۔ راج یکشما میں حرارت اغریہ کے ضعیف ہو جانے کی وجہ سے
بالعموم لیسدار پاخانہ بار بار خارج ہوتا رہتا ہے۔ جب ایسی حالت رونما ہو جائے
تو اتیسار اور گرہنی کے بیان میں لکھی ہوئی ادویات کا استعمال کرنا چاہئے۔

راج یکشما روگی کی تمام دھاتوؤں کے خشک ہو جانے پر اس کے پاخانے کی
نہایت احتیاط سے حفاظت کرنی چاہئے۔ کیونکہ جب تمام دھاتو سوکھ جاتے ہیں
تو صرف پاخانے ہی کی وجہ سے اس کی طاقت باقی رہتی ہے۔

جو شخص حسب ترکیب یعنی ملک۔ موسم اور موافقت کا لحاظ رکھ کر یکشما روگ
کے بیان میں لکھے ہوئے مانسوں کا استعمال کرتا ہے۔ اور اوپر سے مارودیک
پی لیتا ہے۔ نیز پاخانہ اور پیشاب کے اخراج کو نہیں روکتا۔ اس کا راج یکشما روگ
جلدی دور ہو جاتا ہے۔

جو شخص گوشت کھا کر اوپر سے حسب مناسب سُرا۔ سُرا منڈ۔ مارودیک۔ اِشٹ
سیدھو اور مدھو شراب پی لیتا ہے۔ اس کے تمام سروت کھل جاتے ہیں اور
بل واوج بڑھ جاتا ہے۔

راج یکشما روگی کو اچھی طرح سے تیل کی مالش کر کے تیل وغیرہ سنیہہ۔ دودھ
اور پانی سے بھرے ہوئے برتن میں بٹھا کر نہلائیں۔ بعد ازاں اس برتن میں سے
اسے نکال کر باؤ گولے کے علاج میں بیان کئے ہوئے بشرت سنیہہ کے ذریعے
سکھائی ہوئی بایت کریں۔ نیز راحت بخش اُبٹنا بھی ملیں۔

طاقت بخش اُبٹنا ۔ جیونتی۔ شتاوری۔ مجیٹھ۔ ساٹھی۔ اسگندھ۔ دوگ

ترکاری۔ بلشی۔ ککڑی۔ وداری کند۔ سرسوں۔ گٹھا چاول۔ السی۔ آمد۔ تل اور کنوز کو پیس کر سب سے گنجا چڑ کا آٹا نیز دہی اور شہد ملا کر اُبٹنا ملیں۔ تو زرد تازگی حسن اور طاقت میں ترقی ہوتی ہے۔

سفید سرسوں کو پانی میں پیس کر اس سے نیز نہانے کے کام میں لانے کے قابل دیگر خوشبودار ادویات سے اور زندگی افزا ادویات سے پکائے ہوئے قدرے گرم پانی کو ہیمنت رتو میں یکھشما روگی کے نہلانے کے کام میں لائیں۔ نیز خوشبودار پھولوں کے ہار پہنائیں۔ صندل اور کیسر وغیرہ خوشبودار اشیا کے لیپ کریں۔ یوبخی کو دور کرنے والے رتنوں سے جڑے ہوئے جڑاؤ زیور پہنائیں عزیزوں کا ملاپ۔ گانے بجانے۔ رقص پیدا ہونے۔ اور شادی بیاہ کے جلسوں میں شامل ہونا۔ سستی کم کرنی۔ دودھ۔ شراب اور گوشت کھانا۔ بلی۔ منگل۔ ہتون اور پر اسچت وغیرہ نیک کاموں کا کرنا۔ اور اتھر وید کے مطابق یگیہ کرنا یہ سب علاج یکھشما کے لئے مفید تدابیر ہیں۔

چھٹا ادھیائے

ومن (قے) ہردے روگ (امراض دل) اور ترشنا (پیاس) کا علاج

قے میں فاقہ کشی۔ سب قسم کی قے عموماً معدے کے اضطراب سے ہی ہوتی ہے۔ اسلئے ومن روگ میں سب سے پہلے فاقہ کرانا چاہئے۔

لیکن وات ج ومن میں فاقہ نہ کرنا چاہئے۔ کیونکہ فاقے سے وایو اور بھی بگڑ

جاتی ہے۔

قے میں قے ۔ فاقہ کشی کے باوجود اگر قے کا زور کم نہ ہو۔ اور مریض طاقتور ہو
تو قے آور ادویات کے استعمال سے قے کرانی چاہیے
اگر مریض وات وغیرہ بہت سے دوشوں سے گھرا ہو۔ اور حسبِ کثیر مقدار میں
پیتے کی ہو۔ تو بھی قے آور دوائی دینی چاہیے۔

قے میں مسہل ۔ قے کرا کر بہ ترتیب دست آور ادویات کا استعمال کرائیں
جو کہ دل کو فرحت اور طاقت دینے والی ہوں۔ اور مارودیک وغیرہ شراب اور
داکھ وغیرہ اثمار کے رس یا گلتے کے دودھ کے ساتھ ان کا استعمال کرائیں
ایسا کرنے سے اوپر کی طرف رخ کرنے والا دوش نیچے کی طرف رجوع کرے گا۔
دیکھے اور اگر مریض کو قے آور مسہل ادویات نہ دیں۔ بلکہ انہیں صرف سنشمن
(دافع امراض) ادویات استعمال کرائیں۔ کیونکہ وہ ان دونوں کو برداشت نہیں کر سکتا

مفید غذا ۔ سب قسم کے وہمن روگوں (شکایاتِ قے) میں سوکھا ہوا ملائم
موافق اور زود ہضم کھانا دینا چاہیے۔
نیز فاقہ کشی ۔ ورش ۔ رس ۔ کا بنک ۔ کھل ۔ لیہہ (لعوق) اور جو جیسے رکھنے
قابل، پکوان ۔ ساگ ۔ ساگ کھانڈ و پینے کی چیزیں ۔ کئی قسم کی سوکھی کھانے کی
اشیا ۔ کئی طرح کے پھل ۔ ابٹنے ۔ کئی قسم کی خوشبودار اشیا ۔ خوشبودار پھل
پھول ۔ اغذیات ۔ اشربات اور کھانا کھاتے ہی بے خبری میں منہ پر ٹھنڈے
پانی کے چھینٹے دینا یہ سب وہمن روگ کے عام معالجات ہیں۔

دانتج وہمن کا علاج ۔ سینہ ماتک ۔ ماکریلام ۔ مجھی یا ترکشا اور پیتھ نکوڑ ملا کر

۱۔ سیندھا ۔ سیاہ اور سانبھر نمک سے مراد ہے۔

یا دارم کے کاڑھے میں پکایا ہوا گھی یا سونٹھ ۔ دہی ۔ اور دھنیا کے کاڑھے میں پکایا ہوا گھی یا ہم وزن پانی ملا کر پکایا ہوا دودھ یا مرغ وغیرہ وشکر (شکر دینے والے) پرندوں کا مانس رس سفید چاول بمقدار کثیر۔ نیز گھی اور انار دانے کی کھٹائی ملا کر یا سونٹھ ۔ دہی اور انار دانے کی کھٹائی ڈالا ہوا مرغن کھانا یا نمک ملا ہوا نیم گرم سینہ وریچن (مرغن مسہل) استعمال میں لانے سے واتج دمن روگ ۔ خصوصاً واتج دمن سے تعلق رکھنے والی کھانسی ۔ اور دل کی گرانی کو جو کف کی وجہ سے ہو ۔ دفع کر دیتا ہے۔

پتج دمن کا علاج ۔ پتج دمن روگ میں مسہل کی غرض سے دا کھ اور گنے کے رس کے ساتھ تربد یا نیلوک ٹھرت کا استعمال کرنا چاہئے۔

اگر پت زیادہ بڑھ کر کف کے مقام میں چلا گیا ہو ۔ تو میٹھے اور کڑوے رس والے قے کرا کر اسے نکال دیں۔

جب قے اور مسہل کے ذریعے مریض کی اندرونی صفائی ہو چکے تو اسے دھان کی کھیلوں کی غذا یا کھانڈ اور شہد ملا کر لوا گو پانا چاہئے یا مونگ کے یوش اور جانگل دیش کے جانوروں کے مانس کے ساتھ شالی اور ساٹھی چاولوں کا بھات کھانے کو دیں۔

مٹی کا گرم ڈھیلا ڈال کر بجھایا ہوا ٹھنڈا پانی پینے کو دیں ۔ رات کے وقت پانی میں مونگ ۔ خس ۔ پیپل اور دھنیا ڈال کر بھگو دیں ۔ اور علی الصبح اس پانی کو چھان کر پی لیں۔

یا داکھ کا رس ۔ گنے کا رس ۔ گلو کا پانی یا دودھ پینا چاہئے ۔

ونیز ۔ جامن ۔ اور آم کے پتے ۔ خس ۔ بڑ کی کونپلیں اور ڈاڑھی لیکر ان سب کا کاڑھا

بنا کے ٹھنڈا کر لیں۔ پھر اس میں شہد ملا کر نوش کریں۔ تو قے۔ بخار۔ اسہال
غشی اور مشکل العلاج پیاس کو بھی فائدہ ہو جاتا ہے۔

دیگر۔ مونگ کی دال کا پانی ٹھنڈا کر کے آملے کے رس کے ساتھ نوش کریں۔

یا بیر کا گودا۔ کمل نڈ۔ کھیل اور مکھی کی بیٹھ میں شہد ملا کر چاٹیں۔

یا ہرڑ۔ داکھ و بیروں میں شہد ملا کر چاٹیں۔

کفج ومن روگ کا علاج۔ نیم۔ پیپل اور کرلہ میں پسی ہوئی سرسوں قدرے گرم پانی میں ڈال کر پلا کے قے کرانے سے کفج ومن روگ دور ہو جاتا ہے۔

اگر مریض دبلا ہو۔ تو قے نہ دینی چاہیئے۔ بلکہ فاقہ کرانا مناسب ہے۔

یا آرگ وَدھ آدی گن کی ادویات کا کاڑھا ٹھنڈا کر کے اور شہد ملا کر پلائیں۔

یا قے کو دور کرنے والی ادویات سے بار بار جلاب دینے چاہیئے جو کا منتھ اور کف کو دور کرنے والا۔ دل کو خوش آنے والا کھانا کھلائیں۔ نیز السی اور جو بھون ملائے ہوئے راگ وغیرہ کا استعمال کرائیں۔

دیگر۔ السی۔ پیپل اور مرچ سیاہ کے چورن میں شہد ملا کر بجورے یا کیتھ کے رس کے ساتھ نوش کریں۔

یا کیتھ کو ترکٹا اور شہد کے ساتھ یا قند البیجا کو شہد کے ساتھ کھائیں۔ ان ادویات کے استعمال سے کفج ومن روگ دور ہو جاتا ہے۔

دوشٹ ارتھ ومن۔ دل پسند باتوں سے دور ہو جاتی ہے۔

کرمج ومن۔ کیڑوں سے پیدا ہونے والی قے کرمی روگوں اور ہردے روگوں کے علاج میں بیان کی ہوئی تدابیر کے عمل میں لانے سے دور ہوتی ہے۔ ان تدابیر سے دیگر امراض بھی جو کرمی روگوں اور ہردے روگوں کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں دور

ہو جاتے ہیں۔

قے کو روکنے اور رونگھن کرنیوالی تدابیر۔ چونکہ قے کی کثرت سے دھاتوؤں میں زوال آجاتا ہے۔ اور دھاتوؤں کے زوال سے وائیکو بت ہو جاتی ہے اسلئے کثرت قے کے علاج میں بیان کی ہوئی قے کو روکنے اور رونگھن کرنے والی تدابیر عمل میں لانی چاہئیں۔ اور دوش ڈوروشیہ کے مطابق گھی۔ گڑ۔ مانس رس کلیانک وغیرہ گھرت متر لیوشن گھرت۔ جیونیہ گھرت اور مفید اغذیات سے پکے ہوئے دودھ اور لعوق کام میں لائیں۔ تو مسلسل جاری رہنے والی قے دور ہو جاتی ہے۔

وا تج ہردروگ کا علاج۔ دہی کا توڑ (مٹھا) سونٹ اور نمک ڈالکر نیم گرم تیل کا پینا۔ واتج ہردروگ کے لئے نہایت مفید ہوتا ہے۔ نیز اسی علاج کی ایزادی کر لینے سے بادگولہ اپھارہ اور ارتی روگ دور ہو جاتے ہیں۔

دیگر۔ سیندھا وغیرہ پانچوں نمک۔ گوشوترہ۔ اور کانجی ڈالکر پکایا ہوا تیل پینے سے بھی اول الذکر فوائد ہی حاصل ہو جاتے ہیں۔

دیگر۔ بل گری۔ راسنہ۔ جو۔ بیر۔ دیودارو۔ سانٹھ۔ گلتھی اور پنچ مول کے کاڑھے میں پکائے تیل کے نسوار لینے۔ پینے اور دستی کرم (حقنے) کے کام میں لانے سے بھی اول الذکر فوائد ہی حاصل ہوتے ہیں۔

شونٹھی آدی گھرت۔ سونٹھ۔ آملہ۔ سیندھا نمک۔ کاکولی ہینگ۔ پوکھر مول اور ہرڑ کے کاڑھے میں گھی پکاکر پینے سے دردپسلی ہردروگ۔ اور بادگولہ دور ہو جاتا ہے۔

سوبرچل آدی گھرت۔ سونچر نمک دوپل ہرڑ پچاس عدد۔ اور گھی ایک

پرسختہ لیکر پکالیں۔ یہ بڑے درد گ دمہ اور بادگولے کو دور کر دیتا ہے۔

پشکر آدی گھرت۔ پکرمول۔ کچور۔ سونٹھ۔ بجورے کی جڑھ۔ اور ہرڑ کا مگدا۔ نیز جوکھار۔ گھی۔ کانجی اور سیندھا نمک سب کو ملا کر استعمال کرنے سے پیچش اور شول (درد) دور ہو جاتا ہے۔

دیگر۔ اجوائن۔ سیندھا نمک۔ جوکھار۔ ہینگ۔ زیرہ سیاہ اور سونٹھ کا کاڑھا۔ اور تازہ جنبیلی۔ دیودارو۔ بجے سار۔ ہرڑ۔ کچور اور پکرمول کا کاڑھا پیچش کو دور کر دیتا ہے۔

پنچ کول آدی گلک۔ پنچ کول۔ کچور۔ ہرڑ۔ گڑ۔ بجے سار۔ اور پکرمول لیکر ان سب کو وارنی نامی شراب میں پیس کر تیل اور گھی میں بھون لیں۔ پھر اس میں سیندھا نمک ڈال کر استعمال میں لائیں۔ تو درد دل۔ درد پسلی۔ یونی شول بادگولے اور امراض شکم دور ہو جاتے ہیں۔

واتج ہردے روگ میں پسینہ وغیرہ۔ واتج ہردے روگ کے لئے سنگدہ سیدہ مفید ہوتا ہے۔ نیز پکایا ہوا گھی بھی مفید ہے۔

پنچ مول آدی سا وحت جل۔ لگھو پنچ مول یا سونٹھ کے ساتھ پکایا ہوا پانی پئیں۔

یا وارنی شراب یا دودھی منڈ یا دھانیہ آملک نوش کریں۔ تو ہردے روگ کی وجہ سے پیدا ہونے والی بیماری دور ہو جاتی ہے۔

اگر واتج ہردے روگ میں آکشیپ۔ ستمبھ۔ شول اور تم ورش ہو۔ تو مندرجہ علاج کیا جائے۔

اگر واتج ہردے روگ میں زردتا (رقت)۔ تام (لکان)۔ اور پروہ (بے ہوشی)

ہو۔ تو تیتر۔ کرنج۔ مور۔ بطخ اور ریچھ کا مانس رس بہت سی چکنائی میں ملا کر استعمال میں لانا مفید ہوتا ہے۔

ہردے روگ کے لئے تیل۔ ہردے روگی کو بلا تیل پینا چاہئے۔ یا پسیھ کے علاج میں بیان کیا ہوا شنگار گھرت **یا** وات رکت کے علاج میں بتایا ہوا شیش ہونشت پاک گھرت **یا** جیاسینہ گھرت پییں۔

جیاسینہ گھرت۔ راسنا۔ جیوک۔ جیونتی۔ بلا۔ کیڑی۔ سونٹھ۔ جھاڑنگی۔ شالی پرنی۔ ترپھلا اور ترکٹہ کے ساتھ گھی پکالیں۔ جتنا گھی پکانا ہو۔ اس سے چوتھائی دہی اور تھوڑا سا کانجی بھی پکاتے وقت ڈال لیں۔ اسے جیاسینہ گھرت کہتے ہیں۔ یہ گھرت ترپن۔ وردھک۔ طاقت بخش اور وات ہردے روگ کو دور کرنے والا ہے۔

اگر وات ہردے روگ میں حرارت ہاضمہ طاقتور ہو۔ نیز درد۔ تاؤ اور آم کی شکایت ہو۔ تو دودھ۔ دہی۔ گھی۔ گڑ۔ آبی اور رطوبت لپسند جانوروں کے مانس مفید ہوتے ہیں۔

ہردے روگ میں ممنوعات۔ وات ہردے روگ کے ماسوا باقی چاروں قسم کے ہردے روگوں میں دودھ۔ دہی۔ گھی۔ گڑ۔ مچھلی اور سور کا مانس منع ہیں۔ علاوہ ازیں اس وات ہردے روگ میں بھی ان کی ممانعت ہے۔ جس کے ساتھ حکڑاہٹ۔ بے حسی اور آم (کچا رس) پایا جائے۔

کفج ہردے روگ کا علاج۔ کف والے وات ہردے روگ میں رو کھی اور گرم تدابیر کام میں لانی چاہئیں۔

پتج ہردے روگ کا علاج۔ پتج ہردے روگ میں۔ داکھ اور گنے

کے رس۔ مصری۔ شہد اور فالسے سے دل کے لئے فائدہ مند مسہل دینا چاہئے۔
جب مسہل سے مریض کی اندرونی صفائی ہو جائے۔ تو پت کو دور کرنے والی تدابیر
عمل میں لانی چاہئیں۔

کشت روگ اور پت جوڑ میں اندر اور باہر کی صفائی کے لئے جو جو معالجات
بیان کئے گئے ہیں وہ سب کام میں لائیں۔ نیز نکل اور ملٹھی کا کلک مصری اور پانی کے
ساتھ نوش کرنا چاہئے۔

گھرت۔ گج۔ پیپل۔ کھانڈ۔ داکھ۔ جیوک۔ رشبھک۔ آتپل۔ ککڑ سنگی۔ چند
کمبر۔ کاکولی۔ میدا۔ اور مہا میدا کے کاڑھے میں بھینس کے دودھ کے ساتھ
پکایا ہوا گھی پت جر دروگ کے لئے مفید ہوتا ہے۔

دیگر گھرت۔ پرپونڈریک۔ ملٹھی۔ کنول نال۔ پیپلا مول۔ کسیرو۔ سونٹھ۔ اور
سنگھاڑے کے نگدے کے ساتھ دودھ ملا کر گھی پکا لیں۔ یہ گھی ٹھنڈا کر کے شہد
ملا کر کھلایا جاتا ہے۔

دراکھش آدی مدھر گن کی ادویات سے پکایا ہوا گھی ایسے ہی فوائد
بخشتا ہے۔

علی ہذا القیاس ملٹھی کے ساتھ پکایا ہوا تیل شہد ملا کر بستی کے کام
میں لایا جاتا ہے۔

کفج ہردروگ کے لئے وَمن وغیرہ۔ کفج ہردروگ میں پسینہ دینے کے
بعد نیم اور بچ کا کاڑھا پلا کے قے کرائیں۔
نیز کلتھی کا آوش۔ جنگلی جانوروں کا ماس۔ تیز شراب۔ اور جَو کے بنے پکوان
کھائیں۔

دیگر۔ نچ۔ ہینگ۔ سیندھا نمک۔ سونچر نمک۔ سونٹھ۔ الائچی۔ اجوائن۔ پیپل اور جوکھار کا چورن نیم گرم پانی کے ساتھ نوش کریں۔

یا تر پھلے کو کانجی۔ کلتھی کے یوش یا گئو موتر میں سے کسی ایک کے ساتھ نوش کریں

یا ہینگ۔ پوکر مول۔ ہرڑ۔ سونٹھ۔ کچور۔ راسنا۔ بچ اور پیپل کے چورن کو اول الذکر گرم پانی وغیرہ کے ساتھ نوش کریں۔

یا ہرڑ۔ سونٹھ۔ اتیس۔ دارہلدی۔ اور کا پھل کا کاڑھا پئیں۔

کف روگ ناشک اولیہہ - رومتیک۔ پیپل۔ خیر۔ گوگل۔ ارجن۔ ڈھاک اور بڑ کے کاڑھے میں ترکٹ اور ترپھلہ ڈال کر پکایا ہوا اولیہہ کف کی خرابیوں کو دور کر دیتا ہے۔ اسے چاٹ کر نیم گرم پانی پی لینا چاہئے۔

نیز کنج محکم اور کنج ہردے روگوں کے بیان میں جو جو گھرت اور کشار بتائے گئے ہیں۔ وہ سب بھی استعمال میں لائے جا سکتے ہیں۔

دیگر۔ شلاجیت۔ پارساتن اور دھیا تے میں بتائی ہوئی برہم رساتن اور آملک اولیہہ۔ یا کھانسی کے علاج میں بیان کیا ہوا اگست اولیہہ بھی کنج ہردے روگوں میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔

شول والے ہردے روگ کا علاج - جس شخص کو کھانا کھانے کے وقت سخت درد ہوتا ہو۔ اور کھانا ہضم ہونے کے وقت درد کم ہو جائے۔ اور کھانا ہضم ہو چکنے پر درد بالکل مٹ جائے۔ ایسے مریض کو کٹھ۔ وائبڑنگ۔ سیندھا نمک۔ سونچر نمک۔ دیودارو۔ اور اتیس کا چورن گرم پانی کے ساتھ دینا چاہئے۔

شول کے لئے ویرچن - جس مریض کو کھانے کے ہضم ہو جانے کے بعد درد کثرت سے ہوتا ہے۔ اسے سنہہ لاکر سنبل اور ملوٹ سے ہلکا اجوا سہل

دینا چاہئے۔

اور جسے کھانے کے ہضم ہوتے وقت درد زیادہ ہو۔ اسے مسہل ویریچن[1] دینا چاہئے۔

لیکن جسے ہمیشہ ہی درد رہتا ہے۔ اسے تیز مرول ویریچن[2] دیں۔

وایو کا اخراج ۔ عموماً ایسا ہوتا ہے کہ وایو کا راستہ رُک جاتا ہے۔ اور آم آنتوں میں چپک کر جاتی ہے۔ ایسی حالت میں ضرورت کے مطابق مسہل دیکر اندرونی صفائی کرنی چاہئے۔ یا فاقہ کرا کے یا ہاضم ادویات دیکر وایو کو نکالنا چاہئے۔

کرمج ہردے روگ کا علاج ۔ کرمج ہردے روگ میں سب قسم کی کرموں کو ہلاک کرنے والی ادویات استعمال میں لانی چاہئیں۔

ترشنا روگ (پیاس) کا علاج ۔ سب قسم کے ترشنا روگوں میں عموماً وات اور پت کو دور کرنے والی تدابیر عمل میں لائی جاتی ہیں۔ جیسے

---

[1] داکھ۔ دواوڑنگ۔ کھجور۔ فالسہ۔ املتاس۔ آملہ۔ ہرڑ۔ بہیڑا۔ کمپیل۔ موشا۔ ہرنی۔ کھیرا۔ دنتی۔ نیلنی۔ بیر اور پیلو سے جو ویریچن دیا جاتا ہے اُسے مِردل ویریچن کہتے ہیں۔

[2] ستلا۔ سنکھنی۔ دنتی۔ دردنتی۔ گری کرنکا۔ ترُبد۔ ترُبد سیاہ۔ اڈکیریہ اور ہاکمریہ۔ کھرنی۔ ورہدارک۔ اندرائن۔ کھپ گھشی۔ سفید اپراجتا۔ اور سورو کی جڑوں سے جو مسہل دیا جاتا ہے۔ اسے تیکشن مرول ویریچن کہتے ہیں۔

ٹھنڈا آسمانی پانی شہد ملا کر پئیں یا صاف زمین کا پانی بھی شہد ملا کر پینے سے آسمانی پانی کا سا ہی مفید ہوتا ہے۔

یا مٹی کے ڈھیلے، ٹھیکرے، اور ریت وغیرہ کو گرم کر کے بجھایا ہوا پانی ٹھنڈا ہونے پر کھانڈ ملا کر پئیں۔

یا ترنج مقل کے ساتھ پکایا ہوا پانی پینے میں ایسا ہی مفید ہے۔

یا خالی پانی ہی پینا چاہیے۔

یا دھان کی کھیلوں کے ستوؤں سے بنایا ہوا منتھ پیاس بجھانے کے لئے اچھا ہوتا ہے۔

یا کچھ جو پیس کر کھانڈ اور شہد ملا کر ٹھنڈا اوشیہ استعمال کرنا مفید ہوتا ہے۔

یا شالی چاول ڈنہامت پرانے کودوں کا یا اگو کھانڈ اور شہد ملا کر استعمال کرنا چاہیے۔

یا ٹھنڈی تاثیر والی ادویات سے بنایا ہوا ٹھنڈا کھانا مفید ہوتا ہے۔

یا مریض کو ٹھنڈے پانی سے نہلا کر دودھ، کھانڈ اور شہد کے ساتھ کھانا کھلائیں۔

یا جنگلی جانوروں کے مانس رس میں تھوڑی سی کھٹائی اور سیندھا نمک ڈال کر گھی میں سمبھراش کے ساتھ مریض کو کھانا کھلانا چاہیے۔

یا جیونیہ گن کی ادویات سے پکایا ہوا روگ یا سوروغنے کا یوش پینا مفید ہوتا ہے۔

یا چندن وغیرہ سرد تاثیر والی ادویات کے ساتھ پکائے ہوئے کھشیر گھرت کی نسوار مفید ہوتی ہے۔

یا سوتر ستھان میں بیان کئے ہوئے روپن گنڈوش کو منہ میں رکھنا چاہیے۔

نیز دادہ جوڑ کے علاج میں بتاتے ہوئے پیسوں کا کھانا بھی مفید ہوتا ہے۔
اور فراررل۔ آرام کرنا۔ نیز بڑے بڑے ندی نالوں۔ دریاؤں۔ تالابوں اور
سمندروں کا دیکھنا اور نکی یاد کرنا بھی مفید ہوتا ہے۔

واتج ترشا کا علاج۔ واتج ترشا کے لئے گڑ ملا دہی۔ مدھمن کرنیوالے
پینڈ سے ماش رس۔ اور وداری آدی گن کی ادویات کا کاڑھا پینا چاہئے۔

پتج ترشا کا علاج۔ پتج ترشا کے لئے پکے ہوئے گوروں کا رس۔ یا ان کا
کاڑھا یا ہم مصری ملا کر پینا مفید ہوتا ہے۔
اسیطرح سارواآدی گن کی ادویات کا رس۔ کاڑھا یا ہم مصری ملا کر پینا
چاہئے۔
یا تذروں وشٹ ٹھنڈی تاثیر والی ادویات کا شیت کشائے کھانڈ اور
شہد ملا کر پینا چاہئے۔
اسیطرح داکھ وغیرہ میٹھے رسوں والی ادویات کا کاڑھا یا بڑ وغیرہ شیر درخت
شیت کشائے کھانڈ اور شہد ملا کر نوش کریں۔
یا بجرا کیشر۔ بڑ اور بیت کے پتے۔ کش اور کانس کی جڑ ہیں۔ اور مٹی کو پانی
میں پکا کر یہ پانی پینے کو دیں۔
یا بخار کے علاج میں بیان کیا ہوا اور اکھش آدی پھانٹ یا رکت پت میں
بیان کیا ہوا پنج سار شیت کشائے دینا چاہئے۔

کفج ترشا کا علاج۔ کفج ترشا میں نیم کے پتوں کا کاڑھا پی کر قے کرانی چاہئے
یا بل گری۔ ارہر۔ پنچ کول۔ اور دربھ پنچک سے پکایا ہوا پانی یا جو کی دال
کر پکایا ہوا پانی شہد اور کھانڈ ملا کر پینا مفید ہوتا ہے۔

یا زِنگسا ۔ نیول ۔ اور نیب کے پتے ڈال کر نمک کا پوش پینا چاہئے جس کا
بنا ہوا کھانا تیز کرتا ہے ۔ تیز سنگار ۔ اور تریب رضینی بھی اس مقصد کے لئے
اچھی تدابیر ہیں ۔

آمج اور سنپاتج پیاس کا علاج ۔ آم (کچے رس) سے پیدا ہونے
والی پیاس میں آم کو دور کرنے والی اور سنپات سے پیدا ہونے والی پیاس
میں سنپات کو دور کرنے والی تدابیر کام میں لانی چاہئیں ۔

اور ترکگی ۔ جلاپے کی تسل ۔ اور نیچ کے ذریعے یا ال بیت سے یا
گرم پانی سے یا دہی کے توڑے سے قے کرائیں ۔

ان آج ترشا کا علاج ۔ کھانے کی زیادتی کی وجہ سے پیدا شدہ پیاس کی
حالت میں وقت ۔ مزاج ۔ اور موافقت کا لحاظ رکھ کر گرم منڈ یا ٹھنڈا منتھ[1] دینا
چاہئے ۔

تکان سے پیدا شدہ پیاس کے دفعیہ کے لئے مانس رس یا کھانڈ
ملا کر شراب پلانا چاہئے ۔

دھوپ لگنے سے پیدا ہونے والی پیاس میں جو ستوں اور گھی
کے ستوؤں کا منتھ کھانڈ ملا کر کھانا چاہئے ۔ اور تلوں کو پیس کر کانجی ملا کر
جسم پر لیپ کریں ۔

ٹھنڈے پانی میں نہانے سے پیدا شدہ پیاس کے دفعیہ کے

---

[1] گھی ملا کر ٹھنڈے پانی میں گھلے ہوئے نہ بہت پتلے اور نہ بہت گاڑھے
ستو منتھ کہلاتے ہیں ۔

لئے شراب یا گڑ کا شربت پینا چاہئے۔

شراب کی وجہ سے پیدا ہونے والی پیاس کے دفعیے کے لئے لینیا کو ہلا کر نصف پانی ملی ہوئی شراب جس میں کھٹا ئی اور نمک بھی ملا ہو۔ پلائیں۔

سینہ کے پھٹنے سے حرارت ہاضمہ کے تیز ہو جانے پر پیدا ہونے والی پیاس کے دفعیے کے لئے معمولی ٹھنڈا پانی ہی مفید ہوتا ہے۔

سینہ کے ہضم نہ ہونے پر جو پیاس لگتی ہے۔ اس کے دفعیے کے لئے گرم پانی پینا چاہئے۔

سینہ ہضم ہو جانے پر جو پیاس لگتی ہے۔ اس کے دفعیے کے لئے منڈ پینا چاہئے۔

مرغن غذا کھانے سے پیدا ہونے والی پیاس کو شانہ کے لئے گڑ کا شربت پینا مفید ہوتا ہے۔

ثقیل غذا کے کھانے سے پیدا ہونے والی پیاس کے دفعیے کے لئے شکم سیر ہو کر گرم پانی پی کر قے کر ڈالیں۔

گھٹنے کی وجہ سے لگنے والی پیاس کے دفعیہ کے لئے ورنگھن ادویات مفید ہوتی ہیں۔

لاغر شخص کی پیاس۔ لاغر، کمزور اور روکھے اشخاص کی پیاس میں بکری کا دودھ یا بکری کا مانس رس مفید ہوتا ہے۔

اور دھوات کی وجہ سے پیدا شدہ پیاس میں گھٹنے اور کھانسی کو دور کرنے والی ادویات کے ساتھ لاجا یا [illegible] دودھ اور مانس رس پینا چاہئے۔

کسی دوسری بیماری کی وجہ سے پیدا ہونے والی پیاس میں کھانڈ اور شہد ملا کر دھانیا ہو (کانجی) پینا چاہئے۔ اور اس مرض کے دفعیے کے لئے جو جو تدابیر بیان کی گئی ہیں۔ وہ بھی اس پیاس کے دفعیے کے لئے مفید ہوتی ہیں۔ کیونکہ دوسری بیماری سے لاغر ہونے والے پیاسے شخص کو اگر پانی نہ ملے۔ تو یا تو وہ بہت جلد مر جاتا ہے۔ یا اسے کوئی بہت دیر تک رہنے والی بیماری آگھیرتی ہے اسلئے بہت جلدی سب سے پہلے موافق اغذیات۔ اشربات اور ادویات کے ذریعے پیاس کو دور کرنے کا فکر کرنا چاہئے۔ اسکے دور ہو جانے پر دوسرے امراض کا علاج بھی سہل ہو جاتا ہے۔

ساتواں ادھیائے

(مداتیہ چکتسا (شراب خوری سے پیدا ہونے والے امراض کا علاج))

مداتیہ روگوں میں جب دوش کی بیشی نظر آئے۔ پہلے اُسی کا علاج کرنا چاہئے اگر سب دوشوں کا بگاڑ ایک سا ہو۔ تو کف استھان اور پربک علاج کریں۔

مداتیہ روگوں میں پہلے کف کی زیادتی ہوتی ہے۔ پھر صفرا تھوڑے عرصے کے بعد وات بہت بھی بڑھ جاتے ہیں۔ اسلئے پہلے کف کے مطابق علاج کرنا چاہئے

مداتیہ روگوں کا شراب سے علاج۔ تھوڑی۔ غلط یا زیادہ مقدار میں شراب کے پینے سے جو امراض پیدا ہوتی ہیں۔ وہ بھی شراب کے ٹھیک مقدار میں نوش کرنے سے دور ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ اپنے خواص میں شراب زہر سے مشابہت

رکھتا ہے۔

اس پر یہ اعتراض ہو سکتا ہے۔ کہ جب زہر اور شراب آپس میں مشابہت رکھتے ہیں۔ تو جس طرح ایک زہر کے اثر کو دور کرنے کے لئے دوسرا زہر استعمال کیا جاتا ہے۔ ویسے ہی ایک قسم کے شراب سے پیدا ہونیوالی بیماری دوسری قسم کے شراب سے رفع ہونی چاہئے۔

اسکا جواب یہ ہے۔ کہ زہر کے دسوں خواص نہایت تیز ہوتے ہیں۔ اسلئے اُن کے دفعیہ کے لئے دوسرے زہر کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ اپنی طاقت سے دور نہیں ہو سکتے لیکن شراب کے دسوں خواص بہت ہلکے ہوتے ہیں۔ اسلئے ان کے دفعیہ کے لئے دوسری قسم کے شراب کی ضرورت نہیں ہوتی۔

دوہی پوریک شرابخور۔ تیز۔ گرم۔ مقدار سے بڑھکر اور ال ودائی (رکھنی چلن والے) شراب کے پینے سے کھانے کا رس مرطوب ہو کر جل کر اور کھاری ہو کر تی پیاس۔ غفلت۔ بے ہوشی۔ مدہوشی جبن اور سر چکرانے وغیرہ کی جیسی شکایات کو پیدا کرتا ہے۔ نیز کھانا کھانے کے سبب شراب سے تحریک یافتہ دوش وایو کے ذریعہ سروت سے بیچ بیچ رگ کر پیٹائی۔ ہڈیوں اور مفاصل میں جو تیز درد پیدا کرتے ہیں۔ یہ سب شکایات شراب پینے والے کو شراب ہضم ہوجانے شراب کی خواہش کم ہو جانے کے بعد مناسب اشیا کے ساتھ مقدار حسب ترکیب نوش کئے ہوئے شراب سے دور ہو جاتی ہیں۔

چونکہ کھاری اشیا کھٹائی سے ملتے ہی فوراً میٹھی ہو جاتی ہیں۔ اور شراب سب قسم کی ترش اشیاء میں سے افضل چیز ہے۔ اسلئے کھانے کے رس میں تیز و گرم خواص والے شراب کے پینے کی وجہ سے جو کھاری پن پیدا ہو جاتا ہے

وہ شراب کی ترشی کیوجہ سے فوراً مٹھاس میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے
کہ کھانے کے رس میں کھاری پن پیدا ہو جانے کیوجہ سے جو خرابیاں پیدا ہو
جاتی ہیں۔ وہ شراب کی کھٹاس سے فوراً دور ہو جاتی ہیں۔

مدایتہ خان میں بیان کئے ہوئے تیزی و گرمی وغیرہ خواص کے سبب
نیز دیہ روگ میں بتائی ہوئی ہاضم وغیرہ صفات کے باعث اور موافق مزاج
ہونے کی وجہ سے مدایتہ روگ کے لئے صرف شراب ہی ایسی دوائی ہے۔ جو تمام
دوشوں کو اعتدال پر لے آتی ہے۔

پانایتہ اوشدھ کا وقت۔ پانایتہ دوائی کا استعمال سات یا آٹھ روز
تک کرنا چاہئے۔ اس سے زیادہ عرصہ تک استعمال کرنے کی ضرورت نہیں ہے
کیونکہ اسی مدت میں غلط راستے پر پڑا ہوا شراب ہضم ہو جاتا ہے۔

اگر پانایتہ اوشدھ کے استعمال سے بھی بیماری زیادہ عرصہ تک رہے تو
مریض کو حسب مناسب اور حسب ضرورت دوائی دینی چاہئے۔

واتج مدایتہ کا علاج۔ واتج مدایتہ روگ میں پسے ہوئے چاولوں کا شراب
مندرجہ ذیل اشیاء (یا ان میں سے جتنی مل سکیں) کے ساتھ دینا چاہئے۔ جیسے
بجورا۔ امل بیت۔ بیر۔ انار۔ امرود۔ اجوائن۔ ہاؤبیر۔ زیرہ۔ ستر گٹا۔
سینڈھا نمک۔ سونچر نمک۔ بیت پتر نمک۔ ادرک۔ شول کا ماس۔ ہرن
کا ماس۔ اور گھی ملے ستو۔ ان سب کو ملا لیں۔

یا گرم۔ مرغ۔ ترش اور نمکین مسالے والے ماس مفید ہوتے ہیں۔

یا امجد اور آٹے کے ساتھ پکائے ہوئے راگ اور کھانڈو مفید ہوتے
ہیں۔ علی ہذا القیاس گیہوں اور اگندے بنے ہوئے انواع و اقسام کے کھانے بھی

جو روچی بڑھانے والے اور نرم نرم ہوں اچھے ہوتے ہیں۔

یا آبِ انگور کا - آبِ انار - کشمش اور ماش وغیرہ والے خوشبودار - نمکین - ٹھنڈے - اور صاف شفاف وارونی شراب مفید ہوتے ہیں۔

انار کا رس - کھجور پنج مول کا کاڑھا - سونٹھ اور دھنیا کا کاڑھا - دہی کا شربت - کھٹی کانجی - نرم مالش - اُبٹنا اور خشک - موٹے کپڑوں کا اوڑھنا - اگ کی دھوپ کا بکثرت استعمال - اگر اور کنگم کا لیپ - یہ سب مفید تدابیر ہیں۔

خوبصورت چھاتیوں - پنڈلیوں اور کمر والی نازنین عورتوں سے جن کا جسم جوانی کی مستی سے گرم ہو رہا ہو - اور جن کی بغل گیری سرور افزا ہو جسم پر مالش کرانا بھی پنج مداتیہ کا مفید علاج ہے۔

پنج مداتیہ کا علاج - پنج مداتیہ میں بہت سا پانی ملا کر شراب پلانا چاہیئے اس میں شہد - انار - کھجور - کمرخ - کشمش - اور میٹھے فالسوں کے رس بھی ملائے جا سکتے ہیں۔

یا مصری اور دھان کے ستو ملا کر ٹھنڈا پانی دینا چاہیے۔

یا مشک ونگ کی اشیا کا کاڑھا اور شہد ملا کر شراب پلانا چاہیے۔

غذا - خرگوش - بکرے - ہرن - اور تیتر کے ماس کے ساتھ یا مٹر - مونگ - آملہ - پٹول اور انار کے جوش کے ساتھ شالی چاول اور ساٹھی چاولوں کا بھات کھانا چاہیئے۔

پنج مداتیہ میں قے کرانا - اس مداتیہ روگ کے اپنے مقام سے ہٹے ہوئے کف اور پت کو جسے پیاس اور جلن کا غلبہ ہو - قے کے ذریعے خارج کرنے کے مقصد سے ٹھنڈے پانی اور زیادہ مقدار میں گنے کا رس ملا ہوا شراب یا

داکھ کا رس پلانا چاہئے۔ اس کے بعد لٹے چپیا وغیرہ پلائیں۔ تو اس کی حرارت اضافہ بڑھ جاتی ہے۔ اور باقیماندہ دوش والا کھانا ہضم ہو جاتا ہے۔

کھانسی والے پتج مدایتہ کا علاج۔ پتج مدایتہ میں جبکہ کھانسی کے ساتھ خون بھی آتا ہو۔ پسلیوں اور چھاتیوں کے مقام میں درد ہوتا ہو۔ پیاس جلن دل اور چھاتی میں بے قراری ہو۔ تو گلو۔ علیحدہ ہوتا۔

یا پٹول کے رس میں ادرک ڈال کر دینا چاہئے۔ اور غذا کے لئے تیتر کا ماس کھلانا اچھا ہوتا ہے۔

وات پت کے غلبے کا علاج۔ مدایتہ روگ میں اگر پیاس کا غلبہ ہو۔ تو داکھ کا رس ٹھنڈا ہی پلانا چاہئے۔ اس سے دوش خارج ہو جاتے ہیں۔ جب یہ داکھ کا رس ہضم ہو جائے۔ تو شحاس اور ترشی کے ساتھ یا بکرے کے ماس رس کے ساتھ کھانا کھلائیں۔

یا زیادہ مقدار میں پانی ملا کر ایسا شراب پلائیں۔ جس سے معدا میں کوئی خرابی نہ آنے پائے۔

یا موتھا۔ انار۔ اور دھان کی کھیلوں کا کاڑھا یا شال پرنی کا کاڑھا یا پٹول اور کنول کند کا کاڑھا یا سرد ٹھنڈا پانی پلانا چاہئے۔

جل دھاتو کی کمیتا کا علاج۔ شراب خوری کی کثرت سے اگر جسم کا جل دھاتو زائل ہو گئی ہو۔ اور تیج دھاتو بڑھ گیا ہو۔ نیز گلا۔ حلق اور ہونٹ سوکھ رہے ہوں۔ نیز مریض زبان کو باہر نکال کر ادھر ادھر کروٹیں بدلتا ہوا تڑپ رہا ہو۔ اسے شکم سیر ہو کر ہوا پانی پلانا چاہئے۔ جو نیم شب کی ٹھنڈی ہوا کے جھکوروں سے ٹھنڈا ہو رہا ہو۔

مکھ لیپ - بیر - انار - وڈ مکشا ل - چکریکا اور چوکا کا رس لیکر ان کو منہ پر لیپ کرنے سے پیاس ورزمنٹ جاتی ہے -

دیگر تدبیر - شراب کی گرمی چہرے میں پہنچ کر اور پت رکت سے ملکر سخت جلن پیدا کردیتی ہے - ایسی صورت میں نہایت ٹھنڈے معالجات عمل میں لانا چاہئیں - اگر پھر بھی جلن دور نہ ہو - تو مریض کو ماس کسب پلاکر اسکی روہنی نامی رگ کا فصد کھولیں -

کف کے غلبے والے مدایتہ روگ کا علاج - کف کے غلبے والے مدایتہ روگ کو قے اور فاقہ کشی کے ذریعے سے دور کرنے کی تدبیر عمل میں لائیں -

نیز سونٹھ - شال پرنی - مستھران - اور وڈنگا میں سے کسی ایک کا کاڑھا پلائیں -

دیگر - آم سے خالی مدایتہ روگ کو بھوک لگنے پر مناسب وقت میں بہت سا شہد ملا ہوا شرکا اور یا بار و وریک مدیہ پلائیں -

یا رو کھے ترپن - اجوائن اور سونٹھ ملا ہوا پانی اور ارشٹ یا سیدھو پلائیں -

غذا - اس مرض میں غذا تھوڑی اور ہلکی دینی چاہئے - جو جَو اور گیہوں سے تیار کی گئی ہو - اور اس کے ساتھ گرم - کھٹے چرپرے اور کڑوے رس تیز تھوڑا سا گھی ڈال کر تیار کیا ہوا کلتھی کا یوش بھی دینا چاہئے -

یا سوکھی مولی کے یوش کے ساتھ یا بکرے یا کسی دوسرے جنگلی جانور کے ماس رس کے ساتھ املبیت - وڈ مکشا ل - پٹول اور ترکشا ملاکر جَو اور گیہوں کے پدارتھ کھلائیں -

سونٹھ بمقدار کثیر - مرچ - اور سبز ادرک کی ہھانکیں ڈال کر - بجورے کا رس وغیرہ کھٹائیاں ملاکر اور گھی وغیرہ چکنائیوں میں اس طرح سے بھون کر کہ پانی سوکھ

جائے۔ نیز کریلے۔ اور کروندا وغیرہ بہت سے مشتہی سالن ملا کر اور اول الذکر شمول
قسم کے نمک ڈال کر انواع واقسام سے پکائے ہوئے ماس کے پارچے کھا کر اوپر سے
تھوڑا تھوڑا شراب پی لینا چاہیے۔

کف کے غلبے والے مدایتہ روگ کیلئے اشٹانگ لون۔ کھانڈ۔ سونچل نمک
زیرہ سیاہ۔ املی۔ اور امل بیت۔ ہر ایک ایک حصہ۔ دارچینی۔ الائچی۔ اور مرچ
سیاہ ہر ایک لشق نصف حصہ کف کے غلبے والے مدایتہ روگ میں استعمال
کرنا چاہیے۔ یہ اشٹانگ لون کہلاتا ہے۔ یہ سروتوں کو کھول دیتا اور حرارت
اشتہا کو بڑھاتا ہے۔

روکھا اور گرم آب۔ گوشت دور کرنا۔ غسل۔ خوراک۔ فاقہ کشی اور کامنی استریوں
کی بغل گیری نیز جب ترکیب شب بیداری یہ تدابیر کف مدایتہ روگ کو دور کر دیتی ہیں۔

سنپاتج مدایتہ روگ کا علاج۔ الگ الگ دوشوں سے پیدا ہونے والے
مدایتہ روگوں کے جو معالجات پہلے بیان کئے جا چکے ہیں۔ ان کے مطابق مریض
کے دوش اور طاقت کا لحاظ کر کے دسوں قسم کے سنپاتج مدایتہ روگوں کا علاج
کرنا چاہیے۔

مشتہی پانک۔ دارچینی۔ ناگ کیسر۔ پیپل۔ مرچ سیاہ۔ زیرہ سیاہ۔ دھنیا
فالسہ۔ ملٹھی۔ ساٹھی۔ اور دیودار۔ سب کو گھونٹ کر چھان لیں۔ پھر کھانڈ
اور کیتھہ کا رس ملا کر کافور سے خوشبودار بنا کر مریض کو پلائیں۔ تو سب قسم کے
مدایتہ روگوں کو فائدہ پہنچتا ہے۔ اور کھانے کی خواہش پیدا ہو جاتی ہے۔ نیز
ہاضمے کی طاقت بڑھ جاتی ہے۔

راحت بخش تدابیر۔ شراب من کو بے قرار اور جسم کو تکلیف پہنچائے بغیر کیسے ہی

نہیں کرسکتا۔ اسلئے مدانیہ روگوں میں راحت بخش تدابیر کا عمل میں لانا مفید ہوتا ہے

مدانیہ کے لئے دودھ سنشودھن (دودھ کی صفائی) اور سنشمن (دافع مرض)
تدابیر کے عمل میں لا چکنے کے باوجود اگر شراب کی خرابی دور نہ ہو۔ تو شراب سے کف
کے جل کر زائل ہوجانے اور قلیل سی لاغری ہوجانے سے وات پت بڑھ جاتا
ہے۔ ایسے مریض کے لئے دودھ ہی سب سے اچھی چیز ہے۔ جیسے موسم گرما سے
جلے ہوئے درخت کے لئے بارش مفید ہوتی ہے۔

دودھ میں اوج دھاتو کے سے خواص پائے جاتے ہیں۔ جو شراب کے خواص
کے متضاد ہوتے ہیں۔ اسلئے دودھ شراب کی وجہ سے لاغر ہونے والے مریض کی
زائل شدہ اوج دھاتو کو بہت جلد تروتازہ کر دیتا ہے۔ پس شراب کی وجہ سے
پیدا ہونے والی لاغری میں دودھ کا استعمال ہی سب سے اچھا ہوتا ہے۔

جب دودھ سے مدانیہ روگ دور ہوجائے۔ اور جسم میں طاقت آجائے
تو دودھ پینا چھوڑ دینا چاہئے۔ اور تھوڑا تھوڑا شراب پینا شروع کردیں۔ تاکہ
پرمیش گھٹنے سے ہونے والے اور دھونس سے ہونے والے امراض نہ پیدا ہوجائیں
اگر پرمیش گھٹنے اور دھونس سے پیدا ہونے والے امراض نمایاں ہوجائیں۔ تو گھی۔ دودھ
ورنگھن (موٹا کرنے والی) ادویات۔ بستی (حقنہ) مالش۔ اُبٹنا۔ غسل اور وات
کو دور کرنے والی اغذیات و شربات کا استعمال کرنا چاہئے۔

اگر ٹھیک ترکیب کے مطابق شراب پیا جائے۔ تو مدانیہ روگ پیدا نہیں ہوسکتے
اسلئے شراب کے ان نسخوں کا بیان کیا جاتا ہے۔ جو بالکل بے ضرر اور راحت بخش ہیں۔

شراب کے فوائد۔ جو شراب انسانی کممس کے تیج و جلال کے قیام کا باعث ہے۔

جس شراب سے سرسوتی کا اُتساہ (استقلال) - اندر کا تیج اور شنوجی
کی عظمت قائم ہے - جو شراب کام دیو کی زندگی اور بل بھدر کا پرشاد ہے
جو سوترامنی یگیہ میں برہمن کے منتر اور ہون کی آگ میں پڑتی ہے - جو دیوتاؤں اور
اسُروں کے چھا ساگر (سمندر) کو بلونے سے تمام ادویات، لکشمی - چندرماں -
اور امرت (آبحیات) کے ساتھ پیدا ہوئی تھی - جو سرا - مدھو - مادھوی - میریہ
سیدھو - گوڑ - اور آسو وغیرہ کئی شکلوں میں جلوہ نما ہو کر بھی اپنی مست کر دینے
والی طاقت کو نہیں چھوڑتی - جس کے پینے سے آہو چشم نوجوان عورتیں صحیح معنوں کی
ولاسنی بن جاتی ہیں - جسے پی کر گل رُخ نوخیز استریاں مستی میں چور کر کام سے ترپتی
ہوئے ہوئے منیوں کے چت کو بھی کہیں سے کہیں لیجاتی ہیں - جو ترچھی چتون سے
مغرور نازنینوں کے من کو خوش کر کے مرد و عورت دونوں کو راحت بخشتی ہے - جس کا
ذائقہ چکھ کر آدمی میدانِ جنگ میں اپنی جان سے بے پرواہ ہو کر لڑتا ہے - اور
اس کی بہادری اور جوانمردی کو دیکھ دیکھ کر اپسرائیں خوش ہوتی ہیں - جسے کئی طرح
سے اور جس کی مختلف اقسام کو مدتوں سے استعمال کرتا ہوا بھی سرور کی کثرت کی وجہ
سے آدمی ہر روز اس طرح سے نوش کرتا ہے - گویا اس نے آج ہی پہلی مرتبہ
چکھا ہے - جس کے دیکھتے ہی رنج و الم اور خوف و خطر مغلوب ہو جاتے ہیں - جس کے
اندر چلے جانے سے اندر کا سکھ بھی ہیچ معلوم ہوتا ہے - جس کے سرور کی کیفیت
بیان سے باہر ہے - اور جو صرف خود پی کر ہی معلوم ہو سکتا ہے - جو اہل الذکر
مختلف اطوار سے نوش کئے جانے پر پران پیاری کا پیار حاصل کر سکتی ہے جس کی
وجہ سے شرابی کی جان پیاری کو نہایت راحت نصیب ہوتی ہے - جو شراب
اُلفت مجسم اور شہوت مجسم ہے - جو بانی ہے - جو تروتازگی ہے - اور دیوتا سوا

گندھرب بکیش۔ راکھش اور انسان جن کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ایسی شراب ترکیب کے مطابق اپنی اشخاص کو پینی چاہئیے۔ جنہیں شاستر نے اس کے پینے کا مستحق ٹھہرایا ہے۔

وِدھی پوربک (ترکیب کے مطابق) شراب خوری کے فوائد۔ میدا۔ وات اور کف کی خرابیوں کی وجہ سے جو مہلک امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ وہ ودھی پوربک شراب خوری کے بغیر دُور نہیں ہوتے۔

جسم کی ایک ایسی حالت بھی ہوتی ہے۔ جس میں شراب خوری بالکل منع ہے لیکن اس حالت میں بھی مختلف قسم کی ادویات سے مرکب کی ہوئی نگد نامی شراب کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔ ٹھیک طور پر پکایا ہوا آذوپ اور جنگل جانوروں کا گوشت شراب کے بغیر ہضم نہیں ہو سکتا۔

مہلک وات کی بیماریوں کو دُور کرنے والا لہسن بھی گوشت اور شراب کے بغیر اپنا فائدہ نہیں دکھا سکتا۔

گھرسے گڑھے ہوئے سُلیوں کے نکالنے، بشستر کرم، کھشار کرم اور اگنی کرم ان ودھیوں میں اگر شراب پیا ہو، مریض نہایت آسانی سے برداشت کرتا ہے شراب کے برابر حرارت یا ہنر کو بڑھانے والی۔ کھانے کی رغبت پیدا کرنے والی۔ رنج اور تکان کو دور کرنے والی۔ نیز صحت۔ طاقت اور تروتازگی دینے والی کوئی بھی چیز نہیں ہے۔

شراب زندگی کا محافظ ہے۔ اسلئے عقلمندوں کو چاہیئے۔ کہ ہمیشہ ایسے پیتے رہیں۔ یہ آشرت اور اپ آشرت دونوں کے لئے مفید ہے اور دھرم سادھن کا سب سے اعلیٰ ذریعہ ہے۔

شرابخوری کی ترکیب۔ نہا دھو کر دیوتا۔ برہمن اور بزرگوں کو پرنام کر کے نیز تمام آدمیوں
کے کھانے پینے کا بندوبست کر کے کھانا کھانے کے کمرے کے متصل کافور اور خس کے
پانی سے چھڑکاؤ کی ہوئی جگہ پر شراب خوری کے لئے جائیں۔ جہاں کہ گدیلوں اور
تکیوں سے آراستہ پلنگ بچھا ہو۔ وہاں دوستوں۔ نوکروں اور نازنینوں کو
اردگرد بٹھا کر شراب نوشی کریں۔ اثنائے شراب نوشی میں کتھک مغنیاں اور
چارن (بھاٹ) اس کی تعریفیں اور حیرت خیز کارنامے گاتے رہیں۔ نیز وہاں رقص
سرود ہوتا ہو۔ باجے بج رہے ہوں۔ اور پردے چھپائے ہوئے ہوں۔ شراب پینے
کے باسن جواہرات سے جڑے ہونے چاہئیں۔ اور انواع و اقسام کے اعلیٰ
ریشمی کپڑے پہنے۔ رسیلی شیریں کے دل کو چھین لینے والی۔ اور آہو چشم نازک
اندام حسین عورتیں اس مقام کو رونق دے رہی ہوں۔ جن کی خوبصورتی کا بیان نہ
ہو سکے۔ جن کی چھاتیاں گدرائی ہوئی ہوں اور سرین بہت بھاری ہوں۔
جن کا من الشعور کے خوف سے ہمبستری کے قابل نہ ہو سکنے کے سبب بیقرار
ہو رہا ہو۔ جن کا دیدار نوجوانوں کے دلوں پر جادو کا سا اثر کرتا ہو۔ اور جو جوانی
کے نشے میں مست ہو کر ادھر ادھر گھوم رہی ہوں۔ تازہ اور کنول کے غنچے
تکیوں سے سرد کیا ہوا شراب صرف دیکھنے ہی سے جذبۂ شہوت کو بھڑکا
دیتا ہے۔ تو اس کے پینے والے کے چت کا تو پھر کیا کہنا ہے۔

آم کے رس وغیرہ سے خوشبودار بنایا ہوا۔ کھلے ہوئے چنبیلی
کے پھولوں والا پیالہ اور سیب کے برتنوں میں بھرا۔ ہری لتا ہوا اور کام دیو
کی مانند خوشنما شراب پینے کے لئے سامنے رکھ لیا جانا چاہئے۔

شراب نوشی سے پہلے کالیسادی چرن یا بلادی چرن یا رسانن

سے بیان میں لکھا ہوا اوستھا کو قائم رکھنے والا چورن کھا کر صاف کی ہوئی زمین پر شراب نوشی کا مستحق شخص وید وغیرہ کے نام پر پانی والا شراب گرا کے ہوش و حواس کو قائم کرکے کلی اور مشتی کر چھوڑ کر مناسب معالجات سمیت تمام اسباب جمع کرے۔

پھر کھلے ہوئے سفید کنولوں کو حقیر سمجھنے والی آنکھوں سے رونق پائے ہوئے اور کاماتمنی کی مانند خوشنما شراب کا نوش کرے۔

اوپر بیان کی ہوئی تدبیر سے شراب کے دو پیالے پی کر تمام مہمانوں کی عزت کرکے کھانا کھانے کے کمرے میں جا کر وید کے سامنے مانس۔ دال چاول گھی اور ادرک وغیرہ کے ساتھ کھانا کھا کر سونچل نمک کے ساتھ دو تین پیالے پی لے۔ اور پھر رات کے وقت کامنی عورتوں کو خوش کرنے کے لئے تھوڑا سا شراب نوش کرے۔ جو نوجوان مرد خلوت میں دونوں بازو نازنین عورت کے گلے میں ڈال کر (جو بغل گیری کی وجہ سے پسینے سے تر ہو رہی ہو۔ نیز اس کی چھاتیاں دھڑک رہی ہوں) اور اسے گود میں بٹھا کر ایک گھونٹ شراب نہیں پیتا۔ اسے گرہست کے بھاری بوجھ کو اٹھا کر تکلیف جھیلنے کا کیا فائدہ ہے۔

محبوبہ کے خوبصورت مکھڑے اور جسم کے لمس سے زیادہ خوشگوار خوشبودار اسنگروپ ڈالے مدھم راگ منی کے سے شراب کو پی کر سو رہنا چاہئے۔ رتی کریا (جماع) کے بعد پھر شراب پینا ٹھیک نہیں ہے۔ کیونکہ اس حالت میں تھوڑا سا شراب پی کر بھی نشہ آ جاتا ہے۔ جس سے اوج دھاتو زائل ہو جاتا ہے۔ اسلئے اوج کو زائل کرنے والی شراب سے بچنا چاہئے۔ اور جماع کی تکان کو دور کرنے کے لئے سو جانا چاہئے۔

جو شخص مندرجہ بالا ترکیب کے مطابق شراب نوشی کرتا ہے۔ وہ دھرم۔ ارتھ اور کام سے کبھی محروم نہیں ہوتا۔ بلکہ اس فانی دنیا کی سب سے اعلیٰ راحت کو حاصل کر لیتا ہے۔ ایسی نوشی سے دیوتا خوش ہوتے اور اقبال بڑھاتے ہیں۔

دولت کے ہوتے جو شخص شراب نوشی نہیں کرتا۔ اُسے مصیبت کے وقت دولت کے ضائع ہو جانے کا غم آگ کی طرح جلاتا رہتا ہے۔

شراب کے سوائے دیگر سامان عیش سے لطف اٹھانے والا شخص مذمت کا مستحق ہوتا ہے۔ کیسے تو برہما نے صرف دولت کی حفاظت کے لئے ہی پیدا کیا ہے۔

اس لئے دیگر رشیوں میں غلطان اندریوں کی آزادی کو روک کر عمر کے مطابق شراب نوشی کرنی چاہئے۔

شراب نوشی کی یہ مندرجہ بالا ترکیب متمول اشخاص کیلئے ہے۔ لیکن جو لوگ دولت مند ہونا چاہتے ہیں۔ انہیں بھی اپنے جمع کئے ہوئے دھن میں سے حسب حیثیت اور حسب مقدار شراب نوشی کرنی چاہئے۔

لطافت میں جگہ آنے اور دل میں بے قراری پیدا ہونے سے پہلے ہی عقلمندوں کو چاہئے۔ کہ شراب کا پینا ترک کر دیں۔

وات کے غلبے میں شراب نوشی۔ وات کی زیادتی والے شخص کو چاہئے کہ مالش کرکے۔ اشنان کرکے۔ خوشنما کپڑے پہن کر۔ دھوپ لیکر۔ چندن وغیرہ کا لیپ کرکے اور گرم غذا کھا کر شراب پئے۔

پت کے غلبے میں شراب نوشی۔ پت کی زیادتی والے شخص کو چاہئے

کر چندن وغیرہ کا لیپ کرکے شیریں مدعن اور سرد تاثیر والی اغذیات کھا کر شراب نوشی کرے تو اس کے جسم میں شعلتا نہ ہونے پائیگی۔

کف کی کثرت میں شراب نوشی کی ترکیب۔ جس شخص کے جسم میں کف کا غلبہ ہو اُسے چاہیے۔ کہ گرم تدابیر کو عمل میں لاکر نمک اور مرچ ملا کر پکائے ہوئے جانگل جانوروں کے ماس کے ساتھ شراب نوشی کرے۔ نیز گیہوں اور جو کی روٹی کھائے۔

وات کے غلبے میں عموماً پشٹیک اور گوڑک شراب **پت کی کثرت میں** پانی اور شہد ملی ہوئی شراب اور **کف کی زیادتی میں** ماردویک۔ وارشٹ یا مادھو شراب پینی چاہیے۔

وقت شرابخوری۔ کف کے غلبے والے کو کھانا کھانے سے پہلے۔ پت کے غلبے والے کو کھانا کھانے کے بعد اور وات کے غلبے والے کو کھانا کھانے کے درمیان شراب پینی چاہیے اور جس شخص کے تینوں دوش درجۂ اعتدال پر ہوں وہ جب چاہے اسے پی سکتا ہے۔

وات پت کو دور کرنے کی تدبیر۔ مد اور سور چھا روگوں میں وات پت کو دور کرنے والا علاج کرنا چاہیے۔ لیکن مدہ۔ ما سور چھا۔ مد مقام میں پت کا خاص لحاظ رکھنا چاہیے۔

ان امراض کے لیے ٹھنڈے لیپ۔ جواہرات کا پہننا۔ ٹھنڈے پانی کا سیک۔ ٹھنڈے پنکھوں کی ہوا۔ کھانڈ۔ داکھ۔ گنا۔ کھجور۔ کھنبھاری پھل۔ اور شیریں ادویات کے ساتھ پکایا ہوا دودھ اور ماس رس۔ انار دانے کی کھٹائی ملا ہوا مونگ آدی یوش۔ شالی اور ساٹھی چاولوں کا بھات

جو۔ اُنماد (جنون) کے علاج میں بیان کیا ہوا کلیان گھرت۔ کوڑھ کے علاج میں بیان کیا ہوا مہا تکتک گھرت۔ راج یکشما کے علاج میں بتایا ہوا ایکشٹ پل گھرت۔ دودھ کے ساتھ چیتا۔ رسائن کی ترکیب کے مطابق پیپل اور شلاجیت نیز گھی، شہد اور کھانڈ کے ساتھ ملایا ہوا ترپھلا یہ سب اشیا مد روگ کے لئے مفید ہوتی ہیں۔

مستی کے مسلسل رہنے کا علاج۔ مد وغیرہ امراض میں مستی کا زور مسلسل رہنے کی صورت میں مریض کا منہ اور ناک ہاتھوں سے روک دینا چاہئے۔

یا اُسے عورت کا دودھ پلائیں۔ اور اسی دودھ کی نسوار دیں۔

یا بچ، پیپل اور مہوے کو شہد ملا کر چٹائیں۔

یا ذرالبحا شہد ملا کر چٹائیں یا ستھرآن شہد ملا کر چٹائیں۔

یا مرچ سیاہ، بہی کی گٹھلی کی گری، خس اور کیسر کو پانی میں گھوٹ کر پلائیں۔

یا آملے یا مہوے کے کاڑھے میں گھی پکا کر نوش کریں۔

مندرجہ صدر امراض میں دوش اور طاقت کا لحاظ رکھ کر مناسب علاج کرنا چاہئے۔

مد وغیرہ کے لئے تدابیر۔ مد روگ کے لئے پنچ کرم[1]، فصد کھلوانا، ستو اور سبھی کھیان۔ اور لذات کی خواہش کا عدم یہ سب تدابیر مفید ہوتی ہیں۔

مد اور مورچھا روگوں کے زیادہ طاقتور ہونے کی صورت میں سنیاس تک

---

[1] قے، مسہل، استھاپن وستی، انوواسن وستی اور نسوار یہ پانچوں قسم کی تدابیر پنچ کرم کہلاتی ہیں۔

میں بتائی ہوئی تکمیش نسیہ استعمال کرنی چاہیے۔
اور تشنج (زہر سے پیدا ہونے والے) مرورگ میں دافع زہر تدابیر عمل میں لائیں۔

سنیاس کا علاج — سنیاس روگ کے لیے تکمیش نسیہ (تیز نسوار) اور تکمیش انجن (تیز سرمہ) کا بہت جلد استعمال کرنا چاہیے۔ ناک میں ہوا ڈال دینا۔ ناخنوں کے بیچ میں سوئی چبھونا۔ بالوں کا کھینچنا۔ آگ سے جلانا۔ بچھوؤں سے کٹوانا۔ چرپرے اور کھٹے رسوں کا استعمال کرانا۔ اور جسم پر کینچ کی پھلی کا رگڑنا نہایت مفید تدابیر ہیں۔

جب ان تدابیر سے مریض کو ہوش آ جائے۔ تو اسے لہسن کا رس پلانا چاہیے اور بجھے سے گلسیری میں تریکٹ اور نمک ملا کر کھلائیں۔ نیز سروتوں (سوراخہائے جسم) کی صفائی کے لئے تیز اور گرم تاثیر والی اغذیات کھلائیں۔

حیرت پیدا کرنے والے افعال۔ دلکش اشیا کا دکھانا۔ دلچسپ باتیں سنانا، اور بلوکرانا۔ رسیلے گیت اور باجے سننا۔ ورزش کرانا۔ قے کرانا۔ مسہل دینا دھوم پان کرانا۔ اور فصد کھلوانا مانسیہ روگوں کے لئے یہ مفید تدابیر ہیں۔ ان سے مرض دوبارہ عائد نہیں ہو سکتا۔ مانسیہ روگی کے من کی حفاظت کرتے رہنا چاہیے۔ تاکہ پہلے دو حالت) واقع نہ ہونے پائے۔

ـــہ کسی چیز کے ٹکڑوں کے بیچ کا ذرہ ان کے ٹکڑوں کا کہر کہلاتا ہے۔

آٹھواں ادھیائے

بواسیر کا علاج

بواسیر کا اپریشن - سادھارن کال[1] میں جس دن آسمان بالکل صاف ہو۔ بواسیر کے مریض کو (جو زیادہ دُبلا نہ ہو گیا ہو۔ اور (استفراغ و اسہال کے ذریعے) جس کی اندرونی صفائی ہو چکی ہو۔ نیز جو وات کے خارج کرنے والی غذا کھا چکا ہو جو پانی اور مٹی سے پاک صاف ہو چکا ہو۔ جو سوستی واچن اور ہون کر چکا ہو۔ جو پاخانہ اور پیشاب سے فراغت حاصل کر چکا ہو۔ اور جو درد سے بری ہو) چارپائی یا میز پر یا کسی دوسرے شخص کی گود میں ایسے طور سے لٹا دیں۔ کہ اُس کے جسم کا اوپر کا حصہ کسی قدر اُٹھا ہوا ہو۔ اور [illegible] کا سوراخ سورج کی روشنی میں ہو۔ نیز کمر کا حصہ بھی اونچا رہے۔ [illegible] بعد ایک پٹی سے مریض کے پاؤں اور گردن کو باندھ دیں [illegible] نوکر سے پکڑوا رکھیں۔ پھر مریض کی گُدا پر گھی چپڑ دیں۔ اس کے بعد "ارشو ینتر" کو گھی سے چپڑ کر اُس کی گُدا میں آہستہ آہستہ لگا دیں۔ اور پھر "ارشو ینتر" سے بواسیر کو دیکھ کر کپڑے سے لپٹی ہوئی سلائی [illegible] ترکیب کے مطابق بواسیر کے مسوں پر کھشار لگا کر جلا دیں [illegible] کو کھشار یا آگ سے جلا دیں)۔

اگر مریض طاقت ور ہو اور مسّے بھی بڑے بڑے ہوں۔ تو اوزار سے

[1] جیسے ورشا رتو اور بسنت رتو ہیں۔

کاٹ کر کھشار یا آگ سے جلا دیں۔ اس کے بعد تیروں کو ہٹا کر گُدا اور جانگھوں کو دھو کے چکنائی سے چپڑ دیں۔ اور مریض کو ایسے مکان میں لے جائیں جہاں ہوا نہ آ سکتی ہو۔ اس کے بعد گرم پانی وغیرہ تدابیر سے اُس کا علاج کریں۔ اس طرح سات سات روز کے بعد ایک ایک مسے کا اپریشن کریں۔ اور سب مسوں کو ایک دم نہ کاٹ دیں۔

جس مریض بواسیر کو بہت سے مسے ہوں۔ پہلے اُس کے دائیں طرف کے مسوں کا۔ پھر بائیں طرف کے مسوں کا اور بعد ازاں پچھلی طرف کے مسوں کا علاج کرنا چاہئے۔

مسوں کے اچھی طرح جلائے جانے کی علامات۔ جب ہوا بے روک ٹوک خارج ہونے لگے۔ کھانے کی خواہش پیدا ہو جائے۔ حرارت ہاضمہ تیز ہو جائے۔ صحت۔ رنگت اور طاقت عود کر آئیں۔ تو سمجھ لینا چاہئے کہ مسے اچھی طرح سے جلائے گئے ہیں۔

وستی شُول (درد مثانہ) کا علاج۔ مریض بواسیر کے اثنائے میں اگر مثانے میں درد ہوتا ہو۔ تو سانٹھ۔ کُٹھ۔ رال۔ سونف۔ اگر اور دیودار و کو باریک پیس کر ناف کے نیچے لیپ کریں۔

پاخانے اور پیشاب کے رُک جانے کا علاج۔ بواسیر میں پاخانے اور پیشاب کے رُک جانے کی حالت میں برنا۔ گورکھ منڈی۔ ارنڈ کی جڑ۔ گوکھرو۔ سانٹھ۔ زیرہ سیاہ۔ اور راسنا کے گرم گرم کاڑھے میں تیل ڈال کر پری تیک اور اُدُ کا ہن کے کام میں لائیں۔

یا وات کو دور کرنے والی ادویات کے ساتھ پکایا ہوا دودھ یا بلا تیل

پری شیک اور ادگاہن کے طور پر استعمال کریں۔

پاخانے کی قبض کو دور کرنے والا کھانا تاثیر دات کو دور کرنے والا اور حرارت ہاضمہ کو بڑھانے والا گھی یا تیل پینا بھی ایسی حالت میں مفید ہوتا ہے۔

جلائے جانے کے ناقابل مستوں کا علاج ۔ جلائے جانے کے ناقابل ۔ باہر کو نکلے ہوئے ۔ کف واتسے پیدا شدہ ۔ کھجلاہٹ ۔ کھجلی درد اور سوج والے گڈ گیلکوں (مستوں) کو بِل کی جڑھ ۔ چیتا ۔ جوکھار ۔ اور گڑ کے ساتھ پکائے ہوئے تیل کی مالش کر کے سنچن (سیراب) کریں۔

یا سانپ ۔ بلی ۔ اونٹ اور سوئر کی چربی سے اُن سب مستوں کو سنچن کریں۔ اس کے بعد پنڈ سوید یا ذرہ سوید کی ترکیب سے پسینہ دیں۔

یا گھی اور تیل ملائے ہوئے ستوؤں کا گولا بنا کر اُس سے پسینہ دیں۔

یا راسنا یا ہاؤبیر یا سہانجنا کے گولوں سے پسینہ دیں۔

دھواں دینا ۔ آک کی جڑھ ۔ شمی پتر ۔ انسانی بال ۔ سانپ کی کینچلی بلی کے چڑہ اور گھی کی دھونی دینے سے بواسیر کے مستوں کو بہت فائدہ ہوتا ہے۔

یا اسگندھ ۔ تُلسی ۔ کٹیری ۔ پیپل اور گھی کی ۔

فرداً فرداً دھونی دینا بھی بواسیر کے مستوں کے لئے مفید ہوتا ہے۔

یا ان سب ادویات کو ملا کر بھی اِن کی دھونی دی جا سکتی ہے۔

ورتی (بتی) ۔ جی مُوت کے بیج اور جی مُوت کے گودے کو کانجی میں پیس کر ہلکا لیپ کر کے سایہ میں خشک کریں۔ اور اس کی بتی بنا کر

گدا میں دے دیں۔ تو بواسیر کے مسے گر جاتے ہیں۔

یا جی موت کے بیج اور اُس کے گودے کو پیس کر اُس میں کھنشار ملائیں۔ بعد ازاں اس میں چرمٹھی۔ زمین کنہ اور کشمانڈ کے بیج پیس کر ملا دیں اور ان سب کی بتی بنا کر گدا میں داخل کریں۔ تو بھی بواسیر کے مسے گر جاتے ہیں۔

بواسیر کے لئے لیپ ۔ تھوہر کے دودھ میں ہلدی ملا کر لیپ کرنے سے بھی بواسیر کے مسے گر جاتے ہیں۔

یا مرغ کی بیٹھ۔ پیپل۔ ہلدی اور چرمٹھی کو گائے کے پیشاب میں پیس کر بواسیر کے مسوں پر لیپ کریں۔ تو مسے دور ہو جاتے ہیں۔

یا بیج کلماری۔ اُستخوانِ فیل۔ کاکڑا سینگی۔ بھانگ۔ گٹھ۔ بھلاوے کی گٹھلی۔ نیلا تھوتھا۔ سہانجنے کے بیج۔ مولی کے بیج۔ کنیر کے پتے۔ نیم کے پتے۔ بیلو کی جڑھ۔ بل گری اور ہینگ ان سب کا لیپ کرنے سے بھی مسے دور ہو جاتے ہیں۔

یا گنٹھ۔ مرچ کے بیجوں۔ پیپل۔ سینڈھا نمک۔ گڑ۔ آک کا دودھ تھوہر کا دودھ۔ اور تر پھلے کا لیپ بھی بواسیر کے مسوں کے دفعیہ کے لئے مفید چیز ہے۔

یا آک کے دودھ۔ تھوہر کے پتوں۔ تلکی۔ تو بنی کے پتوں اور سنچی کو تمبر کے پیشاب میں پیس کر لیپ کریں۔ تو بواسیر کے مسے دور ہو جاتے ہیں۔

انوواسنک لیپ ۔ انوواسن وستی۔ گرم لائق ادویات

یا پیپل وغیرہ ادویات کا لیپ کرنا بھی بواسیر کے مسّوں کے لئے مفید چیز ہے۔

مالش۔ اوپر لکھی وستیوں کی ادویات سے تیل پکا کر انہیں بواسیر میں مالش کے کام میں بھی لایا جا سکتا ہے۔

دھونی لیپ اور تیل کا فائدہ۔ دھونی۔ لیپ۔ اور تیل وغیرہ کے لگانے سے مسّوں میں کا بگڑا ہوا جمع شدہ خون خارج ہونے لگتا ہے۔ جس سے مریض کو راحت ملتی ہے۔

دیگر تدابیر سے مسّوں میں سے خون کا نکالنا۔ جو مسّے پھولے ہوئے اور سخت ہوں۔ اور اُن میں سے خون نہ نکلتا ہو۔ اُن میں سے جونکوں۔ اوزاروں۔ سوئی یا کُورچ نیتر کے ذریعے سے بار بار خون نکالتے رہنا چاہیئے۔

کیونکہ خون کے بگڑ جانے پر جب سرد۔ گرم۔ مرغن یا خشک کوئی بھی تدبیر کارگر نہیں ہو سکتی۔ تو خون کا نکالنا ہی بہتر ہوتا ہے۔

گنّورس[1]۔ گائے کے دودھ کا دہی یا تکر (مٹھا) بنا کر چیتا ملا کر پینے سے بواسیر کے مسّے دور ہو جاتے ہیں۔

یا اُس گنّورس کے ساتھ کھانا کھانے سے بواسیر کے مسّے گر جاتے ہیں۔

اغذیات و اشربات۔ کچنار کا چورن ملا کر مسّتے ہوئے دہی کا

[1] اشٹانگ ہردے کے بعض نسخوں میں گنّورس کی بجائے شتاور کا چورن لکھا ہے۔

نوش کرنا جس میں پانی نہ ملایا گیا ہو۔ مفید ہوتا ہے پھر مفید غذائیں ایسا کرنے سے بواسیر کی بیماری دور ہو جاتی ہے۔

دیگر تدبیر۔ ارش روگ میں اگر گدا میں سوج ہو جائے۔ سوئی چبھنے کا سا درد ہوتا ہو۔ اور حرارت ہاضمہ کمزور ہو گئی ہو۔ تو وایو گولہ کے علاج میں بیان کئے ہوئے ہنگوادی چورن کا استعمال کرنا چاہئے۔

یا بڑی ہرڑ کے چورن میں گڑ ملا کر **یا** ہرڑ۔ واوڑنگ۔ چیتا اور کڑاکی چھال کا چورن **یا** اندرجو۔ پیپل۔ چیتا۔ اور زمین کند بہ ترتیب ایک سے دوسرا ایک حصہ زیادہ ملے کر دہی کے مٹھے کے ساتھ نوش کریں۔ یا تینوں نمک۔ ترکٹ۔ ہینگ۔ اور اول بیت کا چورن گرم پانی کے ساتھ پھانکیں۔

یو شکتو۔ بل گری اور کیتھ ملا کر **یا** سونٹھ اور بڑ نمک ملا کر **یا** بھلاوے اور اجوائن ملا کر تکر ترپن کھلائیں۔

یا ہاؤبیر ہینگ اور چیتا دہی کے مٹھے کے ساتھ کھلائیں۔

یا ایک مہینے تک پیلو کے پھلوں کا تکمہ کے ساتھ استعمال کرائیں۔

یا ہر روز صرف یونیشٹ تکر نوش کرائیں۔ اور اناج کا کھانا ترک کرا دیں۔ تو بواسیر کا مرض دور ہو جاتا ہے۔

تکر (دہی کا مٹھا) جب مریض بواسیر کی حرارت ہاضمہ نہایت

۱؎ بڑ۔ سیندھا اور سونچل نمک۔

۲؎ دہی کے مٹھے میں ملے ہوئے جوؤں کے ستو تکر ترپن کہلاتے ہیں۔

کمزور ہو گئی ہو۔ تو صرف تکر (دہی کے مٹھے) کا پلانا ہی اچھا ہوتا ہے لیکن اناج کھانے کو نہ دینا چاہئے۔ سات دن۔ دس دن۔ پندرہ دن یا مہینہ بھر تک مریض کی طاقت۔ موسم اور مرض کی حالت کا لحاظ کر کے تکر پلاتے رہنا چاہئے۔

اگر مریض صرف تکر پر ہی گذر اوقات نہ کر سکے۔ تو اُسے شام کے وقت تکر میں دھان کی کھیلوں کے ستو ملا کر کھلا دیا کریں۔

یا تکر کے ہضم ہو جانے پر تکر کے ساتھ پکائی ہوئی پیپا میں سینہ حا نمک ڈال کر پلائیں اور اوپر سے تکر پی لیں۔

بعد ازاں تھوڑا گھی ڈال کر تکر کے ساتھ چاولوں کا بھات دینا چاہئے۔ یا مونگ وغیرہ کے یُوش یا مانس رس کے ساتھ مناسب مقدار میں شالی چاولوں کا بھات اور بہت سا تکر ملا کر کھانے کو دیں۔

معالج کو چاہئے۔ کہ مریض کے دوش کے غلبے۔ حرارت ہاضمہ اور طاقت جسمانی کو اچھی طرح سے دیکھ کر روکھش[1] تکر۔ اردھ[2] اُدھرت سنیہہ تکر یا انودھرت[3] سنیہہ تکر میں سے حسب ضرورت کسی ایک کا استعمال کرائے۔ تکر ہمیشہ انہی تین طرح کا استعمال کرانا چاہئے۔ تکر کے استعمال سے جو مرض دور ہوتے ہیں۔ وہ دوبارہ پیدا نہیں ہو سکتے۔ جو تکر زمین

---

[1] جس میں سے مکھن بالکل نکال لیا گیا ہو۔

[2] جس میں سے مکھن کا نصف حصہ نکالا گیا ہو۔

[3] جس میں سے مکھن بالکل نہ نکالا گیا ہو۔

پر ڈالنے سے سخت تنکوں کو جلا دیتا ہے۔ وہ اگر گوشت کے نازک
مستوں کو جلا دے۔ تو کیا تعجب ہے؟
جب وات کف سے گھرے ہوئے تمام سوراخ ہائے جسم تکر کے
پینے سے صاف ہو جائیں تو کھانے کا رس دھاتوؤں میں پہنچکر تر و
تازگی۔ طاقت۔ خوبصورتی۔ اور سیرابی پیدا کر دیتا ہے۔ نیز وات
کف سے پیدا ہونے والی سینکڑوں خرابیاں رفع ہو جاتی ہیں۔

تکر کے پینے کی خاص ترکیب۔ چھوٹی کیڑی کو گھوٹ
کر کسی مٹی کے برتن کے اندر کی طرف لیپ کر کے اُس میں تکر بھر کر
رات بھر پڑا رہنے دیں۔ پھر اسے دوسرے روز نوش کریں تو بواسیر
کے مسے دور ہو جاتے ہیں۔

تکر ارشٹ۔ دھنیا۔ زیرہ سیاہ۔ زیرہ سفید۔ ہاؤبیر۔ بڑ
پیپل۔ سونف۔ پپلامول۔ کچور۔ اجوائن۔ چینا۔ اور اجمود کا چورن
بنا کر کسی گھی کے برتن میں ڈال دیں۔ اوپر سے اُس میں میٹھا تکر
بھر دیں یعنی ایسا تکر جس میں کھٹائی مطلق نہ ہو۔ اور جب اس میں
کھٹائی اور چرپراہٹ نمایاں طور پر معلوم ہونے لگے۔ تو اس تکر ارشٹ
کو حسب خواہش نوش کرائیں۔ اس سے حرارت ہاضمہ بڑھ جاتی ہے
کھانے کی خواہش پیدا ہو جاتی ہے۔ خوبصورتی آتی ہے۔ کف وات
کا اخراج ہوتا ہے۔ نیز گداکی سوجن۔ کھجلی اور کمزوری دور ہو کے
طاقت بڑھ جاتی ہے (اس نسخے میں تکر ایک سو پل اور باقی اشیاء
ایک ایک پل ڈالنی چاہئیں)۔

دیگر۔ چیتے کی جڑھ کی چھال کو پانی میں پیس کر ایک گھڑے کے اندر کی طرف اُس کا لیپ کر دیں۔ اور اُس میں تکڑ یا دہی بھر دیں اِس کے نوش کرنے سے بواسیر دور ہو جاتی ہے۔

دیگر۔ بھارنگی۔ اپاجتا۔ گلو۔ پیپل۔ پپلا مُول۔ چب اور چیتا کو پانی میں پیس کر ایک گھڑے کے اندر کی طرف لیپ کر کے تکڑ یا دہی سے بھر دیں۔ اس کے استعمال سے بھی بواسیر دور ہو جاتی ہے۔

حرارت ہاضمہ بڑھانے کی تدبیر۔ پنج پیپل۔ پاٹھا۔ زیرہ سیاہ۔ پنچ کول۔ دھنیا۔ زیرہ سفید۔ بڑا دھنیا۔ اور بل گری کے کلک (گندے) کے ساتھ گھی۔ تیل۔ پییا۔ یُوش اور رس وغیرہ کو پکا کر بجورے کی کھٹائی ڈال کر نوش کرائیں۔

یا اِن مندرجہ بالا ادویات کے ساتھ پکایا ہوا پانی یا گھی پلائیں تو حرارت ہاضمہ بڑھ جاتی ہے۔

گاڑھا پاخانہ آنے کے علاج۔ اب تک جو معالجات بتلائے گئے ہیں۔ یہ اُن مریضوں کے لئے ہیں۔ جنہیں پاخانہ پتلا آتا ہے۔ اب اُن مریضوں کے معالجات بتائینگے جنہیں پاخانہ گاڑھا آتا ہو۔

گھی وغیرہ بہت سی چکنائی ملائے ہوئے ستّو نمک ملائی ہوئی وارنی نامی شراب کے ساتھ کھلائیں۔

یا صرف نمک ڈال کر تکڑ۔ سیدھُو۔ دھانیہ امل یا وارونی میں سے کسی ایک کو نوش کرائیں۔

دیگر۔ سینجنے کے پتوں کو گھی اور تیل میں بھون کر ستو ملا کر کھانا کھانے سے پہلے نوش کریں۔ تو ہوا اور پاخانہ کھل کر آجاتا ہے۔
یا گڑ کے ساتھ سونٹھ **یا** پاٹھا نوش کریں **یا** گڑ۔ جو کھار اور گھی کھائیں **یا** گؤ موتر میں بھیگی ہوئی ہرڑ کو گڑ کے ساتھ نوش کریں۔ تو بواسیر کی بیماری دور ہو جاتی ہے۔

دیگر۔ دو سو عدد ہرڑ کو ایک درون گؤ موتر میں پکائیں۔ جب سارا گؤ موتر جل جائے۔ تو ہرڑوں کو آگ پر سے اُتار لیں۔ اور ہر روز دو دو ہرڑیں گؤ موتر کے ساتھ نوش کریں۔ تو کفج بواسیر۔ کوڑھ۔ سوج باؤ گولا۔ پرمیہ۔ امراض شکم۔ کرمی روگ۔ گرنتھی۔ ادبد۔ اونچی۔ ستھولتا پانڈو روگ اور آرلعیہ۔ وات روگ دور ہو جاتے ہیں۔

دیگر۔ مینڈھا سینگی کی جڑھ کو پیس کر بکری کے پیشاب کے ساتھ کھانے سے **نیز** گڑ اور بینگن کھانے سے بواسیر کے مسّے دور ہو جاتے ہیں۔

دیگر۔ تربد کو ترپھلے کے کاڑھے کے ساتھ **یا** ہرڑ کو تکر کے ساتھ **یا** ہرڑ اور پیپل کو گھی میں بھون کر گڑ کے ساتھ **یا** ہرڑ کو دنتی اور تربد کے ساتھ مُسہل کے قابل بنا کر کھانے سے گُدا کا سہارا پکڑے ہوئے دوش زائل ہو کر مسّے دور ہو جاتے ہیں۔

دیگر۔ انار کا رس۔ زیرہ۔ اجوائن۔ گڑ اور سونٹھ ملا ہوا تکر **یا** پاٹھا ملا ہوا تکر باد مخالف اور پاخانے کو خارج کرنے والا ہے۔
یا سیدھو یا گڑ کے شراب میں چیتا اور سونٹھ ملا کر پلائیں۔

یا - ہاؤ بیر - پاٹھا اور سونچل نمک ملا کر شراب پلائیں -

طاقت افزا - وردھمان پیپلی[1] کی ترکیب کے مطابق ہر روز دس دس پیپل بڑھاتے ہوئے چار تولہ تلوں کے ساتھ نوش کرتے رہیں - اور اوپر سے دودھ پی لیا کریں - تو جسم کی طاقت اور حرارت ہاضمہ دونو بڑھ جاتی ہیں -

دیگر - ڈرا لبھا - بل - اجوائن اور سونٹھ میں سے فرداً فرداً ہر ایک کے ساتھ پاٹھا کا استعمال کرنے سے بواسیر کا درد جاتا رہتا ہے -

ابھے ارشٹ - بڑی ہرڑ کا گودا نصف پرستھ - آملہ ایک پرستھ کیتھ دس پل - اندرائن پانچ پل - لودھ - مرچ سیاہ - پیپل - واؤ بڑنگ اور ایلوا ہر ایک دو دو پل لے کر ان سب اشیا کو چار درون پانی میں پکائیں - پھر اس میں ایک تولہ گڑ اور ایک پرستھ آملے کا رس ڈال کر گھی کے کسی برتن میں بھر دیں - اور پندرہ روز تک پڑا رہنے دیں پندرہ روز کے بعد اس کا استعمال کرنا حرارت ہاضمہ کو بڑھا دیتا ہے - نیز بواسیر کے مسّوں - سنگرہنی - پانڈو روگ (قبض) کوڑھ - امراض شکم وِش روگوں - بخار - سوجن - تلی - امراض دل - باؤ گولہ - راج یکشما[2] دمن اور کرمی روگوں کو دور کر دیتا ہے -

دنتی ارشٹ - دنتی - وِش مُول - ترپھلا اور چیتا میں سے

---

[1] یعنی پہلے روز دس پیپل اور چار تولہ تل کھائیں - دوسرے دن بیس پیپل اور چار تولے تل نوش کریں - تیسرے دن تیس پیپل اور چار تولے تل پھانکیں علیٰ ہذا القیاس یہ ترکیب اس وقت تک جاری رکھیں - جب تک کہ جسمانی طاقت اور رنگت ٹھیک نہ ہو جائے -

ہر ایک ایک پل لیکر ایک درون پانی میں پکائیں۔ جب ایک چوتھائی پانی باقی رہ جائے اُتار کر چھان کر اُس میں ایک تُلا گُڑ ڈال دیں۔ اور ایک پرستھ آملے کا رس ملا کر گھی کے کسی برتن میں بھر کر پندرہ روز تک پڑا رہنے دیں۔ یہ بھی ابھے ارشٹ کے سے فوائد بخشتا ہے۔ بلکہ وات کے خارج کرنے کے لئے اُس سے بھی زیادہ کام آتا ہے۔

دُرالبھا ارشٹ۔ دُرالبھا ایک پرستھ۔ دنتی۔ پاٹھا چیتا بھنگ اڑوسہ۔ آملہ۔ اور سونٹھ ہر ایک دو دو پل لے کر ایک درون پانی ڈال کر پکائیں۔ اور ایک چوتھائی پانی کے رہ جانے پر اُتار کر چھان کر اُسمیں ایک سو پل مصری ڈال کر پھر پکائیں۔ بعد ازاں اُس میں ایک پرستھ آملے کا رس پندرہ روز تک ایک ایسے گھڑے میں ڈال رکھیں جس کے اندر کی طرف پرینگو۔ پیپل۔ چب۔ گھی اور شہد کا لیپ کیا گیا ہو۔

گھرت۔ ہوا کے اخراج کے لئے کھانا کھانے سے پہلے بجورا وغیرہ تُرش پھلوں کے ساتھ گھی پکا کر کھلانا چاہئے۔

یا چب اور چیتے کے ساتھ پکایا ہوا گھی یا جو کھار اور گُڑ ملایا ہوا گھی نوش کرائیں۔

یا پپلا مُول کے ساتھ پکایا ہوا گھی۔ گُڑ۔ جو کھار اور سونٹھ ملا کر کھلائیں۔

دیگر۔ پیپل۔ پپلا مُول۔ دھنیا اور انار کے کلک (نگدے) نیز دہی کے ساتھ پکایا ہُوا گھی بادِ مخالف۔ پاخانہ اور پیشاب کے روکا ؤ کو دُور کر دیتا ہے۔

پلاش آدی گھرت۔ ڈھاک کے کھشار کے تین گنا پانی میں گھی پکالیں۔ اور اس میں وتسک آدی ادویات کا پرتی واپ دیں۔ یہ گھی دافع بواسیر اور صدر بے کی قوت ہاضمہ کو بڑھانے والا ہے۔

پنچ کول آدی گھرت۔ پنچ کول۔ ہرڑ۔ دودھ۔ اجوائن۔ بڑنمک سیندھا نمک۔ پاٹھا۔ دھنیا۔ مرچ سیاہ۔ بل گری۔ دودھ اور دہی کے ساتھ گھی کو پکالیں۔ اس گھی کے استعمال سے مقعد اور رانوں کے درد۔ تیز پیچش۔ گدبھرنش (اخراج مقعد)۔ موتر کرچھر (ڈکھو ترے) اور گدسرا و (مقعد میں سے پانی کے رسنے) کی شکایات کو دور کردیتا ہے۔

چانگیری آدی گھرت۔ پاٹھا۔ اجود۔ دھنیا۔ گوکھرو۔ پچکول اور بل گری نیز ان سے چوگنے دہی اور چوگنے چانگیری کے رس میں اول الذکر ترکیب کے مطابق گھی ڈال کر پکالیں۔ یہ گھی اچھا ہے۔ موتر کرچھر پیچش اخراج مقعد۔ ارتی (کمزوری) بواسیر کے مسوں۔ سنگرہنی اور وات روگوں کو دور کردیتا ہے۔

مانس رس۔ مور۔ تیتر۔ لوا۔ مرغ یا بطخ کے مانس رس میں اچھی طرح سے کھٹائی ڈال کر نوش کرنے سے پاخانہ اور ہوا کی رکاوٹ دور ہو جاتی ہے۔

اغذیات۔ بتھوا۔ چیتا۔ ترید۔ دنتی۔ پاٹھا اور املی وغیرہ کے پتے نیز کف وات کو دور کرنے والے دوسرے ساگ گھی اور تیل میں ہینگ کے ساتھ بگھار کر اور دہی کی ملائی ڈال کر پکائیں۔ اور دھنیا و پنچ کول پیس کر ملالیں۔ پھر انار دانے کی کھٹائی۔ دھنیا کے پتے۔

اور ادرک کے ٹکڑے ملادیں۔ نیز دل کو خوش آنے والے انگار کی دھونی دیکر زیرہ۔ مرچ سیاہ۔ پڑ نمک اور سونچل نمک ڈال کر تیار کریں۔

تو اس کے استعمال سے وات کی زیادتی۔ جسم کا روکھا پن ضعف ہاضمہ۔ پاخانے اور پیشاب کی روکاوٹ وغیرہ شکایات دور ہوجاتی ہیں۔

رکت شالی چاولوں کا بھات۔ ساگ ملاکر سالن کی طرح تیار کرنا چاہئے۔

نیز گوہ۔ بکری۔ اور اونٹ خصوصاً گوشت خور جانوروں کے مانس رس اول الذکر ترکیب سے تیار کرکے کھلانے چاہئیں۔

اشربات۔ باد مخالف اور پاخانہ کے اخراج کے لئے مدا شرا آشر کرا کا شراب۔ گوڑ شراب۔ سیدھو شراب۔ تک۔ تشودک۔ ارشٹ مستُو۔ پانی۔ تھوڑا پکایا ہوا پانی۔ دھنیا ڈال کر جوش دیا ہوا پانی۔ دھنیا اور سونٹھ ڈال کر جوش دیا ہوا پانی یا کیڑی کے ساتھ جوش دیا ہوا پانی کھانے کے بیچ میں یا کھانے کے بعد پینا چاہئے۔

بادِ مخالف۔ پاخانہ۔ کف اور پت کے اخراج سے مقعد صاف ہو جاتی ہے۔ اور مقعد کے صاف ہوجانے سے مستے دور ہو جاتے ہیں۔ نیز حرارت ہاضمہ بڑھ جاتی ہے۔ اس لئے وات۔ پت۔ کف وغیرہ کے خارج کرنے والی اغذیات۔ اشربات اور ادویات کا استعمال کرنا چاہئے۔

انوواسن وستی۔ بواسیر کا جو مریض اُداورت روگ سے بیمار ہو یا جس کے جسم میں نہایت خشکی ہو۔ یا جو اوپر کو خارج ہونے والی ہوا اور درد شکم سے تکلیف زدہ ہو۔ اُسے انوواسن وستی دینی چاہئے۔ انوواسن وستی دینے کی ترکیب یہ ہے کہ پیپل۔ ساٹا۔ بل گری۔ سونف۔ ملٹھی۔ بچ۔ کٹھ۔ سونٹھ۔ پوہکر مُول۔ چیتا۔ اور دیودار و کو پیس کر دُگنا دودھ ڈال کر تیل[1] پکائیں۔ اور اس تیل کی انوواسن وستی دیں۔ تو بواسیر کی موڑھ وات۔ مقعد کا اخراج۔ درد شکم۔ موتر کرچھر پیچش۔ کمر۔ پیٹھ اور رانوں کی کمزوری۔ چڈوں کا اپھارہ۔ پچھا سراو گُدا کی سوجن۔ باد مخالف کی رکاوٹ۔ پاخانے کی رکاوٹ۔ اور بواسیر کا بار بار عود کرنا یہ سب بیماریاں دور ہوجاتی ہیں۔

نروہ وستی۔ پنچ مُول کے کاڑھے میں ہموزن دودھ نیز تھوڑا سا گوموتر۔ تیل اور نمک ملا کر نیز اول الذکر ر۔ زاوغیرہ کا نگدا ڈال کر نروہن وستی دینے سے اول الذکر انوواسن وستی کے سے فوائد ظاہر ہوتے ہیں۔

خونی بواسیر۔ خونی بواسیر میں پت کا دائمی تعلق ہونے کے باوجود کبھی وات اور کبھی کف کا تعلق بھی پایا جاتا ہے۔ اس لئے وات کا علاقہ نظر آنے پر مرغن ادویات اور کف کا تعلق دکھائی دینے پر خشک ادویات کا استعمال کرانا چاہئے۔ لیکن ہر دو قسم کے معالجات

---

[1] اس تیل کے پکانے میں پانی ڈالنے کا ذکر نہیں آیا۔ تاہم چوگنا پانی ڈالنا ضروری ہے۔

میں پت کا لازمی تعلق ہونے کی وجہ سے ٹھنڈی تدابیر عمل میں لانی چاہئیں۔ گرم علاج نہ کریں۔

خونی بواسیر میں وات کف کی علامات ۔ جب خونی بواسیر میں پاخانہ سیاہ رنگ کا سخت اور روکھا ہو۔ بادِ مخالف کا نیچے کی طرف رجوع ہو۔ کمر، رانوں اور مقعد میں درد ہوتا ہو۔ نیز ان سب شکایات کی پیدائش کا باعث خشک اشیا ہوں۔ تو وات کا تعلق سمجھنا چاہئے۔ اگر پاخانہ ڈھیلا۔ سفید۔ زرد۔ بھاری۔ چکنا۔ اور لیسدار ہو۔ نیز مقعد میں گیلا پن پایا جائے۔ اور ان شکایات کی پیدائش کی وجہ مرغن اور ثقیل اشیا ہوں۔ تو کف کا تعلق سمجھنا چاہئے۔

نیز فصد کے بیان میں بتلائے ہوئے خون کی علامات کے بموجب اگر خون کی رنگت سیاہ ہو۔ تو وات کا تعلق ہوتا ہے۔

اور چکناہٹ وغیرہ علامات کے پائے جانے سے کف کا تعلق سمجھا جاتا ہے۔

بگڑے ہوئے خون کا علاج ۔ وات وغیرہ دوشوں کی وجہ سے بگڑے ہوئے خون کی صورت میں طاقت کے مطابق مریض کی اندرونی صفائی شودھن (جلاب وغیرہ) اور لنگھن (فاقہ کشی) سے کرانی چاہئے۔ یعنی جبکہ دوشوں کا غلبہ ہو۔ تو اندرونی صفائی تے واسہال سے کریں۔ اور اگر دوشوں کی کمی ہو۔ تو فاقہ سے اندرونی صفائی ہونی چاہئے۔

جب تک دوشوں کی وجہ سے سیاہی مائل خون نکلتا رہے۔

تب تک اُسے بند کرنے کی کوشش نہ کرنی چاہیئے۔

جب بہتے ہوئے خون کی سیاہی دور ہو جائے۔ تو آم دوشش (کچے رس) کے پکانے کے لئے حرارت ہاضمہ کو بڑھانے والی اور خالص خون کو روکنے والی کڑوے رس والی ادویات کا استعمال کرائیں۔

جس مریض کے دوش زائل ہو گئے ہوں۔ یا وات کے غلبے کی صورت میں خون خارج ہو رہا ہو۔ تو اُسے گھی پلائیں۔ گھی کی مالش کریں۔ اور گھی کی وستی سے اُس کی اندرونی صفائی کریں۔

پت کے غلبے والے خون کا روکنا۔ اگر پت کے غلبے والا خون گرمی کی وجہ سے خارج ہوتا ہو۔ تو اُسے فوراً روک دینا چاہیئے۔ کیونکہ ایسا نہ کرنے سے بھاری تکلیف کے پیدا ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

لیکن گرمی کے موسم میں اگر وات کفند کے تعلق والا خون خارج ہوتا ہو۔ تو خون کو نہ روکنا چاہیئے۔ بلکہ فاقہ وغیرہ کے ذریعے علاج کرنا چاہیئے۔

کف سے تعلق رکھنے والے خون کے بہنے کا علاج۔ کف انوبند ہی خون کے بہنے میں سونٹھ۔ کڑاکی چھال کا کاڑھا یا چیتا۔ سونٹھ ڈرابھا۔ صندل سرخ۔ دارہلدی کی چھال۔ نیم۔ اورخس کا کاڑھا یا انار کی چھال کا کاڑھا پلانا چاہیئے۔

دیگر۔ کڑاکی چھال۔ اِندرجو۔ رسونت۔ شہد اور اتیس کا نگدا یا اودنگا کا نگدا چاولوں کے پانی کے ساتھ نوش کرنا چاہیئے۔

اولیہ (لعوق) انتریکھش جل (مینہ کے زمین پر پڑنے سے پہلے ہی جمع کئے ہوئے پانی) میں کُڑا کی چھال ایک تُلا بھر ڈال کر اتنی دیر تک پکائیں۔ کہ چھال کا سارا رس نکل آئے جو عموماً پانی کے آٹھواں حصہ رہ جانے پر نیرس (رس سے خالی) ہو جاتی ہے۔ پھر اُس کاڑھے میں مجیٹھ۔ پرینگو۔ اور موچرس ہر ایک چار چار تولہ اور اِندرجو سب کے برابر پیس کر ڈال دیں۔ اور آگ پر چڑھا دیں۔ جب وہ پکتے پکتے اِتنا گاڑھا ہو جائے۔ کہ کڑچھی سے لگنے لگے۔ تو اُتار لیں۔

اس اولیہ کو حرارت ہاضمہ کی طاقت کے مطابق کھانا چاہئے۔ اور اوپر سے پیپا۔ منڈ۔ بکری یا گائے کا دودھ پی لینا چاہئے۔ کھانا بکری کے دودھ کے ساتھ کھانا چاہئے۔

اس کے استعمال سے خونی دست۔ خونی بواسیر۔ اور اُوردھوگا (مائل بالعلے) وادھوگامی (مائل باسفل) رکت پت روگ بہت جلد دور ہو جاتے ہیں۔

دیگر۔ ایک تُلا کُڑا کی چھال کو ایک درون پانی میں پکائیں۔ اور آٹھواں حصہ باقی رہ جانے پر اُتار کر چھان لیں۔ پھر اُس کاڑھے میں رسونت۔ تیرگُشا۔ ہردو لودھ۔ موچرس۔ کھریٹی۔ انار کی چھال۔ بلگری۔ مُتھراں۔ مجیٹھ۔ اور دھاوے کے پھول ہر ایک ایک پل نیز کُڑا کی چھال دس پل۔ پیس کر ملا دیں۔ اور آگ پر رکھ کر پکائیں۔ اور پک جانے پر اُتار کر چھان لیں۔ تیس پل گُڑ اور بیس پل گھی ملا کر پھر پکائیں۔ جب یہ گاڑھا ہو جائے۔ تو اُتار کر کسی برتن میں ڈال کے

اناج کے ڈھیر میں دبا دیں۔ اور پندرہ روز کے بعد اس کا استعمال کریں تو سب قسم کی بواسیر۔ سنگرہنی۔ دمہ اور کھانسی دور ہو جاتی ہے۔

دیگر۔ لودھ۔ تل۔ موچرس۔ مجیٹھ۔ چندن اور نیل کنول کو بکری کے دودھ کے ساتھ کھلائیں۔ اور بکری کے دودھ کے ساتھ ہی شالی چاولوں کا بھات کھانے کو دیں۔ تو اول الذکر دوائی کے سے فوائد ظاہر ہوتے ہیں۔

دیگر۔ ملٹھی۔ پدماک۔ اننت مول۔ دُگدھکا۔ اور کھشیر مورٹا کے چورن میں مصری اور شہد ملا کر ٹھنڈے پانی یا بکری کے دودھ کے ساتھ نوش کرائیں۔

دیگر۔ لودھ۔ کُٹکی۔ گنٹھ۔ کُڑا کی چھال۔ مجیٹھ۔ اور سیر کی چھال کو یا صندل۔ کیسر۔ ملٹھی اور خس کو چاولوں کے پانی کے ساتھ کھانے سے خونی بواسیر دور ہو جاتی ہے۔

یوانیادی چورن۔ اجوائن۔ اِندر جو۔ پاٹھا۔ بل گری۔ سونٹھ۔ اور رسونت کا چورن پانی کے ساتھ پھانکنے سے بواسیر کا درد اور خون کا بہاؤ رُک جاتا ہے۔

گھرت۔ دُگدھکا دُودھی، اور کنیڑی ڈال کر پکایا ہوا گھی خون کے تیز بہاؤ کے روکنے کے لئے بڑا مفید ہوتا ہے۔

یا گل دھاوہ۔ لودھ۔ کُڑا کی چھال۔ اِندر جو۔ نیل کنول اور ناگ کیسر کے ساتھ پکایا ہوا گھی یا جوکھار، اور انار کے رس کے ساتھ پکایا ہوا گھی خون کے تیز بہاؤ کے روکنے کے کام میں لانا چاہئے۔

دیگر۔ کھانڈ اور کنول کیسر کے ساتھ **یا** صرف تلوں کے ساتھ مکھن کا بہت دیر تک کھاتے رہنا خونی بواسیر کو دور کر دیتا ہے۔

دیگر۔ بکری کا مکھن۔ گھی۔ دودھ اور گوشت خونی بواسیر کی نہایت مفید دوائیں ہیں۔

یا جنگلی جانوروں کا مانس رس کھٹائی سے خالی یا تھوڑی سی کھٹائی ملا یا ہوا بتھوے کے ساگ کے رس میں ملا کر کھانا بھی خونی بواسیر کے لئے نہایت مفید چیز ہے۔

یا رکت شالی چاولوں کا بھات۔ دہی کی ملائی۔ سانٹھی چاول۔ ترشی (مٹھاس والی) شراب۔ اور نرن سرا منڈ۔ یہ سب بھی خونی بواسیر کی اعلےٰ ادویات ہیں۔

پیاو غیرہ اغذیات۔ پیا۔ یوش اور مانس رس کے ساتھ پیاز کے کھانے **یا** صرف پیاز ہی کے کھانے سے نہایت خراب ہوا ہوا خون اور وات دور ہو جاتی ہے۔

وات کے غلبے والی بواسیر کا علاج۔ اگر بواسیر میں کت پت کا غلبہ ہو۔ اور کف وات کمزور ہو۔ تو اُن کے جوش کو فرو کرنے کے لئے ٹھنڈا علاج کرنا چاہئے۔

دیگر۔ اگر مندرجہ بالا تدابیر میں سے کسی سے بھی بواسیر کا دفعیہ نہ ہو سکے۔ تو سنگدھوش (مرغن نرم) مانس رس اور ایشدوش (نیم گرم) گھی پلا کر ترپن کرنا چاہئے۔ نیز روگان اُتپادنیہ ادھیائے میں بتائے ہوئے ایشدوش تیل۔ دودھ اور گھی کے ذریعے اُوپیڑن کریں۔

بچھاوستی۔ جوانسے کی جڑ۔ کانس کی جڑ۔ سیمر کے پھول۔ ڈھاک۔ گولر۔ اور پیپل کی کونپلیں ہر ایک دو دو پل کا نگدا بنا کر تین پرستھ پانی اور ایک پرستھ دودھ میں پکائیں۔ جب دودھ باقی رہ جائے تو اُتار کر چھان لیں۔ پھر اس کاڑھے میں موچرس۔ مجیٹھ۔ صندل اُت پل۔ پرینگو۔ اِندرجو۔ اور کنول کیسر ہر ایک ایک تولہ پیس کر ملا دیں۔ پھر اس میں گھی۔ شہد اور کھانڈ ملا کر بچھاوستی کے کام میں لائیں۔ تو پیچش۔ گدا بھرنش (اخراج مقعد)۔ خون کا بہنا اور بخار دور ہو جاتا ہے۔

انوواسن وستی۔ ملٹھی۔ پنڈریک۔ اور اول الذکر موچرس وغیرہ ادویات کا نگدا ڈال کر دُگنے دودھ کے ساتھ پکایا ہوا سنیہہ انوواسن وستی کے کام میں لانا مفید ہوتا ہے۔

مدھوک آدی گھرت۔ ملٹھی۔ نیل کنول۔ لودھ۔ نیتربالا۔ مجیٹھ پل گری۔ چندن۔ چب۔ اتیس۔ موتھا۔ پاٹھا۔ جوکھار۔ دارہلدی۔ سونٹھ۔ جٹا ماسی۔ چیتا اور دیودارو کو پیس کر چانگیری کا رس اور گھی ملا کر پکالیں۔

یہ گھی تینوں دوشوں کو دور کر دیتا ہے۔ نیز بواسیر۔ اسہال سنگرہنی بھگس۔ بخار۔ اروچی۔ موتر کرچھر۔ گدا بھرنش۔ مثانے کے ابھارے پرواہن۔ بچھا سراو اور بواسیر کے درد کو دور کر دیتا ہے۔

دیگر۔ حرارت ہاضمہ کی طاقت کے مطابق علاج باقتضاء کے مطابق میٹھا اور کھٹا نیز سرد اور گرم علاج کرنے سے بواسیر سے پیدا

ہونے والے سب عوارض دور ہو جاتے ہیں ۔

بواسیر میں ہونے والے اُداورت کا علاج ۔ بواسیر کے مریض کو اگر اُداورت کی شکایت گھیرے ۔ تو شیت جور ناشک تیل سے مالش کر کے اتی سنگدھ پنڈ سوید کی ترکیب کے مطابق پسینہ دیکر مریض کی مقعد میں تیل لگا کر مندرجہ ذیل ادویات کی بتی تیار کر کے داخل کریں جیسے

ترُبد سیاہ ۔ دنتی ۔ ترُبد سفید پیپل ۔ نیلنی پھل ۔ سیندھا نمک ۔ اور بڑ نمک کو پیس کر گڑ ، ور گئو موتر ملا کر بتی بنائیں ۔

یا سونٹھ ۔ راڑا ۔ گھر کا دُھواں ۔ اور سرسوں کو پیس کر گڑ اور گئو موتر ملا کر بتی بنا کر مقعد میں رکھیں ۔

یا مندرجہ بالا تمام اشیاء کا چورن بنا کر ایک نلی میں رکھ کر مقعد میں داخل کر دیں ۔

مرغن وستی ۔ اگر اول الذکر چورن کے استعمال سے کچھ فائدہ نہ ہو ۔ تو پانی کے ذریعے نہایت تیز مرغن وستی دینی چاہئے ۔ اس سے امعائے مستقیم کا اوپر کا حصہ بالکل صاف ہو جاتا ہے ۔ پاخانہ پیشاب اور باد مخالف کا اخراج ہوتا ہے ۔ اس پر بھی اگر بیماری پھر عود کر آئے ۔ تو وات کو دور کرنے والا مرغن مسہل اور انو واسن وستی دیں ۔ کیونکہ خشکی کی وجہ سے باد مخالف اور پاخانہ رک جاتا ہے ۔

کلیانک کھشار ۔ سونٹھ ۔ مرچ ۔ پیپل ۔ سیندھا نمک ۔ سیاہ نمک بڑ نمک ۔ ہرڑ ۔ بہیڑا ۔ آملہ ۔ دنتی ۔ بھلاوہ اور چیتا کو گئو موتر کے ساتھ

پیس کر گھی ملا کر مٹی کے ایک برتن میں ڈال کر کپڑ مٹی کے طریقے سے اُس کا منہ اچھی طرح بند کر کے کہ دھواں باہر نہ نکلنے پائے اُپلوں کی آگ میں رکھ دیں اور جب پک جائے تو ٹھنڈا ہونے پر نکال لیں۔ یہی کلیانک کھشار ہے۔ اِسے مرغن غذا کے ساتھ کھانے سے اَپھارہ، قبض۔ بواسیر۔ باد گولہ۔ یُحُبس۔ امراض شکم۔ کرمی روگ۔ مُوترا گھات پتھری۔ سوج۔ امراضِ دل۔ سنگرہنی۔ پرمیہ۔ تلی۔ درد۔ اپھارہ۔ دمہ اور کھانسی وغیرہ امراض دور ہو جاتے ہیں۔

دیگر۔ پاخانہ کے گاڑھے ہونے کے جو معالجات پہلے بیان کئے گئے ہیں۔ وہ سب بھی اس بیماری میں کام میں لائے جا سکتے ہیں۔

دیگر۔ پوتی کرنج کی آٹھ سو تولہ چھال کو ایک درون پانی میں ڈال کر پکائیں۔ اور چوتھائی باقی رہنے پر اُتار کر چھان لیں۔ پھر اس میں اسّی پل گڑ۔ اور آٹھ پل ترکٹا پیس کر ملا کر کسی برتن میں ڈال کے منہ بند کر کے ایک مہینے تک رکھا رہنے دیں۔ بعد ازاں کام میں لائیں۔ اس کے استعمال سے حرارت ہاضمہ میں ہضم کرنے کی طاقت آتی ہے۔ پاخانہ اور بادِ مخالف خارج ہو جاتی ہے۔ اس لئے بواسیر۔ تلی۔ باد گولہ اور امراضِ شکم کو دور کر دیتی ہے۔

بواسیر کیلئے چکر۔ پوتی کرنج کی چھال ایک تُلا۔ چیتے اور کیڑی کی جڑھیں دو دو تولہ۔ انہیں ایک درون پانی میں پکالیں۔ جب ایک چوتھائی پانی رہ جائے۔ تو اُتار کر چھان لیں۔ پھر اُس کاڑھے میں گڑ ایک پل۔ دارچینی۔ الائچی۔ تیج پات۔ ترکٹا۔ پیپلا مول۔ انار کی چھال۔ پاکھان بھید

متھراں۔ پوہکر مول۔ دھنیا۔ چب۔ باؤبیر۔ ادرک۔ اور ابل بیت ہر ایک ایک پل لیکر باریک کرکے ملا دیں۔ جب ٹھنڈا ہو جائے۔ تو شہد بیس پل۔ داکھ سبز اور بجورا دس دس پل۔ نیز حسب خواہش گنے کی گنڈیریاں بھی ڈال دیں۔ اور ان سب کو گھی کے ایک برتن میں بھر کر مہینہ بھر تک رکھا رہنے دیں۔ اس سے جو چکر تیار ہوتا ہے۔ وہ بواسیر کو دور کرنے کے لئے آری کا کام دیتا ہے۔ نیز حرارت ہاضمہ کو بڑھاتا ہے۔ اس کے استعمال سے بھگس۔ وِش رنگ۔ امراض شکم۔ باؤگولہ۔ تل۔ اپھارہ۔ پتھری اور مُوتر کرچھر بھی دور ہو جاتے ہیں۔

دافع بواسیر دوائی۔ پیلو کے پھلوں کا رس ایک درون کپڑے سے چھان کر گھی کے کسی برتن میں بھر دیں۔ نیز اُس برتن میں گل دھاوہ داکھ۔ پنڈی کھجور۔ اور آملہ ہر ایک دو دو پل۔ پاٹھا۔ رنیکا۔ ڈرالیجا۔ ابل بیت۔ ترکٹا۔ دارچینی۔ الائچی۔ اتول۔ سپرکا۔ بیر۔ لونگ۔ واوڑنگ۔ پیپلا مول اور چیتا ہر ایک ایک پل۔ اور گڑ ایک سو پل بھی ڈال دیں۔ اور اس برتن کو بالکل بے ہوا مکان میں پندرہ روز تک پڑا رہنے دیں۔ اور بعد ازاں کام میں لائیں۔ تو بواسیر کے مسّے اور باؤگولہ بھی دور ہو جاتا ہے۔ نیز حرارت ہاضمہ کی قوت بڑھ جاتی ہے۔

دیگر۔ دش مول۔ نربد۔ پاٹھا۔ آک ہر دو قسم۔ اتیس اور کائپھل۔ ہر ایک دس پل لے کر آگ میں جلالیں۔ پھر اسے ایک درون پانی میں پکائیں۔ جب چوتھائی پانی باقی رہ جائے۔ تو اُتار کر چھان کر اُس میں گڑ ایک تُلا۔ ترکٹا۔ چب۔ اور ہرڑ ہر ایک پانچ پانچ پل۔ چیتا اور جوکھار دو دو پل

ڈال کر پھر پکائیں۔ جتنے کہ وہ کڑچھی سے لگنے لگ جائے۔ پھر اُتار کر ٹھنڈا کر لیں۔ اس کے استعمال سے باؤگولہ۔ تلی۔ بواسیر۔ کوڑھ۔ پرمیہ۔ اور ضعف باہ کی شکایات دور ہو جاتی ہیں۔

دیگر۔ نصف تُلا چیتے کی جڑھ کو ایک درون پانی میں پکائیں۔ اور ایک چوتھائی باقی رہ جانے پر اُتار کر چھان لیں۔ اور اس کاڑھے میں آٹھ پل پُرانا گُڑ ملا کر پھر آگ پر چڑھا دیں۔ جب گاڑھا ہو جائے تو اس میں ترکٹا۔ سونف۔ ہرڑ۔ گٹھ۔ مُوتھا۔ دارچینی۔ واوڑنگ چیتا اور الائچی پیس کر ملا دیں۔ اور ہر روز لعوق کے کام میں لایا کریں۔ تو بواسیر کے مسّے۔ کوڑھ۔ تلی۔ باؤگولہ اور امراض شکم کی شکایات دور ہو جاتی ہیں۔ نیز حرارت معدہ بھی بڑھ جاتی ہے۔

ترکٹا آدی اولیھ۔ ترکٹا۔ ترپھلا۔ واوڑنگ۔ تل۔ بھلاوہ۔ اور چیتا سب کو پیس کر اور پُرانے گُڑ میں ملا کر گولیاں بنالیں۔ ان گولیوں کے استعمال سے بواسیر۔ اور چمڑے کی خرابیاں دور ہو جاتی ہیں۔

بواسیر میں زمین کند کا استعمال۔ زمین کند پر کپڑ مٹی کر کے پُٹ پاک کی ترکیب سے اُسے پکالیں۔ پھر اس میں تیل اور نمک ملا کر استعمال کریں۔ تو یہ بواسیر کو دور کر دیتا ہے۔

گڑادی گٹکا۔ مرچ سیاہ۔ پیپل۔ سونٹھ۔ اور چیتا بہ ترتیب ایک سے دوسرا ایک حصہ زیادہ لیکر اور اُن میں چیتے سے چوگنا زمین کند ڈال کر اور سب میں گُڑ ملا کر گولیاں بنالیں۔ ان گولیوں کے استعمال سے مسے جاتے رہتے ہیں۔

زمین کند کا ایک اور نسخہ۔ زمین کند کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے سو حصے۔ چیتا آٹھ حصے۔ سونٹھ دو حصے۔ اور مرچ ایک حصہ۔ لیکر ان کی گڑ کے ساتھ گولیاں بنالیں۔ اور استعمال میں لائیں۔ تو بواسیر کی شکایت دور ہو جاتی ہے۔

چورن۔ ہرڑ۔ سونٹھ۔ پیپل۔ کنبی۔ واوڑنگ۔ اور چیتا ہر ایک ہموزن لیکر چورن بنالیں۔ اور ان سب کے برابر مصری ملاکر استعمال میں لائیں۔ تو یہ مقدار سے بڑھکر اور ثقیل غذا کو بھی آگ کی مانند جلا ڈالتا ہے۔ یعنی بآسانی ہضم کردیتا ہے۔

کالنگ آدی بٹکا۔ اندرجو۔ لانگلی پیپل۔ چیتا۔ اونگا کے بیج۔ چرائتہ اور سیندھا نمک کو پیس کر پرانا گڑ ملاکر گولیاں بنالیں۔ تو اسکے استعمال سے بواسیر کے مسّے دور ہو جاتے ہیں۔

بواسیر میں تکر کا استعمال۔ سیندھا نمک۔ چیتا۔ اندرجو۔ کنبی اور مہانیب کا چورن تکر میں ملاکر سات روز تک پینے سے بواسیر کے مسّے دور ہو جاتے ہیں۔

خشک بواسیر کا علاج۔ علاوہ سوکھی بواسیر کے لئے اور گڑا کی چھال گیلی بواسیر کے لئے سب سے مفید ادویات ہیں۔

مریض بواسیر کو چاہیئے۔ کہ انہی اغذیات اشربات اور ادویات کا استعمال کرتا ہے۔ جو پاخانے کی روکاوٹ کو دور کرکے ہوا کو خارج کرتی اور حرارت ہاضمہ کی طاقت کو بڑھاتی ہیں۔

نیز ان اغذیات اشربات اور ادویات سے پرہیز رکھے۔ جو قبض کرتی ہوا کو

اوپر سے جاتی اور حرارت ہاضمہ کو کمزور کرتی ہیں۔

بواسیر۔ اسہال اور سنگرہنی یہ تینوں امراض آپس میں ایک دوسرے کے بواعث ہوتے ہیں۔ اور ایک مرض کے رونما ہونے پر دوسرا بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ لیکن یہ سب امراض حرارت ہاضمہ کی کمزوری سے ہی پیدا ہوتے ہیں۔ اگر حرارت ہاضمہ تیز ہو۔ تو ان کا پیدا ہونا بھی ناممکن ہے۔ اس لئے ان امراض میں حرارت ہاضمہ کی درستی کی تدابیر بالخصوص عمل میں لانی چاہئیں۔

نواں ادھیائے

اتیسار چکتسا (اسہال کا علاج)

فاقہ کشی۔ بالعموم حرارت ہاضمہ کو کمزور کر کے اتیسار روگ معدے میں پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے اتیسار خواہ دلیج بھی ہو۔ تو بھی پہلے پہل فاقہ کشی ہی سب سے اچھا علاج ہے۔ کفج وغیرہ اتیساروں میں تو فاقہ کشی ہی مفید ثابت ہوتی ہے۔

قے۔ اگر اتیسار کا مریض درد شکم۔ اپھارہ۔ اور پرسیک وغیرہ شکایات میں بھی گرفتار ہو۔ تو اُسے قے کرانی چاہئے۔

غذا۔ اگر دوش بہت ہی بڑھ گئے ہوں۔ اور سڑی ہوئی یا کچی پکی

غذا سے مل کر دست لائیں۔ تو اُن تکلیف دہ دوشوں کے دفعیئے کے لئے کسی دوا کا استعمال نہ کرکے صرف مفید غذا کا کھلانا ہی کافی سمجھنا چاہیئے اتیسار کی پہلی حالت میں قابض دوائی کا دینا مناسب نہیں ہوتا۔

قبض کا علاج۔ جب قبض ہو۔ یا پاخانہ تھوڑا تھوڑا ہو کر نکلے اور اِس کی وجہ سے پیٹ میں اپھارہ۔ گرانی۔ درد اور ستیمتا (گیلاپن) ہو۔ تو پاخانے کو خارج کرنے والی ہرڑ اس موقع پر زندگی بخش ثابت ہوتی ہے۔

اوسط درجے کے دوش کی حالت میں علاج۔ اوسط درجے کے دوش والے مریض کو فاقہ کرا کے کنجا۔ پیپل۔ سونٹھ۔ بچ۔ دھنیا اور ہرڑ یا بِل گری۔ دھنیا۔ متھراں۔ سونٹھ۔ اور نیتر بالا یا پڑنمک۔ پاٹھا۔ بچ۔ ہرڑ۔ واوڑنگ۔ اور سونٹھ یا سونٹھ۔ متھراں۔ بچ۔ اتیس۔ بِل گری۔ کڑا۔ اور ہینگ۔ ان مندرجہ بالا چاروں نسخوں میں سے کسی ایک کا کواتھ[1] بنا کر پلانا چاہئے۔

دوش کی قلت کی حالت میں علاج۔ تھوڑے دوش والے اتیسار روگ میں مریض کو صرف فاقہ کرانا ہی کافی ہوتا ہے۔

اتیسار میں پیاس لگنے کا علاج۔ اتیسار روگ میں اگر پیاس لگ آئے۔ تو دوش۔ مقام اور وقت وغیرہ کا لحاظ کرکے کبھی بچ اور اتیس کبھی متھراں اور پت پاپڑا۔ کبھی نیتر بالا اور سونٹھ کے ساتھ پکایا ہوا پانی پینے کو دینا چاہئے۔

---

[1] کاڑھا۔

اتیسار میں بھوک لگنے کی تدبیر۔ فاقہ کرانے کے بعد اتیسار روگ میں جب بھوک لگے۔ تو کھانا کھانے کے وقت لطیف غذا کھانے کو دینی چاہیئے۔ لطیف غذا سے مریض کی کھانے کی خواہش بہت جلد بڑھ جاتی ہے۔ اور اُس کی حرارت ہاضمہ تیز ہو کر جسمانی طاقت بڑھتی چلی جاتی ہے۔

اوپر کی ترکیب کے مطابق کھانا کھا چکنے کے بعد جب پیاس لگے۔ تو اُسے حسب ضرورت مزاج کے مطابق کبھی تکر۔ کبھی کانجی۔ کبھی پیبا۔ کبھی ترپن۔ کبھی سُرا۔ کبھی شہد اور کبھی شراب پلا کر پیاس بجھانی چاہیئے۔

اوپر بیان کی ہوئی ترکیب کے مطابق علاج کر کے مندرجہ ذیل قابض ہاضمہ افزا۔ اور ہاضم ادویات سے پکایا ہوا کھانا کھلائیں۔ جیسے کچی بلگری کھجور۔ دھنیا۔ ہینگ۔ بجورا۔ انار۔ ڈھاک۔ زیرہ۔ اجوائن۔ بڑ نمک بینڈھا نمک۔ لکھو پنچ مُول اور پاٹھا۔

کف پت کے غلبے والے اتیسار روگ کے لئے پیبا۔ اتیسار روگ میں کف اور پت کا غلبہ ہونے کی صورت میں شال پرنی۔ کھرنی۔ اور بل گری کے ساتھ پکائی ہوئی پیبا میں انار دانے کی کھٹائی ڈال کر پلائیں۔

یا ہرڑ۔ پیپلا مُول۔ اور بل گری کے ساتھ پکائی ہوئی پیبا کا استعمال کرنے سے وایُو کا اخراج ہوتا ہے۔

اگر اتیسار روگ والے کی حرارت ہاضمہ تیز ہو۔ اور بندھا ہوا پاخانہ تھوڑا تھوڑا خارج ہوتا ہو تو پیپل۔ داوڑ نمک اور

ترپھلا کے کاڑھے سے مسہل دینا چاہئے۔ اور مسہل سے اندرونی صفائی ہو چکنے کے بعد وات کو دور کرنے والی اور حرارت ہاضمہ کو بڑھانے والی ادویات کے ساتھ پکائی ہوئی پیہا پلائیں۔

آم اتیسار کا علاج - اتیسار کا جو مریض آم کے پک جانے اور حرارت ہاضمہ کے تیز ہونے پر جھاگدار۔ چپ چپا۔ درد کے ساتھ۔ بندھا ہوا۔ تھوڑا تھوڑا۔ فضلے والا یا فضلے سے خالی یا پیچش کے ساتھ دست کرتا ہے۔ اُسے دہی۔ تیل۔ گھی۔ دودھ۔ اور گڑ کے ساتھ سونٹھ دینی چاہئے۔

یا گڑ اور تیل کے ساتھ سیدھ کئے ہوئے بیر کھانے کو دیں۔

یا بھوک کے زیادہ لگنے پر گاڑھ وڑ دبو اسیر میں جبکہ پاخانہ گاڑھا آئے) کے علاج میں بیان کئے ہوئے واستک آدی ساگ نیز شالی چاولوں کا بھات بہت سی چکنائی۔ دہی اور انار دانے کی کھٹائی ڈالے ہوئے مانس رس کے ساتھ نوش کریں۔

یا تل۔ اُرد۔ اور مونگ کے ساتھ پکایا ہوا شالی چاولوں کا بھات کھلائیں۔

یا سونٹھ۔ چھوٹی مولی۔ لہسن۔ سنشنا۔ اجوائن۔ کاکڑی۔ ڈوڈھی پھوٹ۔ پوئی۔ جیونتی۔ باچی۔ بتھوا۔ سوورچلا۔ چنچو۔ اور نونیا کے ساگوں کے رس کے ساتھ شالی چاولوں کا بھات کھلائیں۔

یا چھوٹے۔ بنخ۔ لوے۔ مور۔ تیتر اور مرغ کے مانس رس کے ساتھ شالی چاولوں کا بھات کھلائیں۔

پوا گو - بلگری - متھراں - مینڈھا سینگی - گل دھاوہ - اور سونٹھ انکو تکر کے ساتھ پکایا ہوا پوا گو اتیسار کو دور کر دیتا ہے۔

یا دہی کے ساتھ کیتھ - درالبھا - بھاڑنگی - جوئی - بڑ - کیکر - انار - سن - کپاس - سیمر اور موچرس ان سب کے پتے ڈال کر پکایا ہوا پوا گو بھی پکوا تیسار کو دور کر دیتا ہے۔

پیچش (پرواہسکا) کا علاج - کچی بلگری کا گودا - اور تلوں کا گودا - دونوں ہموزن لیکر ان سے دہی کی کھٹی ملائی کو سیدھ کر کے کھس بھرت ملا کر استعمال کریں - تو پرواہکا روگ دور ہو جاتا ہے۔

دیگر مرچ سیاہ - دھنیا - زیرہ - املی - کچور - پڑ نمک - انار گل دھاوہ - پاٹھا - ترپھلا - پنچ کول - جو کھار - کیتھ - آم کی گٹھلی کا گودا - جامن کا گودا - اجوائن ہر ایک حصہ - اور بلگری چھ حصے ان سب ادویات کو پیس کر دہی - مونگ کے یوش - گڑ اور گھی نیز تیل کے ساتھ پکائی ہوئی کھل کو اپراجیت کہتے ہیں - یہ اپراجیت حرارت ہاضمہ کو بڑھاتی ہے - کھانے کو ہضم کرتی ہے - قابض ہوتی ہے - کھانے کی خواہش بڑھاتی اور پیچش کو دور کر دیتی ہے۔

دیگر - بیر - کچی بل گری - شالی چاول - جو - مونگ - اُرد - اور تل ان سب کے نگدے ملا کر ملے ہوئے گھی اور تیل میں بھون کر پھر دہی اور انار کے رس کی کھٹائی ڈال کر دھانیہ یوش تیار کر لیں - اور اس یوش کے ساتھ شالی چاولوں کا بھات کھانے کو دیں۔

یا دہی کی ملائی کو گھی اور تیل میں بھونکر گڑ اور سونٹھ ملا کر کھلانے سے

ساتھ کھائیں۔

یا گھی اور تیل میں بھُنی ہوئی سُرا و ینجن (سالن) کے کام میں لائیں۔

یا گھی اور تیل میں بھُنا ہوا گاجر کا پوش دارم وغیرہ کی کھٹائی ملاکر سالن کے کام میں لائیں۔

یا گھی اور تیل میں بھُنے ہوئے ستوؤں میں تیز کھٹا ملاکر استعمال کریں۔

یا گھی اور منڈ ملاکر پکائے ہوئے اُرد کھانے کو دیں۔

یا بکرے یا بھیڑے کے درمیانی جسم کا ماس رس پکاکر چھان لیں۔ پھر اُس میں انار کے رس کی کھٹائی نیز دھنیا اور سونٹھ ڈال کر گھی میں بگھار لیں۔ اس کے ساتھ رکت شالی چاولوں کا بھات کھاکر اوپر سے اسی کو پی لیں۔ اس طرح سے غذا کھانے پر فضلے کی کمی کی وجہ سے پیدا شدہ ہیچش وغیرہ امراض بہت جلد دور ہو جاتے ہیں۔

دال بلو آدی لیہہ۔ کچی بل گری۔ گڑ۔ تیل۔ پیپل اور سونٹھ ان سب کو پیس کر ان کا لیہہ (لعوق) بنا کر استعمال میں لانے سے ایو کے کوپت ہونے سے پیدا شدہ ہیچش اور درد شکم دونوں بیماریاں دور ہو جاتی ہیں۔

دیگر۔ دودھ کی چھال۔ گل دھاوہ۔ اور بیر کے پتوں کو پیس کر اُس میں دہی کی ملائی۔ شہد اور کیتھ کا رس ملاکر نوش کریں۔

اتیسار کے جس مریض کی باد مخالف اور پاخانہ رُک جائیں سخت درد کے ساتھ ہیچش ہوتی ہو۔ اور خون آمیز لیسدار پاخانہ آتا ہو۔ تو ان عوارض کی صورت میں مریض کو خوب شکم سیر کرکے دودھ پلائیں۔

یا گھی اور تیل پلا کر اوپر سے نیم گرم دودھ پلائیں۔
یا ارنڈ کی جڑھ کے ساتھ پکایا ہوا **یا** گچی بل گری کے ساتھ جوش دیا ہوا دودھ پینے کو دیں۔

دردوالے آم اتیسار کا علاج۔ دودھ چار پل۔ اور پانی بارہ پل میں مُتھراں ایک پل ڈال کر پکالیں جب پانی جل جائے۔ اور صرف دودھ باقی رہ جائے۔ اُتار کر چھان لیں۔ اس دودھ کے پینے سے دردوالا آم اتیسار دور ہو جاتا ہے۔

پپلی آدی چُورن۔ پیپل یا کالی مرچ کو خوب باریک پیس کر پانی کے ساتھ پینے سے بہت دیر سے پیدا ہونے والا مرض پیچش بھی دور ہو جاتا ہے۔

اگر پیچش کے مریض کا جسم دُبلا ہوگیا ہو۔ بلغم خشک ہو جائے اور درد رہتا ہو تو اُس کی حرارت ہاضمہ اور جسمانی طاقت کا لحاظ رکھ کر گھی میں جوکھار ملا کے پلائیں۔

تیل کا نسخہ۔ دہی اور تُرا سنڈیں **یا** وش مول کے کاڑھے میں سیندھا نمک۔ اور بنج کول کا چورن ملا کر تیل پکا کر استعمال کرنے سے پیچش اور اسہال کی وجہ سے پیدا ہونے والا درد دور ہو جاتا ہے۔

دیگر۔ سونٹھ چھ پل۔ پپلا مُول۔ چیتا اور سیندھا نمک ہر ایک دو دو پل۔ تیل ایک پرستھ اور دہی چار پرستھ ان سب کو ملا کر استعمال کریں۔ تو پیچش اور اسہال سے پیدا ہونے والا درد دور ہو جاتا ہے۔

دیگر۔ پاخانے کی روکاوٹ اور درد کو دور کرنے کے لئے ایک طرف

مانس ۔ دودھ اور گھی ہیں ۔ اور دوسری طرف پینے ۔ ملنے اور حقنے کے کام میں لانے سے کیلئے تیل کا استعمال کرنا ہی ان شکایات کو دفع کردیتا ہے ۔

سبب یہ ہے کہ وات کو دور کرنے والی تمام اشیاء میں سے تیل ہی افضل ترین چیز ہے ۔ اور بگڑی ہوئی وایو ہی درد ہوتا ہے ۔ اس لئے تیل کے ذریعے وایو کی خرابی کے دفعیٔہ پر وایو سے پیدا ہونے والا درد اور پاخانہ کا رو کاؤ بھی دور ہو جاتا ہے ۔

پت کف وغیرہ کے بگڑ جانے سے سارے جسم میں پھیلی ہوئی وایو اپنے اصلی مقام یعنی انتڑیوں میں بکثرت پائی جاتی ہے ۔ ایسی حالت میں اگر ضعف ہاضمہ والے انیسار روگی کو بھی حسب ترکیب تیل استعمال کرایا جائے ۔ تو وہ اُس کے دُکھ کو دور کردیتا ہے ۔ اس کا سبب یہ ہے کہ انتڑیوں کے چکنا ہو جانے سے پیچش رہ ہی نہیں سکتی ۔

پاخانے کے زائل ہو جانے سے ماسوائے وات کے باقی دونوں دوشوں کے اپنے اپنے مقام سے ہٹ جانے اور وایو کے دنا تکسا (سب سے بڑھکر) رہ جانے پر پرواہکا (پیچش) کا کوئی مریض زندہ نہیں رہ سکتا ۔ اگر اُسے اندرونی اور بیرونی (پینے اور ملنے) دونو طرح سے تیل کا استعمال نہ کرایا جائے ۔

گھی ۔ گُدا شول (درد مقعد) اور گُدا بھرنش (اخراج مقعد) میں کولال اور چانگیری کا رس ۔ دہی ۔ پسی ہوئی سونٹھ ۔ دودھ اور گھی ملاکر ... ب ترکیب گھی ملالیں زیادہ رہے ۔ کہ کولال اور چانگیری کا رس گھی سے

چوگنا ڈالنا چاہیئے)۔

دیگر۔ مندرجہ بالا بیر وغیرہ مکھنے سو رس نیز دھنیا۔ پیپل۔ شیشہ لون زیرہ اور پنچ کول کے اچھی طرح سے پسے ہوئے نگدے کے ساتھ پکایا ہوا گھی بھی اول الذکر فوائد بخشتا ہے۔

سینہہ وستی۔ دردِ مقعد کی حالت میں وش مُول کے ساتھ پکایا ہوا گھی۔

یا بچور، سونف۔ اور کُٹھ کے ساتھ **یا** پنچ کے ساتھ **یا** چیتے کے ساتھ پکایا ہوا گھی سینہہ وستی کے ذریعے استعمال کئے جانے پر گُدا بھرنش اور گُدا شُول کو بھی دور کر دیتا ہے۔

انو واسن وستی۔ پرواہن۔ گُدا بھرنش (اخراجِ مقعد)۔ مُوتر اگھات اور کٹی گرہ (کمر کے پکڑے جانے) کی شکایات میں شیریں اور تُرش اشیا سے پکایا ہوا گھی یا تیل انو واسن وستی کے ذریعے استعمال کرنا چاہئے۔

اخراجِ مقعد کی صورت میں مقعد کو تیل لگا کر اور برد و سوید ت کر کے اُسے اندر کی طرف دھکیل دیں۔ یا ایک ایسے چمڑے کے جس کے بیچ میں سوراخ ہو۔ گوپھنا بند باندھ دیں۔

بیچ گُدا بھرنش کا علاج۔ مہا پنچ مُول کا کاڑھا اور اندر یاں نکالا ہوا چوہا دودھ میں ڈال کر پکالیں۔ اور اس دودھ کے ساتھ نیز وات کو دور کرنے والی راسنا اور ارنڈ وغیرہ ادویات کے نگدے کے ساتھ تیل پکالیں۔ اور اس تیل کو پینے اور لگانے کے کام میں لائیں۔

پینا چاہئے۔ اگر دستوں کی زیادتی کی وجہ سے بکری کے دودھ سے فائدہ نہ ہو سکے۔ اور مریض طاقتور ہو۔ تو مسہل دینا چاہئے۔ دُبلے شخص کو مُسہل دینا ٹھیک نہیں ہوتا۔

دیگر۔ اتیسار کا مریض اگر پہلے پاخانہ اور پیچھے خون یا پہلے خون بعد میں پاخانہ خارج کرے۔ تو اُسے صرف ڈھاک کے پھلوں کا کاڑھا پلانا چاہئے۔

یا اس کاڑھے میں دودھ ملا کر دیں۔

بعد ازاں سہارتا ہوا گرم دودھ پلائیں۔

فضلے کے خارج ہو جانے پر اُدر روگ دور ہو جاتے ہیں۔

دیگر۔ ڈھاک کے پھلوں کے کاڑھے کے برابر ترا شمان (ذنبقشہ) کا کاڑھا پینے سے بھی پیٹ کی صفائی ہو جاتی ہے۔

شول کے لئے انوواسن وستی۔ مندرجہ صدر تراکیب سے فضلات کے اخراج سے پیٹ کی صفائی ہو جانے پر بھی اگر درد ہوتا ہے تو حرارت ہاضمہ کی طاقت کے مطابق فوراً ہی انوواسن وستی کے ذریعے اُس کا علاج کرنا چاہئے۔

انوواسنک گھرت۔ سونٹھ۔ ستاور۔ بل گری۔ یلٹھی اور دودھ کے ساتھ تیل سے چوگنا گھی پکا کر انوواسن وستی کے کام میں لائیں۔

پچھا وستی۔ اگر مندرجہ بالا انوواسن وستی سے بھی مرض کا دفعیہ نہ ہو۔ تو پچھا وستی[1] کا استعمال کرنا چاہئے۔

[1] جو پچھا وستی دبل مقدار میں دیجاتی ہے۔ اُسے پچھا وستی کہتے ہیں۔

پنج اتیسار کے لئے وستی۔ بیمر کے سبز ڈنٹھلوں کو سبز گُٹھلے لپیٹ کر اوپر سے سیاہ مٹی کا لیپ کر دیں۔ پھر اُسے اُپلوں کی آگ میں پکالیں۔ جب مٹی آگ کی حرارت سے خشک ہو جائے۔ تو مٹی کو الگ کر کے بیمر کے ڈنٹھلوں کو کوٹ ڈالیں۔ اور اس میں سے چار تولہ بھر لے کر ایک پرستھ دودھ میں حل کر رکھ دیں۔ پھر اس میں تگر اور ملٹھی کا نگدا۔ نیز گھی۔ شہد اور تیل ملا کر رکھ چھوڑیں۔ اور اسے نروہ وستی کے کام میں لائیں۔ اور نہا دھو کر دودھ یا مانس رس کے ساتھ کھانا کھائیں تو پنج اتیسار۔ بخار۔ سوج۔ باؤ گولہ۔ وات رکت۔ اور سنگرہنی کی شکایات دور ہو جاتی ہیں۔ نیز مسل اور آستھاپن وستی میں دوشوں کے کثرت اخراج کی شکایت دور ہو جاتی ہے۔

ہر قسم کے اتیساروں کا علاج۔ وتسک آدی گن اور امبشٹا آدی گن کی ادویات نیز شہد ملا کر گڑا کا کاڑھا پینے سے سب قسم کے اتیسار روگ دور ہو جاتے ہیں۔

دیگر۔ جس اتیسار میں درد نہ ہو۔ آم بھی نہ ہو۔ حرارت ہاضمہ تیز ہو۔ خون آتا ہو۔ اور بہت پرانا ہو۔ اُس کا علاج پُٹ پاک کے طریق سے کرنا چاہئے۔

رس۔ دیرگھ ورنت کی چھال کا نگدا بنا کر اُسے کھنبھاری کے پتوں میں لپیٹ کر اوپر سے مٹی کی تہ چڑھا دیں۔ پھر اسے اُپلوں کی آگ میں پکا کر مٹی کو اُتار دیں۔ اور اُس کا رس نکال لیں۔ اور اس رس میں شہد یا مصری ملا کر نوش کریں۔ تو اتیسار روگ دور ہو جاتا ہے۔

دیگر۔ اوپر بتائی ہوئی ترکیب کے مطابق شیر دار درختوں کی چھالوں اور کونپلوں کو پکا کر انکے رسوں میں شہد ملا کر نوش کرانا چاہئے۔

یا شیوناک کی چھال میں گھی لگا کر گرم پانی کی بھاپ سے پکا کر اُس کا رس نکال لیں۔ اور اُس میں شہد ملا کر مریض کو پلائیں۔ تو کیسا ہی سخت اتیسار روگ ہو۔ بہت جلد دور ہو جاتا ہے۔

پتج اتیسار کے لئے دیگر علاج۔ پتج اتیسار والا جو مریض پت پیدا کرنے والی اشیاء کا استعمال کرتا رہتا ہے۔ اُس کا پت خراب ہو کر پیاس اور بخار والے خونی اسہال نیز خوفناک گُدا پاک کی شکایت پیدا کر دیتا ہے۔ ایسی صورت میں پدم۔ اُت پل۔ اور مجیٹھ کے ساتھ پکایا ہوا **یا** موچرس کے ساتھ **یا** سارِوا۔ بلنجھی۔ اور دودھ کے ساتھ **یا** بڑھ وغیرہ شیر دار درختوں کے پتوں کے ساتھ پکایا ہوا بکری کا دودھ کھانے پینے اور گُدا کو دھونے کے کام میں لانا چاہئے۔ اسی طرح مانس رس وغیرہ کھٹائی سے خالی رکھ کر اور گھی ملا کر استعمال کرائیں۔

خونی اسہال کے لئے پیپا بکری کا دودھ ایک حصہ۔ اور پانی نصف حصہ میں نیتر بالا۔ اُت پل۔ اور پرشن پرنی کا رس ڈال کر پکائی ہوئی پیپا پینی چاہئے۔

یا کھانا کھانے سے پہلے شہد اور مصری ملا کر ماکھن کا استعمال کرنا چاہئے۔

رکت اتیسار میں خون کے غلبے کا علاج۔ خونی اسہال میں اگر خون کا غلبہ ہو۔ تو بکرے یا ہرن کا خون گھی میں بگھار کر پینا چاہئے۔ انوپان میں دودھ دیں۔ اور غذا میں دودھ اور دودھ سے نکلا ہوا گھی

تین دن تک دیں۔

یا کپنجل پرندے کا مانس رس پلائیں۔ تو بھی جلدی آرام ہو جاتا ہے

دیگر۔ دودھ کے ساتھ شتنا ور پیس کر نوش کریں۔

یا شتنا ور کے ساتھ پکایا ہوا گھی پئیں۔ اور غذا کے طور پر دودھ نوش کریں تو خونی اسہال کو بہت جلد آرام ہو جاتا ہے۔

سنپات اتیسار کا علاج۔ لاکھ۔ سونٹھ۔ پیپل۔ کٹکی۔ دارہلدی کی چھال اور اندر جو کے ساتھ پکایا ہوا گھی پیا اور منڈ کے ساتھ نوش کرنے پر تینوں دوشوں والا سخت ترین اتیسار روگ بھی بہت جلد دور ہو جاتا ہے۔

دیگر۔ کالی مٹی۔ سنکھ بھسم۔ ملٹھی اور شہد کو چاولوں کے پانی میں ملا کر پینے سے **یا** چاولوں کے پانی میں شہد ملا ہوا پرینگو پینے سے خونی اسہال دور ہو جاتے ہیں۔

دیگر۔ کالے تلوں کو کوٹ کر اُن میں پانچواں حصہ کھانڈ ملا لیں۔ اور بکری کے دودھ کے ساتھ نوش کریں۔ تو خونی اسہال کی شکایت دور ہو جاتی ہے۔

دیگر۔ چاولوں کے پانی میں چندن۔ مصری اور شہد ملا کر پینے سے جلن۔ پیاس۔ غشی اور اخراج خون دور ہو جاتا ہے۔

سوزش مقعد وغیرہ کا علاج۔ گدا اور گد پاک کے لئے ٹھنڈے پری شیک (دھوون) اور ٹھنڈے ہی لیپ مفید ہوتے ہیں۔

خونی اسہال کے لئے پچھا وستی ۔ جس اتیسار روگ میں تھوڑا تھوڑا کر کے بار بار بہت سا خون درد سمیت خارج ہوتا ہو۔ باد مخالف رُک جاتی ہو۔ یا مشکل سے خارج ہوتی ہو یا نہ ہی نکلتی ہو۔ اُس میں پہلے بیان کی ہوئی پچھا دستی کام میں لانی چاہیئے۔

دیگر ۔ شیشم اور کچنار کے پتوں کو کوٹ کر اُنکے ساتھ جو کا کاڑھا بنائیں اور اُس میں دودھ اور گھی ملاکر پچھا دستی دیں ۔ تو پیچل سراو ۔ گُدا بھرنش اور دردِ پیچش کی شکایات رفع ہو جاتی ہیں ۔ نیز اُن شخصوں کو جو زخموں کی وجہ سے لاغر ہو رہے ہوں ۔ یہ دستی طاقت بخشتی ہے۔

انوواسن وستی ۔ یہ پونڈریک کے رس میں پکے ہوئے گھی کی انوواسن وستی بھی مفید ہوتی ہے۔

خونی اسہال کے لئے لعوق ۔ جس مریض کے پاخانے کے ساتھ یا پاخانے سے پہلے یا پیچھے خون خارج ہوتا ہو ۔ اُسے سشناوری گھرت دینا چاہئے۔

دیگر لعوق ۔ تازے ماکھن میں آدھا حصہ کھانڈ اور چوتھا حصہ شہد ملاکر چاٹنے سے بھی اول الذکر شکایات دور ہو جاتی ہیں ۔ لیکن پرہیز کے ساتھ رہنا لازم ہے۔

اور دَھو رکت کا علاج ۔ بڑ ۔ گولر اور پیپل کی کونپلوں کو کوٹ کر ایک دن رات تک گرم پانی میں بھگوئے رکھیں ۔ پھر اس پانی کو چھان کر اُس میں گھی پکالیں ۔ اور اُس گھی میں نصف حصہ کھانڈ اور چوتھائی حصہ شہد ملالیں ۔ اس کے بعد استعمال میں لائیں ۔ تو پہلے کی مانند فائدہ بخشتا

ہے۔ اور خون خواہ اوپر کی طرف سے خارج ہوتا ہو۔ یا نیچے کی طرف سے۔ اُس کا اخراج بند ہو جاتا ہے۔

کنج اتیسار کا علاج۔ کنج اتیسار میں اُن ادویات کا خصوصیت سے استعمال کرنا چاہئے۔ جو وات اتیسار میں آم کے ہضم کرنے کے لئے بیان کی گئی ہیں۔

اگر اس سے بھی مرض کا دفعیہ نہ ہو۔ تو بل گری۔ موتھا۔ ہرڑ اور سونٹھ **یا** بچ۔ واوڑنگ۔ اجوائن۔ دھنیا۔ اور دیودار **یا** پیپلامول دو نو قسم کی پیپل اور چیتا۔ ان تینوں نسخوں میں سے کسی ایک کا کاڑھا بنا کر نوش کریں۔ آرام ہو جائیگا۔

دیگر۔ پاٹھا۔ چیتا۔ کڑا کی چھال۔ پیپلامول۔ کٹکی۔ سونٹھ۔ بچ اور ہرڑ کا کاڑھا یا چورن کھانے سے کنج اتیسار روگ دور ہو جاتا ہے۔

دیگر۔ سونچل نمک۔ بچ۔ ترکٹا۔ ہینگ۔ اتیس اور ہرڑ کا چورن نیم گرم پانی کے ساتھ نوش کرنے سے کنج اتیسار روگ دور ہو جاتا ہے۔

دیگر۔ کیتھے کا گودا۔ ترکٹا کا چورن ملا شہد اور کھانڈ ملا کر نوش کریں۔

یا کاٹھل میں شہد ملا کر چاٹیں۔ تو اُدر روگ (امراض شکم) دور ہو جاتے ہیں۔

دیگر۔ پیپل اور شہد ملا کر چاٹیں **یا** چیتا ملا کر تکر نوش کریں **یا** کچی بل گری کھائیں۔ تو اُدر روگ جاتے رہتے ہیں۔

دیگر۔ پاٹھا۔ موچرس۔ موتھا۔ گل دھاوہ۔ بلگری اور سونٹھ کا چورن

کھاکر اوپر سے گُڑ ملا ہوا تکر نوش کریں۔ تو کشٹ سادھیہ (مشکل العلاج) اتیسار روگ بھی دور ہو جاتے ہیں۔

کپتھہ آشٹک چورن - اجوائن۔ پیپلا مول۔ دارچینی۔ الائچی۔ تیج پات اور ناگ کیسر۔ سونٹھ۔ مرچ سیاہ۔ چیتا۔ نیتر بالا۔ زیرہ۔ دھنیا اور سونچل نمک سب ہموزن ایک ایک حصہ۔ ورکھشامل۔ گل دھاوہ۔ پیپل۔ بلگری۔ انار اور اجمود ہر ایک تین تین حصہ۔ کھانڈ موخرالذکر ادویات سے چھ گنی لیکر ان سب کا چورن بنا کر کھانے سے اتیسار۔ سنگرہنی۔ گھنٹے۔ باؤگولہ۔ امراض شکم۔ کھانسی۔ دمہ۔ ضعفِ ہاضمہ۔ بواسیر۔ زکام۔ اور ارُدچی روگ دور ہو جاتے ہیں۔

دا ڑماشٹک چورن - تباشیر ایک تولہ۔ دارچینی۔ الائچی۔ تیج پات اور ناگ کیسر ہر ایک دو دو تولہ۔ اجوائن۔ دھنیا۔ زیرہ۔ پیپلا مول۔ سونٹھ۔ مرچ۔ پیپل ہر ایک چار چار تولہ۔ انار دانہ بتیس تولہ اور مصری بتیس تولہ لے کر ان سب کا چورن بنا لیں۔ اس کے فوائد بھی اول الذکر کپتھہ آشٹک چورن کے سے ہی ہوتے ہیں۔ اس چورن کا استعمال وا تیج اتیسار کے علاج میں بیان کئے ہوئے کھل اور چپیا وغیرہ کھانوں کے ساتھ کرنا چاہئے۔

کفج اتیسار کے لئے کھل - وا اوڑنگ۔ مرچ سیاہ۔ کیتھ۔ اور سونٹھ ان سب ادویات کو پیس کر جانگیری۔ تکر یا بیر کے رس کی کھٹائی ملا کر کھل تیار کریں۔ تو کفج اتیسار روگ دور ہو جاتا ہے۔

دیگر - کفہ کے زائل ہو جانے پر گڈ شول اور گد بھرنش کے بیان

میں بتایا ہوا گھی راج یکشما کے علاج میں بیان کیا ہوا لاکھشادی گھی بل گرت یا یوا گو اور منڈ ملا ہوا پرانا گھی پلائیں۔

وات کف بندھ کے لئے پچھا وستی - وایو اور کف کے رک جانے یا کف کے بکثرت خارج ہونے کی صورت میں بچ - بل گری پیپل کٹھ - سونف اور نمک ملا کر اول الذکر پچھا وستی دینی چاہئے۔

کف وات اتیسار کے لئے انوواسن وستی - کف وات اتیسار کے لئے بل گری کے تیل کی یا بچ وغیرہ کے پکائے ہوئے اور تھوڑے گرم گرم تیل کی انوواسن وستی برابر دیتے رہیں۔

کف کی کھشیا (کف کے زائل ہونے) کی صورت میں پرانے اتیسار کی وجہ سے کمزور شدہ مقعد میں وایو ضرور ہی بڑھ جاتی ہے۔ اور یہ بڑھی ہوئی وایو بہت جلد مریض کو ہلاک کر دیتی ہے۔ اس لئے اس کے دفعیہ کی تدابیر فوراً اختیار کرنی چاہئیں۔

وایو کا جوش فرو کرنے کے بعد پت کو اور پت کا جوش فرو کرنے کے بعد کف کو دور کرنے کی تدابیر اختیار کرنی چاہئیں۔ یا ان تینوں میں سے جو طاقتور ہو پہلے اُسے ہی مغلوب کرنا چاہئے۔

رنج و خوف سے وایو بہت جلد بگڑ جاتی ہے۔ اس لئے ان سے پیدا ہونے والے اتیسار میں وات کو دور کرنے والی تدابیر عمل میں لائیں۔ نیز رنج و خوف کو دور کرنے کے لئے مسرت خیز اور تسلی بخش کام کریں۔

جب باد مخالف اور پاخانہ مل کے بغیر خارج ہونے لگے۔ اور حرارت ہاضمہ تیز ہو۔ نیز پیٹ ہلکا ہو۔ تو جان لینا چاہئے۔ کہ اُدر روگ دور ہو گیا ہے۔

دسواں ادھیائے

گرہنی دوش (سنگرہنی) کا علاج

مرض سنگرہنی میں بدہضمی کا سا علاج کرنا چاہئے۔ اور اتیسار روگ (اسہال) کے علاج کی مانند آم (کچے) دوش کو پکانا چاہئے۔

کھانا کھانے کے وقت ہونے پر جب بھوک جاگ پڑے۔ اور جسم ہلکا ہو۔ تو پنچ کول وغیرہ حرارت ہاضمہ بڑھانے والی ادویات سے پکائی ہوئی پیپا اور ان ادویات اگر وغیرہ دیں۔ اسی طرح نمکین قلیل المقدار اور لطیف غذا نیز کھانڈو وغیرہ دیگر ہاضم مرکبات استعمال کرائیں۔

سنگرہنی روگ میں اگر آم کی شکایت ہو۔ تو اتیس اور سونٹھ کے ساتھ پکائی ہوئی پیپا میں تھوڑی سی انار کے رس کی کھٹائی ڈال کر پلائیں۔ نیز اتیسار کے علاج میں بیان کئے ہوئے پانی۔ تکر اور سُرا وغیرہ نوش کرائیں۔

سنگرہنی میں تکر کا استعمال نہایت مفید ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ حرارت ہاضمہ کو بڑھاتا۔ فضلے کو روکتا اور لطیف ہوتا ہے۔ نیز پاک میں میٹھا ہونے کی وجہ سے پت کو بھی خراب نہیں ہونے دیتا۔ کسیلے رس والا۔ تاثیر میں گرم و کاشی[1] اور خشک ہونے کے سبب کف کے لئے مفید ہوتا ہے

[1] چھیل جانے والا۔

نیز شیریں۔ ترش اور گاڑھا ہونے کی وجہ سے حرارت کے لئے مفید ہوتا ہے۔ تازہ تکر جلن پیدا نہیں کرتا۔

ان مندرجہ بالا صفات کی وجہ سے تکر کا استعمال سنگرہنی کے لئے نہایت مفید ہوتا ہے۔ لیکن ان خواص کے خلاف گن رکھنے والے تکر کا استعمال ٹھیک نہیں ہوتا۔

سنگرہنی کے لئے چورن۔ بیر۔ انار۔ ورکھشامل۔ اور چوکا یہ چاروں کھٹائیاں ایک پرستھ۔ تیر کٹا تین پل۔ نمک چار پل۔ اور کھانڈ آٹھ پل کا چورن بنا کر ساگ۔ دال۔ روٹی۔ راگ اور کھانڈو وغیرہ میں ملا کر کھائیں۔ تو کھانسی۔ بے ہضمی۔ عدم اشتہائے طعام سوجن۔ امراضِ دل۔ اور درد پسلی وغیرہ امراض جاتے رہتے ہیں۔

(بعض لوگ اول الذکر چاروں کھٹائیوں کی بجائے ورکھشامل۔ امل بیت۔ انار اور بیر بتلاتے ہیں)

آم ناشک ادویات۔ سونٹھ۔ اتیس۔ اور موتھا کا کاڑھا یا گرم پانی کے ساتھ انہی ادویات کا نگدا یا گرم پانی کے ساتھ صرف سونٹھ یا ہرڑ کا چورن یا گرم پانی یا شراب کے ساتھ بچ آدی گن کی ادویات کے چورن میں سیندھا نمک ملا کر کھائیں۔ تو آم کی شکایت دور ہو جاتی ہے۔

آم پریش کا علاج۔ ناہضم شدہ یا پچش کی علامات والا پاخانہ خارج ہونے کی صورت میں بڑ نمک پیس کر انار کے پانی کے ساتھ نوش کرنا چاہئے۔

اگر کف اور وایُو آمِ دوش سے ملی ہوں۔ اور پیٹ میں درد ہو رہا ہو۔ تو نیم گرم پانی کے ساتھ بل گری۔ چیتا اور سونٹھ کھائیں۔

اگر قے۔ امراضِ دل۔ اور دردِ شکم کی شکایت ہو۔ تو اِندر جو۔ ہینگ۔ انیس۔ سج۔ سونچل نمک۔ اور ہرڑ گرم پانی کے ساتھ نوش کریں

پپلی آدی چُورن۔ پیپل۔ سونٹھ۔ پاٹھا۔ سارو۔ کیڑی خورد۔ کیڑی کلاں۔ چیتا۔ گڑامبک۔ جوکھار۔ سیندھا نمک۔ سانبھر نمک۔ بڑ نمک۔ سونچل نمک اور اُدبھد نمک کا چورن بنا کر۔ دہی۔ شراب۔ منڈ گرم پانی یا کانجی کے ساتھ نوش کرنے سے حرارت ہاضمہ بڑھتی ہے۔ اور پیٹ کی وایُو دور ہو جاتی ہے۔

ہاضم گٹکا۔ سیندھا نمک۔ سانبھر نمک۔ بڑ نمک۔ سونچل نمک اُدبھد نمک۔ جوکھار۔ سجی کھار۔ مرچ سیاہ۔ پنچ کول۔ اجوائن۔ اور ہینگ کو بجورے کے رس میں گھوٹ کر گولیاں بنالیں۔ یا بیر اور انار کے رس میں گھوٹ کر گولیاں بنائیں۔ انکے کھانے سے آم (کچا رس) پک جاتا ہے۔ اور حرارت ہاضمہ تیز ہو جاتی ہے۔

تالیس پتر آدی چُورن۔ تالیس پتر۔ چب اور مرچ سیاہ۔ ہر ایک ایک ایک پل پیپل اور پیپلا مول دو دو پل۔ سونٹھ تین پل۔ دارچینی۔ الائچی تیج پات۔ ناگ کیسر اور خس ہر ایک ایک ایک پل۔ ان سب ادویات کو باریک پیس کر کپڑ چھان کر لیں پھر سب سے تگنا گڑ ملا کر گولیاں باندھ لیں۔ اور ان گولیوں کو کھا کر شراب۔ یُوش۔ مانس رس۔ ارشٹ۔ جستو۔ پیا۔ اور دودھ کا انوپان کریں۔ تو سنگرہنی۔ درد پسلی۔ درد دل۔ بخار۔ سوج۔

بخس۔ باؤگولہ۔ مداتیہ روگ۔ بواسیر۔ پرسیک۔ دمہ اور کھانسی کی شکایات دور ہو جاتی ہیں۔

اگر مندرجہ بالا امراض میں پاخانے کی روکاوٹ کی شکایت ہو۔ تو سونٹھ کی بجائے ہرڑ ڈالنی چاہئے۔

اگر ان امراض میں وات کف کی بجائے پت کا غلبہ ہو۔ تو گڑ کی بجائے چوگنی مصری ملا کر گولیاں بنانی چاہئیں۔

گولیاں بنانے کے لئے گڑ یا مصری ڈالنے کی ترکیب یہ ہے کہ ان کی پہلے چاشنی تیار کریں۔ اور اُس چاشنی میں ادویات بالا کا چورن ملا کر گولیاں باندھ لیں۔ اس سے یہ گولیاں نہایت ہلکی ہو جاتی ہیں۔

اوپر جو معالجات بیان کئے گئے ہیں۔ یہ سب آم سنگرہنی کی حالت میں کئے جانے کے قابل ہیں۔ اب مزاج سنگرہنی کے معالجات بتائے جاتے ہیں۔

واتج سنگرہنی کا علاج۔ واتج سنگرہنی میں آم دوش کے پک جانے کے بعد پنج کول وغیرہ حرارت ہاضمہ کو بڑھانے والی ادویات سے پکایا ہوا تھوڑا تھوڑا گھی دینا چاہئے۔ اس طرح حرارت ہاضمہ کے تھوڑا سا بڑھ جانے پر بھی اگر پاخانے۔ پیشاب اور باد مخالف میں روکاوٹ پیدا ہو جائے۔ تو دو تین دن تک سنیہن کر کے اور سنیہہ سویدہ دیکر نروہن دستی دینی چاہئے۔ بعد ازاں وایو کے جوش کے فرو ہو جانے پر ارنڈ کے تیل یا کھشار ملائے ہوئے تیلوک گھرت کا ویرچن دیکر اپنے مقام سے ہلے ہوئے دوش کو نکال دیں۔

انوواسن وستی - مرض سنگرہنی میں ویریچن وغیرہ کے ذریعے سے پیٹ کی صفائی ہو جاتی ہے - اور پیٹ کے صاف اور خشک ہو جانے پر پاخانے میں رکاوٹ ہو جاتی ہے - اس لئے ایسے مریض کو سونٹھ وغیرہ اور رور کھشا ل وغیرہ ہاضمہ افزا نیز کُٹھ - راسنا وغیرہ وات کو دور کرنے والی ادویات سے پکائے ہوئے تیل کے ذریعے سے انوواسن وستی دینی چاہئے - اسی طرح نروہن - ویریچن اور انوواسن کے بعد اُسے ہلکی غذا کھلا کر گھی کا استعمال کرانا چاہئے -

گھرت - پنچ کول - ہرڑ - ترکٹا - پیپلا مُول - سینددھا نمک - راسنا جوکھار - سجی کھار - زیرہ - واوڑنگ - اور کچور کا چورن - اور بجورے و ادرک کا رس - سوکھی مولی - بیر - چُوکا اور انار کا کاڑھا - تکر - مستو - سُرا - منڈ - سوویر - تُشودک - اور کانجی سے پکایا ہوا گھی حرارت ہاضمہ کو بہت بڑھا دیتا ہے - درد شکم - باؤ گولہ - امراض شکم - دمہ - کھانسی - اور وات کف کو دور کر دیتا ہے -

دیگر گھرت - بجورے کے رس میں پکایا ہوا گھی بھی پلانے کے لئے بہت کارآمد ہوتا ہے -

مالش کے لئے تیل - پنچ کول وغیرہ ادویات سے پکایا ہوا تیل مالش کے کام آتا ہے - اور اس کے ملنے سے سنگرہنی کا مرض دور ہو جاتا ہے -

پنچ کول آدی چُورن - پنچ کول وغیرہ ادویات کا چُورن سُہلتے ہوئے گرم پانی کے ساتھ پھانکنے سے کف سے گھری ہوئی دائمی - اور آم دوشن انا

یا وات کی زیادتی والا کف دور ہو جاتا ہے۔

پیج سنگرہنی کا علاج۔ بہایت رقیق ہونے کی وجہ سے پت حرارت ہاضمہ کو بجھا دیتا ہے۔ اس لئے پت کو قے یا اسہال کے ذریعے خارج کر کے کڑوی ہلکی۔ قابض۔ ہاضمہ افزا اور ادویات نیز ترش اشیاء کے چورن اور کڑوی ادویات سے پکائے ہوئے سیتھی سے حرارت ہاضمہ کو بڑھانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

پیج سنگرہنی ناشک چورن۔ پٹول۔ نیم۔ ترایمنتی۔ کٹکی۔ چرائتہ۔ پت پاپڑا۔ کڑا سک۔ اندر جو۔ مورد۔ میٹھے سہاینجنے کے بیج۔ بچ۔ دار ہلدی کی چھال۔ پدماک۔ خس۔ اجوائن۔ موتھا۔ چندن۔ سوراشٹر دیس کی مٹی۔ اتیس۔ ترکٹا۔ دارچینی۔ الائچی۔ تیج پات۔ اور دیودارو۔ ان سب کا چورن شہد۔ شراب یا پانی کے ساتھ کھانے سے امراض دل بخس۔ سنگرہنی۔ باؤگولہ۔ درد شکم۔ عدم اشتہائے طعام۔ بخار۔ یرقان سنپات اور امراضِ دہن جلتے رہتے ہیں۔

دیگر چورن۔ چرائتہ۔ کٹکی۔ موتھا۔ ترکٹا اور اندر جو ہر ایک ایک حصہ۔ چیتا دو حصے۔ اور کڑا سک سولہ حصہ۔ ان سب کا چورن بنا کر گڑ کے ٹھنڈے شربت کے ساتھ کھانے سے سنگرہنی۔ باؤگولہ یرقان۔ بخار۔ بخس۔ پرمیہہ۔ عدم اشتہائے طعام۔ اور اتیسار روگ جلتے رہتے ہیں۔

ناگر آدی چورن۔ سونٹھ۔ اتیس۔ موتھا۔ پاٹھا۔ بلگری۔ رسوت کڑا سک۔ اندر جو۔ کٹکی اور گل دھاوہ۔ ان سب کا چورن شہد اور

چاولوں کے پانی کے ساتھ کھانے سے بچ سنگرہنی، پیچش، بواسیر، درد مقعد اور خون کی خرابیاں دور ہو جاتی ہیں۔

چندن آدی گھرت ۔ صندل سرخ۔ پدماک۔ خس۔ پاٹھا۔ مورداشیوناک۔ بچ۔ ساروا۔ شیاما لتا۔ سپت پرنی۔ اڑوسہ۔ پٹول۔ گولر۔ پیپل۔ بڑ۔ پاکر۔ بیت۔ گنگی۔ ہرڑ۔ خوتفا۔ اور نیم ہر ایک دو دو پل لیکر انہیں ایک درون پانی میں پکائیں۔ جب چوتھائی باقی رہ جائے۔ تو چھان کر اس کاڑھے میں ایک پرستھ گھی نیز چرائتہ۔ اندرجو۔ کھشیر کاکولی پیپل۔ اور اُت پل کا لگدا ڈال کر پکالیں۔ اس گھی کو بچ سنگرہنی میں پلانا چاہئے۔

نیز کوڑھ کے علاج میں بیان کیا ہوا تکتاک گھرت اور مہا تکتاک گھرت بھی اس مرض میں استعمال کیا جاتا ہے۔

کفج سنگرہنی کا علاج ۔ کفج سنگرہنی میں پہلے تیز ادویات سے قے کرائیں پھر چرپری۔ کھٹی۔ نمکین اور کھاری ادویات سے بہ ترتیب حرارت ہاضمہ کو تیز کرنے کی کوشش کریں

کفج سنگرہنی کے لئے پیا ۔ بچ کول۔ ہرڑ۔ دھنیا۔ پاٹھا۔ گندھ اور بجورے کی کونپلوں سے پکائی ہوئی پیا کفج سنگرہنی میں استعمال کرانی چاہئے۔

کفج سنگرہنی کے لئے آسو ۔ مہوا کے پھول ایک درون۔ واوڑنگ نصف درون۔ چیتا ایک چوتھائی درون۔ بھلاوہ ایک آڑھک اور مجیٹھ آٹھ پل کو تین درون پانی میں پکائیں۔ تیسرا حصہ پانی باقی

رہ جائے پر اُتار کر چھان لیں۔ اور ٹھنڈا ہو جانے پر نصف آڑھک شہد ملادیں۔ اور مٹی کے ایک گھڑے کے اندر کی طرف الائچی۔ بچھے۔ اگر اور صندل کا باریک پسا ہوا لیپ کر کے سُکھا کر اُس میں اول الذکر شہد ملے کاڑھے کو ڈال دیں اور منہ بند کر کے ایک مہینہ تک رکھا رہنے دیں۔

اس آسو کے استعمال سے گرہنی کی قوت قائم ہو جاتی ہے۔ تیز سنوش روگ۔ کوڑھ کلاس روگ اور پر میہہ روگ دور ہو جاتے ہیں۔

دیگر۔ مہوا کے پھول ایک سیر میں دو سیر پانی ڈال کر پکالیں۔ جب نصف پانی باقی رہ جائے۔ تو اُتار کر چھان لیں۔ پھر اس میں ایک چوتھائی شہد ملا کر اول الذکر آسو کی طرح مٹی کے ایک گھڑے میں الائچی وغیرہ ادویات کا لیپ کر کے اور سُکھا کر اُس میں یہ کاڑھا بھر دیں۔ اور ایک مہینے تک رکھا رہنے دیں۔ تو اُس کے پینے سے سب قسم کی سنگرہنی رفع ہو جاتی ہے۔ لیکن اس کے استعمال میں با پرہیز رہنا چاہئے۔

دیگر آسو۔ اوپر بیان کی ہوئی ترکیب کے مطابق داکھ۔ گنا اور کھجور کے آسو تیار کر کے پینا بھی اول الذکر فوائد بخشتا ہے۔
اگر ان کا سورس نہ ملے۔ تو کاڑھا بنا لینا چاہئے۔

سنگرہنی کے لئے کھشار۔ ہینگ۔ کٹکی۔ بچ۔ اتیس۔ اندرجو گوکھرو۔ پنج کول۔ ہر ایک ایک کرش۔ پانچوں نمک ایک ایک پل گھی اور تیل دو دو کڑو۔ دہی دو پرستھ۔ کوٹنے والی اشیاء کو کوٹ کر

ملاکر مدہم آگ پر رکھ کر پکائیں۔ جب سارا رس جذب ہو جائے۔ تو اسے ایک گھڑے میں بھر کر ایسی طرح سے جلائیں۔ کہ دھواں باہر نہ نکلنے پائے پھر اسے پیس لیں۔ اور ایک تولہ گھی میں ملا کر نوش کریں۔ جب یہ ہضم ہو جائے۔ تو میٹھی اغذیات کھائیں۔ تو وات کفت سے پیدا ہونے والے سب امراض وِش روگ اور سنیوگ پِت سمبندھی روگ بھی دور ہو جاتے ہیں۔

دیگر کھشار۔ چرائتہ۔ ہرڑ۔ گُنکی پٹول۔ نیم۔ اور پت پاپڑا لے کر ان ادویات کو جلا کر بھینس کے پیشاب کے ساتھ پینے سے حرارت ہاضمہ بڑھ جاتی ہے۔

دیگر کھشار۔ ہر دو ہلدی۔ بچ۔ کُٹھ۔ چیتا۔ کُٹکی اور موتھا کو جلا کر کھشار بنالیں۔ اور بکری کے پیشاب کے ساتھ نوش کریں۔ تو حرارت ہاضمہ بڑھ جاتی ہے۔

وٹکا۔ تھوہر کی ٹہنی چار پل۔ سیندھا نمک۔ سونچل نمک اور بڑ نمک تین تین پل۔ پکا ہُوا سوکھا بینگن ایک کُڑو۔ آک آٹھ پل۔ اور چیتا دو پل۔ ان سب کو جلا کر بینگن کے رس میں گھوٹ کر گولیاں بنالیں اور کھانا کھانے کے بعد ان گولیوں کو کھایا کریں۔ تو کھائی ہوئی غذا بہت جلد ہضم ہو جاتی ہے۔ نیز کھانسی۔ دمہ۔ بواسیر۔ ہیضہ۔ زکام اور ہردے روگ دور ہو جاتے ہیں۔

ماتولنگ آدی چورن۔ بجورا۔ کچور۔ راسنا۔ ترکٹا۔ ہرڑ۔ جوکھار سجی کھار۔ اور پانچوں نمکوں کا چورن نیم گرم پانی کے ساتھ پھانکنے سے

طاقت جسمانی ۔ خوبصورتی اور حرارت ہاضمہ بڑھ جاتی ہے ۔

گھرت ۔ وات بلی کفج سنگرہنی میں اول الذکر بجورا وغیرہ اشیاء کے ذریعے پکایا ہوا گھی **یا** پرمیہہ کے علاج میں بیان کیا ہوا دھانونتر گھرت **یا** راج یکشما کے علاج میں بیان کیا ہوا کھٹ پل گھرت **یا** باؤگولہ کے علاج میں بیان کیا ہوا بھلاتک گھرت **یا** امراض شکم کے علاج میں بیان کیا ہوا ابھیا گھرت حسب مرض استعمال کرانا چاہیئے ۔

دیگر ۔ بڑ نمک ۔ سیاہ نمک ۔ کھاری نمک ۔ سجی کھار ۔ جو کھار ساتلا کنٹری اور چیتا ان ادویات کو ایک ہی برتن میں رکھ کر جلائیں پھر اس راکھ کے پانی میں ایک آڑھک گھی پکا کر مقدار کے مطابق کھائیں ۔ تو حرارت ہاضمہ کی قوت بڑھ جاتی ہے ۔

سنپات سنگرہنی کا علاج ۔ سنپات سنگرہنی میں مریض کے دوش کی طاقت کے مطابق قے ۔ مسہل ۔ استھاپن ۔ انوواسن اور نسیہ کرم وغیرہ کو کام میں لانا چاہیئے ۔ لیکن سنگرہنی میں نسیہ کرم کا عموماً کوئی کام نہیں پڑتا ۔

یہاں تک چار قسم کی سنگرہنی کا علاج بیان کیا گیا ہے ۔ اب دوشوں اور حالت کے مطابق ضعف ہاضمہ کا علاج بیان کیا جاتا ہے ۔

پرسیک کا علاج ۔ پرسیک کی دو قسمیں ہیں ۔ وات اور کفج ۔ ان میں سے ضعف ہاضمہ والے مریض کے کف کے بگڑ جانے کی وجہ سے پیدا ہونے والے پرسیک میں ضعف ہاضمہ کے دفعیئے کے لئے خشک اور کڑوی ادویات کا استعمال کریں ۔ لیکن گھی یا میٹھی کھٹی ۔

اور نمکین اشیا کا استعمال نہ کرنا چاہئے۔

اگر ضعف ہاضمہ کے ساتھ دُبلا پن بھی ہو۔ تو کف کے بڑھانے کے لئے پر یائے گرُم کے طریق کے مطابق مرغن اور خشک تدابیر عمل میں لائیں۔ یعنی مرغن کے بعد خشک اور خشک کے بعد مرغن تدابیر کام میں لانی چاہئیں۔ اگر کف کے غلبے والے لاغر اور خشکی والے مریض کا صرف خشک ہی علاج کیا جائیگا۔ تو لاغری بڑھ جائیگی۔ اور اگر صرف مرغن تدابیر ہی عمل میں لائی جائینگی۔ تو کف بہت بڑھ جائیگی۔

لاغر اور دُبلے جسم والے مریض کے کف اُدے میں پنچ کول وغیرہ ہاضم ادویات گھی ملا کر دینی چاہئیں۔

پت کے غلبے والے ضعف ہاضمہ کے مریض کو میٹھی اور کڑوی ہاضمہ افزا ادویات ملا کر استعمال کرائیں۔

وات کے غلبے والے ضعف ہاضمہ کے مریض کو کھٹی اور نمکین اشیا سے ملی ہوئی چکنائی دینی چاہئے۔

کمزور حرارت ہاضمہ کو بڑھانے کے لئے چکنائی سب سے اچھی دوائی ہے۔ اس لئے دوش کی مخالف ادویات سے پکایا ہوا سنیہہ بالخصوص مفید ہوتا ہے۔ اور سنیہہ سے تیز ہوئی ہوئی حرارت ہاضمہ ثقیل غذا کے کھانے سے بھی بجھ نہیں سکتی۔

گھرت پریوگ ۔ حرارت ہاضمہ کے مدہم ہو جانے کی وجہ سے کف کے زائل ہو جانے پر جس مریض کا پکا ہوا مل بھی شتھل (ڈھیلا) ہو جاتا ہے۔ اُسے سیندھا نمک اور سونٹھ ملا کر تھوڑا تھوڑا گھی پینا

چاہیئے۔ ایسا کرنے سے سمان وایو اپنے راستے پر آ کر اور اپنی ڈیوٹی پر مستعد ہو کر حرارت ہاضمہ کو مشتعل کر دیتی ہے۔ کیونکہ حرارت ہاضمہ کو مشتعل کرنا اسی سمان وایو ہی کا کام ہے۔

دیگر۔ جس شخص کا پاخانہ سخت ہونے کی وجہ سے بمشکل خارج ہوتا ہے۔ اُسے پانچوں نمک ملا ہوا گھی پلا کے غذا کھلانی چاہیئے تاکہ گھی اوپر کو نکلنے سے رُک جائے۔

خشکی کی وجہ سے حرارت ہاضمہ کے ضعیف ہو جانے کی صورت میں حرارت ہاضمہ کو تیز کرنے والی ادویات سے ملا ہوا گھی یا تیل پلانا چاہیئے۔

اگر حرارت ہاضمہ کے ضعف کی وجہ سے پانی ہو۔ تو کھشار چورن آسو اور ارشٹ پلائیں۔

اُدا ورت سے پیدا ہونے والے ضعف ہاضمہ میں نروہن اور سنیہن وستیوں کا استعمال کرنا چاہیئے۔

دوشوں کی کثرت سے پیدا ہونے والے ضعف ہاضمہ میں قے اور مسہل سے اندرونی صفائی کر کے پیا وغیرہ کا استعمال کرائیں۔

بیماری کے دور ہو جانے پر بھی اگر حرارت ہاضمہ ضعیف رہے تو گھی پلانے سے وہ تیز ہو جاتی ہے۔

اگر سفر کرنے۔ فاقہ کشی اور لاغری کی وجہ سے حرارت ہاضمہ ضعیف ہو رہی ہو تو یوا گو کے ساتھ گھی پلانا چاہیئے۔ کیونکہ اثنائے غذا میں پیا ہوا گھی طاقت بڑھاتا۔ تر و تازگی بخشتا اور حرارت ہاضمہ کو تیز کرتا ہے۔

اگر مریض بہت دنوں سے بیمار ہو رہا ہو۔ اور اُس لمبی بیماری کی وجہ سے اُس کی حرارت ہاضمہ ضعیف ہو گئی ہو۔ نیز وہ دُبلا اور لاغر ہو رہا ہو تو اُسے گوشت خور پرندے جانوروں کا مانس انار کی کھٹائی ملا کر کھانے کے ساتھ کھلانا چاہیئے۔ کیونکہ پرندے جانوروں کا مانس رس ہلکا۔ گرم اور اندرونی صفائی کرنے والا ہوتا ہے۔ اس لئے حرارت ہاضمہ کو بہت جلد تیز کر دیتا ہے۔ نیز وہ مانس کو بڑھا دیتا ہے۔ اس لئے بہت جلد طاقت بخشتا ہے۔

سنیہہ۔ آسو۔ سُرا۔ ارشٹ۔ چُورن۔ کاڑھوں اور مفید اغذیات کے حسب مناسب استعمال سے جسم اور حرارت ہاضمہ دونوں کی طاقت بڑھ جاتی ہے۔ جس طرح روغن اشیاء سے ملی ہوئی شمی اور کھدر وغیرہ کی لکڑیوں میں آگ بہت جلد پھیل جاتی ہے۔ ویسے ہی روغن اور مفید اغذیات کے کھانے سے حرارت ہاضمہ تیز اور قائم ہو جاتی ہے۔

فاقہ کشی یا بسیار خوری سے حرارت ہاضمہ اس طرح زائل ہو جاتی ہے۔ جیسے بیرونی آگ ایندھن نہ ملنے یا تھوڑی آگ بہت سا ایندھن ڈال دینے سے بُجھ جاتی ہے۔

علاج۔ کف کے زائل ہو جانے پر جب پت اپنے مقام یعنی معدے میں بڑھ کر اور وایو سے مل کر حرارت ہاضمہ کو بہت تیز کر دیتا ہے تب وایو سے مشتعل ہوئی ہوئی آگ کھائی ہوئی غذا کو ہضم کرے اور کچھ نہ ملنے کی وجہ سے تمام دھاتوؤں کو پکا کر اور اوج دھاتو کو زائل کر کے بہت جلد انسان کو ہلاک کر دیتی ہے۔ تیز حرارت ہاضمہ والا شخص کھانا

کھا کے تندرست ہو جاتا ہے۔ اور کھانے کے ہضم ہو جانے پر اُپ
تپت (گرم) ہو جاتا ہے۔ نیز ایسے شخص کو پیاس۔ کھانسی۔ جلن اور
موہ (غفلت) وغیرہ امراض آگھیرتے ہیں۔ ایسے شخص کی تیز حرارت
ہاضمہ کو دور کرنے کے لئے ثقیل۔ مرغن۔ مند۔ رقیق۔ سرد اور ستھر اشیا
کا استعمال کرنا چاہیئے۔ جیسے روشن آگ پانی سے بجھائی جاتی ہے۔

اجیرن (بے ہضمی) کے مریض کو بھی بار بار کھانا کھلانا چاہیئے۔
ایسا نہ ہو کہ کھانے کے نہ دینے سے وہ مر ہی جائے۔ جیسے کہ ایندھن کے
نہ ملنے سے آگ بجھ جاتی ہے۔ بہت تیز ہاضمہ کی شکایت والے مریض کو
کھچڑی۔ کھیر۔ مرغن اشیاء۔ میٹھی۔ گڑ کے بنے پدارتھ آبی اور رطوبت
پسند جانوروں کے گوشت۔ سُوئر وغیرہ چربی والے جانوروں کے ماس
بالخصوص نرم مچھلیاں۔ یا گہرے پانی کی مچھلیاں کھانے کے کام میں لانی
چاہئیں۔

زیادہ چربی والے مینڈھے کا گوشت کھانا بھی اُس کے لئے مفید
ہوتا ہے۔

بہت تیز ہاضمہ کے شخص کو بہت پیاس لگنے پر موم ملا ہوا دودھ یا
گھی پلانا چاہیئے۔

یا بہت گھی ڈال کر دودھ میں ملا ہوا گیہوں کا آٹا یا ماسوائے
تیل کے دیگر چکنائیوں وال رطوبت پسند جانوروں کا ماس رس یا
تُرید سیاہ اور تُرید سفید کے ساتھ پکائے ہوئے دودھ کا مسہل دیں یا
پت کو دور کرنے والی کھیر بار بار کھائیں۔

وہ تمام اشیاء بھی جو ثقیل ۔میدا پیدا کرنے والی اور کف بڑھانے والی ہیں۔ اس شکایت میں استعمال کرائی جا سکتی ہیں۔ نیز کھانا کھا کر دن کے وقت سونا بھی اس شکایت کے لئے اچھی تدبیر ہے۔

تیز حرارت ہاضمہ پہلے کھائی ہوئی غذا کو ہضم کرتی ہے۔ اور غذا کے نہ ملنے پر وہ ت وغیرہ دوشوں پھر رس اور خون وغیرہ دھاتوؤں کو بھسم کر دیتی ہے۔ اور جب دوشوں اور دھاتوؤں کا خاتمہ ہو جاتا ہے تو زندگی کو بھی ہلاک کر ڈالتی ہے۔

متضاد اغذیات۔ کروندا۔ دہی ۔سرسوں۔ پھانت۔ سوکھا گوشت۔ اُگا ہوا اناج۔ کچی مولی اور دہی کے بیچ یہ سوبھا ؤ ورُدھ (متضاد تاثیر رکھنے والی) اشیاء ہیں دودھ۔ کھٹائی۔ رطوبت پسند جانوروں کا گوشت۔ اور اُرد۔ سنیوگ ورُدھ (ملانے میں متضاد اثر رکھنے والی) اشیاء ہیں۔

جو شخص ان سوبھاؤ ورُدھ۔ سنیوگ ورُدھ۔ ماترا ورُدھ کال ورُدھ اور پاتر ورُدھ اغذیات کو بے تامل کھا کر زندہ رہتا ہے۔ اُس کی زندگی اُس کی حرارت ہاضمہ کی طاقت کی بدولت ہوتی ہے۔ اس لئے ہر طرح سے حرارتِ ہاضمہ کی حفاظت رکھنی چاہئے۔ کیونکہ اس کے زائل ہو جانے سے انسان مر بھی جاتا ہے۔ اور اس میں خرابی آ جانے سے انسان کئی قسم کی خرابیوں میں مبتلا بھی ہو جاتا ہے۔ اگر حرارت ہاضمہ درست ہو تو انسان تندرست بھی رہتا ہے۔ اور لمبی عمر بھی پاتا ہے۔

گیارھواں ادھیائے

مُوتراگھات کا علاج

واتج مُوتراگھات کے لئے سویدن کرم (پسینہ دینا) واتج مُوتراگھات کی شکایت میں ناف کے نیچے کے حصے میں بلا تیل وغیرہ وات کو دور کرنے والی اشیاء سے مالش کر کے اچھی طرح سے پنڈ سوید۔ پری شیک اور اوگاہن کی ترکیبوں کے مطابق پسینہ دینا چاہیئے۔

شول ناشک (درد دور کرنے والا) تیل۔ دش مُول۔ کھریٹی۔ ارنڈ۔ شت مُولی۔ سانٹھ۔ گلتھی۔ بیر۔ صندل سُرخ۔ سُرخ سانٹھ اور پاکھان بھید کے کاڑھے اور تنگرے کے ساتھ تیل۔ گھی یا سؤر کی چربی یا گگھو کی چربی پکا کر پانچوں نمک ملا کے کھائیں۔ تو مُوتراگھات کا درد دور ہو جاتا ہے۔

دیگر۔ مُوتراگھات کے دفعیئے کے لئے اول الذکر دش مُول وغیرہ ادویات کا کھانے اور پینے میں بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔

نیز مرغن پھلوں (ناریل اور اخروٹ وغیرہ) میں تگر یا کانجی کی کھٹائی اور بہت سا سینھ ڈال کر پنڈ سوید اور اُپ ناہ سوید کے کام میں لائیں (بعض لوگ مرغن پھلوں کی بجائے لفظ تیل پھل سے جس کا یہ ترجمہ ہے۔ تل مراد لیتے ہیں)۔

مدیہ پان مُوترا گھات کے درد کے دفعیہ کے لئے بہت سا کالا نمک ڈال کر شراب پینا چاہئے۔

پتج موترا گھات کا علاج۔ ٹھنڈے سینک۔ ٹھنڈے لیپ اور ٹھنڈے اوگاہنوں کے کام میں لانے سے پتج موترا گھات دور ہو جاتا ہے۔

دیگر۔ شتاور۔ گوکھرو۔ ودارہی کند۔ کسیرو اور ترن پنچ مُول کا کاڑھا بنا کر شہد اور کھانڈ ملاکر پینے سے پتج موترا گھات روگ دور ہو جاتا ہے۔

دیگر۔ پاکھان بھید۔ تخم کھیرا۔ کُسُنبے کے بیج اور کیسر کا نگدا۔ داکھ کے رس کے ساتھ کھانے سے سب قسم کے مُوترا گھات روگ دور ہو جاتے ہیں۔

دیگر۔ ککڑی کے بیج ملیٹھی اور دار ہلدی کا نگدا چاولوں کے پانی کے ساتھ نوش کریں۔ **یا** داکھ کا نگدا باسی پانی کے ساتھ نوش کریں تو پتج موترا گھات روگ دور ہو جاتا ہے۔

کفج موترا گھات کا علاج۔ دمن (قے) سویدن (پسینہ)۔ تیز گرم اور چربری اغذیات جَو کے بنے ہوئے کھانے کے قابل پکوان۔ جَو کھار اور ٹھوں کفج موترا گھات کے لئے مفید ہوتے ہیں۔

دیگر۔ الائچی خورد۔ مدیہ (شراب) میں پیس کر نوش کریں۔ **یا** الائچی کو آملے کے رس کے ساتھ کھائیں **یا** سارس کی ہڈی۔ گوکھرو۔ الائچی۔ اور ترنسا کا چورن شہد اور گوموتر ملا کر نوش کریں **یا** کیٹری کے

رس میں شہد ملا کر پئیں۔ **یا** کنجے کے بیج باریک پیس کر تکّر کے ساتھ پھانکیں۔ **یا** گل دھاوہ۔ ساتلا۔ گڑ اسک۔ گلو۔ املتاس۔ کٹکی۔ الائچی اور کنجا کے کاڑھے میں شہد ڈال کر پئیں۔ **یا** انہی ادویات اول الذکر کے ساتھ پکائی ہوئی پیا نوش کریں۔ **یا** مونگے کی بھسم چاولوں کے پانی کے ساتھ پئیں۔ **یا** پاٹلا کی کھشار پانی میں گھول کر سات مرتبہ چھانکر اس کھشار جل میں تیل ڈال کر نوش کریں۔

اولیھ۔ پاٹلا کی کھشار اور جوکھار **یا** نیم کھار اور تل کھار کو پانی میں گھول کر اس میں مدرا (شراب) نیز دارچینی۔ الائچی اور کھشار کی مٹی ملا کر پئیں۔ **یا** دارچینی۔ الائچی۔ اور کھشار کی مٹی کو الگ الگ گڑ کی چاشنی کے ساتھ ملا کر چاٹیں۔

سنپاتک موترا گھات کا علاج۔ الگ الگ دوشوں سے پیدا ہونے والے موترا گھاتوں کے جو معالجات اوپر بیان کئے گئے ہیں۔ مریض کی حالت کا لحاظ رکھ کر وہی سنپاتک موترا گھات میں بھی استعمال کرائے جا سکتے ہیں۔

تھوڑی مدت کے امراض پتھری۔ وات وستی۔ اور وات کنڈلکا میں بھی اول الذکر طریق علاج اختیار کرنے کے قابل ہوتا ہے۔

اشمری (پتھری) کا علاج۔ پتھری یا سنگ مثانہ ایک خوفناک بیماری ہے۔ یہ مرض بلا شبہ جم دوت کا بھائی ہے۔ اگر یہ مرض نیا نیا ہو۔ تو اس میں دوائی کام دے جاتی ہے۔ لیکن جب پرانا ہو کر بڑھ جائے۔ تو دوائی سے کام نہیں نکلتا۔ بلکہ اپریشن کا کرانا ضروری ہوتا ہے۔

اشمری کے پوربروپ کے لئے تدابیر جب پتھری کی علامات قبل المرض ظاہر ہوں۔ تو سینہن (چکنائی استعمال کرا کے) سویدن (پسینہ دیکر) اور ومن لیتے کرا کے) اس کے دفعیے کا بندوبست کرنا چاہیئے۔

اشمری میں سنیہن ودھی۔ پاکھان بھید۔ شورا۔ کھاری نمک۔ اشمنتک۔ شتاور۔ برہمی۔ اتی بلا۔ شیوناک۔ خس۔ کنتک۔ رکت چندن۔ امربیل۔ شاک پھل۔ کیٹری۔ گنٹھ ترن۔ گوکھرو۔ جو۔ کلتھی۔ بیر۔ بینا۔ اور نرملی کے کاڑھے میں اُشاک آدی گن کی ادویات کا پرتی واپ دیکر گھی پکالیں۔ اور پتھری کے مریض کو پلائیں۔ تو پتھری دور ہو جاتی ہے

ولیج اشمری کا بھیدن (پھوڑنا) ارنڈ۔ ہرد و کیٹری۔ گوکھرو۔ اور ایکھ سیاہ کی جڑھوں کا نگدا بناکر میٹھے دہی کے ساتھ نوش کریں تو پتھری ٹکڑے ٹکڑے ہو کر خارج ہو جاتی ہے۔

پتج اشمری کے لئے۔ کُشا۔ کانس۔ سونٹھ۔ اِت کٹ۔ مورٹ۔ پاکھان بھید۔ دابھ۔ وداری کند۔ باراہی کند۔ چولائی کی جڑھ۔ گوکھرو۔ شیوناک۔ پاٹلی۔ پاٹھا۔ صندل سُرخ۔ کورنٹک۔ اور سانٹھ کے کاڑھے میں کھیرا۔ ککڑی اور کُسنبے کے بیج۔ نیل کنول کے بیج۔ ملٹھی۔ اور سلاجیت کا نگدا ڈال کر گھی پکالیں۔ اس گھی کے استعمال سے پتج پتھری ٹکڑے ٹکڑے ہو کر خارج ہو جاتی ہے۔

کفج اشمری کے لئے۔ برنا آدی گن کی ادویات۔ ویرتر آدی گن

سلہ کھنشیر مرلگا۔ سیندھا نمک۔ خلاجیت۔ کسیس بجد قسم ہینگ اور طوطیا۔

کی ادویات۔ وداری آدی گن کی ادویات۔ الائچی۔ رینوکا۔ گوگل مرچ سیاہ گنٹھ۔ چیتا۔ دیودارو۔ کھنیر مرتیکا۔ سیندھا نمک۔ شلاجیت۔ کسیس ہرقسم۔ ہینگ اور طوطیلئے سبزیے کر ان سب کا نگدا بنا کر اس کے ساتھ گھی کو پکالیں۔ اس گھی کے استعمال سے گنج اشمری ٹکڑے ٹکڑے ہو کر باہر نکل جاتی ہے۔

مناسب ادویات سے کھشار۔ دودھ اور یواگو وغیرہ کو پکا کر بھی اس مرض کے دفعیئے کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

شرکرا روگ کا علاج۔ کنجا۔ کنکول۔ پنرلی۔ شاک پھل اور نیل کنول کے بیجوں کے گرم کاڑھے کو گڑ کے ساتھ نوش کریں۔ تو شرکرا روگ (ریگ مثانہ کا مرض) دور ہو جاتا ہے۔

دیگر۔ بگلے۔ اونٹ اور گدھے کی ہڈی۔ گوکھرو۔ تال پتری۔ اجمود۔ کدمب کی جڑھ۔ بل گری اور سونٹھ کے نگدے کو (مدیہ (شراب) یا گرم پانی کے ساتھ نوش کرنے سے شرکرا (ریگ مثانہ) کی شکایت رفع ہو جاتی ہے۔

اشمری کے لئے چورن۔ تونبی کے بیجوں کا چورن شہد میں ملا کر کھائیں اور اوپر سے بھیڑ کا دودھ پی لیں۔ اور سات روز تک یہی عمل کریں۔ تو پتھری کی شکایت رفع ہو جاتی ہے۔

اشمری کے لئے کاڑھا۔ سہلجنے کی جڑھ کا کاڑھا گرم گرم پینے سے پتھری کا مرض دور ہو جاتا ہے۔

اشمری کے لئے کھشار۔ تل۔ اونگا۔ کیلا۔ ڈھاک اور جو کا

کھشار بھیڑ کے دودھ کے ساتھ پینے سے شرکرا (ریگ مثانہ) اور اشمری (پتھری) دونوں شکایات رفع ہو جاتی ہیں۔

اگر پتھری اور ریگ مثانہ کی شکایات میں درد بھی ہوتا ہو۔ تو صرف برہمی کی جڑھ کو پیس کر سُرا یا گرم پانی کے ساتھ نوش کریں۔

یا برہمی ڈال کر پکایا ہوا دودھ پئیں۔

یا ہرڑ کی گٹھلی **یا** پنیر نوے سے پکایا ہوا دودھ پلائیں۔

یا میور شکھا کی جڑھ چاولوں کے پانی کے ساتھ نوش کریں اور دودھ کے ساتھ کھانا کھائیں۔

باقی ماندہ موترا گھات روگوں میں اُن معالجات کو حسب ضرورت کام میں لائیں جن کا پہلے ذکر کیا جا چکا ہے۔

سب قسم کے موترا گھات روگوں کا علاج۔ برہت آدی گن کی ادویات ایک ایک حصہ اور گوکھرو دو گنا لیکر انکا کاڑھا بنا لیں۔ **یا** اِنکے ساتھ دودھ **یا** گھی پکا کر استعمال کریں۔ تو سب قسم موترا گھات روگ دور ہو جاتے ہیں۔

دیگر۔ دیودارو۔ مُتھراں۔ مُوروا۔ ملٹھی۔ اور ہرڑ میں سے کسی ایک دوائی کو سُرا۔ کھشیر یا پانی کے ساتھ نوش کرنے سے سب قسم کے موترا گھات روگ دور ہو جاتے ہیں۔

دیگر۔ جوانسے کا رس۔ **یا** ارجن کا کاڑھا **یا** ترپھلا اور سیندھا نمک پیس کر گرم پانی کے ساتھ **یا** کیڑی اور گوکھرو کے کاڑھے کے ساتھ پکایا ہوا **یا** گوگڑ کی راب کے ساتھ **یا** ویرتر آدی گن کی ادویات

کے کاڑھے کی بھاونا دی ہوئی شلاجیت استعمال کریں۔

دیگر۔ پُرانی شراب پی کر تیز رفتار رتھ یا گھوڑے پر سوار ہو کے چلنے سے ہل چل پیدا ہو کر بھی پتھری نکل جاتی ہے۔

دیگر۔ ویرتر آدی گن کی ادویات کا کاڑھا پیا اور پانی وغیرہ سب طرح سے کام میں لانا پتھری کے لئے مفید ترین علاج ہے۔ مسہل کے لئے تیلوک ترت کا استعمال کرنا چاہئے۔

اور وستی کرم کے لئے بالخصوص اُتر وستی کرم (کیتھیٹر) سب سے اچھا ہوتا ہے۔

شکر اشمری کا علاج۔ شکر اشمری میں اُتر وستی (کیتھیٹر) کے ذریعے مجرائے بول کو صاف کر کے شکر آشے (اوعیۂ منی) کی صفائی کے لئے طاقت دہ شخص کو چاہئے۔ کہ خوب سیر ہو کر تر و تازگی پیدا کرنیوالی اشیاء اور مرغ کا مانس رس نوش کرے۔ اور متوالا بنا دینے والی زنیوں سے عیش منائے۔

اپریشن کے لئے شاہی اجازت۔ اگر مندرجہ بالا معالجات سے پتھری کے مریض کو آرام نہ آئے۔ تو راجہ سے اجازت لیکر اشمری کے مریض کا اپریشن کرنا چاہئے۔

راجہ سے اجازت لینے کے لئے وید کو اس طرح سے درخواست کرنی چاہئے۔ کہ

"ہے راجن! اشمری روگ میں اپریشن نہ کرنے سے مریض ضرور مر جائیگا۔ اور جراحی میں مہارت رکھنے والے اور تجربہ کار وید کو بھی مریض

کے جینے یا مرنے کا پورا پتہ نہیں ہوتا۔ اس لئے آپ اجازت دیجئے کہ میں فلاں مریض کی پتھری کو اپریشن کر کے نکال دوں۔"
جب راجہ کی طرف سے اُسے اپریشن کی اجازت مل جائے۔ تو مندرجہ ذیل ترکیب کے مطابق مریض کا اپریشن کرے۔
پتھری کے اپریشن کی ترکیب - جس مریض کی پتھری نکالنی ہو۔ اُسے سنیہہ کریا سے سنگدھ اور ویریچن (مسہل) وغیرہ سے شُدھ نیز لنگھن (فاقہ کشی) وغیرہ سے قدرے لاغر کر کے اور ناف کے نیچے کی طرف پیٹ پر چکنائی کی مالش کر کے پسینہ دیکر ہلکا پیٹ سوستی واچن آدی کرم کرائیں۔
پھر مریض کو ایک ایسے آدمی کی گود میں کپڑے کے منڈل پر بٹھا دیں جو زانو تک پاؤں پھیلائے بیٹھا ہو۔ اور مریض کی نشست ایسی ہونی چاہئے۔ کہ اس کے جسم کا اوپر کا حصہ بلند ہو۔ اس کے بعد مریض کے زانوؤں کو سکیڑ کر کُہنی تک لے جائیں۔ اور اُنہیں اُس آدمی سمیت جس کی گود میں مریض بیٹھا ہو ایک کپڑے سے کس کر باندھ دیں۔
بعدازاں مریض کو تسلی بخش باتوں سے ڈھارس بندھا کر اُس کی ناف کے نیچے کی طرف تیل چپڑ کر اور بائیں طرف سے دبا دبا کر پتھری کو نیچے کی طرف سرکا دیں۔ پھر بائیں ہاتھ کی بڑے بڑے ناخنوں والی ترجنی اور مدھیما انگلیوں کو تیل میں بھگو کر مقعد میں بائیں طرف کی سیون تک داخل کریں۔ اور ناف کی بلی کے پاس پہنچا کر پتھری کو مقعد اور آلۂ بول کے بیچ میں لے آویں۔ پھر مثانے کے مقام کو کمزور کر کے دونوں انگلیوں سے

اُس وقت تک دبائیں۔ جب تک کہ پتھری گانٹھ کی مانند اونچی نہ ہو جائے جب وہ اونچی ہو جائے۔ تو سیون کو جَو کے برابر فاصلے پر چھوڑ کر اشمری کے مقام پر نشتر لگا دیں۔ پھر اُس پتھری کو سرپ مکھ نیتر سے پکڑ کر اس طرح سے باہر نکال لیں۔ کہ وہ ٹوٹنے نہ پائے۔

عورتوں کا مثانہ رحم کے پاس پارشو بھاگ میں ہوتا ہے۔ اس لئے عورتوں کے نیچے کے حصے میں نشتر لگانا چاہئے۔ اگر ایسا نہ کیا گیا تو زخم کے سوراخ میں سے پیشاب خارج ہونے لگیگا۔

مثانہ کے پھٹ جانے سے مردوں کو بھی مُوتر سراوی بَرَن ہو جاتا ہے۔ یعنی ایسا زخم جس میں سے پیشاب خارج ہوتا رہتا ہے۔

پتھری نکالنے کی غرض سے جو ایک مرتبہ مثانے میں چیرا دیا جاتا ہے وہ قابلِ علاج ہوتا ہے۔ لیکن اگر دوسری مرتبہ مثانے کو چیرا دیا جائے تو وہ لاعلاج ہوتا ہے۔

اوپر لکھی ہوئی ترکیب کے مطابق پتھری کو نکال کر مریض کو گرم پانی سے بھری ہوئی ناند میں بٹھا دیں۔ ویسا کرنے سے مثانے میں خون نہیں بھر سکیگا۔ اگر ایسا کرنے پر بھی مثانے میں خون بھر جائے۔ تو بڑ، گولر اور پیپل وغیرہ شیر دار درختوں کے کاڑھے کی پچکاری اُتر وستی دیں بعد ازاں پیشاب کی صفائی کے لئے گڑ کھلائیں۔ اس کے بعد زخم پر شہد اور گھی لگا کر پیشاب کو صاف کرنے والی اشیاء مثلاً کھیرا۔ ککڑی۔ گوکھرو وغیرہ کے ساتھ پکائی ہوئی یواگو گھی ملا کر گرم گرم دونو وقت کھلائیں۔ تین دن تک یہ عمل جاری رکھکر پھر دس روز تک بہت

گنٹھیلے دودھ کے ساتھ چاولوں کا بھات کھلائیں۔ بعد ازاں بیر اور انار وغیرہ کی کھٹائی ڈال کر جنگلی جانوروں کے مانس رس کے ساتھ چاولوں کا بھات مقدار کے مطابق کھانے کو دیں۔

دس دن تک بُرَن (زخم) پر سویدن کرم کرتے رہنا چاہئے۔ لیکن اگر سات روز تک پیشاب اپنے ٹھیک راستے پر نہ آجائے۔ تو اپرشن کے زخم کو آگ سے جلا دیں۔ اس طرح پیشاب اپنے ٹھیک راستے پر آجائیگا۔ اس کے بعد میٹھی اشیا سے مدبّر کی ہوئی اُتر وستی دینی چاہئے۔ زخم کے بھر جانے پر بھی اشمری روگ والے کو چاہئے۔ کہ برس بھر تک پہاڑ ہاتھی۔ گھوڑے اور درخت وغیرہ پر نہ چڑھے۔ جماع نہ کرے اور پانی میں نہ تیرے۔ پتھری نکالنے کے وقت موتر واہی (پیشاب بہانے والی) اور شکر واہی (ویرج بہانے والے) سوراخوں کو زخم نہ لگنے دیں۔ نیز مثانہ خصیوں۔ سیون۔ گدنالی (امعائے مستقیم) لنگ (قضیب) یونی (فرج) ان مقامات کا بھی بچاؤ رکھیں۔ کیونکہ ان پر زخم آجانے سے پیشاب کا اخراج۔ سوج۔ درد۔ اور آخر کار موت آگھیرتی ہے۔

بارھواں ادھیائے

پرمیہہ چکتسا

مریض پرمیہہ کی اندرونی صفائی۔ اگر پرمیہہ کی بیماری غالب ہو۔ تو میہہ کی رطوبت کو دور کرنے کے لئے پہلے قے اور مسہل دیں۔ بعدازاں سرسوں۔ نیم۔ دنتی۔ بہیڑا اور کنبھا کے تیل سے یا گوکھرو وغیرہ کے تیل سے یا دیگر مناسب ادویات کے ساتھ تیار کی ہوئی چکنائی سے مریض کو سنگدھ کرکے دیودارو۔ موتھا اور سونٹھ کے تلسے کا پرتی واپ دیکر آستھاپن وستی دیں۔

اگر تپ وغیرہ کا غلبہ ہو۔ تو نیگرودھ (بڑ) آدی گن کی ادویات کے کاڑھے میں اوپر بیان کی ہوئی ادویات کا پرتی واپ دیکر آستھاپن وستی دیں۔ اس کے بعد جنگلی جانوروں کے مانس رس کا ترپن دیں۔

پرمیہہ روگ میں اپترپن کرنے سے موتر رودھ (احتباس البول) موتر اگھات اور گلشٹے وغیرہ امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ پس ان سے بچاؤ کے لئے "شمن اوشدھیوں" کا استعمال کرنا چاہیئے۔ ورنہ برائے نام بیماری کا بقیہ رہ جانے پر بھی یہ مرض دوبارہ عود کر آتی ہے۔

شمن اوشدھی۔ جو مریض اندرونی صفائی کے ناقابل ہو۔ اسے وَمن وریچن نہ دیں۔ بلکہ سب قسم کے پرمیہہ روگوں میں شمن اوشدھیاں

کا استعمال کرائیں۔ مثلاً حاملہ عورت قے کے ناقابل ہوتی ہے۔ اور بخار
کے تازہ گرفتار کو مسہل دینا اچھا نہیں ہوتا۔ ایسی صورت میں
ہلدی کو آملوں کے رس میں ملاکر اور شہد ڈال کے علے الصبح کھلادیں
یا دارہلدی۔ دیو دارو۔ ترپھلا۔ اور موتھا کا کاڑھا یا چیتا۔ ترپھلا۔
دار ہلدی۔ اور اندر جَو کا کاڑھا یا گلو کا رس یا آملے کا رس شہد ڈالکر
نوش کرائیں۔

کفج پر میہہ کے لئے۔ (۱) لودھ۔ ہڑ۔ موتھا۔ اور کائپھل۔
(۲) پاٹھا۔ وائبڑنگ۔ ارجن کی چھال اور دھنیا (۳) کھیر۔ دار ہلدی۔
وائبڑنگ اور بیج۔ ان تینوں نسخوں کے الگ الگ کاڑھے بناکر شہد
ملاکر پینے سے کفج پر میہہ دور ہو جاتا ہے۔

پتج پر میہہ کے لئے۔ (۱) خس۔ لودھ۔ ارجن کی چھال اور صندل سرخ
(۲) پٹول۔ نیم۔ آملہ اور گلو (۳) لودھ۔ نیتر بالا۔ دار ہلدی اور گل دھاؤ
ان تینوں نسخوں کے الگ الگ کاڑھے تیار کر کے شہد ملاکر پینے سے
پتج پر میہہ دور ہو جاتا ہے۔
اوپر بیان کئے ہوئے چھٹوں نسخوں کے ساتھ جَو گیہوں کے پکوانوں
نیز کھانے پینے کی دیگر اشیاء کو استعمال میں لائیں۔

واتج پر میہہ کا علاج۔ وات کے غلبے والے پر میہہ میں پہلے بیان
کئے ہوئے چھٹوں نسخوں سے گھی یا تیل وغیرہ سنیہہ تیار کر کے کام میں
لائیں۔

پر میہہ روگی کے لئے غذا کا طریق۔ مریض پر میہہ کے لئے

جَو کے آپُوپ۔ ستّو اور باٹی وغیرہ مفید غذائیں ہیں۔

گائے کے گوبر یا گھوڑے کی لید میں سے نکلے ہوئے جَووں کو دھوکر اور آپُوپ وغیرہ بنا کر کھلانا بھی پرمیہہ کے لئے فائدہ مند ہوتا ہے۔

پرمیہہ روگ کے لئے بانس کے چاول بھی مفید غذا ہیں۔

تِیوار۔ شیاماک وغیرہ ترن دھانیہ۔ مونگ وغیرہ۔ پرانے شالی چاول۔ ساٹھی چاول۔ تل۔ اور سرسوں کی کھل سے بنا ہوا شری کنکٹ نامی کھٹا کھل بھی پرمیہہ کے لئے مفید ہیں۔

کیتھ۔ تیندک اور جامن سے بنے ہوئے راگ اور کھانڈو نامی اِتربات کڑوے ساگ۔ شہد۔ ترپھلا۔ سوکھے ستّو۔ سیخ پر بُھنا ہوا جنگلی جانوروں کا پری شُشک گوشت۔ اَنیش کرت۔ پُرانا مادھوی شراب۔ ارشٹ۔ آسو۔ پکے رس سے بنا ہوا سیدھُو۔ اَسن آدی سار درگوں کا کاڑھا۔ کُشا کا پانی اور شہد ملا پانی۔ یہ سب اشیا پرمیہہ کے لئے مفید ہوتی ہیں۔

ترپھلا کے کاڑھے میں رات بھر جَو بھگو دیں۔ دوسرے دن اُن جَووں کو دھوپ میں سُکھا کر ستّو بنا لیں۔ اور ان میں شہد ملا کر سیدھو کے ساتھ نوش کریں۔

کف پت پرمیہہ کے لئے۔ سال۔ ساتلا۔ کنپل۔ کڑا۔ بہیڑا کیتھ۔ اور روہیڑا کے پھولوں کو باریک کر کے شہد یا آملے کے رس کے ساتھ ملا کر کھلائیں۔ تو یہ کف پت پرمیہہ کو دور کر دیتا ہے۔

پرمیہہ کے لئے تیل وغیرہ۔ گوکھرو۔ ہلدی۔ لودھ۔ کھیر سفید۔

بچ - ارجن - پدماک - اشمنتک - نیم - صندل - اگر - اجمود - پٹول - موتھا - جیٹھ اتیس اور بھلاوہ -

ان سب ادویات کے تگدے کے ساتھ تیل پکا کر استعمال کرنے سے وات کپھ پرمیہہ دور ہو جاتا ہے -

پتج پرمیہہ کے لئے - انہی ادویات سے گھی تیار کر کے استعمال کرانا چاہئے -

ملے ہوئے دوشوں میں ان ادویات کے تگدے گھی اور تیل ملے ہوئے پکا کر کام میں لانے چاہئیں -

دھانونتر گھرت - دش مول - چھوہارہ - دنتی - دیودارو - سرخ سانٹھ - تھوہر کی جڑھ - آک کی جڑھ - ہرڑ - بھوکدمب - بھلاوہ - کنجا کی جڑھ - بہنے کی جڑھ - پیپلا مول - پوہکر مول - ہر ایک دس دس پل - جو - بیر - اور کلتھی ہر ایک ایک پرستھ لے کر سب ادویات سے آٹھ گنے پانی میں ڈال کر آگ پر چڑھا دیں - جب ایک چوتھائی پانی باقی رہ جائے - تو اُتار کر چھان لیں - اور اُس کاڑھے میں پیپل - پپلا مول - چب بچ - جل بیت - روہش ترن - ترید - واوڑنگ - کپیل - بھارنگی - اور بل گری کا کلک نیز ایک پرستھ گھی ڈال کر پکالیں -

یہ گھی سب قسم کی پرمیہہ سے تعلق رکھنے والی پھنسیوں - وش رگوں بھس - ودردھی - باؤ گولہ - بواسیر - سوج - سوکھا - گرروگ - اُدر روگ دمہ - کھانسی - قے - وردھی - تلی - وات رکت - کوڑھ - جنون اور مرگی کو دور کر دیتا ہے - اور یہ دھانونتر گھرت کہلاتے ہیں -

رود ھرآسو۔ لودھ۔ کھورواگجو۔ داوڑتک۔ تگر۔ نکھی۔ کھتدرو بھتا اندرجو۔ کٹھ۔ سپاری۔ مکنگنی۔ آمیس۔ چیتا۔ دونو قسم کا حنظل۔ دار چینی تیج پات۔ الائچی۔ ناگ کیسر۔ چراتا۔ گلگی۔ اجوائن۔ پوہکر مول۔ پاڑھا۔ پپلامول۔ چب اور ترپھلا ہر ایک ایک کرش لیکر ایک ہزار چوبیس تولے پانی میں ڈال کر آگ پر چڑھا دیں۔ جب ایک چوتھائی پانی باقی رہ جائے۔ تو اُتار کر چھان لیں۔ اور ٹھنڈا ہونے پر دو پرستھ شہد ملا کر ایک گھڑے میں بھر کر پندرہ روز تک رکھا رہنے دیں۔ بعد ازاں استعمال میں لائیں۔

اس رود ھرآسو کے استعمال سے پرمیہہ۔ بواسیر۔ برص۔ اور موٹاپا دور ہو جاتا ہے۔

آئیس کرت ۔ اسن آدی گن کی ادویات میں سے ہر ایک میں میں پل لیکر آٹھ درون پانی میں پکالیں۔ جب ایک چوتھائی پانی باقی رہ جائے تو اُتار کر چھان لیں۔ ٹھنڈا ہونے پر اُس میں سوپل گُڑ۔ نصف آڈھک شہد۔ اور ونسک آدی گن کی ادویات ہر ایک ایک پل پیسکر ملادیں۔ پھر ایک گھڑے کے اندر کی طرف شہد ملی ہوئی پیپل لیپ کر اُس میں اول الذکر کاڑھا بھر دیں۔ اُس گھڑے کے چاروں طرف لاکھ پُتی ہوئی چاہئے۔ اس گھڑے کو امرت وان (مرتبان) کہتے ہیں۔ پھر گھڑے کے منہ کو بند کر کے جَو کے ڈھیر میں دبادیں۔ بعد ازاں ایک پرستھ لوہے کے بہت پتلے پتلے پترے بنالیں۔ اور ان پتروں کو خیر کی لکڑی کے کوئلوں میں تپا تپا کر اُس مرتبان میں بجھاتے رہیں۔

اس طرح کرتے کرتے جب لوہے کے پتے ضائع ہو جائیں۔ تو سمجھ لینا چاہئے۔ کہ دوائی تیار ہو گئی ہے۔ اسے اَیَس کرت کہتے ہیں۔ یہ دوا دوسری دواؤں کی نسبت بھی مفید تر ہوتی ہے۔

پرمیہہ کے لئے اُبٹنا وغیرہ۔ پرمیہہ روگ کے لئے روکھا اور گاڑھا اُبٹنا۔ ورزش۔ شب بیداری۔ کف کو دور کرنے والی اور میدا کو دور کرنے والی ادویات بیرونی اور اندرونی استعمال کے لئے مفید ہوتی ہیں۔

پرمیہہ کے لئے رسائن۔ اَسَن اور خیرسار وغیرہ درختوں کے کاڑھے میں ایک تُلا شلاجیت کو بھاونا دیکر ان ادویات کے کاڑھے کے ساتھ ہی نوش کریں۔ نیز انہی ادویات کے کاڑھے میں پکائے ہوئے جنگلی جانوروں کے مانس رس کے ساتھ شالی چاولوں کا بھات کھائیں تو سب قسم کے پرمیہہ جو مختلف عوارض سے بھی گھرے ہوں۔ دور ہو جاتے ہیں نیز گنڈ مالا۔ اربُد۔ گرنتھی۔ موٹاپا۔ کوڑھ۔ بھگندر۔ کرمی روگ فیل پا۔ اور سوجن کو بھی اس رسائن کا استعمال دور کر دیتا ہے۔

پرمیہہ کے مفلس مریض کا علاج۔ پرمیہہ کے مفلس مریض کو چاہئے۔ کہ چھاتے اور جوتے کا استعمال چھوڑ کر رشی منیوں کا طریق اختیار کر کے ایک سو یوجن تک پیدل سفر کرے۔ یا جل آشیوں (جوہڑ تالابوں اور کنوؤں وغیرہ) کو کھودے۔ یا گوبر اور گوموتر کا استعمال کرکے جنگل میں گائیں چرائے۔

پرمیہہ روگی کی لاغری کا علاج۔ پرمیہہ کا مریض اگر لاغر

ہوگیا ہو۔ تو اُسے ایسی ادویات سے کھانے پکا کر کھلوائیں۔ جو میدھا بڑھانے والے اور پیشاب پیدا کرنے والے نہ ہوں۔

پڑکا علاج۔ اگر پرمیہہ روگی کی شرادک وغیرہ پڑکا پکی نہ ہو تو سوج کی مانند اور اگر پک گئی ہو۔ تو زخم کی مانند اُس کا علاج کرنا چاہیئے۔

پڑکا کے پورب رُوپ میں علاج۔ پڑکاؤں کی علامات قبل المرض میں بڑ وغیرہ شیر دار درختوں کا کاڑھا اور بکری کا پیشاب پلانا چاہیئے۔ یا تیز و ریچن (مسہل) دیکر مرض کی اندرونی صفائی کریں۔ کیونکہ پرمیہہ روگی کو جلاب بمشکل لگتا ہے۔

ایلادی گن کی ادویات سے پکایا ہوا تیل زخم کے مندمل کرنے میں بڑا مفید ہوتا ہے۔ آرگ ودادی گن کی ادویات کا کاڑھا اُدورتن کے طور پر اسن آدی گن کی ادویات کا کاڑھا پری شیک کے طور پر استعمال کرنا اور وتسک آدی گن کی ادویات کا کاڑھا کھانے پینے کے کام لانے میں مفید ہوتا ہے۔

پاٹھا آدی اولیہہ۔ پاٹھا۔ چیتا۔ مہاکرنج۔ اننت مُول۔ تیڑی۔ ساتلا۔ کڑاکی جڑھ۔ سفید خیر اور املتاس کا چورن بنا کر شہد ملا کے چاٹیں۔

یا تواکس چورن میں شہد ملا کے چاٹنا چاہیئے۔

اگر پرمیہہ روگی کا پرمیہہ مدھومیہہ کی حالت تک پہنچ گیا ہو۔ اور وید علاج کرنا ترک کر چکے ہوں۔ وہ اگر سوپل شلاجیت کا استعمال کرے

تو وہ مریض از سر نو زندگی حاصل کر لیتا ہے۔

تیرھواں ادھیائے

وِدردھی اور وِدردھی کا علاج

وِدردھی کا عام علاج۔ سب قسم کی کچی وِدردھیوں کا علاج سوج کی مانند کرنا چاہئے۔ نیز ہمیشہ خون نکالتے رہیں۔ اور جب وہ پک جائے۔ تو برَن (زخم) کا سا علاج کریں۔

ورنج وِدردھی کا علاج۔ ورنج وِدردھی کو پہلے پنچ مُول کے کاڑھے سے دھولیں۔ پھر اُس پر بھدرداروآدی گن کی ادویات۔ ملٹھی تل اور سیندھا نمک پیس کر لیپ کر دیں۔

برن (زخم) کا روپن (اندمال) پہلے ترِوِرت گھرت میں مُسہل ادویات ملا کر اندرونی صفائی کرائیں۔ پھر برن (زخم) پر وداری آدی گن کی ادویات سے سدھ کیا ہوا ترِوِرت آکھیہ سنیہہ لگائیں۔ تو زخم بھر آتا ہے۔

پیچ وِدردھی کا علاج۔ پیچ وِدردھی کو پہلے بڑ وغیرہ شیردار درختوں کے کاڑھے سے دھولیں۔ پھر اُس پر ملٹھی۔ گلو۔ اور تل پیس کر لیپ کر دیں۔ نیز مجیٹھ۔ خس۔ پدماک۔ لودھی۔ ہلدی ہر دو قسم۔ ترپھلا۔

اور ملیٹھی کا نگدا۔ پانی۔ دودھ اور گھی ملا کر پکا لیں۔ اور اس گھی کو نج ودردھی پر لیپ کریں۔

یا بڑ وغیرہ شیر دار درختوں کے پتے۔ چھال اور پھل ڈال کر تیار کئے ہوئے گھی کے لگانے سے زخم کو بھرنے کی کوشش کریں۔

کنج ودردھی کا علاج۔ کنج ودردھی کو پہلے املتاس کے پانی سے دھو لینا چاہئے۔ پھر اس پر ستو۔ گوگل۔ ہلدی اور تلوں کو پیس کر لیپ کر دیں۔ علاوہ ازیں علاوہ ازیں علاوہ کلتھی۔ دنتی۔ ترید۔ ترید سیاہ۔ چیتا۔ لودھ۔ سینہدھا نمک اور گوموتر کے ساتھ تیل پکا کر اس تیل کو برن پر لگائیں۔ تو زخم بھر آئیگا۔

رکتج اور آگنتج ودردھی کا علاج۔ خون سے اور چوٹ وغیرہ کے لگنے سے پیدا ہونے والی ودردھیوں کا علاج پتج ودردھی کا سا ہی کرنا چاہئے۔

انتر ودردھی کا علاج۔ انتر ودردھی کی عدم پختگی (کچاپن) کی حالت میں مریض کو برنا آدی گن کی ادویات کے کاڑھے میں اوشک آدی ادویات کا پرتی واپ دیکر دن کے پہلے حصے میں پلا دیں۔

دیگر۔ کچی انتر ودردھی میں دوش کے مطابق مسہل ادویات کے ساتھ پکایا ہوا گھی یا برنا آدی گن اور اوشک آدی گن کی ادویات سے پکایا ہوا گھی پلائیں نیز برنا آدی گن اور اوشک آدی گن کی ادویات سے نروہن اور انوواسن دستیاں تیار کر کے استعمال کرائیں۔

دیگر۔ کھانے پینے اور لیپ کرنے میں سرخ سہانجنے کا لیپ کرنا

چاہئے۔ نیز دوش کے مطابق ادویات کا پرتی واپ دیگر میٹھے مہا پنچنے کا کاڑھا استعمال کرنے سے کبھی ودیدھی کو دور کر دیتا ہے۔

ترانیت آدی کا کاڑھا ترائمان (بنفشہ)۔ ترپھلا۔ نیم۔ کٹکی اور ملٹھی سب ہم وزن ایک ایک حصہ۔ نسوتھ چار حصے۔ پٹول کی جڑ چار حصے اور مسور مقشر آٹھ حصے۔ ان سب کے کاڑھے میں گھی ڈال کر پینے سے ودردھی۔ باؤ گولہ۔ وسرپ۔ جلن۔ موہ (بے سدھی)۔ مد (مستی)۔ بخار۔ پیاس۔ غشی۔ قے۔ امراض دل۔ رکت پت۔ کوڑھ اور یرقان کی شکایات دور ہو جاتی ہیں۔

گھرت۔ ایک کڑو ترائمان کو آٹھ گنا پانی ڈال کر پکائیں۔ جب آٹھواں حصہ پانی باقی رہ جائے۔ تو اس کاڑھے میں ایک کڑو آملے کا رس۔ ایک کڑو دودھ۔ اور ایک کڑو گھی نیز کٹکی۔ ترائمان۔ جوالسہ۔ موتھا۔ بھومی آملکی۔ بیرا۔ جیونتی۔ صندل۔ اور اتپل کا کلک ڈال کر گھی پکالیں۔ یہ گھی بھی اول الذکر کاڑھے کی مانند ہی مفید ہوتا ہے۔

دیگر گھرت۔ داکھ۔ مہوے کے پھل۔ کھجور۔ ودار ی کند۔ شتاور۔ فالسہ۔ اور ترپھلا کے کاڑھے میں دودھ۔ گنے کا رس۔ آملوں کا رس۔ ہرڑ کا کلک۔ اور گھی ملا کر حسب ترکیب گھی پکالیں۔ جب یہ ٹھنڈا ہو جائے۔ تو چوتھائی۔ کھانڈ اور شہد ملا کر نوش کریں۔ اس کے استعمال سے بھی اول الذکر فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

سینگی وغیرہ سے خون نکالنا سینگی۔ تونبی وغیرہ لگا کر ودردھی کا خون نکال دینا چاہئے۔ یا ودردھی کے قریب کی سرا کا فصد کھولنا

چاہیئے۔

اُپ ناہ - اگر وِدرِدھی شکم میں ہو۔ اور اونچی ہو گئی ہو نیز پک رہی ہو۔ تو اُس پر اُپ ناہ (پلٹس) باندھنا چاہیئے۔

وِدردھی کا بھیدن (پھوڑنا) جب شکم کی وِدرِدھی گولا سی بن جائے۔ اور جہاں پر وہ ہو۔ وہیں درد ہوتا ہو۔ نیز قریب کے مقام کو ہاتھ سے دبانے پر بے حسی معلوم ہو۔ اور جلن وغیرہ میں کمی ہو۔ تو جان لینا چاہیئے۔ کہ وِدردھی پک گئی ہے۔ تب اُسے چیر کر زخم کی مانند علاج کرنا چاہیئے۔

شکم کی پکی ہوئی وِدردھی کی جو علامات اوپر بیان کی گئی ہیں۔ وہی علامات اندرونی سینے میں پکی ہوئی وِدرِدھی کی بھی ہوتی ہیں۔

وِدرِدھی کے علاج میں توقف۔ وِدرِدھی جب پک کر اور تمام سروتوں کو بھر کر اپنے آپ اوپر یا نیچے کی طرف رُخ کر دے۔ یعنی اُس کی پیپ اور خون منہ یا مقعد کے راستے نکلنے لگے۔ تو دس بارہ دن تک اُس کا اور سب علاج چھوڑ دینا چاہیئے۔ صرف حسبِ غذائیں ہی اس عرصہ میں دیں۔ البتہ اگر پیپ اور خون اچھی طرح کھُل کر خارج نہ ہوں۔ تو برنا آدی گن کی ادویات کا نیم گرم کاڑھا یا میٹھے سہانجنے کا کاڑھا یا میٹھے سہانجنے سے پکایا ہوا یوگو پلانا چاہیئے۔

یوش - جو۔ بیر۔ اور کلتھی کے یوش کے ساتھ کھانا کھانا بھی اس مرض کے لئے مفید تر ہے۔

جب دس دن گذر جائیں۔ تو مریض کی طاقت کے مطابق

ترا جتی گھرت یا ٹیلوک گھرت پلاکر مسہل دیں۔ جب اندر صاف ہو جائے۔ تو شہد ملا کر تیکتک گھرت دیں۔

وِدرِدھی کا علاج سب طرح سے دوش کے مطابق پاؤ گوے کی مانند ہی کرنا چاہیئے۔

گوگل۔ سب قسم کی وِدرِدھیوں کی سب حالتوں میں مناسب کاڑھوں کے ساتھ گوگل یا شلاجیت کا استعمال کرنا بھی مفید ہوتا ہے۔

جس طرح ہو سکے۔ ایسی کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ وِدرِدھی پکنے نہ پائے۔ کیونکہ اُس کے پک جانے پر اُس کا اچھا ہونا یا نہ ہونا قسمت (جسمانی طاقت) کے اختیار کی بات ہے۔ پھر وہ وَید کے بس سے باہر ہو جاتی ہے۔ پک جانے پر اس میں بہت جلد داہ (جلن) پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی سبب سے اِسے وِدرِدھی کہتے ہیں۔

وِدرِدھی کے اثنا میں اگر پرمیہہ روگ پیدا ہو جائے۔ تو پرمیہہ میں بیان کی ہوئی تدابیر کام میں لانی چاہئیں۔

ستن وِدرِدھی کا علاج۔ جو وِدرِدھی ستن (پستان) میں ہوتی ہے۔ اُس میں اُپ ناہ (پلٹس) کے علاوہ باقی سب قسم کے معالجات کام میں لانے چاہئیں۔ اگر اُس کے چیرنے کی ضرورت محسوس ہو۔ تو دودھ بہنے والی ناڑی اور پستان کے ۔ ۔ سیاہ حصے کو چھوڑ کر نشتر لگانا چاہیئے۔

سب قسم کی ستن وِدرِدھیوں کے کچے ہونے کی حالت میں پستان

سے دودھ نکلواتے رہنا چاہئے۔

وَرِدھی کا علاج - واتج ورِدھی میں تر وریت آدی گھرت سے خوب اچھی طرح سنگدھ کرکے کوشامر تلوک اور ارشٹ سے مدتبر کئے ہوئے سینہ نیز سکمارک گھرت اور باؤگولے کے علاج میں بیان کئے ہوئے مشترک سینہوں سے بیماری کا علاج کرنا چاہئے۔ بعد ازاں واتج وات کا ڑھوں سنگدوں اور سینہوں سے نروہن وستی دیں۔ اور نروہ کے بعد مانس رس کی غذا دیکر ملٹھی کے تیل سے انوواسن دیں۔ نیز وات ناشک سوید (پسینہ آور اشیاء) اور لیپ کام میں لائیں۔ اور پک جانے پر زخم کے مطابق علاج کریں۔

پتج اور رکتج وَرِدھی کا علاج - پتج اور رکتج وِرِدھی کا علاج خواہ وہ کچی ہو۔ یا پکی سوجن اور زخم کی مانند ہی کرنا چاہئے نیز متواتر خون نکلتے رہنا چاہئے۔

کفج وَرِدھی کا علاج - کفج وَرِدھی میں گائے کے پیشاب کے ساتھ دارہلدی کو گھوٹ کر پینا چاہئے۔ اس روگ میں وِلاپن (مالش) کے سوا کفج گرنتھی کے باقی تمام معالجات کو عمل میں لانا چاہئے۔

جب کفج وَرِدھی پک جائے تو اُس میں نشتر لگاکر زخم کی صفائی کی غرض سے چنبیلی۔ بھلاوہ۔ انکول۔ ساتلا۔ پٹول نیم کی چھال۔ ہلدی۔ واورنگ۔ اور کڑا کی چھال کے ساتھ پکایا ہوا تیل زخم پر لگانا چاہئے۔

میدج وَرِدھی کا علاج - سُرساآدی گن کی ادویات کو گئو موتر میں پیس کر یا شرودریچن کی ادویات سے پسینہ دیکر وَرِدھی پتر نامی

اوزار سے وِردھی کو کاٹ ڈالنا چاہئے۔ لیکن چیرا دیتے وقت خصیوں کو بچا رکھنا چاہئے۔ جب میدا پورے طور سے نکل جائے۔ تو زخم کے مقام پر سوتا بھی کسیں۔ اور سیندھا نمک کا چورن چھڑک کر زخم کو سی دیں بعد ازاں میدا کی صفائی کے لئے منسل۔ الائچی۔ چنبیلی۔ پپلا مول۔ اس کے علاوہ کے ساتھ بندھا کیا ہوا تیل چپڑتے رہیں۔ نیز جب تک زخم نہ بھرے سنیہہ سوید (مرغن پسینہ آور ادویات) کا برابر استعمال کرتے رہیں۔

موتر وِردھی کا علاج۔ موترج وِردھی روگ میں سیون کے نیچے کے حصے پر سنیہہ سوید کر کے اور کپڑے کی پٹی سے باندھ کر نشتر لگائیں اور جلودر (استسقا) کی طرح مواد کو بہنے دیں۔ بعد ازاں سِتھگکا بندھن سے باندھ کر زخم کو بھرنے دیں۔

انترج وِردھی کا علاج۔ انترج وِردھی اگر انڈکوش (خصیوں کی تھیلی) میں نہ پہنچی ہو۔ تو اس کا علاج واتج وِردھی کا سا کرنا چاہئے۔

سُکمار رسائن۔ سانٹھ کی جڑ۔ ویک تُلا۔ دش مُول۔ دودھی۔ چندن۔ ارنڈ۔ شتاور۔ ہردوڈا۔ بھد سرکنڈا۔ کانس۔ اِیکھ کی جڑ۔ اور نرسل ہر ایک دس دس پل۔ ان سب کو ایک درون پانی میں پکالیں۔ آٹھواں حصہ پانی رہنے پر اُتار کر چھان لیں۔ اس کاڑھے میں تیس پل گڑ۔ ایک پرستھ ارنڈ کا تیل۔ دو پرستھ گھی۔ دو پرستھ دودھ۔ نیز پیپل۔ پپلامول۔ سیندھا نمک۔ ملٹھی۔ داکھ۔ اجوائن۔ اور سونٹھ ہر ایک دو دو پل ڈال کر پکائیں۔ اسے سُکمار گھرت کہتے ہیں۔ یہ سب سے اچھی رسائن دوائی ہے۔ وایُو۔ آتپ (دھوپ کی تپش) پیدل سفر۔ اور سواری کے

تکان کے لئے نہایت مفید چیز ہے۔ نازک مزاجوں۔ صاحب اقبال اور عشرت پسندوں کو استعمال کرائی جاتی ہے۔ یہ گھروں کے افلاس اور خانہ جنگیوں کے دور کر دیتی ہے۔ اور سب موسموں میں استعمال کی جاسکتی ہے یہ رسائن صباحت۔ ملاحت اور طاقت کو بڑھاتی ہے۔ نیز وَرِدّھی و وردھی۔ باؤگولہ۔ بواسیر۔ فرج۔ عضو تناسل سوات روگ۔ سوج۔ امراض شکم۔ گھڑ وات۔ تلی۔ اور قبض کے لئے بھی نہایت ہی مفید ہے۔

آگ سے داغ دینا۔ سنیہہ۔ مسہل اور انوواسن کے ذریعے اگر وَرِدّھی روگ دور نہ ہو۔ تو پہلے وستی کرم کر کے وائو کا راستہ روکنے کے لئے چھتوں کے مقام کو آگ سے جلا دینا چاہئے۔

بعض آچاریوں کی رائے ہے۔ کہ جس طرف وَرِدّھی ہو۔ اسی طرف کے انگوٹھے کے اوپر کی باریک سوت کی ناڑی کو اونچا کر کے اردھ چندر (نصف چاند) کی شکل والی سوئی سے ترچھا نشتر لگا کر آگ سے جلا دینا چاہئے۔

بعض آچاریہ کہتے ہیں۔ کہ جدھر کو وَرِدّھی ہو۔ اس کے دوسری طرف کے انگوٹھے کے اوپر والی نس کو اونچا کر کے پہلے کی طرح بندھ کر آگ سے جلا دیں۔ بعض لوگوں کی رائے ہے کہ اناملکا انگلی کے اوپر کی نس کو پہلے کی طرح چھید کر جلا دیں۔

بعض آچاریہ یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ یہ اول الذکر ترکیب وات گنج۔ باؤ گولہ اور تلی میں کرنی چاہئے۔

بعضوں کا خیال ہے۔ کہ جس طرف دشواچی روگ ہو۔ اسی طرف کی

کنشٹکا اور ناسکا اُنگلیوں کے اوپر والی نس کو پہلے کی طرح بینده کر جلا دیں۔

چودھواں ادھیائے

باؤ گولے کا علاج

واتج گلم کا علاج۔ واتج باؤ گولہ خشک اور سرد اشیاء کے استعمال سے پیدا ہوتا ہے۔ اس میں پاخانہ اور باؤ مخالف رُک جاتی ہے۔ تیز درد بھی بہت تیز ہوتا ہے۔ اس کا علاج بھی وات روگوں کے مطابق تیلوں سے کرنا چاہئے۔

سنیہہ پان (چکنائی پینا) مرغن غذا کھانا۔ انوواسن وستی دینا اور مالش کرنا یہ تدابیر ایسی ہیں۔ جن سے مریض کو سنگدھ کر کے پسینہ دینا چاہئے۔ سبب یہ ہے کہ سنگدھ شخص کو پسینہ دینے سے اُس کے جسم کے تمام سوراخ ملائم ہو جاتے ہیں۔ بڑھی ہوئی وایو اعتدال پر آجاتی ہے۔ اور قبض دور ہو کر باؤ گولہ بھی رفع ہو جاتا ہے۔

سنیہہ پان۔ باؤ گولے کے لئے نہایت مفید ہوتا ہے۔ خصوصاً ناف سے اوپر کی طرف ہونے والے باؤ گولے کے لئے وستی اور جٹھر آشے کے باؤ گولے کے لئے سنیہہ پان نیز وستی دونوں فائدہ دینے والی چیزیں ہیں۔

وات گلم میں اگر حرارت ہاضمہ تیز ہو۔ نیز باد مخالف اور پاخانے کی رکاوٹ کی شکایت ہو۔ تو مرغن اور گرم تاثیر والی طاقت بخش اغذیات واشربات کام میں لائیں۔ نیز بار بار سنبھہ پلانا بھی مفید ہوتا ہے۔

انوواسن کے ساتھ نروہن۔ وات باؤگولے میں کف اور پت کی حفاظت کی غرض سے انوواسن اور نروہن وستیوں کا استعمال کرانا چاہئے۔

باؤگولے کے دفعیئے کے لئے وستی کرم سب سے افضل تدبیر ہے۔ یہ پکوآشے (انتڑیوں) کی وایو کو فوراً مغلوب کرکے باؤگولے کو دور کر دیتا ہے۔ اس لئے گلم وات ہو یا پت ہو یا کف ہو۔ بہر حال نروہن اور انوواسن وستیوں کا مسلسل استعمال کرنا چاہئے۔

وات گلم کے لئے گھرت۔ بینگ۔ سونچل نمک۔ بڑکٹنا۔ واڈبگ انار کی چھال۔ اجوائن۔ پوہکرموں۔ زیرہ سیاہ۔ دھنیا۔ امل بیت۔ جوکھار۔ چیتا۔ کچور۔ بچ۔ اجمود۔ الائچی۔ سُرسا (تلسی) اور دہی کے ساتھ بستہ کیا (پکایا) ہوا گھی پینے سے وات گلم کے مریض کا درد اور اپھارہ دور ہو جاتا ہے۔ اس نسخے میں دہی سب ادویات سے چوگنا۔ دہی کے برابر گھی اور گھی سے چوگنا پانی ڈالنا چاہئے۔

دیگر گھرت۔ ہاؤبیر۔ مرچ سیاہ۔ الائچی۔ پنچ کول۔ اجوائن زیرہ سیاہ۔ اور سیندھا نمک۔ ان سب ادویات کا تگنا۔ دہی۔ دودھ انار کا رس۔ مولی کا رس اور بیروں کا رس ڈال کر حسب ترکیب پکایا

ہوا گھی کھلانے سے ورم باؤگولہ۔ امراض شکم۔ اپھارہ۔ درد پسلی۔ دردِ دل۔ دردِ شکم۔ امراضِ فرج۔ بواسیر۔ سنگرہنی۔ کھانسی۔ دمہ۔ عدم اشتہائے طعام اور بخار کی شکایات دور ہو جاتی ہیں۔

وادھک گھرت۔ دش مول۔ گھر پٹی۔ نیلنی۔ کلونجی۔ سانٹھ ہر دو قسم۔ پوہکر مول۔ انڈ۔ راسنا۔ اسگندھ۔ بھارنگی۔ گلو۔ کچور اور گندھ پلاس ہر ایک دو دو پل۔ جو۔ بیر۔ کلتھی۔ اور ماش ہر ایک ایک پرستھ ان سب ادویات کو ایک درون پانی میں پکائیں۔ اور چوتھائی پانی باقی رہ جانے پر اُتار کر چھان لیں۔ اس کاڑھے میں ہموزن دہی۔ ایک پرستھ گھی۔ نیز انار کا رس۔ آمڑے کا رس اور بجورے کا رس ڈال کر پکالیں۔ اسی میں ترشابو اور کانجی بھی ڈال دیں۔ نیز بھارنگی۔ دھنیا۔ بچ۔ پپلا مول۔ راسنا۔ چیتا۔ دھنیا۔ اجوائن۔ اجمود۔ امل بیت۔ زیرہ سیاہ۔ زیرہ سفید ہینگ۔ ہاؤ بیر۔ سونف۔ اڈوسہ۔ کھشار ترتکا۔ دنتی۔ ترید۔ مورووا۔ گج پیپل۔ واؤ بڑنگ۔ انار کا چھلکا۔ گوکھرو۔ تخم خیارین۔ جٹا ماسی۔ پاکھان بھید۔ سونف۔ جوکھار۔ سجی کھار۔ گندھ ترن۔ سارووا۔ نیلنی۔ ترپھلا۔ ترکٹا۔ اور تر پٹ (تینوں نمک) کا باریک چورن بنا کر ڈالیں۔ اس طرح ان سب ادویات کے ساتھ پکایا ہوا گھی وادھک گھرت کہلاتا ہے۔ اور اس کے کھانے سے اول الذکر تمام مہیب امراض بھی دور ہو جاتے ہیں۔ نیز مرگی۔ گردوش۔ جنون۔ موتر اگھات اور وات روگوں کا بھی دفعیہ ہو جاتا ہے۔

دیگر گھرت۔ گائے کا گھی چار سیر۔ دودھ چار سیر۔ پانی سوا سیر اور

ترکٹا۔ ترپھلا۔ دھنیا۔ چب۔ واؤ بڑنگ۔ اور چیتا کو باریک پیس کر ڈالدیں۔ اور حسب ترکیب گھی پکالیں۔ اس گھی کے استعمال سے واتج باؤ گولہ دور ہوجاتا ہے۔

دیگر گھرت۔ لہسن ایک تلا۔ اور دوہت پنچ مُول کی ادویات پانچ پانچ پل لیکر دس تُلا پانی ڈال کر پکالیں۔ جب پانی ایک چوتھائی رہ جائے۔ تو اُتار کر چھان لیں۔ اور اُس کاڑھے میں انار کا رس۔ سُرا (شراب) کانجی۔ اور دہی ہر ایک سوا سوا سو پل بھر ڈال دیں۔ نیز ترکٹا۔ ترپھلا۔ ہینگ۔ اجوائن۔ چب۔ امجود۔ امل بیت۔ سیندھا نمک۔ اور دیودار ہر ایک نصف نصف پل اور گھی ایک پرستھ ملالیں۔ اور حسب ترکیب پکا کر گھی کو کام میں لائیں۔ تو واتج گلم روگوں کی سب طرح کی خرابیاں دور ہوجاتی ہیں۔

واتج گلم کو دور کرنے والا گھی۔ راج یکھشما کے علاج میں بیان کیا ہوا کھٹ پل گھرت بھی واتج گلم کے لئے مفید ہوتا ہے۔

یا دودھ کے بدل میں پرسنا **یا** سُرا **یا** داڑم کا رس **یا** دہی کی ملائی ڈال کر پکایا ہوا گھی بھی واتج گلم کو دور کر دیتا ہے۔

واتج گلم میں قے۔ واتج گلم میں کف بڑھکر حرارت ہاضمہ کو زائل کر کے اگر عدم اشتہائے طعام۔ متلی۔ ثقالت اور اونگھ کی شکایات پیدا کرے۔ تو اُس کف کو قے کرا کے نکال دینا چاہئے۔

اگر گلم روگ میں درد۔ اپھارہ اور قبض کی شکایت ہو۔ اور گھی ملی اشیا کے کھانے سے پیٹ میں سنگدھتا (چکناہٹ) معلوم ہو۔ تو

اُن ادویات کے کاڑھے۔ گولیاں اور چورن تیار کر کے استعمال کرائیں جن سے مختلف گھی پکانے کا پہلے ذکر آ چکا ہے۔

چورن بیروں کے رس۔ انار کے رس۔ سورج کی کرنوں سے گرم کئے ہوئے پانی ۔ تکر۔ مدیہ (شراب) کانجی ترش۔ اور منڈ میں سے کسی ایک کے ساتھ پکائے ہوئے گھی کے ساتھ اُن ادویات کا چورن جن سے مختلف گھی پکانے کا پہلے ذکر آ چکا ہے۔ علے الصباح کھانے سے پہلے کھلانا چاہئے۔

کفٹ واتج گلم کے لئے وٹکا۔ جن ادویات سے گھی پکانے کا ذکر ہو چکا ہے۔ اُنکے چورنوں میں بجورے کے رس کی کئی مرتبہ بھاونا دیکر گولیاں بنا کر استعمال کرائیں۔ تو فوراً فائدہ بخشتی ہیں۔

ہنگوادی چورن۔ ہینگ۔ بچ۔ ہرڑ۔ اجمود۔ انار کا چھلکا۔ اجوائن۔ دھنیا۔ پاٹھا۔ پوہکرمول۔ کچور۔ ہاؤبیر۔ چیتا۔ جوکھار۔ سجی کھار سیندھا نمک۔ بڑ نمک۔ سیاہ نمک۔ تیر کلا۔ زیرہ سیاہ۔ چب۔ اِملی اور املی بیت کا بنایا ہوا چورن۔ ہنگوادی چورن کہلاتا ہے۔ اِس کے کھانے سے وایو۔ آم۔ اور کفج ہیر دشول۔ دردِ پسلی۔ دردِ مثانہ بڑنگ (دُم) کا درد۔ یونی (فرج) کا درد۔ دردِ مقعد۔ باؤگولہ۔ باد مخالف۔ پاخانہ اور پیشاب کی رکاوٹ۔ امراضِ گلو۔ دل گرفتگی۔ بجُس۔ عدمِ اشتہائے طعام۔ تلی۔ بواسیر۔ ہچکی۔ وردھی۔ اپھارہ۔ دمہ۔ کھانسی۔ اور ضعف حرارتِ ہاضمہ کی شکایات دور ہو جاتی ہیں۔

لَونَ آدی چورن۔ نمک۔ اجوائن۔ اجمود۔ پیپل اور سونٹھ کو

بالترتیب ایک ایک حصہ بڑھا کر لیں - اور ان سب کے ہموزن ہرڑ لیکر سب کا چورن بنالیں - یہ لون آدی چورن مجسم آگ ہے - اور حرارت ہاضمہ کو بہت بڑھا دیتا ہے -

ہنگواشٹک چورن - ترکٹا - اجمود - سیندھا نمک - زیرہ سیاہ اور زیرہ سفید سب ہموزن اور ان سب کا آٹھواں حصہ ہینگ لیکر ان کا چورن بنالیں - اس چورن میں گھی ملاکر پہلے لقمے کے ساتھ نوش کریں - تو یہ حرارت ہاضمہ کو بڑھا دیتا ہے - اور واتج باؤگولے کو دور کر دیتا ہے -

شار ڈول چورن - ہینگ - بچ - بڑ نمک - سونٹھ - زیرہ - ہرڑ - پوہکر مول - گٹھ - ترید اور جمال گوٹہ کی جڑھ ان ادویات کو بالترتیب ایک ایک حصہ بڑھا کر لیں - اور ان کا چورن بنا کر گرم پانی کے ساتھ نوش کریں - تو دردِ شکم - باؤگولہ اور دیگر امراضِ شکم اس طرح دور ہو جاتے ہیں جیسے شیر ہرنوں کے مجمع کو ہلاک کر ڈالتا ہے -

بسندھو تتھ چورن - سیندھا نمک - ہرڑ - پیپل اور اجوائن کے چورن کو گرم پانی کے ساتھ نوش کریں - تو یہ تمام واتج روگوں کو اس طرح سے دور کر دیتا ہے - جیسے تیر نشانے کو پھوڑ دیتا ہے -

دیگر چورن - پوتی کرنج کے پتے - بچ - پیپل - حنظل - چب چیتا اور ترکٹا ان سب ادویات کو اسی ترتیب سے ایک کے اوپر دوسری رکھ دیں - اور سب کے اوپر نمک ڈال دیں - پھر اسے جلاکر چورن بنالیں اور اس کو دہی کے مٹھے کے ساتھ کھائیں - تو باؤگولہ - امراض شکم -

سمج - اور بُبس کی شکایات رفع ہوجاتی ہیں -

دیگر چُورن - ہینگ ایک حصہ - سیندھا نمک تین حصے - ارنڈ کا تیل نو حصے - اور لہسن کا رس ستائیس حصے - ان کا چورن بنا کر کھانے سے باؤگولہ - امراض شکم - وَرِدھی اور ود رد کی شکایات دور ہوجاتی ہیں -

دیگر - بجورے کا رس ہینگ - انار - بِڑ نمک - اور سیندھا نمک کو شُرا منڈ کے ساتھ کھانے سے واتج گُلم کا درد دور ہوجاتا ہے -

سونٹھیادی چورن - سونٹھ ایک کرش - گڑ دو کرش - اور دُھلی ہوئی سفید تلی ایک ایک پل کا چورن بنا کر نوش کریں - اور اوپر سے گرم دودھ پی لیں - تو واتج ہرو روگ - باؤگولہ - بواسیر - یونی شُول - اور پاخانہ و پیشاب کی روکاوٹ دور ہوجاتی ہے -

دیگر - واتج گُلم والے کو وایُو اور کف کا ملاپ ہونے پر پرسنا کے ساتھ ارنڈ کا تیل پینا چاہئے - اگر پت کا تعلق ہو - تو وہ دودھ کے ساتھ ارنڈ کا تیل پیئے -

باؤگولہ کے لئے مُسہل وغیرہ - واتج گُلم والے کا پیٹ اگر ترقی پاکر سنتاپ پیدا کردے - تو دُور کرنے والی مسہل اشیا میں چکنائی ملا کر مسہل دینا چاہئے - ایسا کرنے پر بھی اگر سنتاپ رہے - تو فصد کھلوانا چاہئے -

دیگر - چھلا ہُوا اور سوکھا لسن چار پل لیکر آٹھ گُنا دودھ اور پانی میں پکائیں - جب صرف دودھ باقی رہ جائے - تو اُتار کر چھان لیں - اس دودھ کے پینے سے واتج باؤگولہ - اُداورت - گردھرسی - وِشم جوَر

امراضِ دل - بد ہضمی اور شوش روگ بہت جلد دور ہوجاتا ہے۔
باؤگولہ کے لئے تیل - تلوں کا تیل - پرسنا - گوموتر - آرنال - اور جوکھار کو ملاکر پینے سے باؤگولہ - امراض ہاضمہ اور اپھارہ کی شکایات دور ہوجاتی ہیں۔
چترک آدی کواتھ - چیتا - پیلامول - ارنڈ کی جڑھ اور سونٹھ کا کاڑھا بناکر اس کے ساتھ پھولی ہوئی ہینگ - بڑ نمک اور سیندھا نمک کا چورن نوش کریں تو درد شکم - اپھارہ اور قبض کا دفعیہ ہوجاتا ہے۔
پُشکر آدی کواتھ - پوہکر مول - ارنڈ کی جڑھ - جَو اور جوانسے کا کاڑھا پینے سے پیٹ کی جلن اور درد شکم دور ہوجاتا ہے۔
دیگر - کھریٹی کی جڑھ - ارنڈ کی جڑھ - داہبہ کی جڑھ - دیو دارو - اور سونٹھ کا کاڑھا پینے سے پیٹ - پیٹھ اور کندھوں کا درد دور ہوجاتا ہے۔
شلاجیت پریوگ - واتج باؤگولے میں صرف دودھ کے ساتھ یا دش مول سے پکائے ہوئے دودھ کے ساتھ شلاجیت کھانی چاہیے۔
اگر اُداورت ہو تو سینہ - (چکناہٹ) ملی کھریٹی کی جڑھ کو پیل کے یوش **یا** مولی کے رس کے ساتھ کھلائیں۔
اگر پاخانہ - پیشاب اور باد مخالف کی روکاوٹ ہو - تو گرم دودھ کے ساتھ جَو کے پکوان **یا** زیادہ چکنائی اور زیادہ نمک ملاکر کُلماش کھانے کو دیں۔
گھرت - نیلنی - ترید - دنتی - ہرڑ - کمیلہ - بڑ نمک - جوکھار اور سونٹھ کے ساتھ گھی پینے سے ل والا باؤگولہ دور ہوجاتا ہے۔

نیلنی گھرت۔ نیلنی۔ ترپھلا۔ راسنا۔ کھوٹی۔ گنگی۔ واوڑنگ۔ اور کمیٹری ہر ایک ایک ایک پل لیکر ایک آڈھک پانی میں پکائیں جب آٹھواں حصہ باقی رہ جائے۔ تو اُتار کر چھان لیں۔ پھر اس کاڑھے میں ایک پرستھ گھی۔ ایک پرستھ دہی۔ اور ایک پل تھوہر کا دودھ ڈال کر پکائیں اور اس پکے ہوئے گھی میں سے ایک پل بھر گھی لیکر یواگو یا منڈ کے ساتھ نوش کریں۔ جب یہ گھی ہضم ہو چکے اور اس سے اچھی طرح مسہل ہو چکے۔ تو مانس رس کے ساتھ کھانا کھلائیں۔ اس ترکیب پر عمل کرنے سے باؤگولہ۔ کوڑھ۔ امراض شکم۔ چھائیاں۔ سوج۔ ہبض۔ بخار۔ برص تلی اور جنون کی شکایات رفع ہو جاتی ہیں۔ اس گھی کو نیلنی گھرت بولتے ہیں۔

مُرغ۔ مور۔ تیتر۔ بگلے۔ اور بطخ کے گوشت شالی چاول۔ شراب اور گھی یہ سب واتج باؤگولے کے لئے مفید اشیا ہیں۔

واتج باؤگولے والے مریض کے لئے گرم پتلی۔ مرغن اور مقدار کے مطابق غذا مفید ہوتی ہے۔ نیز اُسے منڈ کے ساتھ وارنی مدیہ یا دہی کا کاڑھا پینے کو دیں۔

پتج گُلم کے لئے مسہل۔ پتج گُلم اگر چکنی اور گرم اشیا کے کھانے سے ہوا ہو۔ تو داکھ۔ ہرڑ اور گنے کے رس سے یا شہد ملا کر کمیلہ سے یا کلپ استھان میں بیان کیا ہوا یا رکت پت کے علاج میں بتایا ہوا مسہل دینا چاہئے۔

اگر باؤگولے کی شکایت خشک اور گرم اشیا کے کھانے سے ہوئی

ہو۔ تو کوڑھ کے علاج میں بتایا ہوا تکتک گھرت یا بانسہ گھرت یا ترن پنچ مُول کے کاڑھے میں پکایا ہوا گھی یا جیونیہ گن (زندگی افزا مجموعہ کی) ادویات کے ساتھ مدبّر کیا ہوا گھی یا جیونیہ یا نیگرودھ آدی گن کی ادویات سے پکایا ہو، دودھ دینا چاہئے۔ یہ ادویات پنچ باؤگولہ کو دور کرنے کے لئے نہایت مفید ہوتی ہیں۔

جو باؤگولہ معمولی طور سے پیدا ہو کر لاعلاج معلوم ہو۔ اُس میں بھی بہت جلد مسہل دینا چاہئے۔ جو مسہل ادویات سے پکائے ہوئے گھی یا دودھ کی شکل میں ہو۔

دیگر گھرت۔ گھی ایک پرستھ۔ آملے اور گنے کا رس چار پرستھ۔ اور ہرڑ کا گودا ایک چوتھائی پرستھ ملا کر حسب ترکیب گھی پکالیں۔ اس گھی کے پانچ ودردھی کے علاج میں بیان کئے ہوئے تِلوک گھرت کے پینے سے پنچ باؤگولہ دور ہو جاتا ہے۔

دیگر۔ داکھ۔ کھشیر کاکولی۔ ملٹھی۔ صندل سرخ۔ پدماک اور شہد کو چاولوں کے پانی کے ساتھ پینے سے پنچ گلم دور ہو جاتا ہے۔

دیگر۔ دو پل ترائمان (بنفشہ) کو دو پرستھ پانی میں پکالیں۔ اور آٹھواں حصہ پانی باقی رہ جانے پر اُتار کر چھان لیں۔ پھر اس میں برابر کا دودھ ملا کر گھٹیں۔ اس کے بعد طاقت کے مطابق گرم گرم دودھ پی لیں۔ اس ترکیب عمل کرنے سے جب دوش خارج ہو جائیں۔ تو پنچ گلم دور ہو جاتا ہے۔

دیگر۔ اگر پنچ گلم میں جلن ہو۔ تو سرد تاثیر والی ادویات کے ساتھ پکائے ہوئے گھی کی مالش کریں۔ سرد ادویات کو گھی میں ملا کر لیپ کریں! اور

کنول کے پتوں یا پانی سے بھرے ہوئے برتنوں سے اُس مقام کو چھوئیں۔

تدبیر دیگر۔ جلن جس باؤگولے کا پورب روپ (علامت قبل المرض) ہو۔ یا جس باؤگولے میں درد اور ضعفِ ہاضمہ کی بھی شکایت ہو۔ اُس میں بار بار خون نکالتے رہنا چاہئے۔ اور رکت گلم میں تو بالخصوص خون نکالنا چاہئے۔

خون نکالنے سے گلم روگ کی جڑھ کٹ جاتی ہے۔ اس لئے وہ پکنے نہیں پاتا۔ بلکہ دور ہو جاتا ہے۔ کیونکہ خون ہی اندر رہکر اور بگڑ کر گلم کے پکانے کا باعث بن جاتا ہے۔ اس لئے باؤگولہ اگر خون سے خالی رہیگا تو اُس میں درد بھی نہ ہوگا۔

اگر دوش کے نکل جانے پر باؤگولے کا مریض سست ہو جائے اور اُس کا بدن گرتا ہوا معلوم ہو۔ تو اُسے جنگلی جانوروں کے مانس رس سے سیراب کرنا چاہئے۔ اور اُسے اچھی طرح سے تسلی دیکر گھی کا استعمال کرانا چاہئے۔ تاکہ باقی ماندہ مرض بھی دور ہو جائے۔

اگر خون اور پت کی کثرت سے یا علاج میں دیر لگا دینے سے باؤگولے میں پختگی کی علامات دکھائی دینے لگیں۔ تو تیج ودیدھی کا ساہی علاج کرنا چاہئے۔

دیگر۔ گائے یا بکری کے دودھ کے ساتھ شالی چاولوں کا بھات پٹول۔ جنگلی جانوروں کا مانس۔ گھی۔ آملہ۔ فالسہ۔ داکھ۔ کھجور۔ انار۔ اور مصری یہ سب ادویات کھانے کو دیں۔ اور کھرینٹی۔ یا برہت آدی گن کی ادویات کا کاڑھا پلائیں۔

کفج گلم کا علاج۔ کفج باؤگولے میں پہلے قے کرانی چاہئے۔ لیکن اگر مریض قے کے قابل نہ ہو۔ تو قے کی بجائے فاقہ کرائیں۔ ٹھیک فاقہ ہو جانے کے بعد کڑوی۔ چرپری اور گرم تاثیر والی ادویات کے ساتھ پکائی ہوئی پیپا کھلا کر حرارت ہاضمہ کو بڑھائیں۔ بعد ازاں ہنگوادی چورن دیں۔ لیکن اس کے لئے جو ہنگوادی چورن تیار کریں۔ اس میں ہینگ۔ کھشار اور امل بیت کی مقدار اول الذکر نسخے سے دگنی رکھنی چاہئے۔

سنشودھن۔ کفج گلم اگر چھپا ہوا۔ اونچا۔ گیلا۔ سخت۔ بھیرکت یا اپھارے وغیرہ کی شکایات والا ہو۔ تو قے اور اسہال سے اندرونی صفائی کر کے کھشار اور چرپری ادویات ملا کر گھی پلانا چاہئے۔

بھلاتک گھرت۔ بھلاوہ دو پل۔ اور دشمول کی ادویات ایک ایک پل لے کر انہیں ایک آڈھک پانی میں پکائیں۔ اور ایک چوتھائی باقی رہ جانے پر اتار کر چھان لیں۔ پھر اس کاڑھے کے برابر گھی اور دودھ ملا لیں۔ نیز دہی اور ادرک۔ ہینگ۔ سیندھا نمک جوکھار۔ کچور۔ بڑ نمک۔ چیتا۔ راسنا۔ ملٹھی۔ بچ۔ پیپل اور سونٹھ ہر ایک ایک تولہ لے کر پیس کر ڈال دیں۔ یہ بھلاتک گھرت کفج گلم کو دور کر دیتا ہے۔ نیز تلی۔ بھس۔ دمہ۔ سنگرہنی اور کھانسی کی شکایات کے دفعیہ کے لئے بھی نہایت کارآمد چیز ہے۔

سینہہ سویدن۔ گھی پلا کر باؤگولے نیز تمام جسم کو پسینہ دینا چاہئے۔

سب قسم کے گلم روگوں میں پہلے چکنائی کا استعمال کرکے اور پسینہ دیکر جو علاج کیا جائے۔ وہ نہایت کامیاب رہتا ہے۔ لیکن خشک باؤگولے میں ایسا علاج کامیاب نہیں ہوتا۔

باؤگولے کے شتھل (ڈھیلا) پڑ جانے کے بعد علاج جب باؤگولہ سینہن اور سویدن سے ڈھیلا پڑ جائے۔ تو اُس پر گھٹکا ینتر لگا دیں۔ جب باؤگولہ سکڑ جائے تو ینتر وغیرہ کو ہٹا لیں۔ اور گلم کو کپڑے سے ڈھانپ کر سوئی وغیرہ سے پھاڑ دیں۔ پھر ویارگ۔ اج پد۔ یا آدرش نامی ینتروں سے گلم کو دبا کر پونچھ ڈالیں۔ لیکن انتڑیوں اور ہردے کو بچا کر ایسا کرنا چاہیئے۔

لیپ ۔ تل۔ ارنڈ کے بیج۔ السی یا سرسوں کو پیس کر کپھ گلم پر لیپ کریں۔ اور لوہے کے قدرے گرم گرم برتن سے مقام مذکور پر سیک کریں۔

شودھن ۔ اوپر لکھی ترکیب سے کپھ گلم کے اپنے مقام سے چل پڑنے پر مرغن مسہل اور دش مول کی وستی کا استعمال کرکے اندرونی صفائی کرانی چاہیئے۔

مشرت سینہہ ۔ چیل۔ آملہ۔ داکھ۔ اور شیاما آدی ورگ کی ادویات ہر ایک ایک پل۔ ارنڈ کا تیل اور گھی ایک ایک پرستھ۔ دودھ چھ گنا۔ سب کو ملا کر پکالیں۔ یہ مشرت سینہہ گلم روگوں کے لئے نہایت مفید دوائی ہے۔ نیز ورِدھی۔ درد شکم اور وات ویادھیوں کے لئے آب حیات کا سا حکم رکھتا ہے۔

یا اول الذکر نیلکا گھرت یا ورِدھی کے علاج میں بتائے ہوئے

سکمار گھرت یا اُدر روگوں کے علاج میں بتائے ہوئے سب قسم کے گھرت ایک پل کی مقدار میں اس روگ میں مسہل کے لئے دیئے جاسکتے ہیں۔

دنتی آدی اولیہہ۔ دنتی پچیس پل۔ چیتے کی جڑھ پچیس پل۔ اور ہڑر پچیس پل کو ایک درون پانی میں پکائیں۔ جب ایک چوتھائی پانی باقی رہ جائے۔ تو اُتار کر چھان لیں۔ پھر اس میں پچیس پل پُرانا گڑ ملائیں نیز اول الذکر پکی ہوئی ہڑڑیں۔ تلوں کا تیل چار پل۔ ترُبد کا چورن چار پل پیپل اور سونٹھ دو دو تولہ ڈال کر پکالیں۔ جب یہ لیٹی کا سا گاڑھا ہو جائے۔ تو اُتار لیں۔ اور ٹھنڈا کر کے شہد چار پل۔ دارچینی۔ الائچی۔ تیج پات اور ناگ کیسر ہر ایک ایک پل پیس کر ملا دیں۔

اس کی مقدار خوراک دو تولہ اور ایک ہڑڑ ہوتی ہے۔ اس کے استعمال سے نہایت سہولیت کے ساتھ جلاب آجاتا ہے۔ اور جسم کو سنگھہ کرنے کے ساتھ ساتھ ایک پرستھ مل خارج ہو کر بدن تندرست ہو جاتا ہے۔ اس کے استعمال سے باؤگولہ۔ امراض دل۔ بواسیر۔ سوج اپھارہ۔ گردوش۔ اُدر روگ۔ کوڑھ۔ اُت کلیش۔ عدم اشتہائے طعام تلی۔ سنگرہنی۔ وشم جوَر۔ بھگندر اور یرقان کی شکایات بھی رفع ہو جاتی ہیں اس اولیہہ (لعوق) کو دنتی ہریتکی اولیہہ بھی کہتے ہیں۔

دیگر اولیہہ۔ تھوہر کے دودھ کی بھاونا دیا ہوا اور اُسی سے پتلا کیا ہوا چورن ایک کرش۔ شہد اور گھی کے ساتھ چاٹنے سے بسہولیت جلاب آجاتا ہے۔

دیگر۔ کٹھ۔ ترُبد سیاہ۔ ترُبد۔ دنتی۔ ہرڑ۔ جوکھار اور گوگل یا صرف گوگل کو گائے کے پیشاب کے ساتھ کھانا چاہئے۔

گُلم ناشک نزوہ۔ کلپ ستھان اور سدھی ستھان میں بیان کی ہوئی گُلم کو دور کرنے والی سب قسم کی دستیاں بھی اس مرض کے دُور کرنے کے لئے نہایت مفید ہوتی ہیں۔

کھشار۔ جڑھ پکڑے ہوئے۔ پھیلے ہوئے۔ سخت۔ گیلے۔ بھاری اور گہرے ماس والے گُلم کو ایک۔ دو یا تین دن کا وقفہ دیکر کھشار کرم ارشٹ اور اگنی کرم کے ذریعے سے دور کرنے کی کوشش کرتی چاہئے۔ نیز جسم کو بڑھانے اور دوش کی طاقت کو گھٹانے کے لئے ہمیشہ مستعد رہنا چاہئے۔

کف کے غلبے والے گُلم میں بواسیر۔ پتھری اور سنگرہنی کے علاج میں بتلائے ہوئے کھشاروں کا استعمال کرنا چاہئے۔

دیگر۔ دیودارو۔ ترُبد۔ دنتی۔ گنگلی۔ بیچ کول۔ سیجی کھار۔ جوکھار۔ ترپھلا۔ پاٹھا۔ کلونجی۔ کٹھ اور ناگلی میں سے ہر ایک دو دو تولہ اور پانچوں نمک ایک ایک پل کا چورن بنا کر تیل۔ چربی۔ دہی اور گھی میں لتھڑ کر ایک گھڑے میں ڈال کے اُس کا منہ بند کر دیں۔ اور اس گھڑے کو آگ میں رکھ دیں۔ جب گھڑا سُرخ آگ ہو جائے۔ اور اندر کی دوا جل گئی ہوئی معلوم ہو۔ تو نکال کر پیس لیں۔ اب یہ کھشار تیار ہے۔ اسے دودھ۔ گھی۔ تگر۔ اور مدیہ (شراب) کے ساتھ کھائیں۔ تو باؤ گولہ۔ اُداورت۔ ذیابیطس۔ بواسیر۔ ضعف ہاضمہ۔ سنگرہنی۔ کرمی۔ مرگی۔ گردوش۔ ہر قسم کی امراض فرج

شکر روگ اور پتھری کی شکایات دور ہوجاتی ہیں۔ نیز یہ کھشار جوہے اور سانپ کے زہر کو بھی دور کردیتا ہے۔

مانس رس۔ دودھ اور گھی کھانے والے اشخاص کے شیریں اور روغن کف کو کھشار اپنی کھشاریت سے توڑ پھوڑ کر کف آشے سے نیچے گرا دیتا ہے۔

دیگر۔ ضعف ہاضمہ اور عدم اشتہائے طعام کی شکایت ہو۔ تو موافق شراب کے ساتھ مرغن غذا کھانے کو دینی چاہئے۔ نیز راستے کی صفائی کے لئے آسو۔ ارشٹ۔ اور نیمد نامی شراب کا استعمال کریں۔

پرانے شالی چاول۔ ساٹھی چاول۔ کلتھی۔ جنگلی جانوروں کا گوشت کنجا۔ چیتا۔ ادرکی۔ اجوائن۔ برتاکی کونپلیں۔ سہانجنا۔ انار۔ تیرکٹا۔ تکر۔ گھی اور تیل یہ سب اشیا کھانے کے کام میں لانی چاہئیں۔

نیز وارنی۔ دھانیہ۔ ابل۔ مسطو۔ تکر۔ اجوائن اور پڑ نمک ڈال کر پنچ مول کا کاڑھا اور پنا مار دویک شراب پینے کو دیں۔

دیگر۔ چیل۔ پپلا مول۔ چیتا۔ زیرہ۔ اور سیندھا نمک ملا کر شرا کا پینا یا جنگلی جانوروں کا مانس کھانا وہ باؤ گولے کو دور کر دیتے ہیں۔

آگ سے جلانا۔ قے۔ فاقہ کشی۔ پسینہ لینے گھی پینے۔ جلاب لینے۔ وستی کرم (حقنہ کرنے) کھشار۔ آسو۔ ارشٹ اور مفید اغذیات واشربات سے بھی اگر جڑ پکڑا ہوا گنج گلم دور نہ ہو۔ تو باؤ گولے کا خون نکال کر شرا کوہی سے جلا دینا چاہئے۔

ناف۔ مثانے۔ انتڑیوں۔ دل اور روم راجی (پیٹ کے بالوں کی قطار)

کو بچا کر کنا روں تک باؤ گولے کو کپڑوں سے ڈھانک کر جلے ہوئے سرکنڈے سے اُسے ہلکا وگرہ کر دیں۔ بعدازاں آگ کے زور کے ٹھنڈا پڑ جلنے پر مرہم و لیپ وغیرہ کے ذریعہ زخم کا سا علاج کریں۔

باؤ گولہ میں اگر آم کا بھی تعلق ہو۔ تو دیگر میٹھ اغذیات کا دینا بند کر کے پیپا وغیرہ سے حرارت ہاضمہ کو بڑھانے کی کوشش کرنی چاہئیے بعدازاں حرارت وغیرہ دوشوں کا حسب مناسب علاج کریں۔ اور مخلوط دوشوں میں مخلوط علاج کام میں لائیں۔

رکتج گلم۔ عورتوں کو حمل کا دسواں مہینہ گذر جانے کے بعد رکت گلم میں سنیہن سویدن دیکر مرغن مسہل دینا چاہئیے۔ بہت عرصہ گزر جانے کے بعد معالجہ کرنے میں کچھ نقصان نہیں ہوتا۔ کیونکہ رکتج گلم پرانا ہونے پر ہی سکھ ساد ھیہ (سہل العلاج) ہوتا ہے۔

رکتج گلم کے لئے تلوں کا کاڑھا۔ عورتوں کو رکتج گلم میں گھی۔ گڑ۔ تر کٹا۔ اور بھارنگی ڈال کر تلوں کا کاڑھا پلانا چاہئیے۔ اور جن استریوں کا خون حیض زائل ہو گیا ہو۔ انہیں بھی یہی کاڑھا پلائیں۔

دیگر۔ بھارنگی۔ پیپل۔ کنجا کی چھال۔ پیپلا مول اور دیودارو کا چورن تلوں کے کاڑھے کے ساتھ کھانے سے باؤ گولہ دور ہو جاتا ہے۔

دیگر۔ ڈھاک کا کھار دو پاتر۔ تیل اور گھی دو پاترے کر ان کو چوگنے پانی میں پکا کر مقدار کے مطابق نوش کریں۔ تو رکتج گلم ڈھیلا پڑ جاتا ہے۔

یونی ورنیچن۔ اگر ان تدابیر سے بھی رکتج گلم نہ پھوٹے۔ تو یونی (رحم)

دیں - جس کی ترکیب یوں ہے - کھشار یا تھوہر کے دودھ میں ملائے ہوئے تلوں کا تگدا بطور شیافہ - یونی (فرج) میں رکھوائیں -

یا کھشار یا تھوہر کے دودھ کی بھاونا دیئے ہوئے کٹو متیہ کو فرج میں رکھوائیں -

یا شونڈ یا مچھلی کے پتے کی بھاونا دیئے ہوئے کپڑے کو یونی میں رکھوائیں

یا فرج کی صفائی کے لئے سُرابیج - گُڑ اور کھار ملا کر فرج میں رکھوائیں -

یا رکت پت ناشک کھشار کو گھی اور شہد کے ساتھ مریضہ کو چٹائیں -

یا لہسن - تیز شراب اور مچھلی کھانے کو دیں -

یا کلپ ستھان میں بیان کی ہوئی دودھ - گوموتر - اور جَو کھار سے ملائی ہوئی دش مُول کے کاڑھے کی وستی استعمال کرائیں -

اگر خون نہ نکلے - تو وہ ادویات استعمال کرانی چاہئیں - جن سے باؤگولہ پھٹ جائے -

جب خون نکلنے لگے - تو دوائی دینا بند کر دیں - اور مریضہ کو صرف گھی اور تیل کی مالش کر کے مانس رس کے ساتھ غذا کھائیں - اور تازہ شراب پلائیں -

اگر خون بکثرت بہنے لگے - تو رکت پت کو دور کرنے والی تمام تدابیر عمل میں لانی چاہئیں - نیز مریضہ کے وات کی وجہ سے دکھی ہونے پر وات کو دور کرنے والی تدابیر اختیار کریں - اسی طرح اپھارہ وغیرہ کے ہونے پر اُداورت اور کف کو دور کرنے والا علاج کرنا چاہئے -

---

۱۵ پندرھواں ادھیائے

اُدر روگوں (امراضِ شکم) کا علاج

وریچن (مسہل) وات وغیرہ دوشوں کے بکثرت بڑھ جانے کی وجہ سے جب سروتوں (سوراخوں) کے منہ رُک جاتے ہیں تو امراضِ شکم پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ان امراض میں ہمیشہ مسہل کرانا چاہئے۔

گائے کے دودھ یا گائے کے پیشاب کے ساتھ ایک یا دو مہینے تک ارنڈ کا تیل پلائیں یا دوش کے مطابق گائے یا بھینس کا صرف پیشاب پلائیں یا صرف گائے کے دودھ یا صرف ہتھنی کے دودھ پر مریض کو بسر اوقات کرائیں۔ بالخصوص داہ (جلن)۔ اپھارہ۔ غشی اور کثرتِ تشنگی کی شکایات میں یہ تدابیر ضرور کام میں لانی چاہئیں۔

خشکی والے اور وات کی خرابیوں سے ایذا پانے والے اُدر روگوں کو دوشوں کی صفائی کی غرض سے مرغن اشیا اور دافع امراضِ شکم گھرت پلانا چاہئے۔

مسہل کے لئے کھٹ پل گھی بنانے کی ترکیب۔ گھی چار سیر۔ پنچ کول اور جو کھار ایک ایک پل۔ ان سب کو پیس کر دوش گنی کے سولہ سیر کا ڑھے میں ملا دیں۔ نیز اس میں کاڑھے کے ہموزن دہی کا توڑ بھی ملا لیں۔ اور حسب ترکیب گھی کو پکائیں۔ تو یہ کھٹ پل گھرت امراضِ

شکم میں استعمال کرنے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔

دیگر گھرت۔ سونٹھ تین پل۔ گھی اور تیل ملے ہوئے ایک پرستھ اور دہی کا مٹھا (توڑ) ایک آڈھک۔ سب کو حسب ترکیب پکائیں۔ بعد تیاری اس گھی کا استعمال سب کے سب امراض شکم اور وات کنج گلم میں نہایت مفید ہوتا ہے۔

دیگر گھرت۔ گھی ایک پرستھ۔ پانی چار پرستھ۔ گائے کا پیشاب دو پرستھ اور چیتا پسا ہوا ایک پل۔ ان سب کو ملا کر پکالیں۔ اس گھی میں جو کھار ملا کر کھانے سے جٹھر روگ (امراض ہاضمہ) دور ہو جاتے ہیں۔

دیگر گھرت۔ جو۔ بیر۔ کلتھی۔ اور پنچ مول کا کاڑھا۔ سُرا اور سووِیرک کے ساتھ پکایا ہوا گھی بھی امراض شکم کے لئے مفید ہوتا ہے۔

ان اول الذکر گھرتوں کو پی کر جب مریض سنگدھ ہو جائے اُس کے جسم میں طاقت آجائے۔ اُس کے وایو کا جوش فرو ہو جائے۔ اور دوش آمنے شتھل (ڈھیلے) پڑ جائیں۔ تو کلپ ستھان میں بیان کیا ہوا مناسب مسہل دینا چاہئے۔

پٹول آدی چورن۔ پٹول کی جڑھ۔ ترپھلا۔ ہلدی۔ واوڑنگ ہلایک ایک کرش۔ کمیلا دو کرش۔ نیلنی تین کرش۔ اور ترہ چار کرش۔ ان سب کا چورن بنا کر گئو موتر کے ساتھ نوش کریں۔ جب جلاب آچکیں تو پیا پلا کر جنگلی جانوروں کے مانس رس کے ساتھ کھانا کھلائیں۔ بعد ازاں چھ روز تک ایسا دودھ پلاتے رہیں۔ جو تر کٹا ڈال کر پکایا گیا ہو۔

اس طرح بار بار کرنے سے سب قسم کے امراضِ شکم حتیٰ کہ جلودر (استسقا)
سے بھی آرام آجاتا ہے۔

گوالکشادی چورن - حنظل۔ شنکھنی۔ دنتی۔ دودھ کی چھال اور
بچ کے چورن کو بیر۔ دالکھ۔ دوڈیری۔ پیشاب اور سیدھو کے ساتھ نوش
کرنا چاہیے۔

نارائن چورن - اجوائن۔ ہاؤبیر۔ دھنیا۔ سونف۔ زیرہ سیاہ
کاروی۔ پیپلا مُول۔ اجمود۔ کچور۔ بچ۔ چیتا۔ زیرہ سفید۔ ترکنا۔ سورن
کھشیری۔ ترپھلا۔ جوکھار۔ سجی کھار۔ پوہکر مُول۔ کُٹھ۔ سیندھا نمک۔
سانبھر نمک۔ بڑ نمک۔ سونچل نمک۔ اودھ بھد نمک اور داور نمک۔
سب ہموزن ایک ایک حصہ۔ دنتی تین حصے۔ تُربد اور حنظل دو دو حصے۔
اور ساتلا چار حصے چورن بنالیں۔ اس چورن کو نارائن چورن کہتے ہیں۔
یہ سب امراض کو دور کر دیتا ہے۔ اس کے استعمال سے روگوں کی بڑھتی
اس طرح رُک جاتی ہے۔ جیسے وشنو جی کے سامنے اسُر نہیں بڑھ سکتے۔
یہ چورن امراضِ شکم میں تکر کے ساتھ۔ باؤگولہ میں بیروں کے پانی
کے ساتھ واتج ابھارے میں سُرا کے ساتھ۔ واتج روگوں میں پرسنا کے
ساتھ۔ پاخانے کی قبض میں دہی منڈ کے ساتھ۔ بواسیر میں اناروں
کے رس کے ساتھ۔ پیچش میں ورکشامل کے ساتھ۔ اور بدہضمی میں
گرم پانی کے ساتھ کھانا چاہیے۔

بھگندر۔ نبض۔ کھانسی۔ دمہ۔ پاخانہ اور پیشاب کی روکاوٹ۔
امراضِ دل۔ سنگرہنی۔ کوڑھ۔ ضعفِ ہاضمہ۔ بخار۔ دانتوں کے زہر۔

جڑاھوں کے زہر۔ گر روگ۔ کرترم وش روگ (مصنوعی زہر سے پیدا شدہ امراض) میں اس چورن کے ساتھ مناسب سینہہ ملاکر کھانے کے بعد مسہل دوائی کا استعمال کرنا چاہئے۔

ہپوش آدی چورن۔ ہاؤبیر۔ سورن کھشیری۔ ترپھلا۔ نیلنی۔ ترائیتی۔ ہرڑ۔ کٹکی۔ ساتلا۔ ترید۔ بچ۔ سیندھا نمک۔ نمک سیاہ۔ اور پیپل کا چورن بناکر انار کے رس۔ ترپھلا کے کاڑھے۔ مانس رس گئو موتر یا نیم گرم پانی میں سے حسب ضرورت کسی ایک کے ساتھ نوش کریں۔ تو سب قسم کے گلم روگ۔ تلی۔ سب قسم کے امراضِ شکم۔ برص۔ بے ہضمی رشتھلتا (بدن کی گراوٹ)۔ حرارت ہاضمہ کی بے ترتیبی۔ سوج۔ بواسیر۔ بھگس۔ یرقان۔ اور پیٹ کی شکایات کو دستوں کے ذریعے تیزیات۔ پت اور کف کے جوش کو دور کر دیتا ہے۔

نیلنی آدی چورن۔ نیلنی۔ جل بیت۔ ترکٹا۔ جو کھار۔ سجی کھار۔ سیندھا نمک۔ سانبھر نمک۔ بڑ نمک۔ سونچل نمک۔ اودبھد نمک اور چیتا کا چورن بناکر گھی ملاکر کھانے سے امراض شکم اور گلم روگ دور ہو جاتے ہیں۔

دودھ۔ اول الذکر ہپوش آدی چورن کے ساتھ پکایا ہوا دودھ پلاکر بھی مسہل کرایا جا سکتا ہے۔ اس طرح اندرونی صفائی ہو چکنے پر جنگلی جانور کے مانس رس کے ساتھ کھانا کھلانا چاہئے۔ بیچ بیچ میں ہتھنی۔ گائے یا بکری کا دودھ بھی وقتاً فوقتاً دیتے رہیں۔ اگر مرض خوفناک ہو۔ تو مسہل کے لئے سینہہ کا استعمال کرانا چاہئے۔ اگر مریض دبلا ہو۔ تو بالخصوص گھی

پلانا چاہیئے۔

دیگر گھرت۔ ایک پرستھ ہرڑ کا باریک چورن ایک آڈھک گھی میں ملا کر آگ پر چڑھا دیں۔ اور کڑچھی سے ہلاتے رہیں۔ جب پک جائے۔ تو ایک برتن میں بھر کے جوؤں کے ڈھیر میں دبا دیں۔ اور ایک ماہ تک دبا رہنے دیں۔ اس کے بعد نکال کر پگھلا کر چھان لیں۔ بعد ازاں ہرڑ کے کاڑھے۔ دہی اور کانجی کے ساتھ اس گھی کو پھر پکائیں۔ یہ گھی ام راجتی شکم۔ دوشی وش۔ اشٹیلا۔ اپھارہ۔ باؤگولہ۔ درد دل۔ کوڑھ۔ جنون۔ اور مرگی کو دور کر دیتا ہے۔

سنوہی گھرت۔ تھوہر کے دودھ کو گائے کے دودھ میں ملا کر جوش دیں۔ اور ٹھنڈا ہونے پر کڑچھی سے بلو کر گھی نکال لیں۔ اس گھی کو پھر تھوہر کے دودھ کے ساتھ پکائیں۔ تو یہ بھی اول الذکر فوائد بخشتا ہے۔

دیگر گھرت۔ دودھ ایک درون۔ تھوہر کا دودھ نصف پرستھ۔ دونوں کو جوش دیکر اور جما کر گھی نکال لیں۔ اور اس گھی کو ترُبد کے ساتھ پکا کر استعمال میں لائیں۔ تو بھی اول الذکر فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

دیگر گھرت پہلے کی طرح پکایا ہوا ایک پرستھ گھی لیکر آٹھ گنے دودھ میں پکا لیں۔ پھر اس میں تھوہر کا دودھ ایک پل اور ترُبد کا کلک چھ پل ڈال دیں۔ تو اس سے بھی اول الذکر فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

یہ سب قسم کے گھرت کھا کر بعد میں پپیا میٹھا ماش رس یا دودھ پی لینا چاہیئے۔

جب گھی ہضم ہو جائے۔ اور جلاب آ چکیں۔ تو سونٹھ ڈال کر پکایا

ہوا نیم گرم پانی پینے کو دینا چاہئے۔ بعد میں پیپا اور کلتھی کا یُوش کھانے کو دیں۔

خشکی کے بعلے والے مریض کو چاہئے۔ کہ مندرجہ بالا ترکیب پر تین دن تک عمل کرکے مفید غذا کھاتا ہوا اِسی ترتیب سے بار بار گھی پئے۔

لائق معالج کو چاہئے۔ کہ اول الذکر تمام گھرتوں کو تیار کرکے یا وُگولہ گردوشوں اور اُدر روگوں کے دفعیہ کے لئے کام میں لائے۔

اپھارے کے لئے گھی - پہلو کے لگرے سے پکایا ہوا گھی تیلرک گھرت۔ شیلی گھرت اور مشترک سینہسے کے پینے سے اپھارہ دور ہو جاتا ہے۔

اول الذکر طریق علاج سے جب دوش خارج ہو جائیں۔ تو شالی چاولوں کا بھات کھانے کو دینا چاہئے۔

امراض شکم کے مریضوں کو چاہئے۔ کہ بچے ہوئے دوشوں کے دفعیے کے لئے گوموتر کی بھاونا دی ہوئی ایک ہزار ہرڑیں ور دھمان دیہ ترتیب ترقی کی ترکیب کے مطابق استعمال کرکے دودھ کا انوپان کرتے رہیں۔

یا تھوہر کے دودھ کی بھاونا دی ہوئی ایک ہزار پیپل کو ور دھمان دبا ترتیب ترقی ، کی ترکیب کے مطابق نوش کریں۔

یا محض دودھ پی کر شلاجیت یا گوگل یا برابر کا ادرک اور دودھ ملا کر کام میں لائیں۔

دیگر - چیتا اور دیو دارو کا نگدا دودھ کے ساتھ پئیں۔

یا گج پیپل اور سونٹھ کا نگدا بلا ناغہ باقاعدہ طور پر ایک مہینے تک

دودھ کے ساتھ پیتے رہیں۔

پیر ودردھ اُدر کا علاج۔ واڈنگ۔ چیتا۔ دنتی۔ چب۔ اور ہرکُٹا کا ایک تولہ بھر کلک (ٹکڑا) دودھ میں ڈال کر پینے سے بڑھے ہوئے پیٹ کی شکایت دور ہو جاتی ہے۔

غذا۔ ایک مہینے تک تھوہر کے دودھ میں پکائے ہوئے گھی کے ساتھ کھانا کھانا چاہیئے۔

یا تھوہر کے دودھ کے ساتھ کُرنٹک سہرز اور پیپل ڈال کر پکائی ہوئی اُتکارکا (حلوائے رقیق) کھانے کو دیں۔

اگر بگڑی ہوئی وایو۔ مدد پسلی۔ ستبدھتا (جکڑاہٹ) اور ہرد روگوں (امراض دل) کو پیدا کر دے۔ تو بل گری اور جوکھار ملا کر تیل پئیں۔

یا ٹوٹنے۔ کھرہٹی۔ کیسو اور تل نال کے کھشار کے ساتھ پکایا ہوا تیل پئیں۔

یا کیلا۔ اونگا۔ اور ترکاری کے کھشار کے ساتھ پکایا ہوا تیل پینا چاہیئے۔

ارنڈ کا تیل۔ وات سے گھرے ہوئے کف میں یا وات سے گھرے ہوئے پت میں یا پت اور کف سے گھرے ہوئے وائو میں دوش کے مطابق ادویات سے پکایا ہوا ارنڈ کا تیل دینا چاہئے۔ لیکن اس کا استعمال طاقت ور مریض کو کرانا چاہیئے۔

لیپ۔ مندرجہ بالا مسہل دینے سے پیٹ میں نرمی آجاتی ہے۔

اس کے لئے دیودارو۔ پلاش۔ آک۔ گجپیپل۔ سہانجنا اور اشو کرن کو پیس کر شکم پر لیپ کر دیں۔

پدی شیک۔ مینڈھا سینگی۔ بچ۔ سونٹھ۔ پنج مول۔ پُنرنوا۔ سانٹھی۔ دھنیا اور کُٹھ کے کاڑھے میں گوموتر ملا کر پیٹ پر پدی شیک کریں۔

پیٹ پر کپڑا لپیٹنا۔ مسہل ہو چکنے کے بعد کھلائے ہوئے پیٹ کو "سشرت" کے مطابق "سال وُن سویڈ" کی ترکیب کے مطابق پسینہ دے کر پیٹ پر کپڑا لپیٹ دیں۔ تاکہ وایو پیٹ میں ابھارا نہ پیدا کر سکے

نروہن وستی۔ اچھی طرح سے مسہل ہو چکنے پر بھی اگر پھر ابھارا ہو جائے۔ تو اُسے کھٹائی اور نمک ملا کر مرغن نروہن وستی دینی چاہئے۔

تیکشن وستی۔ کف وغیرہ والی وایو جس شخص کے پیٹ میں ابھارہ پیدا کرے اُسے کھشار اور گوموتر ملا کر تیز وستی دینی چاہئے۔

جٹھر روگوں کے عام علاج اوپر بیان کر دیئے گئے ہیں۔ اب الگ الگ امراض کے خاص معالجات آگے لکھے جاتے ہیں۔

وات اودر کا علاج۔ وات اودر روگ میں اگر مریض طاقتور ہو۔ تو ودار ی آدی گن سے پکایا ہوا گھی پلانا چاہئے۔ پھر مریض کو سنگدھ سوید دیکر تیلوک گھرت یا مشرک گھرت بار بار استعمال کرا کے مسہل دیں۔

سنسرگ یعنی پیپا وغیرہ پلا کر طاقت بڑھانے کے لئے دودھ پلانا چاہئے۔ جب بدن میں طاقت آجائے۔ تو کف کے بڑھنے سے پیشتر دودھ

کا پینا ترک کر دینا چاہیئے۔

نروہن وستی۔ اگر اُدر روگ میں اُداورت کی بھی شکایت ہو۔ تو پہلے ہی تھوڑی سی کھٹائی اور نمک ملا کر یوش یا مانس رس پلا کر حرارت ہاضمہ کو تیز کریں۔ پھر سینہہ سوید (روغن پسینہ آور ادویات) کے ذریعے مریض کو سنگدھ اور سویدت کر کے کلپ ستھان میں بتائی ہوئی نچلے حصے سے ملی اور وش مُول کے کاڑھے والی تیز نروہن وستی دیں۔

انوواسن وستی۔ تل اور ارنڈ کے تیل میں دافع وات اور کھٹی اشیا ملا کر انوواسن وستی کا استعمال اُس حال میں کیا جاتا ہے۔ جبکہ مریض کو سپھرن (پھڑپھڑاہٹ) آکشیپ۔ درد مفاصل۔ دردِ اُستخوان۔ درد پسلی۔ درد پشت اور ترک ویدنا کی شکایت ہو۔ نیز اُس کے جسم میں خشکی کا غلبہ ہو۔ پاخانے۔ پیشاب اور بادِ مخالف کی روکاوٹ ہو اور حرارت ہاضمہ تیز ہو۔ اگر مریض مسہل کے قابل نہ ہو۔ تو دفعیۂ مرض کے لئے وستی۔ دودھ اور گھی وغیرہ کا استعمال کرنا چاہیئے۔

تیج اُدر روگ کا علاج۔ تیج اُدر روگ میں اگر مریض ایسا طاقتور ہو۔ کہ دوائی کے زور کو سہہ سکتا ہو۔ تو صفر روگ کی ادویات سے پکائے ہوئے گھی سے سنگدھ کر کے مسہل کے لئے ترُبد سیاہ۔ ترُبد۔ اور ترپھلا کے کاڑھے میں پکایا ہوا گھی دینا چاہیئے۔

بعد ازاں نیگرودھ آدی گن کی ادویات کے کاڑھے میں مصری اور شہد مقدار سے زیادہ ملا کر اس سے نروہن وستی دینی چاہیئے۔ نیز اسی نیگرودھ آدی گن کے کاڑھے سے پکائی ہوئی سینہہ وستی انوواسن

کے لئے مفید ہوتی ہے۔

دُبلے مریض کو پہلے انوواسن وستی و دیگر کمشیر وستی کے ذریعے مسہل دینا چاہئے۔ پھر حرارت ہاضمہ کے تیز ہو جانے پر سنگدھ روگی کو بار بار مسہل دیں۔

مسہل کے لئے تربد کے چورن کے ساتھ **یا** ارنڈ کے تیل کے ساتھ **یا** ساتلا اور ترائمان کے ساتھ **یا** املتاس کے ساتھ پکایا ہوا دودھ دینا چاہئے۔

کف والے پتّ اُدر روگ میں گوموتر ملے دودھ کے ذریعے اور **وات والے پتّ اُدر روگ** میں کوزہ میں بیان کئے ہوئے تکتک گھرت کو دودھ میں ملا کر **یا** اوپر بیان کی ہوئی تربد وغیرہ اشیا میں سے کسی ایک سے پکایا ہوا دودھ دیکر مسہل دیں **یا** وداری گن کی ادویات کے ساتھ پکائے ہوئے دودھ سے غذا کھلائیں اور اسی دودھ کا جُھر (پیٹ) پر لیپ کریں۔

بار بار دودھ پینے۔ بار بار وستی کرنے اور بار بار مسہل دینے سے پت اُدر روگ دور ہو جاتا ہے۔

کفج اُدر کا علاج۔ کفج اُدر روگ میں طاقت ور مریض کو وتسک آدی گن کی ادویات سے پکایا ہوا گھی پلائیں۔ بعد ازاں تھوہر کے دودھ سے پکائے گھی کا مسہل دیکر چرپری اور کھاری اشیا ڈالی ہوئی پیا وغیرہ اغذیات کھانے کو دیں۔

کفج اُدر کے لئے نروہن وستی۔ کفج اُدر کی شکایت میں پیا وغیرہ

پلاکر مشنگک آدی گن کی ادویات کے کاڑھے میں گئو موتر ۔ ترگٹا اور تیل بمقدار کثیر ملاکر نروہن وستی دیں ۔ نیز اسی کاڑھے سے مدبرکی ہوئی سینہن وستی دیکر ترگٹا ملاکر دودھ کے ساتھ یا گھتھی کے یوش کے ساتھ کھانا کھلائیں ۔

ارشٹ ۔ شراب پینے والے اُدر روگی کو اگر ستمتا ۔ اروچی ۔ متلی ۔ ضعف ہاضمہ اور کف کی وجہ سے شکم کے بھاری یا سخت ہونے کی شکایت ہو ۔ تو اُسے ارشٹ اور کھشاروں کا استعمال کرانا چاہئے ۔

کھشار ۔ ہینگ ۔ پیپل ۔ ترپھلا ۔ دیودارو ۔ ہر دو ہلدی ۔ بھلاوہ ۔ سہانجنے کی چھلی ۔ کٹکی ۔ چرائتہ ۔ بچ ۔ سونٹھ ۔ اتیس ۔ موتھا ۔ گٹھ سرل اور پانچوں نمک ۔ برابر لے کر ہیں کر دہی ۔ گھی ۔ تیل ۔ چربی اور مجھا (مغز) ملاکر ایسے طور سے جلائیں ۔ کہ دُھواں باہر نہ نکلنے پائے ۔ پھر اس کھشار میں سے دو تولہ بھر لیکر شراب ۔ دہی ۔ سُراسنڈ ۔ گرم پانی ۔ ارشٹ ۔ سُرا یا آسو کے ساتھ نوش کریں ۔ تو اُدر روگ ۔ باؤگولہ ۔ اشٹیلا ۔ تُونی پرتُونی سوج ۔ وسوچکا (ہیضہ) تلی ۔ ہردے روگ ۔ بواسیر اور اُداورت روگ دور ہو جاتے ہیں ۔

ارشٹ ۔ دُبلے کمزور اُدر روگ والے شخص کو ارشٹ ۔ گو موتر ۔ چورن ۔ اَیس کرت اور کھشار ملا تیل پلاکے بیماری سے چھڑانے کی تدبیر کرنی چاہئے ۔

لیپ ۔ سفید سرسوں ۔ سُرابج ۔ اور مولی کے بیجوں کا اُبٹنا بناکر دُبلے جنجھر روگی کے پیٹ پر لیپ کرکے بار بار سویدن کریں ۔

سنپاتج اُدر کا علاج۔ سنپاتج اُدر میں اگر مریض کی طاقت اور حرارت ناحتمہ زیادہ کمزور نہ ہو گئی ہو۔ تو غور و خوض کے بعد جو دوش غالب معلوم ہو۔ اُس کے مطابق علاج کرنا چاہئے۔ اس میں دنتی اور دردنتی کے پھلوں کا تیل پینا مفید ہوتا ہے۔

تردوشج جنھر کا علاج۔ سب قسم کے اُدر روگوں بالخصوص سنپاتج اُدر روگ میں جب کسی طرح سے بھی کامیابی نہ ہو۔ تو مریض کے کُنبے والوں سے اجازت لیکر کہ یہ دوا جو میں دیتا ہوں۔ زہر ہلاہل ہے یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ اس سے مریض بچے گا یا مریگا۔ مریض کو کاکادنی پھر میٹھی اور کنیر کی جڑ پیس کر مدرا شراب کے ساتھ نوش کرا دیں۔

یا کھلانے اور پلانے میں ستھاور دوش کام میں لائیں۔

یا جس پھل میں سانپ غضب ناک ہو کر زہر اُگلے۔ وہ دوش پھل کھلائیں۔ ایسا کرنے سے مریض کی دھاتوؤں میں گھسے ہوئے۔ غلط راستے پر جانے والے اور نہایت سخت تینوں دوش فوراً منتشر ہو کر باہر نکل جاتے ہیں۔ اور مریض یا تو تندرست ہو جاتا ہے۔ یا مر جاتا ہے۔

مندرجہ بالا تدبیر کے عمل میں لانے سے جب اُدر روگی کے دوش خارج ہو جائیں۔ تو اُسے ٹھنڈے پانی سے نہلا کر ٹھنڈا دودھ اور پیبا پلانی چاہئے۔

یا تُربد۔ منڈوکی۔ کال ساگ۔ یا یوساگ کو انہی کے سوپ میں پکا کر استعمال کرائیں۔ ان ساگوں میں کھٹائی۔ نمک اور روغن نہ

ڈالنا چاہیئے۔ ستون یا ستون غذا بنوا کر دیں۔ پیاس لگنے پر انی ساگوں کا سورس پلائیں۔ اور اس طرح ایک مہینے تک عمل کریں۔

جبھڑے کے لئے ہتھنی کا دودھ - اس طرح ساگ استعمال کرا کے دوش کے دور ہو جانے پر ایک مہینے کے بعد دُبلے مریض کو طاقت دینے کے لئے ہتھنی کا دودھ پلانا چاہیئے۔

پلیہہ اور (تلی) کا علاج - اس روگ میں وات وغیرہ دوشوں کے مطابق مریض کو کھلا کے بائیں ہاتھ کی فصد کھول کر خون نکال دینا چاہئے

کھشار پان - مریض کو جب طاقت آجائے۔ تو چکنائی پلا کر مسل دینا چاہئے۔ پھر دودھ کے ساتھ سمندر کی سیپی کا کھشار پلائیں۔

یا کانجی کے ساتھ سیندھا کیا ہوا بڑ نمک اور پیپل کا چورن ملا کر کیجو کی کھشار یا سیندھا نمک۔ چیتا اور پیپل کا چورن ڈال کر سہانجنے کا کاڑھا یا ہنگوادی چورن۔ کھشار یا کھشٹ بل آدی گھرت کا طاقت کے مطابق استعمال کرائیں۔

چورن - پیپل۔ سونٹھ اور دنتی ہونن۔ ہر ڑ دوحصے۔ اور بڑ نمک نصف حصہ لے کر ان کا چورن بنا کے گرم پانی کے ساتھ کھانا چاہئے۔

وڑنگ آدی کھشار - واوڑنگ۔ چیتا۔ ستو۔ گھی۔ سیندھا نمک اور بچ کو ٹھیکرے میں جلا کر پیس لیں۔ اور اس کھشار کو دودھ کے ساتھ نوش کریں۔ تو باؤ گولہ اور تلی کی شکایات رفع ہو جاتی ہیں۔

دیگر - بیرے کے پتوں کو باریک کھوٹ کر تیل ملا کے تلی پر لیپ کریں اور اوپر سے ایک موسل کے ذریعے دبائیں۔ نیز بعد ازاں دودھ پیئیں تو

پیٹ کی تمام بیماریوں (امراض) کے لئے سرس ویدک دوائی ۱۶۸۰

پلیہہ اُدر روگ (تلی کا مرض) دور ہو جاتا ہے۔

دیگر۔ روہیڑے کی شاخوں کو ٹکڑے ٹکڑے کرکے ہرڑ کے ساتھ گوموتر یا پانی میں بھگو دیں۔ اور سات روز کے بعد اُس پانی یا گوموتر کو چھان کر نوش کریں۔ تو تلی۔ یرقان۔ باؤگولہ۔ بواسیر۔ کرمی روگ۔ پر میہہ اور اُدر روگ کی شکایات رفع ہو جاتی ہیں

دیگر۔ روہیڑے کی چھال پچیس پل۔ اور بیر دو پرستھ کا کاڑھا بنا کر اور چھان کر اُس میں پیپل۔ پپلا مُول۔ چب۔ چیتا اور سونٹھ ہر ایک ایک پل۔ ہرڑ کلاں کا چھلکا پانچ پل۔ اور گھی ایک پرستھ ڈال کر حسب ترکیب مقررہ گھی پکا لیں۔ اور کام میں لائیں۔ تو نہایت بڑھی ہوئی تلی بھی دور ہو جاتی ہے۔

تیل۔ کیلا۔ تلوں کے نال۔ اور تال مکھانے کی کھشار ڈال کر پکایا ہوا تیل پینے سے وات اور کف سے پیدا ہونے والی تلی دور ہو جاتی ہے

دیگر۔ اگر اول الذکر تدبیر سے وات کفج تلی کا دفعیہ نہ ہو۔ نیز اُس میں سیمر کی گوند کے سے لیسدار پانی کی پیدائش ابھی نہ ہوئی ہو۔ تو باؤگولہ کے علاج کی مانند ہی اگنی کرم کرنا چاہیئے۔

رکتج پلیہہ اُدر کا علاج۔ جیونیہ گن (زندگی افزا ادویات سے) پکایا ہوا گھی پلانا۔ کھشیر ورکش کا استعمال کرانا۔ فصد کھلوانا۔ دودھ پلانا اور مسہل وغیرہ کے ذریعے اندرونی صفائی کرانا رکتج تلی کے لئے مفید تدابیر ہیں۔

یکرت اُدر کا علاج۔ یکرت اُدر روگ میں سارا علاج تلی کا سا

ہی کرنا چاہئے۔ اس میں دائیں ہاتھ کی تاڑی کو بیندھ کر خون نکالا جاتا ہے۔ صرف یہی خصوصیت ہے۔

بدھ اُدر کا علاج۔ بدھ اُدر روگ کے مریض کو پسینے دیکر گوموتر تیز ادویات تیل اور نمک ملاکے نروہن اور انوواسن وستی دیں۔ پہلے انوواسن پھر نروہن اور پھر انوواسن وستی دیکر مریض کو انوومن (ملیتن) غذا اور تیز جلاب دیں۔ نیز اُدا ادرت اور وات کو دور کرنے والی تدابیر کام میں لائیں۔

چھدر اُدر کا علاج۔ چھدر اُدر میں پسینے کے علاوہ اور سب علاج کنج اُدر کا سا کرنا چاہئے۔ لیکن جب آنتوں میں سوراخ ہو کر اُن میں سے پانی ٹپک ٹپک کے پیٹ کو بھر دے۔ تو اُس پانی کو نکال ڈالیں۔ جتنی مرتبہ پانی اکٹھا ہو۔ اتنی ہی مرتبہ نکالتے رہیں۔ اس طرح وید کو چاہئے۔ کہ کوشش سے مریض کو بچاتا ہے۔

دکودر کا علاج۔ دکودر یا جلودر یا استسقا یا پانا روگ سب مرادف الفاظ ہیں۔ اس میں پہلے گوموتر نیز دیگر مختلف کھشاروں والے پانی کے ساتھ دوش کو دور کرنے والی تیز ادویات کا استعمال کرانا چاہئے۔ نیز حرارت ہاضمہ بڑھانے والی اور کف کو دور کرنے والی اغذیات کھلائیں۔ بعد میں وات وغیرہ دوشوں کے مطابق علاج کریں۔

دیگر۔ بکری کی مینگنوں کے کھشار کو گوموتر میں گھول کر آگ پر پکالیں۔ جب گاڑھا ہو جائے۔ تو اُس میں مندرجہ ذیل اشیا کا چورن ملادیں۔ جیسے پیپل۔ پیپلا مول۔ سونٹھ۔ پانچوں نمک۔ دنتی۔ ترید۔ ترپھلا ستورن کھشیری۔ مینڈھا سنگی۔ سجی کھار۔ بچ۔ ساتلا۔ اور جوکھار۔

پھر اُس مرکب کی بیر کے برابر گولیاں بنالیں۔ ان گولیوں کو کانجی میں ملاکر پینے سے بے ہضمی، سوج اور بڑھا ہوا اُدر روگ دور ہو جاتا ہے۔

اپریشن۔ بدّھ اُدر اور چھدّر اُدر میں اگر مندرجہ صدر معالجات سے آرام نہ آئے۔ تو وید کو چاہئے۔ کہ مریض کے اقربا اور راجہ سے اجازت لیکر عمل جراحی سے کام لے۔

بدّھ اُدر اور چھدّر اُدر میں مریض کو چکنائی پلاکر اور پسینہ دیکر ناف کے نیچے روم راجی (بالوں کی قطار) سے چار اُنگل ہٹ کر بائیں طرف چار اُنگل بھر چیرا دینا چاہئے۔ اور سب انتڑیوں کو باہر نکال کر بال۔ میل۔ آلائش اور سنگریزوں وغیرہ کو جو کچھ بھی ہو صاف کر دینا چاہئے۔ پھر آنتوں کو گھی اور شہد سے چپڑ کر جوں کی توں اندر داخل کر کے شکم پر ٹانکے لگادیں۔ یہ بدّھ اُدر کے اپریشن کی ترکیب ہے۔

چھدّر اُدر میں بھی آنتوں میں سے شلیہ (اوپر چیز یں) نکال کر اور آنتوں کے چیکنے کے سوراخوں کو صاف کر کے سیاہ چیونٹوں سے اُن سوراخوں کو کٹوائیں۔ جب وہ چیونٹے انتڑیوں میں اپنے آنٹے گھسیڑ دیں۔ تو انکے جسموں کو کاٹ کاٹ کر الگ کر دیں۔ اور سر آنتوں میں ہی لگے رہنے دیں۔ بعد ازاں سب آنتوں میں گھی اور شہد چپڑ کر ٹھیک ٹھکانوں پر رکھ کے پیٹ پر ٹانکے لگادیں۔ اور پیٹ پر سیاہ مٹی اور ملٹھی کا لیپ کر کے باندھ دیں۔ پھر مریض کو بے ہوا مکان کے اندر گھی یا تیل کے ٹب میں بٹھا رکھیں اور صرف دودھ پینے کو دیں۔

دیگر۔ جلودر میں تلوں کے تیل، سرسوں کے تیل اور ارنڈ وغیرہ کے

وات ناشک تیل سے پیٹ کو چپڑ کر اور گرم پانی سے سویدت کرکے (پسینہ کرا
کر) چھاتی تک پیٹ کو کپڑے سے لپیٹ دیں۔ پھر بدھ اُدر یا چھدر اُدر میں
بیان کی ہوئی ترکیب سے ناف کے نیچے بائیں طرف روم راجی (بالوں کی
قطار) سے چار اُنگل کا فاصلہ چھوڑ کر ایک اُنگل بھر چیرا لگا کر ایک
نلی اُس سوراخ میں داخل کر دیں۔ اور اُس نلی کے ذریعے سے پیٹ کا
آدھا پانی نکال لیں۔ پھر نلی کو نکال کر نمک اور تیل سے زخم کو چپڑ کر اور
باندھ کر پیٹ پر کپڑا لپیٹ دیں۔ پھر تین تین یا چار چار دن کے وقفے سے
سولہ روز تک تھوڑا تھوڑا پانی نکالتے رہیں۔ ایک ہی بار میں تمام پانی
نکال لینے سے کئی عوارض کا اندیشہ رہتا ہے۔ پانی نکل چکنے کے بعد
ڈھیلے پیٹ پر کس کر پٹی باندھ دیں۔ اور مریض کو اناج کی غذا نہ دے کر
تھوڑی چکنائی اور نمک والی پیپا پلائیں۔

پانی نکل چکنے کے بعد مریض کو چھ مہینے تک صرف دودھ بعد ازاں
تین مہینے تک دودھ کے ساتھ پیپا۔ پھر تین مہینے تک دودھ۔ پھل (ل)
یا ماش رس کے ساتھ چکنائی اور نمک والے پرانے سونکھیا کے چاول
اور کودوں کھانے کو دیں۔ اس طرح ایک سال تک پرہیز رہنے سے
جلودر روگ دور ہو جاتا ہے۔

ترش اور نمکین وغیرہ ممنوعہ اہار وہار میں اُدر روگی کو نہایت احتیاط
سے رہنا چاہئے۔ یعنی انہیں مطلق ترک کر دیں۔

سب قسم کے اُدر روگوں کا علاج - چونکہ سب قسم کے اُدر
روگ عموماً تینوں دوشوں کے اجتماع سے پیدا ہوتے ہیں۔ اس لئے

سبب میں وات وغیرہ دوشوں کو دور کرنے والی تدابیر عمل میں لانی چاہئیں۔

غذا۔ دوشوں سے ناکھشی کے بھر جانے کے سبب حرارت ہاضمہ ماند پڑ جاتی ہے۔ اس لئے ہاضمہ افزا اور لطیف غذا کھانی چاہئے پنچ مول قدرے کھٹائی۔ نمک اور چرپری اشیا بھی غذا میں حسب ضرورت ملائی جا سکتی ہیں۔

یواگو۔ ساٹھی چاولوں میں گوموتر کی بھاونا دیکر دودھ کے ساتھ اُن چاولوں کا یواگو پکا کر جٹھر روگی کو خوب سیر کر کے کھلادیں۔ اور اوپر سے گنے کا رس پلادیں۔ ایسا کرنے سے کف۔ وات اور پت اپنے اپنے ٹھکانوں پر آجاتے ہیں۔

پرہیز۔ بہایت گرم۔ تُرش۔ نمکین۔ خشک۔ قابض۔ سرد اور ثقیل اشیا کا استعمال گڑ اور تیل کے پکوان کھانا۔ ساگ کھانا۔ پانی پینا۔ نہانا۔ محنت کرنا۔ پیدل سفر کرنا۔ دن کا سونا۔ اور سواری وغیرہ پر چڑھنا یہ ایسی باتیں ہیں۔ جن سے اُدر روگی کو پرہیز کرنا چاہئے۔

تکر۔ جٹھر روگ میں کم گاڑھا۔ میٹھے رس والا۔ تکر اچھا ہوتا ہے۔ وات اُدر روگ میں پیپل اور سیندھا نمک ڈال کر پت اُدر میں مرچ سیاہ اور کھانڈ ملاکر۔ کف اُدر میں اجوائن۔ سیندھا نمک۔ زیرہ۔ شہد۔ سونٹھ۔ مرچ سیاہ۔ اور پیپل ملاکر۔ سنپاتج اُدر میں جوکھار۔ سونٹھ۔ مرچ سیاہ۔ پیپل اور نمک ملاکر پلیہہ اُدر میں شہد۔ تیل۔ بچ سونٹھ۔ سونف۔ کُٹھ اور سیندھا نمک ملاکر بدھ اُدر میں ہاؤبیر۔ اجوائن سیندھا نمک۔

اور زیرہ وغیرہ ملا کر چھندر اُدر میں پیپل اور شہد ملا کر اور جلودر میں سونٹھ مرچ سیاہ اور پیپل کا چورن ملا کر تکر پینا چاہیے۔

وات کف کی تکلیف میں اگر بھاری پن۔ عدم اشتہائے طعام۔ اپھارہ۔ ضعف ہاضمہ اور اسہال کی شکایت ہو۔ تو تکر آب حیات کا سا حکم رکھتا ہے۔

اُدر روگوں میں، ترقیم کی ادویات کے بعد دودھ اور تکر کا انوپان کرنا چاہیئے۔ تکر تمام دھاتوؤں کو تازہ کر دیتا ہے۔ نیز طاقت بخش ہے اور دوشوں کے اجتماع کو دور کر دیتا ہے۔

دودھ۔ جس مریض کا جسم ادویات کے استعمال سے تر و تازہ ہو گیا ہو۔ اُسے اکیلا دودھ پلانا ہی آب حیات کا سا حکم رکھتا ہے۔

سولہواں ادھیائے

پانڈو روگ (جُبس) کا علاج

جُبس والے کو پہلے کھیانک گھرت پلانا چاہیئے۔ جدرازاں گی کے علاج میں بتایا ہوا پنچ گویہ گھرت۔ کوڑھ کے علاج میں بتایا ہوا مہاتیکت گھرت۔ یا آرگ ودھ آدی گن کی ادویات سے پکایا ہوا گھی دینا چاہیئے۔

دیگر گھرت۔ انار دیک گڑو۔ دھنیا نصف گڑو۔ چیتا اور سونٹھ ایک ایک پل۔ اور پیپل نصف پل لے کر سب کا نگدا بنالیں۔ اور بیس پل گھی اور ایک آڈھک پانی ڈال کر پکالیں۔ یہ گھی ہردروگ۔ پانڈوروگ باؤگولہ۔ بواسیر۔ تلی۔ وات کف۔ دمہ اور کھانسی کو دور کر دیتا ہے جرارت ہاضمہ کو مشتعل کرتا ہے۔ موڑھ وات کو خارج کر دیتا ہے۔ وضع حمل میں تنگی ہونے والی اور بانجھ عورت کے لئے بالخصوص مفید چیز ہے۔

قے کرانا۔ جس والے کو چکنائی پلا کر تیز ادویات سے قے کرانی چاہئے۔

قے کے بعد دوبارہ چکنائی پلا کر گوموتر اور دودھ سے یا صرف دودھ سے بار بار اُس کی اندرونی صفائی کریں۔

دیگر۔ پانڈوروگ والے کو دنتی کے ایک پل بھر قدرے گرم رس میں ایک انجلی کھمبھاری کے پھلوں کا آسُت **یا** ایک انجلی دراکش ملا کر نوش کرائیں **یا** گوموتر میں ہرڑ پیس کر پلائیں۔ **یا** گوموتر میں تھیلا پکا کر پلائیں تو پانڈوروگ دور ہو جاتا ہے۔

دیگر۔ سورن کھشیری۔ ترُبد۔ ترُبد سیاہ۔ دیودارہ اور سونٹھ کو گوموتر کے ساتھ پیس کر یا پکا کر پینا چاہئے۔

یا انہی مندرجہ بالا ادویات کے ساتھ پکایا ہوا دودھ پانڈوروگی کو پلائیں۔ اِس سے دوشوں کا اخراج ہو جاتا ہے۔

دیگر۔ لوہ چون کو سات روز تک گوموتر میں بھگو دیں۔ پھر اس کو دودھ کے ساتھ نوش کرائیں۔ اس کے ہضم ہو جانے پر دودھ

کے ساتھ یا میٹھا رس بٹے ماش کے ساتھ غذا کھلائیں۔

اولیھہ۔ قے اور مسہل دونو طرح سے مریض کی اندرونی صفائی کرا کے ہرڑ کا چورن شہد اور گھی ملا کر چٹانا چاہیئے۔

دیگر۔ حنظل۔ کوڑ۔ مُتھراں۔ گٹھے۔ دیودارو۔ اور اندر جو ہر ایک ایک کرش۔ مُوروا دو پچو۔ اور اتیس نصف کرش کا چورن بنا کر گرم پانی کے ساتھ نوش کر کے اوپر سے تھوڑا سا شہد چاٹ لیں۔ اس سے بُخس۔ بخار۔ جلن۔ کھانسی۔ دمہ۔ عدم اشتہائے طعام باؤ گولہ۔ اپھارہ۔ آم وات۔ اور رکت پت کی شکایات دور ہو جاتی ہیں۔

دیگر۔ اڑوسہ۔ گلو۔ ترپھلا۔ کوڑ۔ چرائتہ اور نیم کے کاڑھے میں شہد ملا کر پینے سے پانڈو روگ۔ رکت پت نیز یرقان کی شکایات دور ہو جاتی ہیں۔

ویوش آدی چورن۔ سونٹھ۔ سیاہ مرچ۔ پیپل۔ چیتا۔ واوڑنگ ترپھلا۔ اور موتھا سب ہموزن لیکر ان سب کے برابر لوہ بھسم لیکر چورن بنالیں۔ اور حسب مقدار مریض کو تکر۔ شہد۔ گھی یا نیم گرم پانی کے ساتھ نوش کرائیں۔ تو یرقان۔ بُخس۔ امراض دل۔ کوڑھ۔ بواسیر اور پرمیہہ کی شکایات دور ہو جاتی ہیں۔

گولیاں۔ پُرانا گڑ۔ سونٹھ۔ منڈور۔ اور تل ایک ایک حصہ۔ پیپل دو حصے لیکر پیس کر ان کی گولیاں بنالیں۔ اور کام میں لائیں۔ تو پانڈو روگ (بُخس) کی شکایت دور ہو جاتی ہے۔

منڈور وٹکا۔ سونا مکھی۔ دارہلدی کی چھال۔ چب۔ پپلا مول دیودارو۔ سونٹھ۔ سیاہ مرچ۔ پیپل۔ چیتا۔ وا وڈنگ۔ ترپھلا۔ اور موتھا سب ہموزن لیکر چورن بنائیں۔ پھر سُرمے کا سا باریک پسا ہُوا اِس چورن سے دُگنا منڈور لیں۔ اور اُسے ادویات بالا سے آٹھ گُنے گوموتر میں پکالیں۔ جب وہ گولیاں بننے کے قابل ہوجائے تو اُس میں اول الذکر چورن ڈال کر گولیاں باندھ لیں۔ ان گولیوں کو کھاکر تکّر کے ساتھ کھانا کھانا چاہیئے۔ تو یہ بجُس کے مریضوں کو آب حیات کا سا اثر دکھاتی ہیں۔ نیز ان کے استعمال سے کوڑھ۔ بے ہضمی۔ سوج۔ اُرو ستمبھ (رانوں کی جکڑن)، عدم اشتہائے طعام۔ بواسیر۔ یرقان۔ پرمیہہ اور تلی کی شکایات دور ہوجاتی ہیں۔

تاپیادی چُورن۔ سونا مکھی۔ شلاجیت۔ روپا مکھی۔ اور منڈور ہر ایک پانچ پانچ پل۔ چیتا۔ ترپھلا۔ سونٹھ۔ مرچ سیاہ۔ پیپل اور وا وڈنگ ہر ایک ایک ایک پل۔ اور کھانڈ آٹھ پل کا چورن بناکر شہد میں ملاکر نوش کرنا چاہیئے۔ تو بجُس۔ وِش روگ۔ کھانسی یکھشما (سل) وِشم جوَر۔ کوڑھ۔ اجیرن (بے ہضمی) پرمیہہ۔ سوج۔ دمہ۔ عدم اشتہائے طعام۔ بالخصوص مرگی۔ یرقان۔ اور بواسیر رفع دفع ہوجاتا ہے۔

کونج آدی وٹکا۔ کڑوا سک۔ ترپھلا۔ نیم۔ پٹول۔ موتھا۔ اور سونٹھ ہر ایک ایک پل لیکر چونسٹھ پل پانی ڈال کر آگ پر چڑھادیں۔ جب ایک چوتھائی پانی باقی رہ جائے۔ تو اُتار کر چھان لیں۔ اس کاڑھے

سے آٹھ پل شلاجیت کو دس دن - بیس دن یا تیس دن تک بھاونا دیں - پھر اُس میں ہموزن کھانڈ - تباشیر - پیپل - آملہ - کاکڑا سینگی - کیڑی کے پھل اور کیڑی کی جڑ ہر ایک ایک پل - دارچینی - الائچی - اور تیج پات حسب مناسب - اور شہد تین پل ملا کر دو دو تولے کی گولیاں بنالیں - ان گولیوں کو دا ڑم کے کاڑھے - دودھ - پرندوں کے ماس رس - پانی سُرا شراب اور آسو کے ساتھ کھانا کھانے سے پہلے یا پیچھے کھانا چاہئے تو بھُس - کوڑھ - بخار - تلی - تنگ سانس - بواسیر - بھگندر - امراضِ دل امراضِ پیشاب - ویرج کی بدبو - ہاضمہ کی خرابی - سوکھا - گرروگ - امراضِ شکم - کھانسی - پردَر - رکت پت - سوج - باؤ گولہ - امراضِ گلو - پرمیہہ - ذِردھی - اور سر چکرانے کی شکایات دور ہوجاتی ہیں - یہ گولیاں سب دوشوں کو دور کرتی ہیں اور صحت بخشتی ہیں -

دراکھشادی اولیہہ - داکھ ایک پرستھ - پیپل ایک پرستھ - کھانڈ نصف تُلا - ملٹھی - سونٹھ - اور تباشیر ہر ایک دو پل - انکو پیس کر اور آملے کے ایک درون رس میں ڈال کر لیٹی کی مانند پکالیں - اور ٹھنڈا کر کے ایک پرستھ شہد ملالیں - پھر اس میں سے ہر روز ایک تولہ بھر چاٹ لیا کریں - تو ہلیک - بھُس اور یرقان کا دفعیہ ہوجاتا ہے -

دیگر - بھُس اور یرقان کے دفعیہ کے لئے مکھوبنج مُول کا کاڑھا اور داکھ اور آملوں کا رس کھانے پینے میں مفید ہوتا ہے -

یہ پانڈوروگ (بھُس) کے عام معالجات بیان کئے گئے ہیں لائق وَید کو چاہئے - کہ دوش اور طاقت کا لحاظ کر کے ان ادویات کا استعمال

کرائے۔

دوشوں کے مطابق علاج - وات پانڈو روگ میں سنیہہ کی زیادتی والی دوائی دینی چاہیے۔

پت پانڈو روگ میں کڑوے رس والی ادویات استعمال کرائیں۔

کف پانڈو روگ میں چرپری۔ خشک اور گرم ادویات کھلائیں۔

اور سنپاتج پانڈو روگ میں سب دوشوں کا مخلوط علاج کرنا چاہیے۔

دیگر - جو مرض مٹی کے کھانے سے پیدا ہوتا ہے۔ اس میں تیز مسہل دیکر پہلے جسم میں سے مٹی کو نکالنا چاہیے۔ پھر پیٹ کی صفائی ہو جانے پر طاقت بخش ادویات کھلائیں۔

مرتکج پانڈو روگ کا علاج - سونٹھ۔ سیاہ مرچ۔ پیپل۔ بگری ہلدی۔ دار ہلدی۔ ترپھلا۔ سانٹھ ہر دو قسم۔ موتھا۔ لوہ چورن۔ پاٹھا۔ واوڑنگ۔ دیودارو۔ ورشچکالی اور بھارنگی۔ سب ہموزن۔ ان سب کے برابر گھی۔ دودھ گھی کے برابر۔ اور پانی دودھ سے چار گنا۔ سب کو ملاکر حسب ترکیب گھی پکالیں۔ اور ٹھنڈا ہو جانے پر کام میں لائیں۔ تو اس گھی کے استعمال سے مٹی کے کھانے سے پیدا ہونے والے تمام امراض دور ہو جاتے ہیں۔

کیسر آدی گھرت - کیسر۔ ملٹھی۔ پیپل۔ دودھ اور سبز دُوب سے پکایا ہوا گھی بھی اُن تمام امراض کو دور کر دیتا ہے۔ جو مٹی کے کھانے کی وجہ سے پیدا ہو جاتے ہیں۔

دیگر تدبیر - اگر مٹی کھانے کی خواہش ہو۔ تو واوڑنگ۔ چیتا۔

نیم کے پتے یا مورواکے کاڑھوں کی بھاونا دی ہوئی مٹی کھانے کو دی جائے

دوشوں کے مطابق علاج ۔ مٹی کی اقسام کے مطابق وات وغیرہ دوشوں میں تمیز کر کے دوا کا استعمال کرنا چاہئے ۔ یعنی کسیلی مٹی کے کھانے سے وائو ۔ کھاری مٹی کے کھانے سے پت اور میٹھی مٹی کے کھانے سے کف بگڑ جاتا ہے۔

اس لئے پہلے یہ سوچنا چاہئے ۔ کہ کس قسم کی مٹی سے خرابی پیدا ہوئی ہے ۔ پھر وات وغیرہ دوشوں میں تمیز کر کے مٹی کھانے سے پیدا ہونیوالے پانڈوروگ کے دفعیئے کی تدبیر کریں ۔

یرقان کے پت کو دور کرنے والی دوا ۔ یرقان میں وہ دوا دینی چاہئے ۔ جو پت کو دور کرے اور پانڈوروگ (بخس) کے مخالف نہ ہو ۔

گھرت ۔ ایک سو ہرڑوں کے کاڑھے میں پچاس ہرڑوں کے چھلکے کا نگدا ملا کر اُس سے ایک پرستھ گھی کو پکائیں ۔ اس گھی کے استعمال سے باؤگولہ ۔ یرقان اور بخس کی شکایات دور ہو جاتی ہیں

چورن ۔ دنتی کا چورن دو پل ۔ ٹھنڈے پانی کے ساتھ نوش کریں یا ٹربد کا چورن شہد ملا کر ترپھلا کے کاڑھے کے ساتھ کھائیں ۔

کاڑھا ۔ ترپھلا ۔ گلو ۔ دارہلدی اور نیم میں سے کسی ایک کے کاڑھے میں شہد ملا کر ہر روز علے الصبح نوش کریں ۔ تو یرقان دور ہو جاتا ہے ۔

سُرمہ ۔ ہلدی ۔ گیرو ۔ اور آملے کا سرمہ بنا کر آنکھوں میں لگانے سے

یرقان دور ہو جاتا ہے۔

یرقان سے جب مریض کو تلوں کی پیٹھی کا سا دست ہوتا ہے اُس کے پت کا راستہ کف کی وجہ سے رُکا ہوا ہوتا ہے۔ اس لئے اُسے کف کے دور کرنے والی دوا دینی چاہیئے۔

دیگر۔ خشک۔ سرد۔ ثقیل۔ اور شیریں اغذیات۔ ورزش۔ اور قوت طلب کاموں کے کرنے سے وایو بگڑ کر اور کف سے ملکر جب پت کو باہر نکال دیتی ہے تو مریض کی آنکھیں۔ پیشاب اور چمڑا ہلدی کے رنگ کا سا ہو جاتا ہے۔ پاخانہ سفید پڑ جاتا ہے۔ اور پیٹ میں گڑ گڑاہٹ کے ساتھ جکڑاہٹ ہوتی ہے۔ دل میں کمزوری آ جاتی ہے۔ حرارت ہاضمہ ضعیف ہو جاتی ہے۔ درد پسلی۔ ہچکی۔ دمہ۔ عدم اشتہائے طعام۔ اور بخار کی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔ ان عوارض سے بترتیب بگڑی ہوئی وایو شاکھاؤں (ٹانگوں اور بازوؤں) کے پت میں جا ملتی ہے۔ ایسی حالت میں مریض کو خشک۔ چرپرے اور کھٹے رس ملا کر مور تیتر اور مرغ کا ماس رس نیز سوکھی مولی اور کلتھی کا یوش کھانے میں دینا چاہیئے۔ نہایت ترش۔ تیز چرپری اور نمکین اشیا بھی اس کے لئے مفید ہوتی ہیں۔ تیز سونٹھ۔ سیاہ مرچ اور پیپل کے چورن کو گوڑ کے ساتھ نوش کریں۔ ایسا کرنے سے پت اپنے ٹھکانے پر آ جاتا ہے۔ پاخانے کی سفیدی دور ہو جاتی ہے۔ اور اُس میں پیلا پن آ جاتا ہے۔ اپھارے اور دیگر عوارض سمیت وایو کا جوش بھی فرو ہو جاتا ہے۔ اس طرح جب سب عوارض دور ہو جائیں۔ تو یرقان میں کہا ہوا علاج

کرنا چاہئے۔

گنبھ کاملا کا علاج۔ گنبھ کاملا کے مریض کو شلاجیت یا سونا مکھی یا روپا مکھی کا ایک ماہ تک استعمال کرانا چاہئے۔

ہلیمک کا علاج۔ ہلیمک کے مریض کو گلو کے رس اور دودھ میں پکائے ہوئے گھی سے چکنا کر کے تریلے کے رس کے ساتھ ترید کھلائیں جب اس سے مسہل ہو چکے۔ تو وات پت کو دور کرنے والی خوش ذائقہ مفید غذا۔ جیسے جنا یا جوار اکھش اولیہہ۔ مدھر گن کی ادویات سے پکایا ہوا گھی۔ زندگی وزا کشیر دستی۔ اور اندر اسن دستی دیں نیز حرارت معدہ کی تیزی کے لئے مارد ویک شراب اور ارشٹ پلائیں۔ یا کھانسی کے علاج میں بتلائے ہوئے ابھیا اولیہہ۔ دودھ کے ساتھ چیل بلیٹھی اور کھرنٹی کا استعمال دوش اور طاقت کے مطابق کرنا چاہئے۔

پانڈو روگ کی سوج کا علاج۔ جب پانڈو روگ (جس کی شکایت) میں سوج پڑ جائے۔ تو لائق وید کو چاہئے۔ تو سوج کے علاج میں بیان کئے ہوئے طریق علاج کو اختیار کرے۔

ستر ھواں اُدھیائے

سوج کا علاج

وات وغیرہ دوشوں سے پیدا شدہ سرو انگ (سارے جسم کی) سوج میں پکنے سے پہلے ہی فاقہ وغیرہ کے ذریعے وِشوش کرم کرکے ہلکی غذا کھلا کے سونٹھ۔ آتیس۔ دیودارو۔ واؤرنگ۔ اِندرجو اور مرچ سیاہ **یا** ہرڑ۔ سونٹھ۔ دیودارو اور سونٹھ کے چورن کو گرم پانی کے ساتھ پھانکیں۔ اگر مریض دوشوں کی کثرت سے گھرا ہوا ہو۔ تو پانڈو روگ کے علاج میں بتایا ہوا نوائس چورن کھلانا چاہیئے۔

مسہل کے لئے گوموتر کے ساتھ ہرڑ **یا** ترپھلا کے کاڑھے کے ساتھ گُگل۔ تُرِبد۔ لوہ چورن۔ سونٹھ۔ مرچ سیاہ اور پیپل **یا** گوگل **یا** شلاجیت استعمال میں لائیں۔

ضعف ہاضمہ میں تکر کا پینا۔ اگر سوج والے مریض کی حرارت ہاضمہ کمزور ہو گئی ہو۔ نیز پاخانہ کچا۔ بھاری۔ ڈھیلا یا قبض کے ساتھ خارج ہوتا ہو۔ تو سونچل نمک۔ سونٹھ۔ مرچ سیاہ پیپل اور شہد کو تکر کے ساتھ استعمال میں لائیں۔

یا گڑ اور ہرڑ کھا کر اوپر سے تکر پی لیں۔ **یا** گڑ اور سونٹھ پر تکر کا انوپان کریں۔

دیگر۔ ادرک اور گڑ ہموزن لے کر پہلے دن نصف پل کی مقدار میں نوش کریں۔ پھر ہر روز آدھا آدھا پل بڑھا کر پانچ پل تک مقدار خوراک بڑھاتے جائیں۔ اس کے بعد بہ ترتیب ہر روز آدھا آدھا پل گھٹا کر پھر آدھے پل کی خوراک پر آجائیں۔ اس طرح ایک مہینے تک اس نسخے کا استعمال کرتے رہیں۔ ادریوش۔ دودھ۔ اور ماش رس کی خوراک کھائیں تو باؤ گولہ۔ امراض شکم۔ بواسیر۔ سوج۔ پرمیہہ۔ دمہ۔ زکام۔ السک آدپاک (بے ہضمی)۔ یرقان۔ سوج۔ من کی خرابیاں (انتشار دل)، کھانسی اور کف کی شکایات رفع ہوجاتی ہیں۔

گھرت۔ ادرک کے کلک (نگدے) اور رسو رس (اسی کے رس) کے ساتھ پکایا ہوا گھی۔ سوج۔ ہچکی۔ امراض شکم۔ اور ضعف ہاضمہ کی شکایات کو رفع کر دیتا ہے۔

دودھ۔ آم سے خالی اور بندھے ہوئے پاخانے والے مریض کو سونٹھ۔ سیاہ مرچ۔ پیپل۔ ترید۔ دنتی۔ اور چیتے سے پکایا ہوا دودھ پینے کو دیں۔

یا گوموتر یا بھینس کا موتر پینے کو دیں۔

دودھ کے ساتھ غذا کھلائیں **یا** صرف دودھ ہی بطور خوراک کھانے کو دیں۔ **یا** سات روز **یا** ایک ماہ تک صرف اونٹنی کا دودھ دینا چاہئے۔

دیگر گھرت۔ اجوائن۔ جوکھار۔ اجمود۔ پنج کول۔ مرچ سیاہ۔ انار۔ پاٹھا۔ دھنیا۔ ال بیت۔ کچی ہلدی ہر ایک ایک کرش۔ گھی ایک سیر

اور پانی ایک ۲ رنگ کو ملا کر حسب ترکیب پکا کر کھائیں۔ تو سوج۔ پوا سیر۔ باؤ گولہ اور پر میہہ کی شکایات دور ہو جاتی ہیں۔

دیگر گھرت۔ چینے کے چورن سے بنے ہوئے دودھ کو جما کر دہی بنالیں۔ اور اس دہی کو بلو کر تکر بنالیں۔ اس تکر کے ساتھ پکایا ہوا گھی اول الذکر فوائد دیتا ہے۔

یا لائق وید کو چاہئے۔ کہ دوشوں کے مطابق دھانونتر۔ جاتکستک کلیانک اور ابجیا گھرت میں سے حسب ضرورت جس کو چاہے کام میں لائے۔

دیگر۔ دش مول کے سولہ سیر کاڑھے میں ایک سو ہڑیں پکالیں۔ اور اس میں ساڑھے بارہ سیر گڑ ملالیں۔ جب وہ گاڑھا ہو جائے۔ تو اس میں الائچی۔ دارچینی۔ تیج پات۔ سونٹھ۔ مرچ سیاہ۔ پیپل۔ اور جوکھار ڈال کر ملا دیں۔ اور ٹھنڈا ہو جانے پر اس میں نصف پرستھ شہد ملالیں۔ اس کے استعمال سے سوج۔ بخار۔ پر میہہ۔ باؤ گولہ۔ دُبلاپن۔ آم وات۔ امل رکت۔ رکت پت۔ ورنا۔ پیشاب کی خرابیاں۔ وات دوش۔ شکر دوش۔ دمہ۔ عدم اشتہائے طعام۔ تلی۔ دِش روگ۔ اور اُدر روگ (امراض شکم) کی شکایات دور ہو جاتی ہیں۔

غذا۔ دش مول کے کاڑھے میں پکائے ہوئے تھوڑے سے پرانے جو اور شالی چاول۔ قدرے نمک اور گھی ڈال کر سوج والے مریض کو کھانے کے لئے دینا مفید ہوتا ہے۔ نیز اسی غذا کے ساتھ جوکھار۔ سونٹھ۔ سیاہ مرچ اور پیپل ڈالا ہوا مونگ کا یوش یا پیپل ملا کلتھی کا یوش یا جنگلی جانوروں کا

مانس رس یا کچھوا۔ جو دھا اور بیہہ کا مانس رس کھانے کو دیں۔

ایسے مریض کو پینے کے لئے نصف پانی ملا کر بلویا ہوا میٹھا تکر یا حسب مناسب ادویات ملایا ہوا شراب دینا چاہئے۔

پیپیا۔ زیرہ۔ کچور۔ جیونتی۔ اجوائن۔ پوہکر مول۔ چیتا۔ بل گری کا گودا جو کھار اور بجورا ڈال کر پکائی ہوئی پیپا گھی اور تیل میں بھون کر کھانا نہایت ہی مفید ہوتا ہے۔ اس کے استعمال سے سوجن۔ اسہال۔ امراض بادگولہ۔ بواسیر۔ ضعف ہاضمہ اور پرمیہہ کی شکایات رفع ہو جاتی ہیں۔

علے ہذا القیاس۔ پاٹھا۔ بیبل۔ پیپلا مول۔ چب۔ چیتا اور سونٹھ ڈال کر پکائی ہوئی پیپا اول الذکر کی سی مفید ہوتی ہے۔

مالش کے لئے تیل۔ شلاجیت۔ کُٹھ۔ تنتھو نیپ رکھونیسا۔ الائچی۔ انار۔ پدماکھ۔ سرل کا شت۔ نکھی۔ بیسر تجا۔ دیودارو۔ برہنگو۔ جٹاماسی۔ بیپل۔ جنگلی دھنیا۔ روہش ترن۔ نیتر بالا۔ دارچینی۔ الائچی۔ تیج پات۔ ناگ کیسر۔ تابس پتر۔ موتھا۔ اور ہلدی کے ساتھ پکایا ہوا تیل مالش کے کام میں لائیں۔ تو سوجن دور ہو جاتی ہے۔

انہی ادویات کا سوجن پر لیپ کرنا چاہئے۔ اور انہی کا کاڑھا نہانے کے کام میں لائیں۔

نیتر نیم کے پتے۔ پنرنوا۔ کنبی۔ اور آک ڈال کر پکایا ہوا پانی نہانے کے کام میں لانا چاہئے۔

ایکانگ شوپھ کے لئے لیپ۔ پنرنوا۔ کنیر۔ کیسو۔ حنظل۔ زہیلا لودھ۔ نلکا۔ دیودارو۔ بابچی۔ کڑوی توری۔ آمیس۔ تال پرنی۔ جنستی۔

دیگر۔ اگر سروت (سوراخ) بند ہوں۔ حرارت یا ضمہ دہم پڑ گئی ہو کھانے کی اشتہا نہ ہو۔ اور پیٹ میں ستمنا (رطوبت) ہو۔ تو کھشار چورن آسَو۔ ارشٹ۔ موتر اور تکر پینے کے کام میں لائیں۔

لیپ۔ پیپل۔ پرانی کھل۔ سہانجنے کی چھال۔ بالُو اور اسی کو گوموتر میں پیس کر اور قدرے گرم کر کے لیپ کریں۔ اور اسی کو ملنے کے کام میں لائیں۔

غسل۔ کُٹھ۔ ترکاری اور چیتا یا گلتھی اور سونٹھ ڈال کر پکائے ہوئے پانی اور گوموتر سے غسل کریں۔ نیز شنکھ پُشپی اور اگر کا لیپ کریں۔

ایکانگ شوتھ کے لئے لیپ۔ نیلنی۔ مینڈھا سینگی۔ سرل کا۔ آج گندھ۔ اسگندھ اور ترید کا لیپ کرنے سے ایکانگ سوج جاتی رہتی ہے۔

دوشوں کے مطابق صفائی۔ سوج میں دوش کے مطابق تریدھ کے مقام کی صفائی کرنی اور فصد کھولنی چاہئے۔ اگر دوش مخلوط ہوں۔ تو جس دوش کا غلبہ دکھائی دے۔ پہلے اُس کے مطابق علاج کریں۔

تر دوشج سوج کا علاج۔ زیرہ سیاہ۔ پاٹھا۔ موتھا۔ پیپل۔ پیلاموُل۔ چب۔ چیتا۔ سونٹھ۔ کیٹری۔ او ہلدی کا چورن نیم گرم پانی کے ساتھ کھانے سے تر دوشج سوج جو بہت پرانی بھی اور بڑھی ہوئی بھی ہو۔ جاتی رہتی ہے۔ یہ سوج چراتہ اور سونٹھ کا چورن کھانے سے بھی

دور ہو جاتی ہے۔

دیگر۔ گلو۔ ہرڑ۔ سونٹھ۔ دیودار و اور گوگل کو گئو موتر کے ساتھ پینے سے سوجن۔ امراض شکم۔ کوڑھ۔ پانڈو روگ (جلندھر)۔ گرمی روگ۔ پرمیہہ اور دھوکت اور اور دھودات کی شکایات رفع ہو جاتی ہیں۔ وات وغیرہ دوشوں سے ہونے والی نج شوتھوں کا علاج اوپر بیان کیا گیا ہے۔ اب آگنتج کا علاج بتایا جاتا ہے۔

کھشتج سوج کا علاج۔ کھشتج (زخم کی وجہ سے پیدا ہونے والی) سوجن میں خون نکالنا چاہئے۔ ٹھنڈے لیپ۔ ٹھنڈے پری شیک اور مسہل وغیرہ اندرونی صفائی کرنے والی تدابیر عمل میں لانی چاہئیں۔

وشج (زہر سے پیدا ہونے والی) سوجن میں دافع زہر تدابیر کام میں لائیں۔

پرہیز۔ دیہاتی اور رطوبت پسند جانوروں کے گوشت۔ کمزور جانوروں کے گوشت۔ سوکھے ساگ۔ تل۔ گڑ کے پکوان۔ مٹھی۔ دہی۔ نمک۔ پانی سے خالی شراب۔ کھٹائی۔ بھنے ہوئے اناج۔ سوکھے گوشت مفید اور مضر اغذیات ایک ساتھ کھانا۔ ثقیل۔ ناموافق اور جلن پیدا کرنے والی اغذیات کا کھانا۔ رات کے وقت سونا اور جماع کرنا سوجن والے مریض کے لئے سخت منع ہیں۔

ہو جاتی ہیں۔

داروِیادی کشائے - دارہلدی۔پٹول۔گنگی۔مسور۔ترپھلا۔نیم کی چھال۔ملٹھی۔اور ترائیتی کا کاڑھا گھی ملا کر پینے سے وِسرپ روگ کا دفیہ ہو جاتا ہے۔

فصد - ہاتھ یا پاؤں کا خون خراب ہو جانے کی صورت میں پہلے فصد کھولنا چاہئیے۔کیونکہ خون کی خرابی سے ہی چمڑے۔گوشت اور اعصاب میں خرابیاں واقع ہو جاتی ہیں۔

گھرت - پہلے کہا گیا ہے۔کہ وسرپ روگی کو سینہہ (چکنائی) کا استعمال کرانا منع ہے۔لیکن ضرورت پڑنے پر اُس کے خلاف سینہہ کا استعمال کیا بھی جا سکتا ہے۔اس لئے وِسرپ روگ میں اگر آم کا تعلق نہ ہو۔کف زائل ہو گیا ہو۔اور وات پت کی زیادتی ہو۔تو تکتک گھرت۔مہاتکتک گھرت یا ترائیتی گھرت استعمال کرائیں۔

لیپ - جب فصد سے اندرونی صفائی ہو چکے۔تو چمڑے۔گوشت۔اور مفاصل پر لیپ وغیرہ بیرونی تدابیر عمل میں لانے سے وِسرپ دور ہو جاتا ہے۔

واتج وِسرپ کا علاج - سونف۔موتھا۔باراہی کند۔بانس کی کونپلیں۔تیل سیجہ۔دھنیا۔دیودارو۔سہانجنا اور ٹینٹو کا لیپ کرنے سے واتج وِسرپ دور ہو جاتا ہے۔

پتج وِسرپ کا علاج - نیگرودھ آدی گن کی ادویات نیز پدم اور اتپل وغیرہ ٹھنڈی ادویات کا لیپ پتج وسرپ کے لئے مفید ہوتا ہے

دیگر لیپ۔ بڑ کی داڑھی ۔ نئے کیلے کا درمیانی گودا۔ اور کنول تال کو پیس کر سو مرتبہ دُھلے ہوئے گھی میں ملا کر لیپ کرنے سے وسرپ روگ دور ہو جاتا ہے۔

یا کنول کا ٹھنڈا کیچڑ۔ پانی میں پسے ہوئے موتی ۔ سنکھ ۔ مونگا ۔ سیپی یا گیرو کو گھی میں ملا کر لگانا بھی وسرپ کے لئے مفید ہوتا ہے۔

کفج وسرپ کے لئے لیپ۔ ترپھلا ۔ پدماک ۔ خس ۔ مجیٹھ ۔ کنیر ۔ نرسل کی جڑ اور اننت مُول کا لیپ کرنے سے کفج وسرپ دور ہو جاتا ہے۔

دیگر لیپ۔ گل دھاوہ ۔ ساتلا ۔ خیر ۔ دیو دارو ۔ کرنٹک ۔ ناگر موتھا اور املتاس کا لیپ **یا** درونی آدی گن کی ادویات کا لیپ **یا** املتاس کے پتے ۔ بسوڑے کی چھال ۔ حنظل ۔ شاک درکھش ۔ ملوا در سرس کے پھولوں کا لیپ کرنا بھی وسرپ کے لئے مفید ہوتا ہے۔

سینک وغیرہ۔ اوپر جن جن ادویات کا لیپ کرنا بیان کیا گیا ہے۔ اُنہی ادویات کے ذریعے پکائے ہوئے پانی سے پری شیک کریں۔

اُنہی ادویات سے پکائے ہوئے گھی کی وسرپ پر مالش کریں۔

تیرو اتج وسرپ کے علاج میں بیان کی ہوئی ادویات میں گھی ملا کر لیپ کریں۔ یہ سب مفید تدابیر ہیں۔

نیز تیج اور کفج وسرپ میں جو جو لیپ بیان کئے گئے ہیں۔ وہ سب بھی گھی ملا کر لگانے چاہئیں۔

سام و دیُوش کے لئے لیپ۔ وسرپ روگ میں اگر آم والا وایُو

کف یا پت کے مقام میں چلا جائے۔ تو قدرے گرم اور قدرے خشک لیپوں میں گھی ملا کر کام میں لائیں۔

اسی طرح اگر رکت پت پت کے مقام میں چلا گیا ہو۔ تو درد والے مقام پر ایک نہایت باریک کپڑا بچھا کر بار بار نہایت ٹھنڈا اور پتلا لیپ کریں۔ لیکن یہ لیپ ہر دفعہ نیا ہونا چاہیے۔ کیونکہ پہلا کیا ہوا لیپ تاثیر میں گھٹ جاتا ہے۔

دو دو ملے ہوئے دوشوں والے یا تینوں دوشوں والے وسرپ میں اُن دو یا تینوں دوشوں کا ملا جُلا علاج کرنا چاہیے۔

اگنی وِسرپ کا علاج۔ اگنی وِسرپ میں سو مرتبہ دُھلا ہوئے گھی۔ یا صرف گھرت منڈ یا ملٹھی کے ٹھنڈے کاڑھے۔ کنول کے پانی۔ دودھ یا گنے کی رس سے پری شیک کریں۔ اور مہا تکتک گھرت پینے۔ لیپ کرنے اور پری شیک کرنے کے کام میں لائیں۔

گرنتھی وِسرپ کا علاج۔ گرنتھی وِسرپ میں پہلے رکت پت کو دور کرنے والی تدابیر کام میں لا کر بعد میں وات کف ناشک علاج۔ پسینہ اور اُپ ناہ (پلٹس) استعمال کریں۔

گرنتھی وِسرپ کے لئے پری شیک۔ درد والے گرنتھی وسرپ میں دش مول کے کاڑھے سے تیل یا گوموتر پکا کر یا صرف دش مول کے کاڑھے کا پری شیک کریں۔

دیگر لیپ۔ کرشن گندھا یا کنجی کی چھال یا سوکھی مولی یا بہیڑے کو پانی میں پیس کر نیم گرم کر کے لیپ کریں۔

دنتی آدی لیپ۔ دنتی اور چیتے کی جڑ کی چھال۔ تھوہر کا دودھ آک کا دودھ۔ گڑ۔ بھلاوے کی گٹھلی۔ اور ہیرا کسیس کا لیپ پتھر کو بھی توڑ دیتا ہے۔ پھر اُس گرنتھی کا کیا مقدور ہے۔ جو کف سے پیدا ہو کر باہر کو نکلی ہوئی ہے۔ اس دوا سے بہت پرانی گرنتھی بھی دور ہو جاتی ہے۔

گرنتھی کے پھوٹنے کا علاج۔ مولی کے یوش۔ کلتھی کے یوش۔ جوکھار اور انار کے رس ملے گیہوں اور جو کے اناج۔ سیدھو۔ شہد کھانڈ۔ بجورے کے رس ملے وارونی منڈ۔ شہد ملے تر پھلے۔ اور شہد ملے بیپل کے استعمال سے۔ دھوم پان سے۔ شرو دیریچن سے۔ باؤ گولہ کو پھوڑنے والے اول الذکر نسخوں سے۔ گرم لوہے سے۔ گرم سونے سے۔ گرم نمک اور گرم پتھر وغیرہ سے بہت پرانی گرنتھی بھی پھوٹ جاتی ہے۔

اوپر لکھے ہوئے انواع و اقسام کے مجرب نسخوں کے استعمال سے بھی اگر نہایت بڑھی ہوئی اور پتھر کی مانند سخت گرنتھی دور ہو۔ تو کھشار کے استعمال سے یا نہایت گرم کئے ہوئے شر یا سونے سے اُسے داغ دینا چاہئے۔ اور پکانے والی ادویات سے پکا کر چیرا دیکر اُسے نکال دینا چاہئے

گرنتھی میں فصد کھولنا۔ گرنتھی و سرپ والے مریض کا خون اگر خرابی کی طرف مائل ہو۔ تو اُسے بار بار نکلتے رہنا چاہئے۔ اور خون کے نکال دینے کے بعد وات کف کو دور کرنے والی ادویات کا استعمال کرنا چاہئے۔

جلن اور سختگی سے وسرپ کے پر کھن (مرطوب) ہو جانے پر اندرونی یا بیرونی زخم کا سا علاج کرنا چاہئے۔

• دات کے غلبے والے وِسرپ کے زخم میں دار ہلدی۔ دارنگ اور کیلے سے پکایا ہوا تیل لگانا مفید ہوتا ہے۔

پت کے غلبے والے اور کف کے غلبے والے زخموں میں دُودروا کے رس کے ساتھ پکایا ہوا گھرت استعمال کرنا چاہئے۔

وِسرپ روگ کے تمام معالجات ایک طرف رکھے جائیں۔ اور فصد کھولنا دوسری طرف۔ تو یہ دونو مساوی ہوتے ہیں۔ یعنی جو نتیجہ تمام معالجات سے حاصل ہو سکتا ہے۔ وہ اکیلے فصد سے ہی ہاتھ آجاتا ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ وِسرپ روگ رکت پت کے ملاپ سے خالی نہیں ہوتا۔ یہ رکت پت سے پیدا ہوتا ہے۔ اور خون ہی اس کا مسکن ہے اس لئے اس روگ میں بار بار فصد کھولنا ضروری ہے۔

بہت دوشوں والے وِسرپ میں وہ گھی نہیں دینا چاہئے۔ جو ویرچن کرنے والا نہ ہو۔ کیونکہ اُس گھی سے جمع شدہ دوش چڑھے۔ خون اور ماس کو پکا دیتا ہے۔ وِسرپ روگ میں پت ہی کا سا علاج کرنا بہتر ہوتا ہے اور پت کے علاج میں مسہل سب سے اچھا ہوتا ہے۔ اس لئے وِسرپ میں دست آور گھی کا علاج کرنا چاہئے۔

انیسواں ادھیائے

کوڑھ کا علاج

سینہہ پان۔ کوڑھ میں چمڑا۔ خون اور ماس وغیرہ خراب ہو جاتے ہیں۔ اس لئے اس مرض میں جسم ضرور ہی داغ ہو جاتا ہے۔ پس کوڑھی کا علاج شروع کرنے سے پہلے اُسے سینہہ پلانا چاہئے۔

وات کے غلبے والے کوڑھ کا علاج۔ وات کے غلبے والے کوڑھ میں دس مول۔ گلو۔ ارنڈ۔ مہاکرنج اور میٹھا سینگی سے پکایا ہوا تیل یا گھی کام میں لانا چاہئے۔

پت کوڑھ کا علاج۔ پٹول۔ نیم۔ کوٹ۔ دارہلدی۔ پاٹھا۔ دُرالبھہ۔ پرپٹی۔ اور ترائمان (بنفشہ) ہر ایک ایک پل لیکر دو آڈھک پانی میں ڈال کر کاڑھا بنالیں۔ اور آٹھواں حصہ پانی رہ جانے پر اُتار کر چھان لیں۔ پھر اس میں ترایتی۔ موتھا۔ چرائتہ۔ اِندرجو۔ پیپل اور چندن ایک ایک کرش پیس کر ملالیں اور بارہ پل گھی ڈال کر پکالیں۔ اس گھی کے استعمال سے پت کوڑھ۔ وسرپ۔ پڑکا۔ جلن۔ پیاس۔ سر چکر آنے۔ خارش۔ پھنس۔ گنڈمالا۔ خراب ناڑی برن۔ اپچی۔ وسپھوٹک۔ وردھی۔ باؤگولہ۔ سوجن۔ جنون۔ مدروگ۔ ہردے روگ۔ دھند۔ چھائیوں۔ سنگرہنی۔ برص۔ یرقان۔ بھگندر۔ مرگی۔ امراض شکم۔

پرَدَر۔ گردوش ۔ (بواسیر) رکت پت ۔ اور پت سے پیدا ہونے والے دیگر کشٹ سادھیہ (مشکل العلاج) امراض دور ہو جاتے ہیں۔

مہاتِکتک گھرت ۔ ساتلا ۔ پت پاپڑا ۔ املتاس ۔ کٹکی ۔ بچ ۔ ترپھلا ۔ پدماک ۔ پاٹھا ۔ ہلدی ۔ دارہلدی ۔ ساریوا ۔ ساریوا سرخ ۔ چیپل خورد چیپل کلاں ۔ نیم کی چھال ۔ صندل سرخ ۔ ملٹھی ۔ حنظل ۔ اندرجو ۔ گلو ۔ چرائتہ خس ۔ اڑوسہ ۔ مُوروا ۔ شتاور ۔ پٹول ۔ موتھا ۔ تراشمان (بنفشہ)۔ اور دُرالبھا کو ہم وزن لیکر آٹھ گنا پانی اور دُگنے آملے کے رس کے ساتھ حسب ترکیب گھی کو پکالیں ۔ اسے مہاتکتک گھرت کہتے ہیں ۔ اور یہ اول الذکر گھی کی نسبت نہایت مفید چیز ہے۔

کف کی زیادتی والے کوڑھ کا علاج ۔ کف کے غلبے والے کوڑھ میں نیم کی چھال ۔ ساتلا ۔ چیتا ۔ کُٹھ ۔ مرچ سیاہ ۔ بچ ۔ سال ۔ چیال اور املتاس کے نکوسے کے ساتھ پکایا ہوا گھی استعمال کرانا چاہئے ۔

سب قسم کے کوڑھ کا علاج ۔ بھلاووں کا تیل ۔ توری کا تیل سرسوں کا تیل یا واؤرنگ ۔ ہرڑ اور بھلاووں کے ساتھ پکایا ہوا تیل سب قسم کے کوڑھوں کے لئے مفید ہوتے ہیں ۔

دیگر ۔ املتاس کی جڑ سے سو مرتبہ پکایا ہوا گھی اور خیر کا پانی پینے سے کوڑھ دور ہو جاتا ہے ۔

مالش ۔ دوشوں کے مطابق اول الذکر گھرت کے ذریعے سے کوڑھ پر مالش کرنا بھی مفید ہوتا ہے ۔

شودھن (اندرونی صفائی) جب سنیہہ پی کر مریض سنگدھ ہو چکے

تو اُسے اُن ادویات سے ویچن دیں۔ جن کا بیان وسرپ کے علاج میں کیا جا چکا ہے۔

فصد کھولنا۔ مریض جذام کی طاقت کے مطابق مریض کی پیشانی ہاتھ یا پاؤں کا فصد کھولنا چاہئے۔ اگر مرض قلیل ہو۔ تو پچھنوں سینگیوں وغیرہ سے تھوڑا تھوڑا خون نکالیں۔

آپیائن۔ فصد کھولنے اور مسہل دینے کے درمیان میں مریض کو گھٹ ناشک سنیہہ پلاتے رہنا چاہئے۔ ایسا کرنے سے وایو جسم کو ہلاک نہیں کر سکتا۔

بجرک گھرت۔ اڑوسہ۔ گلو۔ نیم کی چھال۔ ترپھلا۔ پٹول۔ کٹیری اور کنبجا کے کاڑھے اور کلک سے پکایا ہوا گھی وسرپ۔ بخار۔ یرقان اور کوڑھ کو دور کر دیتا ہے۔ نیز تراوت بخشتا ہے۔ اسے بجرک گھرت کہتے ہیں۔

مہا بجرک گھرت۔ ترپھلا۔ ترکٹا۔ بڑی کٹیری۔ چھوٹی کٹیری۔ کڑو ترید۔ دنتی۔ املتاس۔ بچ۔ اتیس۔ چیتا اور پا نھا سب ہموزن ایک ایک تولہ اور تھوہر کا دودھ چار تولہ۔ ان سب کو پیس کر اور چوگنے پانی میں ملا کر ایک سیر گھی پکائیں۔

اس گھی کے استعمال سے سخت ترین پیٹ والا مریض بھی تندرست ہو جاتا اور اُسے جلاب آ جاتا ہے۔ نیز کوڑھ۔ برص۔ تلی۔ وِدرھی۔ بتھری۔ بادگولہ اور دیگر مشکل العلاج امراض رفع ہو جاتی ہیں۔ اسے مہا بجرک گھرت کہتے ہیں۔

وریچنک گھرت۔ ایک آڈھک دنتی کو ایک درون پانی میں پکائیں۔ جب چوتھائی باقی رہ جائے۔ تو اُتار کر چھان لیں۔ پھر اُس میں چار تولہ کڑوی توری ڈال کر اور ایک پرستھ گھی ملا کر پکائیں۔ اس گھی کے استعمال سے قے اور اسہال کے ذریعے اندرونی صفائی ہو جاتی ہے۔

دیگر۔ ایک تُلا دنتی کو ایک درون پانی میں پکائیں۔ اور آٹھواں حصہ باقی رہ جانے پر اُتار کر چھان لیں۔ پھر اس کاڑھے میں دنتی کی جڑھ کا کلک ملا کر اور ایک پرستھ گھی ڈال کر حسب ترکیب گھی پکائیں۔ یہ گھی ایک دن کے وقفے سے استعمال کرانا چاہئے۔ جب گھی ہضم ہو جائے تو کانجی کے ساتھ کودوں دھانیہ نامی اناج کھائیں۔
اس کے اس طرح کے استعمال سے کوڑھ۔ پلاس اور ابجی جاتے رہتے ہیں۔ نیز قوتِ تناسل۔ گرہنی کی طاقت اور قوت حافظہ بڑھ جاتی ہے۔

دیگر۔ برہمچریہ برت اختیار کر کے جو شخص کالے نمک اور تیل کے شہد و بول کے رس کے ساتھ استعمال میں لاتا ہے **یا** ہموزن گھی کے ساتھ **یا** خیر اور اس کے کاڑھے کے ساتھ استعمال کرتا ہے۔ اُس کا کوڑھ دور ہو جاتا ہے۔

غذا۔ شالی چاولوں۔ جَووں۔ گیہوں۔ کودوں۔ پرینگو۔ مونگوں۔ مسور۔ ارہر۔ کڑوے ساگوں۔ اور جنگلی جانوروں کے گوشتوں کو ترپھلا۔ پٹول خیر۔ نیم کی چھال اور بھلاویں سے پکا کر کھلائیں۔
شراب میں مناسب ادویات ملا کر پلائیں۔

پانی ڈالے بغیر میٹھے ہوئے تنکر میں جسے گھول سکتے ہیں۔ یا کچی ملا کر استعمال کرائیں۔ تو کوڑھ کا مرض دور ہو جاتا ہے۔

پرہیز۔ کھٹائی۔ نمک۔ مرچ۔ دہی۔ دودھ۔ گڑ۔ رطوبت پسند جانوروں کا مانس۔ تل اور اُڑد۔ ان سب اشیا سے کوڑھ کے مریض کو بیکلی پرہیز رکھنا چاہئے۔

دیگر دوا پٹول کی جڑھ۔ ترپھلا۔ اور حنظل۔ ہر ایک سولہ دھانک ترائمان (بنفشہ) اور کٹوروہنی ہر ایک چھ دھانک۔ اور سونٹھ چار دھانک ان سب کو کوٹ کر پانی میں پکالیں۔ اور اُس کاڑھے کو دوشوں کی صفائی کی غرض سے پی لیں۔ جب یہ دوا ہضم ہو جائے۔ تو جنگلی جانوروں اور پرندوں کا مانس رس پُرانی شالی چاولوں کے بھات میں ملا کر کھانا چاہئے۔ اس دوا کا چھ دن تک استعمال کرنے سے کوڑھ۔ کلاس۔ سنگرہنی۔ مستقل اسہال بواسیر۔ ہلیمک۔ دردِ دل۔ دردِ مثانہ۔ اور وشم جوز دور ہو جاتے ہیں۔

جتیندریوں کے کوڑھ کا علاج - واوڑنگ۔ آملہ اور ہیرڑ ہر ایک ایک پل۔ تربد تین پل۔ اور گڑ بارہ پل لیکر انکی گولیاں بنالیں اور حسب ضرورت بقدر مناسب استعمال کریں۔ تو ایک مہینے میں کوڑھ برص۔ دمہ۔ کھانسی۔ امراض شکم۔ بواسیر۔ پرمیہ۔ تلی بڑھ جانا۔ گرمی روگ۔ اور باؤگولہ کی شکایات رفع ہو جاتی ہیں۔ مریض کو چاہئے۔ کہ بالپرہیز غذا کھایا کرے۔

یہ مجرب علاج منی بھدر نامی کسی یکھش نے ایک ایسے بھکشو کو بتایا تھا۔ جو مرنے کے قریب تھا۔

دیگر - چرائتہ - نیم کی چھال - ترپھلا - پدماکھ - اتیس - پیپل - مُوروا - پٹول - ہلدی - دار ہلدی - پاٹھا - کوڑ - حنظل - اندرجو اور بچ - سب ہموزن ایک ایک حصہ اور دنتی ترویی اور برہمی بہ ترتیب پہلی سے دوہری دگنی لیکر سب کا چورن بنا کر گھی اور شہد ملا کر چاٹیں - تو کوڑھ - پرمیہ - اور سنسناہٹ کی شکایات رفع ہوجاتی ہیں -

ترپھلا آدی لیہہ - ترپھلا - واوڑنگ - اور پیپل کے چورن میں تیل - گھی اور شہد ملا کر کھانے سے کوڑھ دور ہوجاتا ہے -

امراضِ جلد کے لئے کاڑھا - کاک اودُمبر - واوڑنگ - نیم کی چھال - موتھا - سونٹھ - سیاہ مرچ اور پیپل کے ٹکڑے کو گڑا کے کاڑھے کے ساتھ کھانے سے جلد کی تمام بیماریاں دور ہوجاتی ہیں -

دیگر - گڑا سک - چیتا - نیم کی چھال - املتاس - خیر کی لکڑی - اسن اور ساتلا کے کاڑھے کو پکا کر گھی اور شہد کے ساتھ کھانے سے کوڑھ دور ہوجاتا ہے -

دیگر - دار ہلدی - کھدر کی لکڑی - اور نیم کی چھال کا کاڑھا کوڑھ کو دور کر دیتا ہے -

دیگر - ہلدی - ترپھلا - نیم - پٹول کی جڑھ - کوڑ - بچ - اور مجیٹھ کا کاڑھا پینے سے کف بیج کوڑھ جاتا رہتا ہے جیسے دھرم کی پیروی کرنے سے پاپ دور ہوجاتے ہیں -

انہی ادویات کے کاڑھے سے پکایا ہوا گھی وات بیج کوڑھ کو دور کر دیتا ہے - اسی طرح خیر کی لکڑی - نیم کی چھال - گلو - دیودارو اور ہلدی کا کاڑھا

بھی کوڑھ کو دور کر دیتا ہے۔

دیگر۔ پاکھا۔ دار ہلدی۔ چیتا۔ اتیس اور گوڑ کے ساتھ یا اندر جو کے ساتھ گوموتر یا گرم پانی ایک مہینے تک پینے سے کوڑھ۔ بواسیر۔ پرمیہ سوج۔ بخس سے ہضمی اور کرمی روگ دور ہو جاتے ہیں۔

دیگر۔ لاکھ۔ دنتی۔ گنے کی جڑھ۔ ترپھلا۔ چیتا۔ پاکھا۔ واوڑنگ۔ پرتیک پشپی۔ ترکٹا۔ ہلدی۔ ساتلا۔ اڑوسہ۔ مجیٹھ۔ نیم کی چھال۔ دیودار اور دش مول کا چورن ایک مہینے تک گوموتر کے ساتھ نوش کرنے سے کوڑھ جاتا رہتا ہے۔

کرچھر (مشکل العلاج) کوڑھ کا علاج ۔ہلدی۔ پیپل۔ سونٹھ واوڑنگ۔ نور۔ چیتا اور سونا مکھی با ترتیب پہلی سے دوسری ایک ایک ... بڑھا کر لیں اور چورن بنا کے گوموتر کے ساتھ نوش کریں۔ تو خوفناک کوڑھ بھی دور ہو جاتا ہے۔

رسائن ۔سونٹھ۔ سیاہ مرچ۔ پیپل۔ ترپھلا۔ تل۔ بھلاوے۔ گھی، شہد اور کھانڈ سب ادویات بوزن لیکر گولیاں بنالیں۔ یہ گولیاں رسائن ہیں۔ اور کوڑھ کو دور کر دیتی ہیں۔

چندر شکلا گٹکا ۔باکچی۔ چیتا۔ ہلدی۔ واوڑنگ۔ نور۔ بھلاوے کی گٹھلی اور ترپھلا سب ادویات بوزن لے کر گڑ کے ساتھ ان کی گولیاں بنالیں۔ ہر روز انکا استعمال کرنے سے سب قسم کوڑھ دور ہو جاتے ہیں۔

دیگر۔ واوڑنگ۔ بھلاوہ۔ باکچی۔ چیتا۔ وائی کند۔ ہرڑ۔ کلہاری

سیاہ تل اور پیپل کے چورن کو گڑ میں ملا کر گولیاں بنا کر استعمال میں لائیں۔ تو کوڑھ کی بیماری دور ہو جاتی ہے۔

ششانک بیکھا اولیہہ ۔ باکچی۔ واوڑنگ کی جڑھ پیپلا مول چیتے کی جڑھ۔ لوہے کا میل اور آملہ ان سب ادویات میں تیل ملا کر چاٹیں تو کوڑھ کی بیماری دور ہو جاتی ہے۔

پتھیادی گٹکا ۔ ہرڑ۔ تل اور بھلاودں کے چورن کی گڑ کے ساتھ گولیاں بنائیں **یا** بھلاوہ۔ واوڑنگ اور باکچی کے چورن کی گڑ کے ساتھ گولیاں بنا کر استعمال میں لائیں۔ تو کوڑھ کی بیماری دور ہو جاتی ہے۔

وڑنگ آدی اولیہہ ۔ واوڑنگ۔ شلاجیت۔ شہد۔ گھی۔ اور خیر کی لکڑی کا اولیہہ (لعوق) بنا کر اگر با پرہیز اور مقدار کے مطابق غذا کھانے والا شخص استعمال میں لائے۔ تو اُس کی امراض کبٹھ۔ شوتر۔ (برص) اور داد کا دفعیہ ہو جاتا ہے۔

رستا آدی اولیہہ ۔ کھانڈ۔ تیل۔ داوڑنگ۔ آملہ اور چیل کا اولیہہ (لعوق) بنا کر چاٹنے سے ہر قسم کے مشکل العلاج گلشٹ روگ (جذام) دور ہو جاتے ہیں۔

چورن ۔ موتھا۔ سونٹھ۔ مرچ سیاہ۔ پیپل۔ ہرڑ۔ ہیڑے۔ آملے۔ مجیٹھ۔ دارہلدی۔ دش مول۔ ساتلا۔ نیم کی چھال۔ حنظل۔ چیتا۔ اور مُورو اسب ہموزن ایک ایک حصہ۔ اور سنّو نو حصے لے کر چورن بنا کر شہد ملا کے ہر روز کھانے سے کوڑھ۔ سوج۔ بخش۔ برص۔ سنگرہنی۔ بواسیر۔ ویدھی۔ بھگندر۔ پڑکا۔ خارش۔ پتّی۔ اور اپچی کی شکایات

دفع ہو جاتی ہیں۔

رسائن پریوگ۔ رسائن پریوگ کی ترکیب کے مطابق تبنری گٹھلی۔ بھلادہ۔ باکچی۔ چیتے کی جڑھ یا شلاجیت میں سے کسی ایک کا استعمال کرنے سے کوڑھ دور ہو جاتا ہے۔

لیپ۔ مندرجہ بالا تدابیر سے جب اندرونی دوش مغلوب ہو جائیں تو چہرے میں قیام رکھنے والے دوشوں کے دفعیہ کے لئے لیپ وغیرہ کا استعمال کرنا چاہئے۔ لیپوں وغیرہ کا استعمال بعد میں اس لئے کیا جاتا ہے۔ کہ اگر پہلے ہی تیز لیپوں کا استعمال کر دیا جائے۔ تو اُن سے ہلا ہوا کوڑھ دوشوں والے جسم میں گھس کر بڑھ جاتا ہے۔ اس لئے پہلے اندرونی صفائی کر لینی چاہئے۔ اور بعد میں لیپ وغیرہ کا استعمال کرنا چاہئے۔

سویدن۔ کوڑھ کی جن اقسام کے حلقے مکمل اور سخت ہوتے ہیں۔ اُن میں پوٹلی سوید کی ترکیب سے پسینہ دینا مفید ہوتا ہے۔ سویدن سے کوڑھ کے چکتے اونچے ہو جانے پر ہتھیاروں سے کھرچ کر اوپر لیپ کرنا چاہئے۔

کھشار۔ کوڑھ کی جن اقسام سے چمڑے کا ستیاناس ہو جاتا ہے۔ اُن میں اوزار کچھ کام نہیں دے سکتے۔ اس لئے اُن میں کھشار لگانا۔ فصد کھولنا اور دوش نکالنا اچھا ہوتا ہے۔

لیپ۔ پتھر کی طرح سخت۔ چھونے میں کھردرے۔ بے حس۔ موٹے اور پرانے کوڑھ منتر پڑھکے دِش کا لیپ کر کے پھر دیگر ادویات کا لیپ کرنا چاہئے۔

دیگر۔ جو کوڑھ سشبہ (جکڑاہٹ والا) بالکل بے حس ۔ بے پسینہ اور کھجلی والا ہو۔ اُسے سوکھے گوبر اور اوزار سے رگڑ کر پھر اُس پر لیپ کرنا چاہیئے۔

مُستنا آدی کواتھ۔ موتھا۔ ترپھلا۔ راسنا۔ کرنجوا۔ املتاس۔ اندرجو ساتلا۔ کٹھ سپرنگو۔ دارہلدی۔ اور سرسوں ڈال کر پانی کو پکالیں۔ اور اس کاڑھے سے مریضِ جذام کو نہلایا کریں۔ یہ کاڑھا پینے سے قے لاتا ہے۔ دست لاتا ہے۔ اور نہلانے سے خوبصورتی کو بڑھاتا ہے۔ بال پیدا کرتا ہے۔ چمڑے کی خرابیوں۔ کوڑھ۔ سوج اور بھِس کو دور کر دیتا ہے۔

دیگر۔ کنیر کی جڑھ۔ نیم کی جڑھ۔ گڑاکی جڑھ۔ املتاس کی جڑھ۔ اور چیتے کی جڑھ کو گوموتر میں پکالیں۔ جب یہ اتنا گاڑھا ہو جائے۔ کہ کڑچھی سے لگنے لگے۔ تو اس کا لیپ کر دیں۔ یہ لیپ کوڑھ کو دور کر دیتا ہے۔

دیگر۔ سرس کی چھال۔ کپاس کے پھول۔ املتاس کے پتے۔ اور اکو کا لیپ چار قسم کے کوڑھوں کو دور کر دیتا ہے

برص کا علاج۔ سونٹھ۔ سیاہ مرچ۔ پیپل۔ سفید سرسوں۔ ہلدی گرہ دھوم[1]۔ جوکھار۔ پانشو نمک۔ چیتا اور کٹھ سب ہموزن ایک ایک حصہ وش نصف حصہ۔ لیکر ان کو باریک پیس کر بیر کے برابر گولیاں بنالیں۔ ان گولیوں کا لیپ کرنے سے برص کی بیماری رفع ہوجاتی ہے۔

---

[1] پنجابی میں اسے دھوانکھ کہتے ہیں۔ یعنی دیوار وں یا چھت پر دھواں لگ لگ کر جو باریک سی گرد جم جاتی ہے۔

اُبٹنا۔ نیم کی چھال۔ ہلدی ہر دو قسم۔ تُلسی۔ پٹول۔ کُٹھ۔ اسگندھ
دیو دارو۔ سہانجنا۔ سفید سرسوں۔ ٹُنبرو۔ دھنیا اور چنڈ اسب ہموزن
لے کر تکڑ بیں رگڑ لیں۔ اور جسم پر پہلے تیل لگا کر ان پسی ہوئی ادویات
کا اُبٹنا ملیں۔ تو خارش۔ پڑ کا پتی۔ کوڑھ۔ اور سوج کی شکایات رفع
ہو جاتی ہیں۔ یہ اُبٹنا مل کر مریض کو گرم پانی سے نہلا دینا چاہئے۔

چورن دافع داد۔ موتھا۔ گلو۔ پھٹکری۔ کیڑی۔ کسیس۔ کیلہ۔
کُٹھ۔ لودھ۔ گندھک۔ الائچی۔ داوڑنگ۔ منسل۔ ہڑتال اور کنیر کی
چھال سب۔ ہموزن لیکر چورن بنالیں۔ اور داد کے مقام پر پہلے تیل چپڑ
کر اس چورن کو چھڑک دیں۔ تو کھجلی والے داد۔ کیشم۔ پاما اور وچرچکا
کی شکایات دور ہو جاتی ہیں۔

وچرچکا کا علاج۔ سنوہی کی شاخ میں سرسوں کا تکہ بھر
کے لگائے۔ گدھے یا گھوڑے کے گوبر کے اوپلوں کی آگ میں جلالیں۔
تو اُس کے لیپ سے وچرچکا کی شکایت اس طرح دور ہو جاتی ہے۔
جیسے محبت کے جوش سے حیا دور ہو جاتا ہے۔

دیگر۔ منسل۔ ہڑتال۔ مرچ۔ تیل اور آک کے دودھ کا لیپ کرنے
سے کوڑھ جاتا رہتا ہے۔

دیگر۔ اسی طرح کرنجوا۔ چاکڑ کے بیج۔ اور کُٹھ کو گوموتر میں پیس کر
لیپ کرنے سے کوڑھ دور ہو جاتا ہے۔

دیگر۔ گوگل۔ مرچ سیاہ۔ واوڑنگ۔ سرسوں۔ کسیس۔ رال۔ پھونیا
سرل کا شت۔ ہڑتال۔ گندھک۔ منسل۔ کُٹھ۔ کیلہ۔ اور ہر دو ہلدی کو

پیس کر پان کے بیجوں کے تیل میں ملا کر لیپ کرنے سے رگڑ کھائے ہوئے کوڑھ کو آرام آجاتا ہے۔ مگر لیپ کرکے اس مقام کو دھوپ میں سینک لینا چاہئے۔

سدھم کوڑھ کے لئے لیپ۔ مرچ سیاہ۔ برگ تمباکو۔ کٹھ۔ منسل۔ اور ہیراکسیس کو پیس کر تیل میں ملا کر سات دن تک تانبے کے برتن میں رکھا رہنے دیں۔ پھر اسے سدھم کشٹ پر لگا کر دھوپ میں سکھالیں۔ اس طرح سات روز تک لیپ لگانے سے سدھم کوڑھ دور ہو جاتا ہے۔

دوائی لگانے سے پہلے جسم کو نہائے بغیر انگوچھے سے پونچھ لینا چاہئے۔

دیگر۔ اونگا کے کھار کو سات مرتبہ پانی میں چھان لیں۔ پھر اس کھشار جل میں مال کنگنی کے تیل کو پکا کر لگائیں۔ تو سدھم کوڑھ دور ہو جاتا ہے۔

دیگر۔ کاک جنگھا کی جڑھ۔ کڑوی توری کے پتے۔ اور مولی کے بیجوں کو پیس کر تکر میں ملا کر شکل وا کے دن لیپ کرنے سے سدھم کوڑھ دور ہو جاتا ہے۔

دیگر۔ چیونتی۔ مجیٹھ۔ دارہلدی۔ کیلا۔ آک کا دودھ۔ اور نیلا تھوتھا کو تیل اور گھی میں پکا کر رال اور موم ملا دیں۔ تو اس دوائی کے لیپ سے

سلے پان کے بیج جس لفظ کا ترجمہ ہے وہ چاتر کہ ہے۔ بعض ٹیکا کاروں نے اس لفظ کے معنے گرما کا گرم تیل یعنی کچا تیل بھی کیا ہے۔

بوائی۔ چرم گشٹھ۔ ایک شٹھ۔ کیٹھ اور السک روگ دور ہو جاتے ہیں۔

بجرک تیل ۔ ساتلا کی جڑ۔ برس کی چھال۔ کنیر۔ آک۔ مالتی۔ چیتا۔ اپراجیتا۔ نیم۔ کرنجوے کے بیج۔ سرسوں۔ پماڑ کے بیج۔ ترپھلا۔ واوڑنگ۔ ترکٹا۔ ہر دو ہلدی۔ گوموتر اور تلوں کا تیل ملا کر حسب ترکیب تیل کو پکالیں اس تیل کے لگانے سے چمڑے کی خرابیاں۔ خراب شدہ ناڑی برن۔ اور کف واتج روگ دور ہو جاتے ہیں۔ یہ تیل چونکہ بجر کی مانند مندرجہ صدر امراض کو دور کر دیتا ہے۔ اس لئے اسے بجرک تیل کہتے ہیں۔

مہا بجرک تیل ۔ ارنڈ کی جڑ۔ سونٹ۔ موتھا۔ نیپ[1]۔ کدمب۔ بھارنگی۔ کمیلہ۔ واوڑنگ۔ پرینگو۔ حنظل۔ سنبھالو۔ بھلاوہ۔ دیودارو۔ سونٹھ کشمیری۔ سرل کا شٹ۔ گوگل۔ منسل۔ نمک۔ ہرتال اور سونٹھ یہ سب ہموزن لیکر اور سنوہی اور آک کا دودھ برابر برابر ملا کر تلوں کے تیل کو پکالیں۔ یہ تیل فوائد کے لحاظ سے بالکل بجر کے سے فوائد رکھتا ہے اور برص۔ بواسیر۔ اور گنڈمالا کی امراض کو دور کر دیتا ہے۔

دیگر تیل ۔ کٹھ۔ کنیر۔ بھنگرا۔ آک۔ گوموتر۔ سنوہی کا دودھ۔ سیندھا نمک اور میٹھے تیلئے کا پرتی واپ دیکر (چھڑک) دھو کر تیل پکالیں اس تیل کے لگانے سے کوڑھ دور ہو جاتا ہے۔

دیگر ۔ موم۔ سیندور۔ گوگل۔ نیلا تھوتھا اور سونٹ کے ساتھ سرسوں کا تیل پکالیں۔ اس تیل کے لگانے سے کچھو اور وچرچکا کی شکایات بہت جلد دور ہو جاتی ہیں۔

---

[1] کدمب کی ایک قسم۔

لاکھشادی لیپ۔ لاکھ۔ سونٹھ۔ سیاہ مرچ۔ پیپل۔ پنوا ڈکے بیج سرل کاشٹ۔ گڑا۔ سفید سرسوں اور ہلدی کو یا مُولی کے بیجوں کو گرمیں پیسکر لگانے سے داد دور ہو جاتا ہے۔

چھ دیگر لیپ (۱) چیتے کی جڑھ اور سہانجنے کی چھال (۲) گلو۔ اونگا اور دیودارو (۳) خیرا اور دھو کی چھال (۴) مالو کا نسوتھ اور درونتی (۵) لاکھ۔ رسونت اور الائچی اور (۶) ساتھ۔

ان چھیوں نسخوں کو دہی کے مٹھے میں ملاکر لگانے سے کف واج چمڑے کی بیماریاں دور ہو جاتی ہیں۔

پت کفج کوڑھ کے لئے لیپ نیتر بالا۔ گڑا۔ لوہ چوُرن۔ کیسر تیج پات۔ کیوٹی موتھا چندن اور کنول نال کو بالترتیب پہلی سے دوسری ایک حصہ زیادہ لیکر لیپ کرنے سے پت کفج کوڑھ دور ہو جاتا ہے۔

گھرت۔ جلن والے کوڑھ کی شکایت میں تکتک گھرت اور سو مرتبہ دُھلا ہوا گھی ملنا چاہئے۔

اگر کوڑھ میں سے رطوبت بہتی ہو۔ تو چندن۔ ملٹھی۔ پنڈریک اور اُت پل سے پکایا ہوا تیل لگانا چاہئے۔

شر یرواہ۔ وسپھوٹک اور چرم دل کشٹھ میں سرد پردیہ[1] اور پریشیک[2] فصد۔ مسہل اور تکتک گھرت مفید ہوتے ہیں۔

دیگر۔ خیر۔ اڑوسہ۔ نیم۔ گڑا۔ ترپھلا۔ واوڑنگ۔ پٹول اور ملٹھی کو گوموتر میں پیس کر اندرونی اور بیرونی طور پر استعمال کیا جائے۔ تو کرمی

---

[1] نہانے کی اشیاء۔ [2] دھونے کی اشیاء

روگ اور کوڑھ کا دفعیہ ہو جاتا ہے۔

دیگر۔ وات کے غلبے والے کوڑھ میں پہلے گھی پلانا چاہئے۔
کف کے غلبے والے کوڑھ میں پہلے قے کرائیں۔
اور پت کے غلبے والے کوڑھ میں پہلے مسہل دینا مفید ہوتا ہے۔
کوڑھ کے خراب خون کو نکالنے کے بعد اور آشیوں کے شدھ ہو جانے پر جو لیپ لگائے جاتے ہیں۔ وہ فوراً مفید اثر دکھاتے ہیں۔
وات وغیرہ دوشوں کے نکل جانے اور خون کے خارج ہو جانے پر نیز بیرونی اور اندرونی دشمن کا رنگ تدابیر کے عمل میں لانے کے بعد اور مناسب وقت میں سینہ کے استعمال سے سادھیہ کشٹ (جذام جو قابل علاج ہو) دور ہو جاتا ہے۔ بہت دوشوں والے جذامی کی بار بار اندرونی صفائی کرنی چاہئے۔ لیکن احتیاط رہے۔ کہ زیادہ صفائی سے مریض کی صفائی ہی نہ ہو جائے۔ کیونکہ دوشوں کے کثرت اخراج سے وایو مریض کو ہلاک بھی کر دیا کرتا ہے۔
جذامی کو ہر پندرہ روز کے بعد قے آور ادویات دینی چاہئیں۔ ہر مہینے مسہل دیں۔ ہر تین دن کے وقفے سے شرودیچن دیں اور ہر ششماہی کے بعد اس کا فصد کھلوائیں۔
جس جذامی کو ٹھیک طور سے وَمن یا وریچن نہ ہوا ہو۔ اس کا کوڑھ بلا شبہ لاعلاج ہو جاتا ہے۔ اس لئے ٹھیک طور سے اسے قے اور جلاب دیکر دوشوں کو بالکل نکال دینا چاہئے۔ •

ے دافع مرض۔

کوڑھ میں باقاعدگی سے زندگی بسر کرنا۔ اندریوں کا روک رکھنا۔ کسی کو دکھ نہ دینا۔ تارکانہ خیالات رکھنا۔ برہمن۔ دیوتا۔ اور بزرگوں کی پوجا کرنا۔ تمام جانداروں سے اُلفت رکھنا۔ شو۔ گنیش۔ تاروں اور سورج کا دھیان کرنا یہ سب ایسی تدابیر ہیں۔ جن سے دوشوں اور پاپوں کی وجہ سے پیدا ہونے والے جذام دور ہو جاتے ہیں۔

بیسواں ادھیائے

برص اور کرمی روگ کا علاج

مرض برص کی خطرناکی۔ برص کی بیماری کوڑھ سے بھی زیادہ مشکل ہوتی ہے۔ اور جلدی ہی خطرناک بن جاتی ہے۔ اس لئے جس طرح جلتے ہوئے گھر کی حفاظت کا فوراً فکر کیا جاتا ہے۔ ویسے ہی برص کی بیماری کا علاج بھی بزودی کرنا چاہئے۔

برص میں اندرونی صفائی۔ برص میں پہلے جسم کی اندرونی صفائی کے لئے کوشش کرنی چاہئے۔ اور باکچی کے کاڑھے میں گوبر کا دودھ ڈال کر پلانا اچھا ہوتا ہے۔ اس کاڑھے کو پی کر اور جسم پر تیل لگا کر مریض حسب طاقت دھوپ میں بیٹھا رہے۔ اور اس مسہل کی وجہ سے پیاس لگنے پر تین روز تک پیا پیتا رہے۔

اگر مبروص مقام کے اوپر پھوڑے پیدا ہو جائیں۔ تو اُنکو کانٹوں سے چھید دینا چاہئے۔ اور اُن پھوڑوں میں سے مواد کے نکل جانے پر تین روز تک علے الصبح چندن۔ اسن۔ مال کنگنی اور سونف کے کاڑھے میں شہد ملا کر یا پلاس کے کھشار میں پھانت ملا کر پیا کریں۔

دیگر۔ کاکاڈمبر۔ اور بہیڑے کے درخت کی چھال کا کاڑھا بنا کر اور اُس میں باکچی کا تکڑا ملا کر نوش کریں۔ اس کے بعد دھوپ میں بیٹھ جائیں۔ جب مبروص مقام پر پھوڑے نکل آئیں۔ تو بے نمک ملائے تکر کے ساتھ غذا کھانی چاہئے۔

دیگر۔ گوموتر۔ چیتا۔ سونٹھ۔ سیاہ مرچ۔ اور پیپل کا چورن شہد ملا کر پندرہ روز تک گھی والی چکنی ہانڈی میں ڈال رکھیں۔ پندرہ روز کے بعد برص کے مریض کو پلائیں۔ نیز کوڑھ کے علاج میں بتائی ہوئی دیگر تدابیر بھی عمل میں لائیں۔

دیگر۔ لوہے کی کڑاہی میں بھنگرے کو تیل سے بھون کر کھائیں۔ بجور کے رس کے ساتھ پکایا ہوا دودھ پئیں۔ تو برص کی شکایت رفع ہو جاتی ہے

لیپ۔ پوتی کرنج۔ آک۔ املتاس۔ مکھو ہرا اور چنبیلی کے پتوں کو گوموتر میں پیس کر لگانے سے شوتر کشٹھ (برص) دور ہو جاتا ہے۔

دیگر۔ بھیڑئیے یا ہاتھی کے چمڑے کی راکھ بنا کر تیل میں ملا کر لیپ کرنے سے برص کی بیماری جاتی رہتی ہے۔ اور یہ بہت اچھا علاج ہے۔

دیگر۔ پوتی[1] نامی کیڑے کو املتاس کے کھشار میں ملا کر لیپ کرنے سے برص کی بیماری دور ہو جاتی ہے۔

[1] یہ کیڑا موسم برسات میں پیدا ہوتا ہے۔

برص میں بھلاووں کا استعمال۔ پھوڑے کے پیدا کرنے والے بھلاووں کو کوٹ کر رات بھر گو موتر میں بھگوئے رکھیں۔ اور دن کے وقت انہیں سایہ میں سکھا لیں۔ اس طرح بھگونے اور سکھلانے کا عمل تین بار کریں۔ پھر انہیں عشوہر کے دودھ کے ساتھ نہایت باریک پیس کر برص مقام پر لیپ لگاتے رہیں۔ تو برص کی شکایت بہت جلد دفع ہو جاتی ہے۔

دیگر لیپ۔ کالے سانپ کے کوئلے بہیڑے کے تیل میں ملا کر لیپ کرنے سے **یا** مور کے پتے کا لیپ کرنے سے **یا** تریپھلا کو جلا کر بہیڑے کے تیل میں ملا کر لیپ کرنے سے بھی برص کی بیماری دور ہو جاتی ہے۔

سورن کارک لیپ۔ باکچی کے بیج چار پل۔ اور ہرتال ایک پل کو گو موتر میں پیس کر مبروص مقام پر لیپ کرنے سے جسم کا رنگ ایک سا ہو جاتا ہے۔

دیگر۔ ہاتھی کی لید کو اچھی طرح جلا کر اس کھشار کو ایک درون بھر لیکر بمقدار مناسب ہاتھی کے پیشاب میں گھول کر کھشار کی ترکیب کے مطابق اکیس مرتبہ چھان لیں۔ اور اس چھنے ہوئے کھشار جل میں کھشار کا دسواں حصہ باکچی کا چورن ملا کر پکا لیں۔ جب اس کھشار میں چکنائی آ جائے۔ تو اتار کر رکھ لیں۔ اور مبروص مقام کو کھرچ کر یا کپڑے سے رگڑ کر اس کھشار کا بار بار لیپ کریں۔ تو برص کی بیماری دور ہو جاتی ہے۔ اس کھشار کے استعمال سے کوڑھ سفتے۔ تل کا نک اور زخم کا زائد

گوشت جلدی دور ہوجاتا ہے۔

بھلاتک آدی لیپ - بھلاوہ چیتے کی جڑھ۔ تھوہر کی جڑھ۔ آک کی جڑھ۔ چرمٹی۔ سونٹھ۔ مرچ سیاہ۔ پیپل۔ سنکھ کا چورن نیلا تھوتھا گندھک۔ سیندھا نمک۔ سانبھر نمک۔ بڑ نمک۔ سونچر نمک۔ اود بھد نمک جوکھار۔ سجی کھار۔ اور کلھاری میں آک اور تھوہر کے دودھ ڈال کر لوہے کے برتن میں ڈال کر پکالیں۔ جب گاڑھا ہوجائے۔ تو اُتار کر رکھ لیں۔ اور لیپ کے کام میں لائیں۔

اس لیپ کو سلائی سے لگانا چاہئے۔ تو کوڑھ۔ کلاس۔ تِل کا نک۔ بواسیر۔ اور چرم کیل کی شکایات رفع ہوجاتی ہیں۔

پاپوں کا اثر دور ہوجانے پر بعض مریضوں کا برص مرض تھے۔ اپھال فصد۔ ودو کھش اور سکتو لجاشن وغیرہ تدابیر سے ہی دور ہوجایا کرتا ہے۔

کرمی روگ کا علاج

اگر پیٹ میں کیڑے پڑ گئے ہوں۔ تو مریض کو سنیہہ (چکنائی) پلا کر اور پسینہ دیکر نیز گڑ۔ دودھ۔ اور مچھلی وغیرہ کی غذا کھلا کے پیٹ کے کیڑوں اور کف کو اُنکے مقاموں سے ہلا کر راستے کے وقت مریض کو کھانے کے لئے کچھ بھی نہ دیں۔ دوسرے دن مُرسا آدی گن کی ادویات کو نصف پانی اور نصف گو موتر ملا کر کاڑھا بنالیں۔ اس کاڑھے میں پیپل اور واؤ بڑنگ کا نگدا تیز تیل اور سجی کھار ملا کر حقنہ کریں۔ پھر اسی دن نرو ہن وستی کے بعد دست آور تربوی کا نگدا اور تے آور ورا ڑا پیپل کے

کاڑھے میں ملا کر دیں۔اس طرح جب مریض کی اندرونی صفائی ہو چکے تو پیپل۔ پپلامول۔ چب۔ چیتا۔ اور سونٹھ ملا کر پییا اور روپسی وغیرہ کھانے کو دیں۔ بعد ازاں چرپری۔ کڑوی۔ اور کسیلی ادویات کے کاڑھے سے پدی شیک کریں۔ اس طرح کرنے سے جب حرارت ہاضمہ مشتعل ہو جائے تو واوڑنگ کے تیل سے انوواسن وستی دیں۔

موردھاگت کرمی (سر کے کیڑوں) کا علاج۔ اگر کیڑے سر میں پیدا ہو گئے ہوں۔ تو شرورُوگ کے علاج میں جو تدابیر بیان کی گئی ہیں۔ وہی کام میں لائیں۔ بعد ازاں نہایت چرپرے اور نہایت کڑوے رسوں والی اشیا تھوڑا گھی ملا کر کھلائیں۔

پییا۔ واوڑنگ۔ پیپل۔ مرچ سیاہ۔ پپلامول۔ اور سہانجنا ڈال کر تکڑ کے ساتھ پییا تیار کر کے اس میں ہینگ کی ڈلی ملا کے مریض کو پلا دیں۔

شریش آدی رس۔ سرس۔ کنگھی[1]۔ نیم۔ کیوا۔ ڈھاک کے بیج۔ صندل سُرخ۔ اور کنجا میں سے کسی ایک کے رس میں شہد ڈال کر یا سُرسا آدی گن کی ادویات کے رس میں شہد ملا کر نوش کریں۔

اولیہہ۔ گھوڑے کی لید کو واوڑنگ کے کاڑھے یا ترپھلا کے رس میں بہت مرتبہ بھاونا دیکر شہد ملا کر چاٹنے سے کرمی روگ جاتا رہتا ہے۔

نسوار۔ سر میں پیدا ہونے والے کیڑوں کے دفعیہ کے لئے امراض سر کے علاج میں جو چورن بیان کئے گئے ہیں۔ انہیں نلی کے ذریعے

[1] گروارنی۔

نتھنوں میں پھونکنا چاہیے۔

دیگر۔ چھپے کنی کے پتوں کو باریک پیس کر شالی چاولوں کے آٹے میں ملا کر پنجی بنالیں۔ اور اس پنجی کی پوری بنا کر کھائیں۔ اوپر سے کانجی پی لیں۔ یا پتلے تکر میں پیپل۔ پپلا مول۔ چب۔ چیتا۔ سونٹھ اور نمک ملا کر نوش کریں۔

دیگر۔ کدمب۔ بھنگرا۔ اور سنبھالو کے پتے پہلے کی طرح شالی چاولوں کے آٹے میں ملا کر پوری بنا کر کھائیں۔ یا واوڑنگ کا چورن شالی چاولوں کے آٹے میں ملا کر پوری بنا کر نوش کریں۔

تیل۔ بھلاووں کے تیل میں نصف حصہ واوڑنگ کے بیجوں کا چورن ملا کر ایک دن دھوپ میں رکھیں۔ پھر اس تیل کو پینے یا حقنہ کرنے کے کام میں لائیں۔

علیٰ ہذا القیاس دیودارو اور سرل کاشٹ کے تیل میں بھی واوڑنگ کے بیجوں کا چورن ملا کر نوش کریں۔ یا حقنے کے کام میں لائیں۔

پریشج (پاخانہ سے پیدا ہونے والے) کیڑوں کا علاج۔

پاخانے میں پیدا ہونے والے کیڑوں میں حقنہ اور بالخصوص مسہل دینا چاہیے۔

کفج کرمی روگ کا علاج۔ کف سے پیدا ہونے والے کرمی روگ میں نسوار سے اور شمن کریا کرنی چاہیے۔

رکتج کرمی کا علاج۔ خون سے پیدا ہونے والے کرمی روگ

میں وہ علاج کرنا چاہئے جو کوڑھ کے بیان میں لکھا گیا ہے۔
بال کھانے والے کیڑوں کا علاج ویسا ہی کرنا چاہئے جیسا کہ یڈ دشٹ کے بیان میں لکھا گیا ہے۔
پرہیز۔ جو مریض کرمی روگ سے چھٹکارا پانے کا خواہشمند ہے اُسے چاہئے کہ دودھ۔ گوشت۔ گھی۔ گڑ۔ دہی۔ پتوں کے ساگ اور کھٹے میٹھے رسوں کے کھانے سے قطعی پرہیز رکھے۔

اکیسواں ادھیائے

وات ویادھیوں (امراض ریح) کا علاج

وات ویادھیوں میں چکنائی کا استعمال۔ اُپشٹمبھ سے خالی وایو کا علاج سینہہ (چکنائی) کے استعمال سے کرنا چاہئے۔ یعنی گھی تیل۔ چربی اور مغز کھلا کر سنگیھ کریں۔ بعد ازاں اُسے دودھ پلا کر پھر سینہہ پلائیں۔ اس کام کے لئے مرغن شدہ گ آدی یوش۔ دیہاتی۔ آبی اور رطوبت پسند جانوروں اور پرندوں کے مانس رس پائیش۔ کھچڑی۔ کھٹائی اور نمک ملی انو واسن وستی۔ ترپن اور مرغن اغذیات کا بار بار استعمال کر کے نیز مریض کو اچھی طرح سے مالش کر کے سینہہ ڈال کر شنکر سویدہ کی تدبیر کے مطابق اُسے بار بار پسینے دیں۔

پسینہ دینے کے فوائد۔ ٹیڑھے۔ جکڑے ہوئے اور درد والے عضو کو چکنائی سے چپڑ کر معرق ادویات سے نرم کرلیں۔ پھر حسب دلخواہ اُسے جھکایا یا سیدھا کیا جا سکتا ہے۔

جب کہ سوکھی ہوئی بے جان لکڑی بھی سویدن سے حسب دلخواہ سیدھی یا ٹیڑھی کی جا سکتی ہے۔ تو جانداروں کے لئے ایسا کرنے میں کیا دقت ہو سکتی ہے۔ پسینہ دینے سے رونگٹوں کے کھڑے ہو جانے۔ چبھک پڑنے درد ہونے۔ تکان۔ سوج اور جکڑاہٹ ہو جانے اور جسم کے اکڑ جانے کی شکایات رفع ہو جاتی ہیں۔

سویدن کرم (پسینہ دینے) کے بعد سینہہ (چکنائی) کے پینے سے وات روگی کے سوکھے ہوئے دھاتو بہت جلد تر و تازہ ہو جاتے ہیں نیز اُس کی طاقت جسمانی۔ حرارت ہاضمہ۔ تر و تازگی اور عمر میں بھی ترقی ہوتی ہے۔

اس لئے وات روگی کو بار بار سینہہ پلاتے اور پسینہ دیتے رہنا چاہئے۔ کیونکہ ایسا کرنے سے شکم ملائم ہو جاتا ہے۔ اور وات روگ دور ہو جاتے ہیں۔

اگر مندرجہ صدر تدابیر سے دوش کے غلبے کے سبب وات روگ دور نہ ہو۔ تو سینہہ ملا کر نرم مسہل دوائی مثلاً املتاس وغیرہ کا استعمال کرائیں۔

گھرت اور تیل۔ دودھ یا ساتلا کے ساتھ پکایا ہوا گھی یا دودھ کے ساتھ ارنڈ کا تیل پکا کر وات کے مریض کو دینے سے وات

ویادھی دور ہو جاتی ہے۔

وایُو کا اخراج۔ چکنی۔ کھٹی۔ نمکین اور گرم تاثیر والی غذیات کے کھانے سے دوش بڑھ کر سروتوں کو روک کر وایُو کو بھی روک دیتے ہیں۔ اس لئے وایُو کے اخراج کا فکر کرنا چاہئے۔

نروہن وستی۔ جو مریض وات دُبلا اور ویرچن کے قابل ہو اُسے ہاضمہ افزا اور ہاضم ادویات ملا کر نروہن وستی دینی چاہئے۔ یا ہاضمہ افزا اور ہاضم ادویات ملا کر کھانا کھلائیں۔

جب نروہن وستی وغیرہ تدابیر سے صاف پیٹ والے مریض کی حرارت تیز ہو جائے تو اُسے پھر سینہہ پلائیں اور پسینہ دیں۔

معدے کی وایُو کا علاج۔ جب وایُو خراب ہو کر معدے میں چلی جائے۔ تو اُسے قے اور فاقہ کرا کے کھٹ چرن[1] یا پانچ آدی چورن گرم پانی کے ساتھ کھلا دیں۔ جب اِنکے استعمال سے حرارت ہاضمہ مشتعل ہو جائے تو صرف وات کو دور کرنے والی تدابیر عمل میں لائیں۔

اگر وایُو ناف کے مقام پر مقیم ہو۔ تو بل گری کے ساتھ پکائی ہوئی مچھلی کھانے کو دیں۔

اگر وایُو ناف کے نیچے کی طرف مقیم ہو۔ تو ہاضم اور ہاضمہ افزا چورن وغیرہ مفید ہوتے ہیں۔

---

[1] اِس کا یہ نسخہ ہے۔ دار ہلدی۔ اِندر جو۔ سنگلی۔ اتیس۔ چیتا اور پاٹھا کا گوموتر کے ساتھ چورن بنا کر بمقدار قریباً پانچ ماشہ بھر پئیں۔ تو بواسیر۔ امراض شکم۔ کوڑھ۔ پرمیہہ۔ واتج سنگرہنی اور حرارت ہاضمہ کی شکایات دور ہو جاتی ہیں۔

اگر بگڑی ہوئی وایو ہردے میں مقیم ہو۔ تو شالی پرنی ڈال کر جوش دیا ہوا دودھ پلانا مفید ہوتا ہے۔

وایو کے سر میں مقیم ہونے پر شرو دستی۔ سنگرھ، نسوار۔ دھوم پان کرن آدی ترین استعمال میں لائیں۔

وایو کے چمڑے میں مقیم ہونے پر مندرجہ صدر سینہن سویدن اور مفرح دل تدابیر کام میں لانی چاہئیں۔

اگر وایو خون میں قیام کرلے۔ تو سرد لیپ کرنا مسہل دینا اور فصد کھولنا مفید ہوتا ہے۔

وایو کے گوشت اور میدا میں مقیم ہونے پر مسہل۔ نرہ دستی اور شمن (دافع) تدابیر کا کام میں لانا مفید ہوتا ہے۔

وایو جب ہڈی اور مغز میں مقیم ہو جائے۔ تو سینہہ (چکنائی) کا اندرونی اور بیرونی دو نو طرح سے استعمال کرکے اس کے دفعیہ کی کوشش کرنی چاہئے۔

اگر وایو ویرج میں قیام کرلے۔ تو پرہرشن (مسرت بخش تدابیر) نیز طاقت جسمانی اور ویرج کو بڑھانے والی تدابیر کا کام میں لانا مفید ہوتا ہے۔

رُکے ہوئے راستہ والے ویرج کا علاج۔ جب وایو ویرج کے راستے کو روک لے۔ تو ورچن دینا چاہئے۔ اور ورچن کے بعد مفید غذا کھلا کر اول الذکر ترکیب کے مطابق علاج کریں۔

وایو سے خشک ہو جانے والے حمل کا علاج۔ اگر حمل وایو

سے خشک ہو جائے ۔ تو مصری ۔ کلماری اور ملیٹھی ڈال کر پکا یا ہوا دودھ پلانے سے جنین پھر ترو تازہ ہو جاتا ہے ۔

سنایوں (اعصاب) مفاصل اور سراؤں (رگوں) میں قیام کرنے والی وایو میں واہ (جلانے) اور اُپ ناہ (پلٹس باندھنے) کا استعمال کر کے اس کا دفعیہ کرنا چاہیئے ۔

عضو کے سکڑ جانے کا علاج ۔ اگر جسم کا کوئی حصہ وایو کی وجہ سے سکڑ گیا ہو ۔ تو اَرد اور سیندھا نمک ڈال کر پکائے ہوئے تیل کی مالش کرنی چاہیئے ۔

اخراجِ خون کے لئے لیپ ۔ اگر کسی حصۂ جسم سے خون نکلتا ہو تو گھر کا دھواں (دھوانکھ) اور نمک ملا ہوا تیل لگانا چاہیئے ۔

اگر کوئی حصۂ جسم سو جائے یعنی بے حس ہو جائے ۔ تو اُپناہن کرنا (پلٹس باندھنا) چاہیئے ۔

اَپ تانک کا علاج ۔ آپ تانک روگ میں اگر مریض کی آنکھیں ڈھیلی پڑ جائیں ۔ جسم نہ کانپے ۔ عضوِ تناسل نہ اکڑے ۔ پسینہ نہ آئے ۔ باہر آیام نہ ہو تو اس کا علاج بہت جلد کرنا چاہیئے ۔

اس آپ تانک روگ میں مریض کو پہلے سنیہن پلا کر اور پسینہ دیکر سروتوں (سوراخوں) کی صفائی کے لئے تیز کٹا وغیرہ کی تیز نسوار دینی چاہیئے ۔

بعد میں وداری آدی گن کے کاڑھے ۔ دہی ۔ دودھ اور رس کے ساتھ سدھ کیا ہوا گھی خوب پلائیں ۔ ایسا کرنے سے وایو یکثرت یا

زور کے ساتھ نہیں پھیلتی۔

وات ناشک سینہہ۔ گلتھی۔ جو۔ بیر۔ بجدر دار۔ وو آدی گن کی ادویات۔ اور رطوبت پسند جانوروں کے گوشت کا کاڑھا بنا کر کانجی۔ دودھ اور دُدھ برگن کی ادویات دھوڑ کر حسب ترکیب مہاسینہہ کو پکالیں۔ یہ مہاسینہہ پری شیک (دھونے)۔ مالش۔ اوگاہن (نہانا) کھانے پینے۔ نسوار اور انوواسن وستی کے ذریعے سے کام میں لایا جاتا ہے۔ اور وات کو دور کر دیتا ہے۔

نیز تریمنگ سینہہ اور سوید (ٹھیک سینہہ اور ٹھیک سوید ہو جانے) سے بھی وات کا دفعیہ ہو جاتا ہے۔

شرو ورچین۔ مندرجہ بالا وات روگوں میں جب وایو کا جوش فرو ہو جائے۔ تو کف کو خارج کرنے والے تیز اَوپیڑن[1] اور پردھمن[2] سینہہ سے بار بار شرو ورچین دینا چاہئے۔ تو شروستا دہرمے کی پران ناڑی) کے کف سے پاک ہو جانے پر مریض کو ہوش آ جاتا ہے۔

وات کے غلبے کے لئے گھرت۔ نمک سیاہ۔ ہرڑ۔ سونٹھ۔ مرچ سیاہ اور پیپل سے پکایا ہوا گھی وات کے غلبے کے لئے مفید ہوتا ہے۔

وات ناشک دیگر گھرت۔ دودھ آٹھ پل۔ ترپھلا ایک پرستھ برہت پنچ مُول۔ ارنڈ۔ کٹیری۔ اور ترلوی ہر ایک ایک پل لے کر

---

[1] دوائی کا لگدا بنا کر اس کا رس نچوڑ کر اسکی نسوار لینا اوپیڑن نسیہ کہلاتا ہے۔

[2] دوائی کا چورن بنا کر نلکی کے ذریعے نسوار لینے کو پردھمن نسیہ بولتے ہیں۔

ایک درون پانی میں پکالیں۔ جب ایک چوتھائی پانی باقی رہ جائے۔ تو
دہی ایک آڑھک۔ جو کھار تین پل۔ اور گھی ایک پرستھ ڈال کر حسب
ترکیب پکالیں۔ تو اِس گھی کے استعمال سے خراب شدہ وات۔ ایکانگ
وات۔ سروانگ وات۔ یونی روگ۔ باؤ گولہ۔ وِردھی اور اُدر روگ
کی شکایات دور ہوجاتی ہیں۔

دیگر۔ دودھ کے ساتھ گھی پکانے کی جو ترکیب اوپر بیان کی جا
چکی ہے۔ اُسی ترکیب سے املتاس اور اشوک کے ساتھ گھی پکا کر
بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔

شُدھ آپ تانک کا علاج۔ دیگر دوشوں کے تعلق سے
خالی محض وات سے پیدا ہونے والے آپ تانک روگ میں اوپر لکھی
چکتسا کرنی چاہئے۔

اگر آپ تانک میں علاوہ وات کے دوسرے دوش بھی پائے
جائیں۔ تو اُن دونوں دوشوں کا مخلوط علاج کرنا چاہئے۔

کف والے آپ تانک روگ کا علاج۔ کف والے
آپ تانک روگ میں دھنیا۔ ہرڑ۔ ہینگ۔ پوہکر مُول۔ سیندھا نمک۔
سونچل نمک اور بڑ نمک کا چورن بنا کر جَوؤں کے کاڑھے کے ساتھ
کھانا چاہئے۔

اگر ہردے شُول (درد دل) پارشو شُول (درد پسلی) اور آپ تنترک
کی شکایات ہوں۔ تو ہینگ۔ نمک سیاہ۔ سونٹھ۔ انار۔ اور املبیت
کا چُورن جَو کے کاڑھے کے ساتھ کھانا چاہئے۔

وات گنج ہردے روگ میں بیان کی ہوئی تمام تدابیر کام میں لانی چاہئیں۔

آیام کا علاج۔ باہر آیام اور اندر آیام کا علاج اردت روگ کی مانند کرنا چاہئے۔ مریض کو تیل سے بھرے ہوئے ٹب میں لٹا دیں۔ ان دونو امراض میں سے اندر آیام کی شکایت زیادہ مشکل العلاج ہوتی ہے۔

دھنش کمبھ کے جس مریض کے دانتوں کا رنگ بگڑ جائے۔ جسم بے ڈھنگ ہو جائے۔ اعضا ڈھیلے پڑ جائیں۔ ہوش و حواس جاتے رہیں جسم پر پسینہ آنے لگے۔ تو وہ مریض دس ہی روز کے اندر مر جاتا ہے۔ دھنش کمبھ کے مریض میں اگر مندرجہ بالا یہ علامات نہ پائی جائیں۔ اور وایو کا جوش بھی ہلکا ہو۔ تو مریض مرتا نہیں۔ البتہ اُس کا جسم ٹیڑھا ہو جاتا ہے۔ جکڑ جاتا ہے۔ لوہلا۔ لنگڑا اور فالج زدہ ہو جاتا ہے۔

ہنوسرنس روگ میں دونو جبڑوں کو سینہن اور سویدن کرنے سے سنگدھ کرکے اور پسینہ دیکر اپنے اپنے ٹھکانے پر رکھ دیں۔

اگر منہ کھلا رہ جائے۔ تو لائق ویدہ کو چاہئے۔ کہ ٹھوڑی کو اونچا اُٹھا دے۔

جیبھا ستمبھ کا علاج۔ جیبھا ستمبھ (زبان کے جکڑ جانے) کا علاج حالت کے مطابق وات روگ کا سا کرنا چاہئے۔

اروت روگ کا علاج۔ اروت روگ میں مریض کو نسوار دینا سر میں تیل لگانا اور کانوں اور آنکھوں میں ترپن کرنا مفید ہوتا ہے۔

جس اروت روگ میں سوج ۔ تے ۔ غفلت ۔ اور جلن کی بھی شکائت ہو
ہو۔ اُس میں فصد کھولنا مفید ہوتا ہے۔
پکھشا گھات (فالج) کا علاج ۔ فالج میں سنیہن کرم کریں۔
نیز روغن مسہل دیں۔
آدٗ باہُو کے لئے نسوار ۔ آدٗ باہُو روگ میں نسوار دینا اور
کھانے کے بعد سنیہن پان کرنا مفید ہوتا ہے۔
اُرُوستمبھ میں نسوار کی ممانعت ۔ اُرُوستمبھ میں اگر کف ۔ آم
اور میدا کا غلبہ ہو ۔ تو سنیہہ (چکنائی) تے آور اور مُسہل ادویات کا
استعمال مفید نہیں ہوتا ۔ ایسی صورت میں کف ۔ آم اور میدا کو زائل
کرنے والی ادویات کا استعمال کرنا چاہیئے ۔ اِس صورت میں رکھش
(خشکی کرنے والی) تدابیر ۔ جو ۔ سونکھیا ۔ کودوں ۔ دھانیہ ۔ قدرے
نمک اور تیل ملا کر پانی میں پکایا ہوا ساگ ۔ گھی سے خالی جنگلی
جانوروں کا مانس رس ۔ شہد ملا پانی ۔ نیز ارشٹ اور آسو کا استعمال
مفید ہوتا ہے ۔
آم وات میں سیندھا نمک ملا کر وتسک آدی گن کی ادویات ۔
ہیر دد آدی گن کی ادویات ۔ بچ آدی گن کی ادویات یا کھٹ چرن
کا نیم گرم پانی کے ساتھ استعمال کرنا چاہیئے ۔
اُرُوستمبھ میں ترپھلا ۔ چب ۔ کوٹ ۔ پیپل ۔ اور مُستھر ان کا نمدا یا
چب ۔ ہرڑ ۔ چیتا اور دیودارو کے نگدے میں شہد ملا کر یا ہرڑ ۔ گوگل
یا شلاجیت کو گوموتر میں ملا کر کھانا چاہیئے ۔

دیگر۔ سونٹھ۔ مرچ سیاہ۔ پیپل۔ چیتا۔ موتھا۔ ترپھلا۔ اور واونگ سب ہموزن اور ان سب کے برابر گوگل ملا کر کھانے سے میدا۔ کف۔ آم۔ اور وات سے پیدا شدہ سب بیماریاں دور ہو جاتی ہیں۔

وایو کے دفعیئے کا علاج۔ اوپر لکھی ہوئی ترکیب کے مطابق کف سے گھری ہوئی اور میدا والی وایو دور ہو جاتی ہے۔ اس روگ میں جوکھار کو گوموتر میں ملا کر سویدن (پسینہ دینے) پھر شیک (نہلانے) اور اُدورتن (اُبٹنے) کے کام میں لانا چاہیئے۔ **یا** کرنجوے اور سرسوں کو گوموتر میں ملا کر **یا** آک۔ ترکاری۔ نیم اور دیودارو کی جڑ میں سرسوں۔ کچی مٹی اور بانبی کی مٹی میں شہد ملا کر لیپ کریں۔

ورزش۔ اُردستمبھ کے مریض کو کف کے زائل کرنے کی غرض سے قابل برداشت ورزش کرانی چاہیئے۔ کسی مقام کا پھلانگنا۔ حسب طاقت جماع کرنا۔ تھمے ہوئے پانی والے اور گھڑیال وغیرہ والے تالاب میں یا ندی کے چشمے کے سامنے تیرنا بھی اُس کے لئے مفید ہوتا ہے۔ جب ان کاموں سے کف اور میدا زائل ہو جائیں۔ تو مریض کو سنیہہ وغیرہ کا استعمال کرائیں۔ انکے علاوہ واتک روگوں میں جسم کے اعضا اور دُوشیہ (دھاتوں) وغیرہ کو دیکھکر علاج کرنا چاہیئے۔

دیگر۔ بھچر۔ دیودارو۔ اور سونٹھ کے کاڑھے میں تیل ملا کر پینے سے وایو سے دُکھی جسم اور رفتار والا شخص حسب خواہش چل پھر سکتا ہے۔

راسنا آدی گھرت۔ راسنا۔ سونٹھ۔ چیتا۔ پیپل۔ کچور۔ اور پوہکر مُول کے کلکے کے ساتھ حسب ترکیب پکایا ہوا گھی وات روگوں کے

دفعیہ کے لئے نہایت مفید چیز ہے۔
دیگر۔ نیم کی چھال۔ گلو۔ اڑوسہ۔ پٹول۔ اور کٹیری ہر ایک دس دس پل لیکر ایک درون پانی میں پکالیں۔ جب آٹھواں حصہ پانی باقی رہ جائے۔ تو اُتار کر چھان لیں۔ اور اُس کاڑھے میں ایک سیر ستھری گھی ڈال دیں۔ تیز پاڑھا۔ واوڑنگ۔ دیودارو۔ گج پیپل۔ جو کھار۔ سجّی کھار۔ سونٹھ ہلدی۔ سونف۔ چب۔ کٹھ۔ مال کنگنی۔ مرچ سیاہ۔ اِندر جو۔ اجوائن چیتا کٹکی۔ بھلاوہ۔ بچ۔ پیلا مول۔ مجیٹھ۔ اتیس۔ کلہاری اور اجوائن ہر ایک ایک تولہ۔ شدھ کئے ہوئے گوگل پانچ پل کا نگدا ڈال کر حسب ترکیب گھی کو پکالیں۔ اس گھی کے استعمال سے مفاصل ہڈیوں۔ اور مغز میں غلبہ پائی ہوئی وائیو۔ کوڑھ۔ ناڑی برن۔ ارُبد۔ بھگندر۔ گنڈمالا۔ جترو ہڈی کے اوپر کے امراض۔ باؤگولہ۔ بواسیر۔ پرمیہہ۔ سل۔ عدم اشتہائے طعام۔ دمہ۔ زکام۔ کھانسی۔ سوج۔ امراض دل بھُس۔ شراب خوری سے پیدا ہونے والے امراض۔ ودردھی اور وات رکت کی شکایات رفع ہو جاتی ہیں۔
سر میں قیام کرنے والی وائیو کے لئے نسوار۔ سر میں قیام کرنے والی وائیو کے لئے کھریٹی اور بل گری ڈال کر جوش دیئے ہوئے دودھ میں گھرت منڈ کو پکا کر چار یا آٹھ تولہ لیکر نسوار کے کام میں لائیں۔
دیگر۔ مندرجہ صدر گھرت منڈ کی مانند ہی تکر۔ مچھلی۔ کچھوے اور سونس کی چربیوں کو پکا کر استعمال کرنے سے بھی وات روگوں کو بالخصوص بہت فائدہ پہنچتا ہے۔

تیل - پُرانی کھل اور پنچ مُول کا الگ الگ کاڑھا بنا کر وِن کاڑھوں میں آٹھ گُنا دودھ ڈال کر تیل کو پکا لیں۔ اِس تیل کے پینے سے کف واوات روگ بالخصوص دور ہو جاتا ہے۔

دیگر تیل - پرسارنی کے ایک تُلا کاڑھے میں ایک پرستھ تیل اور ایک پرستھ دودھ ملا لیں - نیز میدا - مہامیدا - سونف - مجیٹھ - گٹھ روا - صندل سُرخ - جیوک - رشبھک - کاکولی - کھشیر کاکولی - اور دیودارو کا کلکا ڈال کر حسب ترکیب پکا لیں - اس تیل کے استعمال سے سب قسم کے واتج روگ دور ہو جاتے ہیں -

دیگر تیل - بڑنٹ کی جڑھیں اور شاخیں ایک تُلا - دش مُول ایک تُلا - شتاور پچاس پل - اور پانی ایک درون ملا کر کاڑھا بنا لیں - جب ایک چوتھائی باقی رہ جائے - اُتار کر چھان لیں - پھر اُس میں کُٹھ - گڑا - صندل - الائچی - سپرکا - پرینگو - نیلکا - تیتر بالا - شلاجیت - مجیٹھ - بالچھڑ - اگر - دیودارو - کوپنا - سونف - پشلارس - اور تگر ہر ایک ایک پل لیکر کلک (نگدا) بنا کر ڈال دیں - نیز ایک پاتر تیل اور ایک ہی پاتر دودھ ملا لیں - اور حسب ترکیب تیل کو پکا لیں - تو اس کے استعمال سے نہایت تکلیف دہ وات روگ - رزہ - آکشیپ - جکڑاہٹ - سوکھا - باؤگولہ - جنون - زکام وغیرہ بادی روگ دور ہو جاتے ہیں -

دیگر تیل - بڑنٹ (ہیچری) کے ایک تُلا کاڑھے میں ایک آڑھک تیل - دس پل مُولی کا نگدا - اور چار آڑھک دودھ ڈال کر حسب ترکیب پکا لیں -

یا اول الذکر سہجری کے کاڑھے میں تگر۔ بچ۔ شال پرنی۔ گڑوا۔ دیودارو۔ الائچی۔ بالچھڑ۔ شلاجیت۔ سونف۔ اور صندل گرغ ڈالکر اور تیل ملاکر حسب ترکیب تیل کو پکالیں۔ اور اس میں اٹھارہ پل کھانڈ ملالیں۔ اس تیل۔ کا استعمال کرنا مشکل العلاج وات روگ۔ وات کنڈنکا۔ جنون۔ باؤگولہ۔ اور ذیدھی وغیرہ امراض کو دور کردیتا ہے اس نسخے کے مجوز بھیڈ منی ہیں۔

بلا تیل۔ کھریٹی ایک سو پل۔ گلو اکیس پل۔ اور راسنا ساڑھے بارہ پل میں پانی ایک سو آڑھک ڈال کر کاڑھا بنالیں۔ جب ایک آڑھک پانی باقی رہ جائے۔ تو دہی کا توڑ۔ گنے کا رس۔ کانجی اور تیل ایک ایک آڑھک۔ بکری کا دودھ نصف آڑھک۔ نیز کچور۔ سرل کا شٹ۔ دیودارو۔ الائچی۔ مجیٹھ۔ اگر۔ صندل۔ پھاک ماتی بلا موتھا۔ سوپ پرنی۔ ہر نیو۔ ملٹھی۔ سُرس۔ ویاگھر نکھ۔ جیوک۔ رشبھک کیسو۔ رسونت۔ کستوری۔ نیلکا۔ جاوتری۔ برہمی۔ کیسر۔ شلاجیت چنبیلی۔ کانپھل۔ نیتر بالا۔ دارچینی۔ کندرو۔ کپور۔ شلارس۔ شرنگی۔ دیشٹ لونگ۔ نکھی۔ کنکول۔ گڑوا۔ جٹاماسی۔ پرینگو۔ گاجر۔ تگر۔ ہوپش تیرن بچ۔ راڑا۔ کے ورتک۔ موتھا۔ اور ناگ کیسر ہر ایک ایک پل کا گنگلا ڈال کر حسب ترکیب تیل پکالیں۔ پھر اسے اتار کر چھان لیں۔ اور تیج پات کا چورن ملادیں۔ تو اس تیل کے استعمال سے کھانسی۔ دمہ۔ ہچکی۔ بخار۔ نفخ غشی باؤگولہ۔ کھانسی۔ کھنٹے۔ تلی۔ سوکھے۔ مرگی اور افلاس کی تکالیف دور ہو جاتی ہیں۔ نیز سب طرح کے وات روگ جلد تے رہتے ہیں۔

اوپر بیان کئے ہوئے سب قسم کے سینہہ مناسب وقت میں پینے نسوار کے کام میں لانے۔ انوواسن کے ذریعے استعمال کرنے اور مالش کرنے سے بگڑے ہوئے وات روگوں کو بہت جلد دور کر دیتے ہیں۔ ان کے استعمال سے بانجھ عورت کے ہاں بھی لڑکا پیدا ہو جاتا ہے۔

چکنائی اور پسینے سے جب کف پتلا ہو کر پکوآشے (انتڑیوں) میں قیام کرے۔ اور وہاں اپنی موجودگی ظاہر کرنے لگے۔ یا پت اپنی موجودگی کا اظہار کرے۔ تو اس کف یا پت کو وستی کے ذریعے دور کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

بائیسواں ادھیائے

وات رکت کا علاج

وات رکت میں اخراجِ خون۔ وات رکت کے مریض کو چکنائی پلا کر اُس کے دوشوں۔ دھاتوؤں اور طاقت کا لحاظ رکھ کے بار بار تھوڑا تھوڑا خون نکالتے رہنا چاہیئے۔ تاکہ وایُو بگڑنے نہ پائے۔

خون نکالنے کی ترکیب۔ اگر وات رکت میں درد۔ سُرخی۔ چُبھن اور جلن کی شکایات ہوں۔ تو جونکیں لگوا کر خون نکالنا چاہیئے۔ اگر چچاہٹ۔ کھُجلی۔ درد اور جلن ہو۔ تو سینگی یا تونبی لگا کر خون نکالیں۔

اگر خون ایک مقام سے دوسرے کو جاتا ہوا محسوس ہو۔ تو پچھنے لگوا کر یا فصد کھلوا کر خون نکالنا اچھا ہوتا ہے۔

خون نکالنے کی ممانعت۔ اگر وات رکت میں آنگ ملانی کی شکایت ہو۔ تو خون نہ نکالنا چاہیئے نیز اگر وات رکت میں خشکی اور وات کا غلبہ ہو۔ تو بھی خون نہ نکالیں۔ کیونکہ خون کے

زائل ہو جانے سے گنبھیر۔ سوج۔ جکڑاہٹ۔ لرزہ۔ سنایو روگ۔ مرار روگ۔ اور ملانی وغیرہ بے شمار وات روگ پیدا ہو جاتے ہیں۔

ویریچن (مسہل) وات رکت کا جو مریض ویریچن کے قابل ہو۔ اُسے سینیہ پلا کر مرغن مسہل دینا چاہئے۔

وات کے غلبے والے وات رکت میں پُرانا گھی پلانا مفید ہوتا ہے۔

گھرت پریوگ۔ شرادنی۔ کھشیرکاکولی۔ کھرنی۔ جیوک۔ اور سرسوں کا نگدا ڈال کر دودھ کے ساتھ گھی پکالیں۔ اس گھی کے پینے سے وات رکت کی شکایت رفع ہو جاتی ہے۔

دیگر۔ داکھ اور ملٹھی کے کاڑھے کے ساتھ پکایا ہوا گھی کھانڈ ملا کر پینے سے وات رکت کی بیماری رفع ہو جاتی ہے۔

یا گلو کے کاڑھے میں دودھ پکا کر پئیں۔

یا تیل۔ دودھ اور کھانڈ ان تینوں کو ملا کر نوش کریں۔

دیگر۔ کھرنٹی۔ شتاور۔ راسنا۔ دش مُول۔ اور پیلو کے ساتھ پکائے ہوئے دودھ کے پینے **یا** ترِبدسیاہ۔ ارنڈ اور شال پرنی کے ساتھ پکائے ہوئے دودھ کے نوش کرنے سے وات کی بیماریاں رفع ہو جاتی ہیں۔

دیگر۔ گائے کے تھنوں سے نکلتا ہوا گرم گرم دودھ گئو موتر ملا کر پینے سے بھی وات رکت کا دفعیہ ہو جاتا ہے۔

پنج وات رکت کا علاج - پت کے غلبے والے وات رکت میں شت دھوتی - گلو - پٹول - ترپھلا - اور گلو کا کاڑھا یا شیریں اور کڑوی ادویات سے پکایا ہوا گھی یا دودھ پینا چاہئے -

مسہل - وات رکت میں اگر دوشوں کی کثرت ہو - تو مسہل کے لئے دودھ کے ساتھ ارنڈ کا تیل پلانا چاہئے - اور جب یہ ہضم ہو چکے تو دودھ کے ساتھ غذا کھلائیں -

دیگر - ہرڑ کے کاڑھے کو گھی میں بگھار کر نوش کرانے کے بعد دودھ پلائیں -

یا دا کھ کے رس کے ساتھ ترپوی کا چورن کھلائیں -

کھشیر دستی - گھی یا کھشیر دستی کے ذریعے وات رکت کے مریض کا پاخانہ نکالنا اچھا ہوتا ہے -

وات رکت میں دستی (حقنہ) کے برابر اور کوئی تدبیر مفید نہیں ہوتی -

مقعد - پسلیوں - رانوں - جوڑوں - ہڈیوں اور پیٹ کے درد میں بالخصوص دستی کا استعمال کرنا چاہئے -

کف کے غلبے والے وات رکت میں موتھا - داکھ - اور ہلدی کا کاڑھا یا ترپھلے کے کاڑھے میں شہد ملا کر پینا چاہئے -

یا گلو کا کاڑھا - نگدا یا چورن بنا کر استعمال میں لائیں -

سینہہ کے بعد **روکھشن کرم** حسب مناسب چکنائی سے نرم مسہل دیکر وات رکت کے مریض کو روکھشن کرانا چاہئے -

شول (درد) والے وات رکت کا علاج - تریپھلا۔ سونٹھ مرچ سیاہ۔ پیپل۔ تیج پات۔ الائچی۔ بنسلوچن۔ چیتا۔ بچ۔ واوڑنگ۔ پپلا مول۔ کاک جنگھا۔ اڑوسے کی چھال۔ دار چینی۔ بردھی۔ کلہاری اور چیب سب ہموزن لے کر پیس کر تگدا بنالیں۔ اور اس تگدے کو لوہے کے ایک برتن میں لیپ کرکے سکھالیں۔ اور دوپہر کے وقت اس کا استعمال کیا کریں۔ تو اس کے استعمال سے سب دوشول اور درد والا وات رکت دور ہو جاتا ہے۔

دیگر تدبیر - مہربانی کرنے کی مشق سے جس طرح غصہ دور ہو جاتا ہے۔ ویسے ہی کلا کھشی کے ساگ کو کلا کھشی کے کاڑھے کے ساتھ نوش کرنے سے وات رکت دور ہو جاتا ہے۔

کھڈ وات روگ کا علاج - پنج مول یا آملے کے رس کے ساتھ لینکی کی چربی پینے سے نہایت سخت ہُوا ہُوا کھڈ وات روگ جاتا رہتا ہے۔ لیکن اس دوائی کے استعمال میں برہمچرج سے رہنا چاہئے۔

یہ سب وات رکت کے اندرونی معالجات ہیں۔ اب بیرونی تدابیر بیان کی جاتی ہیں۔

پکائی ہوئی رال - ایک آڑھک کانجی میں چوتھائی تیل اور چوتھائی رال ڈال کر پکائیں۔ پھر اس تیل کو بہت سے پانی میں بلو کر لگانے سے بخار۔ جلن۔ اور درد کا دفیعہ ہو جاتا ہے۔

پنڈ تیل - موم۔ مجیٹھ۔ رال اور سارو ا کے تگدے کے ساتھ

اول الذکر تیل کو پکالیں۔ اسے پنڈ تیل کہتے ہیں۔ اس پنڈ تیل کے لگانے سے وات رکت کا درد دور ہو جاتا ہے۔

دش مُول آدی دودھ۔ دش مُول ڈال کر پکائے ہوئے دودھ کو پری شیک (دھونے) کے کام میں لانے سے وات رکت کا درد فوراً دور ہو جاتا ہے۔

واشد کے غلبے والے وات رکت میں قدرے گرم گھی کے پری شیک سے بھی یہی فائدہ حاصل ہوتا ہے۔

ستمبھ وغیرہ کا علاج۔ مدھر گن کی ادویات کے ساتھ گھی۔ تیل۔ چربی۔ اور مغز کو پکاکر ستمبھ۔ آکشیپ۔ اور درد والے وات رکت میں قدرے گرم کرکے پری شیک کے کام میں لائیں۔ اگر جلن ہوتی ہو۔ تو ٹھنڈا ہی لیپ کردیں۔

دیگر۔ گائے۔ بھیڑ۔ یا بکری کا دودھ تیل میں ملاکر پہلے کی طرح ستمبھ۔ آکشیپ اور وات رکت کے درد میں قدرے گرم کرکے پری شیک کریں۔ اگر جلن ہو۔ تو ٹھنڈے کا ہی پری شیک کردیں۔

دیگر۔ جیونیہ گن کی (زندگی افزا) ادویات کا یا گلو پنچ مُول کا نیم گرم کاڑھا اول الذکر ستمبھ وغیرہ امراض میں استعمال کرنا چاہئے۔ اگر جلن ہو۔ تو ٹھنڈا کرکے پری شیک کے کام میں لانا مفید ہوتا ہے۔

دیگر۔ اگر وات رکت میں جلن ہو۔ تو داکھ کا رس۔ گنے کا رس شراب۔ دہی کا توڑ۔ کھٹی کانجی۔ چاولوں کا پانی۔ شہد ملا پانی اور

کھانڈ کا پانی پری شیک کے کام میں لانا چاہئے۔

داقع سوزش۔ ہاتھوں اور چھاتیوں پر چندن لگائے ہوئے لمس میں راحت بخش اور ٹھنڈک دینے والی۔ خوش گفتار اور خوش رفتار نازنینوں کے بغل گیر کرنے سے جلن۔ درد اور کلانتی (مرجھاؤ) کا دفعیہ ہو جاتا ہے۔

لیپ۔ غفلت۔ درد اور جلن والے وات رکت میں خون نکال کر پر پونڈریک۔ مجیٹھ۔ دار ہلدی۔ ملٹھی۔ چندن۔ مصری۔ کانس۔ مسور۔ اور ایرکا کے بیجوں کے چورن کا لیپ کرنا چاہئے تو درد۔ جلن۔ وسرپ۔ سُرخی اور سوج کا دفعیہ ہو جاتا ہے۔

اُپ ناہن (پلٹس) وات کو دور کرنے والی ادویات سے پکایا ہوا سینہہ کھچڑی میں ملا کر یا مونگ کا پکوان یا کھیر یا تلوں کا نگدا یا سرسوں کا نگدا لیپ کرنے سے وات رکت کا درد دور ہو جاتا ہے۔

دیگر۔ آبی۔ رطوبت پسند اور پرسہ جانوروں کی ہڈیوں سے خالی گوشت کے ویسوار میں جیونیہ گن کی (زندگی افزا) ادویات سے پکایا ہوا سینہہ ڈال کر تیز ٹھیک طور سے پکایا ہوا اُپ ناہن کام میں لائیں۔

یا ان جانوروں کی چربی جیونیہ گن کی ادویات سے پکا کر اور دودھ میں ملا کر اُپ ناہن کے کام میں لائیں۔ تو تیھ۔ جھنک۔ درد۔ آیام سوج۔ اور انگ گرہ کی شکایات رفع ہو جاتی ہیں۔

لیپ - بہیڑی اور جیونتی کی چڑھوں کے ٹکڑے میں گھی اور
بکری کا دودھ ملا کر لیپ کریں - یا تلوں کو بھون کر اور دودھ
میں ڈال کر لیپ کریں - تو اول الذکر فوائد حاصل ہوتے ہیں -
دیگر - السی یا ارنڈ کے بیجوں یا سونف کو دودھ میں پیس کر
لیپ کرنے سے ایسا درد جاتا رہتا ہے - جو وات کی کثرت کی وجہ
سے ہوتا ہے -
گھرت - گوموتر - جوکھار - اور سُرا کے ساتھ پکایا ہوا گھی
مالش کے کام میں لانا چاہئے - تو واتج درد دور ہو جاتا ہے -
دیگر - اس مرض میں شہد ملا ہوا خشک پری شیک اور مالش
کے کام میں لانے سے نہایت مفید ہوتا ہے -
کف کے غلبے والے وات رکت میں گھر کا دھواں
(دھوانکھ) - بچ - کُٹھ - سونف - ہلدی اور دار ہلدی کا لیپ کرنے سے
درد دور ہو جاتا ہے -
وات کف کے غلبے والے وات رکت میں سُرخ سہانجنے
کے بیجوں کو کانجی میں پیس کر لیپ کرنا مفید ہوتا ہے -
اس لیپ کے ایک گھنٹہ بعد کانجی وغیرہ کھٹی اشیا کے پری شیک
سے وات رکت جاتا رہتا ہے -
اُتان وات رکت کا علاج - لیپ - مالش - پری شیک
اور اوگاہن کے ذریعے سے کرنا چاہئے -
گمبھیر وات رکت کا علاج - مسہل - آستھاپن وستی اور

سینہ پان کے ذریعے کرنا چاہئے۔

وات کف کے غلبے والے وات رکت میں قدرے گرم لیپ مفید ہوتے ہیں۔ اس میں اگر ٹھنڈے لیپ کئے جائیں۔ تو ستمبھن کی وجہ سے جلن۔ سوج۔ درد اور خارش کی تکلیف بڑھ جاتی ہے۔

پت رکت کے غلبے والے وات رکت میں ٹھنڈے لیپ کرنے چاہئیں۔ اس میں گرم لیپوں کے کرنے سے جلن۔ درد سُرخی۔ پسینے اور پھٹنے کی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔

تیل۔ ملٹھی ایک سو پل حسب ترکیب کاڑھا بنا لیں۔ جب چوتھائی پانی باقی رہ جائے۔ تو اُتار کر چھان لیں۔ پھر اس کاڑھے میں ایک آڑھک تیل اور اتنا ہی دودھ نیز شال پرنی۔ بھومیہ۔ آملکی۔ دوب دُودھی مشتاور۔ چندن۔ اگر۔ بنس پدی۔ جٹا مانسی میدا مہا میدا مدپرنی کاکولی۔ سونف۔ رِدھی۔ پدماکھ۔ جیوک۔ رِشبھک۔ دارچینی۔ تیج پات نکھی۔ نیتر بالا۔ پنڈریک۔ مُلیٹھی۔ سارِوا۔ حنظل اور دھنیا ہر ایک ایک پل کو کوٹ پیس کر ملا کر حسب ترکیب تیل کو پکا لیں۔ اس تیل کے پینے۔ نسوار لینے۔ انوواسن اور وستی کے ذریعے کام میں لانے سے وات رکت۔ پنج واہ۔ بخار اور درد دور ہو جاتا ہے۔

دیگر تیل۔ کھرنی کے نگدے اور کاڑھے کے ساتھ ہموزن دودھ اور تیل کو سو یا ہزار مرتبہ پکائیں۔ اس تیل کے استعمال سے وات رکت اور دیگر وات روگ دور ہو جاتے ہیں۔ یہ تیل اعلیٰ درجے کا

رسائن ہے۔ اندریوں کو تروتازہ کرتا ہے۔ زندگی بخشتا ہے۔ طاقت بڑھاتا ہے۔ آواز کو صاف کرتا ہے۔ نیز وبرع اور خون کی خرابیوں کو دور کر دیتا ہے۔

وات رکت کے لئے سنیہن۔ یہ ایا کف کی نہایت کثرت کی حالت میں سوراخ کے رُک جانے کی وجہ سے اگر وایُو بگڑ جائے تو پہلے سنیہن اور روکھن تدابیر کام میں لانی چاہئیں۔ بعدازاں آمہ وات میں بیان کیا ہوا علاج کر کے وات رکت میں لکھے ہوئے سنیہن اور مصفی خون معالجات کام میں لائیں۔

پانچوں قسم کی وایُو کے بگاڑ کا علاج۔ پران۔ اپان وغیرہ پانچوں قسم کی وایُو کے ایک ساتھ بگڑ جانے پر وات ویادھیوں کے علاج کی مانند پران اپان وغیرہ وایُو کے بگاڑ سے پیدا شدہ مرض کے مطابق۔ پران اپان وغیرہ پانچوں وایُو کے قریبی مقام کے لحاظ سے اور پانچوں قسم کی وایُو کی طاقت کے موافق دوائی تجویز کرنی چاہئے۔

شدہ وات کا علاج۔ آم دوشوں والی وات جب پسینے۔ فاقہ کشی۔ ہاضم ادویات۔ خشک لیپوں اور پری شیکوں سے شدہ ہو جائے۔ تو صرف وات کو دور کرنے والی ادویات کا استعمال کرنا چاہئے۔

انگ شوش (عضو کے سوکھ جانے)۔ آکھشیپ۔ انگ سنکوچ (عضو کے سکڑ جانے) عضو کے لکڑی کی

مانند جکڑ جانے۔ بے حس ہو جانے۔ لرزے۔ ہنو سرنس اردت۔ کمنبتا (لنجاپن)۔ پنگلا پن۔ کھڈ وات۔ جوڑوں کے ہل جانے۔ فالج۔ میدا۔ بجھا اور استھی روگوں کو مقامات کی گہرائی کے سبب تھوڑی مدت کا ہونے کے باوجود بہت کوشش کرنے پر آرام آ بھی جاتا ہے۔ اور نہیں بھی آتا۔ اس لئے مناسب ہے۔ کہ مریض کے جسم میں طاقت کے ہوتے مرض کے پیدا ہوتے ہی جبکہ ابھی کوئی عارضہ نہ پیدا ہوا ہو۔ ان امراض کا علاج شروع کریں۔

وایو کے پت سے گھرے ہونے کی صورت میں بار بار سرد اور گرم تدابیر عمل میں لانی چاہئیں۔ نیز زندگی افزا ادویات سے پکایا ہوا سنیہہ پلانا چاہئے۔ اور جنگلی جانوروں کا مانس شالی چاول اور دودھ ملا کر نرم مسہل دینا چاہئے۔

اس مرض میں دودھ بلی وستی۔ برہت پنچ مول اور کھریٹی ڈال کر پکایا ہوا دودھ نیز میٹھی ادویات سے پکایا ہوا تیل مناسب وقت میں انوواسن وستی کے ذریعے استعمال کرنا چاہئے۔

پری شیک۔ پت سے گھری ہوئی وایو میں ملٹھی کا تیل۔ بلا تیل۔ گھی۔ دودھ۔ پنچ مول کا کاڑھا اور سرد پانی پری شیک کے کام میں لانا چاہئے۔

کف سے گھری ہوئی وایو کا علاج۔ کف سے گھری ہوئی وایو کے لئے جو کی غذا۔ جنگلی جانوروں اور پرندوں کا مانس بہت گرم

(پسینہ دینا)۔ تیز نروہن وستی ۔ قے ۔ جلاب ۔ پرانا گھی ۔ تلوں کے تیل اور سرسوں کے تیل کا استعمال مفید تدابیر ہیں۔

کف اور پت سے وایو کے ملے ہونے پر پہلے پت کو مغلوب کر کے پھر کف وات کو دور کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

وایو کے خون سے ملے ہوئے ہونے کی حالت میں وات رکت کا علاج کرنا چاہیے۔

وایو اگر ماش سے گھری ہو۔ تو پسینہ دینا ۔ مالش کرنا ۔ مانس رس ۔ دودھ اور سینہہ پلانا مفید تدابیر ہیں۔

آڈھیہ وات کا علاج ۔ آڈھیہ وات میں پرمیہہ میدا اور حرارت کو دور کرنے والا علاج کرنا چاہیے۔

استھی اور مجّا گت (ہڈیوں اور مغز میں قیام کرنے والی) وایو میں مہا سینہہ (گھی ۔ تیل ۔ مغز اور چربی) کا استعمال کریں۔

ویرج سے گھری ہوئی وایو کا علاج ان ادویات سے کرنا چاہیے ۔ جو پہلے وات ویادھیوں کے علاج میں لکھی گئی ہیں۔

غذا سے گھری ہوئی وایو میں ہاضم ۔ قے آور ۔ ہاضمہ افزا ۔ اور ہلکی ادویات کا استعمال مفید ہوتا ہے۔

پیشاب سے گھری ہوئی وایو میں کھیرا وغیرہ پیشاب آور ادویات ۔ پسینہ اور اُتر وستی مفید ہوتی ہیں۔

پاخانے سے گھری ہوئی وایو میں اننڈ کا تیل ۔ پھیکنی اور سینہہ کا استعمال کرنا چاہیے۔

سب دھاتوؤں سے گھری ہوئی وایُو میں جو ادویات کف اور پت کے موافق ہیں۔ نیز جو وایُو خارج کرنے والی ہیں۔ اُن سب کا بہت جلد استعمال کرانا چاہئے۔ نیز ایسی صورت میں لیس سے خالی۔ چکنی اور سوراخوں کو شُدھ کرنے والی ادویات دینا مفید ہوتا ہے۔ پاچن وستی۔ میٹھی ادویات کا انوواسن۔ مریض کی طاقت کے مطابق ہلکا جلاب۔ رسائن کے بیان میں لکھے ہوئے تمام نسخے۔ دودھ کے ساتھ شلاجیت اور گوگل۔ برہم رسائن۔ چون پراش اور ایکا وش لتا ست نامی دوائی کا دینا مفید ہوتا ہے۔

جس وایُو سے اپان وایُو گھری ہو۔ اُس میں ہاضمہ افزا۔ قابض۔ وات کو خارج کرنے والی اور مثانے کو صاف کرنے والی تمام تدابیر کام میں لانی چاہئیں۔

گھری ہوئی پران وغیرہ وایُوؤں کے اوپر جو علاج لکھے گئے ہیں۔ وَید کو اُن سب پر اچھی طرح سے غور کر کے کام میں لانا چاہئے۔

گمراہ وایُو کا راہ پر لانا۔ اُدان وایُو سو بھاؤ سے (طبعاً) اُوردھ گامی (اوپر کو جانے والی) ہے۔ اپان وایُو طبعاً ادھو گامی (نیچے کو جانے والی) ہے۔ سمان وایُو اپنے مقام میں رہنے والی ہے۔ ویان وایُو سب جگہ جا سکتی ہے۔ اس لئے وہی علاج کرنا چاہئے۔ جس سے اِن سب کے اصلی سو بھاؤ (خواص

قائم رہیں۔

ان چاروں سے پران وایو کی ہمیشہ حفاظت کرنی چاہیئے۔ تاکہ اُسے اِن سے کسی قسم کی روکاوٹ نہ ہو۔ سبب یہ ہے۔ کہ پران وایو کے قیام سے ہی جسم قائم ہے۔ پران وایو کے بغیر زندگی کا امکان بھی نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اس کی خاص طور پر حفاظت کریں۔ اور مندرجہ بالا تدابیر سے گمراہ وایو کو ٹھیک راہ پر لائیں۔

پت رکت کے سوا وایو کے سب آدرن (گھرنے کے اقسام) رسائن وودہی میں بیان کی ہوئی تدابیر سے۔ اور لہسن کے استعمال سے جاتے رہتے ہیں۔

اُدان وغیرہ کے پت سے گھرے ہونے پر پت کو دور کرنے والی اور وات کو خارج کرنے والی تدابیر کام میں لانی چاہئیں۔

اُدان وغیرہ کے خون سے گھرے ہونے پر پت کو دور کرنے والی اور وات کو خارج کرنے والی تدابیر مفید ہوتی ہیں۔ نیز وات رکت کے معالجات۔ رکت۔ پت اور وات کو دور کرنے والی ادویات اور دوشوں ودھاتوؤں کے مطابق رسائن ادویات کام میں لانی چاہئیں۔

اس طرح ندان کے مطابق چکتسا ستھان ٹھیک طور سے بیان کر دیا گیا ہے۔ یہ ستھان آیوروید کے پھل کی حیثیت رکھتا ہے۔

اس کے ذریعے سے سب قسم کے امراض جلدی دور ہو جاتے ہیں۔

چکتست۔ ہت۔ پتھیہ۔ پرائسچت۔ بھشک چت۔ بھیشج۔ شمن اور شست یہ سب الفاظ سنسکرت زبان میں اوشدھ یعنی دوائی کے مرادف ہیں۔

کلپ ستھان

پہلا ادھیائے

ومن کلپ (قے آور ادویات)

قے اور جلاب کے لئے مفید ترین دوائیں قے لانے کے لئے راڑے اور جلاب کے لئے ترِبد سب سے مفید ادویات ہیں۔ لیکن مختلف امراض کے لئے جی موت وغیرہ ادویات بھی مفید ہوتی ہیں۔

قے کے لئے راڑے کا استعمال۔ گرنیکھم (گرمی) اور بسنت کے درمیانی ایام کے کسی شُبھ نکھشتر میں ایسے راڑے لیں جو پک کر نہایت زرد نہ ہو گئے ہوں۔ اور کچے ہونے کی وجہ سے سبز بھی نہ ہوں۔ ان میں پھول بیل وغیرہ اُتار کر کشاؤں کے تین پٹ میں رکھ کر اوپر گوبر کا لیپ کر دیں جب گوبر سوکھ جائے تو اناج کے ڈھیر میں دبا دیں۔ حتّٰی کہ وہ نرم ہو جائیں

اور اُن میں سے مشوراشت کی سی بو آنے لگے۔ آٹھ دن کے بعد منقاؤں کو
الگ کر کے پھلوں کو دھوپ میں سکھالیں۔ جب اچھی طرح سوکھ جائیں
تو پھلوں کے بیجوں کو نکال ڈالیں۔ اور اُن میں وہی۔ شہد۔ گھی اور تلوں کا
چورن ملا کر پھر سکھائیں۔

اس مرکب کو کسی شیشی میں بھر کر ڈاٹ لگا کے رکھ دیں۔ اور جب سے
کرانے کی ضرورت پڑے کام میں لائیں۔

دیگر۔ مقام۔ موسم اور مرض کے مطابق راڑوں کی مناسب مقدار
لے کر پیس لیں۔ پھر اس چورن کو ملٹھی۔ سرخ کچنار۔ سفید کچنار۔ بھی سکدب
بیت۔ شن پٹپی۔ سدا پٹپی یا پر تیک پٹپی میں سے کسی ایک کے کاڑھے
میں رات بھر بھگو رکھیں۔ دوسرے دن صبح اسے ملا کر اور کپڑے سے
چھان کر نوش کریں۔ اور سوتر ستھان میں بیان کی ہوئی ترتیب کے مطابق
جب تک پیٹ کے نشان نظر نہ آجائیں مے کئے جائیں۔
قواعت چوز۔ زکام۔ باؤ گولہ اور انتر ودریدھی کو خاص طور سے فائدہ
ہوتا ہے۔

دیگر۔ بخار۔ اور اروچی (عدم اشتہا) کی شکایات میں راڑے کے
بیجوں کو اُنہی کے کاڑھے کی بھاونا دیکر چورن بنالیں۔ اور اس چورن میں
تگن تر پھلے کا چورن ملا کر کچنار کے کاڑھے کے ساتھ نوش کریں۔
نیز گرنتھی۔ اپچی۔ آربد اور اُدر روگوں میں پت اگر کف کے مقام میں
چلا جائے تو راڑے کو ناگر موتھا وغیرہ کے کاڑھے کے ساتھ نوش کریں۔

لہ شراب۔

ہردواہ (سوزشِ قلب) کے لئے راڑے کا استعمال سوزشِ قلب اور ادھو گا جی (مائل بہ سفل) رکت پت میں راڑے کے ساتھ دودھ یا دودھ کی بھیا نوش کریں۔

کفج و من میں راڑے کا استعمال۔ کفج۔ قے۔ پرسیک اور تھک شواس کی شکایات میں راڑے کے ساتھ دہی کی ملائی یا دہی یا جوش دیئے ہوئے دودھ سے نکالا ہوا گھی استعمال میں لانا مفید ہوتا ہے۔

کف سے گھری ہوئی حرارت ہاضمہ میں قے کرانا۔ راڑا اور جی موت وغیرہ کے کاڑھے اور نگدے کے ساتھ پکائے ہوئے دودھ سے نکالا ہوا گھی پھر انہی ادویات کا نسخہ اور نگدے کے ساتھ پکایا جائے نیز گھی ان مریضوں کو قے کے لئے استعمال کرانا چاہئے جنکی حرارت ہاضمہ کف کی وجہ سے ضعیف ہو گئی ہو اور جنکا جسم سوکھ گیا ہو۔

قے لانے کے لئے اولیہ (چٹنی) بھلاوں کی طرح راڑے کے گودے کے سودس کو اس طرح پکالیں کہ کاڑھا ہو کر کرچھی سے لگنے لگ جائے۔ تو اس دوائی کے چاٹنے سے بسہولت قے ہو جاتی ہے۔

اس اولیہ نیز مین پھل کے کاڑھے کو ہبکنبہ (چبانے کے قابل) اور بھوجیہ (نگلنے کے قابل) اشیاء کے ساتھ نوش کرنا چاہئے۔

دیگر۔ مین پھل کے گودے کے کاڑھے میں وتسک آدی گن کی ادویات کے چورن کا پرتی واپ دیکر اس میں نیم پاک کا کاڑھا ملا کر نوش کریں جو جڑوں پکڑ لینے والی ترین (شکم سیری) اس سے پیدا شدہ شکایات بھی دور ہو جاتی ہیں۔

مطلب دھڑا۔ دھڑنا۔ چھڑکنا۔ بھرکنا۔

پھول سونگھ کر قے کرنا - راڑے کے پھولوں اور پھلوں کو خوب باریک کر کے مالتی کے پھول میں رکھ دیں - پھر منڈرس - کرشرا - کھشیر - اور یواگو سے شکم سیر ہو کر اول الذکر پھول کو سونگھیں - تو بسہولت قے ہو جاتی ہے -

دیگر - اگر راڑے کے پھل نہ مل سکیں - تو اس کے پھولوں کو کوٹ کر ملٹھی وغیرہ کے کاڑھے میں رات بھر بھگو رکھیں - اور اگلے دن اول الذکر ترکیب کے مطابق نوش کریں -

یا راڑے کے کچے پھلوں کو اول الذکر ترکیب کے مطابق کھائیں -

جی مُوت آدی پر یوگ - مارڑے کی مانند ہی جی مُوت - تو بی - اور کوشاتکی وغیرہ کی بھی کلپنا کی جا سکتی ہے - لیکن بخار - دمہ - کھانسی اور ہچکی وغیرہ امراض میں بالخصوص جی مُوت کا استعمال کرانا چاہیے -

دیگر - جی مُوت کے پھولوں کے دور ہو جانے پر جی موت ڈال کر پکایا ہوا دودھ اور پھل کے دور ہو جانے پر جی مُوت ڈال کر پکائے ہوئے دودھ کی پیپا کھلائیں - جی مُوت اگر کچا ہو - تو روئیں والا ہوتا ہے جب پک جاتا ہے - تو اس کے روئیں دور ہو جاتے ہیں -

روئیں والے پھل کے ساتھ پکائے ہوئے دودھ پر جو ملائی آئے - اُسے کھائیں -

بے روئیں پھل کے ساتھ پکائے ہوئے دودھ کے جمانے سے دہی جو بالائی آجاتی ہے - اُسے نوش کریں -

سبز زردی مائل جی مُوت کا پھل جو روئیں دار اور بے روئیں دونوں

حالتوں کے درمیان ہو۔ لیکر اُس کے ساتھ دودھ کو پکا کر اُس کا بچایا ہوا گھٹا دہی کھلائیں۔ یا جی موت کے پھل سے وارُنی منڈ کا آسَت بنا کر اُسے ملنے کے کام میں لائیں۔ اور کپڑے میں چھان کر گنج اروچی۔ کھانسی۔ بھگس اور یکشما (سِل) کی شکایات میں مدتے لانے کی غرض سے نوش کرائیں۔

توبنی وغیرہ کے کلپ۔ اسی متذکرہ بالا تمام ترکیب کے مطابق توبنی اور توری کی بھی کلپنا کرنی چاہیئے۔

چوُرن۔ ٹھیک طور سے پکے ہوئے اور سوکھائے ہوئے دیو دالی کے پھلوں کا دو تولے چورن دودھ کے ساتھ وات پت سے تکلیف اُٹھانے والے مریض کو نوش کرانا چاہیئے۔

پت کف جوَر کے مریض کو جی موت کے دو تین پھل کوٹ کر نیم کے کاڑھے کے ساتھ نوش کرائیں۔ یا آرگ وَدھ آدی گن کی نوادویات میں سے کسی ایک کے کاڑھے میں جی موت کے دو تین پھلوں کا آسَت بنا کر مل کر اور کپڑے سے چھان کر نوش کرائیں۔ گھر اِلھرّی سوتی۔ دیودالی اور جی موت یہ چاروں مرادف الفاظ ہیں۔

پت جوَر کے لئے۔ پت جوَر میں دیودالی کا کلک یا چورن ٹھنڈے پانی کے ساتھ نوش کرنا چاہیئے۔

وات کف جوَر یا کف جوَر میں نیم گرم پانی کے ساتھ یہی چیزیں استعمال کرانی چاہئیں۔

اِکھشواکو پر یوگ۔ کھانسی۔ دمہ۔ وِش روگ۔ قے اور سینے کے کشائی کو تیز کف کی وجہ سے لاغر ہونے والے اور پرتمک روگی کو قے کرانے

کے لئے کڑوی تونبی کا استعمال مفید ہوتا ہے۔
اِکھشوا کو کا دودھ جس تونبی میں پھل اور پھول نہ پیدا ہوں۔ اُس کے
پتوں سے پکایا ہوا دودھ پت کف جوڑ میں پت کا غلبہ ہونے پر دینا چاہئے
قے لانے کے لئے دہی کا استعمال۔ پکی ہوئی تونبی کے گودے
کو نکال کر اُس میں دودھ بھر دیں۔ اور جب وہ دودھ جم کر دہی بن جائے
تب اُسے کف سے پیدا ہونے والی کھانسی اور دمے میں قے کرانے کے لئے
استعمال کرائیں۔
دیگر۔ تونبی کے گودے کو دہی کے توڑ یا تکر کے ساتھ پکا کر شہد اور
سیندھا نمک ملا کے نوش کریں۔ تو حبس۔ کوڑھ اور دمہ دوش کی شکایات
دور ہو جاتی ہیں۔
دیگر تونبی کے بیج کو بکری کے دودھ کی بھاونا دیکر اُنہیں بکری کے
دودھ کے ساتھ ہی نوش کریں۔ تو وِش دوش۔ باؤگول۔ امراض شکم۔ گرتھی
گنٹھ اور شلیپد (فیل پا) کی شکایات دور ہو جاتی ہیں۔
منتھ۔ تونبی کے رس کی بھاونا دیکر ستوؤں کے ساتھ منتھ پینے سے
کف جوڑ۔ کھانسی۔ باؤگولہ اور عدم اشتہا کی شکایات رفع ہو جاتی ہیں۔
دیگر۔ باؤگولہ اور بہت پرانے بخار کی حالت میں تونبی کے کلک کو
مانس رس کے ساتھ نوش کریں۔ یا تونبی کے پھولوں کو اُس کے رس کی
بھاونا دیکر دھوپ میں سکھا کر پیس لیں۔ اور اسے کسی خوشبودار پھول
پر چھڑک کر مریض کو سونگھائیں۔ تو بسہولت قے ہو جاتی ہے۔ اور کمزوری
بھی نہیں ہونے پاتی۔

دیگر۔ کھانسی۔ باؤگولہ۔ امراض شکم۔ وِش روگ۔ کف کے مقام میں چلی جانے والی وایو۔ گلے اور منہ کے کف نیز کف کے اجتماع سے پیدا ہونے والے امراض۔ اور پرانے وصعب امراض میں قے کے لئے توری ایک مفید دوائی ہے۔

اولیہہ (چٹنی) چوک۔ پرشبھلک۔ بیرا۔ کینچ۔ مشتادر۔ کاکولی شراونی میدا۔ مہامیدا۔ اور ملٹھی کے الگ الگ چورنوں میں بہت سا شہد اور مصری ملا کر نیز توری کا چورن ڈال کر اولیہہ (لعوق) بنالیں۔ تو اس کے چاٹنے سے سوزش قلب اور کھانسی کی شکایات دور ہو جاتی ہیں۔

پت کی گرمی والے کف میں مندرجہ بالا اولیہہ چاٹ کر اوپر سے تھوڑا سا گرم پانی پی لینا چاہئے۔ قے ہو جائے گی۔

وش روگ کے لئے دھانیہ آدی کلک۔ کڑوی توری کے کلک کو دھنیا اور تنبرو کے کاڑھے کے ساتھ نوش کرنے سے وِش روگ کی شکایت دور ہو جاتی ہے۔

دیگر۔ بیبی۔ پنرنوا یا کسوندی میں سے کسی ایک کے کاڑھے میں ایک یا دو توریاں حل کر پئیں۔ یا توری کے ساتھ پکائے ہوئے دودھ سے نکالے ہوئے گھی کو راڑے۔ جی مُوت۔ اگھشوا کو (تونبی)۔ دھامارگو۔ کھاجکی اور کنیچ کے ساتھ پکا کر استعمال کرنے سے جنون وغیرہ مانسک روگ قے کے ذریعے دور ہو جاتے ہیں۔

گھشو یڑ (کڑوی توری) نہایت تیز۔ اور گرم تاثیر والی کڑوی توری پدرگارہ کوڑھ۔ بجّس۔ تپ۔ سوج۔ باؤگولہ اور وِش روگوں میں قے لانے کے

لئے مفید ہوتی ہے۔

آنوپ (رطوبت پسند جانوروں کا) گوشت - مین پھل وغیرہ چھٹوں ادویات میں سے کسی ایک کے کاڑھے میں آنوپ مانس ہموزن توری کے ساتھ پکاکر تھوڑا نمک ملاکے کھانا قے لانے کے لئے بڑی مفید تدبیر ہے۔

دیگر - مین پھل وغیرہ چھٹوں، اشیلا کے بیج اور انکے ہموزن آنوپ مانس کو بیلی توری کے کاڑھے میں پکاکر نوش کریں یا اسی کاڑھے میں پکا یا ہوا آنوپ مانس، رس گنے کا رس اور نمک ملاکر نوش کریں۔

کنج - ایسے نازک مزاجوں کے پت رکت اور کھنے کے نود میں نیز بخار وسرپ - ہردے روگ اور کوڑھ میں جو قے آور ادویات کے زور کو برداشت نہ کرسکتے ہوں۔ کڑوا کی چھال کے استعمال سے قے کرانی چاہئے۔

دیگر - سرسوں یا ملیٹھی کے کاڑھے کے ساتھ یا نمک کے پانی کے ساتھ یا کڑوا کے بیجوں (اندر جوؤں) کا چورن بناکر سات دن تک آک کے دودھ میں بھگوکر ان کے چورن کو وارلے۔ دیودالی - کڑوی تونبی - جیونتی اور جھوک کے پانی کے ساتھ نوش کریں۔

قے آور ادویات میں سے اچھی اچھی ادویات کے کلپ جس ترکیب سے اوپر بیان کئے گئے ہیں۔ اسی طرح سے دیگر قے آور ادویات کی بھی کلپنا کی جاسکتی ہے۔

دوسرا ادھیائے

ورچن کلپ (مسہل ادویات)

ترید کے خواص۔ترید (ترپوی) کسیلی۔ میٹھی۔ رُوکھی۔ پاک[1] میں چرپری۔کف پت کو دور کرنے والی اور (روکھاوٹ کی وجہ سے) وات کو بگاڑنے والی ہوتی ہے۔ ان خواص کی وجہ سے یہ دوائی وات پت اور کف کو دور کرنے والی دیگر ادویات سے مل کر نیز خاص خاص ادویات سے ترکیب پا کر مسہل کے ذریعے سب قسم کی بیماریوں کو مغلوب کر لیتی ہے۔

اقسام۔ترید کی جڑھ دو قسم کی ہوتی ہے۔ایک سیاہ رنگ کی جو شیاما کہلاتی ہے اور دوسری سیاہی مائل سُرخ جو نسوتھ یا تروت کہلاتی ہے۔ان دونوں میں سے موخر الذکر اچھی ہوتی ہے۔یہ کوئی تکلیف نہیں دیتی۔ اور بسہولت استعمال کی جا سکتی ہے۔نازک مزاجوں۔بچوں۔بوڑھوں اور نرم پیٹ والے اشخاص کے لئے یہ نہایت مفید چیز ہے۔

شیاما کے فوائد۔شیاما نسوتھ (ترید سیاہ) مورچھا (غشی) اور مد (غفلت) کو دور کر دیتی ہے۔گلے کو پکڑتی اور تکلیف پہنچاتی ہے (بعض ٹیکا کاروں نے اس فقرے کا یہ بھی ترجمہ کیا ہے۔کہ شیاما نسوتھ غشی۔ غفلت۔دل اور گلے کی لاغری نیز کاٹنے والے روگ پیدا کر دیتی ہے) تیکشن اُشن

[1] بوقت ہضم۔

زود اثر ہونے کے باوجود سخت پیٹ والے ۔ بہت دوشوں والے ۔ لاغر اور کمزور
مریضوں کے لئے فائدہ مند ہوتی ہے ۔

تُربد کی جڑھ لانے کی تدبیر ۔ جو تُربد زمین میں بہت گہری اور سیدھی
چلی گئی ہو ۔ نیز چکنی بھی ہو ۔ اُسے نکلوا کر اُس کی چھال کو سکھا کر رکھ لیں اور
اندرونی لکڑی کو پھینک دیں ۔

وات روگوں میں تربد کا استعمال ۔ مناسب موسم میں نسوتھ
کی جڑھ (تُربد) کی چھال کو پیس کر تھوڑی سونٹھ اور سیندھا نمک ملا کر کھٹی
کانجی کے ساتھ وات روگ میں نوش کرانا چاہئے ۔

پت روگوں میں اسے گھی اور مصری ملا کر دودھ کے ساتھ یا داکھ ۔
گنا ۔ کھنبھاری شیریں اشیاء ۔ ہرڑ بہیڑا اور آملہ میں سے کسی ایک کے رس
کے ساتھ استعمال کرائیں ۔

کف روگوں میں اسے پیلو کے رس ۔ گئو موتر ۔ شراب اور کھٹی کانجی
کے ساتھ کھلائیں ۔ یا پیپل ۔ پپلا مول ۔ چب ۔ چیتا اور سونٹھ وغیرہ وات
ناشک ادویات کے چورن میں ملا کر بہ ترکیب مناسب پیلو کے رس
کے ساتھ نوش کرائیں ۔

ویریچنک لیہہ (لعوق مسہل) تُربد کو پیس کر اُس کا کاڑھا
بنا لیں ۔ اور اس کاڑھے میں مصری ۔ شہد ۔ دارچینی ۔ الائچی اور تیج پات
کا چورن ملا کر پکائیں ۔ جب گاڑھا ہو جائے ۔ تو اُتار کر ٹھنڈا کر لیں ۔ تو
اس کے چاٹنے سے جلاب ہو کر دل کو بہت فائدہ پہنچتا ہے ۔

دیگر ۔ آج گندھ ۔ بنسلوچن ۔ وداری کند ۔ کھانڈ اور تُربد کے چورن

میں شہد اور گھی ملاکر چٹانے سے بسہولت مسہل ہوکر سنپات جُوَر سبت رحتا۔ پیاس اور جلن کی شکایات میں فائدہ پہنچتا ہے۔

گنے کی گنڈیریوں سے مسہل ۔ گنے کی گنڈیری کو بیچ میں سے چیر کر اُس کے اندر کی طرف ترُبد کا چورن بھر دیں۔ پھر ان دو ٹکڑوں کو ملاکر پٹ پاک کی ترکیب کے مطابق پکاکر استعمال میں لائیں۔

چورن ۔ دار چینی ایک حصہ۔ الائچی ایک حصہ۔ تیلی دو حصے ترُبد چار حصے اور کھانڈ آٹھ حصے لے کر ان سب کا چورن بناکر پھل کاریں، شہد اور ستو ملاکر ترپن تیار کریں۔ یہ ایک بے خطر چیز ہے۔ اس کے استعمال سے وات پت اور کف سے پیدا شدہ امراض نیز ضعف ہاضمہ کی شکایات رفع ہوجاتی ہیں۔ نازک مزاج اشخاص کو اس کے استعمال سے بسہولت جلاب ہوجاتا ہے۔

باؤگولہ وغیرہ کے لئے مسہل لعوق ۔ واوڑنگ۔ ترپھلا۔ جو کھار اور پیپل سب ہموزن۔ ترُبد ان سب سے نصف لے کر سب کا چورن بنائیں اور شہد و گھی یا صرف گڑ ملاکر چٹائیں۔ تو باؤگولہ۔ تلی۔ کھانسی۔ ہلیمک عدم اشتہا۔ اور کف وات سے پیدا شدہ دیگر بہت سے امراض کا دفیہ ہوجاتا ہے۔

کلیانک گڑ ۔ واوڑنگ۔ پیپلا مول۔ ترپھلا۔ دھنیا۔ چیتا۔ مرچ سیاہ۔ اندر جو۔ زیرہ۔ چیپل۔ گج پیپل۔ اجوائن۔ سیندھا نمک۔ سانبھر نمک بڑ نمک۔ سونچل نمک اور اودبھد نمک ہر ایک ایک کرش لیکر پیس لیں۔ نیز تلوں کا تیل آٹھ پل۔ ترُبد کا سفوف آٹھ پل۔ آملوں کا رس تین پر ستھ

اور گڑ نصف تلا لے کر سب کو ملا کر مدھم آنچ پر پکا لیں۔ اور مناسب مقدار میں کھلائیں۔ تو کوڑھ۔ بواسیر۔ کاملا۔ باؤ گولہ۔ پرمیہہ۔ بھگندر۔ سنگرہنی اور بخس کی شکایات رفع ہو جاتی ہیں۔ نیز یہ گڑ حوصلہ بڑھاتا ہے۔ اسے کلیانک گڑ کہتے ہیں۔ اور تمام موسموں میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔

گولیاں۔ سونٹھ۔ مرچ سیاہ۔ پیپل۔ الائچی۔ دارچینی۔ تیج پات موتھا۔ واؤ ڑنگ اور آملہ سب ہم وزن۔ ترُبد اور کھانڈ سب کے برابر لیکر پیس کر گڑ ملا کے گولیاں بنالیں۔ یہ گولیاں تُوتر کر چھر (دکھوترے) بخار۔ قے۔ کھانسی پرتیکر رانے۔ کھشئے روگ۔ بخس۔ ضعف ہاضمہ۔ اور سب قسم کے وِش روگوں کو دور کر دیتی ہیں۔

ورشا رِتُو (برسات) کے لئے ویریچن (مسہل) ترُبد۔ اندرجو۔ پیپل اور سونٹھ کے چورن میں شہد اور دراکھش رس ملا کر استعمال کرنے سے موسم برسات میں جلاب ہو جاتا ہے۔

شرد رِتُو کے لئے ورِیچن (خزاں کے لئے جلاب) ترُبد۔ دُرالبھا موتھا۔ کھانڈ۔ نیتر بالا۔ چندن اور ملٹھی کے چورن کو داکھ کے رس کے ساتھ مسہل کی غرض سے شرد رِتُو میں استعمال کرنا چاہئے۔

ہیمنت رِتُو (جاڑے) کے لئے جلاب۔ ترُبد۔ چیتا۔ پاٹھا۔ زیرہ۔ سرل کاشٹ۔ بچ۔ اور سُورن کھشیری کا چورن گرم پانی کے ساتھ نوش کرنے سے جاڑے میں جلاب ہو جاتا ہے۔

گریکھم رِتُو (گرمی) کے لئے جلاب) ترُبد کا چورن اور برابر کی کھانڈ ملا کر پانی کے ساتھ پینے سے گریکھم رِتُو میں جلاب ہو جاتا ہے۔

سنگدہ شخص کے لئے جلاب۔ تُربد۔ ترائمان (بنفشہ) یا ویبر۔ ساتلا۔ گنگی اور سودرن کشمیری کا چورن بنا کر تین دن تک گو موتر کی بھاونا دیں۔ تو اس کے استعمال سے سب موسموں میں سنگدہ اشخاص کے مل دوش دور ہو جاتے ہیں۔

روکھش شخص کے لئے جلاب۔ سیاہ تُربد۔ دُرالبھا۔ گج پیپل، اِندر جَو۔ نیل ورکھش۔ گنگی۔ مُتھراں۔ اور تریپھلا کے چورن کو مانس رس۔ گھی یا گرم پانی کے ساتھ مسہل کے لئے دیں۔ تو سب موسموں میں روکھے جسم والے نیز سنگدہ اشخاص کو بھی جلاب ہو جاتا ہے۔

راج برکھش (املتاس) کا استعمال۔ بخار۔ ہردے روگ۔ وات رکت اُدا ورت وغیرہ امراض میں، املتاس کا جلاب دیگر جلابوں کی نسبت مفید ہوتا ہے۔ یہ نرم۔ شیریں اور ٹھنڈا ہوتا ہے۔ نیز بچے۔ بڈھے۔ کشتے روگی۔ لاغر اور نازک مزاج اشخاص کو املتاس دیکر مسہل کرانا چاہئے۔ کیونکہ یہ نرم اور بے ضرر جلاب ہے۔

املتاس کا حاصل کرنا۔ پھل کے پکنے کے وقت املتاس کے اچھی طرح سے پکے ہوئے ایک سو پھل لے کر ریت میں دبا دیں۔ اور سات روز کے بعد نکال کر دھوپ میں سکھا لیں۔ پھر ان کا گودا نکال کر ایک صاف برتن میں رکھ دیں۔

املتاس کے استعمال کا طریق۔ اُدا ورت کے مریض کو نیز چار سے بارہ سال تک کی عمر والے بچے کو املتاس کا گودا داکھ کے رس کے ساتھ کھلانے سے بسہولت جلاب ہو جاتا ہے۔

کاڑھا۔ املتاس کے گودے کا شیت کشلٹے تیار کر کے اُسے دہی کے توڑ۔ سُرامنڈ۔ آملوں کے رس۔ سودیر یا تُربد کے نگدے کے ساتھ مسہل کی غرض سے استعمال کرائیں۔

دیگر۔ دتی کے کاڑھے میں، املتاس کا گودا اور پُرانا گُڑ ملا کر کسی برتن میں ایک مہینہ یا پندرہ روز تک پڑا رہنے دیں۔ پھر اس ارشٹ کو مقدار کے مطابق نوش کریں۔ تو جلاب ہو جاتا ہے۔

دیگر۔ لودھ کی جڑھ کی بیرونی چھال کو دور کر کے اندرونی چھال کو سکھا کر سفوف بنالیں۔ پھر اسے تین حصوں میں بانٹ کر اور دو حصے لیکر لودھ ہی کے کاڑھے میں گھول کر چھان لیں۔ پھر اس کاڑھے سے بچے ہوئے ایک حصہ سفوف کو بھاونا دیں۔ اس کے بعد اسے دش مول کے کاڑھے کی بھاونا دیکر خشک کرلیں۔ اس چورن کو دہی کے توڑ۔ گو مُوتر۔ سُرامنڈ۔ بیر کے رس یا آملوں کے رس میں سے کسی ایک کے ساتھ نوش کریں۔ اس کی مقدار خوراک دو تولہ ہوتی ہے۔

لودھ کا اولیہہ۔ لودھ کا گودا اور کاڑھا کھنڈ اور گھی ملا کر پکائیں۔ جب یہ لیٹی کی مانند گاڑھا ہو جائے۔ تو اُتار کر چاٹنے کے کام میں لانا نہایت مفید مسہل ہوتا ہے۔

تھوہر کے استعمال کی ممانعت۔ تھوہر دوشوں کے بہت بڑے اجتماع کو بھی بہت جلد توڑ دیتا ہے۔ تاہم پیٹ میں بہت جلد ہل چل مچا دینے والا ہونے کی وجہ سے نرم پیٹ والے کمزور بچے۔ بوڑھے اور پُرانی بیماری والے کو تھوہر کا دودھ نہ دینا چاہئے۔

تھوہر کا استعمال۔ باؤگولہ۔ اُدر روگ۔ وِش روگ۔ امراض جلد ذیابیطس۔ بجس۔ دُوشی وِش۔ سوج اور چت کی پریشانی میں تھوہر کا دودھ استعمال کرنا چاہئے۔

جو تھوہر بہت تیز کانٹوں سے بھری ہوتی ہے۔ وہ اچھی ہوتی ہے۔

شُدھا گُٹکا۔ دو یا تین سال کے پُرانے تھوہر کو شستر بر تُو کے انجام میں چیر کر دودھ نکال لیں۔ بعد میں بل گری کے کاڑھے۔ اور ہر دو کیڑویل کے کاڑھے میں الگ الگ ملا کر آگ پر سُکھا لیں۔ اور گولیاں بنا لیں۔ اِن گولیوں کو دہی کے توڑ۔ گو مُوتر یا شراب کے ساتھ نوش کریں۔

دیگر۔ تُربد۔ شُہد سیاہ۔ املتاس۔ نسوتھ۔ تھوہر۔ شنکھنی۔ ساتلا۔ دنتی۔ درونتی۔ تر پھلا۔ سورن کشیری۔ اور ساتلا کو سات دن تک تھوہر کے دودھ کی بھاونا دیکر بانس رس یا گھی کے ساتھ نوش کریں۔

دیگر۔ مندرجہ صدر ترکیب کے مطابق ترکٹا۔ ترپھلا۔ تُربد اور دنتی وغیرہ مسہل ادویات کو گُڑ کے شربت کے ساتھ پینے سے بھی جلاب ہو جاتا ہے۔

گلنج وغیرہ روگوں کے لئے مسہل شنکھنی کا ایسا پھل حاصل کریں۔ جو زیادہ سوکھ نہ گیا ہو۔ اس کے چھلکے کو دور کر دیں۔ نیز ساتلا کی جڑ لیکر ان دونوں مسہل ادویات کو کف روگوں۔ اُدر روگ۔ گردوش اور سوج وغیرہ میں استعمال کرائیں۔ یہ تیز مسہل ہیں۔

دیگر شنکھنی اور ساتلا اِن دونوں کو اکھش بھر لیکر پیس لیں۔ پھر اس کو شراب اور نمک کے ساتھ نوش کریں۔ تو وات کف سے پیدا ہونے والے

ہردے روگ۔ نیز باؤ گولہ دور ہو جاتا ہے۔

دیگر۔ دنتی اور دردنتی کی جڑھ جو ہاتھی کے دانت کی مانند مضبوط اور موٹی ہو۔ نیز جو قد سے تانبے کے رنگ کی سی اور سیاہ ہو۔ وہ بہت تیز۔ تاثیر میں گرم۔ زود اثر۔ وکاشی (پھیل جانے والی۔ سرائت کر جانیوالی) ثقیل۔ وات کو بگاڑنے والی اور پت کف کو دور کرنے والی ہوتی ہے۔

دیگر۔ اوپر کہی ہوئی دنتی اور دردنتی کی جڑھ کو پہلے شہد اور پیپل کے چورن سے لیپٹ دیں۔ پھر اُسے کُشا اور مٹی سے لپیٹ کر آگ میں سویدن (پکا کر نرم) کر لیں۔ اس کے بعد نکال کر دھوپ میں سکھا لیں تاکہ اس کی وکاشتا (خاصیتِ سرائت) تبدیل ہو جائے۔ پھر اس جڑھ کو دہی کے توڑ۔ شراب۔ تکر (لسی) پیلو کے رس اور آسو کے ساتھ نوش کریں۔

کف کے غلبے والے نیز باؤ گولہ۔ پرمیہہ۔ ضعفِ ہاضمہ۔ گردوش۔ ٹبُس۔ کرمی روگ۔ اور بھگندر کے مریضوں کو ہرن یا بکرے کے مانس رس کے ساتھ یہ جڑھ کھلانی چاہیئے۔

وسرپ وغیرہ کے لئے۔ دنتی دردنتی کی جڑھ کے ٹکڑے اور کاڑھے نیز دش مُول کے کاڑھے کے ساتھ پکایا ہوا گھی وسرپ۔ ودردھی الجی اور کھشا داہ کو دور کر دیتا ہے۔

نیز انہی کے ساتھ پکایا ہوا تیل باؤ گولہ۔ بواسیر۔ قبض۔ اور وات کف کی شکایات کو رفع کر دیتا ہے۔

نیز انہی کے ساتھ پکایا ہوا مہا سینہ مل۔ ویرج اور وات کی روکاوٹ نیز

درد کو دور کر دیتا ہے۔
اس طرح شہد وغیرہ نون ادویات مسہل کے لئے اچھی تسلیم کی گئی ہیں۔

ہرڑ کا استعمال

مسہل کے لئے شہد وغیرہ نون اشیائے بالا کے جو مرکبات اوپر بیان کئے جا چکے ہیں۔ ہرڑ سے بھی ویسے ہی مرکبات تیار کر کے استعمال کئے جا سکتے ہیں۔

مسہل لڈو۔ گڑ آٹھ پل۔ ہرڑ بیس پل۔ دنتی ایک پل۔ چیتا ایک پل۔ پیپل ایک کرش۔ اور شہد ایک کرش لے کر ان سب کو کوٹ پیس کر دش لڈو بنا لیں۔ ان میں سے ایک ایک لڈو ہر دسویں روز نوش کریں۔ اوپر سے گرم پانی پی لیں۔ تو سب امراض خصوصاً سنگرہنی۔ بجس۔ خارش۔ کوڑھ۔ اور بواسیر کا دفعیہ ہو جاتا ہے۔ بے ضرر مسہل ہے۔
سنیوگ[1]۔ دیوگ[2]۔ موسم۔ سنسکار[3] اور یکتی[4] کا لحاظ رکھ کر اگر اسکا استعمال کیا جائے تو تھوڑی مقدار میں دینے پر بھی بہت فائدہ دیتا ہے۔ خلاف ازیں زیادہ دینے پر بھی تھوڑا فائدہ دیتا ہے۔
دیگر۔ دارچینی۔ ناگ کیسر۔ آملہ۔ دارم۔ الائچی۔ مصری۔ شہد۔ پھل شراب اور دل پسند دیگر ادویات کے ساتھ مسہل کا استعمال کرنا چاہئے ایسا کرنے سے مسہل بہت اچھا ہو جاتا ہے۔

---

[1] ملاوٹ۔ [2] علیحدگی۔ [3] تدبیر۔ [4] ٹھیک ترکیب۔

تیسرا ادھیائے

دمن ریچن یا پت سدھی

مکرر قے دینا۔ اگر مریض نرم پیٹ والا۔ بھوکا۔ تھوڑی کف والا
دُبلا یا بے ہضمی کا شاکی ہو۔ اور اُسے بہت تیز اور بہت سرد قے آور
دوائی تھوڑی مقدار میں دی جائے۔ تو قے آنے کی بجائے اُسے دست
آنے لگ جاتے ہیں۔ اور قے کا مقصد فوت ہو جاتا ہے۔ یعنی قے
سے دور ہونے والا کف بڑھ جاتا ہے۔ اس لئے یہ سوچ کر کہ پہلے دی
ہوئی دوائی اکارت گئی ہے۔ مریض کو دوبارہ سنگرہ (مجرب[1]) کر کے
پھر قے آور دوائی دینی چاہئے۔

مکرر مسہل دینا۔ اگر مریض کو بے ہضمی یا کثرت کف کی شکایت
ہو۔ تو اُسے نہایت تیز۔ نہایت گرم۔ نہایت نمکین۔ نا پسند یا زیادہ مقدار
میں مسہل دوائی دینے سے قے ہو جاتی ہے۔ اور مسہل کا مقصد فوت ہو
جاتا ہے۔ کیونکہ مسہل سے دور ہونے والے امراض بڑھ جاتے ہیں۔
اس لئے مریض کو از سرِ نو تیار کر کے دوبارہ مسہل دوائی دینی چاہئے۔
اگر دوبارہ مسہل دینے سے بھی کوئی نتیجہ نہ نکلے۔ تو موافق۔ دل پسند اور
بے ضرر دوائی دیکر تیسری بار مسہل کرانا چاہئے۔

ایوگ یوگ سنیہہ سے شدھ اور سویدن سے بیوش کئے بغیر جس شخص کو

[1] مجرب [2] نرم پیٹ [illegible]

رانی اور روکھی مسہل دوائی دی جاتی ہے۔ تو وہ دوائی دوشوں کو خارج نہیں
سر سکتی۔ صرف اُنہیں متحرک کر کے یعنی اپنے مقام سے ہلا کر وبھرنش (افرا)
سوج۔ ہچکی۔ آنکھوں تلے اندھیرا۔ پیاس۔ پنڈلیوں کی اینٹھن۔ متلی۔
انوں کی گراوٹ۔ اور بے رنگی کی شکایات پیدا کر دیتی ہے۔ یا سنگدھ
ودیتون تیز ہاضمے والا شخص اگر قلیل المقدار مسہل دوائی کھائے تو
بی وہ دوائی تیز حرارت ہاضمہ سے ہضم ہو کر دوشوں کو اپنے مقام سے
ادیتی ہے۔ لیکن باہر نہیں نکال سکتی۔ اس سے بھی اول الذکر وبھرنش
بیرہ کی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔

یا سرد اشیا یا کچے رس کے ذریعے جو دوائی استعمال کی جاتی ہے وہ
رڈی جا کر دوشوں کو ہلا دیتی ہے۔ مگر نکال نہیں سکتی۔ اس سے بھی
ل الذکر وبھرنش وغیرہ کی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔ ادویات کے
سے یوگوں کو "ایوگ" کہتے ہیں۔

ہلے ہوئے دوش کیلئے انوواسن وستی۔ مندرجہ بالا وجوہات سے
ں مریض کے دوش اپنے مقام سے ہل گئے ہوں۔ اُسے تیل اور نمک کے
ہے ستر شنکر سویدکی ترکیب سے پسینہ دیکر نروہن وستی دیں۔ اور جنگلی
وروں کے ماش رس کے ساتھ کھانا کھا کر راڑھ ہیل۔ اور دیودار کے
ساتھ پکائے ہوئے تیل کی انوواسن وستی دیں۔ پھر رات کو دھنک جانے
ں سے مریض کو سنگدھ کر کے تیز مسہل دیں۔

اپھارے کا علاج۔ دوشوں کی کثرت والے۔ درد والے۔ اور ضعف کا
ترکیب ۔۔۔ ترکیب

والے مریض کو جب اُداورت کی بھی شکایت ہو۔ تو اُسے قلیل مقدار میں
مُسہل دوائی دینے سے وہ دوائی اُن دوشوں کو اپنی جگہ سے ہٹا کر دوشوں
کے اخراج کے راستے کو روک کر ناف میں اپھارہ۔ پیٹھ۔ پسلی اور پیشانی
میں درد۔ دمہ نیز پاخانہ پیشاب اور بادِ مخالف کی سخت رکاوٹ کی
شکایات پیدا کر دیتی ہے۔

اس صورت میں مالش کرنا۔ پسینہ دینا۔ وستی وغیرہ ادویات کا استعمال
کرانا۔ نرودہن وستی۔ انوواسن وستی اور اُداورت کو دور کرنے والی سب قسم
کی تدابیر کا اختیار کرنا مفید ہوتا ہے۔

درد کو دور کرنے والا یوا گو۔ پنچ مول جو کھار۔ ہینگ۔ اجوائن اور
سیندھا نمک کے ساتھ بنایا ہوا یوا گو نوش کرنے سے درد شکم قبض اور
اپھارے کی شکایات دور ہو جاتی ہیں۔

ہیچکی کے لئے۔ بیل۔ انار۔ جو کھار۔ ہینگ۔ سونٹھ۔ امل بیت
اور سیندھا نمک کو شراب گھی یا گرم پانی کے ساتھ نوش کرنے سے
ہیچکی۔ پہری سراو۔ دمہ اور پہری ستن روگ دور ہو جاتے ہیں۔

بگڑے ہوئے وایو کے کام۔ پی ہوئی دوائی کے ...دور ہو گئے ہے
وات وغیرہ دوش بگڑ کر اوپر دے میں داخل ہو کر ہردے گرہ (انقباض ...
ہچکی۔ سو دردِ پسلی۔ کھانسی۔ ویشا (کمزوری) رالیں بہنے اور آنکھوں کی
پریشانی وغیرہ بہت سے امراض کو پیدا کر دیتے ہیں۔ مریض بیہوش ہو کر زبان
کو چبا ڈالتا ہے۔ اور دانت کٹکٹاتا ہے۔

ایسی حالت کے رونما ہونے پر مناسب ہے۔ کہ اپنے شکوک کو شاک

بہت جلد قے کرا دیں۔ پت کے غش کھانے والے کو میٹھی ادویات سے۔ اور کف سے غش کھانے والے کو چرپری ادویات سے قے کرانی چاہئے۔ بعد ازاں ہاضم ادویات سے مریض کے باقی ماندہ دوش کو پکا کر جسمانی حرارت اور بل قوت کو آہستہ آہستہ بڑھانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

بہت زیادہ دست قے ہونے کی وجہ سے وایو کے ذریعے جس مریض کا بیرا تکلیف زدہ ہو گیا ہو۔ اُسے سنگدھ (مرغن) ترش اور نمکین مفید غذا دینی چاہئے۔

اگر پت اور کف بگڑے ہوں۔ تو مریض کو اس کے خلاف میٹھی اور ٹھنڈی وغیرہ اشیا کا استعمال کرائیں۔

وات کو دور کرنے والی تدابیر پی ہوئی دوائی کے زور کو روکنے سے یا کم سے یا زیادہ اندرونی صفائی سے وایو بگڑ کر اور رک کر سبتہ (مقامات) مخصوصہ۔ ستوو۔ اعضا شکنی۔ اُدویشٹن۔ درد اور پھٹنے کی سی تکلیف پیدا کر دیتی ہے۔ اس میں سب قسم کے دافع وات سنیہن اور سویدن دینا اچھا ہوتا ہے۔

اگر بھوک سے ستائے ہوئے نرم پیٹ والے مریض کو مقدار سے بڑھکر تیز مسہل دیا جائے۔ تو اُس سے پاخانہ پت اور کف جلدی خارج ہو جاتا ہے۔ بعد ازاں وہ دوائی اُن دھاتوؤں کو نکال دیتی ہے۔

مسہل کی زیادتی (اتی یوگ) کی حالت میں ستے آور شیریں ادویات کھلا کر بی ہوش باقی ماندہ دست آور دوائی کو قے کے ذریعے سے خارج کر دینا چاہئے۔

لیکن مسہل دوائی کی زیادتی سے جو خون نکلتا ہے۔ وہ جیو رکت ہے یا پت؟ اِس بات کی پہچان کے لئے اُس خون میں روئی کا ٹکڑا ملا کر کتّے یا کوّے کو کھلائیں۔ اگر کتّا اور کوا اسے کھا لیں۔ تو جیو رکت سمجھنا چاہئے۔ لیکن اگر نہ کھائیں۔ تو پت خیال کرنا چاہئے۔ دوسرا طریق شناخت یہ ہے کہ اِس خون کو کسی سفید کپڑے پر لگا کر دھوپ میں سکھا لیں اور پھر گرم پانی سے دھو ڈالیں۔ اگر کپڑے پر پیلا پن رہ جائے۔ تو اُسے پت سمجھنا چاہئے۔ اگر کسی قسم کا داغ نہ رہے۔ تو جیو رکت معلوم کریں۔

پیاس میں حفاظتِ جان کی تدبیر - پیاس غشی اور مستی سے دُکھ اٹھانے والے مریض کو مسہل دوائی کی زیادتی سے اگر جیو رکت آنے لگے۔ تو رکت پت اتیسار کو دور کرنے والی پران رکھشن کریا (تدابیر محافظِ زندگی) فوراً عمل میں لائیں۔ ہرن یا بھینس کا تازہ خون پلائیں۔ یہ خون فوراً ہی خون سے مل کر اُسے طاقت دے دیتا ہے۔ نیز ہرن یا بھینس کے خون میں نئی پیدا شدہ کُشا کو ملا کر وستی (حقنے) کے کام میں لائیں۔

مرض مذکور کے لئے دودھ - تر بد سیاہ، کھنبھاری، پلٹھی، دُوروا اور خس کی جڑھ کے ساتھ جوش دیئے ہوئے دودھ میں گھرت منڈ اور رسونت ملا کر ٹھنڈا کر کے وستی (حقنے) کے کام میں لائیں۔ یا پچھا وستی یا گھرت منڈ کو انو واسن کے کام میں لائیں۔

گدا بھرنش کا علاج - گدا بھرنش (اخراج مقعد) کی حالت میں کسیلے رس والی ادویات کے کاڑھے کے ذریعے اس کو سینک کر اندر داخل کر دیں۔

بے ہوشی میں گانا سنانا۔ اگر مریض بیہوش ہو گیا ہو۔ تو شام دید کے بھجن۔ ہنسی کی آواز یا رسیلے گیت سنانے چاہئیں۔

چوتھا ادھیائے

تمام دوشوں کو دور کرنیوالا وستی کلپ

سرب گدپرماتھی وستی۔ کھرنٹی۔ گلو۔ ترپھلہ۔ راسنا اور روش موٗل ہر ایک ایک پل۔ رانڈا آٹھ پل۔ بکرے کا گوشت پچاس پل۔ ان سب میں ان سے چوگنا پانی ڈال کر پکالیں۔ جب چوتھائی پانی باقی رہ جائے۔ تو اتار کر چھان لیں۔ پھر اس کاڑھے میں اجوائن۔ رانڈا۔ بلگری۔ کُٹھ۔ بچ۔ سونف۔ اور مُتھراں کا نگدا ڈال دیں۔ نیز گڑ۔ شہد۔ گھی۔ تیل اور نمک بحساب ذیل ملائیں۔ یعنی وات میں کاڑھے سے چوتھائی گھی اور تیل ملائیں۔ پت میں چھٹا حصہ اور کف میں آٹھواں حصہ ملائیں۔

گڑ۔ شہد اور نمک کو بھی ایسی مقدار سے ملانا چاہئے۔ کہ نہ زیادہ اچھتا اور نہ زیادہ نمکین ہونے پائے۔ پھر اسے حقنے کے کام میں لائیں۔ یہ وستی سب امراض کو دور کر دیتی ہے۔ اور تندرست اشخاص کے لئے مفید چیز ہے۔

اگر وستی کے کسی نسخے میں کلک کا بیان نہ کیا گیا ہو۔ تو یہی اجوائن وغیرہ

کلک ڈالنا چاہئے۔

نروہن وستی۔ دش مُول کا کاڑھا بکرے کے مانس کے ساتھ کانجی اور اول الذکر اجوائن وغیرہ کا کلک ڈال کر نیز گھی۔ چربی اور مغز ملا کے نروہن وستی کے کام میں لانا نہایت مفید ہوتا ہے۔ اور سب قسم کی امراض وات کو دور کر دیتا ہے۔

بلا آدی نروہن وستی۔ کھریٹی۔ پٹول۔ لگھو پنج مُول۔ ترائمان (رخبش) ارنڈ اور جو کا کاڑھا ایک پرستھ۔ بکرے کا مانس رس ایک پرستھ۔ ان دونو کو ملا کر پکائیں۔ جب ایک پرستھ باقی رہ جائے۔ تو اُتار لیں۔ پھر اس میں پرینگو۔ پیپل۔ اور موتھا کا کلک نیز تیل۔ گھی۔ اور سیندھا نمک ڈال کر وستی (حقنے) کے کام میں لائیں۔ یہ حرارت ہاضمہ کو مشتعل کرتا ہے۔ تر و تازگی بخشتا ہے۔ طاقت بڑھاتا ہے۔ اور قوت بصارت کو زیادہ کرتا ہے۔

دیگر۔ ارنڈ کی جڑھ تین پل۔ کیسو تین پل۔ لگھو پنج مُول ایک پل راسنا۔ کھریٹی۔ گلو۔ اسگندھ۔ سانٹھ۔ املتاس اور دیو دار ہر ایک ایک پل۔ رائتا آٹھ عدد لے کر ان سب کو ایک آڑھک پانی میں پکائیں پھر اس کاڑھے میں بچ۔ سونف۔ ۴ ڈیڑھ سیر پرینگو۔ ملٹھی۔ پیپل۔ اندر جو۔ موتھا اور رسونت ہر ایک ایک تولہ۔ سیندھا نمک ایک چوتھائی کرش لیکر سب کو باریک پیس کر ڈال دیں۔ پھر اس میں شہد۔ تیل اور گھو تر ملا کر وستی (حقنے) کے کام میں لائیں۔

پت روگ دور کرنے والی وستی۔ ملٹھی۔ لودھ۔ خس۔ چندن۔

کنول اور نیلوفر ڈال کر جوش دیئے ہوئے دودھ میں جیونیہ گن (زندگی افزا دیا) کا نگدہ اڈالیں۔ جب وہ ٹھنڈا ہو جائے۔ تو گھی۔ شہد اور کھانڈ ملا کر وستی (حقنہ) کے کام میں لائیں تو سب قسم کے وچ امراض دور ہو جاتے ہیں۔

دیگر۔ راسنا۔ باسک۔ مجیٹھ۔ اننت مول۔ کھرینٹی۔ لکھو پنچ مول ترن پنچ مول۔ سارو اسیاہ۔ صندل سرخ۔ پدماک۔ بردھی بلنٹھی اور لودھ آدھ آدھ پل لے کر ان کا کاڑھا بنالیں۔ اس کاڑھے میں نصف آڑھک دودھ پکالیں۔ جب صرف دودھ باقی رہ جائے۔ تو اتار کر چھان لیں۔ پھر اس میں جیونتی۔ میدا۔ ردھی۔ شتاور۔ ودارتی کند۔ کاکولی۔ کھشیر کاکولی۔ کسیرو۔ شرکرا۔ جیوک۔ کنول کیسر۔ پونڈریک۔ اُت پل۔ پدم آگر۔ کمارچ بلنٹھی۔ ملکھشنا مول۔ مونجاتک اور صندل سرخ کا کلک۔ تیز گھی اور سبتہ ھانمک ڈال کر ٹھنڈا کر کے وستی (حقنے) کے کام میں لاویں۔ جب وستی کی دوائی واپس باہر نکل آئے۔ تو مریض کو پوری ٹھیک کر کے حسب موافق جنگلی جانوروں کے مانس رس یا دودھ کے ساتھ شالی چاولوں کا بھات کھانے کو دیں۔

اس وستی سے جلن۔ اسہال۔ پردر۔ رکت پت۔ ہردروگ۔ گلمس۔ وشم جور۔ باؤگولہ۔ موتر اگھات اور یرقان وغیرہ پت امراض کی شکایات دور ہو جاتی ہیں۔

کفج روگوں کے لئے نردہن وستی۔ کھانوری۔ املتاس۔ دیودارو۔ مورروا۔ گوکھرو۔ اندرجو۔ آک۔ پاٹھا۔ کلتھی اور کیٹری ان سب ادویات کو اکٹھا کر کے ان میں بقدر پانی ڈالیں۔ کر جل کر چوتھائی باقی

رہ جانے پر دس پر سرت رہ جائے۔ پھر اس کاڑھے میں سرسوں۔ الائچی۔ راڑا۔ اور ترڑا ہر ایک دو دو تولہ کا نگدا تیز شہد اور راڑے کا تیل۔ کھانڈ اور گھی ہر ایک دو دو پل ملا کر مریض کو نروہن وستی دیں۔ تو ضعف ناضم اور اروچی (عدم اشتہائے طعام) کی شکایات رفع ہو جاتی ہیں۔

نازک مزاجوں کے لئے نروہن وستی۔ اب نازک مزاج اور آرام پسند اشخاص کے لئے پر سرت کی مقدار کے مطابق نرم اور سنیہن نروہ وستیوں کا الگ الگ بیان کیا جائیگا۔ جو اشخاص نازک مزاج ہیں۔ اور دمن رہتے۔ وغیرہ تد بیرے بگڑ چکے ہیں۔ ان کے لئے سنیہن اور نرم نروہن وستیاں الگ الگ پر سرت کی مقدار کے مطابق بیان کی جاتی ہیں۔

دات ناشک وستی۔ دودھ چار پل۔ شہد۔ تیل اور گھی چار پر سرت لیکر ان سب کو رئی سے بلو کر وستی (حقنے) کے ذریعے استعمال کرنے سے دات کا دفعیہ ہو جاتا ہے۔ اور طاقت اور خوبصورتی پیدا ہوتی ہے۔

دیگر۔ تیل۔ پرسنا۔ شہد اور گھی ہر ایک ایک پر سرت۔ بلو آدی پنچ مُول کا کاڑھا دو پر سرت ملا کر وستی (حقنے) کے ذریعے استعمال کرنے سے دات کا دفعیہ ہو جاتا ہے۔

ابھشیند آدی ناشک وستی۔ بٹول۔ نیم کی چھال۔ چرائتہ۔ داسنہ۔ اور ست تلا میں سے ہر ایک کا کاڑھا ایک ایک پر سرت۔ گھی ایک پر سرت۔ سرسوں کا نگدا۔ اور پنچ بکت گمرت ملا کر وستی (حقنے) کے ذریعے استعمال میں لائیں۔ تو ابھشیند۔ کرموں اور پرمیہہ کی شکایات

دور ہو جاتی ہیں۔

قبض وغیرہ کو دور کرنے والی وستی - تیل۔ گوموتر۔ دہی کا منڈ اور رال کانجی ہر ایک چار چار پرسرت میں سرسوں پیس کر ملا دیں۔ اور وستی (حقنے) کے کام میں لائیں۔ تو پاخلنے کی قبض اور اپھارے کی شکایات رفع ہو جاتی ہیں۔

شُکر (ویرج) پیدا کرنے والی وستی - دُودھی۔ گنے کی جڑھ۔ شال پرنی۔ راسنا۔ ودارى کند۔ شہد۔ اور گھی ہر ایک ایک پرسرت۔ ان میں پیپل کا نگدا ملا کر وستی کے کام میں لانے سے ویرج بڑھتا ہے۔

سدھ وستیاں - اب سِدھ وستیوں کا بیان کیا جاتا ہے۔ جو ہمیشہ استعمال کی جاتی ہیں۔ یہ بے ضرر۔ نہایت مفید۔ طاقت اور ترو تازگی بڑھانے والی اور آرام دہ ہوتی ہیں۔

پرمیہہ کو دور کرنے والی وستی - شہد اور تیل ہموزن۔ سیندھا نمک ایک کرش۔ سونف دو پچو۔ ان سب ادویات کو ارنڈ کے کاڑھے میں ملا کر وستی دینے سے رسائن کے سے فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ یہ وستی پرمیہ روگ۔ بواسیر۔ کرمی روگ۔ باؤ گولہ اور انتروَردھی کو بھی دور کر دیتی ہے۔

چونکہ اس نروہن وستی میں شہد اور تیل کی مقدار زیادہ ہوتی ہے اس لئے اسے مدھو تیل وک وستی کہتے ہیں۔

آنکھوں کے لئے مفید وستی - ملٹھی ڈال کر دی ہوئی وستی آنکھوں کے لئے مفید ہوتی ہے۔ اور رکت پت کی شکایت کو دور کر دیتی ہے۔

گدا وغیرہ کے امراض کو دور کرنے والی وستی۔ موتھا کے کاڑھے کے ساتھ شہد۔ تیل۔ مانس رس اور گھی ملا کر جو وستی دی جاتی ہے وہ مقعد۔ رانوں۔ پنڈلیوں۔ فوطوں۔ مثانے۔ اور عضو تناسل کی امراض نیز شول (درد) کو دور کر دیتی ہے۔

نروہن وستی۔ گھی۔ شہد۔ چربی اور تیل دو دو پل۔ سیندھا نمک ایک تولہ اور ہاؤ بیر دو تولہ لے کر نروہن وستی بنائیں۔

یکت رتھ وستی۔ ارنڈ کی جڑ کے کاڑھے میں شہد۔ تیل۔ اور سیندھا نمک نیز بچ۔ پیپل اور رانسے کا نگدا ملا کر وستی کے کام میں لائیں۔ اسے یکت رتھ وستی کہتے ہیں۔

دوش تاشک وستی۔ ارنڈ کی جڑ کے کاڑھے کے ساتھ شہد۔ بچ۔ سونف۔ ہینگ۔ سیندھا نمک۔ سفید بچ۔ اور راسنا ملا کر وستی کے کام میں لانے سے دوشوں کا دفعیہ ہو جاتا ہے۔ یہ وستی بہت عمدہ ہے۔

سِدھ وستی۔ پنچ مُول کا کاڑھا۔ تلوں کا تیل۔ پیپل۔ شہد۔ سیندھا نمک۔ اور ملٹھی ملا کر وستی کے کام میں لائیں۔ اسے سدھ وستی کہتے ہیں۔

کف وغیرہ روگوں کو دور کرنے والی وستی۔ دش مُول۔ ترپھلا۔ راڑا۔ اور بل گری کو گائے کے پیشاب میں پکا کر کاڑھا بنالیں۔ اس کاڑھے میں پاٹھا۔ اندر جو۔ موتھا اور راڑا پیس کر ڈال دیں۔ نیز شہد تلوں کا تیل۔ جوکھار اور سیندھا نمک ملا کر وستی کے کام میں لائیں تو کف روگ۔ پانڈو روگ۔ ہیضہ۔ ویرج کی رکاوٹ۔ اور وایو کی رکاوٹ نیز آٹوپ وات کی شکایات دور ہو جاتی ہیں۔

وات ناشک وستی - موتھا - پاٹھا - گلو - ارنڈ کی جڑھ - کھرینٹی - راسنا - پُنرنوا - مجیٹھہ - املتاس - خس - ترائمان (بنفشہ) بہیڑا - ہرڑ - اور گھوکھرو پنچ مُول ہرایک ایک پل - اور راڑا آٹھ پل - ان سبکو ایک ڈھک پانی میں ڈال کر پکائیں - جب چوتھائی پانی باقی رہ جائے - تو اُتار کر چھان لیں - پھر اس کاڑھے میں دو پرستھ دودھ ملاکر پھر پکائیں - جب صرف دودھ باقی رہ جائے - تو اُتار کر چھان لیں - پھر اُس میں دودھ سے چوتھائی جنگلی جانوروں کا مانس رس نیز گھی - شہد اور سیندھا نمک - ملادیں - نیز ملٹھی - سونف - ترُبد سیاہ - اِندرجَو - اور سونٹھ پیس کر ملادیں - اور اسے نیم گرم کرکے وستی کے کام میں لائیں - یہ وستی گوشت - حرارت ہاضمہ - طاقت اور ویرج کو بڑھا دیتی ہے - وات رکت - موہ (بے سُدھی) پرمیہہ - بواسیر - باؤ گولہ - پاخانے اور پیشاب کی روکاوٹ - وِشم جُوَر - وِسرپ روگ - وردھم روگ - اپھارہ - پیچش - چڈوں کے درد - رانوں کے درد - کمر کے درد - گھٹنے کے درد - منیا (گردن کی ایک رگ) کے درد - کاندھے کے درد - سر کے درد - اُدر گلمہ - جنون - سوج - کھانسی - پتھری اور وات کُنڈلکا کو دور کردیتی ہے - آنکھوں کو فائدہ دیتی ہے - اولاد نرینہ بخشتی ہے - اور راجاؤں کے مشکل العلاج امراض کے لئے رسائن کا سا اثر رکھتی ہے -

شکر وَردھک (ویرج کو بڑھانے والی) وستی - چھوٹے اور بڑے دونوں قسم کے ہرنوں کے گوشت - اور دش مُول کا کاڑھا بناکر اُس میں ہاؤبیر - سونف اور ناگرموتھا پیس کر ملادیں - وات کو دور کرنے کے لئے

یہ نہایت عمدہ وستی ہے۔
اگر اس وستی میں غماسینہ بھی ملا دیا جائے۔ تو یہ ویرج کو بکثرت بڑھا دیتی ہے۔

مور کے ماس کی وستی۔ پر۔ انتڑیاں۔ پاؤں۔ پاخانہ اور چونچ علیحدہ کر کے مور کا ماس اور گھوپنچ مُول ایک ایک پل لے کر ان کا کاڑھا بنالیں۔ اور ایک چوتھائی پانی باقی رہ جانے پر اُتار کر چھان لیں پھر اس میں دودھ ملا کر پکالیں۔ اور صرف دودھ باقی رہ جانے پر اُس میں گھی اور شہد ملا دیں۔ بعد ازاں اس میں وداری کند۔ پیپل۔ بدھمی سونف سانٹرا۔ اور تھوڑا سا سیندھا نمک یہ سب ادویات پیس کر ملا دیں۔ اور وستی کے کام میں لائیں۔ تو یہ وستی طاقت جسمانی اور ویرج کو بڑھا دیتی ہے۔

تیتر وغیرہ کے ماسوں کی وستیاں۔ تیتر وغیرہ پرندوں اور ستیسم کے وشکر۔ پرتد۔ پرسہ اور جل چر جانوروں کے ماس کی اوپر لکھی ترکیب کے مطابق وستی تیار کریں۔ اور کام میں لائیں۔
لیکن مچھلیوں کے ماس کی وستی میں دودھ نہ ڈالنا چاہئے۔ کیونکہ دودھ اور مچھلی دونو متضاد اشیا ہیں۔

گوہ وغیرہ جانوروں کے ماسوں کی وستی۔ گوہ۔ نیولا۔ بلی۔ سیہہ اور چوہے کے ماس نیز پنچ مُول کو الگ الگ دس دس پل لے کر

---

۱ کریدنے والے ۲ طوطے کی طرح چونچ سے پھوڑ کر کھانے والے جانور۔ ۳ چیل۔ کوّے کی طرح جھپٹا مار کر چھین لینے والے جانور ۴ پانی میں رہنے والے جانور۔

دودھ میں پکالیں۔ پھر اس میں راڑا اور پیپل۔ سیندھا نمک اور بڑ نمک پیس کر ملا دیں۔ نیز مصری۔ تیل۔ شہد اور گھی ملا کر وستی کے کام میں لائیں یہ وستی رسائن کا کام دیتی ہے۔ اس کے استعمال سے ورزش کے سبب بلوئے ہوئے پہلوؤں والا۔ تھکی ہوئی اندریوں والا۔ گھٹی ہوئی طاقت۔ اور زائل شدہ اوج والا۔ رُکے ہوئے ویریہ۔ پاخانے اور پیشاب والا کھنڈوات والا۔ اور ہاتھی۔ گھوڑے ورتھ کی سواری سے ٹوٹے ہوئے جسم والا شخص بھی از سر نو تر و تازہ ہو جاتا ہے۔ یہ دوائی نہایت عمدہ واجی کرن (قوت باہ بڑھانے والی) ہے۔

[illegible] بیج سے بندھ کی ہوئی وستی۔ [illegible] کے بیج۔ جڑ مُلٹھی اور [illegible] کے ساتھ بلائے ہوئے دودھ کی وستی دیں۔

[illegible] وستی۔ بہت سی مجرب ادویات کے ساتھ تیز تاسے خالی [illegible] وستی تیار کریں۔ اور کام میں لائیں۔

دیگر [illegible] وستی۔ اب سیر بہار وستیوں کا بیان کیا جاتا ہے۔ جو دو شوں کو دور کرتی ہیں۔

[illegible] ۔ گھرنی۔ [illegible] سنا۔ سگندھ [illegible] ۔ گلو۔ [illegible] کی جڑ۔ ابوٹھ بھارنگی [illegible] دسہ۔ روہش ترن۔ [illegible] ۔ کاک جنگھا ہر ایک ایک پل جو۔ [illegible] ۔ بیر۔ کلتھی ہر ایک [illegible] کر سب کو ایک درون پانی میں پکالیں۔ جب چوتھائی باقی رہ جائے تو اتار کر چھان لیں۔ اور اس میں ایک آڑھک تیل نیز ایک ایک پل جیونیہ گن کی (زندگی افزا) ادویات پیس کر ملا دیں۔ اور انوواسن وستی کے کام میں لائیں۔ یہ

انوواسن وستی سب قسم کے وات روگوں کو دور کر دیتی ہے۔

آنوپ[1] جانوروں کی چربیوں کی وستی۔ جیونیہ گن کی (زندگی افزا) ادویات کے ساتھ پکائی ہوئی رطوبت پسند جانوروں کی چربی کو وستی کے کام میں لانے سے اول الذکر فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

تیل کی وستی۔ سونف۔ کرنجوا۔ اور کانجی کے ساتھ پکائے ہوئے تیل کی انوواسن وستی وات کو دور کر دیتی ہے۔

گھی کی وستی۔ سیندھے نمک کے ایک ڈلے کو آگ میں سرخ کر کے گھی میں بجھالیں۔ اور اس گھی کو وستی کے کام میں لائیں۔ تو ودھ روگ دور ہو جاتے ہیں۔

تازگی بخش انوواسن وستی۔ جیونتی۔ راڑا۔ میدا۔ شرامنی۔ ملٹھی۔ کمرنی۔ سونف۔ پرشنپرنی۔ پیپل۔ کاک جنگھا۔ مشتادر۔ کینچ۔ کھشیرکاکولی۔ کاکڑا سنگی۔ کچور۔ اور بچ کو پیس کر چوگنے دودھ میں ملا کر گھی اور تیل پکالیں۔ اور وستی کے کام میں لائیں تو جسم تر و تازہ ہو جاتا ہے۔ وات پت کی شکایت دور ہو جاتی ہے۔ طاقت جسمانی ویرج اور حرارت ہاضمہ بڑھ جاتی ہے۔ حیض اور ویرج کی جملہ بیماریاں دور ہو جاتی ہیں۔ اور اولاد نرینہ پیدا کرنے کے قابل بناتی ہے۔

دیگر انوواسن وستی۔ سیندھا نمک۔ راڑا۔ گٹھ۔ سونف۔ جل بیت۔ بچ۔ نیتر بالا۔ ملٹھی۔ بھارنگی۔ دیودارو۔ کائپھل۔ سونٹھ۔ پوہکر مول۔ میدا۔ چیب۔ چیتا۔ کچور۔ واوڑنگ۔ اتیس۔ ترید سیاہ

---

[1] رطوبت پسند جانور ...ی کے کنارے رہنے والے جانور۔

ہر تیو۔ نیلنی۔ شال پرنی۔ پل گری۔ اجمود۔ چیپل۔ دنتی اور راسنا ہموزن لے کر ان سے ارنڈ کا تیل یا تلوں کا تیل یا ارنڈ اور دونو کا تیل پکا لیں۔ اور انوواسن وستی کے کام میں لائیں۔ اس کے استعمال سے کف وگ درد جسم۔ اُداورت۔ باؤ گولہ۔ بواسیر۔ تلی۔ پرمیہہ۔ آزھیہ وات۔ اپھارہ اور پتھری کی شکایات بہت جلد دور ہو جاتی ہیں۔

کف کو دور کرنے والی وستی۔ بلو آدی پنچ مول یا دافع کف ادویات اور آنجھ گنے کانجی وغیرہ کے ساتھ پکایا ہوا تیل انوواسن وستی کے کام میں لانے سے کف کی شکایت رفع ہو جاتی ہے۔

تیکھشن آدی وستی۔ شیریں۔ مرغن۔ سرد اور نرم وستی کے پیٹ میں رک جانے پر تیز وستی استعمال کرانی چاہئے۔

گوموتر وغیرہ تیز وستیوں سے پیٹ کے خالی ہو جانے پر شیریں مرغن سرد اور نرم وستی کا استعمال کرنا چاہئے۔

ضرورتِ وقت کا خیال رکھ کر گوموتر۔ پیلو۔ چیتا۔ سیندھا نمک۔ جو کھار اور سرسوں ملا کر وستی میں تیزی یا گھی اور دودھ ملا کر وستی میں نرمی پیدا کر لینی چاہئے۔

بستہ وستی کا فائدہ۔ طاقت۔ وقت۔ مرض۔ دوش۔ اور مریض کی طاقت کا لحاظ رکھ کر وات وغیرہ دوشوں کو دور کرنے والی ادویہ ملا کر تیار کی ہوئی وستیاں اُن امراض کو دور کر دیتی ہیں۔ گرمی سے دُکھ پانے والے مریضوں کو حسب مناسب ادویات سے تیار کی ہوئی ٹھنڈی اور سردی سے دُکھ اٹھانے والے اشخاص کو

نیم گرم وستی دینی چاہئے۔

قے اور سہل کے ذریعے صفائی کے قابل امراض میں وِنگھن (ذرہی انترا) وستیوں کا استعمال نہ کرنا چاہئے۔ کیونکہ جذاوا سے۔ کوڑھی اور پرمیہ روگی بالخصوص شودھن (قے اور اسہال) ہی کے قابل ہوتے ہیں۔

کھین۔ کھشت۔ دُبلے۔ غش کھائے ہوئے۔ لاغر۔ سوکھے ہوئے اور صاف شدہ جسم والے مریضوں کو وستی نہ دینی چاہئے۔ کیونکہ انہیں وستی دینے سے دوشوں کے بہت زائل ہو جانے پر زندگی بھی ضائع ہو جاتی ہے۔

پانچواں ادھیائے

وستی ویاپد سدھی

اَستھاپن وستی سے میں وستی دینے کے نتائج۔ جب مریض کو پہلے سنیہن[1] اور سویدن[2] نہ دیا گیا ہو۔ اور اُس کا شکم بوجھل ہو۔ اُسے اگر سرد۔ تھوڑی چکنائی اور نمک والی یا گاڑھی وستی دی جائے۔ تو وستی

---

[1] چکناہٹ۔ دھنیت۔ [2] پسینہ

کمزور ہونے کی وجہ سے دوشوں کو باہر نہیں نکال سکتی۔ بلکہ انہیں صرف جمع کر
کردیتی ہے۔ اس لئے یرکیہ (تاکایل) ہو جاتی ہے۔ اور باد مخالف۔ پیشاب
اور پاخانے کو روک دیتی ہے۔ ناف اور مثانے میں درد ہونے لگتا ہے
ہردے اپ لیپ۔ مقعد کے ورم۔ کھجلی۔ گنڈ۔ ویورنتا (تبدیلیٔ رنگت)
ارتی اور ضعف ہاضمہ کی شکایات پیدا ہو جاتی ہے۔

ان کا علاج۔ ان مندرجہ بالا علامات کے نمودار ہونے پر اتیسار
چکتسا میں بیان کئے ہوئے دو کاڑھوں میں سے ایک کاڑھے کو گرم گرم
پینا۔ پھل ورتی۔ پسینہ۔ حالت کے مطابق مسہل۔ بل گری کی جڑھ۔
شنٹھ۔ وید وائد۔ جو۔ بیر۔ اور کلتھی کی وستی۔ نیز سُر انگیت وستی میں بیان
کردہ اول الذکر ادویات کا آنگدا ملا کر دینا چاہئے۔ ان تدابیر سے رکے
ہوئے دوش خارج ہو جاتے ہیں۔

وستی سے وایو کا رک جانا۔ دوشوں کی زیادتی والے۔
روکھے جسم والے۔ اور سخت پیٹ والے مریض کو کم اشٹروالی وستی دینے
سے وات وغیرہ دوشوں سے گھر کر اس کا راستہ رُک جاتا ہے۔
اس لئے وہ وایو کی آمد و رفت کے راستے کو روک دیتی ہے۔ جس سے
وایو بے راہ ہو کر اپھارہ۔ مرم ویدنا۔ گدا۔ اور گوشت میں جلن۔ قولنج
اور پنڈلیوں میں درد پیدا کر دیتی ہے۔ اور ہردے میں رُک جانے کی
وجہ سے درد کرتی ہوئی وایو ادھر ادھر گھومتی رہتی ہے۔

پھل ورتی کا استعمال۔ مریض کو اچھی طرح تیل کی مالش کرکے
اور پسینہ دے کر حسب ضرورت پھل ورتی کا استعمال کرائیں۔

یا پیلو۔ سرسوں۔ گوموتر اور بلو آدی ملا کر سنرو ہن وستی دیں۔
یا مرل کا شٹ اور دیو دارو سے پکائی ہوئی منو واسن وستی دیں۔
حوائج ضروریہ کے رکے ہونے کی حالت میں وستی دینے کا نتیجہ۔ حوائج ضروریہ کے رکے ہوئے مریض کو اگر زیادہ مقدار والی چکنا ہٹ سے خالی نمکین اور گرم کم مقدار۔ تھوڑی ادویات والی یا نرم وستی استعمال کرائی جائے۔ تو وہ دیُو کے ذریعے وہ اوپر کو بہکی جا کر غشی۔ ہتلی پیاس اور جلن وغیرہ عوارض پیدا کر کے منہ اور ناک کے راستے باہر نکل آتی ہے۔
ان شکایات کا علاج۔ اگر مندرجہ صدر وجوہات سے غشی آ جائے تو مریض کے منہ پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے دیں۔ اور جب تک ضعف دور نہ ہو۔ تاڑ کے پنکھے سے ہوا کرتے رہیں۔ مریض سے پرانا یام کرائیں۔ پرانا یام سے اوپر گئی ہوئی وستی نیچے آ جاتی ہے۔ ہاتھوں کو گرم کر کے اور اُس کے بال پکڑ کر ہلائیں۔ شیر وغیرہ درندوں ہتھیاروں اور حکام کا خوف دلائیں۔ ایسا کرنے سے اوپر کو گئی ہوئی وستی نیچے کو آ جائیگی۔ نیز ایسے طور سے کہ مریض مرنے نہ پائے۔ ہاتھوں یا کپڑے سے اُس کا گلا بھی گھوٹنا چاہئے۔ ایسا کرنے سے پران اور اُدان وایو کے رک جانے کی وجہ سے اپان وایو وستی کو بہت جلد نیچے لے جاتی ہے۔
گٹھ اور سپاری کا کلک رنگدائی کانجی ملا کر نوش کرانے سے گرم تیز اور مسہل ہونے کے سبب وہ اوپر گئی ہوئی وستی کو نیچے سے خارج

کر دیتا ہے۔

ترید اور ہریڑ کو پیس کر گوموتر کے ساتھ نوش کرائیں۔ تو بھی اوپر گئی ہوئی وستی نیچے سے خارج ہو جاتی ہے۔

دوش جب پکو آشے (انتڑیوں) میں ٹھہر جائے۔ تو پسینہ دے کر دش مُول کے کاڑھے کی وستی دینی چاہئیے۔

یا گلو۔ بانس کے پتے۔ پوتی کرنج کی چھال اور پتے۔ کچور۔ دیودار اور روہش ترن کو گوموتر میں سیدھ کر کے (پکا کر) اس میں تیل۔ گڑ۔ سیندھا نمک اور مُسہل ادویات ڈال کر مُسہل دیں۔

اگر دوش ہردے میں ٹھہر جائے۔ تو پنچ آدی پنچ مُول سے پکائی ہوئی وستی دینی چاہئیے۔

اور دوش کے سر میں ٹھہر جانے کی حالت میں نسوار لینا۔ دھوم پان کرنا اور پیشانی پر سرسوں کا لیپ کرنا اچھا ہوتا ہے۔

نہایت گرم وستی کا نتیجہ۔ پسینہ دیئے بغیر نہایت گرم۔ نہایت تیز۔ نہایت تُرش یا نہایت گاڑھی وستی دینے سے یا کم دوش یا نرم پیٹ کی حالت میں بار بار وستی دینے سے وستی کا اتی یوگ ہو جاتا ہے۔ اور ایسا ہونے سے کوکھشی (پہلو) میں درد ہونے لگتا ہے۔

مُسہل کے اتی یوگ کے بیان میں جو علامات اور معالجات بیان کئے گئے ہیں۔ وہ ہی اس میں بھی سمجھنے چاہئیں۔

کھشار۔ کھٹائی۔ تیزی۔ گرمی اور نمک والی وستی کا استعمال کرنا یا پت والے مریض کو وستی دینا مقعد کی جلن۔ کھجلی اور پھکنے کی سی تکلیف

پید اکر دیتا ہے اور رطوبت رسنے لگتی ہے۔ اس رطوبت کے ساتھ جلا ہوا خون نیز کئی رنگوں والا پت خارج ہوتا ہے۔ یہ رطوبت بہت زور سے اور بار بار خارج ہوتی ہے۔ اور مریض بے سُدھ ہو جاتا ہے۔

ایسی صورت میں رکت پت کو دور کرنے والی یا خونی اسہال کو رفع کرنے والی تدابیر کام میں لانی چاہئیں۔

جلن اور بے چینی کی صورت میں تریدھ کے نگدے کو داکھ کے کاڑھے کے ساتھ نوش کرائیں۔ تو پت۔ پاخانہ اور واگو کا اخراج ہو کر جلن مٹ جاتی ہے۔

جس مریض کی مُسہل سے اندرونی صفائی ہو چکی ہو۔ [1] سے تمانڈ ملاکر ٹھنڈا یواگو پلانا چاہئے

اتی ورکت اور کھین پُریش والے مریض کو انڈے کے یوش کے ساتھ دہی یا شراب پینے کو دیں۔

سینہہ انو واسن۔ اب تک انو واسن وستیوں کا بیان کیا گیا ہے اب آگے سینہہ۔ وستی یعنی انو واسن کا بیان کیا جائیگا۔

جب وات کا غلبہ ہو۔ اور تھوڑی مقدار میں ٹھنڈی وستی دی جائے پت کا غلبہ ہو۔ اور نہایت گرم وستی دیں۔ اور کف کے غلبہ میں نہایت نرم وستی دیں۔ نیز شکم پُری کی حالت میں مقدار اور اشر دونوں لحاظ سے بھاری وستی دیں۔ اور فضلے کے اجتماع کی حالت میں مقدار اور اشر دونو

---

[1] جس کا خون زیادہ خارج ہو گیا ہو۔ [2] جس کا پاخانہ زائل ہو چکا ہو۔ اور بالکل نقاہت۔

لحاظ سے کم نقصان والی وستی دی جائے۔ تو وہ وستی دوش سے گھر کر مقعد کے راستے واپس خارج نہیں ہوتی۔ اس سے مندرجہ ذیل شکایات پیدا کر دیتی ہے۔ جیسے

وایو سے سینہ وستی کے گھر جانے پر جکڑاہٹ دونوں رانوں کی شتھلتا (گراوٹ) اپھارہ۔ بخار۔ درد۔ اعضا شکنی۔ درد پسلی۔ اور انگڑائیاں وغیرہ عوارض پیدا ہو جاتے ہیں۔

وایو سے گھری ہوئی سینہ وستی کو پہلے بیان کی ہوئی مرغن۔ ترش۔ نمکین اور گرم نروہن وستیوں کے ذریعے نکالنا چاہیے۔ جن کی تفصیل ذیل میں درج ہے۔ جیسے

کانجی۔ شراب۔ بیر۔ کلتھی۔ اور جو سے پکائے ہوئے راسنا اور ہلدی کے تیل سے یا گوموتر سے پکائے ہوئے ان تیلوں سے یا پنچ مول کے کاڑھے سے پکائے ہوئے تیل سے یا راسنا یا ہلدی کے الگ الگ تیلوں سے نروہن وستی دیں۔

یا انہی تیلوں سے شام کا کھانا کھانے کے بعد انو واسن وستی دیں۔

پت سے گھری ہوئی سینہ وستی کی صورت میں پیاس۔ جلن۔ داگ۔ موہ۔ بے رنگتی۔ تمک شواس اور بخار کی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔ ایسی حالت میں یعنی پت سے گھری ہوئی وستی کو میٹھی اور کڑوی ادویات کی وستی دیکر نکالنا چاہیے۔

اونگھ۔ شیت جڑ۔ سستی۔ رالیں بہنے۔ عدم اشتہائے طعام۔ گرانی غشی اور تکان کی شکایات ہوں۔ تو جان لینا چاہیے۔ کہ سینہ وستی کف

گھری ہوئی ہے۔ اُسے کسیلے۔ چرپرے اور کڑوے رسوں والی شراب اور گوموتر سے تیار کی ہوئی۔ تیکھی اشیاء سے ملی ہوئی۔ پھلوں کے تیلوں[1] والی وستی سے نکالنا چاہیے۔

ستے۔ غشی۔ عدم اشتہائے طعام۔ تکان۔ درد۔ چھینک اور اعضا شکنی کی علامات کے نمودار ہونے پر جان لینا چاہیے۔ کہ سینہ وستی زیادہ کھائی ہوئی خوراک سے گھری ہے۔ اس میں آم دوش کی علامات اور جلن بھی ہوتی ہے۔ اس صورت میں چرپری اور نمکین ادویات کے کاڑھوں اور چورنوں سے اُسے ہضم کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ نیز ہلکا مُسہل دینا چاہیے۔ اور آم دوش کے علاج میں بیان کی ہوئی سب ادویات بھی مفید ہوتی ہیں۔

پاخانے۔ پیشاب اور باد مخالف کی رکاوٹ۔ درد۔ جسم کی گرانی۔ اپھارہ۔ اور دل گرفتگی کی علامات کے نمودار ہونے پر جان لینا چاہیے۔ کہ سینہ وستی پاخانے سے گھری ہوئی ہے۔ اسے سینہن[2] سویدن[3]۔ اور وات کی دوائیں اور تربد اور یتو آدی پنچ مولوں سے پکائی ہوئی سنیہن اور انو واسن وستی دیں۔

نیز اداورت کے بیان میں لکھی ہوئی تمام تدابیر کے ذریعے پاخانے سے گھری ہوئی وستی کو نکالنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

---

[1] پھل تیل سے مراد یہاں اخروٹ وغیرہ پھلوں کے تیلوں سے ہے۔ بعضوں کے نزدیک اس سے مراد ارنڈے اور تلوں کے تیلوں سے بھی ہے۔

[2] چکنائی استعمال کرانا۔ [3] پسینہ دینا۔

نہار پیٹ دی ہوئی سینہہ وستی - نہار پیٹ یا صرف چیا یا تر کھا کر بچہ کو مقعد میں دی ہوئی وستی یا متورم مقعد والے کو وستی دینے سے وہ وستی کسی وجہ سے نہ رک کر جسم کے اوپر کے حصے میں تیزی سے دوڑتی ہے - اور گلے کے اوپر کے سوراخوں منہ ناک وغیرہ کے ذریعے باہر نکل پڑتی ہے - ایسی صورت میں گومتر - ترید سیاہ - اور ترید کا کاڑھا نیز جو - بیر اور کلتھی کا کاڑھا ڈال کر پکایا ہوا تیل نروہن یا انوواسن وستی کے ذریعے دیں -

سینہہ کے گلے میں سے نکل آنے کی صورت میں جکڑاہٹ اور گلے کی گرفتگی ہو - تو شبل ادویے اور تمام بیر کے ذریعے سینہہ کو خارج کرنا چاہیئے -

مندرجہ بالا صورت میں گدا کے ذریعے کچے سینہہ کا استعمال نہ کرنا چاہیئے - کیونکہ کچے گھی سے گدا چپ چپی ہو جاتی ہے - اور اس سے درد - موہ - کھجلی - سوج وغیرہ عوارض پیدا ہو جاتے ہیں - ایسا ہونے پر تیز وستی اور آک کے پتوں کے رس میں پکائے ہوئے تیل کا استعمال کرنا چاہیئے -

اوپر اٹھا کر کے وستی کا مثہ باندھنے پر یا شیش وتی دب کی بے دینے پر وستی کے اندر کی وایو پیٹ میں داخل ہو کر اور حرکت میں آ کر شول (درد) اور چمک پیدا کر دیتی ہے - ایسی حالت میں مالش کرنی چاہیئے - گدا میں پسینہ دینا چاہیئے - اور دافع وات غذا کھلانی چاہیئے - اگر وستی جلدی دی جائے - جلدی نکل آئے - اور دیکایک اُلٹ کھشپت ہو جائے - تو کمر - مقعد - پنڈلیوں - رانوں اور شانے میں جکڑاہٹ

دند - اور پھٹنے کی سی تکلیف ہوتی ہے - اِس صورت میں وات کو دور کرنے والی غذا دینی چاہئے - پسینہ دینا چاہئے - مالش کرنی چاہئے - اور دستی استعمال کرانی چاہئے -

دستی پُٹ کے دبائے جانے پر بیچ میں ہی کبھی گُدا کے کھُل جانے پر وایُو پرتی ہت اور طاقتور ہوکر پہلوؤں اور سر میں درد پیدا کر دیتی ہے - نیز اس سے دونو رانوں میں سُتمبھا ہو جاتی ہے -

ایسی حالت میں پنُو آدی اَپنچ مُول - شالا اور شیاما آدی گن کی ادویات کو گو مُوتر سے پکا کر دستی دیں -

دستی پُٹ کے زیادہ دبائے جانے پر دوائی شکم میں جا کر پڑ جاتی ہے یا گلے تک آ جاتی ہے - ایسی حالت میں دستی دینے - مُسہل دینے یا گلا دبانے وغیرہ کی تدابیر کو کام میں لانا چاہئے -

جس طرح تازہ انڈے اور تیل سے بھرے ہوئے برتن کی حفاظت کی جاتی ہے - اسی طرح اُس شخص کی نہایت احتیاط سے حفاظت کرنی چاہئے جو مسن ویرچن وغیرہ سے شدہ ہو کر ناطاقت اور ضعیف اہاضمہ ہو جاتا ہے - ایسی صورت میں مریض کو پہلے میٹھی اور مفید بعد ازاں کھٹے اور نمکین پھر میٹھے اور چرپرے - آخر کار کسیلے اور کڑوے رسوں والی غذا دیں -

بگڑے ہوئے کو درست کرنا - باہم متضاد میٹھے وغیرہ رسوں نیز باہم موافق روکھی اور سنگدھ وغیرہ اشیاء کو ویریے کی ترکیب کے مطابق کام میں لا کر وَمن وغیرہ سے شدہ مریض کو اُس کی طبعی حالت پر لائیں -

پرکرتی گت کی علامات سے وغیرہ سے شدہ مریض جب سب باتوں کو سہنے لگ جائے۔ اور اُس میں جسمانی طاقت مضبوط ہوجائے۔ تب جاننا چاہئے۔ کہ مریض اپنی پرکرتی میں آگیا ہے۔

چھٹا ادھیائے

بھیشج کلپ (ادویات کی بہم رسانی)

اچھی دوائی کی علامات۔ جانگل دیش اور سادھارن دیش کی ہموار زمین میں جو اونچی نیچی نہ ہو۔ اعلےٰ درجے کی مٹی والے کھیت میں۔ پاکیزہ مقام میں جہاں شمشان۔ چیتیہ (معبد) یا سانپ کی بانبی وغیرہ نہ ہوں۔ چھونے میں نرم مٹی والی اور اچھے پانی والی زمین میں جہاں گشا اور روہش ترن اُگتے ہوں۔ جس میں ہل نہ چلا ہو۔ جو بڑے بڑے اونچے درختوں سے نہ گھری ہو۔ ان صفات سے متصف زمین میں اپنے طبعی رنگ اور رس کے ساتھ پیدا ہونے والی دوائی اچھی ہوتی ہے۔ نیز جس میں کیڑا نہ لگا ہو۔ جو آگ سے نہ جلی ہو۔ بگڑے ہوئے عناصر سے خراب نہ ہوئی ہو۔ دھوپ۔ چھاؤں اور پانی سے مناسب وقت میں پرورش یافتہ ہو۔ بہت گہری جڑھ والی ہو۔ اور شمال کی جانب پیدا

ہونے والی ہو ایسی سب دوائیں افضل ہوتی ہیں۔

دوائی لانے کی ترکیب ۔مندرجہ صدر صفات والی دوائی کو لانے کے لئے سوستی واچن وغیرہ منگل کرم کر کے شردھالو۔ پوتر اور سفاتو کئے ہوئے شخص کو جانا چاہئے۔ اور دوائی کو لاکر احتیاط سے رکھنا چاہئے۔ بعدازاں مناسب وقت پر اس دوائی کو دودھ میں ڈال کر بھگو لے۔ اگر سبز دوائی نہ مل سکے۔ تو ایک سال کے اندر کی دوائی لانی چاہئے۔ لیکن گڑ۔ گھی۔ شہد۔ دھنیا۔ پیپل اور واوڑنگ جتنے پرانے ہوں۔ اُتنے ہی اچھے ہوتے ہیں۔ یہ چیزیں نئی نہ لینی چاہئیں۔ جس گائے کا بچہ جوان ہو گیا ہو۔ اس کا دودھ۔ گوبر اور پیشاب بالکل بے ضرر ہوتا ہے۔ نیز جوان اور طاقتور جانور کے خون وغیرہ دھاتو۔ دُم۔ سینگ اور کھر وغیرہ لینے چاہئیں۔

کشائے یونی پانچ رس۔ چھئوں رسوں میں سے نمکین رس کو چھوڑ کر باقی پانچوں کشائے یونی ہوتے ہیں۔ پس ان پانچ رسوں سے سورس وغیرہ پانچوں قسم کے کاڑھے بنتے ہیں۔ نمکین رس سے سورس وغیرہ کچھ نہیں بنتا۔

سورس۔ کلک۔ شرت۔ شیت اور پھانٹ ان پانچ اقسام کی کشائے کلپنا ہوتی ہے۔ ان پانچوں میں سے بہ ترتیب پہلا دوسرے سے مفید تر ہوتا ہے۔

سورس کی تعریف۔ کسی دوائی کو مناسب مقام سے اکھاڑ کر اُسی دم پتھر پر کوٹ کر کپڑے سے نچوڑ لیں۔ تو اس نکلے ہوئے رس کو "سورس" کہتے ہیں۔

کلک کی تعریف ۔ پتھر پر پانی ڈال ڈال کر جو دوائی پیسی جاتی ہے اُسے کلک کہتے ہیں۔ لیکن سوکھی دوائی جو باریک پیسی جاتی ہے اُسے چورن کہتے ہیں۔

کواتھ کی تعریف ۔ جو دوائی پانی میں جوش دیکر چھان لی جاتی ہے۔ اُس چھنے ہوئے پانی کو کواتھ۔ کشائے یا کاڑھا بولتے ہیں۔

شیت کشائے کی تعریف ۔ رات بھر جس دوائی کو پانی میں بھگو کر علے الصبح مل کر چھان لیا جاتا ہے۔ اُسے شیت کشائے بولتے ہیں

پھانٹ کی تعریف ۔ کسی دوائی کو گرم پانی میں ڈال کر اور مل کر فوراً چھان لیا جائے۔ تو اُسے پھانٹ کہتے ہیں۔

ترکیب استعمال ۔ ان سورس وغیرہ کی مقدار خوراک اور ترکیب مرض اور شکم کی طاقت کے مطابق سمجھنی چاہئے۔

سشرت میں لکھا ہے۔ کہ مقدار خوراک کا کوئی مقررہ قاعدہ نہیں ہے مرض۔ مریض کے شکم۔ مریض کی طاقت اور حالت نیز ملک اور موسم کا لحاظ رکھ کر دوائی کی مقدار مقرر کی جاتی ہے۔

اسی طرح مرض وغیرہ اور ملک و موسم وغیرہ کو دیکھ کر سورس وغیرہ پانچوں میں سے کسی ایک کا استعمال کرنا چاہئے۔

سورس کی اوسط مقدار ۔ سورس کی اوسط مقدار خوراک چار پل سمجھنی چاہئے۔

کلک اور چورن کی اوسط مقدار ۔ کلک یا چورن کی اوسط مقدار خوراک ایک کرش ہے۔ اسے تین پل پتلی چیز میں ملاکر استعمال کریں

کواتھ کی مقدار۔ ایک پل دوائی کو نصف پرستھ پانی میں ڈال کر جوش دیں۔ اور چوتھائی باقی رہ جانے پر اُتار کر چھان لیں۔

شیت کشائے کا پرمان۔ ایک پل دوائی کو چھ پل کسی رقیق چیز میں ملا کر جو شیت کشائے بنایا جاتا ہے۔ وہی اُس کی اوسط مقدار سمجھنی چاہئے۔

پھانٹ کی مقدار۔ ایک پل دوائی کو چار پل کسی رقیق چیز میں ملا کر بنانا چاہئے۔

یہ سب مقادیر درمیانہ درجے کی سمجھنی چاہئیں۔ لیکن ملک وموسم کا لحاظ رکھ کر وید اپنی عقل کے مطابق ان میں کمی وبیشی بھی کر سکتا ہے۔

سینہہ پاک کا پرمان۔ تیل وغیرہ سینہوں (چکنائیوں) کے پکانے میں جہاں ادویات کے نگدے۔ چکنائی اور رقیق چیز کی مقادیر نہ بتائی گئی ہوں۔ تو بالترتیب ایک سے دوسری چیز چوگنی لینی چاہئے۔ یعنی نگدے سے چوگنی چکنائی اور چکنائی سے چوگنی رقیق چیز لیں۔

اس بارے میں شوتک کی رائے۔ سینہہ پاک کے پرمان کے متعلق شوتک کی یہ رائے ہے۔ کہ سینہہ کبھی خالی پانی کے ساتھ۔ کبھی کاڑھے کے ساتھ اور کبھی سورس کے ساتھ پکایا جاتا ہے۔ ایسی صورت میں نگدے کی مقدار سینہہ سے چوتھائی۔ چھٹا حصہ یا آٹھواں حصہ ہونی چاہئے۔ یعنی صرف پانی کے ساتھ پکانے کی صورت میں نگدا چکنائی سے چوتھائی حصہ ڈالنا چاہئے۔ کاڑھے کے ساتھ پکانے کی حالت

میں تگدا چکنائی سے چھٹا حصہ ڈالیں ۔ اور اگر سورس کے ساتھ پکانا ہو
تو تگدا چکنائی سے آٹھواں حصہ ڈالنا ہی کافی ہوتا ہے ۔
اگر سینہہ پاک میں پانچ یا پانچ سے زیادہ رقیق اشیا ہوں ۔ تو ہر ایک
رقیق چیز سینہہ (چکنائی) کے ہوزن لینی چاہئے ۔

سینہہ پاک کی علامات ۔ تگدا جب انگلی سے نہ لگے ۔ اور آگ
پر ڈالنے سے چڑچڑ کی آواز نہ نکلے ۔ نیز تیل کا رنگ ۔ رس اور لمس حسب
مناسب ہوں ۔ تو جان لینا چاہئے ۔ کہ سینہہ ٹھیک پک گیا ہے ۔ اُس وقت
اُسے آگ پر سے جلدی اُتار لیں ۔

سینہہ پاک کی دیگر علامات ۔ پکاتے پکاتے جب گھی میں سے
جھاگ اُٹھنا بند ہو جائے ۔ اور تیل میں جھاگ آنے لگے ۔ تب سمجھنا چاہئے
کہ گھی یا تیل ٹھیک طور پر پک گیا ہے ۔

لیہہ ۔ جب اچھی طرح پک جاتا ہے ۔ تب اُس میں سے تار نکلتا
ہے ۔ اور وہ پانی میں ڈالنے سے نیچے بیٹھ جاتا ہے ۔ اور گھلتا نہیں
یہ لیہہ کی علامات ہیں ۔

پاک کی تین اقسام ۔ سینہہ پاک تین قسم کا ہوتا ہے (۱) مند
(۲) چکن اور (۳) کھر چکن ۔
پکے ہوئے سینہہ میں سے کوئی چیز کلک کی مانند انگلی سے لگ جاتی
ہے ۔ اور کوئی نہیں لگتی ۔ اُسے مند پاک کہتے ہیں ۔
جب اُنگلی لگانے سے وہ سینہہ انگلی کو بہت لگنے لگے ۔ تو اُسے
چکن کہتے ہیں ۔

انگلی کے چھونے سے ہی جو پکا ہوا سینہہ بکھر جائے۔ اور بتی کی مانند کالا کالا ہو جائے۔ وہ کھر چکن کہلاتا ہے۔

اس سے آگے کی حالت کو دگدھ پاک کہتے ہیں۔ یعنی جلا ہوا۔
یہ جلا ہوا سینہہ مندرجہ صدر فوائد ظاہر نہیں کر سکتا۔ کیونکہ جل جانے کی وجہ سے بے اثر ہو جاتا ہے۔

آم پاک یعنی کچا پکا سینہہ حرارت ہاضمہ کو ضعیف کر دیتا ہے۔
مند پاک سینہہ کو نسیہ کرم (نسوار) میں استعمال کیا جاتا ہے۔
چکن پاک سینہہ پینے اور وستی کرم (حقنے) کے کام میں لایا جاتا ہے۔
اور کھر چکن پاک سینہہ مالش کرنے میں برتا جاتا ہے۔

پیمانوں کی مقادیر۔ شان۔ پانی تل۔ مشٹی۔ کُڈو پرستھ۔ آڑہک۔ دڑون اور دوڑ۔ یہ سب بالترتیب ایک سے دوسرا چوگنا ہوتا ہے۔ یعنی شان سے پانی تل چوگنا ہوتا ہے۔ اور پانی تل سے مشٹی چوگنی ہوتی ہے۔ علیٰ ہذا القیاس دوسروں کو بھی سمجھنا چاہئے۔

سبز (گیلی) اور سوکھی ادویات کا ملانا۔ ایک نسخے میں اگر گیلی اور سوکھی دونو قسم کی ادویات ہموزن ڈالنے کی ہدایت ہو۔ تو سوکھی چیز کی نسبت سبز چیز دوگنی لینی چاہئے۔
کسی نسخے کی اگر کوئی سوکھی دوائی نہ مل سکے۔ تو وہی دوائی ہری ہونے کی صورت میں دگنی لیکر ڈالی جا سکتی ہے۔
اگر ایک ہی نسخے میں سوکھی اور رقیق اشیا ہموزن ڈالنے کی ہدایت کی گئی ہو۔ تو کُڈو وغیرہ پیمانوں کے مطابق رقیق اشیا، سوکھی اشیا سے

دو چند ملانی چاہئیں۔

پانی کا ملاپ ۔ پینے اور ملانے کے کام میں یا سینہ پاک میں اگر کسی رقیق چیز کا بیان نہ کیا گیا ہو۔ تو پانی ملا لینا چاہئے۔

ادویات کا وزن جبکہ بیان نہ کیا گیا ہو۔ اگر کسی نسخہ میں ادویات کے وزن نہ بتائے گئے ہوں۔ تو سب ادویات کو ہم وزن لینا چاہئے۔

اور جہاں ادویات کے سورس وغیرہ کی تفصیل نہ بتائی گئی ہو وہاں کلک بنا کر ہی استعمال کرنا چاہئے۔

اوزان ۔ دو شان کا ایک بنک ہوتا ہے۔ کول۔ بدر اور ٹنکشن بھی بنک ہی کے مرادف الفاظ ہیں۔ دو بنک کا ایک اکھش ہوتا ہے۔ پچو۔ پانی تل۔ سُوَرن۔ کبل گرہ۔ کرش۔ بڑال پدک۔ تندل اور پانی منکا یہ سب الفاظ اکھش کے مرادف ہیں۔ دو اکھش کی ایک شکتی ہوتی ہے۔ اشٹمکا اور نکش سے ایک ہی مراد ہے۔ دو شکتی کا ایک پل ہوتا ہے۔ پر کنچ۔ بلو۔ مُشٹی۔ آمرا ور چتر تھکا یہ سب الفاظ پل کے مرادف ہیں۔ دو پل کا ایک پرسرت ہوتا ہے۔ دو پرسرت کی ایک انجلی اور دو انجلی کا ایک مانکا ہوتا ہے۔

آڑھک۔ بھاجن اور کنس بھی مرادف الفاظ ہیں۔ دس درج درون کنبھ۔ گھٹ اور ارمن بھی ہم معنی لفظ ہیں۔ سو پل کی ایک ملی اور بیس تُلا کا ایک بھار ہوتا ہے۔[1]

---

[1] یہاں پر اوزان کی مقدار رتی اور دانہ سے شروع کی گئی ہیں۔ لیکن شان کا وزن

وُسُندھرا عموماً ہمالیہ اور بندھیاچل سے گھرا ہوا ہے۔ ہمالیہ میں پیدا ہونے والی سب ادویات سَوم (سرد) اور پِچھیہ (مفید) ہوتی ہیں۔ مگر بندھیاچل پر پیدا ہونے والی دوائیں آگنیہ (گرم) ہوتی ہیں۔ یہ فوائد میں ہمالیہ کی ادویات سے کم تر ہوتی ہیں۔

(بقیہ نوٹ صفحہ ۸۰۰) کچھ بھی نہیں بتایا گیا۔ اس لئے باقی کے سب وزن بھی غیر متعین ہی پرتیت ہوتے ہیں۔ یہ میں خیال اوزان کی مقدار ایک جگہ ذیل میں درج کیے دیتی ہیں۔ چھ ونشی کا ایک پچ چھ پچ کا ایک سرکھپ۔ آٹھ سرکھپ کا ایک تنڈل۔ دو تنڈل کا ایک دھان۔ دو دھان کا ایک جَو۔ تین جَو کی ایک رتی (گنجا)، بارہ رتی کا ایک ماشہ (بعض آچاریہ پانچ۔ چھ۔ آٹھ۔ دس یا بارہ رتی کا ایک ماشہ مانتے ہیں) چار ماشے کا ایک شان ہوتا ہے۔ آگے کرش پل تُلا۔ پرستھ۔ آڈھک۔ درون اور وَہ بہ ترتیب پہلے سے دوگنے ہوتے ہیں۔ پل کا دسواں حصہ دھرن کہلاتا ہے۔

ماشہ کا مرادف ہیم۔ کرش کا کھوڑشکا۔ درون کا گھٹ ہوتا ہے۔ دو درون کا ایک شورپ ہوتا ہے۔

اُتر ستھان

پہلا ادھیائے

بال اُپ چار (تربیتِ اطفال)

بھگوان اتری کمار وغیرہ مہرشی بولے۔ کہ اب ہم اُس ادھیائے کی تفصیل بتاتے ہیں۔ جس میں تربیت اطفال کا بیان ہے۔

نوزائیدہ بچے کی شُدھی۔ جرائیو (جھلی) سے بچے کے الگ ہوتے ہی سیندھے نمک ملے گھی سے گئی طرح شُدھی کر کے پیدائش کی تکلیف کو دور کرنے کے لئے بلا تیل چھڑ دیں۔ اور بچے کے کان کے پاس دو پتھر کھٹکھٹائیں۔ نیز اُس کے دائیں کان میں یہ منتر پڑھیں۔

(منتر کے اصل الفاظ کی ضرورت نہ سمجھ کر یہاں پر اُس کا لفظی ترجمہ درج کر دیا جاتا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔)

آے بچے! تو ہر انگ سے پیدا ہوتا ہے۔ تو ہردے سے پیدا ہوتا ہے
تو آتما سے پیدا ہو کر پتر کہلاتا ہے۔ تو سو برس تک جی۔ تو شتایو ہو۔ اور
سو برس کی لمبی عمر کو حاصل کر۔ ستارے۔ اطراف عالم اور شب و روز تیری
حفاظت کریں۔"

تندرست بچے کی تدابیر۔ پھر اُسے آرام دیکر اُس کی ناف کی
ناڑی (نارُو) کو سُوت کے تاگے سے باندھ کر چار اُنگل کے فاصلے سے
کاٹ دیں۔ اور اُس ناڑی سے بندھے ہوئے سُوت کو بچے کی گردن سے
باندھ دیں۔ اور ناڑی کو کشٹ تیل سے چُپڑتے رہیں۔

یا بڑ وغیرہ شیر دار درختوں یا صندل وغیرہ خوشبو دار ہشیار کے
کاڑھے میں چاندی یا سونا گرم کر کے بجھائیں۔ جب وہ کچھ گرم ہو جائے
تو اُس کاڑھے سے ناف کو دھوئیں۔ اس ترکیب کو نال چھیدن کہتے ہیں۔

پھر دائیں ہاتھ کی ترجنی اُنگلی سے بچے کے تالو کو اونچا کر کے سر پر
تیل کا بھیگا ہوا کپڑے کا چیتھڑا رکھ دیں۔

بعد ازاں اندرا تن۔ برہمی۔ بچ اور شنکھ پُشپی کا نگدا گھی اور شہد ملا کر
اور اول اللہ کر منتر پڑھ کر چھوٹے مٹر کے دانے کے برابر بچے کو کھلا دیں۔
وہ اس سے بچے کی عقل اور عمر بڑھتی ہے۔

دیگر اولیہہ دلعوق۔ سونا۔ بچ۔ برہمی۔ چاندی اور ہڑ کا نہایت
باریک چُورن یا سونے اور آملے کا چورن شہد اور گھی ملا کر بچے کو چٹائیں۔
پھر سینڈھا نمک اور گھی ملا کر دینے سے گربھ کے پانی کو نکال دیں
بعد ازاں ویدک ریتی سے گربھ سوتر میں بیان کی ہوئی ترکیب کے مطابق

نیچے کا جات کرم کرائیں۔

عورتوں کی چھاتیوں میں دودھ اُترنے کا لیپ۔ زچگی کی وجہ سے عورتوں کی پردے کی سرا کھل جاتی ہے۔ اس لئے تیسرے یا کبھی چوتھے دن چھاتیوں میں دودھ آجاتا ہے۔

اس لئے پہلے روز صبح۔ دوپہر اور شام تینوں وقت بچے کو وُد لبھا میں گھی اور شہد ملا کر چٹائیں۔

دوسرے اور تیسرے دن لکشمنا سے پکایا ہوا گھی تینوں وقت چٹانا چاہئے۔

پہلے جسے دودھ کی ممانعت کی گئی ہے۔ اس بچے کو اس کی ہتھیلی کے برابر نونی گھی دونوں وقت دے کر اوپر سے ماتا کی چھاتیوں کا دودھ پلادیں۔

بچے کے لئے اچھا دودھ۔ بچے کو ماتا ہی کا دودھ پلانا چاہئے کیونکہ بچے کے جسم کو طاقت دینے کے لئے یہ سب سے اچھی چیز ہے۔ اگر کسی وجہ سے ماں کا دودھ نہ ملے۔ تو دودھ پلانے والی دودایہ نوکر رکھ لینی چاہئیں۔ جو بچے سے محبت کرنے والی ہوں۔ اور مہربان مزاج کی ہوں۔ اُن کے اعضا میں کسی قسم کی خرابی نہ ہو۔ برہمچارنی ہوں یعنی جماع سے پرہیز رکھیں۔ رنگ اور مزاج ایک سے ہوں۔ امراض سے بری ہوں۔ میانہ عمر کی ہوں۔ اُنکے بچے جیتے ہوں۔ شہوت وغیرہ بدعادات سے بری ہوں۔ اُن دائیوں کو آہار بیوہار وغیرہ کے ذریعے نہایت تواضع سے رکھنا چاہئے۔

دودھ سوکھ جانے کے بواعث - افسوس - غصہ - فاقہ اور محنت سے دودھ سوکھ جاتا ہے۔

ادویہ گرم کے ماسوا ہر قسم کے مدیہ - رطوبت پسند جانوروں کے مانس رس - دودھ - دودھ والی ادویات - مسرت - تلطف - شکم سیر ہو کر کھانا کھانا اور آرام لینا ان تدابیر سے دودھ پیدا ہوتا ہے۔

بیماری پیدا کرنے والا دودھ - جس حاملہ عورت کا طرز عمل متضاد ہو - جو بھوکی رہتی ہو - جس کا چت پریشان رہتا ہو - اور جس کے دھاتو بگڑے ہوئے ہوں - اس کا دودھ بچے کو بیمار کر دیتا ہے۔

اگر ماتا یا دایہ کا دودھ نہ ملے تو بکری کا دودھ پلانا چاہیئے۔ یا نکمو پنج مول یا شال پرنی ڈال کر جوش دیا ہوا گائے کا دودھ مصری ملا کر پلائیں - اس طرح پکایا ہوا گائے کا دودھ بھی بکری کے دودھ کے مانند ہی مفید ہوتا ہے۔

چھٹی رات - چھٹی رات کو بچے کی حفاظت کے لئے بلی دان وغیرہ اچھے کام کرکے اس بچے کے نزدیکی نہایت آنند مناتے ہوئے رات بھر جاگتے رہیں۔

دسواں دن - اپنے خاندان کی رسم و رواج کے مطابق دس دن پورے ہو جانے پر زچہ کو اٹھائیں - اور بچے کے جسم پر منسل - ہر تال - گورو چن - اگر اور چندن لگا کر خاندان کے رواج کے موجب نکھشتر کے دیوتاؤں کے نام کے الفاظ والا بچے کا نام رکھیں۔

عمر کی پہچان - نام رکھنے کے بعد عالم وید کو چاہیئے - کہ پرکرتی (نبض

کے مطابق وِکرت وگیانیہ ادھیائے میں دھیان کی ہوئی علامات سے بچے کی عمر کا اندازہ لگائے۔

بچے کے سونے کے لئے چارپائی پر پاک صاف۔ اُجلا۔ دُھلا ہؤا۔ ہموار اور ملائم بچھونا بچھانا چاہئے۔ چارپائی کو دھونی دے لیں۔ اور اُس کا سرہانہ شمال یا مشرق کی طرف رکھ کر بچے کو اُس پر لٹا دیں۔

بچے کو منی وغیرہ پہنانا جیتے ہوئے گینڈے وغیرہ کے سینگوں سے نکلی ہوئی منیوں یا سانپ کی منی کو بچے کی بہتری کی غرض سے اُسے پہنائیں۔

نیز برہمی۔ حنظل اور جیوک یہ دوائیں ہاتھ میں باندھیں۔ اور بچ کو بچے کی گردن اور سر میں بالخصوص باندھنا چاہئے۔ اِس سے عمر۔ ذہانت۔ حافظہ اور صحت کو ترقی ملتی ہے نیز راکھشس (جرموں) کا اندیشہ نہیں رہتا۔

پانچویں اور چھٹے مہینے کرنے کے قابل کام۔ پانچویں مہینے میں کوئی اچھا سا مبارک دن دیکھ کر بچے کو زمین پر بٹھا دیں۔ چھٹے مہینے اناج چکھا دیں۔ پھر بہ ترتیب دیگر مبارک تدابیر عمل میں لائیں۔

کان بیندھنا۔ چھٹے۔ ساتویں یا آٹھویں مہینے میں کوئی شُبھ دن دیکھ کر بچے کے تندرست ہونے کی صورت میں ٹھنڈک کے وقت بچے کو دایہ کی گود میں بٹھا کر بچکارتے ہوئے اُس کے دونوں کان بیندھ دیں۔

لڑکے کا پہلے داہنا اور لڑکی کا پہلے باہنا کان بیندھنا چاہیئے۔
اور ساپتے داہنیں ہاتھ سے سوئی اور بائیں ہاتھ سے کرن پالی (کان کی کونپل) کو پکڑنا چاہیئے۔ اور کان کی پشت کے درمیانی گنڈ متصل میں جہاں کا مقام صرف جھلی کی مانند خالی ہوتا ہے۔ اور اُس میں سے روشنی آتی دکھائی دیتی ہے۔ اُس قدرتی سوراخ سے اول الذکر مقام تک اس طرح پکڑیں۔ کہ کان ہلنے نہ پائے۔ پھر اس میں ایک ہی بار ہلکے ہاتھ سے سیدھا سوراخ کریں۔ اوپر نیچے یا اِدھر اُدھر سے اُسے چھوڑ دینا چاہیئے۔ کیونکہ اُس سوراخ کے ارد گرد کالکا۔ مری۔ اور رکتنا نامی نسوں کا جال پھیلا رہتا ہے۔

ان سراؤں کے بیندھ جانے سے پیدا ہونیوالی شکایات۔

جب اُس قدرتی سوراخ کے ماسوا ارد گرد کی جگہ بیندھی جانے سے یہ مندرجہ بالا سرائیں بیندھی جائیں۔ تو سُرخی۔ درد۔ بخار۔ ورم۔ جلن سنربنجہ۔ منیا ستمبھ اور اپ تانک روگ پیدا ہو جاتے ہیں۔

علاج۔ ان امراض کا علاج حسب مناسب کرنا چاہیئے۔

ٹھیک بیندھن کا نتیجہ۔ ٹھیک مقام پر بیندھے جانے سے نہ خون بہتا ہے نہ تکلیف ہوتی ہے۔ اور نہ سُرخی پیدا ہوتی ہے۔
کان بیندھ کر سوئی میں پروئے ہوئے تاگے کو سینبھ لگا کر کان میں ڈال دیں۔ زخم کے کچا ہونے کی صورت میں تیل چُپڑتے رہیں۔
اگر کان کی کونپل موٹی ہو۔ تو پہلے کی طرح آرے بیندھ کر حسبِ غذایات کھانے کو دیں۔ پھر تین دن کے بعد زیادہ موٹی بتی داخل کریں۔ اور

جب سوراخ بالکل خشک ہوجائے۔ تو اُسے آہستہ آہستہ نکال لیں۔

دانت نکلنے کے بعد۔ جب بچے کے دانت نکل آئیں۔ تو رفتہ رفتہ اُسے دودھ چھڑا دینا چاہیئے۔ اور اول الذکر ترکیب کے مطابق بکری کا دودھ اور لطیف و مقوی غذا کھلایا کریں۔

بچے کے لئے لڈو۔ دودھ چھڑانے کے بعد بچے کو چرونجی کی مینگی ملٹھی۔ شہد۔ دھان کی کھیل۔ اور مصری کے بنے ہوئے لڈو دینے چاہئیں۔

نیز کچی بیل گری۔ الائچی۔ کھانڈ اور کھیلیں ڈال کر حرارت ہاضمہ بڑھانے والے لڈو بنائیں اور بچے کو کھلایا کریں۔

یا گل دھاوہ۔ کھانڈ اور دھان کی کھیلوں سے بنے ہوئے سنگراہی (قابض) لڈو استعمال کرائیں۔

ٹھنڈی دوائی۔ اگر بچے کو کسی قسم کی بیماری ہو جائے۔ تو اسے تسکین بخش اور ٹھنڈی دوائی دینی چاہیئے۔

اگر کسی قسم کا خوفناک مرض نہ ہوا ہو۔ تو مسہل ہرگز نہ دینا چاہیئے۔

بچے کو ڈرانا نہ چاہیئے۔ بچے کو بے وجہ کبھی نہیں ڈرانا چاہیئے کیونکہ ڈرے ہوئے بچے کو عموماً گرہ پکڑ لیتا ہے۔

بچے کی حفاظت۔ بچے کے جسم پر دوسرے کسی شخص کے کپڑے کی ہوا نہ لگنے پائے۔ سختی سے کوئی اُسے چھونے نہ پائے۔ یا کوئی اُس کے اوپر سے گذرنا نہ پائے۔ اِن باتوں پر خصوصیت سے دھیان رکھنا چاہیئے۔

گھی پلانا۔ برہمی۔ سفید سرسوں۔ بچ۔ ساروا۔ کُٹھ۔ سیندھا نمک اور پیپل سے پکایا ہوا گھی کھلانے سے بچے کی زبان تیز ہو جاتی ہے۔ ذہانت۔ حافظہ اور عمر بڑھتی ہے۔ اس گھی کے استعمال سے پاپ دور ہو جاتے ہیں۔ اور بھوت اُنماد روگ (جنون) جاتا رہتا ہے۔

دیگر۔ بچ۔ بابچی۔ منڈوک پرنی۔ شنکھ پشپی۔ شتاور۔ سوم لتا۔ گلو اور برہمی ہر ایک ایک پل لے کر پیس لیں۔ اور گھی ایک پرستھ دودھ چار پرستھ ملا کر حسب ترکیب پکا لیں۔ یہ اشٹانگ گھرت۔ عمر۔ ذہانت۔ حافظہ اور عقل کو بڑھاتا ہے۔ اور زبان کو تیز کرتا ہے۔

سارسوت گھرت۔ بکری کا دودھ۔ ہرڑ۔ ترکٹا۔ پاٹھا۔ بچ۔ سہانجنے کے بیج۔ اور سیندھا نمک سے پکایا ہوا سارسوت گھی زبان کو تیز کرتا ہے۔ ذہانت۔ حافظہ اور حرارت ہاضمہ کو بڑھا دیتا ہے۔

دیگر۔ بچ۔ سونٹھ۔ کچور۔ ہرڑ۔ شنکھنی۔ واوڑنگ۔ سونٹھ اور پیچ کنڈا ڈال کر پکایا ہوا گھی اول الذکر فوائد بخشتا ہے۔

چار اور نسخے (۱) سونا۔ سفید بچ اور کُٹھ (۲) ارک پُشپی لوہا کچن (۳) سونا۔ کچپچی اور سنکھ (۴) کاپھل۔ سونا اور بچ۔

ان چاروں میں کوئی سا ایک نسخہ شہد یا گھی میں ملا کر ایک برس تک چٹائیں۔ تو اس سے جسم۔ ذہانت۔ طاقت اور خوبصورتی بڑھتی ہے۔

دیگر۔ بچ۔ ملٹھی۔ سیندھا نمک۔ ہرڑ۔ سونٹھ۔ اجوائن۔ گُڑ پیپل اور زیرہ کے ساتھ پکایا ہوا گھی استعمال کرنے سے زبان صاف ہو جاتی ہے۔

دوسرا ادھیائے

بالامئی پرتی کھیدھ

بچوں کی تین اقسام۔ بچے تین طرح کے ہوتے ہیں۔ دُگدھا آشی (صرف شیرخوار)۔ دُگدھ ان آشی (دودھ اور اناج دونوں کھانے والے) اور ان آشی (صرف اناج کھانے والے) بگڑے ہوئے دودھ یا خراب شدہ اناج کے استعمال سے بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ اور صاف ستھرے دودھ اور اناج کے کھانے سے صحت قائم رہتی ہے۔

ٹھیک دودھ کی علامات۔ جو دودھ پانی میں ڈالنے سے پانی میں مل کر بالکل ایک ہو جاتا ہے۔ اور جس میں وات وغیرہ دوش نہیں ہوتے۔ وہ شُدھ (ٹھیک) دودھ کہلاتا ہے۔

وات دُشٹ دودھ کی علامات۔ وات دوش والا دودھ پانی میں تیرتا رہتا ہے۔ کسیلا۔ جھاگ دار اور روکھا ہوتا ہے۔ نیز وہ پاخانے اور پیشاب کو بند کر دیتا ہے۔

پت دُشٹ دودھ کی علامات۔ پت دوش والا دودھ کھٹا اور چرپرا ہوتا ہے۔ اُس کے پانی میں ڈالنے سے پانی میں زرد لکیریں پڑ جاتی ہیں۔ نیز اُس کے پینے سے جلن ہونے لگتی ہے۔

کف دُشٹ دودھ کی علامات۔ کف دوش والا دودھ نمکین گاڑھا اور لیسدار ہوتا ہے۔ نیز وہ پانی میں ڈوب جاتا ہے۔

سنپات دُشٹ دودھ کی علامات۔ دو دو دوشوں والے دودھ میں اُن دونو دوشوں کی ملی جلی علامات پائی جاتی ہیں۔ اور تینوں ملے ہوئے دوشوں والے دودھ میں تینوں دوشوں کی علامات ملتی ہیں۔

جو بچہ ان مندرجہ بالا دوشوں والے دودھ کو پیتا ہے۔ اُسے اُسی دوش والی بیماریاں ہو جاتی ہیں۔

بچے کے رونے سے درد کا معلوم کرنا۔ بچے کے رونے سے ہی اُس کے امراض کا علم ہوتا ہے۔ اگر اُسے بہت درد ہو۔ تو وہ روتا بھی بہت ہے۔ اور اگر کم ہو۔ تو وہ کم روتا ہے۔

خاص عضو میں بیماری کا معلوم کرنا۔ بچہ جسم کے جس حصے کو بار بار چھوتا ہو یا جس جگہ ہاتھ کا لگنا نہ سہار سکتا ہو۔ وہیں بیماری کا ہونا معلوم کرنا چاہئے۔

مختلف امراض کا معلوم کرنا۔ اگر بچہ آنکھ بند کر لیتا ہو۔ تو اُس کے سر میں درد سمجھنا چاہئے۔ اگر وہ زبان اور ہونٹوں کو کاٹے۔ لمبے لمبے سانس لے تو معلوم کرنا چاہئے۔ کہ مرض اُس کے پردے میں ہے۔ اگر پاخانہ آئے۔ قے ہو۔ دایہ کی چھاتیوں کو کاٹے۔ اور اُس کی انتڑیاں بولتی ہوں۔ تو اُس کے پیٹ میں درد معلوم کرنا چاہئے۔ دردِ شکم کی حالت میں اپھارہ۔ پیٹھ کا جھکاؤ۔ اور پیٹ کا اُبھار علامات

بھی پائی جاتی ہے۔

اگر مثانے یا مقعد میں درد ہو۔ تو پاخانہ اور پیشاب رُک جاتے ہیں اور بچہ خائف ہو کر اِدھر اُدھر دیکھنے لگ جاتا ہے۔

دایہ کا علاج۔ دایہ کا علاج بیماری اور دوش کے مطابق کرنا چاہیئے۔

اگر دایہ کا دودھ وات کی وجہ سے بگڑا ہوا ہو تو دایہ کو تین روز تک وش مُول کا کاڑھا یا چیتا۔ بچ۔ پاٹھا۔ کُٹکی۔ کُٹھ۔ اجوئن بھارنگی۔ دیودارو سرل کا شٹ۔ عینڈھا سینگی۔ پیپل اور مرچ سیاہ کا کاڑھا تین دن تک پلائیں۔

وات کو دور کرنے والا گھی۔ بعد ازاں وات روگ کو دور کرنے والا کوئی گھی پلا کر اچھے سُرا پلائیں۔ اور دایہ کے سنگدھ ہو جانے پر اُسے ہلکا مُسہل دیں۔ پھر وستی کرم کر کے وات کو دور کرنے والی پسینہ اور مالش وغیرہ تدابیر کام میں لائیں۔

بچے کے لئے اولیہہ (لعوق) راسنا۔ اجمود۔ سرل کا شٹ۔ اور دیودارو کا چُورن بنا کر گھی ملا کے یا راسنا وغیرہ کے کاڑھے کے ساتھ گھی اور مصری پکا کر بچے کو چٹائیں۔

پت سے بگڑے ہوئے دودھ کا علاج۔ پت سے بگڑے ہوئے دودھ میں گلو۔ شتاور۔ پٹول نیم کی چھال۔ صندل سُرخ اور اننت مُول کا کاڑھا دایہ اور بچے دونوں کو پلائیں۔ یا ترپھلا۔ موتھا۔ چرائتہ۔ اور کُٹکی کا کاڑھا یا سارِوا آدی۔ پٹول آدی یا پدماکھ آدی ادویات کے

کاڑھے دایہ اور بچے دونوں کو پلائیں۔

گمی وغیرہ۔ اول الذکر سارعا آدی گن کی ادویات کے ساتھ الگ الگ پکائے ہوئے گمی پت کو دور کرنے والے مسہل ٹھنڈی مالش اور ٹھنڈے لیپ بھی کام میں لائے جا سکتے ہیں۔

کف سے بگڑے ہوئے دودھ کا علاج۔ اگر دودھ کف کی وجہ سے بگڑ رہا ہو۔ تو ملٹھی اور سیندھا نمک ملا کر یا پیپل اور سیندھے نمک میں گمی ملا کر بچوں کو نوش کرائیں۔

یا مارٹے کے پھولوں کو پیس کر شہد میں ملا کر دایہ کی چھاتیوں اور بچے کے ہونٹوں پر لیپ کر دیں۔ ایسا کرنے سے بچے کو بسہولیت قے ہو جاتی ہے۔

دایہ کو قے دینا۔ دایہ کو قے آور تیز ادویات دیکر قے کرانی چاہئے بعد ازاں پیپا وغیرہ کھلا کر مستا آدی گن کی ادویات کا کاڑھا پلائیں۔

یا تگر۔ الائچی۔ دیودارو اور اندر جو کا کاڑھا **یا** اتیس۔ موتھا۔ بچ اور پنج کول کا کاڑھا پلانا چاہئے۔

تینوں دوشوں سے بگڑے ہوئے دودھ سے پیدا ہونے والے عوارض۔ جب چھاتیوں کا دودھ وات وغیرہ تینوں دوشوں سے بگڑ جاتا ہے۔ تو بدبودار۔ کچا۔ پانی کا سا۔ بندھا ہوا۔ رقیق۔ پھٹا ہوا اور جھاگ دار پاخانہ آنے لگتا ہے۔ نیز پیشاب بھی کئی طرح کی تکلیف کے ساتھ۔ زرد اور سفید وغیرہ رنگوں والا اور گاڑھا آنے لگتا ہے۔

علاوہ ازیں بخار۔ اروچی (عدم اشتہائے طعام) پیاس۔ قے۔

سوکھے ڈکاروں۔ جمائیوں۔ انگڑائیوں۔ ہاتھ پاؤں مارنے۔ انتڑیوں کے بولنے۔ کانپنے۔ چکر کھانے۔ ناک۔ آنکھوں اور منہ کے پک جانے وغیرہ کی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔ یہ بیماری کھشیراسک کے نام سے پکاری جاتی ہے۔ اور نہایت خوفناک ہوتی ہے۔

علاج۔ اس مرض میں بچے اور دایہ دونوں کو بہت جلاب کرا دینے چاہئیں۔

دیگر تدبیر۔ بعد ازاں بیبا وغیرہ کھلا کر بچے آدی گن یا نار دو آدی گن کا کاڑھا یا اتیس۔ پاٹھا۔ کٹکی۔ موتھا اور کوٹ کا کاڑھا پلائیں۔

دیگر۔ پاٹھا۔ سونٹھ۔ گلو۔ چرائتہ۔ کٹکی۔ دیودارو۔ اننت مول۔ موتھا۔ مورواسا اور اندرجو۔ یہ دوائی چھاتیوں کے دودھ کی خرابیوں کو دور کر دیتی ہے۔

بیماری کا علاج۔ ملک و موسم کا لحاظ رکھ کر کرنا چاہئے۔

بچوں کے دانت نکلنا۔ بچوں کے دانت نکلنا سب امراض کا باعث ہوتا ہے۔ خصوصاً بخار۔ پاخانے کا پھٹ کر آنا۔ کھانسی۔ نے۔ سر درد۔ آنکھیں دکھنی۔ پوتھکی اور دوسرپ کی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔

بلّی کی پیٹھ کے ٹوٹنے۔ مور کی چوٹی نکلنے اور بچے کے دانت نکلنے پر سارے جسم میں درد ہوا کرتا ہے۔

ان امراض کا علاج دوش۔ مرض۔ دوش کی زیادتی۔ اور دوش کے

مقام کے مطابق اور ملک وموسم کا لحاظ کر کے کرنا چاہئے۔

بچے کا علاج - جو دوش۔ دُوشیہ اور روگ جوانوں میں ہوتے ہیں وہی بچوں میں بھی ہوتے ہیں۔ اس لئے بچے کو بھی وہی دوائیں دینی چاہئیں۔ جو بخار وغیرہ امراض کے بیان میں لکھی جا چکی ہیں۔ لیکن چونکہ بچے کا جسم نرم اور چھوٹا ہوتا ہے۔ اور وہ ہر قسم کے اناج نہیں کھا سکتا۔ اس لئے اسے جوان شخص کی نسبت دوائی تھوڑی مقدار میں دینی چاہئے۔

گھی دودھ کے ہمیشہ استعمال کرتے رہنے سے بچے ہمیشہ ہی سنگدھ ہوا کرتے ہیں۔ اس لئے عقلمند وید کو چاہئے۔ کہ بچے کو جلدی ہلکی قے آور دوا پلا دے۔ یعنی بچے کو قے دینے کے لئے پہلے سنگدھ کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

دودھ پینے والے اور دودھ و اناج دونوں کے کھانے والے بچے کو خوب دودھ پلا کر قے کرانی چاہئے۔

صرف اناج کھانے والے بچے کو گھی ملی پتلی پیپا پلا کر قے کرائیں۔

جو امراض ویریچن (جلاب) سے درست ہونے کے قابل ہوں۔ اُن میں دستی کرم کرنا چاہئے۔ اور جو مرش سے درست ہونے کے قابل ہوں۔ ان میں پرتی مرش کا استعمال کرانا چاہئے۔ دایہ کو بھی سہل وغیرہ ادویات کا استعمال کرنا بہتر ہوتا ہے۔

دودھ کی خرابیاں دور کرنے والا لعوق - مور وا - تیر کُٹا - زہریلا - بیر - جامن کی چھال - دیودار - مرچیں - اور بانغا کا چورن بناکر

شہد ملا کر چٹانے سے دودھ کی خرابیاں رفع ہو جاتی ہیں۔

دنت پرتی سارن (منجن) پیپل کا چورن یا گل دھاوہ اور آملوں کا چورن بنا کر شہد میں ملا کر مسوڑھوں پر آہستہ آہستہ ملنے سے دانت جلدی نکل آتے ہیں۔

لاوا آدی چورن - لوا اور تیتر کے سوکھے ہوئے مانس کو پیس کر اور شہد میں ملا کر بچے کے مسوڑھوں پر آہستہ آہستہ ملنے سے دانت بہت جلد نکل آتے ہیں۔

گھرت - بچ - ہرڑ - وکیزی - پاٹھا - کٹکی - اتیس اور موتھا - ان دھرگن کی ادویات سے پکایا ہوا گھی استعمال کرنے سے دانت جلدی نکل آتے ہیں۔

رجنی آدی چورن کالیہہ - ہلدی - دیودار - سرل کا شٹ - ہرڑ ہرڑ وکیزی - پرشن پرنی - اور سونف کا چورن بنا کر گھی اور شہد میں ملا کر چٹائیں۔ یہ گھی گرہنی کی حرارت کو بڑھا دینے کے لئے نہایت اچھا ہے وایو کو خارج کر دیتا ہے۔ اسہال - بخار - دمہ - یرقان - حبس - اور کھانسی کو دور کر دیتا ہے - بچوں کی سب امراض کے لئے مفید چیز ہے۔ نیز طاقت اور خوبصورتی کو بڑھا دیتا ہے۔

دیگر نسخہ - مجیٹھ - گل دھاوہ - لودھ - کیوٹی موتھا - کھریٹی - سالن پرنی مدگ پرنی - پچھی پل گرہی - اور ببولوں کے پانی میں دودھ اور دہی کا پانی ملا کر اس سے پکایا ہوا گھی دانت نکلنے کی تکلیف سے پیدا شدہ امراض کو بہت جلد دور کر دیتا ہے۔ نیز اور بھی کئی قسم کے امراض کو دور کر دیتا

ہے۔ یہ دوائی برد ھ کشیپ کی تجویز کی ہوئی ہے۔

زیادہ علاج کی ضرورت نہیں۔ دانتوں کے نکلنے کے اثنا میں پیدا ہونے والی امراض کے علاج وغیرہ کے لئے بچے کو زیادہ تکلیف نہ دینی چاہئے۔ کیونکہ دانتوں کے نکل آنے پر یہ سب بیماریاں خود بخود ہی دور ہو جاتی ہیں۔

بچے کی چند امراض کی وجہ۔ دن میں سونے۔ ٹھنڈے پانی اور کف سے بگڑے ہوئے دودھ کے بکثرت پلانے سے بچے کے رس واہی سروت (رس لے جانے والے سوراخ) کف سے رُک جاتے ہیں۔ اور اس سے اروچی (عدم اشتہائے طعام)، زکام۔ بخار اور کھانسی کی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔ بچہ سوکھتا چلا جاتا ہے۔ اور اُس کا منہ اور آنکھیں چکنی اور سفید ہو جاتی ہیں۔

ان امراض کا علاج۔ اول الذکر امراض کی وجہ سے سوکھے ہوئے بچے کو سیندھا نمک۔ تر کٹا۔ کنجی۔ پاٹھا اور گری کرمپ (پہاڑی کرمپ)، کا چورن بنا کر شہد اور گھی ملا کر کھلاتے رہیں۔

دیگر۔ اشوک کی چھال۔ کٹکی۔ اور بیج کول کا چورن یا گل دھاؤ اور آملوں کا چورن گھی میں ملا کر کھلائیں۔

دیگر۔ شال پرنی۔ بچ۔ بردو کیسری۔ کاکولی۔ چیل۔ ہنگ۔ انجبل۔ اُت پل۔ سانٹھ۔ بھارنگی۔ اور موتھا ہر ایک ایک کرش لے کر ان کے ساتھ حسب ترکیب نصف پرستھ گھی پکا لیں۔ اسکے استعمال سے سروت (سوراخ) کھل جاتے ہیں۔ اور اس مقصد کے لئے یہ سب

اچھی دوائی ہے۔

دیگر گھرت ۔کیڑی۔ اسگندھ۔ تلسی اور پیپل کے کلک کے ساتھ پکایا ہوا گھی اول الذکر فوائد بخشتا ہے۔

دیگر گھرت ۔ملٹھی۔ پیپل۔ لودھ۔ پدماکھ۔ نیلوفر۔ صندل سرخ۔ تالیس پتر۔ اور سارو اسے پکایا ہوا گھی بھی استعمال میں لانا چاہیئے۔

دیگر ۔کاکڑا سینگی۔ ملٹھی۔ بھارنگی۔ پیپل۔ دیودارو۔ اسگندھ۔ کاکولی۔ کھشیر کاکولی۔ راسنا۔ رشبھک۔ جیوک۔ شوڑپرنی۔ اور داوڑنگ کے لگدے نیز خرگوش کے مغز کے کاڑھے کے ساتھ پکایا ہوا گھی سوکھے ہوئے بچے کو بہت طاقت بخشتا ہے۔

ملنے کے لئے تیل ۔بچ۔ آملہ۔ تگر۔ ہرڑ اور چورک کے لگدے۔ بکرے کے پیشاب اور شراب کے ساتھ پکایا ہوا تیل مالش کے لئے مفید ہوتا ہے۔

لاکھشادی تیل ۔تیل ایک پرستھ۔ لاکھ کا رس ایک پرستھ۔ دہی کا پانی چار پرستھ۔ اسگندھ۔ ہلدی۔ دیودارو۔ رینوکا۔ کٹھ۔ تگر۔ موتھا۔ صندل سرخ۔ مورو۔ کٹکی۔ راسنا۔ شتاور اور ملٹھی بموزن ملاکر تیل پکائیں۔ یہ لاکھشادی تیل کہلاتا ہے۔ اس کی مالش کرنے سے طاقت جسمانی بڑھتی ہے۔ بخار۔ کھشئی روگ۔ جنون۔ دمہ۔ مرگی اور وات روگ دور ہوجاتے ہیں۔ یکھش۔ راکھش اور بھوتوں کا دفیہ ہوجاتا ہے۔ یہ تیل حاملہ عورتوں کے لئے بڑا اچھا ہے۔

بچے کی کھانسی وغیرہ کے لئے لعوق ۔اتیس۔ کاکڑا سینگی۔

اور پیپل کے چورن کو یا صرف اتیس کے چورن کو شہد ملا کر چٹانے سے بچے کی کھانسی - بخار - اور قے وغیرہ عوارض جاتے رہتے ہیں -

دیگر - جو بچہ دودھ پیتے ہی قے کر دیتا ہے - اُسے دونوں قسم کے بینگنوں کا رس یا پنچ کول کا چورن گھی اور شہد ملا کر چٹائیں - علاوہ ازیں پیپل - پانچوں نمک - واوڑنگ - اور نیم کا چورن چٹائیں یا ترکٹا کا چورن یا شلیہ آک - سیہہ - گودھا - ریچھ اور مور کے چمڑے یا بالوں کی راکھ شہد ملا کر چٹائیں -

دیگر گھی - خیر - ارجن کی چھال - تالیس پتر - گٹھ اور صندل سرخ کے کاڑھے میں دودھ کے ساتھ گھی پکا کر پینے سے بچے کی قے رُک جاتی ہے -

دانتوں والے بچے کا علاج - جو بچہ دانتوں سمیت پیدا ہوتا ہے - یا جس کے پہلے اوپر والے دانت نکلتے ہیں - اُسے سوستی واچن اور شانتی کرم کرانے چاہئیں - اس بچے کو دکھشنا سمیت برہمن کے سپرد کر دیں - اور نیگ میش کی پوجا کرائیں -

تالو کنٹک - شیریں اغذیات وغیرہ کے کھانے سے کف بگڑ کر تالو کنٹک روگ پیدا کر دیتا ہے - جس سے سر کے تالو والے حصے میں نشیب پیدا ہو جاتا ہے - تالو پات ہو جاتا ہے - دودھ سے نفرت ہو جاتی ہے - پانی یا دودھ بمشکل پیا جا سکتا ہے - پاخانہ رقیق ہو جاتا ہے - پیاس لگتی ہے - منہ میں کھجلی ہو جاتی ہے - آنکھوں میں درد ہوتا ہے - گردن نہیں ٹھہرتی - اور قے ہوتی ہے -

تالو کنٹک کا علاج - اس روگ میں تالو کو اوپر اُٹھا کر شہد اور جوکھار یا پیپل - سونٹھ - گوبر کا رس اور سیندھا نمک ملا کر پرتی سارن کے کام میں لائیں -

دیگر - ادرک - ہلدی اور بھانگرا کو پیس کر گنگما بنا کر اوپر بڑ کے پتے لپیٹ دیں - اوپر سے گوبر پوت کر تو ہوں کی آگ میں سویدن کر لیں (پکالیں) پھر اس کا رس نچوڑ کر تالو اور منہ پر لیپ کریں - اور آنکھوں کو اُس سے دھوئیں -

دیگر - ہرڑ - بچ اور کُٹھ کا کلک بنا کر شہد ملا کر چھاتی کے دودھ میں ملا کر پینے سے بچے کا تالو کنٹک روگ دور ہو جاتا ہے -

تم تابک روگ - بچے کی مقعد کے اچھی طرح نہ دھونے سے پاخانہ لگا رہنے کے سبب یا پسینے سے خون اور کف کی خرابی سے مقعد کے اندر تانبے کے رنگ کا ایک زخم ہو جاتا ہے - اس میں کھجلی ہو کر بہت سے عوارض پیدا ہو جاتے ہیں - اِسے بعض مائر کا دوش - بعض پوتنا روگ بعض پرستارو - بعض گدگند اور بعض تم تابک کہتے ہیں -

علاج - اس مرض میں پت کف کو دور کرنے والی ادویات سے دایہ کے دودھ کو صاف کرنا چاہئے -

زخم مذکور کے لئے لیپ - شہد اور رسونت ملا کر ٹھنڈا پانی یا جوش دیکر ٹھنڈے کئے ہوئے پانی میں شہد اور رسونت ڈال کر چھینٹیں - اور اسی پانی کا زخم پر بھی لیپ کریں -

ترپھلا - بیر اور پاکڑ کی چھال کے کاڑھے سے دھو کر اُس پر کسیس

گوروچن۔ بینلا تھوتھا۔ ہرتال اور سونٹھ کو کانجی میں پیس کر لیپ کر دیں۔

یا اول الذکر ترپھلا وغیرہ ادویات کا چورن باریک پیس کر دھوڑ دیں۔

یا ملٹھی۔ سنبھالو۔ سوویر انجن۔ **یا** اسن کی چھال کا چورن دھوڑ دیں اگر زخم میں کھجلی کی زیادتی اور سرخی ہو۔ تو جونکیں لگا کر خون نکال ڈالیں۔

گدھ کنٹک روگ میں پت برن کا سا علاج کرنا چاہیئے۔

گھی۔ پاٹھا۔ واوڑنگ۔ ہلدی۔ دارہلدی۔ سونٹھ۔ بھارنگی پیپل نواہل گری۔ بیر گٹا۔ اور ورشچکالی کے کلکھ کے ساتھ پکایا ہوا گھی حسب مقدار نوش کرنے سے بچے کی وہ بیماریاں دور ہو جاتی ہیں۔ جو بچے کے مٹی کھانے سے پیدا ہوتی ہیں۔

دیگر۔ جس جس بیماری کے لئے جو جو دوائی بیان کی گئی ہے۔ اُن ادویات کو گھوٹ کر چھاتیوں پر لیپ کر دیں۔ دو گھڑی بعد لیپ کے سوکھ جانے سے لیپ کو اُتار دیں اور چھاتیوں کو اچھی طرح دھو کر دودھ پلائیں تو بچے کے وہ سب امراض دور ہو جاتے ہیں۔

۳ تیسرا ادھیائے

بال گرہوں کا علاج

گرہوں کی پیدائش - زمانہ قدیم میں شوجی نے اپنے فرزند سوامی کارتک کی محافظت کے لئے بارہ گرہ مقرر کئے تھے - جن میں سے پانچ پرش روپ اور سات استری روپ والے تھے -

اِن گرہوں کے نام (۱) سکند (۲) وشکھا (۳) میدھا کھیہ - (۴) شوگرہ (۵) پتری گرہ یہ پانچوں پُرش روپ تھے -

اور (۶) شکُنی (۷) پوتنا (۸) شیت پُوتنا (۹) درشٹی پوتنا (۱۰) مکھ منڈیکا (۱۱) ریوتی (۱۲) شُشک ریوتی یہ ساتوں استری روپ تھے -

اِن گرہوں کے قابو آئے ہوئے بچوں کی عام علامات کسی بچے کو جب یہ گرہ پکڑنا چاہتے ہیں - تو بچہ متواتر روتا ہے - اور اُسے بخار ہو جاتا ہے - اور جب وہ بچے پر جھپٹتے ہیں - تو بچہ خائف ہو جاتا ہے - جمائیاں لیتا ہے - ابرؤوں کو اِدھر اُدھر گھماتا ہے - عاجز ہو جاتا ہے منہ میں سے جھاگ نکالتا ہے - نظر اوپر کو کئے دیکھتا رہتا ہے - ہونٹوں اور دانتوں کو کاٹتا ہے - اُسے نیند نہیں آتی - بہت روتا ہے - اُس کی آنتیں بولتی ہیں - دودھ پینا چھوڑ دیتا ہے - آواز بگڑ جاتی ہے ناخنوں

سے اپنے اور دایہ کے اعضا کو نوچتا ہے۔
سکندہ گرہ والے بچے کی علامات۔ سکندہ گرہ کے قابو میں آیا ہوا بچہ ایک آنکھ سے پانی نکالتا ہے۔ بار بار سر کو اِدھر اُدھر پھینکتا ہے۔ فالج۔ اعضا کی جکڑاہٹ اور پسینے کی کثرت سے دُکھی ہوتا ہے کندھے جھک جاتے ہیں۔ دانت کٹکٹاتا ہے۔ دودھ پینا چھوڑ دیتا ہے۔ ڈرتا ہے۔ روتا ہے۔ آواز بگڑ جاتی ہے۔ منہ ٹیڑھا پڑ جاتا ہے رالیں بکثرت بہنے لگتی ہیں۔ اوپر کو بہت دیکھتا ہے۔ اُس کے جسم میں سے چربی اور خون کی سی بُو آنے لگتی ہے۔ نُو گھٹتا ہے۔ مُٹھیاں بند کر لیتا ہے۔ پاخانہ رُک جاتا ہے۔ اُس کی ایک طرف کی آنکھ۔ کنپٹی اور ابرو کانپنے لگ جاتی ہے۔ دونوں آنکھیں سُرخ ہو جاتی ہیں۔ اس بیماری میں بہت بے قراری ہوتی ہے۔ اور موت ہو جانے کا یقین ہو جاتا ہے
وشاکھا گرہ والے بچے کی علامات۔ جب بچے پر وشاکھ گرہ کا حملہ ہوتا ہے۔ اُس کے ہوش و حواس جاتے رہتے ہیں۔ اور وہ بار بار بالوں کو نوچتا ہے۔ کندھوں کو جھکاتا ہے۔ جمائیاں لیتا ہوا کندھوں کو جھکا کر پیشاب اور پاخانہ خارج کرتا ہے۔ منہ میں سے جھاگ نکالتا ہے۔ سر۔ آنکھوں۔ ہاتھوں۔ ابروؤں اور پاؤں کو اِدھر اُدھر گھماتا ہے ماں کی چھاتی اور اپنی زبان کو کاٹتا ہے مرتعش۔ بخار۔ نیند نہ آنے پیپ اور خون کی سی بدبو آنے کی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔
میدھا کھیہ (نیگ میش) گرہ والے بچے کی علامات۔
میدھا کھیہ گرہ والے بچے کا پیٹ اُبھر جاتا ہے۔ ہاتھ۔ پاؤں اور مُنہ

پھڑکتے ہیں منہ سے جھاگ نکلتی ہے۔ پیاس لگتی ہے۔ مٹھیاں بند کر لیتا ہے۔ دست آتے ہیں۔ آواز کمزور ہو جاتی ہے۔ رنگ بگڑ جاتا ہے۔ انتڑیاں بولتی ہیں۔ اور اُن میں سے بادل کی گرج کی سی آواز آتی ہے قے۔ کھانسی اور ہچکی ہوتی ہے۔ نیند نہیں آتی۔ ہونٹ کاٹتا ہے۔ اینٹھنا سکیڑتا ہے۔ جکڑاہٹ ہوتی ہے۔ جسم میں سے بکرے کی سی بدبو آتی ہے۔ یا کبھی بُو آتی ہے۔ اوپر کو دیکھتا رہتا ہے۔ ہنستا ہے۔ جسم کا درمیانی حصہ جھک جاتا ہے۔ بخار اور غشی کی شکایت ہوتی ہے۔ اور ایک آنکھ ورم کرتی ہے۔

شُوگرہ والے بچے کی علامات۔ جس بچے کو شُوگرہ نے پکڑ لیا ہو۔ اُس کا جسم کانپتا ہے۔ رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ پسینہ آتا ہے۔ وہ آنکھوں کو بند کر لیتا ہے۔ اُس کا جسم باہر کو جھک جاتا ہے وہ زبان کو کاٹتا ہے۔ اُس کے گلے کے بیچ میں کبوتر کے گٹکنے کی سی آواز آتی ہے۔ جسم میں سے پاخانے کی سی بُو آتی ہے۔ اور وہ کتے کی طرح ہانپتا ہے۔

پِتری گرہ والے بچے کی علامات۔ رونگٹے کھڑے ہو جانا بار بار ڈر کر اچھل پڑنا۔ یکایک رو پڑنا۔ بخار۔ کھانسی۔ اسہال۔ جمائیاں۔ پیاس۔ جسم میں سے مُردے کی سی بدبو آنا۔ جسم کا اِدھر اُدھر پھینکنا۔ سوکھا۔ جکڑاہٹ۔ رنگت کی تبدیلی۔ مٹھیاں بند کر لینا۔ اور آنکھوں سے پانی بہنا یہ سب پِتری گرہ سے گھرے ہوئے بچوں کی علامات ہوتی ہیں۔

شُکنی گرہ والے بچے کی علامات۔ جسم کا گر پڑنا۔ دست آنا زبان۔ تالو اور رخساروں کے اندر کی طرف چھالے ہو جانا۔ دن رات تکلیف دینے اور پکنے والے پھوڑوں کا اعضائے جسم میں بار بار پیدا ہونا اور مٹتے رہنا۔ منہ کا پک جانا۔ مقعد کا پک جانا۔ خوف۔ جسم میں پرندوں کی سی بُو آنا اور بخار یہ سب علامات شُکنی گرہ سے پکڑے ہوئے بچوں میں پائی جاتی ہیں۔

پُوتنا گرہ کی علامات۔ قے۔ کپکپی۔ اونگھ۔ رات کے وقت نیند نہ آنا۔ ہچکی۔ اپھارہ۔ پاخانے کا پھٹ جانا۔ پیاس کا زور سے لگنا پیشاب کا قلت سے آنا۔ جسم میں گراوٹ۔ رونگٹے کھڑے ہو جانا۔ اور کوّے کی مانند سڑی ہوئی بُو کا جسم میں سے نکلنا۔ یہ سب علامات پُوتنا گرہ روگ میں پائی جاتی ہیں۔

شیت پُوتنا کی علامات۔ کانپنا۔ رونا۔ ترچھی نظروں سے دیکھنا پیاس۔ انتڑیوں کا بولنا۔ اسہال آنا۔ چربی کی مانند سڑی ہوئی بدبو آنا ایک طرف کی پسلیوں میں ٹھنڈک اور دوسری طرف کی پسلیوں میں گرمی ہونا یہ سب علامات شیت پوتنا گرہ روگ کی علامات ہوتی ہیں

ورشٹی پُوتنا (اندھ پُوتنا) کی علامات۔ قے۔ بخار۔ کھانسی ضعیف ہاضمہ۔ پاخانے کا پھٹ جانا۔ رنگت کی تبدیلی۔ بد بو۔ جسم کا سوکھ جانا۔ بصارت کی کمزوری۔ بہت تکلیف ہونا۔ کھجلی۔ بے خوابی۔ جسم کی بے چینی ہچکی۔ جوش۔ دودھ نہ پینا۔ آواز میں تیزی۔ لرزہ اور جسم میں سے مچھلی کی سی یا کھٹی بو آنا یہ اندھ پُوتنا گرہ روگ کی علامات ہیں۔

تکھ منڈر کا گرہ کی علامات۔ ہاتھ پاؤں میں دل کشی پیدا ہو جانا سیاہ لکیروں کا پیٹ پر پھیل جانا۔ بخار۔ اروچی (عدم اشتہائے طعام)۔ اعضا شکنی۔ اور جسم میں سے گوموتر کی سی بو آنا تکھ منڈر کا گرہ روگ کی علامات ہیں۔

ریوتی گرہ کے حملے کی علامات۔ جسم کا سیاہ یا نیلا ہو جانا۔ کانوں۔ ناک اور آنکھوں کا ملنا۔ کھانسی۔ ہچکی اور آنکھوں کا ادھر اُدھر گھمانا۔ منہ کا ٹیڑھا ہو جانا۔ سُرخی۔ جسم میں سے بکرے کی سی بدبُو کا آنا۔ بخار۔ سوکھا۔ پاخانے کا سبز اور پتلا ہو جانا۔ یہ سب ریوتی گرہ روگ کی علامات ہوتی ہیں۔

شُشک ریوتی گرہ کی علامات۔ شُشک ریوتی گرہ کے حملے سے بچے کا جسم رفتہ رفتہ سوکھتا چلا جاتا ہے۔

گرہوں کی نا قابلِ علاج علامات۔ گرہوں کے حملے سے جس بچے کے بال جھڑ جاتے ہیں۔ اناج نہیں کھاتا۔ آواز کمزور پڑ جاتی ہے۔ جسم کا رنگ بگڑ جاتا ہے۔ روتا ہے۔ اُس کے جسم میں سے گدھ کی سی بدبو آتی ہے۔ مرض بہت پُرانا ہو جاتا ہے۔ پیٹ میں گول گول گانٹھیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ پاخانہ مختلف رنگوں کا آتا ہے۔ زبان بیچ میں سے نیچی پڑ جاتی ہے۔ اور تالو میں سیاہی آ جاتی ہے۔ ایسے بچے کی بیماری کو لاعلاج سمجھنا چاہیے۔

شُشک ریوتی گرہ سے بچے کی ہلاکت۔ جو بچہ انواع و اقسام کے کھانے کھاتا ہوا بھی لاغر ہوتا چلا جاتا ہے۔ اور پیاس کے

مارے جس کی آنکھیں اندر گھسی ہوتی ہیں۔ اُس بچے کو شُشک ریوتی گرہ مارتی ہے۔

رہنس آتمک (مہلک) گرہوں کی علامات۔ جب کوئی بچہ یا بڑا آدمی مہلک گرہ روگ میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ تو اس کے ناک میں سے پانی بہنے لگتا ہے۔ زبان زخمی ہو جاتی ہے۔ بُری طرح کراہتا ہے۔ اپنے تئیں دُکھی بتلاتا ہے۔ اُس کی آنکھوں میں پانی بھر آتا ہے۔ اُس کے جسم کا رنگ بدل جاتا ہے۔ آواز کمزور ہو جاتی ہے۔ جسم میں سے بدبو آنے لگتی ہے۔ لاغر ہو جاتا ہے۔ اپنے پاخانے کو کُریدنا بُرا نہیں سمجھتا غصے میں آکر اور دونوں ہاتھ اُٹھا کر اپنے اور دوسروں کے تئیں مارنے دوڑتا ہے۔ ایسے ہی کسی ہتھیار یا لاٹھی سے بھی حملہ آور ہوتا ہے۔ جلتی آگ میں گھس پڑتا ہے۔ پانی میں ڈوبتا ہے۔ کنوئیں میں گر پڑتا ہے۔ ایسے ہی اور بھی کئی کام کرتا ہے۔ پیاس۔ جلن اور پرموہ (غفلت) کا شکار ہو جاتا ہے۔ پیپ کی قے کرتا ہے۔ اور اُس کے تمام جسمانی سوراخوں کے ذریعے خون نکلنے لگتا ہے۔ ایسی علامات والے مریض کا علاج ترک کر دینا چاہئے۔

رتی کامی (شہوت انگیز) گرہوں کی علامات۔ رتی کامی گرہوں کے حملے سے مریض تنہائی میں عورتوں کے ساتھ عیش منانے اور بات چیت کرنے کا شائق ہوتا ہے۔ خوشبودار اشیاء۔ مالائیں اور زیوروں وغیرہ سے پریم رکھتا ہے۔ خوش دل اور مطمئن رہتا ہے۔ ایسا مریض بھی لا علاج ہوتا ہے۔

ارچاکامی گرہوں کی علامات۔ جب گرہ اپنی پوجا کرانے کی خواہش سے کسی بچے پر حملہ آور ہوتے ہیں۔ تو بچہ عاجز ہو کر اپنے ہاتھوں سے منہ کوٹتا ہے۔ اُس کے ہونٹ۔ تالو اور حلق سوکھ جاتے ہیں۔ اور متشکی سا ہو کر چاروں طرف دیکھنے لگتا ہے۔ روتا ہے۔ دھیان میں محو ہو جاتا ہے۔ عاجز بن جاتا ہے۔ بھوک لگنے پر بھی کھانا نہیں کھاتا۔ ایسا مریض سہل العلاج ہوتا ہے۔

امراض بالا کا علاج۔ مہلک گرہوں کا علاج ویدک منتروں کے ذریعے ہَوَن کرکے کرنا چاہیئے۔ اور رتی کامی وارچاکامی کا حسب خواہش عورتوں سے ہمبستر کرا کے اور بلی دان دیگر معالجہ کرنا چاہیئے۔

دھوپ دینا۔ جو بچہ قابل علاج گرہوں سے حملہ آور ہو۔ اُسے بالکل تنہائی میں رکھنا چاہیئے۔ اُس مکان میں ہر روز تین دفعہ صفائی کرنی چاہیئے۔ اور اُس کے پاس ہمیشہ آگ رکھیں۔

بھوتی اوشدھ کے پتے۔ پھول اور بیج۔ اناج تیز سرسوں اُس گھر میں بکھیر دیں۔

راکھشسوں کو دور کرنے والا تیل دیئے میں ڈال کر جلائیں۔ تاکہ پاپ دور ہوں۔ مریض کے تیمار دار کو جماع شراب اور گوشت خوری کا بکلی ترک کر دینا چاہیئے۔

پُرانا گھی جسم پر مل کر کھرینی۔ نیم کے پتے۔ جینتی۔ اور املتاس کے ساتھ پکائے ہوئے گرم پانی سے بچے کو نہلائیں۔ یا نیم۔ سونا پاٹھا۔ جامن۔ بیرنا۔ کٹ تیرن۔ بیرہی۔ اونگا۔ پاٹلا۔ میٹھا سہانجنا۔ کاک جنگھا

مہاشویت ۔گیتھ ۔ بڑ وغیرہ شیردار درخت ۔ کدمب اور کرنجا کے ساتھ پکائے ہوئے پانی سے اُسے سنان کرانا چاہیئے۔ بعد ازاں گینڈے ۔ بھیڑیئے سانپ ۔ شیر اور ریچھ کے چمڑوں میں گھی ملا کر دھونی دیں ۔

دیگر ۔ کرنجا ۔ دشانگ ۔ سرسوں ۔ بچ ۔ بھلاوہ ۔ اجوائن اور گگل میں گھی ملا کر دھوپ دینے سے سب گرہوں کا دفعیہ ہو جاتا ہے ۔

دشانگ دھوپ ۔ بچ ۔ ہینگ ۔ واوڑنگ ۔ سیندھا نمک ۔ گج پیپل ۔ پاٹھا ۔ اتیس ۔ اور ترگٹا ان دسوں ادویات سے تیار کی ہوئی دھونی کو دشانگ دھوپ کہتے ہیں ۔ یہ سے کشیپ نے تجویز کیا ہوا ہے ۔

دیگر ۔ سرسوں ۔ نیم کے پتے اور جڑھیں ۔ گری کرنکا ۔ بچ اور سرچ پتر کو کوٹ کر گھی میں ملا کر دھونی دینے سے جملہ گرہوں کا دفعیہ ہو جاتا ہے

دیگر گھرت ۔ اننت مُول ۔ آم کی گٹھلی ۔ تگر ۔ مرچ سیاہ ۔ مدھر گن کی ادویات ۔ پرشن پرنی اور سوتھا کا کلک نیز دش مُول کا رس اور دودھ ڈال کر پکایا ہوا گھی پلانے سے تمام گرہ دور ہو جاتے ہیں ۔ یہ بچے کے لئے نہایت مفید خوراک ہے ۔

دیگر گھرت ۔ راستا ۔ بلا ۔ شال پرنی ۔ برہت پنچ مُول ۔ بچ اور ناگر موتھا کا کاڑھا بنا کر اُس میں ساروا ۔ ترگٹا ۔ چیتا ۔ پاٹھا ۔ واوڑنگ ملٹھی ۔ دُودھی ۔ ہینگ ۔ دیودارو ۔ پپلا مُول ۔ اور اندرجَو کا نگدا ڈال کر اُس کے ساتھ حسب ترکیب گھی پکائیں ۔ یہ گھی بچے کے لئے ہمیشہ مفید ہوتا ہے ۔ اور اُس کے تمام امراض کو دور کر دیتا ہے ۔ حرارت ہاضمہ کو بڑھا دیتا ہے ۔ اور طاقت وخوبصورتی کو زیادہ کرتا ہے ۔

دیگر گھرت۔ سارو۔ راسنا۔ برہمی۔ سنکھنی۔ سرسوں سیاہ۔ بچ۔ اسگندھ۔ اور تلسی کے کاڑھے کے ساتھ پکایا ہوا گھی پلانے اور مالش کے کام میں لانے سے سب گرہوں کو دور کر دیتا ہے۔

دھوپ۔ گائے کا سینگ۔ بال اور دُم کے بال۔ سانپ کی کینچلی۔ بلی کا فضلہ۔ نیم کے پتے۔ گھی۔ گنگلی۔ مداڑا۔ ہردو کیڑی۔ بنولے۔ جو۔ بکری کے بال۔ دیودارو۔ سرسوں۔ مور کی دُم۔ سرل کا شت۔ بہیڑا۔ بال چھڑ اور ہینگ ملا کر سب کو مٹی کے ایک برتن میں ڈال دیں۔ اور بکرے کے پیشاب میں بھگو کر خشک کر کے باریک کر کے دھونی کے کام میں لائیں تو اس سے سب قسم کے گرہوں کی خرابیاں اور وِشم جوَر دور ہو جاتا ہے۔

دیگر۔ بھوت ودیا کے بیان میں جو جو گھی۔ بلیدان۔ ہَوَن۔ اور سنان وغیرہ تدابیر بیان کی گئی ہیں۔ منتر تنتر کے جاننے والے کو وہ سب تدابیر یہاں بھی کام میں لانی چاہئیں۔

سنان کے لئے پانی۔ پوتی کرنج کی چھال اور پتے۔ بڑ وغیرہ شیردار درختوں کی چھال اور پتے۔ تلون کے چھال اور پتے۔ تونبی۔ حنظل۔ پاٹھا۔ شمی۔ بِل اور کیتھ ڈال کر پانی پکائیں۔ اور اس پانی سے بچے کو رات کے وقت نہلائیں۔

بال گرہوں میں علاج کی ترتیب۔ گرہوں کے مطابق جیسی تکلیف ہو۔ اور گرہوں کے دفعیے میں جو جو عوارض رونما ہوں۔ اُن سب کو بالامئی پرتی کھید (دھیائے) کی ادویات سے دور کرنا چاہئے۔

چوتھا اَدھیائے

بھُوت وِگیان

بھُوت گرہ کی علامات۔ جس شخص میں مافوق الانسان گیان (علم ہو گیان (معرفت) تیز زبانی۔ حرکات۔ طاقت اور جرأت پائی جائیں اُسی کو بھوت گرہ کہتے ہیں۔ یہ بھُوت وِگیان کی عام علامات ہیں۔

بھُوتوں کی اقسام۔ جس شخص میں جس بھُوت کی سی شکل و ضع۔ فطرت۔ بولی اور رفتار وغیرہ باتیں پائی جائیں۔ اُسے اُس بھُوت سے حملہ آور سمجھنا چاہئے۔ اِن بھُوتوں کی دَیو۔ دانو وغیرہ اٹھارہ اقسام ہوتی ہیں۔

بواعث۔ اس جنم یا پہلے جنموں کے کئے ہوئے پَرگیا پرادھ[1] ہی بھُوت گرہ کے بواعث ہوتے ہیں۔ کام (شہوت)۔ کرودھ (غضب) وغیرہ سے وہ شخص پرگیا پرادھی ہو کر دھرم۔ برَت (عہد) اور آچار (چلن) سے گِر کر قابلِ تعظیم اشخاص کی بھی توہین کر ڈالتا ہے۔ اس لئے اُس مریاوا بھرشٹ۔ پاپی۔ اور آتم گھاتی کو وہ چھدر پرہاری[2] دَیو دانو وغیرہ

---

[1] جو گناہ عقل کی خرابی کی وجہ سے کئے جائیں۔ وہ پرگیا پرادھ کہلاتے ہیں۔

[2] جو کسی پاپ وغیرہ کے موقع کو دیکھ کر حملہ آور ہوتا ہے۔

اٹھارہ قسم کے بھوت مار ڈالتے ہیں۔

بھوت گرہ کے حملہ آور ہونے کی وجہ۔ پاپ کرم کے آغاز کو "چھدر" کہتے ہیں۔ یہ بُرے کاموں کا نتیجہ ہوتا ہے۔ خالی مکان میں رہنا رات کو مرگھٹ میں رہائش رکھنا۔ ننگا پھرنا۔ بزرگوں کی مذمت۔ بیطریقے جماع کرنا۔ ناپاکیزگی کی حالت میں کسی دیوتا وغیرہ کی پوجا کرنا۔ بیگانے سوتک[1] میں بلا خلا رہنا۔ ہوم منتر۔ بلی۔ اور یگیہ الٹے طور پر کرنا نیز دن چریا کے بیان میں بتائی ہوئی ہدایات کے برخلاف عمل کرنا۔ یہ سب وجوہات بھوت گرہوں کے حملہ آور ہونے کی ہیں۔

بھوت گرہ کے حملے کا وقت۔ دیوگرہ شکل پکش کی پہلی اور تریودش کو۔ دانو گرہ شکل پکش کی تریودش اور کرشن پکش کی دوادش کو۔ گندھرب شکل پکش کی چودس اور دوادش کو۔ پتر گرہ شکل پکش کی پنچمی کو۔ یکمش گرہ شکل پکش کی سپتمی اور ایکادشی کو۔ برہم راکھش گرہ شکل پکمش کی اشٹمی۔ پنچمی اور پورنماشی کو۔ راکھش اور پشاچ وغیرہ گرہ کرشن پکش کی نومی اور دوادشی نیز پربوں کے دن۔ پتری گرہ کرشن پکش کی دسمی اور اماوسیہ کو۔ اسکے علاوہ گورو۔ بدھ وغیرہ گرہ اشٹمی اور نومی کے روز انسان پر حملہ آور ہوتے ہیں۔ یہ سب گرہ عموماً سندھی کال (دو وقت ملتے) میں حملہ آور ہوا کرتے ہیں۔

دیوگرہ کی علامات۔ جس شخص پر دیوتا قابو پا لیتے ہیں۔ اُس کا

---

[1] کسی عورت کے ایام زچگی کو ہندو لوگ سوتک کے نام سے موسوم کرتے ہوئے انہیں ناپاک سمجھتے ہیں۔

منہ کھلے ہوئے کنول کا سا ہو جاتا ہے۔ اُس کی نظر ٹھنڈی اور طبیعت بے غصہ ہو جاتی ہے وہ تھوڑا بولتا ہے اُسے تھوڑا پسینہ آتا ہے۔ تھوڑا پاخانہ پھرتا ہے۔ تھوڑا پیشاب کرتا ہے۔ کھانے کی اشتہا نہیں ہوتی دیوتاؤں اور پنڈتوں سے بہت محبت رکھتا ہے۔ تقریر نہایت صاف اور شُستہ ہوتی ہے۔ بہت دیر تک دونوں آنکھیں بند رکھتا ہے۔ جسم میں سے خوشبو نکلتی ہے۔ لوگوں کو ور دیتا ہے۔ سفید پھولوں کے ہار پہنے رکھتا ہے۔ دریاؤں۔ پہاڑوں اور بلند مکانوں کو پسند کرتا ہے اور نیند نہیں آتی۔

دَیتیہ گرہ کی علامات۔ نظر کا ترچھا ہو جانا۔ سنگدلی۔ گورو۔ دیوتا اور برہمنوں سے نفرت۔ نڈرتا۔ غرور۔ دلیری۔ غضب۔ حوصلہ نیز شراب خوری اور گوشت خوری کی عادات کا پیدا ہو جانا یہ سب دَیتیہ گرہ کی علامات ہیں۔ علاوہ ازیں وہ شخص اپنے تئیں رُودر۔ سکند وِشاکھ اور اِندر کہنے لگتا ہے۔

گندھرب گرہ کی علامات۔ مریض کا اپنے فرائض میں مستعد رہنا۔ اُس کے جسم کا تروتازہ اور خوشبودار ہو جانا۔ گانے ناچنے میں محو ہونا۔ نہانے کا خواہش مند رہنا۔ باغوں کی سیر کا شائق ہونا سُرخ کپڑوں۔ سُرخ مالاؤں اور صندل سُرخ کا پہننا۔ سنگار کرنا۔ اور کھیل کود میں مشغول رہنا۔ یہ گندھرب گرہ سے حملہ کئے ہوئے مریض کی علامات ہیں۔

سب گرہوں سے حملہ کئے ہوئے مریض کی علامات انکھو کا

سُرخ ہونا ۔ مزاج کا غصیلہ ہو جانا ۔ آنکھوں کا پتھرا جانا ۔ رفتار میں تیز چھپک آ جانا ۔ مضطرب ہونا ۔ متواتر سانس پر سانس لیتے رہنا ۔ منہ میں سے رالیں ٹپکنا ۔ ہونٹوں کا چاٹنا ۔ دودھ اور گُڑ سے اُلفت رکھنا ۔ نہانے کا خواہشمند ہونا ۔ اوندھے منہ سونا ۔ اور چھتری سے ڈرنا ۔ یہ سب علامات اُن مریضوں میں پائی جاتی ہیں ۔ جن پر سب گرہ حملہ آور ہوتے ہیں ۔

یکھش گرہ کی علامات ۔ آنکھوں میں پانی بھر آنا ۔ آنکھوں کا ڈراپوا اور سُرخ ہونا ۔ جسم سے خوشبو آنا ۔ چہرے پر جلال کا آنا ۔ ناچنا ۔ بات چیت کو کتا سُننا ۔ گانا ۔ نہانا ۔ مالا پہننا ۔ چندن لگانا ۔ مچھلی کے مانس کا شائق ہونا ۔ خوش اور مطمئن رہنا ۔ جسمانی طاقت بڑھنا ۔ ہاتھ آگے بڑھکر کہنا ۔ کہ کس کو کیا دوں ؟ پُر اسرار باتیں منہ سے نکالنا ۔ بیدوں اور برہمنوں کی توہین کرنا ۔ تھوڑا غصہ کرنا ۔ اور راست روی سے نہ چلنا ۔ یہ سب علامات یکھش گرہ سے حملہ کئے ہوئے مریض کی ہوتی ہیں ۔

برہم راکھش گرہ کی علامات ۔ مریض کا ہنستے لگنا ۔ ناچنے لگ جانا ۔ اُس کے اطوار کا خوفناک ہو جانا ۔ چھدر بیاری (نکتہ چین) اور آکروشی (بیہودہ بکواس کرنے والا) ہو جانا ۔ تیز رفتار بن جانا ۔ دیوتا برہمن اور ویدوں سے نفرت ہو جانا ۔ اوزار اور لاٹھی سے خودکشی کر لینا بھوا بھوا کر کے آواز نکالنا ۔ ویدوں اور شاستروں کا پاٹھ کرتے رہنا یہ برہم راکھش گرہ کے مریض کی علامات ہوتی ہیں ۔

راکھش گرہ کی علامات ۔ غصے سے بھری ہوئی نگاہ ۔ طبیعت

کی پریشانی۔ ابروؤں کا اِدھر اُدھر گھماتے رہنا۔ حملہ آور ہونا۔ دوڑتے رہنا۔ زور زور سے بولنا۔ خوفناک منہ بنانا۔ کھانا کھائے بغیر مضبوط رہنا۔ نیند کا زائل ہو جانا۔ رات کے وقت گھومتے پھرنا۔ شرم و حیا کو ترک کر دینا۔ غلیظ رہنا۔ دلیر اور سنگدل ہو جانا۔ تلخی سے باتیں کرنا غصے میں آجانا۔ سُرخ مالائیں پہننا۔ عورتوں کے شوق میں محو رہنا۔ گوشت اور شراب میں رغبت رکھنا۔ خون اور گوشت کو دیکھ کر ہونٹ چاٹنے لگ جانا۔ اور کھانا کھاتے کھاتے ہنسنے لگ جانا۔ یہ سب علامات راکشش گرہ کے مریضوں میں پائی جاتی ہیں۔

پشاچ گرہ کی علامات۔ چِت کی پریشانی۔ ایک جگہ جم کر نہ بیٹھ سکنا۔ اِدھر اُدھر دوڑتے پھرنا۔ غلیظ خوراک کا کھانا۔ ناچنا۔ گانا ہنسنا۔ شراب اور گوشت میں رغبت رکھنا۔ دھمکانے سے ڈر جانا۔ بلا وجہ رونا۔ ناخنوں سے جسم پر لکھنا۔ جسم کا رُوکھا اور لاغر ہو جانا۔ ہمیشہ دُکھوں ہی میں گھرا رہنا۔ جو دل میں آگیا۔ وہ ہی بک دینا۔ نسیان کا عارض ہو جانا۔ تنہائی پسند آنا۔ چنچل ہو جانا۔ ننگا رہنا۔ غلیظ چیتھڑے بدن پر لپیٹ لینا۔ تنکوں کی مالا بنا کر پہننا۔ لکڑی کے گھوڑے پر سوار ہونا۔ کوڑے پر بیٹھنا۔ اور غذا زیادہ کھانا یہ سب پشاچ گرہ کے مریض کی نشانیاں ہوتی ہیں۔

پریت گرہ کی علامات۔ پریت گرہ کے مریض کی صورت۔ اطوار اور بو پریت کی سی ہوجاتی ہے۔ اُس کا من خائف رہتا ہے۔ وہ کھانے سے نفرت کرتا ہے۔ اور تنکے توڑتا رہتا ہے۔

کوشماند گرہ کی علامات۔ بہت بکواس کرتے رہنا منہ پر سیاہی چھا جانا۔ تھوڑا تھوڑا ٹھہر ٹھہر کر چلنا۔ فوطوں کا متورم ہو جانا۔ اور لٹک پڑنا۔ یہ سب کوشماند گرہ کے مریض کی علامات ہوتی ہیں۔

نشاد گرہ کی علامات۔ لکڑی اور مٹی لے کر جہاں تہاں گھومتے پھرنا۔ پھٹے پرانے چیتھڑے پہننا۔ ننگا رہنا۔ دوڑنا۔ ڈرا ہوا نظر آنا۔ تنکے اوڑھنا۔ مرگھٹ یا خالی مکان میں رہنا۔ گلیوں میں گھومتے پھرنا۔ درختوں پر چڑھنا۔ تیلوں سے بنے ہوئے کھانے۔ شراب اور گوشت کا ہمیشہ شائق رہنا۔ اور کرخت آواز نکالنا یہ سب علامات نشاد گرہ کے مریض کی ہوتی ہیں۔

آدکرن گرہ کی علامات۔ پانی اور بھکشا مانگتے پھرنا۔ ڈری ہوئی اور سرخ آنکھیں ہونا۔ اور جلدی جلدی باتیں کرنا۔ یہ سب آدکرن گرہ کے مریض کی علامات ہوتی ہیں۔

بیتال گرہ کی علامات۔ خوشبودار اشیا اور پھول مالائیں پہننا سچ بولنا کانپنا اور بہت سی بد عادات میں مبتلا رہنا۔ یہ سب بیتال گرہ کے مریض کی علامات ہوتی ہیں۔

پتری گرہ کی علامات۔ آنکھوں سے ناراضگی ٹپکنا۔ منہ پر کدورت کا چھا جانا۔ تالو کا سوکھنا۔ آنکھوں اور پاؤں کا بے قرار ہو جانا۔ نیند نہ آنا۔ حرارت ہاضمہ کا ضعیف ہو جانا۔ الٹے کپڑے پہننا۔ تلوں ساگ اور گڑ کا کھانا۔ اور منہ سے ٹوٹے پھوٹے الفاظ نکالنا۔ یہ سب پتری گرہ کی علامات ہوتی ہیں۔

عام علامات۔ گورو۔ بزرگوں۔ رشیوں اور منیوں کے کہے کے مطابق اور آثار بیمار و اطوار سے سوچ سمجھ کر حسب مناسب گرہوں کے مریضوں کی علامات معلوم کرنی چاہئیں۔

لا علاج علامات۔ گرہ کا مریض اگر بچوں کے پیچھے دوڑے۔ ننگا ہو جائے۔ سر کے بالوں کو کھول کر گھماوے۔ اُس کا چت بے چین رہتا ہو۔ اور مرض پُرانا ہو گیا ہو۔ تو جان لینا چاہئے کہ مرض لا علاج ہے۔

پانچواں ادھیائے

بھوت پرتی کھیدھ

(بھوت کا علاج)

اہنسا کی خواہش نہ رکھنے والے بھوتوں (ہنسا کی خواہش رکھنے والے بھوتوں) کو جپ۔ ہوم۔ بلی۔ وَرت۔ تپ۔ شیل۔ سادھان۔ گیان۔ دان اور دیا وغیرہ سے دور کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

گرہ کو دور کرنے والا پریوگ۔ ہینگ۔ سونٹھ۔ مرچ سیاہ۔ پیپل۔ ہرتال۔ کستوری۔ لہسن۔ آک کی جڑھ۔ جٹا مانسی۔ اج لومی۔ سفید دُوب

بھوت کیشو۔ بچ۔ پرینگو۔ کنگنی۔ سرپ گندھا (ناکلی) تیل۔ کاکولی۔ کھشیر کاکولی۔ کیلی کرمب۔ ہبڑر۔ شرنگی۔ منداک۔ سوویرا انجن۔ گوگل اور راکھشسوں کو دور کرنے والی دیگر ادویات۔ گدھے۔ گھوڑے۔ اونٹ۔ ریچھ۔ گوہ۔ نیولے۔ سیہہ۔ گینڈے۔ بلی۔ گائے۔ شیر۔ بھیڑیئے اور سمندری جانوروں کے چمڑے۔ پتے۔ دانت۔ اور ناخن لے کر ان سب کے ساتھ پرانا گھی یا تازہ تیل پکالیں اور اسے پینے۔ نسوار لینے۔ یا مالش کرنے کے کام میں لائیں۔

یا ان سب ادویات کو باریک پیس کر دھوپ کے طور پر استعمال کریں۔ یا اس کی گولی بنا کر انجن (سرمے) یا اُدوپیڑن کے کام میں لائیں۔

اسی طرح ان ادویات کے ٹکڑے کو لیپ کے اور کاڑھے کو پری شیک کے کام میں لانا چاہیئے۔ تو گرہ۔ جنون اور مرگی کی شکایات دور ہو جاتی ہیں۔

دیگر۔ گج پیپل۔ پیلا مُول۔ سونٹھ۔ مرچ سیاہ۔ پیپل۔ آملہ اور سرسوں۔ نیز گوہ۔ نیولے۔ بلی اور مچھلی کے پتے نہایت باریک پیس کر نسوار۔ مالش اور پری شیک کے کام میں لانے سے گرہ روگ دور ہو جاتے ہیں۔

دیگر۔ سفید سرسوں۔ بچ۔ ہینگ۔ پرینگو۔ ہردو ہلدی۔ مجیٹھ۔ پرنٹھی سفید۔ بچ۔ سفید گری کرنکا۔ نیم کے پتے۔ کرنجوا۔ سرس کے بیج۔ دیودار۔ سونٹھ۔ مرچ سیاہ۔ اور پیپل کا کلکا تیار کر کے گھی اور گھی سے چوگنا گوموتر ڈال کر حسب ترکیب گھی کو پکالیں۔ یہ "سدھارتھک" نامی گھی

پینے اور نسوار کے ذریعے کام میں لانے سے سب قسم کے گرہوں خصوصاً اُسُر گرہوں کو بہت جلد دور کر دیتا ہے۔ نیز اس کے استعمال سے افلاس زہر۔ جنون۔ بخار۔ مرگی اور پاپ بھی دور ہو جاتے ہیں۔

دیگر۔ بکرے کے پیشاب کے ساتھ مندرجہ بالا تمام ادویات پیا کر کے پینے۔ نسوار لینے۔ سرمہ لگانے۔ لیپ کرنے اور جسم کے اوپر رگڑنے کے کام میں لائیں۔ تو یہ بھی اول الذکر خواص بخشتا ہے۔ اور راج دربار میں کامیابی کا منہ دکھاتا ہے۔

دیگر۔ سرسوں سفید۔ سونٹھ۔ مرچ سیاہ۔ پیپل۔ بچ۔ اسگندھ۔ ہردو ہلدی۔ ہینگ۔ پیاز۔ کرنجوے کے بیج۔ سرس کے پھول کیتھ کے پھل۔ کیتھ کی چھال۔ سیندھا نمک۔ اگر۔ کٹھ۔ شیوناک کی جڑ۔ راکھنی۔ اور مصری لے کر سب کو بکرے کے پیشاب کی بھاونا دیکر گائے کے پتّے میں مل کے گولیاں بنالیں۔ اور نسوار سُرمے۔ اور لیپ کے کام میں لائیں تو یہ گولیاں خراب زخم۔ جنون۔ دُھتند اور رتوندھ کے لئے مفید چیز ہیں۔ نیز پانی میں ڈوبے ہوئے کے جسم پر لیپ کرنے سے فائدہ بخشتی ہے۔ اور غضبناک سانپ کے ڈسے ہوئے کے لئے بھی مفید ہوتی ہیں۔

سکندہ وغیرہ کو دور کرنے والی دھونی۔ بنولے۔ مورکی دم بڑی کٹیریا۔ شیو نرمالیہ۔ پنڈی تنک۔ دارچینی۔ جٹاماسی۔ بلی کا فضلہ تُش۔ بچ۔ بال۔ سانپ کی کینچلی۔ ہاتھی دانت۔ سینگ۔ ہینگ۔ اور مرچ سیاہ سب کو لے کر مریض کو سب کی دھونی دینے سے سکندھ گرہ۔

جنون۔ پسلاچ گرہ۔ رالکش گرہ۔ اور دیگر گرہ کی شکایات دور ہو جاتی ہیں۔
نیز بخار کا بھی دفعیہ ہو جاتا ہے۔
بھوت راو گھرت۔ سونٹھ۔ مرچ سیاہ۔ پیپل۔ تمال پتر۔ کٹ کم
بیسا مُول۔ جو کھار۔ کیٹری۔ ہلدی۔ دیو دارو۔ سفید سرسوں۔ زرد سرسوں
نیتر بالا۔ اندر جو۔ لہسن سفید۔ ہرڑ۔ بہیڑا۔ آملہ۔ خس۔ کٹکی۔ بچ۔ نیلا کھوتھا
ملٹھی۔ کھریٹی۔ صندل سرخ۔ الائچی۔ سنبل۔ پدماکھ۔ دہی۔ تگر۔ مہوا۔
مال کنگنی۔ اتیس بکاکولی۔ رسونت۔ چیب اور کٹھ ان سب ادویات کے
تلعے اور گو موتر وغیرہ آٹھوں قسم کے موتروں کے ساتھ پکایا ہوا تازہ
گھی پینے سے گرہ روگ دور ہو جاتے ہیں۔
مہا بھوت راو گھرت۔ تگر۔ مہوا۔ گنجا۔ لاکھ۔ پٹول۔ مجیٹھ
بچ۔ پاٹھا۔ ہینگ۔ سفید سرسوں۔ کیٹری۔ ہلدی۔ دارہلدی۔ پرینگو۔
کٹکی۔ بیر۔ سونٹھ۔ مرچ سیاہ۔ پیپل۔ ہرڑ۔ بہیڑا۔ آملہ۔ تھوہر۔
دیو دارو۔ واوڑنگ۔ بچ گندھ۔ گلو۔ انکول۔ کوشاتکی۔ سہانجنا۔
نیم۔ ناگر موتھا۔ اندر جو۔ کٹھ۔ سرس کے پھول اور بیج۔ اجوائن۔ ملٹھی
اپراجیتا۔ ونتی۔ چیتا۔ اور بل گری سب ہموزن لے کر پیس لیں۔ اور
موتر روگ میں بیان کئے ہوئے موتر ڈال کر گھی پکا لیں۔ اس گھی
کو مالش کرنے۔ پینے اور نسوار لینے کے کام میں لائیں۔ تو سب قسم کے
گرہ اُنماد۔ کوڑھ اور بخار دور ہو جاتے ہیں۔ اس گھی کو مہا بھوت راو
گھرت کہتے ہیں۔
بلی دان وغیرہ۔ جو گرہ جس دن مریض پر حملہ آور ہو۔ اسی دن

اُس کے لئے خاص خاص بلی دان اور ہوم وغیرہ کرنے چاہئیں۔

سنان۔ کپڑے۔ چربی۔ گوشت۔ شراب۔ کھیر اور لڈو وغیرہ جو جو چیز جس جس گرہ کو پیاری ہو۔ وہی اُس گرہ کے لئے اسی دن دینی چاہئے۔

جواہرات۔ خوشبویات۔ مالائیں۔ جو وغیرہ بیج۔ شہد۔ گھی اور سب قسم کی کھانے کے قابل اشیا گرہوں کے واسطے دان کرنی چاہئیں۔

یہ سب گرہوں کی عام تدابیر ہیں۔ اب خاص تدابیر بیان کی جاتی ہیں۔

دیوتا۔ رشی۔ گورو۔ بزرگ۔ اور سدھ۔ ان پانچ قسم کے گرہوں کی بلی دیوآلہ (مندر) میں دینی چاہئے۔ ان میں سے بھی دیو گرہ کی بلی شمال کی سمت میں۔ اور دیتیہ بھوتوں کی بلی مغربی سمت کی طرف چوراہے میں دینی چاہئے۔

گندھرب گرہوں کے لئے گائے کے آنے جانے کے راستے میں زیور سمیت کپڑوں کی بلی دان دیں۔

پتری گرہ کے لئے ندی کے کنارے پر۔ ناگ گرہ کے لئے جنوب مشرق میں۔ یکھش گرہ کے لئے یکھش گرہ میں یا ندیوں کے ملاپ کے مقام پر۔ راکھش گرہ کے لئے چوراہے پر نیز گھنے جنگل میں۔ رکھشو گرہ کے لئے جنوب کی طرف۔ برہم راکھش گرہ کے لئے مشرق کی طرف پشاچ گرہ کے لئے مغرب کی طرف خالی مقام میں بلی دان کریں۔

دیوتاؤں کی بلی کے لئے مقدس سفید پھول۔ خوشبودار اشیاء۔

دودھ کے بنے پکوان ۔ چاول ۔ دہی ۔ اور سفید چھتر یہ اشیا دینی چاہئیں ۔

گھرت ۔ ہینگ ۔ سرسوں ۔ سفید بچ ۔ سونٹھ ۔ مرچ سیاہ اور پیپل ہر ایک نصف پل ۔ اور چوگنے گوموتر میں ایک سیر ستھ گھی حسب ترکیب پکاکر رکھ لیں ۔ اس گھی کے پینے ۔ نسوار لینے اور مالش کرنے سے دیوگرہ دور ہو جاتے ہیں ۔

گرہ دور کرنے کے لئے نسوار اور سُرمہ ۔ بچ ۔ ہینگ اور لہسن کو بکرے کے پیشاب میں پیس کر نسوار اور سرمے کے طور پر استعمال کرنے سے دیوگرہ دور ہو جاتے ہیں ۔

دَیتیہ گرہ کا دفعیہ ۔ دَیتیہ گرہ کے دفعیے کے لئے کئی قسم کے پھلوں ۔ خس ۔ کنول اور نیلوفر کی بلی دینی چاہئے ۔

ناگ گرہ کا دفعیہ ۔ ناگ گرہوں کے دفعیے کے لئے چمبیلی کے پھول ۔ دھان کی کھیلوں ۔ گڑ کے پوڑوں ۔ میٹھے بھات ۔ کھیر ۔ شہد دودھ ۔ سیاہ مٹی ۔ ناگ کیسر ۔ بچ ۔ کنول ۔ گوگل ۔ خس ۔ اور سُرخ کنول ان چیزوں کی بلی دیں ۔

سفید کنول ۔ لودھ ۔ تگر ۔ ناگیشور اور سرسوں کو ٹھنڈے پانی میں پیس کر نسوار اور سرمے کا استعمال کریں ۔

یکھش گرہ کے لئے بلی ۔ یکھشوں کے دفعیے کے لئے دودھ دہی اور گھی ملا ہوا اناج ۔ گوگل ۔ دیودارو ۔ نیلوفر ۔ پدم ۔ خس ۔ سنہری کپڑوں اور سونے کی بلی دیں ۔

ہموزن گئو موتر۔ گھی اور دودھ کو پکا کر پینے۔ نسوار لینے اور مالش کرنے کے کام میں لائیں۔

دیگر۔ ہرڑ۔ ہلدی۔ دار ہلدی۔ لہسن۔ سیاہ مرچ۔ بچ اور نیم کے پتوں کو بکرے کے پیشاب میں پیس کر سونگھنے یا آنکھ میں لگانے سے بکھش گرہ دور ہو جاتا ہے۔

برہم راکھشش گرہ کے لئے بلی۔ پکے ہوئے جَوؤں کا بھرا ہوا ایک برتن۔ پانی کا گھڑا۔ تِلوں کا نگدا۔ چھتر۔ کپڑے۔ اور لیپ کی اشیاء برہم راکھشش گرہ کے دفعیہ کے لئے بلی دان دیں۔

گھرت۔ خیر کے بیس پل بھر کاڑھے میں سونٹھ۔ مرچ سیاہ۔ پیپل ہرڑ۔ بہیڑا۔ آملہ۔ ہینگ۔ بچ۔ سونف۔ سرسوں۔ نیم کے پتے اور لہسن ہر ایک نصف پل۔ گھی سات کڑو۔ اور گھی سے چگنا گئو موتر سب کو ملا کر حسب ترکیب گھی پکا لیں۔ اس گھی کو پینے۔ نسوار لینے اور مالش کے طور پر کام میں لانے سے نہایت فائدہ ہوتا ہے۔

رکھشوں کی بلی۔ رکھشش گرہ کے دفعیہ کے لئے تلوں کا نگدا سفید پھول کھچڑی۔ کچا پکا مانس اور خون میں بھگوئے ہوئے موٹھ بلی میں دینے چاہئیں۔

نسوار اور سرمہ۔ کرنجوا۔ سرس۔ اور سیاہ پاٹلی ان تینوں کی چھالیں۔ جڑ ھیں۔ پھول اور پھل۔ بل گری۔ سونٹھ۔ مرچ سیاہ۔ پیپل۔ ہینگ۔ باذر جو۔ سفید سرسوں۔ لہسن اور آملہ کو بکرے کے پیشاب میں پیس کر نسوار اور سرمے کے کام میں لائیں۔ تو رکھشش گرہ روگ کے

لئے مفید ہوتا ہے۔

گھرت۔ اِن مندرجہ بالا ادویات کے ساتھ چوگنے گوموتر میں پکایا ہوا گھی پینے۔ ملنے اور نسوار لینے کے کام میں استعمال کرنے سے گرتش گرہ کو دور کر دیتا ہے۔

پشاچ گرہ کے لئے بلی۔ پشاچ گرہ کے دفعیہ کے لئے سیدھو شراب تِلوں کا لگدا۔ دہی۔ مُولی۔ نمک۔ سرسوں۔ بھُوت اودن اور جَو کے پکوانوں کی بلی دینی چاہیئے۔

گھرت۔ ہر دو ہلدی۔ مجیٹھ۔ سونف۔ سیندھا نمک۔ سونٹھ۔ ہینگ۔ پرینگو۔ سونٹھ۔ مرچ سیاہ۔ پیپل۔ لہسن۔ ترپھلا۔ بچ۔ سپانکا۔ سفید چرمٹی اور سرس کے پھُول۔ ان سب کا لگدا۔ گھی اور گھی سے چوگنا گوموتر ڈال کر پکایا ہوا گھی پینے اور ملنے کے طور پر کام میں لانے سے پشاچ گرہ کا دفعیہ ہو جاتا ہے۔

نسوار۔ اوپر لکھی ہوئی تمام ادویات کو بکرے کے پیشاب میں پیس کر سرمے اور نسوار کے طور پر کام میں لانا چاہیئے۔

ممنوعہ اور غیر ممنوعہ باتیں۔ دیو۔ رشی۔ پتری اور گندھرب گرہوں میں تیز نسوار وغیرہ کا استعمال نہ کرنا چاہیئے۔ بلکہ ان میں نرم گھرت پان وغیرہ تدابیر کام میں لانی چاہئیں۔

پشاچ گرہ کے سوا اور کسی گرہ کے واسطے اُلٹی (غیر موافق) تدابیر کام میں نہ لانی چاہئیں۔ کیونکہ دیو وغیرہ گرہ نہایت تیج والے ہوتے ہیں۔ یہ بگڑ کر مریض اور معالج دونوں کو ہلاک کر ڈالتے ہیں۔

سب امراض کے دور کرنے والے بارہ بازوؤں والے اور صاف نگاہ والے اپنے مالک ایشور کا جاپ کرنے سے سب قسم کے امراض جنون۔ مرگی اور چت کی سب خرابیاں دور ہو جاتی ہیں۔

گرہ روگ کے مریض کو سنان وغیرہ سے پوتر کرا کے مایوُری مہاودیا کا ستوتر ہمیشہ سُناتے رہیں۔

مریض کو چاہئے کہ بھُوت ناتھ شیوجی اور پرمتھ نامی اُنکے گنوں کی پوجا کرے۔ نیز تمام گرہوں کی شانتی کے لئے بہت منتروں کا جاپ کرے۔

چھٹے اور ساتویں ادھیایوں میں جنون اور مرگی کے علاج میں جو کچھ لکھا جائیگا۔ نیز جو جو معالجات دیو وغیرہ گرہوں کے دفعیہ کے لئے اس ادھیائے میں بیان ہو چکے ہیں۔ وہ سب دیو گرہوں کے دفعیہ کے لئے کام میں لانا چاہئے۔

چھٹا ادھیائے

اُنماد (جنون) کا علاج

اقسام۔ اُنماد روگ (جنون) چھ قسم کا ہوتا ہے (۱) واتج (۲) پتج (۳) کفج (۴) تردوشج (۵) آدھج (۶) وِشج۔

اسباب اور علامات۔ جسمانی اور روحانی خرابیوں سے۔ غیر مفید اغذیات و اشربات کے کھانے پینے سے بگڑی ہوئی۔ غیر موافق اور خراب غذا سے۔ متضاد چیزوں کے استعمال سے۔ کمزور شخص کی بیماری کی تیزی سے۔ دُبلے شخص کی کشتی وغیرہ اُلٹی حرکات سے۔ گورو اور بزرگوں وغیرہ قابل تعظیم اشخاص کی گستاخی کرنے سے۔ روحانی تکالیف سے۔ چت کی پریشانی سے۔ وِش (زہریلی اشیاء) اور اُپ وِش (ہرتال وغیرہ کی قسم کی اشیاء) کے استعمال سے۔ ستوگن سے خالی شدہ شخص کے بڑھے ہیں وات وغیرہ تینوں دوش بگڑ کر عقل کو بگاڑ کے اُنماد روگ (جنون) پیدا کر دیتے ہیں۔ اس مرض سے بُدھی۔ گیان اور قوت حافظہ میں انتشار پیدا ہو کر جسم سکھ دُکھ میں تمیز کر سکنے کے ناقابل ہو جاتا ہے اور مریض کرنی اور ناکرنی میں تمیز نہ کر سکنے کے قابل ہو کر رتھ بان سے خالی رتھ کی طرح گھومنے لگ جاتا ہے۔

وانج اُنماد کی علامات۔ جسم کا لاغر ہو جانا۔ بلا وجہ رونا چلانا ہنسنا۔ مسکرانا۔ ناچنا۔ گانا۔ بجانا۔ بکنا۔ ہاتھ پاؤں مارنا۔ چیزوں کو توڑتے پھوڑتے رہنا۔ گلے سے بین باجے کا سا آواز نکالنا۔ منہ سے جھاگ نکلنا۔ لگاتار گھومتے رہنا۔ زیادہ بولنا۔ زینت کے ناقابل چیزوں سے اپنے تئیں مزین کرنا۔ جن مقامات پر "یان" کے بغیر جا سکنا ناممکن ہو۔ وہاں "یان" کے بغیر جانے کی کوشش کرنا۔ سب قسم کی کھانے کی چیزوں کا حریص ہونا۔ کھانے کی چیز ملنے پر اُسے

---

[1] ہر قسم کی سواری سے مراد ہے۔

پھینک دینا۔ آنکھوں میں گولائی اور سُرخی آجانا۔ اور کھانے کے ہضم ہونے کے وقت مرض کا بڑھ جانا یہ سب علامات وات کی وجہ سے پیدا ہونے والے جنون میں پائی جاتی ہیں۔

پت اُنماد کی علامات۔ دوسروں کو دھمکانا۔ غصہ ہونا۔ مٹھی یا مٹی کے ڈھیلے سے اپنے اعضا کو مارنا۔ سردی، سایہ اور پانی کا شائق ہونا ننگا رہنا۔ رنگ کا زرد ہو جانا۔ آگ کے شعلے۔ تاروں اور دیئے کے نہ ہونے پر بھی ان کا دکھائی دینا۔ یہ سب پت اُنماد (پت کی وجہ سے ہونے والے جنون) کی علامات ہوتی ہیں۔

کف اُنماد کی علامات۔ کھانے کی خواہش نہ ہونا۔ قے آنا۔ تھوڑا ہلنا جلنا۔ تھوڑا کھانا۔ تھوڑا بولنا۔ جماع کا اشتیاق ہونا۔ خلوت میں رہنے کی خواہش ہونا۔ رالوں کا بہنا۔ ناک کا بہنا۔ خائف رہنا۔ صفائی سے نفرت نیند زیادہ آنا۔ چہرے کا متورم ہونا۔ رات کے وقت اور کھانا کھاتے ہی مرض کا بڑھ جانا۔ یہ سب کف سے پیدا ہونے والے جنون کی علامات ہیں۔

سنپاتج (تینوں دوشوں سے پیدا ہونے والے) اُنماد کی علامات

جس اُنماد روگ میں مندرجہ بالا تینوں دوشوں کے باعث اور علامات پائی جائیں۔ اسے سنپاتج اُنماد کہتے ہیں۔ یہ خوفناک امرض لا علاج ہوتا ہے۔

آدج اُنماد کی علامات۔ دولت کے ضائع ہو جانے یا عزیزوں کی مفارقت سے پیدا شدہ ناقابلِ برداشت رنج اُٹھانے سے آدج اُنماد پیدا ہو جاتا ہے۔ جس سے مریض زرد رنگ اور عاجز ہو جاتا ہے نہ

بار بار غش کھا کر ہائے ہائے پکارنے لگ جاتا ہے۔ مارے رنج کے غضبناک ہوکر ضائع شدہ مال و دولت اور استری کا دھیان کرتا ہوا اُنکے اوصاف کو بڑھا بڑھا کر کہنے لگتا ہے۔ بہت جاگتا رہتا ہے۔ اور سُست ہو جاتا ہے۔

وِشج اُنماد کی علامات۔ جسم کا سیاہ ہوجانا۔ جسم کی خوبصورتی۔ جسمانی طاقت اور تمام اندریوں کا زوال پذیر ہوجانا۔ مرض کی تیزی کے درمیان مریض کا گھبرایا ہوا اور سُرخ چشم ہونا۔ زہر سے پیدا ہونے والے جنون کی علامات ہیں۔

واتج اُنماد کا علاج۔ واتج اُنماد میں سنیہہ (چکنائی) کا پینا لازم ہے۔ لیکن اگر وایو کا راستہ کسی دوسرے دوش کی وجہ سے رُکا ہوا ہو۔ تو سنیہہ پینے سے پہلے سنیہہ ملا کر ہلکی جلاب آور وغیرہ ادویات دینی چاہئیں۔

کپھج اور پتج اُنماد کا علاج۔ کف یا پت سے پیدا ہونے والے اُنماد روگ میں مریض کو سنیہہ (چکنائی) استعمال کرا کے اور پسینہ دیکر کف کی حالت میں پَچھنے اور پت کی حالت میں پہلے جلاب دینا چاہئے۔ کیسا ہی اُنماد روگ (جنون) کیوں نہ ہو۔ سب میں دستی (حقنے) اور شرووِریچن (تنقیہ دماغ) کا استعمال مفید ہوتا ہے۔ اور دستی سے اندرونی صفائی ہوجانے پر مریض کا چت تروتازہ ہوجاتا ہے۔

تنقیہ نسیہ اور انجن وغیرہ کا استعمال۔ مندرجہ بالا طریق سے علاج کئے جانے پر بھی اگر مرض اُنماد کا دفعیہ نہ ہو۔ تو تیز نسوار دینا

تیز سُرمے کا استعمال کرنا۔ جوش کرنا۔ تسلی دینا۔ دھمکانا۔ ڈرانا۔ ڈانٹنا۔ مالش کرنا اُبٹنا ملنا۔ لیپ کرنا۔ دھوم پان کرانا۔ اور گھی پلانا۔ یہ سب تدابیر عمل میں لانی چاہئیں۔ ایساکرنے سے مرض کا من شُدھ ہو کر اپنے ٹھکانے پر آجاتا ہے۔

گھرت ۔ ہینگ ۔ نمک سیاہ ۔ سونٹھ ۔ مرچ سیاہ ۔ اور پیپل ہر ایک دو دو پل ۔ اور گھی ایک آڑھک کو گوموتر کے ساتھ حسب ترکیب پکا کر استعمال میں لائیں ۔ تو جنون ۔ بھوت گرہ اور مرگی کے دور کرنے میں یہ بہت عمدہ چیز ہے ۔

براہمی گھرت ۔ براہمی کا رس دو پرستھ ۔ گھی ایک پرستھ ۔ سونٹھ ۔ مرچ سیاہ ۔ پیپل ۔ تُرَبد سیاہ ۔ ترُبد سفید ۔ دنتی ۔ شنکھ پُشپی ۔ املتاس اور واوڑنگ ہر ایک نصف پل لے کر حسب ترکیب گھی پکالیں ۔ اِسے براہمی گھرت کہتے ہیں ۔ اس کی خوراک ایک پل سے شروع کر کے اور ایک پل روزانہ بڑھا کر چار پل تک لے جانی چاہئے ۔ اس سے زیادہ نہ بڑھائیں ۔ اس کے استعمال سے جنون ۔ کوڑھ اور مرگی کی شکایات جاتی رہتی ہیں ۔ بانجھ عورت کے ہاں بھی بیٹا پیدا ہو جاتا ہے ۔ بولنے کی طاقت ۔ آواز ۔ حافظہ اور ذہن میں ترقی ہو جاتی ہے ۔ یہ براہمی گھرت سب سے اچھا ہے ۔

کلیانک گھرت ۔ ہرڑ ۔ بہیڑا ۔ آملہ ۔ جنفل ۔ الائچی کلاں ۔ دیودار ۔ عنبر ۔ سارروا ہر دو قسم ۔ ہر دو ہلدی ۔ شال پرنی ۔ پرشن پرنی ۔ پرینگو ۔ تگر ۔ کٹیری ۔ کٹھ ۔ مجیٹھ ۔ ناگ کیسر ۔ انار دانہ ۔ ملگری ۔ تالیس پتر

الائچی خورد۔ چنبیلی کے پھول۔ نیلوفر۔ دنتی۔ پدماکھ اور چندن ہر ایک
ایک کرش۔ نیز ایک پرستھ گھی لے کر حسب ترکیب گھی کو پکالیں۔ اس
گھی کے استعمال سے بھوت گرہ۔ جنون۔ کھانسی۔ مرگی۔ بخس۔ کھجلی
وشم روگ۔ سوج۔ غشی۔ پرمیہہ۔ گردش (مصنوعی زہر کے اثر سے بخار
ویرج کے زائل ہو جانے۔ بانجھ پن۔ دیوتاؤں کی پیدا کی ہوئی من کی
پریشانی۔ ذہانت کی کمی۔ ہکلاپن۔ قوت حافظہ۔ اور ضعیف ہاضمہ کی
شکایات دور ہو جاتی ہیں۔ یہ گھی طاقت اور عمر کو بڑھاتا ہے۔ خوشی
دیتا ہے۔ خوبصورتی پیدا کرتا ہے۔ خوش قسمتی اور تروتازگی بخشتا ہے
اور قوت مردمی پیدا کرتا ہے۔

مہا کلیانک گھرت۔ مندرجہ بالا کلیانک گھرت کی اشیا
میں سے اول الذکر ساتوں ادویات چھوڑ کر باقی ساروا سے چندن تک
صرف اکیس ادویات لے کر گھی سے سولہ گنے پانی میں ڈال کر آگ پر
چڑھا دیں۔ اور چوتھائی پانی رہ جانے پر اسے اتار کر چھان لیں۔
پھر اس کاڑھے میں پہلی دفعہ بچہ دی ہوئی گائے کا چوگنا دودھ
ڈال دیں۔ نیز شتاور۔ میدا۔ مہامیدا۔ کاکولی۔ کونچ بیج۔ اور سوروپ
پرنی کا تگد ملا کر حسب ترکیب گھی کو پکالیں۔ اسے مہا کلیانک گھرت
کہتے ہیں۔ یہ گھرت فربہی بڑھاتا ہے۔ سنپات کو دور کرتا ہے۔ اور
کلیانک گھرت کی نسبت زیادہ مفید ہوتا ہے۔

مہا پیشاچک گھرت۔ جٹاماسی۔ ہرڑ۔ گندھ ماسی۔ پدم چاری
کنٹک۔ بچ۔ تراٹمان (بنفشہ) ارنی۔ کاکولی۔ چنڈا۔ گنگی۔ آملے۔ بڑ کے ا

دھنیا۔ سونف۔ لاکھ۔ شتاوری۔ کھشیر کاکولی۔ سرپ آکھشی۔ سرپ گندھا کشنبھرا۔ ورشچکالی۔ اور شال پرنی کے ساتھ حسب ترکیب گھی پکالیں اسے مہا پیشاچک گھرت کہتے ہیں۔ اس کے استعمال سے چوتھیہ بخار جنون۔ اور مرگی کا دفعیہ ہو جاتا ہے۔ عقل۔ ذہانت۔ اور قوت حافظہ کو ترقی ملتی ہے۔ بچوں کے اعضا کو بڑھانے کے لئے یہ گھی آبحیات کا سا حکم رکھتا ہے۔

دیگر۔ برہمی۔ حنظل۔ واوڑنگ۔ سونٹھ۔ مرچ سیاہ۔ پیپل۔ ہینگ۔ جٹا مانسی۔ مُرا۔ راسنا۔ کلہاری۔ لہسن۔ اتیس۔ تلسی۔ بچ۔ نل کنگنی ناگ دنتی۔ دھماسہ۔ ہرڑ۔ اور سور اخشر کی مٹی۔ ان سب ادویات کو ہاتھی کے پیشاب میں پیس کر بتی بنالیں۔ اور اُس بتی کو سایہ میں خشک کرلیں۔ اس بتی کو بطور نسوار لینے۔ سرمہ لگانے۔ لیپ کرنے۔ اور دھُواں دینے کے استعمال کرنے سے مرض جنون کا دفعیہ ہو جاتا ہے۔

دیگر۔ سرسوں کے تیل والے کئی قسم کے اُوپٹن۔ سرسوں کے تیل کی مالش۔ سرسوں کے سفوف کا پردھمن۔ اور سوترستھان میں بیان کیا ہوا ہینگ ملا تیز دھوم یہ سب بھی مفید تدابیر ہیں۔

دیگر۔ گیدڑ۔ سیہہ۔ اُلو۔ بلی۔ بیل اور بکرے کے پیشاب۔ پتے فُضلے۔ بال۔ ناخن۔ اور چمڑوں کی دھونی دینا۔ دھوم پان کرانا۔ سرمہ لگانا۔ مالش کرنا۔ لیپ کرنا۔ اور بری شیک کرنا اُنماد روگ (جنون) کے لئے مفید تدابیر ہیں۔

دیگر۔ گتے۔ گائے اور مچھلی کے سڑے ہوئے گوشت کی متواتر

دھونی دینا جنون کے لئے مفید تدبیر ہے۔ خصوصاً وات کف سے پیدا ہونے والے جنون کے لئے تو نہایت ہی اچھی چیز ہے۔

پتج اُنماد کا علاج۔ پت سے پیدا ہونے والے جنون میں تکتک اور جینوتیہ گھرت، شرک سینہ، نیز ٹھنڈی، میٹھی اور لطیف اغذیات مفید ہوتی ہیں۔

فصد کھولنا۔ فصد کھولنے کے بیان میں جنون کے لئے جس ناڑی کی فصد کھولنے کا ذکر کیا گیا ہے۔ اُس کی فصد کھولنی چاہئے۔ جس مریض کی فصد کھولنی ہو۔ اُسے پہلے شراب اور گوشت پیٹ بھر کر کھلا کر بے ہوا مکان میں سُلا دیں۔ پھر فصد کھولیں۔ ایسا کرنے سے مریض کی پریشانی عقل دور ہو جاتی ہے۔

دیگر تدبیر۔ جنون کے مریض کو پانی سے خالی کنوئیں میں ڈال کر فاقوں سے لاغر کرنا چاہئے۔ نیز دھاریک باتوں سے اُسے تسلی دیں۔ یا کسی پیاری چیز کے ضائع ہو جانے کی خبر سنائیں۔

یا اُسے کوئی عجیب و غریب چیز دکھائیں۔ یا اُس کے جسم پر سرسوں کا تیل لگا کر ہاتھ پاؤں باندھ کر دھوپ میں چت لٹا دیں۔ یا اُس کے جسم پر کینچ کی پھلی رگڑ دیں۔ یا گرم لوہا۔ تیل۔ یا پانی اُس کے جسم پر ڈالیں یا اُس کے جسم پر کوڑے لگائیں۔ یا اُسے کسی گڑھے میں ڈال دیں۔ یا اُسے کسی تاریک گڑھے یا بستیا روں۔ اینٹوں۔ پتھروں اور نشانوں سے خالی مکان میں بند کر دیں۔ یا اُسے ایسے سانپ سے جس کے دانت اُکھاڑ دئے گئے ہوں یا مغلوب کئے ہوئے شیر یا ہاتھی سے ڈرائیں

یا سرکاری سپاہی اُسے باہر لے جاکر اچھی طرح باندھ کر خوب دھمکا کر کہیں۔ کہ بادشاہ نے تم کو مار ڈالنے کی ہدایت کی ہے۔ کیونکہ جسمانی تکلیف کی نسبت جان کا خوف زیادہ ہوتا ہے۔ ان تدابیر سے مریض کا چت ٹھکانے آجاتا ہے۔

لیکن مندرجہ بالا تدابیر بلحاظ وقت کا لحاظ رکھ کر عمل میں لانی چاہئیں۔

دھن وغیرہ کسی عزیز چیز کے ضائع ہو جانے سے جس کا من بگڑ گیا ہو۔ اُسے دھن وغیرہ کے حصول کی خوشخبری دیکر نیز تسلی دیکے اُسکے چت کو شانتی دینے کی کوشش کرنی چاہئے۔

شہوت۔ رنج۔ خوف۔ غضب۔ خوشی۔ حسد۔ اور لالچ کی وجہ سے پیدا ہونے والے جنون کا علاج انکے مخالف تدابیر سے کرنا چاہئے۔

مندرجہ بالا چھٹوں اقسام کے اُنمادوں کی جو علامات وغیرہ پہلے بیان کی گئی ہیں۔ اگر اُن سے زیادہ علامات پائی جائیں۔ تو بھوت اُنماد سمجھنا چاہئے۔ اور اس کا علاج ویسا ہی کرنا چاہئے۔ جیسا کہ بھوت اُنماد کے بیان میں لکھا جا چکا ہے۔

بھوت اُنماد میں تلوں کا چورن۔ گلینتھی۔ سکتو پنڈ کا۔ مرغن اور میٹھی اغذیات۔ خون آمیز چاولوں کا بھات۔ کچی پکا گوشت۔ شراب نیز بیسن آستو۔ مادھوی لتا۔ چنبیلی یا سپجری کے پھول یہ سب ادویات ایک برتن میں رکھ کر چوراہے۔ گوشالہ یا دریاؤں کے سنگم کے مقام پر رکھ دیں۔

جو شخص شراب اور گوشت کے استعمال سے پرہیز کرکے مفید اغذیات

کھاتا ہے۔ چونکہ صاف رہتا ہے۔ اُسے دوشچ یا آگنتیچ کسی قسم کا بھی اُنماد نہیں ہوتا۔

جب تمام اندریاں اپنے اپنے فرائض میں مستعد ہو جائیں نیز عقل آتما اور من تر و تازہ ہوں۔ اور سب دھاتو اپنی پرکرتی پر آجائیں۔ تو جان لینا چاہئے۔ کہ جنون کی شکایت رفع ہو چکی ہے۔

ساتواں ادھیائے

اپسمار پرتی کھیدھ (مرگی کا علاج)

علامات جس مرض میں قوت حافظہ زائل ہو جاتی ہے۔ اُسے اپسمار یا مرگی کے نام سے نامزد کرتے ہیں۔ بُدھی اور ستوگن میں انتشار پیدا ہو جانے کی وجہ سے اُنماد کی طرح چنتا۔ رنج اور خوف کے چت کو دبا لینے سے نیز جسم کے بگڑے ہوئے دوشوں کے ہردے اور سنگیا واہی (قوت ممیزہ والے) سروتوں میں پھیل کر ستوگن کے زائل ہو جانے سے قوت حافظہ زائل ہو کر یہ اپسمار روگ پیدا ہو جاتا ہے۔

اس روگ میں مریض کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا جاتا ہے۔ اور وہ موڑھ مت (غافل) ہو کر مذموم حرکات کرنے لگ جاتا ہے۔ ہاتھ

چلا تا ہے۔ منہ سے جھاگ نکلتا ہے۔ ہاتھ پاؤں مارنے لگ جاتا ہے۔ اور طرح طرح کی صورتیں دیکھتے ہوئے یکایک زمین پر گر پڑتا ہے۔ اُس کی آنکھیں اور ابرو ٹیڑھے پڑ جاتے ہیں۔ جب دورش کا زور ہو چکتا ہے تو مریض ہوش میں آجاتا ہے۔ اسی طرح کچھ مدت کے بعد پھر اُس کی وہی حالت ہو جاتی ہے۔

اقسام۔ اپسمار کی چار قسمیں ہوتی ہیں (۱) واتج (۲) پتج (۳) کفج (۴) اور سنپاتج۔

پورب رُوپ (علامات قبل المرض)۔ دل کا دھڑکنا۔ سنسناہٹ چکر آنا۔ آنکھوں تلے اندھیرا چھا جانا۔ دھیان بندھ جانا۔ ابروؤں کا ترچھا ہو جانا۔ آنکھوں کا بدوضع ہو جانا۔ آواز نہ ہونے پر بھی آوازیں سنائی دینا۔ پسینے آنا۔ رالوں کا بہنا۔ ناک بہنا۔ لُو پاک۔ عدم اشتہائے طعام۔ غشی۔ پیٹ میں گڑگڑاہٹ ہونا۔ طاقت کا زائل ہو جانا۔ نیند کا زائل ہو جانا۔ اعضا شکنی۔ پیاس۔ خواب میں گانا۔ ناچنا۔ شراب پینا تیل پینا۔ اور شراب یا تیل کی مانند ہی پیشاب آنا۔ یہ سب علامات اپسمار روگ کی علامات قبل المرض کہلاتی ہیں۔

واتج اپسمار کی علامات۔ واتج اپسمار میں مریض کے پاؤں کانپنے لگتے ہیں۔ گر پڑتا ہے۔ اُس کا گیان زائل ہو جاتا ہے اور وہ بگڑی سی آواز سے رونے لگ جاتا ہے۔ آنکھیں گول سی ہو جاتی ہیں۔ سانس زیادہ آتے ہیں۔ مارے بھوک کے منہ سے جھاگ آنے لگتی ہے۔ کانپنے لگتا ہے۔ سر کو گھماتا ہے۔ دانتوں کو چباتا ہے۔ کندھوں کو اونچا کرتا ہے

اعضاء کو چاروں طرف پھینکتا ہے۔ جسم ناہموار ہو جاتا ہے۔ ساری انگلیاں ٹیڑھی پڑ جاتی ہیں۔ آنکھیں جلد ناخن اور منہ روکھے نیلے۔ سُرخ یا سیاہ پڑ جاتے ہیں۔

مریض کو تمام اشیاء بے قرار۔ کرخت۔ بدوضع اور بگڑی ہوئی دکھائی دینے لگتی ہیں۔

پت اپسمار کی علامات۔ پت کی وجہ سے ہونے والی مرگی کا مریض وقتاً فوقتاً ہوشیار ہو جاتا ہے۔ اُس کے منہ کی جھاگ۔ آنکھیں منہ اور جلد زرد ہو جاتے ہیں۔ زمین کو کھودنے لگتا ہے۔ پیاس لگتی ہے۔ اور اُسے مہیب۔ غضبناک اور مشتعل اشکال دکھائی دینے لگ جاتی ہیں۔

کف اپسمار کی علامات۔ کف اپسمار میں مریض دیر کے بعد بیہوش ہوتا ہے۔ اور دیر کے بعد ہی ہوش میں آتا ہے۔ اس میں مریض ہلتا جلتا تھوڑا ہے۔ اُس کے منہ سے رالیں بکثرت گرتی ہیں۔ آنکھیں۔ ناخن اور منہ سفید ہو جاتے ہیں۔ مریض کو سفید رنگ کی اشیاء دکھائی دینے لگ جاتی ہیں۔

تردوشج اپسمار میں مندرجہ بالا تینوں اقسام کی علامات پائی جاتی ہیں۔

علاج۔ جب اپسمار روگ (مرگی) کے حملہ آور ہو جانے کا علم ہو جائے۔ تو دوشوں سے گھرے ہوئے بُدھی۔ چت۔ پردے اور تمام سروتوں کو ہوشیار کرنے کے لئے تیز تیز اور وغیرہ ادویات استعمال

کرانی چاہئیں۔

دوشوں کے مطابق صفائی۔ واتج اپسمار میں وستی پردھان۔ پتج اپسمار میں وریچن پردھان اور کپھج اپسمار میں وسن پردھان علاج کرنا چاہئے۔

وسن وریچن وغیرہ کے ذریعے مریض کی اندرونی صفائی کر کے پیپیا وغیرہ پلاکر مناسب طور سے تسلی دینے کے بعد مریض کی مرگی کے دفعیہ کے لئے جن ادویات کا استعمال کرانا چاہئے۔ اب اُنکا بیان کیا جاتا ہے۔

اپسمار ناشک گھرت۔ گوبر کا رس۔ دودھ۔ دہی اور گئو موتر ان سب کے ساتھ گھی کو پکا کر پلانے سے مرگی۔ بخار۔ جنون اور یرقان کی شکایات دور ہو جاتی ہیں۔

مہت پنچ گویہ گھرت۔ دش مول۔ ہرڑ۔ بہیڑا۔ آملہ۔ ہلدی۔ دار ہلدی۔ کُڑا سک۔ ساتلا۔ اونگا۔ نیلنی۔ کٹکی۔ املتاس۔ پوکر مُول جٹا مانسی۔ کاک۔ اودُمبر کی جڑھ۔ اور ذرا بھا ہر ایک دو پل لے کر ایک دروت پانی ڈال کر آگ پر چڑھا دیں۔ جب چوتھائی پانی باقی رہ جائے۔ اُتار کر چھان لیں۔ اور اُس میں بھارنگی۔ پاٹھا۔ ادہر۔ ترید دنتی۔ سونٹھ۔ مرچ سیاہ۔ پیپل۔ روہش ترن۔ موروا۔ اجوائن۔ چرائتہ ہرڑ۔ سارو ا ہر دو قسم۔ نڈتیتی۔ چیتا۔ اور جل بیت ہر ایک ایک تولہ کا لگدا ڈال کر ایک پرستھ گھی۔ گوبر کا رس۔ دودھ۔ دہی اور گئو موتر ملا کر حسب ترکیب گھی پکا لیں۔ اس گھی کے پینے سے بخار۔ اپسمار۔ اُدر روگ

اور بھگندر کی شکایات رفع ہو جاتی ہیں۔ سوج۔ بواسیر۔ یرقان۔ بخس باؤگولہ۔ کھانسی اور گرہ روگوں کا بھی دفعیہ ہو جاتا ہے۔

دیگر گھرت۔ برہمی کا رس۔ بچ۔ کُٹھ۔ اور شنکھ پُشپی کے ساتھ پکایا ہوا پُرانا گھی ذہانت کو بڑھاتا ہے۔ نیز جنون۔ افلاس۔ مرگی اور پاپ روگوں کو دور کر دیتا ہے۔

تیل۔ جیونیہ گن کی (زندگی افزا) ادویات ہر ایک ایک پل لے کر سب کا نگدا بنا لیں۔ پھر اُس میں ایک درون دودھ۔ اور ایک پرستھ تیل ڈال کر حسب ترکیب تیل کو پکا لیں۔ تو اس تیل کے استعمال سے اپسمار روگ (مرگی) کا دفعیہ ہو جاتا ہے۔

دیگر گھرت۔ دودھ اور گنے کا رس ایک ایک آڑھک کھینجاری کا رس آٹھ پرستھ۔ جیونیہ گن کی ادویات ہر ایک ایک کرش۔ اور گھی ایک پرستھ لے کر حسب ترکیب گھی کو پکا لیں۔ یہ وات پت سے ہونے والے اپسمار روگ کو دور کر دیتا ہے۔

دیگر۔ کانس۔ بِداری کند۔ گنا اور گُشا کے کاڑھے کے ساتھ جوش دیئے ہوئے دودھ کے استعمال سے بھی اپسمار روگ دور ہو جاتا ہے۔

دیگر۔ گھی سے اٹھارہ گُنا پیٹھے کا رس ملا کر گھی کو پکا لیں۔ اور اُس میں مُلٹھی کا نگدا ڈال دیں۔ تو اپسمار روگ جاتا رہتا ہے۔ یہ عقل زبان اور آواز کو تیز کرتا ہے۔

نسوار۔ کپلا گائے کا پتہ نسوار کے ذریعے استعمال میں لانے پر

نہایت مفید ہوتا ہے۔ نیز کتے۔ گیدڑ۔ بلی اور شیر کا پتہ بھی اس مقصد کے لئے نہایت مفید ہوتا ہے۔

دیگر تیل۔ گوہ۔ نیولہ۔ سانپ۔ بیل۔ ریچھ اور گائے کے پتوں کے ساتھ پکایا ہوا تیل نسوار۔ اور مالش کے ذریعے استعمال کرنا بھی اچھا ہوتا ہے۔

دیگر تیل۔ چوگنے بکری کے پیشاب میں ہرڑ۔ بہیڑا۔ آملہ۔ سرل اشٹ کا جوکھار۔ تلسی۔ شیا ماتا۔ اونگا اور کنجی کے بیجوں کے ساتھ پکایا ہوا تیل نسوار کے ذریعے استعمال کریں۔ یا انہی کے چورن کا ناک میں پردھمن کریں۔

دھوم پان۔ نیولا۔ الو۔ بلی۔ گدھ۔ چیونٹی۔ سانپ۔ اور کوے کی چونچ۔ پر اور بیٹھ کا دھواں دینے سے بھی مرگی کا دفعیہ ہو جاتا ہے۔

نشون آدی تیل۔ تلوں کے تیل کے ساتھ لہسن یا دودھ کے ساتھ شتاور یا برہمی کا رس یا کٹھ کا رس یا شہد ملا کر بچ کا استعمال کرنے سے مرگی کا دفعیہ ہو جاتا ہے۔

لاعلاج مرض کی تدبیر۔ چونکہ جسمانی اور روحانی تمام دوش ایک ساتھ بگڑ کر مرگی کی شکایت پیدا کر دیتے ہیں۔ نیز یہ روگ عام مرم میں پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے یہ مرض لاعلاج ہو جاتا ہے۔ اس مشکل العلاج مرض کا رسائن کے ذریعے سے علاج کرنا چاہئے۔ نیز اس مرض کے ہونے پر مریض کو آگ اور پانی والے ناہموار مقامات سے بچاتے رہنا چاہئے۔ جب اپسمار کے مریض کے اپسمار روگ کا زور دور ہو جائے۔ تو

اُس مریض سے مرض کے وقت کے نور کی نسبت کوئی بات نہ کہیں۔ کہ تو نے یہ کہا۔ یا تیری ایسی حالت ہو گئی تھی۔ نیز اُس کے بگڑے ہوئے چت کو میٹھی باتوں سے ٹھیک کرنے کی کوشش کرنا چاہئے۔

آٹھواں ادھیائے

ورتم[1] روگ (آنکھوں کے پردوں کے امراض)

سرب روگ ندان نامی ادھیائے میں بتائے ہوئے چرپرے وغیرہ غیر مفید آہار بوہار سے خصوصاً اُن اسباب سے جو آنکھوں کے لئے مضر ہیں۔ تمام دوش بگڑ کر اور بہت کی تقلید کر کے تمام سراؤں کے ذریعے جترو سے اوپر کی طرف پھیلتے جا کر آنکھوں کے مختلف منڈلوں مثلاً ورتم منڈل کو۔ شکل منڈل کو۔ کرشن منڈل کو۔ درشٹی منڈل کو یا سارے حصۂ چشم کو بگاڑ کر کئی قسم کے امراض چشم کو پیدا کر دیتے ہیں۔

کرچھر اُنمیلن کی علامات۔ بگڑا ہوا وایو آنکھوں کے پردوں کی تمام سراؤں میں داخل ہو کر سو کر اُٹھے ہوئے شخص کی آنکھوں میں ورتم ستمبھ روگ پیدا کر دیتا ہے۔ آنکھ کے کوئے میں جکڑاہٹ ہو جاتی

---

[1] آنکھوں کے پردے۔ کوئے

ہے۔ درد ہوتا ہے۔ آنکھوں میں دھول سی بھری معلوم ہوتی ہے۔ آنکھیں مشکل سے کھلتی ہیں۔ اور آنسو بہتے ہیں۔ لیکن ہاتھ سے موندنے پر کچھ آرام ہوجاتا ہے۔ اس بیماری کو کرچھرا ٹھیلن کہتے ہیں۔

نمیش آکھیہ روگ کی علامات۔ وایو کی وجہ سے آنکھوں کے ورتم (پردے) متحرک ہوکر آنکھوں کے بار بار کھلنے اور بار بار بند ہونے کا باعث ہوتے ہیں۔ اور درد نہیں ہوتا۔ اسے "نمیش آکھیہ روگ" کہتے ہیں۔

وات ہت روگ کی علامات۔ اگر وایو کے ذریعے ورتم (آنکھوں کا پردا) سندھی سے چھٹا ہوا۔ حرکت سے خالی اور ہین ہوکر سلے تو اُسے وات ہت روگ کہتے ہیں۔

کمبھی سنگیک پڑکا کی علامات۔ پت کی وجہ سے کوئے کے اندر کی طرف جو بہت سی کالے رنگ کی چمال گوٹے کے بیجوں کی مانند پھنسیاں پیدا ہوجاتی ہیں۔ اور پھٹ کر پھر پھول جاتی ہیں۔ انہیں کمبھی پڑکا کہتے ہیں۔

پت اُتکلشٹ روگ کی علامات۔ پت کی وجہ سے آنکھ کے کوئے میں جب جلن۔ رطوبت۔ چنچناہٹ۔ اور سُرخی کی شکایت ہو مگر نقصان نہ لگایا جائے۔ تو اس مرض کو پت اُتکلشٹ روگ کہتے ہیں۔

پکھشم شات کی علامات۔ جب پت پلکوں کی جڑھوں میں قیام کرکے کھجلی پیدا کر دیتا ہے۔ اور انجام کار پلکوں کے بال گر پڑتے ہیں۔ تو اسے پکھشم شات روگ کہتے ہیں۔

پوتھکی کی علامات۔ کف کی وجہ سے سرسوں کی مانند چھوٹی چھوٹی گھنی سفید رنگ کی سوج۔ چیپ۔ کھجلی۔ رطوبت اور آنسوؤں کی شکایات والی پھنسیاں پوتھکی کہلاتی ہیں۔

کف اُتکلشٹ ورتم کی علامات۔ جس روگ کی وجہ سے کوئے میں جکڑاہٹ رطوبت اور چیپ چپاہٹ ہو جاتی ہے۔ اُسے کف اُتکلشٹ ورتم کہتے ہیں۔

لگن روگ کی علامات۔ کف کی وجہ سے آنکھ کے کوئے میں پانڈو رنگ کی درد سے خالی۔ نہ پکنے والی۔ کھجلی والی۔ سخت درد اور بیر کے برابر یا بیر سے کچھ چھوٹی جو گانٹھ پیدا ہو جاتی ہے۔ اُسے لگن کہتے ہیں۔

اُتسنگ کی علامات۔ خون کی وجہ سے آنکھ کے پردے میں سُرخ رنگ کی جو پھنسی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اس کے چاروں طرف ویسی ہی اور پھنسیاں ہو جاتی ہیں۔ اِسے اُتسنگ روگ بولتے ہیں۔

اُتکلشٹ ورتم کی علامات۔ یہ روگ بھی اُتسنگ ہی کی مانند ہوتا ہے۔ اور آنکھ کے پردے میں ہو جاتا ہے۔ اس میں دھاریاں سی پڑ جاتی ہیں۔ اور ہاتھ نہیں لگایا جا سکتا۔

نیتر ارش کی علامات۔ آنکھ کے پردے کی اندر کی طرف خون کی وجہ سے گوشت کا ایک لوتھڑا سا پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ جکڑاہٹ والا سگندھ۔ جلن اور درد والا سُرخ رنگ کا ہوتا ہے۔ اس میں سے خون بہتا رہتا ہے۔ یہ بار بار چھوٹنے پر بھی بڑھ جاتا ہے۔ اِسے نیتر ارش (بواسیر چشم) کہتے ہیں۔

آنجن پڑکا کی علامات۔ خون کی وجہ سے پردے کے بیچ میں یا کنارے کی طرف کھجلی۔ اور درد والی۔ سخت مونگ کے برابر تانبے کے سے رنگ کی پھنسیاں ہو جاتی ہیں۔ انہیں آنجن پڑکا کہتے ہیں۔

وِس ورتم کی علامات۔ وات وغیرہ دوشوں کی وجہ سے جب آنکھوں کے پردے کا بیرونی حصہ سوج جاتا ہے۔ اور اندر کی طرف چھوٹے چھوٹے سوراخ ہو جاتے ہیں۔ اور اُس پردے سے پانی رستا ہے۔ نیز وہ کنول کی ڈنڈی کی طرح سوراخدار ہوتا ہے۔ تو اس روگ کو بِس ورتم روگ کہتے ہیں۔

آنکلشٹ ورتم کی علامات۔ خون اور وات وغیرہ تینوں دوشوں کے بگڑ جانے کی وجہ سے آنکھ کا پردہ جب خراب ہو کر یکایک جکڑا جا کر مڑ جایا جاتا ہے۔ تو اُسے آنکلشٹ ورتم روگ کہتے ہیں۔

شیاو ورتم کی علامات۔ جب خون یا وات وغیرہ دوشوں کی وجہ سے آنکھ کا پردہ نیلا ہو کر مرطوب اور متورم ہو جاتا ہے۔ نیز درد کرنے لگ جاتا ہے تو اُسے شیاو ورتم کہتے ہیں۔

شلشٹ ورتم کی علامات۔ جس مرض میں اوپر نیچے کی پلکیں چیپ کی وجہ سے باہم چپک جاتی ہیں۔ نیز آنکھوں میں کھجلی۔ سوج اور سُرخی پیدا ہو جاتی ہے۔ اُسے شلشٹ ورتم کہتے ہیں۔

(بعض کتابوں میں "شلشٹ" کی جگہ کلشٹ لکھا ہے)

سِکتا ورتم کی علامات۔ پلکوں کی جڑھوں میں جو کھردری اور روکھی پھنسیاں ریت کی مانند پیدا ہو جاتی ہیں۔ اُنہیں سکتا ورتم کہتے ہیں۔

کردم روگ کی علامات - کیچڑ کی مانند یا سیاہ رنگ کی پھنسیوں کو کردم کہتے ہیں

بہل روگ کی علامات - جلنے کے رنگ کے سے مانس کے جو سخت اُبھار آنکھ کے پردے میں پیدا ہو جاتے ہیں - اُنہیں بہل ورتم روگ کہتے ہیں -

کوکونک روگ کی علامات - دانت نکلنے کے وقت بچے کو "کوکونک روگ" ہو جاتا ہے - یہ مرض صرف ننھے بچوں کو ہی ہوتا ہے - کیونکہ اس کا باعث دانتوں کا نکلنا ہی ہے - اس میں بچے کی آنکھیں پھول جاتی ہیں - اور تانبے کے رنگ کی سی ہو جاتی ہیں - بچہ دیکھنے کے قابل نہیں رہتا - اور کانوں - ناک اور آنکھوں کو ملنے لگ جاتا ہے - اُس کی پلکوں میں ریس پیدا ہو جاتی ہے - اور شُول کی سی تکلیف ہونے لگتی ہے -

ورتم سنکوچ آدی روگ - پکشم اُپ رودھ روگ میں ورتم سکڑ جاتے ہیں - پلکیں کھُردری ہو جاتی ہیں - اور اُس کا منہ اندر کو مُڑ جاتا ہے - یا دوہرے بال پیدا ہو جاتے ہیں - اور تیز نوک دار بالوں کی وجہ سے آنکھوں میں کانٹے چبھے ہوئے معلوم ہوتے ہیں - اس بیماری میں آنکھیں جلنے لگتی ہیں - ہوا اور دھوپ کو سہار نہیں سکتیں - اور اُن بالوں کو اُکھاڑ دینے سے درد جلدی مٹ جاتا ہے - اس مرض کو "پڑوال" بھی کہتے ہیں -

انجی نامی گرنتھی - ورتم (آنکھ کے پردے) کے اوپر کی طرف کنیکا میں ایک سخت اور اونچی گانٹھ ہو جاتی ہے - جس کا رنگ تانبے کا سا ہوتا ہے - جب وہ پک جاتی ہے تو اُس میں سے پیپ اور خون بہنے لگتا ہے -

اسے الجی کہتے ہیں۔ یہ بار بار پھول جایا کرتی ہے۔

اربد کی علامات۔ کونے کے اندر کی طرف گوشت کے پنڈ کی طرح ایک گانٹھ دار سوج ہو جاتی ہے۔ جو خون اور وات وغیرہ تینوں دوشوں کی وجہ سے پیدا ہوا کرتی ہے۔ اس میں درد نہیں ہوتا۔ اور اسے اربد روگ کہتے ہیں۔ جب یہ کونے کے باہر کی طرف ہوتی ہے۔ تو یہ متحرک اور ناہموار ہوتی ہے۔

مندرجہ بالا چوبیس قسم کی بیماریاں ورتم (آنکھوں کے کونے) میں پیدا ہوتی ہیں۔ ان میں سے پہلی بیماری ادویات کے ذریعے قابل علاج ہوتی ہے۔ نمیش۔ وات ہت اور تیتر ارش یہ تینوں لا علاج ہیں۔ پکھشم اپ رودھ یاپیہ (عسیر العلاج) ہے اور باقی سب سادھیہ (چیر پھاڑ سے دور ہونے والی) ہیں۔

پکھشم سدن وغیرہ کے علاج۔ شستر سادھیہ اکیس امراض چشم میں سے پکھشم سدن کو سوچی (سوئی) سے چھیدنا چاہیے۔ تیتر اربد کو آدھی پتر سے کاٹ دیں۔ لگن۔ کمبھیکا۔ بس ورتم۔ اتسنگ۔ انجن۔ الجی کو بریہی مکھ استرے سے پھوڑنا چاہیے۔

پوتھکی۔ سٹیا ورتم۔ سکتا۔ شرکلشٹ۔ پت اُتکلشٹ۔ کف اُتکلشٹ۔ رکت اُتکلشٹ۔ اُتکلشٹ ورتم۔ کردم۔ بہل اور کوکونک یہ گیارہ امراض چھیلنے کے قابل ہوتے ہیں۔

نواں ادھیائے

ورتم روگوں کا علاج

کرچھر اُنجیلن کا علاج۔ اس مرض میں پرانا گھی وامکہ کے نگڑے اور کاڑھے کے ساتھ پکا کر کھانڈ ملا کر استعمال کریں۔ نیز سنگھ سینہ۔ دُھوم اور انجن وغیرہ استعمال میں لائیں۔

کُمبھیکا ورتم کا علاج۔ اس مرض کو ڈیڈھی پتر وغیرہ اوزار سے چھیل کر سیندھا نمک دُھوڑ کر ملٹھی۔ آملہ۔ اور پٹول کے کاڑھے سے دھو ڈالیں۔

ورتم (کوئے) کو چھیلنے کی ترکیب۔ جس مریض کے کوئے (پردۂ چشم) کو چھیلنا منظور ہو۔ اُسے بے ہوا مکان میں رکھ کر گھلور جلاب دیکر چت لٹا دیں۔ پھر کپڑے کو گرم پانی میں بھگو کر اُس کے ورتم کو اُس سے سینک دیکر بائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور ترجنی انگلی کے ذریعے ورتم کو اُٹھا کر اس طرح پکڑ لیں۔ کہ وہ ڈھیلا ہو کر ادھر اُدھر نہ ہونے پائے۔ بعد ازاں ورتم میں منڈلا ستر کو ترچھا لگا کر شاک یا شو بھانک پتر وغیرہ سے پونچھ دیں۔ جب خون بند ہو جائے۔ تو کوئے کو اچھی طرح کھرچا ہوا معلوم کر کے شہد لگا کر سیندھا نمک چھڑک دیں

پھر گرم پانی سے دھو کر گھی چپڑ کر شہد اور گھی مل کر جو کے ستوؤں کا پنڈا رکھ کر دونوں کانوں کے اوپر سے پٹی باندھ دیں۔ دوسرے دن کھول کر حسب مناسب ادویات کے کاڑھے سے دھو کر باندھ دیں۔ چوتھے دن نسوار وغیرہ کا استعمال کر کے پانچویں دن پٹی کھول دیں۔

ورتم کے ٹھیک طور سے چھیلے جانے کی علامات ۔ سوج کھجلی اور رگڑنے سے تکلیف زدہ ورتم اگر ناخن کی مانند ہموار ہو جائے تو اُسے سولیکھت (درست طور سے چھیلا ہوا) سمجھنا چاہئے۔ اسکے خلاف معلوم ہونے پر اُسے دوبارہ چھیل دیں۔

اتی لیکھن کے نتائج اور اُس کا علاج ۔ اگر آنکھ کا کویا ضرورت سے زیادہ چھیلا جائے۔ تو درد ہونے لگتا ہے۔ پلکیں اور کویا ڈھیلا پڑ جاتا ہے۔

ایسی صورت میں سینہہ سوید وغیرہ وات کو دور کرنے والی تدابیر عمل میں لانی چاہئیں۔

دیگر ۔ سفید لودھ پر مکھن چپڑ کر ارنڈ کی جڑ کا گودا اُس کے چاروں طرف لگا دیں۔ اور پھر پٹ پاک کی ترکیب کے مطابق پکالیں جب پک جائے۔ تو دھو ڈالیں۔ اور دھوپ میں سکھا کر پیس کر چورن بنا لیں۔ بعد ازاں اس چورن کو کپڑے کی پوٹلی بنا کر عورت یا بکری کے دودھ میں بھگو بھگو کر آنکھ میں نچوڑیں۔

دیگر ۔ سفید لودھ پر مکھن لگا کر اوپر سے شالی چاولوں کا گودا لپیٹ دیں۔ اور پٹ پاک کی ترکیب کے مطابق پکا کر دھو ڈالیں

پھر دھوپ میں سکھا کر پیس کر پوٹلی بنا کر وہی کے پانی میں بھگو بھگو کر یا صرف دہی کے پانی کو ہی آنکھ میں نچوڑیں۔ اور جنگلی جانوروں کا ماس غذا کے طور پر کھلائیں۔

کٹھور پڑکا کا علاج۔ سخت اور اونچی پھنسی کو برہی مکھ شستر کے ذریعے پھوڑ کر دبا دیں۔ بعد ازاں لیپ۔ بندھن (پٹی)۔ کھشالن سیچن وغیرہ تدابیر پہلے کی طرح عمل میں لائیں۔

سب قسم کے ورتم روگوں میں سیکھن (چھیلنے) اور بھیدن (چیرنے) کا یہی طریقہ ہوتا ہے۔

پت اور رکت ابھشنڈ کا علاج۔ پت اور رکت ابھشنڈ روگوں میں میٹھی ادویات سے پکایا ہوا گھی کھلا کر مریض کو سنگدھ کر کے پھر اس کی فصد کھولیں۔ بعد ازاں تُرپد اور ترپھلا کا جلاب دیں۔ جس ورتم کو چھیلا جا چکا ہو۔ اور جس کی فصد کھل چکی ہو۔ اسے ملٹھی کے کاڑھے سے دھونا چاہئے۔ اور چندن ڈال کر جوش دیئے ہوئے دودھ سے بری شیک کرنا چاہئے۔

پکھشم سدن کا علاج۔ اس مرض میں مساموں کو سوئی سے چھیدنا چاہئے۔ یا جونکوں سے پکڑوائیں۔ دودھ یا گنے کا رس دیکر قے کرائیں اور میٹھی نیز ٹھنڈی ادویات کے ساتھ پکائے ہوئے گھی کی نسوار دیں۔

انجن۔ ہیرا کسیس کو پیس کر تانبے کے کسی برتن میں ڈال کر دس دن تک تلسی کے پتوں کی بھاونا دیتے رہیں۔ اور اسے سُرمے

کے طور پر استعمال میں لائیں۔ تو مرض بکھشم سدن دور ہو جاتا ہے۔

پوتھکی کا علاج۔ پوتھکی کو ورد ھی پتر وغیرہ اوزاروں سے چھیل کر سونٹھ اور سیندھا نمک دھوڑ کر گرم پانی سے دھو دیں۔ بعد ازاں خیر۔ اربر اور سہانجنے کے کاڑھے یا ہلدی۔ بستھل پدمنی اور ملٹھی کے کاڑھے میں شہد ملا کر پری شیک کے کام میں لائیں۔

کف ابھکاشٹ کا علاج۔ کف ابھکاشٹ روگ میں پہلے ورم کو چھیل کر سیندھا نمک۔ کیس۔ منسل۔ پیپل اور سونٹ کو باریک کر کے شہد ملا کر لگا دیں۔ نیز تے۔ سرمہ۔ نسوار وغیرہ کف کو دور کرنے والی سب قسم کی تدابیر عمل میں لانا مفید ہوتا ہے۔

لگن کا علاج۔ اس مرض میں مندرجہ بالا ساری تدابیر مفید ہوتی ہیں۔ اگر ان سب سے مرض دور نہ ہو۔ تو آگ سے جلا دیں۔

کوکونک کا علاج۔ خیر۔ ہرڑ۔ بہیڑے۔ آملے۔ اور نیم کے پتوں کے ساتھ پکایا ہوا گھی پلا کر۔ پیپل۔ ملٹھی۔ سرسوں اور سیندھا نمک کھلا کے بچے کو دودھ پلانے والی دایہ کو تے کرا دینی چاہئے۔

کوکونک کے لئے مسہل۔ ہرڑ۔ پیپل۔ اور داکھ کا کاڑھا پلا کر اس مرض میں دایہ کو جلاب دینا چاہئے۔

دایہ کی چھاتیوں کے لئے لیپ۔ ناگرموتھا۔ ہردو ہلدی۔ اور پیپل کو پیس کر دایہ کی چھاتیوں پر لیپ کریں اور سرسوں و گھی ملا کر دھونی دے دیں۔

کاڑھا۔ دایہ کو تے اور جلاب دیکر پٹول۔ ناگرموتھا۔ داکھ۔ گلو۔

اور ترپھلے کا کاڑھا پلانا چاہیئے۔

چھیلے ہوئے ورتم کے لئے پری شیک۔ بچے کی آنکھ کے کوئے میں سے چھیل کر یا جونک کے ذریعے خون نکال کر آملہ۔ اشمنتک اور جامن کے پتوں کے کاڑھے کا پری شیک کرنا چاہیئے۔

قے کرانا۔ زیادہ دودھ پینے اور گھی کھانے سے بچوں کو کفج روگ ہو جایا کرتے ہیں۔ اس لئے سب امراض میں ہی بچے کو قے کرانا مفید ہوتا ہے۔

قے کرانے کی ترکیب۔ سیندھا نمک۔ پیپل۔ اونگا کے بیج۔ گھی۔ چھاتیوں کا دودھ۔ اور شہد کے ذریعے دودھ پینے والے بچے کو قے کرائیں۔ صرف اناج کھانے والے بچے کو راڑا اور ملٹھی سے قے کرانی چاہیئے۔ نیز کوکونک روگ میں قے کرانا بالخصوص مفید ہوتا ہے۔

قے اور جلاب۔ سانٹلا کے رس کے ساتھ پکایا ہوا گھی دیگر قے اور جلاب دونوں کا کام لینا چاہیئے۔

دیگر۔ ہرد و ہلدی۔ لودھ۔ ملٹھی۔ ہرڑ۔ نیم کے پتے اور تامر چورن رکت۔ تانبا کو پانی میں پیس کر اور بتی بنا کر کوکونک روگ میں استعمال کرنا مفید ہوتا ہے۔

یا لوہ چورن کو جلا کر اسے دودھ۔ شہد یا گھی کے ساتھ نوش کرنے سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔

دیگر وَرتی۔ الائچی۔ رسونت۔ نرملی۔ سنکھ۔ پیپل۔ اور تلسی کو سُرا شراب میں پیس کر بتی بنالیں۔ تو کوکونک اور بھکی روگی کے لئے

یہ بتی بڑی مفید ہوتی ہے۔

پکھشم رودھ کا علاج۔ پکھشم رودھ میں بالوں کے زیادہ بڑھ جانے پر شدہ شریر والے مریض کی ابھ مقعل سے نیچے دو حصے اور پلکوں کے اوپر ایک حصہ پر جو کے برابر اور جو کی شکل کا ترچھا شگاف دیکر گیلے کپڑے سے خون کو پونچھ دیں۔ اور جب خون نکلنا بند ہو جائے۔ تو زخم کے دونوں کناروں کو مونگ کے برابر اندر کی طرف کرکے ٹیڑھی سوئی سے سی دیں۔ اور پیشانی پر پٹی باندھ کر سینے کے ڈورے کو اُس میں لٹکا دیں۔ جو نہ زیادہ سخت اور نہ ڈھیلا ہو۔ بعد ازاں گھی اور شہد ملا کر اوپر لگا دیں۔ اسے باندھنا نہ چاہئے۔ اگر درد کم نہ ہو۔ تو ینگر ودا دی گن کے کاڑھے میں دودھ ملا کر درد کے مقام پر پریشیک کریں۔ پانچویں دن ڈورے کو کھول کر زخم پر گیرو پیس کر لگا دیں۔ اس میں تیز نسوار اور سُرمے کا استعمال کرنا بھی مناسب ہے۔

مندرجہ بالا تدابیر سے بھی اگر مرض کا دفیہ نہ ہو۔ تو ورتم دوش کے آشرے والی بلی کو ٹیڑھا کرکے جلا دیں۔ نیز بڑھے ہوئے بالوں کو چمٹی سے نوچ کر آگ کی سی جلتی ہوئی سلائی کی نوک سے جلا دیں۔

بیرونی الجی کو چیر کر اُسے جلا دیں۔ اور ارئبد کو اچھی طرح چھیدن کرکے کھشار اور آگ سے جلا دینا چاہئے۔

۱۰

دسواں ادھیائے

(نیتر سندھی ۔ شُکل منڈل اور کرشن منڈل کے امراض)

نیتر سندھی کے امراض

جل سَرَوُ روگ۔ بگڑا ہُوا وایو تمام جل واہنی (پانی بہانے والی ناڑیوں) میں پہنچکر ورتم (کوئے) اور شُکل منڈل (سفیدی چشم) کے جوڑ کنیکا سے پانی کے آنسو بہانے شروع کر دیتا ہے۔ جس سے آنکھوں میں درد۔ سُرخی اور سوج کی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔ اِسے سراو روگ کہتے ہیں۔

کف سَرَوُ روگ۔ کف سے پیدا ہونے والے کف سَرَوُ روگ میں سفید رنگ کا لیسدار اور گاڑھا مواد بہتا رہتا ہے۔

اُپ ناہ کی علامات۔ کف کی وجہ سے تیز نوک والی کھنثار کے بُلبلے کی مانند ایک قسم کی سوج ہوتی ہے۔ جس کی جڑھ موٹی ہوتی ہے۔ یہ چکنی ہوتی ہے۔ اس کا رنگ جلد کا سا ہی ہوتا ہے۔ نرم اور لیسدار ہوتی ہے۔ بہت پک جاتی ہے۔ اس میں کھُجلی ہوتی ہے لیکن درد نہیں ہوتا۔ اِسے اُپ ناہ کہتے ہیں۔

رکت سَرَوُ کی علامات۔ یہ بیماری خون کی وجہ سے پیدا ہو جاتی

ہے۔ اس میں تانبے کے رنگ کے اور نہایت گرم آنسو نکلتے ہیں۔

پَرْوَنی کی علامات ۔ ورتم سندھی کا سہارا لے کر شکل منڈل (سفیدئ چشم) میں ایک پھنسی پیدا ہو جاتی ہے۔ جس میں سخت جلن اور درد ہوتا ہے۔ یہ تانبے کے رنگ کی اور مونگ کے برابر ہوتی ہے جب یہ پھوٹ جاتی ہے۔ تو اس میں سے خون نکلتا ہے۔ اسے پَرْوَنی کہتے ہیں۔

پُوْیہ سراو کی علامات ۔ اس بیماری میں جلد اور گوشت کے پک جانے کی وجہ سے رکت سمیت تینوں دوشوں والا مواد کنینکا نامی ورتم سندھی سے بار بار نکلتا رہتا ہے۔

پُوْیہ آلس کی علامات ۔ اس روگ میں پہلے سوج ہو جاتی ہے اور درد ہوتا ہے۔ مواد بہتا ہے۔ اور وہ پھولا ہُوا سا ہوتا ہے۔ اسے پُوْیہ آلس بولتے ہیں۔

اَلجی کی علامات ۔ کنینکا کے بیچ میں درد۔ چبھک۔ اور جلن والی جو سوج ہوتی ہے۔ اُسے اَلجی کہتے ہیں۔

کِرمی گرنتھی کی علامات ۔ آپانگ (کناکش ستھان) یا کنینکا میں کھجلی۔ جلن۔ پکشم پوٹ۔ پُوْیہ (پیپ)۔ کرمی (کیڑول) اور درد والی جو گانٹھ پیدا ہوتی ہے۔ اُسے کرمی گرنتھی کہتے ہیں۔

اُپ ناہ۔ کرمی گرنتھی۔ پُوْیہ آلس (پویہ السک)۔ پَرْوَنی اور اَلجی اِن پانچ امراض میں استر چکتسا (عمل جراحی) سے کام لینا چاہئے۔ مگر جل سراو وغیرہ باقی کے چاروں امراض کو ترک کر دینا چاہئے۔

اب آگے شکل منڈل (سفیدیٔ چشم) کے امراض کا بیان کیا جاتا ہے۔

شکلکا روگ کی علامات۔ آنکھ کے سفید حصے میں پت کی وجہ سے بہت سے ننھے ننھے سیاہ۔ نیلے اور زرد دھبے سے پڑ جاتے ہیں۔ یا آنکھ کا سارا سفید حصہ ایسا ہو جاتا ہے۔ جیسے میل سے مکدر شدہ آئینہ ہو جاتا ہے۔ ان ہر دو اقسام کے امراض کو شکلکا روگ کہتے ہیں۔ اس میں جلن۔ درد۔ پاخانے کے پھٹ جانے۔ پیاس اور بخار کی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔

شکل آرم روگ کی علامات۔ کف کی وجہ سے سفیدیٔ چشم میں سفید رنگ کا جو ہموار گوشت پیدا ہو جاتا ہے۔ اُسے شکل آرم روگ کہتے ہیں۔ یہ مرض آہستہ آہستہ دیر میں بڑھتا ہے۔

بلاس گرتھت کی علامات۔ اگر سوج درد سے خالی۔ چھوٹے کے رنگ کی سی۔ گاڑھی۔ ملائم۔ بھاری۔ سنگدھ اور پانی کی بوند کی مانند ہو۔ تو اُسے بلاس گرتھت بولتے ہیں۔

پشٹک کی علامات۔ آنکھ کے سفید حصے میں پیٹھی کی مانند سفید اور اونچی جو بوندیں سی پیدا ہو جاتی ہیں۔ وہ پشٹک روگ کہلاتی ہیں۔

شروت پات کی علامات۔ جب خون کے خراب ہو جانے کی وجہ سے آنکھ کے سفید حصے میں سرخ لکیریں پھیلی ہوئی ہوں۔ اور آنکھ میں جلن اور درد ہوتا ہو۔ تو اُسے شروت پات روگ کہتے ہیں۔ اس میں آرج۔

آنسوؤں کے بہنے اور چپ چپاہٹ کی شکایات نہیں ہوتیں۔

سیراہرش کی علامات۔ شوت پاتہ کے علاج میں اگر غفلت کی جائے۔ تو وہ سُرخ رنگ کی لکیریں بڑھ کر سیراہرش روگ کو پیدا کر دیتی ہیں۔ اس بیماری میں چیزوں کے دیکھنے کی قوت زائل ہو جاتی ہے۔

سیراجال کی علامات۔ اس مرض میں آنکھ کی تمام سرائیں حتیٰ سُرخ۔ گھنی اور بڑی ہو جاتی ہیں۔

شوت آرم کی علامات۔ آنکھ کے سفید حصے میں جو ایک سی شکل والا۔ چکنا اور کنول کا سا گوشت پیدا ہو جاتا ہے۔ اُسے شوت آرم کہتے ہیں۔

ارجن کی علامات۔ آنکھ کی سفیدی میں خرگوش کے خون کے سے سُرخ۔ درد سے خالی اور چکنے دھبے پائے جاتے ہیں۔ اُنہیں ارجن کہتے ہیں۔

پرستاریہ آرم کی علامات۔ آنکھ کے سفید حصے میں جو ملائم۔ آہستہ آہستہ بڑھنے والا پھیلا ہوا۔ نیلگوں سُرخ ماس پیدا ہو جاتا ہے اُسے پرستاریہ آرم کہتے ہیں۔ یہ تینوں دوشوں اور خون سے ہوتا ہے۔

سناؤ آرم کی علامات۔ سفیدیٔ چشم میں جو گوشت سناؤ کی مانند ہوتا ہے۔ اُسے سناؤ آرم کہتے ہیں۔

ادھی ماس آرم کی علامات۔ آنکھ کی سفیدی میں سفید۔ سُرخ سیاہ۔ موٹا۔ ہلکا اور پنڈ کا سا جو ماس پیدا ہو جاتا ہے۔ اُسے ادھی ماس آرم کہتے ہیں

پیراسنگیک پڑکا۔ آنکھ کے سیاہ حصے میں جلن اور درد والی پیراؤں سے گھری ہوئی سرسوں کی شکل کی جو پھنسیاں پیدا ہو جاتی ہیں اُنہیں پیراسنگیک پڑکا کہتے ہیں۔

ان مندرجہ صدر تیرھوں امراض میں سے شکلکا ہرش۔ شرو تیاٹ۔ پشتک۔ گرنتھی اور ارجن کا علاج جو آنکھ کے سفید حصے میں ہوتے ہیں۔ دوائی کے ذریعے کرنا چاہئے۔ اور باقی ماندہ ساتوں امراض کا معالجہ عمل جرّاحی سے کیا جانا لازم ہے۔ لیکن اگر یہ سات امراض تازہ بتانہ ہی ہوں تو ان کا علاج بھی دوا ہی کے ذریعے سے کرنا چاہئے۔

پانچوں قسم کے آرم روگوں یعنی شکل آرم۔ شونت آرم۔ پرستاریآرم سرائو آرم۔ اور ادھی مانس آرم کو کاٹ دینا چاہئے۔

اور جو امراض آنکھ کی سیاہی میں پہنچ گئے ہوں۔ نیز گوشت۔ سنایو۔ اور سراؤں سے گھرے ہوں۔ اور چرمو دال کی مانند اونچے ہوں نیز جو ورشٹی منڈل میں پہنچ گئے ہوں۔ اُن سب کا علاج ترک کر دینا چاہئے۔ اب ہم آنکھ کے کالے حصے کے امراض کا بیان کرتے ہیں۔

کھشت شکرک کی علامات۔ پت پہلے پردے کو پھاڑ کر کرشن منڈل یا درشٹی منڈل میں چُبھک۔ آنسو اور سُرخی لئے ہوئے شُکر[1] کو پیدا کر دیتا ہے۔ اِس شکر کی وجہ سے تمام کرشن منڈل جامن کے پھل کے رنگ کا سا ہو جاتا ہے۔ اور درمیان کا حصہ کچھ نیچا ہو جاتا ہے۔ اِسے کھشت شکرک کہتے ہیں۔ یہ مرض مشکل العلاج ہے

[1] پنجابی میں اسے پھولا کہتے ہیں۔

لیکن دوسرے پردے کو پھاڑ دینے پر چبھک وغیرہ تکالیف کثرت سے ہوتی ہیں۔ اور کرشن منڈل سوئی چبھنے کا سا ہو جاتا ہے۔ اور یہ باپیہ ہو جاتا ہے۔ یعنی جب تک علاج ہوتا ہے۔ آرام رہتا ہے۔ علاج چھوڑ دینے پر پھر زور میں آجاتا ہے۔ جو کشٹ شکرک تیسرے پردے کو پھاڑ کر پیدا ہو۔ وہ زخموں والا اور لاعلاج ہو جاتا ہے۔

شدھ شکر کی علامات۔ سنکھ کی مانند سفید یا نیلا اور کھٹائی کی تکلیف والا شکر شدھ شکر کہلاتا ہے۔ یہ کف کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔

آجکا کی علامات۔ جو شکر کچھ تانبے کے سے رنگ کا۔ لیسدار خون بہانے والا۔ کبھی تانبے کے سے رنگ کی پھنسیوں والا۔ نہایت درد والا۔ بکری کی مینگنی کی مانند اونچا اور سیاہ رنگ کا ہوتا ہے۔ اُسے آجکا کہتے ہیں۔ یہ خون سے پیدا ہوتا ہے۔ اور لاعلاج ہوتا ہے۔

سیرا شکر کی علامات۔ خون اور وات وغیرہ تینوں دوشوں سے سیرا شکر پیدا ہوتا ہے۔ اور آنکھ کے کالے حصے میں تانبے کے رنگ کا اور سیراؤں سے گھرا ہوتا ہے۔ اس میں سے کبھی گرم کبھی ٹھنڈا کبھی پتلا اور کبھی گاڑھا خون نکلا کرتا ہے۔ یہ سیرا شکر بھی لاعلاج ہوتا ہے۔

تیز درد والا شکر۔ خون اور وات وغیرہ تینوں دوشوں کی وجہ سے سارا کرشن منڈل ایکدم سفید بادلوں سے گھر کر آکاش کا سا سفید پڑ جاتا ہے۔ یہ مونڈ کے خف دانے (ایک دال) کی شکل کا ہوتا ہے۔ اس میں نہایت تیز درد ہوتا ہے۔ سرخی۔ جلن اور سوج بھی ہوتی ہے۔

جب بالکل پک جائے۔ تو یہ تیز درد والا گھنکر بہت لا علاج ہو جاتا ہے۔
جس گھنکر میں اندرونی درشٹی کا ناش ہو جائے جو نیلے رنگ کا ہو۔
جو بیچ میں سے قدمے سُرخ یا بہت اونچا اور بگاڑ ھا جو خون والی ناڑیوں
سے گھرا ہو۔ جو بہت پرانا پڑ گیا ہو۔ جس کی وضع قطع ناہموار ہو۔ اور
جس کے درمیان کا حصہ ٹکڑے ٹکڑے ہو۔ ایسے سب گھنکر دش چکتسا
(مشکل العلاج) ہوتے ہیں۔ قابل علاج اور نا قابل علاج ہونے کے
لحاظ سے کرشن منڈل کے روگ پانچ قسم کے ہوتے ہیں۔

گیارھواں ادھیائے

سندھی ستاست روگ پرتی کھید (یعنی سندھی روگوں کا علاج)

اُپ ناہ کا علاج۔ اس روگ میں کپڑے کے ٹکڑے کو گرم پانی سے
بھگو کر اُپ ناہ کو سینکنا اور پھر منڈلاگر شستر سے اُپ ناہ کو طرح کر بریہی مکھ
استرے سے پھوڑنا چاہئے۔ اس کے بعد زخم پر پیپل۔ شہد اور سیندھا نمک کو
پرتی سارن (دھونے) کے کام میں لائیں۔ نیز پہلے بیان کئے ہوئے
طریق کے مطابق گرم پانی سے دھونا۔ گھی سے پری شیک کرنا۔ گھی اور
شہد سے کانوں کے اوپر اور نیچے جسے برالش کرکے جو کے ستوؤں کی

پٹی باندھنا نیز پٹول کے پتوں اور آملے کے کاڑھے کو آنکھ میں ٹپکانا لازم ہے۔

پڑوَنی کا علاج۔ باہر والی سندھی کے تیر بھاگ میں پڑوَنی کو وڑش شستر سے پکڑ کر اس کے نصف میں وریدی پتر سے چھید کریں اس سے زیادہ چھید کرنے سے آنسو بکثرت بہنے لگتے ہیں۔ اس کا علاج ارم کا سا ہی ہوتا ہے۔ اس میں شہد اور سیندھا نمک ملا کر پرتی سارن (دھونے) کے کام میں لانا چاہئے۔

پُویہ آلس کا علاج۔ پُویہ آلس میں فصد کھول کر اوپر لیپ کرنا چاہئے۔ اور اکھشی پاک کی جملہ تدابیر کام میں لانی چاہئیں۔

دیگر۔ سیندھا نمک۔ ادرک۔ ہیرا کسیس۔ لوہ چورن اور تامر چورن کا سرمہ لگانا چاہئے۔ اور اس چورن میں شہد ملا کر کریا کرنی چاہئے۔

کرمی گرنتھی کا علاج۔ کرمی گرنتھی کو اُبلوں سے سویدن کر کے بریہی انکھ شستروں سے چھیل کر ترپھلا۔ شہد۔ ہیرا کسیس اور سیندھا نمک کے ذریعے پرتی سارن کریں۔

شکل آکھیہ کا علاج۔ شکل آکھیہ روگ کا علاج پت ابھشیند کا سا ہی کرنا چاہئے۔

کف گرنتھی اور پشنک کا علاج۔ ان دونوں امراض میں فصد کو چھوڑ کر باقی سب تدابیر کف ابھشیند ہی کی مانند عمل میں لانی چاہئیں۔ سونٹھ۔ مرچ سیاہ۔ پیپل اور کاپھل کے چورن کو [illegible] میں گھوٹ کر سرمے کے کام میں لانا چاہئے۔

دیگر۔ چنبیلی کی کلی۔ سیندھا نمک۔ دیودارو۔ اور سونٹھ کو پرستا نامی شراب کے ساتھ پیس کر بتی بنالیں۔ اس بتی کو سُرمے کے طور پر استعمال کرنے سے سوج اور کھُجلی جاتی رہتی ہے۔

شروتپات شراہرش۔ سیرا چال اور ارجن کا علاج۔ ان امراض میں رکت ابھشیند کی جملہ تدابیر کام میں لانی چاہئیں۔ شروتپات میں بالخصوص گھی اور شہد کو بطور سُرمہ استعمال کرنا چاہئے۔

شراہرش میں شہد کے ساتھ باریک پسی ہوئی سونٹھ لگائیں۔

ارجن میں کھانڈ۔ دہی کے توڑ اور شہد کو ملا کر آنکھ میں ٹپکائیں۔

یا سپھٹک منی۔ کیسر۔ سنکھ۔ ملٹھی اور سونٹھ کو شہد میں پیس کر لگائیں۔

یا سنکھ یا سمندر جھاگ کو کھانڈ میں ملا کر آنکھوں میں لگائیں۔

آرم کا علاج۔ آرم پانچ قسم کے بتائے گئے ہیں۔ ان میں سے جو پتلا دھوئیں کی طرح مکدر۔ سُرخ اور دہی کے مانند ہوتا ہے۔ اُس کا علاج شکر (پھوٹے) کی مانند ہی کرنا چاہئے۔

آرم میں عمل جراحی۔ آرم کے مریض کو چِت لٹا کر اُس کی بائیں یا دائیں کسی ایک آنکھ کو سویدت کر کے نیز سیندھا نمک اور بجورے کا رس سُرمے کے طور پر لگا کر آنکھ کو بند کر کے مل دیں۔ ایسا کرنے سے آنکھ کے ہلنے کے سبب آرم کا گوشت ہلیگا۔ اُس وقت پیشانی اور بالخصوص ورتم (آنکھ کے پردے) کو ساکن رکھنا چاہئے۔ اور مریض

اپانگ (کٹاکش) کی طرف نظر کرے۔ ایسا ہونے سے کینیکا سے آرم بڑھ جائیگا۔ جس مقام پر گوشت میں سلوٹ پڑے۔ اسی جگہ کو زنبر نیستر کے ذریعے پکڑ کر موچنڈی۔ سُوچی یا سوتر کے ذریعے الگ کر دیں۔ بعد ازاں اُس پکڑے ہوئے آرم کو چار حصوں میں منڈلاگر شستر سے ایسے طور پر قطع کریں کہ جس سے کینیکا کی آنسو بہانے والی دھمنی میں کسی طرح کی چوٹ نہ پہنچے۔ کیونکہ کینیکا کے کٹ جانے سے آنسوؤں کی ناڑی آنکھوں میں کھل جاتی ہے۔ اس لئے اپانگ (کٹاکش) کے مقام پر نظر ڈالتے کے وقت جب آرم کینیکا سے بڑھے۔ تب ہی اُسے کاٹنا چاہئے۔

جب آرم اچھی طرح سے کٹ چکے۔ تو شہد۔ سونٹھ۔ سیاہ مرچ پیپل۔ اور سیندھا نمک چھڑک کر گرم گھی کا پری ٹیک کر کے نیز گھی چپڑ کے باندھ دینا چاہئے۔ اور تیسرے دن پٹی کھول کر کچھ کے بیچ ڈال کر جوش دیا ہوا دودھ۔ نیز ہلدی۔ دار ہلدی۔ لودھ۔ پٹول۔ ملٹھی۔ کیسو اور گرنتا کی کلی کا کاڑھا شہد ملا کر پری شیک کے کام میں لائیں۔ اور پھر ساتویں دن پٹی کو کھول دیں۔

آرم کا ٹھیک اپریشن ہو جانے پر صحت ہو جاتی ہے۔ لیکن اپریشن کے ٹھیک نہ ہونے سے اگر کوئی شکایت پیدا ہو جائے۔ تو حسب ضرورت مناسب علاج یعنی پری شیک اور انجیننگ وغیرہ تدابیر عمل میں لانی چاہئیں۔

تمر (دھند) وغیرہ کے لئے سُرمہ۔ مصری۔ جنسل۔ مصبر سینہ ع

اور سونٹھ ہر ایک نصف کرش۔ رسونت نصف پل۔ ان سب کو پیس کر شہد میں ملا کر آنکھوں میں انجن لگائیں۔ اس سے شلیشم آرم۔ تمر۔ پل۔ پنکلا اور شوش دور ہو جاتے ہیں۔

تمر ناشک انجن ۔ ہرڑ۔ بہیڑا۔ اور آملہ میں سے کسی ایک دوائی کی چھال کو پانی میں پیس کر ٹکڑا بنا لیں۔ پھر اسے ٹھیکرے میں رکھ کر اوپر سے ایک سکورا ڈھانک دیں۔ اور نیچے آگ جلا کر راکھ بنا لیں۔ پھر اسے پیس کر تر پھلا کی باقی ماندہ دونوں اشیاء کے کاڑھوں کی الگ الگ بھاونا دیں۔ جب یہ سوکھ جائے۔ تو اسے پھر پیس پس پھر اس میں سیندھا نمک اور بڑ نمک ملا کر پیس کر سُرمے کے طور پر استعمال کریں۔

مندرجہ بالا تینوں نسخے نیمی وید کے تجویز کئے ہوئے ہیں۔

بسرا جال کا علاج ۔ بسرا جال میں جو بسرا سخت ہوتی ہیں۔ اور پکسن (چھیلنے والی) ادویات کے ذریعے جن کا چھیلنا مشکل ہوتا ہے۔ اُن کا اور پڑ کاؤں کا علاج آرم کی مانند ہی کرنا چاہیئے۔

شُسکر کا علاج ۔ شُسکر روگ میں دوش کے مطابق کبھی خشک اور کبھی سنگدھ۔ تر پھلا مفید ہوتا ہے۔ نیز تکتک گھرت۔ پیشانی میں سے خون نکالنا۔ شرو دیرچن اور ہری شیک وغیرہ مفید ہوتے ہیں۔

کمشت شُسکر کے لئے گھرت پان ۔ شہد کے کاڑھے میں گھی کو تین مرتبہ پکا کر پینا چاہیئے۔ بعد ازاں فصد کھول کر یا جونکیں لگا کر آنکھوں سے خون نکالنا چاہیئے۔

نیز نیلوفر۔ کاکولی۔ سواکھ۔ ملٹھی۔ اور دواری کند کے ساتھ بکری کا دودھ یا پانی پکا کر کھانڈ ملا کر پری شیک کے کام میں لائیں۔

سُرخی۔ آنسو اور درد کے رفع ہونے پر بیکمن انجن کا استعمال کریں۔

کھشت شکر ناشک بتی۔ چنبیلی کی کلی۔ لاکھ۔ گیرو اور چندن کو پیس کر بتی بنالیں۔ اس بتی کا استعمال کرنے سے پت رکت اور کھشت شکر کا دفیہ ہو جاتا ہے۔

دانتوں کی بتی۔ ہاتھی۔ سُور۔ اونٹ۔ گائے۔ گھوڑے۔ بکری اور گدھے کے دانت نیز سنکھ۔ موتی۔ سمندر جھاگ اور ایک چوتھائی سیاہ مرچ کی بنائی ہوئی دنت ورتی پھیلے ہوئے کھشت شکر کو بھی دور کر دیتی ہے۔

ہر قسم کے شکر کو دور کرنے والی بتی۔ تمال پتر۔ گودنتی۔ سنکھ۔ سمندر جھاگ۔ گدھے کی ہڈی۔ اور تانبہ ان سب دواؤں کو گوموتر میں پیس کر گولی بنا کر آنکھ میں لگائیں۔ تو سب قسم کے شکر روگ دور ہو جاتے ہیں۔

دیگر سُرمہ۔ موتی وغیرہ سب رتن۔ ہاتھی وغیرہ حیوانوں کے دانت بکری وغیرہ کے سینگ۔ گیری وغیرہ معدنیات۔ سونٹھ۔ سیاہ مرچ۔ پیپل۔ الائچی خورد۔ کنجا کے بیج۔ لہسن۔ اور سوزن کھیری وغیرہ کھشت کو دور کرنے والی ادویات کا سُرمہ برن والے۔ برن سے خالی۔ اور گہرے شکر کو دور کر دیتا ہے۔

اندر کو جھکے ہوئے شکر کو اوپر اُٹھانا۔ سینہ پلا کر۔ نسوا اور

رس انجن کے ذریعے اندہ کو جھکے ہوئے ششکر کو اونچا کرنا چاہئے۔
درد والے اور درد سے خالی ششکر کو ترپن اور پٹ پاک کے ذریعے اونچا کریں۔

شدہ ششکر کا علاج۔ ہلدی۔ بلشمی۔ ہنت مول اور ساور لودھ کے کاڑھے سے یا لودھ کو باریک پیس کر پوٹلی میں باندھ کر گرم پانی سے بھگو کر آنکھ میں سیچن کریں۔ تو شدہ ششکر کو آرام ہو جاتا ہے۔

ششکر ناشک گولی۔ کیڑی کی جڑھ۔ بلشمی۔ تانبا۔ سیندھا نمک۔ اور سونٹھ کو آملے کے کاڑھے میں پیس کر اس کا تانبے کے ایک برتن میں لیپ کر دیں۔ پھر اس برتن کو جَو۔ گھی اور آملے کے پتوں کی دھونی دیں۔ اس بعد اس برتن کی دوائی کو پانی اور شہد میں ملا کر گولیاں بنالیں۔ ان گولیوں کو مہا ینلا کتے ہیں۔ شدہ ششکر کو دور کرنے کے لئے یہ نہایت مفید دوائی ہے۔

دیگر۔ اگر مریض کا ششکر سخت ہو۔ تو بار بار فصد کھولنی چاہئے۔ اور بار بار شرو دیرچن۔ کاسے ورتچن اور پٹ پاک کا استعمال کرانا چاہئے۔

ششکر گھرشن۔ مرچ سیاہ۔ پیپل۔ سرس کے پھل۔ اور سیندھا نمک سے یا تانبے کے کاڑھے میں ملے ہوئے سیندھے نمک سے ششکر (آنکھ کے پھولے) کو گھرچ دینا چاہئے۔

ششکر ناشک انجن۔ (۱) سنکھ۔ بیر کی گٹھلی۔ نیلی۔ راکھ۔ بلشمی اور سونا مکھی یا (۲) سرا۔ ہاتھی وغیرہ حیوانوں کے دانت۔ سمندر جھاگ اور سرس کے پھول ان دونوں نسخوں کے سُرمے بنا کر ششکر گھرشن (پھولا گھرچ)

کے کام میں لانے چاہئیں۔

ششکر ہرشن انجن۔ آملے اور مروے کے رس میں کمھاری کے کی رکو بھگو کر دوسرے دن دھوپ میں سکھا کر پیس کر لگانے سے پڑلا دور ہو جاتا ہے۔

نگ انجن۔ چھلکے دور کئے ہوئے مونگ۔ سنکھ اور شہد ملا کر پیس کر سرمے کے طور پر استعمال میں لائیں یا بہیڑے کے گودے میں شہد ملا کر سرمہ بنا کر لگانے سے ششکر روگ جاتا رہتا ہے۔

ہرشٹ ششکر ناشک ورتکا۔ گائے۔ گدھے۔ گھوڑے اور اونٹ کے دانت اور سنکھ نیز سمندر جھاگ۔ ان سب کو پیس کر ارجن کے رس میں بتی بنا کر لگانا ہرشٹ ششکر کو دور کر دیتا ہے۔

ششکر پاکمن۔ اٹھے ہوئے اور شلیہ والے ششکر کو بال اور شاک پتر وغیرہ سے چھیلنا چاہئے۔

پیرا ششکر کا علاج۔ بصارت کو زائل نہ کرنے والے ششکر کا علاج ورن ششکر کی مانند ہی کرنا چاہئے۔

ورتی۔ پنڈریا۔ ملٹھی۔ کاکولی۔ گیری۔ لودھ۔ ہلدی۔ اور سونٹھ کو بکری کے دودھ میں پیس کر گھرت ملے آملے کے ساتھ پر پائے گرم سے بتی بنانی چاہئے۔ یہ بتی نیترانجن کے لئے مفید چیز ہے۔

اجکا کھیہ میں عمل جراحی۔ مندرجہ بالا تدابیر سے اگر مرض کا دفعیہ نہ ہو تو اجکا کھیہ روگ میں ارم کی طرح عمل جراحی کرنا چاہئے۔

لا علاج اجکا کھیہ کی تدبیر۔ لا علاج اجکا کھیہ روگ ششکر روگ

نیز ایسے ہی دیگر روگوں میں حسب مناسب سینہہ پان کرا کے اور فصد کھول کر روگ کے دفیعہ کی کوشش کرنی چاہئے۔

شکر روگ کی خرابی کے دفیعہ کے لئے اُس کے اونچے کناروں کو دور کرنا چاہئے۔

لا علاج شکر کے لئے سُرمہ۔ ناریل کا کھپڑ۔ بھلاوہ۔ تال پھل بانس اور کریر کی راکھ کو پانی میں گھول کر نتھار لیں۔ پھر اُس کھشار جل سے ہاتھی کی ہڈی کے چُورن کو بھاونا دیکر سُرمے کے طور پر استعمال کرائیں تو لاعلاج شکر روگ کی بگڑی ہوئی رنگت دور ہو جاتی ہے۔ اور قابل علاج شکر روگ اس کے استعمال سے خود رفع ہو جاتا ہے۔

اجکا کا علاج۔ اجکا روگ کو سوئی سے چاروں طرف سے بیندھ کر پانی نکال دیں۔ پھر انگوٹھے سے دبا کر چربی چُپڑ کر زخم میں گئو مانس کا چُورن بھر دیں۔ اور برتن کو بار بار کھول کر باندھتے رہیں۔ سات دن کے بعد زخم کے بھر جانے اور سیاہ حصے کے ایک سا اور مستقر ہو جانے پر سینہہ۔ انجن اور کھشار گھرت کی نسوار کا استعمال کریں۔ اگر وہ پھول جائے تو ایسی ترکیب سے چھیدن بھیدن کرنا چاہئے۔ کہ زیادہ چھیدنے سے بصارت کو نقصان نہ پہنچے۔

گھرت۔ شکر روگ میں مناسب ادویات کے ساتھ گھی کو پکا کر پینے اور نسوار لینے کے کام میں لاتے رہنا چاہئے۔ گھی پینے سے بصارت قوی ہو جاتی ہے۔ اور اندر کی طرف تیز سُرموں کا استعمال کرنے سے بصارت کو کچھ نقصان نہیں پہنچ سکتا۔

بارھواں ادھیائے

درشٹی روگ وگیان (آنکھ کی پتلی کی بیماریاں)

تمر روگ کی علامات۔ وات وغیرہ تینوں دوشوں میں سے کوئی سا ایک دوش سراؤں کا رخ کر کے باہر والے پہلے پردے میں قیام کر لیتا ہے۔ تو مریض کو صاف دکھائی نہیں دیتا۔ اور بعض دفعہ بلا وجہ صاف دکھائی دینے لگ جاتا ہے۔ اسے تمر روگ کہتے ہیں۔

جب دوش دوسرے پردے میں پہنچ جاتا ہے۔ تو مریض کو ایسی چیزیں بھی دکھائی دینے لگ جاتی ہیں۔ جن کا دراصل کوئی وجود نہیں ہوتا۔ قریب کی چیز کو نہایت مشکل سے دیکھ سکتا ہے۔ اور دور کی چھوٹی چیز نظر نہیں آتی۔ دور کی چیز قریب اور قریب کی دور دکھائی دیتی ہے۔ جب دوش منڈل میں مقیم ہو جاتا ہے۔ تو ہر ایک چیز گول دکھائی دیتی ہے۔ جب دوش درشٹی کے درمیان میں چلا جاتا ہے۔ تو چھوٹی چیز بڑی اور بڑی چھوٹی دکھائی دینے لگتی ہے۔ اگر دوش نچلے حصے میں مقیم ہو جائے۔ تو قریب کی چیز۔ اگر دوش اوپر کے حصے میں اقامت کرے۔ تو دور کی چیز اور دوش کے ایک پہلو میں اقامت گزین ہو جانے سے ادھر ادھر کی چیزیں دکھائی دینے سے رہ جاتی ہیں

یہ بھی تیمر روگ ہی کی علامات ہیں۔
جب دوش تیسرے پردے میں جا پہنچتا ہے۔ تو کاچ بن پیدا ہو جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے مریض اوپر کو تو دیکھ سکتا ہے۔ لیکن نیچے کی طرف نہیں دیکھ سکتا۔ نیز ایسا معلوم ہوتا ہے۔ جیسے بہت پتلا کپڑا ڈھکا ہوا ہے۔ درشٹی کا رنگ دوش کے مطابق ہو جاتا ہے۔ بصارت رفتہ رفتہ کم ہوتی چلی جاتی ہے۔ اگر اس حالت کے رونما ہونے پر بھی علاج نہ کیا جائے۔ تو دوش چوتھے پردے میں پہنچ جاتا ہے۔ اور بصارت کو زائل کر کے درشٹی منڈل کو گھیر لیتا ہے۔

واتج تیمر کی علامات۔ واتج تیمر روگ کے مریض کو وایو کی بے قرار فطرت کی وجہ سے ساکن اشیاء متحرک۔ دھندلی سرخی مائل اور طرح طرح کی دکھائی دیتی ہیں۔ وہ کبھی پانی۔ کبھی بال۔ کبھی مچھر اور کبھی کرنوں کو دیکھتا ہے۔ اس کے علاج میں غفلت کرنے سے درشٹی میں کاچ پیدا ہو کر سرخی نمایاں ہو جاتی ہے۔ اسے چہرہ ناک کے بغیر، چاند اور چراغ میں گونا گونی۔ اور سیدھی چیز الٹی نظر آتی ہے۔ جب کاچ بڑھ جائے تو بصارت دھول اور دھوئیں کی طرح مکدر ہو جاتی ہے۔

اور درشٹی صاف۔ سرخ۔ وستیرن۔ سوکشم (لطیف) اور دیکھنے کے ناقابل ہو جاتی ہے۔ اسے واتج لِنگ ناش" یا "درشٹی ناش" کہتے ہیں۔ وایو کی وجہ سے درشٹی اور سیراسب سکڑ جاتی ہیں۔ اور درشٹی کا منڈل اندر کی طرف جھک جاتا ہے۔ اسے "گنبھیر درشٹی" کہتے ہیں۔

پتج تمر کی علامات۔ پت سے پیدا ہونے والے تمر روگ میں بجلی اور جگنو وغیرہ کی روشنی کی طرح منور۔ مور اور تیتر کی دُم کی مانند رنگا رنگ اور بالعموم نیلگون دکھائی دینے لگ جاتا ہے۔

کاچ روگ میں درشٹی نیلی کانچ کی سی ہو جاتی ہے۔ اور ویسی ہی شکل بھی دکھائی دینے لگتی ہے۔ مریض کو چاند اور سورج کا منڈل۔ آگ۔ کرن۔ اور قوس وقزح دکھائی دینے لگتی ہے۔

لنگ ناش میں درشٹی بھنورے کی مانند نیلی۔ بے بصارت اور سنگدھ ہو جاتی ہے۔

پت کی وجہ سے درشٹی چھوٹی ہو جاتی ہے۔ بصارت بھی چھوٹی ہو جاتی ہے۔ اور چیزیں بھی چھوٹی دکھائی دیتی ہیں۔

پت سے جلی ہوئی درشٹی پیلی ہو جاتی ہے۔ اور مریض کو سب اشیاء زرد دکھائی دینے لگ جاتی ہیں۔

کفج تمر کی علامات۔ کف سے پیدا ہونے والے تمر روگ میں مریض عموماً سنگدھ اور سفید رنگ کی اشیا کو دیکھتا ہے۔ اور اُسے سنگدھ چاند۔ گندپھول اور کردنی چاروں طرف پھیلی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔

کاچ روگ میں چاند۔ سورج اور چراغ نور سے خالی دکھائی دیتے ہیں۔

لنگ ناش میں درشٹی شکر کی سی ہو جاتی ہے۔

درشٹی میں پہنچا ہوا کف سخت۔ چکنا اور ایسا چنچل ہو جاتا ہے جیسے

پدمنی پتر کے اوپر اُس کی بوند ہوتی ہے۔ یہ جل کی بوند دھوپ میں پھیل جاتی اور سایہ میں سُکڑ جاتی ہے۔ نیز سنکھ۔ کُند۔ چاند۔ کمودنی اور سپھٹک کی مانند سفیدی ہو جاتی ہے۔

رکتج تمر کی علامات۔ رکتج تمر روگ میں مریض کو سب چیزیں خون کی سی یا تاریک سی دکھائی دیتی ہیں۔

کاچ روگ سے درشٹی سُرخ یا سیاہ ہو جاتی ہے۔

لنگ ناش میں درشٹی سُرخ یا سیاہ رنگ کی چمک سے خالی اور بے بصارت ہو جاتی ہے۔

سنسرگج تمر کی علامات۔ دو دو دوشوں اور تینوں دوشوں والے تمر روگ میں اول الذکر سب علامات ملی جلی پائی جاتی ہیں۔ دوندوج اور سنپاتج تمر روگوں میں مریض بلاوجہ ہی ناصاف طور پر چیزوں کو دیکھنے لگتا ہے۔ دوندوج اور سنپاتج کاچ اور لنگ ناش میں درشٹی میں عجیب و غریب امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔

نکل اندھ کی علامات۔ جس مریض کی درشٹی تمام دوشوں سے بگڑ کر نیولے کی نگاہ کی طرح چمکدار ہو جاتی ہے۔ وہ نکل اندھ کہلاتا ہے۔ اُسے دن کے وقت عجیب و غریب اشیاء دکھائی دیتی ہیں لیکن رات کے وقت اُسے کچھ بھی نظر نہیں آتا۔

جب سورج غروب ہونے لگتا ہے۔ تو تمام دوش جکڑے ہوئے درشٹی پر چھا جاتے ہیں۔ اِسے دوش اندھ یار تونشٹ کہتے ہیں۔ اور سورج کی کرنوں کے چھونے سے منتشر شدہ دوش درشٹی کے راستے کو چھوڑ کر

الگ ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ایسے مریض کو دن کے وقت صاف دکھائی دیتا ہے۔ لیکن رات کو کچھ نظر نہیں آتا۔

اُشن ودگدھ درشٹی۔ گرمی کی وجہ سے گرم ہوکر فوراً ٹھنڈے پانی میں غوطہ لگانے سے تینوں دوشوں اور خون سے حرکت میں آئی حرارت اوپر کو اُٹھ کر آنکھوں میں پہنچ جاتی ہے۔ اس سے آنکھوں میں جلن اور تپش پیدا ہو جاتی ہے اور سفید حصے میں میلاپن پیدا ہو جاتا ہے۔ اس مرض میں دن کے وقت دُھندلا دکھائی دینے لگتا ہے۔ اور رات کے وقت قوت بصارت بالکل زائل ہو جاتی ہے۔ اسے اُشن ودگدھ درشٹی کہتے ہیں۔

ودگدھ املا درشٹی۔ نہایت کھٹی اشیا کے کھانے سے درشٹی کو وات وغیرہ دوش اور خون گھیر لیتے ہیں۔ اور درشٹی میں کلیہ (رطوبت) کھجلی اور کدورت کی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔ اسے ودگدھ املا درشٹی کہتے ہیں۔

دھوم روگ کی علامات۔ افسوس۔ بخار اور امراض سر کے مریض کی درشٹی کو وات وغیرہ دوش دھوئیں کی مانند دُھندلی اور دُھندلا دیکھنے والی کر دیتی ہیں۔

اوپ سرگ لنگ ناش۔ جب کوئی تھوڑے ستو والا کم حوصلہ مریض کسی عجیب وغریب شکل کو دیکھتا ہے۔ یا سورج وغیرہ روشن چیزوں کا نظارہ کرتا ہے۔ تو چکا چوندھی کی وجہ سے اُس شخص کی آنکھوں میں وات وغیرہ دوش اقامت کرکے روشنی کو شکما کر گوشت[1] درشن والی۔

[1] جو دیکھنے میں فیروزی معلوم ہو۔ اور نظر کچھ نہ آئے۔

قے وُریہ منی کے رنگ کی سی مرطوب اور طبعی حالت کی طرح درد سے خلل بتا دیتے ہیں۔ اِسے اُوپ سرگک ناش کہتے ہیں۔

درشٹی منڈل کے ستائیں روگوں کی قابلیت اور ناقابلیت کا علاج۔ کنچ لنگ ناش کو چھوڑ کر والج۔ پچ۔ دَوِندوج۔ سپنلج۔ رکنج اور اُوپ سرگک لنگ ناشس لا علاج ہیں۔

والج۔ پچ۔ کنج۔ رکنج۔ دَوِندوج اور تردوشج یہ چھ قسم کے کاچ روگ اور ساتواں لنگ اندھ یہ ساتوں نیتر روگ یاپیہ ہوتے ہیں۔ یعنی جب تک ان کا علاج ہوتا ہے۔ اچھے رہتے ہیں۔ علاج چھوڑ دینے پر پھر زور کر آتے ہیں۔

والج۔ پچ۔ کنج۔ رکنج۔ دوِندوج اور تردوشج یہ چھ قسم کے تمرنگ ایک کنچ لنگ ناش۔ پت وِدگدھ درشٹی۔ دوش اندھ۔ اُشن وِدگدھ درشٹی۔ وِدگدھ آملا درشٹی۔ اور دھومر یہ بارہ روگ قابلِ علاج ہوتے ہیں۔

۱۳ تیرھواں ادھیائے

تمر روگوں کا علاج

تمر روگوں کے علاج میں غفلت کرنے سے کاچ روگ ہو جاتا ہے اور اگر کاچ روگ کے علاج میں دیر کی جائے۔ تو بصارت زائل ہو جاتی ہے۔ اس لئے یہ مرض سب امراض چشم میں سے خوفناک ہے۔ پس اس کے علاج میں نہایت جلدی سے کام لینا چاہئے۔

تمر ناشک گھرت۔ ایک تُلا جیونتی کو ایک درون پانی میں پکائیں۔ جب چوتھائی پانی باقی رہ جائے۔ تو اُتار کر چھان لیں۔ پھر اس کاڑھے میں دُگنا دودھ۔ ایک پرستھ گھی۔ پر پونڈریک۔ کاکولی چھیل لودھ۔ سیندھا نمک۔ سونف۔ ملیٹھی۔ داکھ۔ مصری۔ دیودارو۔ ہرڑ۔ بہیڑا اور آملہ ہر ایک ایک کرش کا نگدا ملا کر پکالیں۔ اسے رات کے وقت نوش کرنے سے تمر روگ دور ہو جاتا ہے۔ اس مرض کے لئے یہ نہایت عمدہ دوائی ہے۔

یا داکھ۔ چندن۔ مجیٹھ۔ کاکولی۔ کھشیر کاکولی۔ جیوک۔ مصری۔ ستاور۔ میدا۔ پر پونڈریک۔ ملیٹھی اور نیلوفر ہر ایک ایک تولہ۔ ایک پرستھ پرانا گھی۔ اور ایک ہی پرستھ دودھ ملا کر سب کو پکالیں۔

یہ گھی کاچ روگ ۔تمر روگ ۔ رکت راجی ۔ اور درد سر کو بھی دور کر دیتا ہے ۔

کاچ ناشک گھرت ۔ پٹول ۔ نیم کی چھال ۔ کٹکی ۔ دارہلدی ۔ نیتر بالا ۔ ہرڑ ۔ بہیڑا ۔ آملہ ۔ اڑوسہ ۔ جوانسہ ۔ ترامان (بنفشہ) پت پاپڑا ہر ایک ایک پل ۔ اور آملے دو سیر ان سب ادویات کو ایک درون پانی میں پکائیں ۔ اور ایک چوتھائی پانی باقی رہ جانے پر آگ پر سے اتار کر چھان لیں ۔ پھر اس میں موتھا ۔ چرائتہ ۔ ملٹھی ۔ گڑا ۔ نیتر بالا ۔ صندل سرخ اور پیپل ہر ایک نصف پل کو پیس کر ملا لیں ۔ اور ایک پرستھ گھی ڈالکر حسب ترکیب پکا لیں ۔ اس گھی کے استعمال سے ناک ۔ کان اور منہ کے امراض دور ہو جاتے ہیں ۔ نیز دو ردھی ۔ بخار ۔ دوشٹ برن (خراب زخم) ویسرپ ۔ اپچی ۔ کوڑھ ۔ اور بالخصوص شکر (پھولا) تمر (دھندھ) نکت اندھ ۔ اشن ودگدھ اور امل ودگدھ کو آرام ہو جاتا ہے ۔

ترپھلا گھرت ۔ آٹھ پل ترپھلے کو ایک آڑھک پانی میں پکائیں اور چوتھائی پانی باقی رہنے پر اتار کر چھان لیں ۔ پھر اس میں اسکے برابر دودھ ۔ ترپھلے کا کلک ادیک پل ۔ اور گھی نصف پرستھ ڈال کر حسب ترکیب پکا کے گھی ٹھنڈا یا شہد ملا کر نوش کیا کریں ۔ تو تمر روگ کا دفعیہ ہو جاتا ہے ۔ نیز لیسے دوش اور دوشیہ کے مطابق حسب ضرورت ترپھلے کے کاڑھے کے ساتھ بھی استعمال کیا جا سکتا ہے ۔ یہ ترپھلا گھرت کہلاتا ہے ۔

مہا ترپھلا گھرت ۔ ملٹھی ۔ کاکولی ۔ کھشیر کاکولی ۔ کیڑی ۔ پیپل ۔ جلد

نیلوفر۔ مصری۔ اور داکھ ہر ایک پل لے کر کنگ دا بنالیں۔ اور اُسمیں بکری کا دودھ۔ ترپھلے کا کاڑھا۔ اڑوسے کا رس۔ بھنگرے کا رس اور گھی ایک ایک پرستھ ڈال کر حسب ترکیب گھی کو پکالیں۔ تو اس گھی کے استعمال سے درشٹی کی بیماریاں دور ہو جاتی ہیں۔ اس گھی کو مہا ترپھل گھرت کہتے ہیں۔

نگاہ کو گرڑ کی سی تیز کرنے والا اوکھد۔ اول الذکر ترپھلا گھرت میں ترپھلا بلشھی اور شہد ملا کر رات کے وقت چاٹنے بعد اقتیاط کھاتے رہنے اور آملے کا رس پیتے رہنے سے آدمی کی نظر گرڑ کی سی تیز ہو جاتی ہے۔ یہ نسخہ نمی مُنی کا تجویز کیا ہوا ہے۔

تمر روگ کے لئے ترپھلا۔ سونا مکھی۔ لوہا۔ سونا بلشھی مصری پلا نا گھی۔ اور شہد میں ترپھلا ملا کر حسب دلخواہ کھانے سے تیمر روگ دور ہو جاتا ہے۔ یہ نسخہ نہایت عمدہ ہے۔

دیگر۔ تیمر روگی کو چاہئے کہ ترپھلے کے کاڑھے میں گھی ملا کر استعمال کرتا رہے۔ یا ترپھلے کا چورن ملا کر مال پوئے۔ دال اور ستوؤں کا استعمال کرے۔

تمر روگ کے لئے پایس۔ علی الصبح ترپھلا ڈال کر دودھ کی کھیر بنا کے شہد اور کھانڈ ملا کر نوش کریں۔ یا کھانا کھانے سے پہلے ہڑ یا منقہ داکھ کو الگ الگ کھانڈ اور شہد میں ملا کر تیمر روگی کو متواتر استعمال کرائیں۔

سرب تمر ناشک سُرمہ۔ سُرمہ چونسٹھ حصے مناسب۔ لوہا۔ چاندی

اور سونا ہر ایک ایک حصے کر آندھ توشا تاسی او نار میں رکھ کر آگ
میں پھونک لیں۔ پھر پتھر پہ اچھی طرح پیس کر اسے شیریں ادویات
(مدھر آدی ادویات) کے کاڑھے میں سات مرتبہ بھگوئیں۔ بعد ازاں
مونگا۔ موتی اور سنکھ کے تین تین حصے ملا کر باریک پیس لیں۔ یہ سرمہ
سب قسم کے تمر روگوں کو دور کر دیتا ہے۔

تمر وغیرہ امراض کو دور کرنے والا سرمہ۔ جٹا مانسی۔ تیج پات۔
الائچی۔ دار چینی۔ لوہا۔ کنکشٹ۔ نیل کنول۔ ہرڑ۔ نیلا تھوتھا۔ سفید کانچ۔
سنکھ۔ سمندر جھاگ۔ مرچ سیاہ۔ سرمہ۔ پیپل۔ اور ملٹھی۔ ان سب کو
پیس لیں۔ پھر جس دن چاند اشونی نکشتر میں ہو۔ اس دن دونو
آنکھوں میں اس سرمے کو لگائیں۔ تو تمر۔ ادم۔ رکت راجی۔ کنڈو۔
اور کلاچ وغیرہ امراض دور ہو جاتے ہیں۔

آنکھ کے کنج روگوں کو دور کرنے والا سرمہ۔ مرچ سیاہ۔
سیندھا نمک پیپل اور سمندر جھاگ دو دو حصے سرمہ نو حصے۔ انہیں
چترا نکشتر میں پیس کر سرمہ بنا لیں۔ اور سرمے کے طور پر آنکھ میں
لگائیں۔ تو آنکھ کے کنج روگ دور ہو جاتے ہیں۔

آنکھ کی جملہ امراض کے لئے سرمہ۔ داکھ اور کنول نال کے
سور س میں۔ دودھ میں۔ شراب میں۔ چربی میں اور انتر یکش جل میں
الگ الگ سات سات مرتبہ سرمے کو بھگوئیں۔ بعد ہ سے پیس کر سنکھ میں
رکھ لیں۔ یہ سرمہ نظر کو صاف کرتا ہے۔ اور سب قسم کے امراض چشم کے
لئے مفید چیز ہے۔ یہ سرمہ وود ہے ادھی پتی کا تجویز کیا ہوا ہے۔

بھاسکر انجن۔ نیلا تھوتھا کیکر کی لکڑیوں میں جلالیں۔ اور بہ ترتیب بکری کے دودھ۔ گھی اور شہد میں پہلے کی طرح بجھالیں۔ پھر اس میں سے دو پل نیلا تھوتھا۔ سونا مکھی۔ مرچ سیاہ۔ سُرمہ۔ گُنگلی۔ تگر۔ سیندھا نمک۔ دودھ۔ منسل۔ ہرڑ۔ پیپل۔ رسوخت۔ سمندر جھاگ اور ملٹھی ہر ایک ایک کرش لے کر ان سب کو موشا نیستر میں رکھ کر جلالیں اس کا نام بھاسکر انجن ہے۔ اور ہر روز اس کے لگاتے رہنے سے کاچ روگ۔ ارم۔ رتوندھ۔ رکت راجی خصوصاً تمر روگ کو بہت فائدہ ہوتا ہے۔ اور یہ سب شکایات ایسے دور ہو جاتی ہیں۔ جیسے سورج تاریکی کو دور کر دیتا ہے۔

بھاسکر انجن نمبر دوم۔ سیسہ تین حصے۔ گندھک پانچ حصے تانبہ اور ہڑتال دو دو حصے۔ تلی ایک حصہ۔ نیز سوویر انجن تین حصے لے کر ان سب کو اندھ موشا نیستر میں بھر کے جلالیں۔ یہ سُرمہ آنکھوں کو صاف کر دیتا ہے۔ اور تمر روگ کو دور کرنے کے لئے سورج کے برابر ہے

بصارت کو بڑھانے والا نیلا تھوتھا۔ نیلے تھوتھے کی ایک ڈلی لے کر اور بار بار آگ میں تپا کر گؤ موتر۔ گوبر کے رس۔ کلتھی کا کچی بوت کے دودھ۔ گھی۔ وِش اور شہد میں بار بار بجھائیں۔ اس نیلے تھوتھے کا سُرمہ لگانے سے نظر گِدھ کی مانند تیز ہو جاتی ہے۔

سیسے کی سلائی۔ ترپھلے کے کاڑھے۔ بھنگرے کے رس۔ وِش۔ گھی۔ بکری کے دودھ۔ اور ملٹھی کے رس میں سیسے کو پگھا پگھا کر سات سات مرتبہ الگ الگ بجھائیں۔ پھر اس سیسے کی سلائی بنا کر

اس سے آنکھوں میں سُرمہ لگائیں۔ یا اسے بغیر سُرمہ ہی آنکھوں میں پھیرا
کریں۔ تو تِمر۔ ارم۔ سراو۔ پچھلتا۔ پچپل۔ کنڈو۔ جڑتا۔ اور رکت راجی کی
شکایات رفع ہو جاتی ہیں۔

نظر کو گدھ کا سا تیز کرنے والا نسخہ۔ پارا اور سیسہ ہم وزن لیکر
ان دونوں کے برابر سُرمہ۔ اور سولہواں حصہ کافور لے کر سب کو باریک پیس
ڈالیں۔ اسے آنکھ میں لگانے سے تِمر روگ دور ہو جاتا ہے۔

جوان اور سورج کی مانند چمکتے ہوئے رُخساروں والا گِدھ جو وقت
پاکر آپ ہی مر جائے۔ اسکے سر کو کاٹ کر جنگلی (ایرنے) اُپلوں کی
آگ میں جلالیں۔ پھر اُس میں اُس کے برابر گھی اور سُرمہ ملاکر آنکھ میں
سُرمے کے طور پر لگائیں تو نظر گدھ کی سی تیز ہو جاتی ہے۔

بھِت تار چکشو کا علاج۔ کالے سانپ کے منہ میں گھی اور
سَو ویر انجن بھر کے ایسی ترکیب سے جلائیں۔ کہ دُھواں باہر نہ نکلنے
پائے۔ پھر اس میں جٹا مانسی کے پتے ملاکر باریک پیس لیں۔ اسے
آنکھوں میں سُرمے کے طور پر لگانے سے بھِت تار چکشو بھی اچھے ہو
جاتے ہیں۔ (یعنی ایسی آنکھوں میں بھی نور آجاتا ہے۔ جن کا نور
زائل ہو گیا ہو۔ لیکن یہ ذرا مبالغہ ہے۔ اس بات کا خیال رکھنا چاہئے
اصل مراد یہ ہے۔ کہ اس سے نور نظر کو بہت فائدہ پہنچتا ہے۔

اندھا بھی دیکھنے لگے۔ مرے ہوئے کالے سانپ اور چار بچھوؤں
کو دودھ کے گھڑے میں بھر کے تین ہفتے تک پڑا رہنے دیں۔ بعد ازاں
اس دودھ کو بلو کر اُس کا مکھن نکال لیں۔ یہ مکھن کسی مریض کو کھلادیں

اس مُرغ کی بیٹھ کا سُرمہ لگانے سے اندھا بھی دیکھنے لگ جاتا ہے۔

اندھوں کو بصارت دینے والی رس کریا۔ کالے سانپ کی چربی، سنکھ، نرملی پھل، اور سُرمے کی رس کریا سے اندھے کی بصارت بھی جلد بڑھ جاتی ہے۔

اَیّرَتی سار انجن۔ مرچ سیاہ دس عدد، سونا مکھی نصف پچو، نیلا تھوتھا نصف پل، اور ملٹھی ایک پچو کو دودھ میں بھگو کر آگ میں جلالیں، اور اسے پیس کر سُرمے کے کام میں لائیں۔ اسے اَیّرتی سار انجن کہتے ہیں۔ یہ تمر روگ کے لئے نہایت مفید دوائی ہے۔

تمر ناشک گولی۔ بہیڑے کا بیج، مرچ سیاہ، آملہ، دار چینی، نیلا تھوتھا، اور ملٹھی کو پانی میں پیس کر گولی بنا کر سائے میں سکھالیں اس سے تمر روگ بہت جلد دور ہو جاتا ہے۔

تمر ناشک دوائی۔ مرچ سیاہ، آملہ، کنول، نیلا تھوتھا، سُرمہ اور سونا مکھی ان چھ ادویات کو بالترتیب ایک ایک حصہ بڑھا کر لیں۔ اس کا سُرمہ بنا کر لگانا چاہئے۔ یہ کھمن ماکھشک روگ تمر، ادم، کلید، کاچ اور کنڈو روگوں کو دور کر دیتا ہے۔

درشٹی روگ ناشک چُورن۔ ہیرا، مرکت وغیرہ جواہرات مل سکیں، چاندی، سیسہ، سونا، سُرمہ، تانبا، لوہا، سنکھ، صندل سُرخ، اور سُرخ گیرو کو پیس کر سُرمے کے طور پر استعمال کرنے سے سب قسم کے امراضِ چشم دور ہو جاتے ہیں۔

قوتِ بصارت کو طاقت دینے والی نسوار۔ تلوں کا تیل،

بہیڑے کا تیل۔ بھنگرے کا رس۔ اور اسن کا کاڑھا۔ ان سب کو لوہے کے برتن میں پکا کر نسوار کے طور پر استعمال کرنے سے بصارت کی قوت بڑھ جاتی ہے۔

امراضِ چشم میں سینہہ وغیرہ کا استعمال۔ دوش کے مطابق بار بار سینہہ کا استعمال کرانا۔ فصد کھولنا۔ مسہل دینا۔ نسوار دینا۔ سُرمہ لگانا۔ گنڈوش ودھی میں کہی ہوئی خوردہ وستی (شرو وستی) دینا۔ وستی دینا (حقنہ کرنا) ترپن۔ پرلیپ (لیپ کرنا) اور پری شیک کرنا ان تدابیر سے امراضِ چشم کا علاج کرنا چاہئے۔

یہاں تک امراضِ چشم کے عام معالجات کا بیان کیا گیا ہے۔ اب آگے وات وغیرہ دوشوں کے مطابق معالجات بیان کئے جاتے ہیں۔

واتج تمر روگ کا علاج۔ واتج تمر روگ میں دش مول کا کاڑھا چوگنا دودھ اور ترپھلے کا کلک ڈال کر حسب ترکیب گھی کو پکا لیں۔ اور پیچھے کے بعد مسہل کے لئے ترپھلا کے کاڑھے میں دودھ اور ارنڈ کا تیل ملا کر استعمال میں لائیں۔

جترو سے اوپر کی بیماریوں کو دور کرنے والی نسوار۔ جڑ سمیت جیونتی ایک سو پل لے کر ایک درون پانی میں پکائیں۔ جب آٹھواں حصہ باقی رہ جائے۔ تو اُتار کر چھان لیں۔ اور اس میں ایک پرستھ تیل اور اتنا ہی دودھ۔ نیز بلا۔ اتی بلا۔ ناگ بلا۔ جیونتی۔ اور شتاوری ہر ایک ایک پل لے کر ملا کر حسب ترکیب لوہے کے

برتن میں پکالیں۔ جب پک چکے۔ تو اُسے اُس برتن میں ایک ہفتہ تک پڑا رہنے دیں۔ اس تیل کو نسوار کے کام میں لانے سے جترو (ہنسلی) سے اوپر ہونے والے وات پت درشٹی کے روگ دور ہو جاتے ہیں۔ نیز اس سے بالوں۔ منہ۔ گردن اور کندھوں کو ترو تازگی ملتی ہے۔ نیز جسم کی ملاحت اور خوبصورتی بڑھتی ہے۔

دیگر۔ سفید ارنڈ کی جڑھ۔ کٹیری کے پھل۔ دیودارو۔ بیج تگر کی جڑھ۔ توری اور بل کی جڑھ۔ نیز دودھ کے ساتھ تیل کو پکا کر نسوار کے کام میں لائیں۔ تو جترو سے اوپر ہونے والے سب امراض جو وات کف سے پیدا ہوں دور ہو جاتے ہیں۔

وسا انجن۔ بھیڑیئے۔ سؤر۔ گدھ۔ سانپ یا مُرغ کی چربی میں ملٹھی ملا کر سُرمہ لگانے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔

تمر ناشک پریوگ۔ سَوویر انجن کو بالترتیب مانس رس دودھ اور گھی میں بجھا کر ورتی انجن کے طور پر جیسے کہ پہلے لکھا گیا ہے استعمال میں لائیں۔ تو تمر روگ کو دور کرنے کے لئے یہ سب سے اچھی دوائی ہے۔

ترپن پریوگ۔ اگر مندرجہ صدر ترکیب سے تمر کا دفعیہ نہ ہو۔ تو ترپن کا استعمال کرنا چاہیئے۔

ترپن کے لئے گھی۔ شتاوری۔ گٹھ۔ باپچھڑ۔ کاکولی کھیر کاکولی ملٹھی۔ پٹھیا۔ سرل کا شٹ۔ چیل اور دیودارو۔ ان ادویات کے ساتھ آٹھ گنے دودھ میں گھی کو پکا کر استعمال کریں۔ یہ سب سے

اچھا ترپن ہے۔

دیگر ترپن۔ کالے ہرن کی میدا کو دودھ میں پکاکر رئی سے بلوئیں۔ ایسا کرنے سے جو تیج نامی چیز نکلتی ہے۔ اُسے ملٹھی اور چندن کے ساتھ استعمال کریں۔ یہ بھی اچھا ترپن ہے۔

دیگر۔ سیہ ہر دو قسم۔ گوہ۔ تیتر اور سعد میں سے ہر ایک کو اول کہی ترکیب کے مطابق تیار کرکے استعمال میں لائیں۔

پُٹ پاک کی ترکیب۔ ترپن اور پُٹ پاک کے بیان میں لکھا ہوا پرسادن اور سینہن پُٹ پاک بھی استعمال میں لایا جاسکتا ہے۔

واجِ تمر روگ میں انوواسن وغیرہ کا استعمال۔ اس روگ میں زُکام کی مانند نروہن اور انوواسن کا استعمال کرنا چاہیئے۔

پتج تمر روگ کا علاج۔ جیونیہ گن (ادویات زندگی افزا) اور ترپھلے کے ساتھ گھی پکاکر مریض کو پلائیں۔ جب مریض اِس طرح سنگرہت ہو جائے۔ تو پھر اُس کی فصد کھولنی چاہیئے۔

مُسہل۔ کھانڈ۔ الائچی۔ ترُبد اور شہد سے مریض کو ویرچن کرانا چاہیئے۔

پری شیک وغیرہ۔ پتج تمر روگ میں آنکھوں منہ اور سر میں ٹھنڈے پری شیک اور لیپ وغیرہ کا استعمال کرنا چاہیئے۔

ساروا آدی ورتی۔ ساروا۔ پدماکھ۔ خس۔ موتی۔ لودھ اور چندن کی بتی نیز تیج پات۔ سوویر انجن۔ ناگ کیسر۔ کافور۔ ملٹھی اور سورن گیرک (طلائم گیری) کی بنائی ہوئی بتی۔ آنکھ میں لگانے سے

تمر روگ دور ہو جاتا ہے۔

دیگر انجن۔ سَووِیرا انجن پانچ حصے۔ نیلا تھوتھا پانچ حصے۔ کاکڑا سینگی اور آملہ ہر ایک تین حصے۔ سپھٹک اور کافور ہر ایک ایک حصہ لے کر سُرمہ بنا کر استعمال کریں۔ تو تمر روگ دور ہو جاتا ہے۔

پکے ہوئے گھی کی نسوار۔ جیونیہ گن کی ادویات میں چوگنے دودھ کے ساتھ پکایا ہوا گھی نسوار کے طور پر استعمال کرنے سے تمر روگ جاتا رہتا ہے۔

کچ تمر روگ کا علاج۔ گلو کا کاڑھا۔ ہرڑ۔ بہیڑے۔ آملے اور پیپل کے کاڑھے میں پکایا ہوا گھی کچ تمر روگ میں پلائیں۔ بعد ازاں فصد کھولیں۔ پھر مسہل کے لئے سَپاری۔ ہرڑ۔ سونٹھ۔ پیپل۔ تربد اور دنتی کے کاڑھے کا استعمال کرائیں۔

تیل کی نسوار۔ نیتر بالا۔ دیودارو۔ ہلدی۔ دار ہلدی اور پیپل کے نکدے نیز دودھ اور دش مُول کے کاڑھے کے ساتھ حسب ترکیب تیل پکا کر نسوار کے طور پر کام میں لائیں۔

کوکلا ورتی منسکھ۔ بالنگنی۔ منسل۔ تیرکٹا۔ اور تر پھلا سے بنائی ہوئی بتی کو وِل ورتی کہتے ہیں۔ یہ درشٹی کی میل کو دور کر دیتی ہے۔

نیز کرشن لوہ چورن۔ سونٹھ۔ مرچ سیاہ۔ پیپل۔ سیندھا نمک ہرڑ۔ بہیڑہ۔ آملہ اور سَووِیرا انجن سے بنائی ہوئی بتی کو کوکلا ورتی کہتے ہیں۔ یہ بھی درشٹی کو صاف کرتی ہے۔

تمر شکر ناشنی ورتی۔ خرگوش۔ گائے۔ گدھ۔ شیر اور اونٹ کے
دانت اور پیشانی ہڈیاں۔ سفید گائے کی دم کے بال۔ مرچ سیاہ چندن
اور سمندر جھاگ کو استری اور بکری کے دودھ میں پیس کر ورتی تیار
کریں۔ اور آنکھوں میں سرمے کے طور پر لگائیں۔ تو تمر اور شکر روگ
دور ہو جاتے ہیں۔

رکتج تمر کا علاج۔ رکتج تمر کا علاج پت کی مانند ہی کرنا چاہئے
اس میں ٹھنڈے علاج کئے جاتے ہیں۔

رکتج تمر ناشک۔ داکھ۔ بایھڑ۔ ملٹھی۔ شنکھ۔ تانبہ۔ کافور۔
کنول۔ پدماکھ۔ اور نیلوفر کو بکری کے دودھ میں اچھی طرح پیس کر بتی
بنا کر آنکھوں میں لگانے سے تمر روگ جلدی جاتا رہتا ہے۔

سنسرج تمر کا علاج۔ سنسرج اور سنپاتج تمر روگ
میں دوشوں کے مطابق علاج کرنا چاہئے۔

نسوار اور مکھ لیپ۔ ملٹھی۔ داونگ۔ مرچ سیاہ اور
دیودار و کاتکدا بنا کر دودھ اور تیل ڈال کے حسب ترکیب تیل کو
پکا کر نسوار کے استعمال میں لائیں۔

یا ان سب ادویات کو پانی میں پیس کر منہ پر لیپ کریں۔

نسوار اور شرودستی۔ تگر۔ نیل کنول۔ دھمانسہ۔ ملٹھی۔ اور
چوپیتا سے پکایا ہوا تیل نسوار اور شرودستی کے کام میں لائیں۔

دیگر انجن۔ خس کے کاڑھے میں پیپل اور سیندھے نمک کا
چورن ڈال کر پکالیں۔ پھر اس میں گھی ڈال کر پھر پکائیں۔ جب کاڑھا

گاڑھا ہو جائے۔ تو اُتار کر ٹھنڈا ہو جانے پر اس میں شہد ملا دیں۔ اسے سُرمے کے طور پر لگانے سے سپتاح تمر جاتا رہتا ہے۔

سپتاح تمر کے لئے انجن۔ رات کو پھرتے رہنے والے جانوروں کے مغز کی بھری ہوئی ہڈی لے کر اس میں سُرمہ بھر کے بہتے ہوئے پانی میں ایک ہفتہ یا بیس دن تک رکھی رہنے دیں۔ پھر نکال کر دھوپ میں سکھالیں۔ اس ہڈی کو مینڈھا سینگی کے پھولوں اور ملٹھی کے ساتھ پیس کر آنکھوں میں لگائیں۔ تو سپتا تک تمر روگ دور ہو جاتا ہے۔

کاچ روگ کا علاج۔ فصد کے ماسوا اول اندکر تمام معالجات کاچ روگ میں بھی استعمال کرنے چاہئیں۔ شرو اُپ یوگی نیتر سے دبائے ہوئے دوش آندھی روگ کو پیدا کر دیتے ہیں۔ اگر خون نکالنے کی ضرورت ہو تو جونکیں لگا دیں۔ لیکن فصد نہ کھولیں۔

کاچ روگ کے لئے انجن۔ گڑ۔ سمندر جھاگ۔ سُرمہ۔ پیپل مرچ سیاہ اور کنگم کے چورن میں شہد ملالیں۔ اور رس کریا کے کام میں لائیں۔ یہ کاچ روگ کے لئے نہایت مفید ہے۔

رتوندھ کے لئے۔ سپتاح نکل اندھ (رتوندھ) روگ کا علاج تمر روگ کا سا ہی کرنا چاہئے۔

نکل اندھ ناشک۔ رسونت۔ گیرو۔ اور تالیس پتر کے چورن میں شہد اور گوبر کا رس ملا کر رتوندھ روگ میں سُرمے کے طور پر استعمال کریں۔

دیگر۔ مرچ سیاہ کو دہی میں گھس کر آنکھوں میں لگانے سے رتوندہ کا دفعیہ ہو جاتا ہے۔

دیگر۔ کرنجوا۔ کنول۔ سوَن گیرو (طائم گیرو) اور کنول کیسر کو گوبر کے رس میں پیس کر بتی بنا کر لگانے سے رتوندہ کا مرض جاتا رہتا ہے۔

دیگر۔ رینوکا (الائچی) پیپل سُرمہ اور سینہ دھا نمک کو بکری کے دودھ میں پیس کر بتی بنا کر لگانے سے رتوندہ روگ جاتا رہتا ہے۔

دیگر۔ شیلیہ۔ سونٹھ۔ مرچ سیاہ۔ پیپل۔ ہرڑ۔ بہیڑہ۔ آملہ ہرتال۔ منسل اور سمندر جھاگ ان سب ادویات کو بکری کے دودھ میں پیس کر بتی بنا کر سُرمے کے طور پر لگانے سے رتوندہ روگ جاتا رہتا ہے۔

دیگر۔ یکرت (جگر) کے بیچ میں پیپلوں کو رکھ کر آگ پر ایسے طور سے سینکیں۔ کہ جلنے نہ پائیں۔ پھر اُس پیپل کو شہد میں گھس کر آنکھوں میں سُرمے کے طور پر لگائیں۔ تو رتوندہ روگ جاتا رہتا ہے۔

دیگر۔ اس مرض میں گھی اور تیل کے ساتھ بھینس کی تلی اور جگر کا استعمال کرنا چاہئے۔

دیگر۔ جیونتی۔ منڈوک۔ ارنڈ۔ سنبھالو۔ یا شتاوری کے پتے گھی میں بھون کر نوش کریں۔

یا اگست کے پتوں سے گھی کو پکا کر پئیں۔

دھم آدی روگوں کا علاج۔ دُھوم۔ اِل بدگدھا۔

پت ودگدھا اور اُشن ودگدھا درشٹی میں پُرانے گھی سے مالش اور ٹھنڈی ادویات سے تنیہل اور لیپ کرائیں۔

دیگر انجن۔ گوبر کا رس۔ دودھ اور گھی کے ساتھ پکایا ہوا سُرمہ مفید ہوتا ہے۔

نیز سنوُرن گیرو (ملائم گیرو) اور تالیس پتر کے چورن سے رس کریا مفید ہوتی ہے۔

گھی کی نسوار۔ میدا۔ ساور لودھ۔ اننت مُول۔ مجیٹھ۔ دارہلدی اور ملٹھی کو آٹھ گنا دودھ اور تیل ملے گھی کے ساتھ پکا کر نسوار کے ذریعے استعمال کریں۔

دیگر۔ دودھ سے نکالے ہوئے گھی کو ترپن کے کام میں لائیں اگر اِس سے شانتی نہ ہو۔ تو فصد کھولنا چاہئے۔

دیگر۔ تفکرات۔ چوٹ۔ خوف۔ افسوس۔ خشکی اور اُکڑو بیٹھنے سے جلاب۔ نسوار۔ قے اور پُٹ پاک وغیرہ کے بگاڑ سے۔ جلے ہوئے کھانے کی قے سے۔ بھوک۔ پیاس وغیرہ حوائج ضروریہ کے روکنے سے اور امراضِ چشم کے آدوسان سے تمر روگ نہ ہونے پر بھی انسان تمر روگی کی طرح دیکھنے لگ جاتا ہے۔ ایسی حالت میں مریض کے دوش دُوشیہ۔ اور دیش وغیرہ کا لحاظ کر کے علاج کرنا چاہئے۔

دیگر امراضِ چشم کا علاج۔ سورج گرہن۔ آگ۔ بجلی وغیرہ اشیا کے دیکھنے سے جس مریض کی بصارت زائل ہو جائے۔ اُسے سنگھ اور ٹھنڈے ترپن کرائیں۔ اور گھی میں گھسے ہوئے سونے کا سُرمہ لگائیں

آنکھوں کی حفاظت۔ انسان جب تک جینے کی خواہش کرتا ہے۔ اُسے نہایت کوشش سے آنکھوں کی حفاظت کرتے رہنا چاہئے کیونکہ اندھوں کے لئے دن رات ایک سے ہوتے ہیں۔ اُنکے پاس بے شمار دولت ہونے پر بھی بے فائدہ ہوتی ہے۔

امراضِ چشم میں ترپھلے وغیرہ کا استعمال۔ ترپھلا۔ فصد۔ مسہل وغیرہ مانند ونی صفائی کی تدابیر۔ من کی شانتی۔ سُرمہ۔ نسوار۔ پرندوں کا گوشت کھانا۔ جوتے وغیرہ پہننا۔ اور گھی پینا یہ سب تدابیر کام میں لانے سے آنکھوں کی حفاظت رہتی ہے۔

مضر اغذیات کو بالکل ترک کردیں۔ نہایت چمکدار۔ بے قرار اور لطیف اشیاء کو نہ دیکھیں۔ یہ بھی آنکھوں کی حفاظت کی سب سے اچھی تدبیر ہے۔ یہ ہدایت نمی مہاراج نے کی ہے۔

۱۴

چودھواں دھیائے

لنگ ناش یا درشٹی ناش یا عدمِ بصارت

کفج لنگ ناش کا علاج۔ آورتکی وغیرہ چھٹوں عوارض سے خالی کفج لنگ ناش کو جو ہر طرح سے نمایاں ہو اور جس میں قوتِ باصرہ

زائل ہو گئی ہو۔ اُسے بیندھ دینا چاہیے۔ کیونکہ اگر یہ لِنگ ناش غیر درست طور پر پیدا ہو کر ناہموار وضع اختیار کرے۔ اور وہی کے توڑ کی سی جھلک والا اور چکنا ہو۔ تو سلائی سے کھینچے جانے کے باوجود پھر اوپر کو اُٹھ آ کر تیز درد پیدا کر دیتا ہے۔ نیز درشٹی کو گھیر لیتا ہے اور کف پیدا کرنے والی اغذیات سے جلدی بھر جاتا ہے۔ لیکن دیگر عارض کے پیدا ہونے میں بہت عرصہ لگ جاتا ہے۔

علامات۔ کف کی سفیدی کی وجہ سے کُنج لنگ ناش ہوتا ہے لیکن وات وغیرہ دوشوں کی وجہ سے وہ نیلے رنگ کا ہو جاتا ہے۔

آورتکی درشٹی۔ آورتکی درشٹی روگ میں درشٹی پانی کے بھنور کی مانند مضطرب ہو جاتی ہے۔ اور وہ سُرخ یا سیاہ رنگ کی ہوتی ہے۔

شرکرا درشٹی۔ یہ روگ آنکھ کے دودھ کی لیس سے لپے ہوئے کی مانند اور نہایت گھنا ہوتا ہے۔

راجی متی درشٹی۔ ایسی معلوم ہوتی ہے۔ گویا وہ شالی دھانیوں سے بھری ہوئی ہے۔

وِشما درشٹی۔ جو درشٹی وِشم (ناہموار) چھن (ٹکڑے ٹکڑے)۔ وکرت آم اور درد والی ہو۔ اُسے چھن آنشوکا کہتے ہیں۔

چندرکی درشٹی۔ کانجی کی مانند چھایا والی اور مور کی دم کے چاندوں کی مانند جو درشٹی ہوتی ہے۔ اسے چندرکی درشٹی بولتے ہیں۔

چھترکی درشٹی۔ جو درشٹی کئی رنگوں والی چھتر کی شکل کی سی

ہوتی ہے۔ اُسے چھڑکی نیلکا کہتے ہیں۔

جو مریض غصہ کے ناقابل ہو۔ جو درشٹی روگی۔ زکام۔ کھانسی۔ اور بے ہضمی کا شاکی ہو۔ جو مُنہ پوک ہو۔ جو تے کر چکا ہو۔ جو سر سلوں اور آنکھوں کے درد سے تکلیف زدہ ہو۔ اُس کے لِنگ ناش کو نہ بیندھنا چاہئے۔

بیدھنے کی ترکیب۔ معتدل موسم میں یعنی جبکہ جاڑے گرمی یا بارش کا زور نہ ہو۔ لنگ ناش کو بیدھنا چاہئے۔ مگر بیدھنے سے پہلے مریض کو جلاب وغیرہ سے اندرونی صفائی کرا کے اور کھانا کھلا کر شکم سیر کرا لیں۔ اور جس جگہ خوب روشنی پڑتی ہو۔ وہیں مریض کو بٹھا کر اپریشن کریں۔ اپریشن صبح کے وقت کرنا اچھا ہوتا ہے۔ وید کو چاہئے کہ زانو کے برابر اونچے آسن پر بیٹھ کر اپریشن کرے۔ اپریشن کے وقت مریض کو ہلنے نہ دینا چاہئے۔ اپریشن سے پہلے مریض کی آنکھ کو مُنہ کی بھاپ سے پسینہ دے لینا چاہئے۔ پھر اس آنکھ کو انگوٹھے سے ملیں۔ اس طرح جب آنکھ کی میل اُبھل آئے۔ تو مریض کے ہاتھ کو سیدھا کر کے پکڑ لیں۔ مریض کو چاہئے۔ کہ اپنی نگاہ کو ناک کی نوک پر جما دے۔ پھر وید اپنی ترجنی اُنگلی اور انگوٹھے سے ایسے طور پر کہ ہلنے نہ پائے۔ سلائی کو پکڑ کر کرشن منڈل سے نصف اُنگل اور اپانگ (کناکش) سے چوتھائی اُنگل فاصلہ چھوڑ کر دیو کرت سوراخ کے قریب سے جلائے اور اوپر کے حصے میں آلوڈن (گھومنے) کی مانند سلائی کو کام میں لائے۔ اور دائیں ہاتھ سے بائیں آنکھ کو اور بائیں ہاتھ سے

دائیں آنکھ کو بندھنا چاہئے۔

سوودھ (ٹھیک اپریشن) کی علامات۔ ٹھیک طور پر بیدھے جانے سے آواز آتی ہے۔ درد نہیں ہوتا۔ اور نہایت قلیل مقدار میں پانی نکلتا ہے۔ بیدھنے (اپریشن) کے بعد مریض کو تسلی دینی چاہئے۔ اور اُس کی آنکھ پر عورت کا دودھ ڈالنا چاہئے۔ پھر درشٹی منڈل کو ایسے طور سے ویکھن کرنا (چھیلنا) چاہئے۔ کہ درد نہ ہونے پائے۔ پھر مریض درشٹی منڈل کے کف کو آہستہ آہستہ شرڑک سٹرک کر ناک کے ذریعے خارج کر دے۔ اگر دوش ساکن یا متحرک ہو تو آنکھ میں کثرت سے پسینہ دیکر اُس بگڑی ہوئی چیز کے دکھائی دینے پر اُسے آہستہ آہستہ سلائی سے کھینچ لینا چاہئے۔ بعد ازاں کپڑے کے ایک چیتھڑے کو گھی میں بھگو کر آنکھ پر باندھ دیں۔ اور مریض کو بے ہوا مکان میں اُلٹے طور پر لٹا دیں۔ یعنی اگر دائیں آنکھ میں اپریشن کیا گیا ہو۔ تو بائیں کروٹ کے بل لو۔ اگر بائیں آنکھ میں اپریشن کیا گیا ہو تو دائیں کروٹ کے بل لٹا دیں۔ اگر دونوں آنکھوں کا اپریشن ہوا ہو تو چت لٹانا چاہئے۔ مریض کی پیشانی اور دونوں تلوؤں پر تیل ملیں اور مفید آکار و ہار استعمال کراتے رہیں۔

سات دن تک پرہیز۔ چھینک لینا۔ کھانسنا۔ ڈکار لینا۔ تھوکنا پانی پینا۔ منہ کو نیچا کرنا۔ نہانا۔ داتن کرنا۔ اور کھانا کھانا یہ کام سات دن تک نیتر ودھ روگی کو چھوڑ دینے چاہئیں۔ اور اُسے سینہ پئے ہوئے شخص کی طرح باقاعدگی سے رہنا چاہئے۔

حسب طاقت فاقہ کشی وغیرہ۔ مریض کو حسب طاقت لنگھن

کرانا چاہیئے۔جب تک درد کا بخوبی دفعیہ نہ ہو جائے۔تب تک نیم گرم گھی اوپر سے ڈالتے رہیں۔سونٹھ۔مرچ سیاہ۔پیپل اور آملے سے پتلا واٹیہ یا ولیپی بناکر اور خوب گھی ملاکر کھانے کو دیں۔اور تین دن کے بعد آنکھوں کی پٹی کھول کر دوات کو دور کرنے والے کاڑھے سے پری شیک کریں۔پھر ایک ہفتہ کے بعد پٹی کو کھول کر پھر نہ باندھیں۔

احتیاط۔جب تک بصارت قائم نہ ہو لے۔تب تک نہایت باقاعدگی سے رہنا چاہیئے۔اور بصارت کے قائم ہو لینے پر بھی نہایت باریک اور چمکدار اشیا کو یکا یک نہیں دیکھنا چاہیئے۔

عوارض کے مطابق علاج۔غیر مفید اغذیات اور بید کی خرابی کی وجہ سے ادھی منتھ میں سوج۔سُرخی اور درد وغیرہ عوارض پیدا ہو جاتے ہیں۔ان عوارض کو مناسب معالجات سے دور کرنا چاہیئے۔

آنکھ پر لیپ۔درد اور مرض کے دفعیہ کے لئے دُوب۔جَو۔گیرو۔ اور اننت۔مول کو پیس کر اور گھی میں ملاکر منہ پر لیپ کرنا چاہیئے۔

دیگر۔تیل اور سرسوں کو پیس کر اور بجورے کے رس میں ملاکر لیپ کرنے سے بھی اول الذکر فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

دیگر۔مکا۔مشیا۔ماستا۔اننت مول۔مجیٹھ۔اور ملٹھی کو بکری کے دودھ میں ملاکر اور آگ پر نیم گرم کرکے لیپ کرنے سے خصوصاً بہت فائدہ ہوتا ہے۔

آشچوتن (آنکھ میں دوائی ٹپکانا) دودھ۔سینڈھا نمک۔داکھ۔

اور ملٹھی کو بکری کے دودھ میں پکا کر آشچوتن کرنے (آنکھ میں ٹپکانے) سے درد دور ہو جاتا ہے۔

دیگر۔ ملٹھی۔ نیل کنول۔ کُٹھ۔ دیکھ۔ لاکھ اور کھانڈ کو بکری کے دودھ میں پکا کر آنکھ میں ٹپکائیں۔

وات نا شک ادویات کے کاڑھے کے ساتھ گھی۔ گھی سے چوگنا دودھ اور پد ماکھ آدی گن کی ادویات کا لگدا ڈال کر حسب ترکیب گھی کو پکا کر آشچوتن (آنکھ میں ٹپکانا) کے کام میں لائیں۔

فصد وغیرہ۔ اگر مندرجہ بالا تدابیر سے درد دور نہ ہو۔ تو مریض کو سنگدھ اور سویدن کر کے اس کا فصد کھول دیں۔ نیز منتھ روگ میں کہی ہوئی تدابیر کام میں لائیں۔ جب فصد کے مقام کا زخم سوکھ جائے۔ تو سُرمہ لگائیں۔

بیدھی ہوئی آنکھ کے لئے بتی۔ ارہر کی جڑ۔ کالی مرچ۔ ہرتال۔ اور رسونت کو بارش کے پانی میں پیس کر اور گڑ ملا کر بتی بنا کر بیدھی ہوئی آنکھ میں لگانا چاہئے۔

پنڈ انجن۔ چنبیلی۔ سرس۔ گل دھاوہ۔ مینڈھا سینگی۔ ویڈ ڈرینی اور موتی کو بکری کے دودھ میں پیس کر اسے تانبے کے ایک برتن پر پتلا پتلا لیپ کر دیں۔ اور ایک ہفتے کے بعد تانبے کے برتن سے لیپ کو اُتار کر پھر بکری کے دودھ میں پیس لیں۔ اور اس پنڈ کو سایہ میں سکھا کر بیدھی ہوئی آنکھ میں لگائیں۔ تو یہ نظر کو تر و تازہ کرتا اور قوت بخشتا ہے۔

دیگر۔ سُرمہ۔ مونگا۔ صندل اور سمندر جھاگ کو بکری کے دودھ میں پیس کر پہلے کی طرح پنڈ انجن بنا کے استعمال کریں۔ یہ بھی اول مذکر فوائد بخشتا ہے۔

---

۱۵ پندرھواں ادھیائے

سرباکھش روگ وگیان

واتج نیترابھشیند کی علامات۔ وات کی وجہ سے پیدا شدہ نیترابھشیند میں ناسا ناہ۔ تھوڑی سی سوج۔ کنپٹیوں۔ آنکھوں۔ اور پیشانی میں سوئی چبھنے۔ پھڑکنے اور پھٹنے کی سی تکلیف۔ آنکھوں سے تھوڑا اور سوکھا ہوا میل نکلنا۔ صاف اور ٹھنڈے آنسو نکلنا۔ درد کا غیر قائم ہونا آنکھوں کا نہایت تکلیف سے کھلنا اور بند ہونا۔ آنکھوں میں چیونٹیاں سی چلتے معلوم ہونا۔ آنکھوں کا پھولا ہوا ہونا اور چھوٹے چھوٹے کانٹوں سے بھرا ہوا معلوم ہونا۔ نیز مرغن اور گرم معالجات سے آرام محسوس ہونا یہ سب علامات پائی جاتی ہیں۔

ادھی منتھ۔ وات ابھشیند کے علاج میں غفلت کرنے سے ادھی منتھ روگ پیدا ہو جاتا ہے۔ جس میں کرن ناد رکانوں میں آوازیں آنا)

اور بھرم (سر چکرانے) کی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔ نیز پیشانی، آنکھوں اور ابروؤں وغیرہ میں ارنی[1] کے متھنے کی سی درد ہوتی ہے۔

ہت ادھی منتھ۔ اگر ادھی منتھ کے علاج میں دیر لگائی جائے۔ تو ہت ادھی منتھ کی شکایت رونما ہو جاتی ہے۔ اس میں کئی قسم کا درد ہوتا ہے۔ نیز دور فشٹی منڈل نا شک زخم پیدا ہو جاتا ہے۔

انیہ اتو وات۔ جبکہ وات منیا (گردن) کنپٹیوں یا کسی دوسرے مقام میں تیز درد پیدا کر دیتی ہے۔ اور اس سے آنکھ سکڑ جاتی ہے۔ تو آنکھوں میں چیپ، سرخی اور سوج کچھ نہیں ہوتا۔ البتہ آنسو بہا کرتے ہیں۔

وات وپریہ۔ انیہ اتو وات کی طرح اس روگ میں بھی آنکھیں ٹیڑھی اور چھوٹی ہو جاتی ہیں۔

پت ابھشیند کی علامات۔ آنکھوں میں جلن۔ آنکھوں سے دھواں نکلنے کی سی تکلیف۔ سوج۔ پلکوں کے باہر نیلاہٹ۔ اندر کی طرف گیلا پن۔ زرد اور گرم آنسو نکلنا۔ آنکھ میں سرخی اور زردی دکھائی دینا۔ کھشار کے لگنے سے جیسے زخم ہو جاتا ہے۔ آنکھ کی حالت کا ویسے ہی ہو جانا۔

پت ادھی منتھ۔ پت ابھشیند کے علاج میں غفلت کرنے سے پت ادھی منتھ پیدا ہو جاتا ہے۔ جس میں آنکھیں جلتے ہوئے انگار کی

---

[1] ارنی منتھن۔ آگ پیدا کرنے کا ایک قدیم طریقہ ہے۔ جس سے رشی لوگ ارنی کی لکڑیوں کو آپس میں اس طرح سے متھتے تھے۔ کہ ان میں سے آگ نکل آتی تھی۔

سی اور کثرت پنڈ کی کانتی والی ہو جاتی ہیں۔

کف ابھشیند کی علامات۔ آنکھوں میں بے حسی۔ بہت سوج۔ کھجلی۔ نیند۔ غذا کی رغبت نہ ہونا۔ آنکھوں کی میل اور آنسوؤں میں گاڑھا پن، چکناہٹ۔ کثرت سفیدی اور لیس ہونا۔

کف ادھی منتھ۔ اس روگ میں کرشن منڈل میں نیچا پن اور شکل منڈل میں اونچا پن پیدا ہو جاتا ہے۔ پرسیک۔ ناک کا پھول جانا اور آنکھوں میں دھول سی بھر جانا یہ علامات بھی پائی جاتی ہیں۔

رکتج ابھشیند کی علامات۔ اس روگ میں آنسو۔ آنکھوں کی شرائیں۔ شکل منڈل اور درشٹی منڈل سب سرخ ہو جاتے ہیں نیز اس میں پت ابھشیند کی سب علامات پائی جاتی ہیں۔

رکتج ادھی منتھ کی علامات۔ اس روگ میں آنکھوں کے کنارے تانبے کے رنگ کے ہو جاتے ہیں۔ اور آنکھوں میں اکھاڑنے کا سا درد ہوتا ہے۔ نیز آنکھوں کی آب چشم دوپہر کی مانند ہو جاتی ہے۔ آنکھوں میں گلانی ہوتی ہے۔ ہاتھ کو نہیں سہار سکتیں۔ خون میں ڈوبی ہوئی اور نیم کے مانند کانتی والی ہوتی ہیں۔ نیز سیاہی مائل اور آگ کی مانند چمکدار ہو جاتی ہیں۔

واتج وغیرہ ادھی منتھوں میں واتج وغیرہ ابھشیند روگوں کی سب علامات پائی جاتی ہیں۔ نیز کنپٹیوں۔ دانتوں۔ مسوڑھ اور رخساروں میں بہت درد ہوتا ہے۔

شُشک اکھشی پاک کی علامات۔ اس مرض میں آنکھوں

میں کرکراپن۔ سوئی چبھنے کی سی درد۔ کٹنے کی سی درد۔ میل کی بساوٹ آنکھوں کے کویوں میں خشکی اور کرختگی۔ آنکھوں کے کھولنے اور بند کرنے میں تکلیف ہونا۔ آنکھوں میں سنگراہٹ۔ سوکھا پن۔ ٹھنڈی چیزوں کی خواہش ہونا۔ شول (درد) اور پاک یہ سب علامات پائی جاتی ہیں۔ اس مرض کو شُشک اکشی پاک کہتے ہیں۔ یہ مرض وات پت کی زیادتی کی وجہ سے ہوتا ہے۔

سشوتھ نیتر روگ ۔ سوج والے نیتر روگ میں سوجن۔ درد کی کثرت جلن اور کھٹکنے کی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔ آنکھوں کا شکل منڈل پکے ہوئے گولر کی مانند ہو جاتا ہے۔ آنسو کبھی گرم۔ کبھی ٹھنڈے۔ کبھی صاف۔ کبھی لیسدار۔ کبھی پتلے اور کبھی گاڑھے نکلتے ہیں۔ یہ مرض تینوں دوشوں نیز خون سے پیدا ہوتا ہے۔

اکشی پاک انیہ روگ ۔ الپ شوتھ روگ میں سوجن کم ہوتی ہے۔ اکشی پاک نامی بیماری میں ششک اکشی پاک کی تمام علامات پائی جاتی ہیں۔

انگے سوئے اکشی اتیہ روگ میں سوجن۔ رگڑ۔ آنسوؤں کے بھرے رہنے۔ کرشن منڈل میں کفک چپکے ہونے۔ شکل منڈل کے نیلا ہونے۔ سرخی جلن۔ بصارت کے رک جانے۔ اور درد کے غیر قائم ہونے کی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔

اَدھی اوشت کی علامات ۔ پت۔ وررکت کی کثرت۔ اے دوشوں کی وجہ سے غذا کا سار بھاگ (رس) اکٹھا ہو کر سراؤں میں ہوتا ہوا آنکھ کو

سُرخ سیاہی مائل کردیتا ہے نیز سوج۔ جلن۔ پاک۔ اور دُھندلاپن پیدا کردیتا ہے۔ اور آنکھیں آنسوؤں سے بھری رہتی ہیں۔ یہ ابھی ادھ مَنتھ کی علامات ہیں۔ اس طرح سرب اکشی گت روگ تعداد میں سولہ ہوتے ہیں۔

لا علاج روگ۔ ان سولہ سرب اکشی گت روگوں میں سے ہت ادھی منتھ اور اکشی پاک اتیہ یہ دونو امراض قابل ترک ہوتے ہیں۔ متعیار نقص (دَوش) کے اعتبار سے وارتج ادھی منتھ پانچ دن میں کفج ادھی منتھ سات دن میں۔ رکتج ادھی منتھ تین دن میں اور پتج ادھی منتھ فوراً بصارت کو زائل کردیتا ہے۔

سولھواں ادھیائے

سرب اکشی روگوں کا علاج

بانکے پُورب روپ کا علاج۔ وِرنج ابھشین کے سوا دیگر ابھشینہ روگوں میں علامات قبل المرض کے نمایاں ہوتے ہی مریض کو تیز گنڈوش اور تیز نسوار استعمال کرائیں نیز فصد کرائیں۔

دُوائات لیپ۔ جلن۔ چپ چپاہٹ۔ سرخی۔ آنسو۔ اور سوج کے

وفیہ کے لئے وِڈالک لیپ کرنا چاہئے۔ سب قسم کے ابھشینند روگوں میں تیج پات۔ الائچی۔ مرچ سیاہ۔ سوَرن گیرو (رزم گیری) رسونت۔ ملٹھی۔ تگر۔ چندن۔ اور سیندھا نمک کا وڈالک لیپ کریں۔

وات ابھشینند میں گھرت منڈ کے ساتھ بھونے ہوئے سیندھا نمک۔ سونٹھ اور رسونت یا گھی میں بھُنی ہوئی ساور دودھ کا استعمال کرنا چاہئے۔

رکت پتج ابھشینند میں جٹامانسی۔ پدماکھ۔ کاکولی اور ملٹھی کا لیپ کرنا چاہئے۔ کپج ابھشینند میں منسل۔ ہریڑ کو۔ اور شہد کا لیپ کریں۔

اور سنپاتج ابھشینند میں مندرجہ بالا تمام ادویات کو ملا جُدا کر وِڈالک لیپ کے کام میں لائیں۔

(وِڈالک لیپ اُسے کہتے ہیں۔ جو پلکوں کو چھوڑ کر باقی سب جگہ پر کیا جاتا ہے)

چوُرن او گنتھن۔ آنکھ کے پر کوپت ہوتے ہی سہاجنے کے بیج ایک حصہ۔ منسل چار حصے اور لودھ سولہ حصے کو اچھی طرح پیس کر اور پتلے کپڑے میں باندھ کر اُس سے آنکھ کو ڈھانپ دینا چاہئے۔

دیگر۔ بن گلتھی کو پوٹلی میں باندھ کر گوبر کے رس میں بھگو کر چھیل کر آدھی رات کے وقت پیس کر اُوچورنت کرنے سے نیتر کوپ جاتا رہتا ہے۔

دیگر۔ کڑوی توری۔ نیلا تھوتھا۔ ملٹھی۔ اور لودھ کو باریک پیس کر پتلے کپڑے میں باندھ دیں۔ اور اُس پوٹلی کو کانجی سے بھرے ہوئے تلنبے کے ایک برتن میں ڈال دیں۔ اِسے آنکھ میں نچوڑنے سے کئی

قسم کی تکالیف دور ہو جاتی ہیں۔

پری سٹیک۔ چونسٹھ تولہ پانی میں چار تولہ دار ہلدی کو پکالیں جب آٹھواں حصہ باقی رہ جائے۔ تو اتار کر چھان لیں۔ اس کاڑھے میں شہد ملاکر پری سٹیک کے کام میں لانے سے سب قسم کے کوپت وغیرہ کو آرام ہو جاتا ہے۔

دیگر۔ صرف سہانجنے کے پتوں کے رس میں شہد ملاکر استعمال کرنے سے وات، پت، کف اور سنپات سب قسم کا درد چشم دور ہو جاتا ہے۔

سکتو پنڈ کا۔ ارنڈ کی کونپلوں اور جڑوں کو کوٹ کر بکری کے دودھ میں پکا کے آنکھوں میں لگائیں۔ تو وات ابھشیند جلدی جاتا رہتا ہے۔

یا دوشوں وغیرہ کے مطابق ارنڈ کی جڑ اور پتوں کی پنڈی بناکر گرم کرکے آنکھ پر باندھ دیں۔

وات ابھشیند کے لئے آشچوتن۔ ارنڈ کی جڑ، پتے، سہانجنا۔ اور پتو وغیرہ ادویات کا کاڑھا کچھ گرم کرکے آنکھ میں ٹپکانا چاہئے۔

دیگر۔ نیتر بالا، تگر، کنج کی بیل۔ اور گولر کی چھال کو پانی اور بکری کے دودھ میں پکائیں۔ اسے آنکھ میں ٹپکانے سے آنکھوں کا درد دور ہو جاتا ہے۔

دیگر۔ مجیٹھ۔ ہلدی۔ لاکھ۔ کشمش۔ ملٹھی ہر دو قسم۔ اور نیلوفر کے کاڑھے میں کھانڈ ملاکر ٹھنڈا کرکے آنکھوں میں ڈالیں۔ تو رکت پت ابھشیند دور ہو جاتا ہے۔

دیگر۔ رکت پت ابھشیند میں کیسرو اور ملٹھی کے چورن کو پتلے کپڑے میں ڈھیلا سا باندھ کر بارش کے پانی میں بھگو بھگو کر آنکھ میں نچوڑنا چاہیئے۔

دیگر۔ سفید کنول، ملٹھی اور ہلدی کو پیس کر پوٹلی بنا کر عورت یا بکری کے کھانڈ ملے دودھ میں بھگودیں۔ اسے بار بار آنکھ میں نچوڑنے سے جلن، درد، سُرخی اور آنسوؤں کا گرنا بند ہو جاتا ہے۔

دیگر۔ سفید لودھ اور ملٹھی کو گھی میں بھون کر باریک پیس لیں۔ اور اسے پوٹلی میں باندھ کر دودھ میں مل کر اس دودھ کو آنکھ میں نچوڑیں۔ تو تیج رکتج اور ابھی گھاتج ابھشیند روگ دور ہو جاتے ہیں۔

تردوشج ابھشیند کا علاج سب دوشوں کے ملے جلے علاج کا سا کرنا چاہیئے۔

دیگر۔ واتج ابھشیند میں پُرانا گھی اور پتج میں کھانڈ ملا گھی مفید ہوتا ہے۔ کپھج میں سونٹھ، مرچ سیاہ اور پیپل کے ساتھ گھی کو پکا کر اور اس میں جوکھار ملا کر اُس گھی کو پلا کے فصد کھول دیں۔ بعد میں مرغن مسہل دیں۔

لیپ۔ ابھشیند روگ میں سُوں کی مانند تکلیف ہونے پر آنوپ (رطوبت پسند) جانوروں کے ماس کے ویسوار (قیمے) کو کچھ گرم کر کے سر اور منہ پر لیپ کر دیں۔ لیکن جلن کی صورت میں دودھ اور گھی ملا کر ٹھنڈا لیپ کرنا چاہیئے۔

تمر روگ کو دور کرنے کے لئے دوش وغیرہ کا غور کر کے علاج کرنا چاہیئے

اور منتھ وغیرہ روگوں میں مندرجہ صدر تمام تدابیر عمل میں لانی چاہئیں۔ ان تدابیر سے بھی اگر منتھ روگ کو آرام نہ آئے۔ تو ابروؤں کے اوپر داغ دینا چاہئے۔

واتج نیتر روگوں کو دور کرنے والی بتی۔ چاندی کے ایک پترے پر ماکھن نکالے ہوئے گائے کے دودھ کے دہی کا لیپ کریں۔ جب یہ نیلا ہو جائے اور سوکھ جائے۔ تو اس دہی کی بتی بنا کر استعمال میں لانے سے واتج نیتر روگ دور ہو جاتے ہیں۔

کفج نیتر روگوں کو دور کرنے والی بتی۔ سیندھا نمک۔ سونٹھ۔ مرچ سیاہ۔ پیپل۔ ہرڑ۔ بہیڑہ۔ آملہ۔ سنکھ۔ تابہ۔ سمندر جھاگ شیشم اور رال کی بتی کفج نیتر روگوں کے لئے مفید ہوتی ہے۔

پاشوپت یوگ۔ سفید کنول۔ ملٹھی۔ اور دار ہلدی ہر ایک آٹھ پل لے کر ایک درون پانی میں پکائیں۔ جب چوتھائی پانی باقی رہ جائے تو اُتار کر چھان لیں۔ اس کاڑھے کو پھر پکائیں۔ جب گاڑھا ہو جائے تو پشپ انجن دس پل۔ اور کالی مرچ ایک کرش کو باریک پیس کر اس میں ملا دیں۔ پھر ان کا چورن یا بتی بنا کر کام میں لانے سے سب قسم کے ابھشیندوں سے پیدا ہونے والی سُرخی۔ درد۔ رگڑ اور کرکراہٹ فوراً جاتی رہتی ہے۔ نیز نگاہ صاف ہو جاتی ہے۔ یہ پاشوپت یوگ کہلاتا ہے۔ اور ویدوں کی نہایت مخفی دوائی ہے۔

شُشک اکشی پاک کا علاج۔ اس مرض میں گھی کا پینا۔ جیونیہ گن کی ادویات سے پکائے ہوئے گھی سے آنکھوں کا ترپن کرنا۔

اُلُو تیل کی نسوار لینا اور سیندھا نمک ملا کر نیم گرم دودھ کو پری شیک کے کام میں لانا نہایت مفید ہوتا ہے۔

شُشک اکشی پاک کے لئے سُرمہ۔ عورت کے دودھ میں پسی ہوئی سونٹھ میں گھی ملا کر سُرمے کے کام میں لائیں۔

یا سیندھا نمک اور سونٹھ ملا کر آنوپ جانوروں کی چربی کا انجن لگانا مفید ہوتا ہے۔

شریشٹ انجن۔ کچھ بالوں کو گھی میں بھگو کر شیشے پر گھس لیں۔ اور ان کو ملک سُپنٹ میں جلا کر اس کا جل کو لوہے کے برتن میں رکھ لیں۔ پھر گھی میں ملا کر سُرمہ لگائیں۔ یہ نہایت عمدہ سُرمہ ہے۔

فصد کھولنا۔ سشوپھ (سوج والے) یا الپ شوپھ (تھوڑی سوج والے) روگ کے روگی کو سنگدھ کرکے اُس کی فصد کھولنی چاہئے۔ بعد کو کشمش اور ہرڑ کے کاڑھے میں نسوت (ترُبد) اور گھی ملا کر مُسہل دیں۔

مشوَل تا شک پری شیک۔ گھی میں بھُنی ہوئی سفید لودھ کو پیس کر کپڑے میں باندھ لیں اور گرم پانی میں حل کر آنکھ میں سینک کریں تو درد چشم کا دفیعہ ہو جاتا ہے۔

آشچوتن کے لئے کاڑھا۔ دارہلدی اور ہیر پلانڈ ریک کا کاڑھا آشچوتن کے لئے مفید ہوتا ہے۔

رگڑ، سُرخی، آنسو، اور درد یہ سب سندھادک ادویات کے استعمال سے جاتے رہتے ہیں۔

دیگر۔ لوہے کے برتن میں گوموتر ڈال کر اور تانبے کے ٹکڑے کو گھس کر اس میں گھی کی دھونی دیکر آنکھوں میں لگائیں۔ تو درد جاتا رہتا ہے۔

یا گائے کے دودھ کی بالائی میں تانبہ گھس کر اس میں پیپل اور سیندھا نمک ملا کر آنکھ میں سرمہ لگانے سے بھی درد کم ہو جاتا ہے۔

دیگر۔ تانبے کے برتن میں عورت کے دودھ کے ساتھ سنکھ کو گھس کر گھی میں بھیگے ہوئے شمی پتر یا جَو کی دھونی دیں۔ اس سندھا نامی دوائی کو آنکھ میں لگانے سے رگڑ اور تیز درد کا فوراً دفعیہ ہو جاتا ہے۔

جلن کو مٹانے والی دوائی۔ لوہے کے برتن میں دودھ کے ساتھ گوند کو گھس کر گھی میں بھیگے ہوئے شمی پتر کی دھونی دیکر آنکھ میں لگائیں۔ تو جلن۔ درد۔ سرخی۔ آنسوؤں اور ہرش کی شکایات دور ہو جاتی ہیں۔

سوج کو دور کرنے والی دوائی۔ سہانجنے کے پتوں کے رس کو تانبے کے برتن میں تانبے سے گھس کر گھی کی دھونی دیکر آنکھوں میں لگانے سے سوج۔ رگڑ۔ آنسو اور درد جاتا رہتا ہے۔

دیگر۔ کانسی کے برتن میں تلوں کے ساتھ مٹی کے ٹھیکرے کو گھس کر گھی میں بھیگے ہوئے نیم کے پتوں کی دھونی دیکر آنکھ میں لگانے سے رگڑ۔ درد۔ آنسو اور سرخی دور ہو جاتی ہے۔

آشچوتن۔ سندھا دا و شدھ کے آنکھوں میں لگانے کے بموجب

درد دور ہو جائے۔ اور دوائی کا اثر بھی دور ہو جائے۔ تو عورت کا دودھ آنکھوں میں ٹپکائیں۔ سندھاو نامی دوائی تین مرتبہ سے زیادہ نہیں لگانی چاہیئے۔

رگڑ وغیرہ کو دور کرنے والا نسخہ۔ تالیس پتر۔ چیلا۔ تگر۔ لوہ چورن سووِیرا انجن چنبیلی کے پھول کی کلی۔ ہیرا کسیس۔ اور سیندھا نمک کو گوموتر میں پیس کر تانبے کے پترے پر پوت کر سات دن تک پڑا رہنے دیں۔ سات روز کے بعد اِسے تانبے ہی کی کسی چیز سے کھرچ کر گوموتر میں پیس کر گولی بنالیں۔ اِن گولیوں کو سایہ میں سکھا کر چھاتی کے دودھ میں گھِس کر آنکھ میں لگائیں۔ تو رگڑ۔ آنسو گرنے۔ سوج اور کھُجلی کی شکایت جاتی رہتی ہے۔

سوج کو دور کرنے والی دوائی۔ گیری کی چھال۔ ملیٹھی۔ اور تانبے کے چورن کو بکری کے دودھ میں رگڑ کر گھی میں بھیگے ہوئے مٹی اور تِل کے پتوں کی دھونی دیکر آنکھ میں لگانے سے سوج اور درد جاتا رہتا ہے۔

اَبھی ادشنت کا علاج۔ اَبھی ادشنت روگ میں پِت ابھشیند کا سا علاج کرنا چاہیئے۔

پِل۔ کچ۔ پچ۔ رکتج اور سپتاج اَبھی کاشٹ۔ کوکونک۔ پکھشم دودھ شُشک اکھشی پاک۔ پوئیہ آلس۔ وِس۔ پوتھکی۔ اَبھی ادشنت۔ اَبھی بھیشیند اور روات کے سوا سبھی قسم کے ادھی منتھ۔ ان اٹھارہ قسم کے امراض کو پِل کہتے ہیں۔ ان کی علیحدہ علیحدہ تدابیر بیان کی جا چکی

ہیں۔ اب ان سب امراض کے پتی بھوت کو دور کرنے والی تدابیر بیان کی جائینگی۔

پلی بھوت کا عام علاج۔ جب مندرجہ بالا امراض پل کی حالت کو پہنچ جائیں۔ تو مریض کو سینہ سے سنگدھ کر کے۔ قے آور ادویات سے قے دیکر۔ فصد سے خون نکال کر۔ اور مسہل ادویات سے جلاب دے کر اندرونی صفائی ہو جانے تک ورتم (آنکھ کے کوئے) کو چھیلتے رہیں۔

پل ناشک سیچنک۔ نیلا تھوتھا ایک پل۔ سہانجنے کے بیج بیس عدد۔ کانجی تیس پل کو تانبے کے برتن میں پیس کر تانبے ہی کے برتن میں رکھ دیں۔ اگر اس کانجی سے پری شیک کیا جائے۔ تو نہایت پرانا پل بھی دور ہو جاتا ہے۔ نیز چپ چپاہٹ۔ آنسوؤں کا گرنا۔ کھجلی اور سوجن کا بھی دفعیہ ہو جاتا ہے۔

پل کے لئے سُرمہ۔ کنجا کے بیج۔ تلسی۔ اور چنبیلی کی کلی کو کوٹ کر پانی میں اوٹائیں۔ جب کاڑھا بن جائے۔ تو چھان کر اس سے رس کریا انجن کا کام لیں۔ یہ پت روگ کی سب سے اچھی دوائی ہے۔ اس کے لگانے سے پکشم (پلکیں) اُگنے لگ جاتی ہیں۔

دیگر۔ رسونت۔ رال۔ پُشپ انجن۔ منسل۔ سمندر جھاگ۔ سیندھا نمک گیرو مٹی اور مرچ سیاہ کو شہد میں پیس کر سرمہ لگائیں۔ تو کلید رطوبت اور کھجلی کا دفعیہ ہو جاتا ہے۔

دیگر۔ ہرڑ کے کاڑھے میں تگر کو پیس کر سرمہ لگانے سے پل جاتا رہتا ہے۔

نیز سینہ سلے دیو دار و کو بکری کے پیشاب کی بھاونا دیکر سُرمے کے طور پر استعمال کرنے سے پل روگ جاتا رہتا ہے

پل شکر ناشک ورتی سینہ ھا ننک۔ سیرڈ۔ سیرہ۔ آملہ پیپل گنگی۔ شنکھ نابھی۔ اور تام چورن کی بتی پل اور شکر روگوں کو دور کردیتی ہے۔

دیگر۔ پُشپ۔ سیرا کیس کے چورن کو تُلسی کے رس کی بھی بھاونا دیکر دس دن تک تانبے کے برتن میں رکھا رہنے دیں۔ اور اسے سُرمے کے کام میں لائیں۔ اس کے استعمال سے پل اور پکشم شات کا دفعیہ ہو جاتا ہے۔

پل میں پلکیں بڑھانے والا چورن۔ ہرتال ایک حصہ۔ سُرمہ ایک حصہ۔ تانبہ دو حصے۔ انہیں باریک پیس کر ایک سلائی کے ذریعے آنکھ میں لگانے سے پل روگ میں پلکیں پیدا ہو آتی ہیں۔

پل روپن کاجل۔ لاکھ۔ نرگنڈی۔ بھنگرا اور دار ہلدی کے کاڑھے میں اچھی سی روئی کو بھگو کر اس کی بتی بنا کر گھی کا چراغ جلائیں۔ اور کاجل (سیاہی) جمع کرلیں۔ اس کاجل کے لگانے سے پل میں زخم بھر جاتا ہے۔

دیگر تدابیر۔ پل روگی کو بار بار ورتم لیکھن کرانا (آنکھ کے پردے کا چھیلوانا) فصد کھلوانا۔ جلاب لینا۔ آشچوتن (آنکھ میں دوائی ٹپکوانا) سُرمہ لگانا۔ نسوار لینا اور دھوم پان کرنا چاہئے۔ اگر ان تدابیر سے پوئے اس روگ کا دفعیہ نہ ہو۔ تو ایک پتلی سلائی سے ورتم (آنکھ کے پردے) کے

اندر کے حصے کو داغ دینا چاہئے۔

آنکھوں کی بیماریوں کے چورانوے بواعث۔ علامات اور اُنکے معالجات مکمل طور پر بیان کئے گئے ہیں۔ آنکھ کی بیماری سے نجات پا جانے پر بھی آنکھوں کی بھلائی کے لئے مریض کو نہایت احتیاط سے رہنا چاہئے۔ اُسے چاہئے کہ پُرانے جَو۔ گیہوں۔ شالی چاول۔ ساٹھی چاول کودوں۔ بہت سا گھی ملائے ہوئے کف پت کو دور کرنے والے مونگ وغیرہ۔ کف پت کو دور کرنے والے ساگ۔ جنگلی جانوروں کا گوشت انار۔ کھانڈ۔ سیندھا نمک۔ ہرڑ۔ پیپڑہ۔ آملہ۔ داکھ۔ انترکھش جل (آسمانی پانی) چھتری۔ جوتہ۔ اور دوشوں کے مطابق مسہل سے اندرونی صفائی یہ سب تدابیر ہمیشہ کام میں لاتا رہے۔

آنکھ کی بیماری سے چھٹکارہ پائے ہوئے شخص کو پاخانہ پیشاب وغیرہ حوائج کے روکنے بدہضمی۔ ادھیہ شن (اگلا کھانا ہضم نہ ہونے پر اور کھا نا کھا لینا) افسوس۔ غصہ۔ دن کے وقت سونے۔ شب بیداری۔ اور جلن وقبض پیدا کرنے والے آہار بیہار اور ادویات سے کلّی پرہیز رکھنا چاہئے۔ دونوں پاؤں میں دو موٹی شرائیں ہوتی ہیں۔ جو بہت سی شاخوں میں شاخ در شاخ ہو کر پھیلی ہوئی آنکھوں تک چلی جاتی ہیں اس سے پاؤں کے تلووں میں مالش۔ اُبٹنا۔ اور لیپ کوئی بھی دوا استعمال کرائی جائے۔ وہ ان سراؤں کے ذریعے آنکھوں میں پہنچ جاتی ہے میلی اشیاء۔ گرمی۔ دبنے اور گھسنے کے دبیے وہ سرائیں خراب ہو کر آنکھوں کو بھی خراب کر دیتی ہیں۔ پاؤں میں لگی ہوئی خراب اشیاء سے آنکھیں

بھی خراب ہو جاتی ہیں۔ اس لئے آنکھوں کی حفاظت کے لئے ہمیشہ جوتا پہنتے رہیں۔ نیز دونوں پاؤں میں تیل لگاتے رہیں۔ اور پاؤں کو دھوتے رہیں۔

ستارھواں ادھیائے

امراض گوش

دردِ گوش کی وجہ۔ زکام۔ جل بہار (پانی میں عیش منانا)۔ کان کھجلانا۔ ہیبت اور بلند آواز کا سننا یہ اور دیگر تمام خرابی برپا کرنے والے باعث وائو کو بگاڑ کر کانوں کی سراؤں میں لے جاکے کانوں کے سوراخوں میں تیز درد۔ ادھاسیسی۔ کانوں کی جکڑاہٹ۔ ٹھنڈی اشیاء سے نفرت دیر سے پکنے اور پک کر آہستہ آہستہ لسیکا (سیرم) کے بہنے۔ کانوں کے یکایک بے حس ہو جانے۔ سنچار (بہنے) اور روچار (رک جانے) کی شکایات پیدا کر دیتے ہیں۔

پتج کرن روگ میں جلن۔ درد۔ تپش۔ سوج اور بخار کی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔ سرد چیزوں کی خواہش ہوتی ہے۔ وہ مقام جلدی پک جاتا ہے۔ اور پک جانے پر زرد رنگ کا سیرم رسنے لگتا ہے۔ اور بدبو

یہ سیرم لگتا ہے۔ وہ جگہ بھی پک جاتی ہے۔
کنج کرن روگ میں سر۔ جبڑے اور گردن میں بھاری پن سستی درد۔ کھجلی اور سوج کی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔ گرم چیزوں کی خواہش ہوتی ہے۔ پک جانے پر سفید اور گاڑھا مواد خارج ہوتا ہے۔
رکتج کرن شُول میں چوٹ لگنے وغیرہ کی وجہ سے بگڑا ہوا خون درد پیدا کر دیتا ہے۔ اس میں پت ہی کی مانند یا کچھ زیادہ علامات پائی جاتی ہیں۔
سنّپاتج کرن شُول۔ جو درد گوش سنّپات کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ اُس میں سوج۔ تیز بخار۔ درد۔ کبھی گرمی اور کبھی سردی کی خواہش کان میں بے حسی۔ پک جانے پر سفید۔ سیاہ یا سُرخ گاڑھا مواد نکلنا۔ یہ علامات پائی جاتی ہیں۔
کرن ناد کی علامات۔ شبدواہی[1] سراس میں وائو کے قیام کر لینے پر مریض بلا وجہ ہی کئی قسم کی آوازوں کو بار بار سُننے لگتا ہے۔ یہی روگ کرن ناد کہلاتا ہے۔
بہرا پن۔ وائو کے کف انوگت ہونے یا کرن ناد کے علاج میں غفلت کرنے سے زور سے پکار کر بولنے کی آواز کان میں پہنچتی ہے۔ اور اس سے رفتہ رفتہ بہرا پن ہو جاتا ہے۔
پرتی ناہ کی علامات۔ کف وائو سے سُوکھ کر کان کے سوراخ کو روک دیتا ہے۔ جس سے کان میں درد۔ گرانی اور ڈھکا ؤ سا ہو جاتا ہے۔

---

[1] وہ نس یا عصب جس کے ذریعے آواز سُنی جاتی ہے۔

اِسی کو پرتی ناہ کہتے ہیں۔

کرنڈو اور شوپھ۔ کف کی وجہ سے کان میں موٹی کھُجلی اور موٹی سوج ہو جاتی ہے۔ جسے سُشرت کرنڈو شوپھ کہتے ہیں ۔

پوتی کرن۔ پت سے کف جل کر کان میں درد پیدا کر دیتا ہے۔ یا درد نہیں ہوتا۔ لیکن گاڑھی اور بدبودار پیپ نکلتی رہتی ہے۔ اِسے پوتی کرنک روگ کہتے ہیں ۔

کرمی کرنک۔ وات وغیرہ دوشوں سے کان کے خراب ہو جانے پر اُس میں کیڑے پڑ جاتے ہیں۔ جو کانوں کو کھانے لگ جاتے ہیں۔ نیز مانس اور رکت کلید سے پیدا ہونے والا سخت درد پیدا کر دیتے ہیں۔ اِسے کرمی کرنک روگ کہتے ہیں ۔

کرن ودردھی۔ کھُجانے سے کانوں میں زخم ہو کر اول الذکر علامات والی کرن ودردھی ہو جاتی ہے ۔

کرن ارش اور کرن اربُد۔ امراضِ گوش میں سے کرن ارش اور کرن اربُد بھی دو بیماریاں ہیں۔ اِن میں درد۔ پیپ اور بہرا پن کی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں ۔

کُوچی کرن روگ۔ وایُو کی وجہ سے کان کے اندر کا سوراخ سکڑ جاتا ہے۔ اِسے کُوچی کہتے ہیں ۔

کرن پپلی۔ کان کے سوراخ کے اندر ایک یا ایک سے زیادہ پیپل کی مانند سخت اور درد سے خالی مانس کے انکور پیدا ہو جاتے ہیں اِنہیں کرن پپلی کہتے ہیں ۔

کرن ودارکا ۔ سنپات کی وجہ سے کان کے اندر جکڑاہٹ اور درد والی اور جلد کے رنگ کی سی ایک قسم کی سوج پیدا ہو جاتی ہے۔ جسے ودارکا کہتے ہیں۔ اس کے علاج میں دیر لگانے سے کڑوے تیل کے مانند مواد بہنے لگتا ہے۔ ودارکا پک جانے پر بڑی مشکل سے پکتی ہے یہ خشک ہو جانے پر بھی کان کی کونپل کو سکیڑ دیتی ہے۔

کرن پالی شوش ۔ وایو سراؤں میں قیام کر کے کان کی کونپل کو سکھا دیتی ہے۔ اسے پالی شوش کہتے ہیں۔

کرن تنترکا ۔ جبکہ کان کی کونپل وایو کی وجہ سے لاغر مضبوط اور تنتری کی مانند ہو جاتی ہے۔ تو اسے کرن تنترکا کہتے ہیں۔

پری پوٹ کی علامات ۔ نرم کان کو زور سے کھینچکر چھوڑ دینے سے کان میں سوج اور درد ہونے لگتا ہے۔ اور کان کی کونپل میں سرخی آ جاتی ہے۔ اور کان پھٹ جاتا ہے۔ اسے پری پوٹ روگ کہتے ہیں۔

اُت پات کی علامات ۔ بھاری زیوروں کی وجہ سے پت اور خون کے بگڑ جانے پر کان کی کونپل میں درد۔ جلن۔ پکنے۔ پھٹ جانے نیلاہٹ۔ سوج۔ پڑکا۔ سرخی۔ گرمی اور رطوبت کی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔ اس روگ کو اُت پات روگ کہتے ہیں۔

عظر کی علامات ۔ وات کف کی وجہ سے کان کی کونپل میں دردسے خالی۔ موٹی۔ جکڑی ہوئی۔ جلد کی ہم رنگ۔ اور خارش والی۔ جو سوج ہو جاتی ہے۔ اسے اُنمنتھ یا عظر روگ کہتے ہیں۔

دکھ وردھن کی علامات ۔ کان کے خراب طور سے بیندھے جانے

یا بڑھ جانے پر اُس میں جو کھُجلی۔ جلن۔ پک جانے اور درد والی سپتاچ سوج پیدا ہو جاتی ہے۔ اُسے دُکھ وردھن کہتے ہیں۔

پیہیا کی علامات۔ کان کی کونپل میں کف۔ خون اور کیڑوں کی وجہ سے جو چھوٹی چھوٹی پھُنسیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اُنہیں پیہیا کہتے ہیں۔ ان میں کھُجلی۔ کلید اور درد ہوا کرتا ہے۔ ان کا علاج نہ کرنے پر یہ ساری کونپل کو چاٹ جاتی ہیں۔ اس لئے انہیں پیہیا کہتے ہیں۔

قابلیتِ اور ناقابلیتِ علاج۔ کرن پپلی۔ سپتاتمک کرن شول ودارکا اور کُوچی کرنک کانوں کی یہ بیماریاں لاعلاج ہوتی ہیں۔

صرف ایک تنتر کا کشٹ سادھیہ (مشکل العلاج) ہوتی ہے۔

باقی بیس بیماریاں قابلِ علاج ہوتی ہیں۔

اس طرح سب ملا کر کانوں میں پچیس بیماریاں ہوتی ہیں۔

---

۱۸ اٹھارھواں ادھیائے

امراضِ گوش کا علاج

واتج کرن شول کا علاج۔ مریض کو ماش رس سمیت غذا کھلا کر رات کے وقت وات کو دور کرنے والی ادویات سے پکایا ہوا گھی پلا دینا چاہیئے

کان میں سویدن کرم کر کے چیل - نیم - آک یا ارنڈ میں سے کسی ایک کے پتوں پر تیل اور سیندھا نمک لگا کر آگ میں پُٹ پاک کی ترکیب کے مطابق پکا کر اُس کے نیم گرم پانی کو کان میں ڈالیں۔
مُولی اور ادرک کا رس بھی کان میں اسی طرح ڈالنا چاہیئے۔
مہا سینہہ تیل۔ وات کو دور کرنے والی کمٹی ادویات اور گوموتر کے ساتھ پکایا ہوا مہا سینہہ کان میں ڈالنے سے سخت تیز درد بھی بہت جلد دور ہو جاتا ہے۔
دیگر۔ برہت جنچ مُول کی الگ الگ ایک ایک لکڑی لیکر ریشمی کپڑے سے لپیٹ دیں۔ اور اُسے تیل میں بھگو کر آگ میں جلالیں۔ اور نیچے ایک برتن رکھ دیں۔ اس برتن میں جو تیل ٹپکے۔ اُسے کان میں ڈالنے سے درد جلدی دور ہو جاتا ہے۔
دیگر۔ دیو دارو - کُٹھ - اور سرل کی لکڑی کو بھی کپڑے سے لپیٹکر تیل میں بھگو کر آگ میں جلا کر اوپر کی طرح تیل ٹپکائیں۔ اس تیل کو کان میں لگانے سے درد جاتی رہتی ہے۔
دیگر۔ وات کی بیماریوں اور زکام کے بیان میں جو جو ادویات بیان کی گئی ہیں۔ وہ سب اس بیماری میں کام میں لانی چاہئیں۔
اس بیماری میں سر سے سنان کرنا اور دن کے وقت بھی ٹھنڈا پانی پینا منع ہے۔
پتج کرن شول کا علاج۔ گھی اور کھانڈ ملا کر مرغن جلاب دینا چاہیئے۔ داکھ اور ملٹھی کے ساتھ پکایا ہوا عورت کا دودھ کان میں ڈالنا چاہیئے

شول ناشک تیل ۔ ملٹھی ۔ اننت مول ۔ صندل ۔ خس ۔ کاکولی ۔ لودھ ۔ جیوک ۔ کنول نال ۔ مجیٹھ اور ساروا ۔ کا نگدا بنالیں ۔ پھر ملٹھی کا رس ایک پرستھ ۔ دودھ دو پرستھ ۔ اور تیل ایک کڑو میں اول الذکر نگدا ملا کر حسب ترکیب تیل کو پکالیں ۔ اس تیل کو نسوار لینے ۔ کانوں میں ڈالنے اور مالش کرنے سے درد کان ۔ جلن اور سنتاپ کا دفیہ ہوجاتا ہے ۔ صرف شہد سے بھی درد کان وغیرہ کا دفیہ ہوجاتا ہے ۔

لیپ ۔ اول الذکر ادویات کے ساتھ گھی کو پکا کر اس گھی کو کان کے چاروں طرف چپڑ دینا چاہئے ۔ تو بھی درد کان دور ہوجاتا ہے ۔

کنج کرن شول کا علاج ۔ جیل کے ساتھ گھی پکا کر اس گھی سے سینہہ استعمال کرائے ہوئے شخص کو قے کرائیں ۔ نیز کف کو دور کرنے والا دھوم پان کرانا نسوار دینا اور سویدن کرم وغیرہ تدابیر کا عمل میں لانا بھی مفید ہوتا ہے ۔

کرن پورن ۔ لہسن ۔ ادرک ۔ سہانجنا ۔ تُلسی ۔ مولی ۔ اور کیلے کے سورس کو گرم کرکے سُہاتا سُہاتا کان میں ڈالیں ۔ یہ کنج کرن شول کے لئے نہایت عمدہ دوائی ہے ۔

شول ناشک رس۔ آک کی کونپلوں کو کانجی میں پیس کر تیل اور سینڈھا نمک ملا کر تھوہر کی کھوکھلی ڈنڈی میں بھر کے اسی کے پتوں سے ڈھانک دیں۔ اور پُٹ پاک کی ترکیب کے مطابق پکا کر اس کے رس کو کان میں ڈالیں۔ یہ شول کو دور کرنے کے لئے سب سے اچھی دوائی ہے۔

بجورے کا رس یا کیتھ کا رس یا کانجی کو کان میں بھر دیں۔ پھر سمندر جھاگ کو پیس کر اوپر سے دھوڑ دیں۔

دیگر۔ بکری کا پیشاب۔ بھیڑ کا پیشاب اور بانس ڈال کر پکایا ہوا تیل کان میں ڈالیں۔

یا ہینگ۔ دھنیا اور سونٹھ سے پکایا ہوا سرسوں کا تیل کان میں بھرنا چاہئے۔

رکت کرن شول کا علاج۔ اس کا علاج پت کرن شول کا سا کرنا چاہئے۔ نیز بہت جلد فصد کھولنی چاہئے۔

پکے ہوئے کان کا علاج جس کان میں سے پکنے کے بعد پیپ بہنے لگ گئی ہو۔ اس میں دھوم پان گنڈوش اور نسوار کا استعمال کرانا چاہئے۔ نیز جو جو معالجات دُشٹ برن اور ناڑی برن کے ذکر میں بیان کئے گئے ہیں۔ وہ سب کام میں لائیں۔

پچو ورتی۔ دونوں وقت کان کے سوراخوں کو روئی کی بتی سے پونچھ کر گوگل کی دھونی دیکر شہد بھر دینا چاہئے۔

اور سُرسا آدی گن کی ادویات کے کاڑھے کے بھاپ میں روئی کی بتی کو بھگو کر کان میں بھر دیں۔

تیز سرسا آدمی کن کی ادویات کو باریک پیس کر کان میں بھر دینا چاہئے۔

اوپر جو تدابیر بیان کی گئی ہیں۔ ان سے درد کان۔ کلیہ اور بھاری پن جاتا رہتا ہے۔

سرا و کان بہنے) کو دور کرنے والی دوائی۔ ال کنگنی۔ ملٹھی۔ پاٹھا۔ جل دھاوہ۔ پرشن پرنی۔ شال پرنی۔ مجیٹھ۔ لودھ اور لاکھ کا نگدا۔ کیتھ کا رس اور تیل سب کو ملا کر حسب ترکیب تیل کو پکالیں۔ اس تیل کو کان میں بھرنے سے کان کا بہنا جلد دور ہو جاتا ہے۔

کرن ناد اور بہرہ پن کا علاج۔ ان دونوں امراض کا علاج واتج کرن شول کی مانند کرنا چاہئے۔ اوہنے وغیرہ کے ذریعہ کف کو مغلوب کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

دیگر تیل۔ ارنڈ۔ سہانجنا۔ برنا اور مولی کے پتوں کا رس چار حصے تیل ایک حصہ۔ اور دودھ آٹھ حصے لے کر ان میں السی اور کھشیر کاکولی کا نگدا ڈال کر حسب ترکیب تیل کو پکالیں۔ اس تیل کی نسوار لیں۔ مالش کریں اور کان میں ڈالیں۔ تو کرن ناد۔ بہرا پن اور درد کان دور ہو جاتا ہے۔

دیگر تیل۔ انیس۔ ہینگ۔ سونف۔ دارچینی۔ سجی۔ مرچ سیاہ اور کانجی کے ساتھ پکایا ہوا تیل کان میں بھرنا درد کان۔ کان کے بہنے اور کرن ناد کو دور کر دیتا ہے۔

دیگر۔ کان میں سرسوں کا تیل ڈالنے سے بھی کرن ناد جاتا رہتا ہے۔

دیگر۔ سوکھی ہوئی مُولی کے ٹکڑوں کا کھشار ہینگ۔ سونٹھ۔ سونف
بچ۔ کُٹھ۔ دیودارو۔ سہانجنا۔ رسونت۔ سونچل نمک۔ جوکھار۔ سجّی کھ
اُدبھد نمک۔ سیندھا نمک۔ بھوج پتر۔ پپلا مول۔ بِڑ نمک۔ اور موتھ
سب ہموزن۔ شہد۔ بجورے کا رس۔ کانجی۔ اور کیلے کا رس ہر ایک چار چار
اور تیل ایک حصہ لے کر سب کو ملا کر حسب ترکیب تیل پکا لیں۔ اس
تیل سے کان کو بھرنے سے کھجلی۔ کلید۔ بہرہ پن۔ پوتی کرن۔ وید ان
کرمی روگ جاتے رہتے ہیں۔ منہ اور دانتوں کے امراض کے لئے بھی
یہ کھشار تیل نہایت عمدہ دوائی ہے۔

کرن سُنتا (بے حسی) کا علاج۔ جب کانوں میں بے حسی
ہو جائے۔ تو فصد کھولنا چاہئے۔

دیگر۔ اگر کانوں میں سوج اور کلید ہو۔ اور کان تھوڑے تھوڑے
بھی بجتے ہوں تو قے کرانی چاہئے۔

لا علاج بیمار۔ بچے اور بوڑھے کا بہرا پن۔ نیز بہت پرانا بہرہ پن
یہ تینوں لا علاج ہوتے ہیں۔

پرتی ناہ میں کان کی صفائی۔ سنیہن اور سویدن سے کان
کی رطوبت کو نرم کر کے کان کو صاف کرنے والی ادویات سے اس کو
کو دور کر دینا چاہئے۔ پھر کانجی اور سیندھا نمک۔ شہد یا بجورے کے رس
میں ملا کر کان میں بھر دیں۔ اگر صفائی سے کان میں خشکی ہو جائے۔ تو
کان میں گھرت منڈ ڈالنا چاہئے۔

کانوں میں میل بھری ہو۔ تو یہی علاج کرنا چاہئے۔

کرن کنڈو روگ میں نسوار وغیرہ کا استعمال کرانا چاہئے۔
اور کرن شوتھ میں بھی اسی ترکیب پر عمل پیرا ہونا چاہئے۔ اس میں چیرپھاڑ اور گرم لیپ کرنا مفید ہوتا ہے۔
پُوتی کرن اور کرمی کرن کا علاج۔ ان امراض میں کرن سراو (کان بہنے) کا سا علاج کرنا چاہئے۔ اور کرمی کرن میں کڑوے تیل کا کان میں بھرنا بہت مفید ہوتا ہے۔
کرن وِدرِدھی کا علاج۔ پہلے قے کرا کے پھر عام ودردھی کا سا علاج کرنا چاہئے۔
کھشت وِدردھی کا علاج۔ اس مرض کا علاج کرن شول کا سا کرنا چاہئے۔
کرن ارش اور کرن اربُد کا علاج۔ ان امراض کا علاج ناک کے انہی امراض کا سا کرنا چاہئے۔
پالی خوش کا علاج۔ اس مرض کا علاج کرن شُول کے مانند نسوار لیپ اور سویدن کے ذریعے کرنا چاہئے۔ سویدن کے بعد کان کی کونپل میں تِل، چرونجی، بلشی، اسگندھ اور جوؤں کا اُبٹنا ملنا چاہئے۔ نیز طاقت بخش سینہ کی ہر روز مالش کرنی چاہئے۔
پالی پُشٹک تیل۔ شتاور، اسگندھ، گُدھکا، ارنڈ، جیوک اور دودھ کے ساتھ پکایا ہوا تیل کان کی کونپل کو بہت طاقت دیتا ہے۔
دیگر۔ جیونیگن (زندگی افزا ادویات کا گن)، دودھ اور رطوبت پسند جانوروں کے ماس کا کاڑھا ڈال کر حسب ترکیب پکایا ہوا تیل کان

کی کونپل کو طاقت دیتا ہے اور بڑھاتا ہے۔
نہایت لاغر شدہ کان کی کونپل کو کاٹ کر باقی ماندہ کو جوڑ کر پھر بڑھائیں۔
دیگر۔ تنزکا اور پرپوٹک دونوں امراض مندرجہ بالا تدابیر سے یا پیہ ہو جاتے ہیں۔
اُت پات کا علاج۔ اس مرض میں جونکوں سے خون نکلوا کر سرد لیپ وغیرہ کا استعمال کرنا چاہئے۔
مالش کے لئے تیل۔ جامن اور آم کے پتے۔ بلا بلیٹھی۔ لودھ تل۔ نیلوفر۔ مجیٹھ۔ کدمب اور اننت مول کو کانجی کے ساتھ پیس کر ان کے ساتھ پکایا ہوا تیل نیز و سرپ روگ میں بیان کیا ہوا گھی مالش کے لئے مفید ہوتا ہے۔
اُن منتھ کا علاج۔ تال پتر۔ اسگندھ۔ آک۔ باوچی۔ تل۔ اور سیندھا نمک کے ساتھ تیل کو پکا کر اس میں گوہ اور کینکڑے کی چربی ملا کر مالش کے کام میں لائیں۔
نیز تلسی اور کلماری سے پکائے ہوئے تیل کی تیز نسوار مفید ہوتی ہے۔
خراب بیدھ میں پالی بچن۔ کان کے خراب بیدھے جانے پر اشمنت۔ جامن کے پتوں اور آم کے پتوں کے کاڑھے سے کان کی کونپل کو سینچن کر کے اُس پر بلیٹھی۔ مجیٹھ۔ پنڈریا اور ہلدی کا چورن دھوڑ دیں۔

نیز لاکھ اور واڈرنگ کے ساتھ پکائے ہوئے تیل کی مالش کریں۔

پری لیہکا کا علاج۔ پری لیہکا پر گرم گرم گوبر لگا کر کان کی کونپل کو سویدت کریں۔ اور اُس پر بھیڑ کے پیشاب میں پیسے ہوئے واڈرنگ کا لیپ کر دیں۔

یا اندرجو۔ اِنگدی۔ کرنجوے کے بیج۔ اور املتاس کی چھال کا لیپ کریں۔

یا اندرجو۔ اِنگدی۔ کرنجوے کے بیج۔ املتاس کی چھال۔ نیم کے پتے مرچ سیاہ اور راشنے کے ساتھ پکایا ہوا تیل پری لیہکا پر لگائیں۔

چھن کرن کا علاج۔ کان کے پھٹ جانے پر جبکہ خون شدہ ہو جائے۔ تو اُس پر پٹی باندھ دیں۔ اور باندھنے کے بعد ویچن وغیرہ اور صفائی کی تدابیر عمل میں لانی چاہئیں۔

دیگر جب ضرورت بالوں کے قریبی حصے میں گرتھت کر کے چھیدن اور لیکھن کریں۔ پھر جوڑ کے مقام کو ہموار کر کے شہد اور گھی چپڑ کر روئی یا کپڑے کے ٹکڑے سے ڈھانپ کر اوپر تاگے کو ایسے طور سے لپیٹ دیں۔ کہ وہ نہ بہت کسا ہوا اور نہ ڈھیلا ہو۔ اس کے بعد ملٹھی اور گیرو وغیرہ خون کو بند کرنے والی ادویات دھوڑ دیں۔

نیز برن کے لئے تمام مفید قواعد پر عمل کرنا چاہئے۔ سات دن کے بعد کچا تیل لگا لگا کر رفتہ رفتہ اُس روئی یا کپڑے کے ٹکڑے کو ہٹا دیں۔

کرن وردھن کا علاج۔ جب پھٹے ہوئے کان کا زخم اچھی طرح بھر جائے۔ بال اُگ آئیں۔ جوڑ مضبوط ہو جائے۔ رنگ روپ ٹھیک ہو جائے۔ تو کان کو رفتہ رفتہ بڑھانے کی کوشش کرنا چاہئے۔

مالش۔ سوار۔ کینچ۔ ہلدی۔ دارہلدی۔ بڑی کیڑی۔ چھوٹی کیڑی۔ اسگندھ۔ کھریٹی۔ گج پیپل۔ سفید سرسوں۔ توری۔ کنیر۔ آک اور ستاملا کی جڑ۔ اپنے آپ مری ہوئی چھچھوندر۔ شہد کی مکھیوں کا چھتہ۔ بیچا نامی پرندہ۔ جونک اور ہسن کے نگھرے کے ساتھ بھینس کا گھی اور تیل۔ ہاتھی اور گھوڑے کا پیشاب ڈال کر کھرپاک پکا کے کان پر ملنے سے کان بڑھ جاتا ہے۔

ناسا سندھان (ناک جوڑنا) جس جوان شخص کا ناک کٹ گیا ہو اور اُس کا ناک لگانا ہو۔ تو پہلے اُسے جلاب دیکر اُس کی اندرونی صفائی کریں۔ پھر کٹی ہوئی ناک کے برابر ایک پتہ لیں۔ اور اُس پتے کے برابر رُخسار پر سے چمڑا کاٹ لیں۔ اور ناک کے مقام کو کھرچ کر وہاں پر اُس چمڑے کو جوڑ دیں۔ اور گنڈ شتھل (ناک کے بڑوں کو جو سینے کے قابل ہوں) اُنہیں سی دیں۔ سانس کے بسہولت آنے جانے کے لئے اس مصنوعی ناک کے سوراخ کو اونچا کر دینا چاہئے۔ پھر کچا تیل لگا کر پتنگ۔ ملیٹھی اور دسونت کو پیس کر دھوڑ دیں۔ پھر اس پر شہد اور گھی لگا کر تیماردار کو مناسب ہدایات دے دیں جن پر اُسے عمل کرنا چاہئے۔ پھر حالت پر نظر ڈال کر سدھو برتن کے مطابق علاج کریں۔ اس طرح جب ناک کا زخم بھر جائے اور اُسکے اِدھر اُدھر ماس زیادہ ہو۔ تو اُسے پھر سئیں۔ اور اگر کم ہو۔ تو بڑھانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اگر ناک تازہ بتازہ کٹی ہو۔ تو بھی یہی علاج کرنا چاہئے۔

کٹے ہوئے ہونٹ کا علاج۔ کٹے ہوئے ہونٹ کا بھی جس کا ناک نہ کٹ گئی ہو۔ یہی علاج کیا جاتا ہے۔

۱۹
اُنیسواں ادھیائے

ناک کے امراض

پرتی شیائے (زکام) سردی۔ ہوا۔ گرد۔ زیادہ بولنا۔ زیادہ سونا۔ زیادہ جاگنا۔ زیادہ نیچا یا زیادہ اونچا تکیہ لگانا۔ مختلف مقامات کا پانی پینا۔ زیادہ پانی پینا۔ زیادہ جماع۔ قے اور آباسی کو روکنے سے وات کے غلبے والے دوش ناک میں رک کر کاڑھے ہو جاتے ہیں۔ اور زکام کو پیدا کر دیتے ہیں۔ اگر زکام کے علاج میں غفلت کی جائے تو یہ بڑھ کر کشٹی روگ ہو جاتا ہے۔

واتج پرتی شیائے کی علامات۔ منہ کا سوکھنا۔ چھینکوں کی کثرت۔ ناک کا بند ہو جانا۔ نستو۔ دانتوں۔ کنپٹیوں اور ملتھے میں درد ہونا۔ دونوں ابروؤں کے چاروں طرف چیونٹیوں کا سا چلنے معلوم ہونا آواز کا بھاری ہو جانا۔ زکام کا دیر میں پکنا اور ٹھنڈا و پتلا کف ناک میں سے نکلنا واتج پرتی شیائے کی علامات ہیں۔

پتج پرتی شیائے کی علامات۔ پیاس۔ بخار۔ ناک میں پھنسی کا پیدا ہو جانا سر چکرانا۔ ناک کے اگلے حصے کا پک جانا۔ اور دھوئیں ۔ گرم۔ تانبے کے اور زرد رنگ کے کف کا نکلنا پتج پرتی شیائے کی۔۔۔

ہوتی ہیں۔

کفنج پرتی شیلئے کی علامات۔ کھانسی۔ عدم خواہش طعام۔ دمہ۔ تے۔ جسم کا بھاری ہو جانا۔ منہ کا میٹھا پن۔ کھجلی۔ اور چکنے وسفید کف کا خارج ہونا۔ یہ علامات کف سے پیدا ہونے والے زکام میں پائی جاتی ہیں۔

سنپاتج پرتی شیلئے کی علامات۔ سنپاتج زکام میں وات وغیرہ تینوں دوشوں کی علامات پائی جاتی ہیں۔ یہ یکا یک بڑھ جاتا اور یکا یک گھٹ بھی جاتا ہے۔

بگڑے ہوئے خون سے پیدا ہونے والا زکام۔ بگڑا ہوا خون جب ناک کی تمام سراؤں میں جا کر اقامت کر لیتا ہے۔ تو بھی زکام پیدا ہو جاتا ہے۔ اس سے چھاتی بے حس سی ہو جاتی ہے۔ آنکھوں کا رنگ تانبے کا سا ہو جاتا ہے۔ سانس سے بدبو آتی ہے۔ آنکھوں۔ کانوں اور ناک میں کھجلی ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں پت کی وجہ سے پیدا ہونے والے زکام کی تمام علامات پائی جاتی ہیں۔

بگڑے ہوئے زکام کی علامات۔ سب قسم کے زکام علاج میں دیر لگانے سے بگڑ جاتے ہیں۔ یہ بگڑا ہوا زکام اول الذکر علامات کی کثرت کی وجہ سے سب اندریوں میں تپش۔ ضعف ہاضمہ۔ بخار۔ دمہ۔ کھانسی۔ چھاتی اور پسلیوں میں درد۔ بار بار یکا یک بیماری کے بڑھ جانے۔ منہ سے بدبو آنے۔ سوجن۔ ناک کے کبھی گیلا ہو جانے اور کبھی سوکھ جانے۔ کبھی اعتدال پر ہونے۔ کبھی رک جانے۔ کبھی پیپ کی مانند

سیاہ رنگ کے خون کی گانٹھوں والے کف کے بننے کی شکایات پیدا کر دیتا ہے۔ اس بگڑے ہوئے زکام میں پیلے چھینٹے۔ اور سفید رنگ کے بہت چھوٹے چھوٹے کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں۔

پکے ہوئے زکام کی علامات۔ اعضا میں ہلکا پن۔ چھینکوں کا دور ہو جانا۔ چکنا اور زرد رو کف نکلنا۔ قوت شامہ و ذائقہ کا بحال ہو جانا۔ ان علامات سے سمجھنا چاہئے۔ کہ زکام پک گیا ہے۔

بھرنش کشنو کی علامات۔ مرچ وغیرہ تیز چیزوں کے استعمال سے۔ سورج کی کرنوں سے۔ تاگے یا تنکے سے یا دانت کو نکالنے والے دیگر کاموں سے ناک کی ترن استھی (نرم ہڈی یا نیزل کٹار) کمزور ہو جاتی ہے۔ اور وایو بگڑ کر اور رک کر شرنگاٹک مرم میں پہنچ کر بہت چھینکیں پیدا کر دیتی ہے۔ اسے بھرنش کشنو روگ کہتے ہیں۔

ناسکا شوش کی علامات۔ وایو ناک کے سوراخ اور کف کو سکھا کر ناسکا شوش نامی بیماری کو پیدا کر دیتی ہے۔ اس روگ میں ناک کانٹوں سے بھرا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ اور سانس بھی بڑی مشکل سے آتا ہے۔

ناسا ناہ کی علامات۔ اس روگ میں ناک بھاری ہو جاتا ہے۔ اور کف کے رکے ہوئے وایو سے سانس آتا ہے۔ نیز دونوں نتھنے سانس کے رک جانے سے رکے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔

گھران پاک کی علامات۔ اس روگ میں پت ناسکا پٹ کے چمڑے اور گوشت کو پکا کر جلن اور درد پیدا کر دیتا ہے۔

گھران سراو کی علامات ۔ یہ روگ صرف کف کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے ۔ اس میں بالعموم ہمیشہ ہی اور بالخصوص رات کے وقت پانی کی مانند صاف پانی بہتا رہتا ہے ۔

اپینس روگ کی علامات ۔ کف بڑھ کر ناک کے تمام سروتوں کو روک کر گھڑ گھڑ کی آواز والی پینس (زکام) سے بڑھ کر ایک قسم کی اور شکایت پیدا کر دیتا ہے ۔ جسے اپینس روگ کہتے ہیں ۔ اس مریض کی ناک سے بھیڑ کی ناک کی مانند پانی رستا رہتا ہے ۔ نیز لیسدار ۔ زرد رنگ اور پکا ہو ، گاڑھا ناک متواتر خارج ہوتا رہتا ہے ۔

دیپت کی علامات ۔ ناک میں خون جل کر ناک کے اندر اور باہر کی طرف نہایت تیز درد پیدا کر دیتا ہے ۔ اندر سے سانس دھوئیں کی مانند باہر نکلتا ہے ۔ اور ناک میں جلن پیدا ہو جاتی ہے ۔ اسے دیپت روگ کہتے ہیں ۔

پوتی ناسہ کی علامات ۔ تالو کی جڑھ میں دوشوں کے بگڑنے سے منہ اور ناک سے بدبودار کف اور وایو خارج ہونے لگتا ہے ۔ اسے ہی پوتی ناسہ روگ کہتے ہیں ۔

پویہ رکت کی علامات ۔ تینوں دوشوں کے بگاڑ یا چوٹ لگنے سے ناک سے پیپ اور خون نکلنے لگتا ہے ۔ اسے پویہ رکت روگ کہتے ہیں ۔ اس سے سر میں جلن اور درد ہونے لگتی ہے ۔

پٹنک کی علامات ۔ وایو پت وغیرہ سے رک کر ناک کے اندر کف کو سکھا دیتا ہے ۔ اور وہ کف سوکھے ہوئے پٹ کی شکل بن جاتا ہے

اسی سبب سے اسے پِیٹک روگ کہتے ہیں۔

ناک کے ارش اور ار بد روگوں کی پہچان دوشوں کی علامات کے مطابق ہوتی ہے۔

اِن مندرجہ بالا امراض کے عوارض۔ ناک کے صدقہ کے ارش اور ار بد روگوں میں، سانس بڑی مشکل سے آتا جاتا ہے۔ زکام لگاتار چھینکیں۔ بولنے میں گنگناہٹ۔ پُوتی ناسا اور سر درد کی شکایت پیدا ہو جاتی ہیں۔

اوپر بیان کئے ہوئے اٹھارہ قسم کے ناک کے امراض میں سے بگڑا ہوا زکام یا پیپ ہوتا ہے۔ یعنی جب تک دوائی جاری رہے اسے آرام رہتا ہے۔ جب علاج چھوڑ دیا جائے۔ پھر تکلیف دینے لگتا ہے۔

۲۰

بیسواں ادھیائے

ناک کی بیماری کا علاج

زکام کا علاج۔ ہر قسم کے زکام کے شاکی کو بے ہوا مکان میں بیٹھنا چاہئے۔ سینہن۔ سویدن۔ وَمن۔ دھوم پان۔ اور گنڈوش دھارن یتنہ ابیر کام میں لانی چاہئیں۔ بھاری اور گرم ریشمی و اونی کپڑے پہنتے

بچائیں۔ سر پر بڑا سا کپڑا لپیٹ رکھنا چاہیے۔ ہلکی۔ ترش۔ نمکین۔ روغن
گرم اور گاڑھی غذا کھانی چاہیے۔

جنگلی جانوروں کا گوشت۔ گڑ۔ دودھ۔ چنے۔ ترکٹا (سونٹھ پیپل
اور مرچ سیاہ) جو۔ گیہوں۔ دہی۔ انار۔ کچی مولی کا جوش۔ کھٹی کا جوش
دہی۔ مولی کا نیم گرم کاڑھا۔ اور پرانی شراب۔ یہ سب اشیا کھانے پینے
سے زکام کو فائدہ کرتی ہیں۔ چوک۔ ترکاری۔ سونف۔ زیرہ سیاہ۔ اور
زیرہ سفید کو سونگھنے کے کام میں لانا چاہیے۔

پینس آدی ناشک ادرشدھ۔ سونٹھ۔ پیپل۔ مرچ سیاہ
تالیس پتر۔ چب۔ املی۔ امل بیت۔ چیتا۔ اور زیرہ ہر ایک دو دو پل
دار چینی۔ الائچی۔ اور تیج پات ہر ایک دو تولہ۔ ان سب کو دو سو تولہ
پرانے گڑ میں پکا کر گولیاں بنائیں۔ تو اس کے استعمال سے زکام۔ دمہ۔
اور کھانسی کی شکایات جاتی رہتی ہیں۔ نیز کھانے کی خواہش بڑھ
جاتی ہے۔ اور گلے کی آواز درست ہو جاتی ہے۔

دھوم پان ۔ سونف۔ دار چینی۔ کھرنٹی کی جڑ۔ شیوناک۔ ارنڈ
اور املتاس کی جڑ۔ ان سب ادویات میں چربی۔ گھی اور موم ملا کر
دھوم پان کے کام میں لائیں۔

یا گھی ملے ستوؤں کو سینک کے طور پر جلا کر دھوم پان کریں۔

ممنوعہ کام ۔ پینس وغیرہ امراض میں نہانا۔ افسوس کرنا۔ غصے
ہونا۔ متواتر سوتے رہنا۔ اور ٹھنڈا پانی استعمال کرنا منع ہیں۔

واتج پرتی شیائے (زکام) کا علاج ۔ وات کی وجہ سے

پیدا ہونے والے زکام میں وات کو دور کرنے والی راسنا وغیرہ ادویات کے ساتھ یا سیندھا وغیرہ پانچوں نمکوں کے ساتھ یا دودری آدی گن کے ساتھ گھی کو پکا کر اس گھی کا استعمال کریں۔

نیز اروت کے علاج میں بیان کیا ہے۔ اسویدن کرم اور سینہ کرم کرنا چاہیئے۔

پت رکتج پرتی شیائے کا علاج ۔ پت اور رکت سے پیدا ہونے والے زکام میں مدھرگن کی ادویات کے ساتھ گھی کو پکا کر یہ گھی پلائیں۔

نیز ٹھنڈی تاثیر والی ادویات کا ٹھنڈا پری شیک اور لیپ کام میں لانا چاہیئے۔

نسیہ کرم (نسوار) ۔ دھاوے کی چھال۔ ہرڑ۔ بہیڑہ۔ آملہ۔ پٹھانی لودھ۔ کھنبھاری۔ باٹھی۔ بلتو اور ہلدی کے ٹکڑے کے ساتھ دس گنا دودھ میں تیل پکا کر نسوار کے ذریعے استعمال کریں۔

کفج پرتی شیائے کا علاج ۔ کف سے پیدا ہونے والے زکام میں فاقہ کرنا۔ سر پر سفید سرسوں کا لیپ کرنا۔ جو کھار ملے ہوئے گھی کو پی کر قے کرنا نیز سیندھا نمک۔ سونٹھ۔ مرچ سیاہ۔ پیپل۔ واؤبڑنگ۔ اندر جو کو بکری کے دودھ میں پیس کر نسوار کے کام میں لانا مفید ہوتا ہے۔

سنیپاتج پرتی شیائے ۔ سنپات سے پیدا ہونے والے زکام میں چرپرے اور تیز گھی کی نسوار دینی چاہیئے۔ نیز کول دھارن کرانا چاہیئے۔

بگڑے ہوئے زکام کا علاج ۔ یکشما اور کرمی روگوں کو دور

کرنے والے معالجات ہی بگڑے ہوئے زکام میں کام میں لانے چاہئیں۔

ناک کے ذریعے سے دھوم پان۔ سونٹھ۔ پیپل۔ مرچ سیاہ۔ ارنڈ۔ واوڑنگ۔ دیودارو۔ اتیس۔ بکٹھ۔ گوندی۔ جنگن کے بیج۔ ترپد سرسوں سفید۔ بڑی بوٹی جھلی۔ ارنی کے پھول۔ پیلو۔ اور سہانجنے کے پھول ان سب ادویات کو اکٹھا کر کے گھوڑے کی لید کے رس۔ نیز گھوڑے اور ہاتھی کے پیشاب میں پیس کر ریشمی کپڑے پر لیپ کر کے کپڑے کو لپیٹ کر بتی سی بنالیں۔ اس بتی کے دھوئیں کو منہ اور ناک کے ذریعے پینا چاہئے۔

پُٹ پاک کا علاج۔ پُٹ پاک نامی کشتو مخو روگ میں تیز ادویات کا پردھمن کرنا چاہئے۔

کشتو پُٹ پاک ناشک اوشدھ۔ سونٹھ۔ کٹھ۔ پیپل اور اندرواکھ کے کلک اور کاڑھے میں گھی اور تیل کو پکا کر نسوار دینے سے کشتو مخو پُٹ پاک روگ دور ہو جاتا ہے۔

ناساشوش کا علاج۔ ناساشوش روگ کے لئے بلا تیل کا پینا اور اسی کی نسوار لینا اچھا ہوتا ہے۔ اس میں مانس رس کے ساتھ غذا کھانی چاہئے۔

نیز مرغن دھوم پان اور سویدن مفید ہوتا ہے۔

ناسا ناہ روگ کا بھی ایسا ہی علاج کرنا چاہئے۔

ناسا پاک اور ناسا ویپت روگوں میں پت کو دور کرنے والی تیز نسوار وغیرہ کا استعمال کرنا چاہئے۔

پُوتی ناسکا اور پُوتی پینس روگوں کا علاج کف پینس کی مانند کرنا چاہیئے۔

قے آور دوائی۔ لاکھ۔ کیخا۔ مرچ سیاہ۔ واوڑنگ۔ ہینگ۔ پیپل اور گڑ کو بھیڑ کے پیشاب میں ملا کر اس سے قے کرا کے نسوار دینی چاہیئے۔

نسوار سہانجنا۔ کیڑی۔ دنتی کی جڑ۔ سونٹھ۔ پیپل۔ مرچ سیاہ سیندھا نمک۔ واوڑنگ۔ اور تُلسی کے ساتھ تیل پکا کر دے نسوار کے طور پر استعمال کرنے سے پُوتی ناسا اور پُوتی پینس روگ دور ہو جاتے ہیں۔

نئے پُویہ رکت کا علاج۔ تازہ پُویہ رکت روگ کا علاج رکت پینس کی مانند کرنا چاہیئے۔ نیز بہت بڑھ جانے پر ناڑی برن کی سی چکتسا کرنی چاہیئے۔

ناسا ارش اور ناسا اربد کا علاج۔ ناسا ارش اور ناسا اربد کو جلا کر تریہ۔ دنتی۔ سیندھا نمک۔ منسل۔ ہرتال۔ پیپل۔ اور چیتا کے کلک سے بنائی ہوئی بتی کو گھی میں بھگو کے ناک کے سوراخ میں ڈال دیں۔

نیز پُوتی ناسا میں بیان کی ہوئی نسوار کا استعمال کریں۔

اکیسواں ادھیائے

امراضِ دہن

اسباب - مچھلی - بھینس اور سور کا گوشت - کچی مولی - اُرد کی دال - دہی - دودھ - کانجی - گنے کا رس - پھانت - بہت نیچے سرہانے کی چارپائی - اور دانتوں کی صفائی کا ترک کرنا - دھوم پان - دمن اور گنڈوش سے قطعی پرہیز - اور فصد نہ کھلوانا - ان کاموں کے کرنے والے شخص کے کف کے غلبے والے بگڑے ہوئے دوش منہ میں مختلف قسم کی بیماریاں پیدا کر دیتے ہیں -

کھنڈ اوشٹ کی علامات - وایو ہونٹ کے دو حصے کر دیتی ہے - اسے کھنڈ اوشٹ کہتے ہیں -

اوشٹ ستبدھتا - وات کی وجہ سے پیدا شدہ ہونٹ کی خرابی میں ہونٹ جکڑ جاتے ہیں - ان میں سخت درد ہوتا ہے - پھٹ جانے اور پھٹنے کی سی تکلیف ہوتی ہے اور ہونٹ کھردرے - سیاہ اور کرخت ہو جاتے ہیں -

پت دوشت اوشٹ - پت کی وجہ سے پیدا ہونے والی ہونٹ کی خرابی میں دونوں ہونٹ تیز اشیا کو سہار سکنے کے ناقابل ہو جاتے

ہیں۔ اُن پر زرد رنگ کی سرسوں کی سی پُھنسیاں پھیل جاتی ہیں۔ اُن میں بہت رطوبت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور وہ جلدی پک جاتے ہیں۔

کف دوشت اوشٹ ۔ کف سے پیدا ہونے والی ہونٹ کی خرابی میں دونو ہونٹ سردی کو برداشت نہیں کر سکتے۔ اور بھاری۔ پھولی ہوئی اور چمڑے کے رنگ والی پُھنسیوں سے گھر جاتے ہیں۔

سنپات دوشت اوشٹ ۔ سنپات سے پیدا ہونے والی ہونٹ کی خرابی میں دونوں ہونٹوں پر مختلف رنگوں کی پُھنسیاں نکل آتی ہیں۔ بدبُودار اور لیسدار مواد بہتا ہے۔ وہ یکایک چپٹے اور یکایک سوجے ہو جاتے ہیں۔ یکایک اُن میں درد ہونے لگتا ہے۔ نیز اُن کی پختگی غیر متعین ہوتی ہے۔

رکت اُپ سرشٹ اوشٹ کی علامات ۔ خون کی وجہ سے جو خرابی ہونٹ میں پیدا ہو۔ اُس میں سے خون بہتا ہے اور وہ خون ہی کی مانند ہوتا ہے۔ جب خون زائل ہو جائے۔ تو ہونٹ میں کھجور کی مانند ارُبد پیدا ہو جاتی ہے۔

مانس اُپ سرشٹ اوشٹ کی علامات ۔ مانس کی وجہ سے بگڑے ہوئے ہونٹ مانس کے لوتھڑے ہی کی مانند ہو جاتے ہیں۔ ان میں رفتہ رفتہ کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں۔

میدو دشٹ اوشٹ کی علامات ۔ میدا کی وجہ سے بگڑے ہوئے ہونٹ تیل کی سی سوج اور کلید (رطوبت) والے ہوتے ہیں۔ ان میں کھجلی ہوتی ہے۔ اور ملائمت پائی جاتی ہے۔

کھتیج اوشٹ کی علامات ۔ اس روگ میں دونوں ہونٹ گھٹے ہوئے۔ کھجلی والے اور ہمیشہ پھٹنے کے سے درد والے ہو جاتے ہیں ۔

جل اربُد کی علامات ۔ وات اور کف کے ملاپ سے ہونٹ میں بلبلے کی مانند اربُد ہو جاتا ہے ۔ اُسے جل اربُد کہتے ہیں ۔

گنڈ الجی کی علامات ۔ گنڈ ستھل میں جلن اور بخار والی جو سخت سوج پیدا ہو جاتی ہے اُسے گنڈ الجی کہتے ہیں ۔

یہ گیارہ قسم کے اوشٹ روگ بیان کئے گئے ہیں ۔ اب دنت روگوں کی تفصیل بیان کی جاتی ہے ۔

شیت روگ ۔ وایو کے بگڑ جانے سے دانت گرمی کو تو برداشت کر سکتے ہیں ۔ لیکن ٹھنڈی چیز کے چھونے سے اُن میں بہت درد ہوا کرتا ہے ۔ شُول (درد) کی وجہ سے دانت ڈھیلے ہوئے سے ہو جاتے ہیں ۔ اس مرض کو شیت دنت یا دالن بھی کہتے ہیں ۔

دنت ہرش ۔ اس روگ میں دانت تیز ہوا ۔ کھٹائی اور سرد چیزوں کا کھانا نہیں سہار سکتے ۔ کھٹائی کھانے سے دانتوں میں درد ہونے لگتا ہے ۔ اور وہ ہلنے لگ جاتے ہیں ۔

دنت بھید ۔ اس روگ میں دانتوں میں چبھک پڑتی ہے ۔ چرنے اور پھٹنے کا سا درد ہوتا ہے ۔

چالا کھیہ روگ ۔ اس روگ میں دانتوں کو ہلانے اور اُن سے کسی چیز کے چبانے میں زیادہ درد ہوا کرتا ہے ۔ اسے چالا کھیہ روگ کہتے ہیں ۔

کرال روگ۔ جس روگ میں دانتوں کی وضع بگڑ جاتی ہے۔ اُسے کرال روگ کہتے ہیں۔

ادھی دنت۔ جس روگ میں دانت کے اوپر دانت نکل آتا ہے اُسے ادھی دنت روگ کہتے ہیں۔ اس کا دوسرا نام وردھم بھی ہے۔ اس دانت کی پیدائش کے وقت سخت درد ہوا کرتا ہے۔ اور جب پیدا ہو چکتا ہے۔ تو درد مٹ جاتا ہے۔

پُوتی گندھ روگ۔ دانتوں کے نہ دھونے سے دانتوں کا میل یا کف وایو کی وجہ سے سوکھ کر پُوتی گندھ والا اور سخت ہو جاتا ہے۔ اگر اسکا علاج ٹھیک وقت پر نہ کیا جائے تو یہ شرکرا روگ میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

کپالکا۔ جس روگ میں دانتوں سے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے گرنے لگتے ہیں۔ اُسے کپالکا روگ کہتے ہیں۔

شیاؤ۔ رکت پت اور وایو کی وجہ سے تمام دانت کالے رنگ کے ہو جاتے ہیں۔ اِس روگ کو شیاو دنت کہتے ہیں۔

پرلُون۔ وات کے غلبے والے تمام دوش دانتوں کی جڑھ میں قیام کر کے دانتوں کی مجّا کو سُکھا دیتے ہیں۔ اور دانتوں میں سوراخ کر کے اُنہیں غذا کی میل سے بھر دیتے ہیں۔ اور جب وہ غذا کی میل بڑھنے لگتی ہے۔ تو چھوٹے چھوٹے کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس روگ کی وجہ سے دانت ہلنے لگتے ہیں۔ کالے اور متورم ہو جاتے ہیں۔ اس بیماری میں کبھی بلا وجہ ہی درد ہونے لگ جاتا ہے۔ اور کبھی خود بخود مٹ جاتا ہے۔ دانتوں سے پیپ اور لہو بکثرت خارج ہوتا ہے۔ اسے کرمی دنت

بھی کہتے ہیں۔

مندرجہ بالا یہ دس قسمیں دنت روگوں کی بیان کی گئی ہیں۔

شیتاد کی علامات۔ بگڑے ہوئے کف اور خون سے دانتوں کا گوشت بدبودار خون بہانے والا۔ بلاوجہ درد کرنے والا۔ شیرین۔ نرم۔ مرطوب اور سیاہ ہو جاتا ہے۔ اسے شیتاد روگ کہتے ہیں۔

اُپ کُش۔ بگڑے ہوئے رکت پت کی وجہ سے دانتوں کا ماس پک جاتا ہے۔ اسے اُپ کُش روگ کہتے ہیں۔ اس روگ میں دانتوں کا ماس جلن والا۔ سُرخ۔ متورم اور خارش زدہ نیز خون بہانے والا ہو جاتا ہے اور خون کا بہنا بند ہو جائے۔ تو مسوڑھا پھول جاتا ہے۔ اس مرض میں دانت ہلنے لگتے ہیں۔ تھوڑا تھوڑا درد ہوتا ہے۔ اور منہ میں سے بدبو آنے لگتی ہے۔

دنت پُپٹ۔ دو یا تین دانتوں میں بیر کی گٹھلی کے برابر کا ڈھا ورم ہو جاتا ہے۔ جن میں کف اور خون کی وجہ سے نہایت سخت درد ہوتا ہے۔ یہ بہت جلد پک جاتے ہیں۔ اس روگ کو دنت پُپٹ کہتے ہیں۔

دنت وِدردھی۔ دانتوں کے گوشت میں اندر اور باہر کی طرف وات وغیرہ تینوں دوشوں اور خون کے بگڑ جانے سے جلن اور درد والی بھاری سوجن پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اس سوجن کے پک جانے پر پیپ اور لہو بہنے لگ جاتا ہے۔ اسے دنت وِدردھی روگ کہتے ہیں۔

سُشر کی علامات۔ پت رکت کے بگاڑ کی وجہ سے دانتوں کی

جڑھوں میں درد والی سوج پیدا ہو جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے رالیں بھی ٹپکنے لگتی ہیں۔ اس روگ میں دانتوں کا مانس گر جاتا ہے۔ اسے شستر روگ کہتے ہیں۔

مہاشستر روگ کی علامات۔ دانتوں کی جڑھ میں ایک سوج ہو جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے سینپاتج بخار ہو جاتا ہے۔ اس سوج میں سے پیپ اور لہو نکلتا رہتا ہے۔ دانتوں کے بندھن ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔ اسے مہاشستر روگ کہتے ہیں۔

ادھی مانسک روگ۔ جس روگ میں دانتوں کے انجام میں کیل کی مانند ایک سوج پیدا ہو جاتی ہے۔ اور جس کی وجہ سے ٹھوڑی اور کان میں درد ہونے لگتا ہے۔ نیز کھانا کھانا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ اُس روگ کو ادھی مانسک روگ کہتے ہیں۔ یہ کف کی وجہ سے پیدا ہوا کرتا ہے۔

ودربھ کی علامات۔ داتن وغیرہ سے دانتوں کے گوشت کے رگڑ کھا جانے پر دانتوں کی جڑھ میں جو نہایت سخت سوج پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کی وجہ سے دانت ہلنے لگ جاتے ہیں۔ یہ بیماری چوٹ کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ اور اسے ودربھ روگ کہتے ہیں۔

دانتوں کی جڑھوں کی نالیاں۔ دانتوں کے مانس (مسوڑہوں) مسوڑوں کے علاج میں بھی غفلت کرنے سے وات وغیرہ دوش اندر ہی اندر پتلی سی نالیاں پیدا کر دیتے ہیں۔ ان نالیوں میں سے ہو کر بار بار پیپ نکلا کرتی ہے۔ نیز چمڑا۔ ہڈیاں اور گوشت الگ ہو جاتے

ہیں۔ وات وغیرہ دوشوں کی وجہ سے یہ تالیاں پانچ قسم کی ہوتی ہیں۔ (۱) واتج (۲) پتج (۳) کفج (۴) رکتج اور (۵) ابھی گھاتج۔ ان سب کا بیان بہ تفصیل آگے آئیگا۔

دانتوں کی جڑھوں میں یہ تیرہ قسم کی بیماریاں ہوتی ہیں۔ اب زبان کی بیماریوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔

وات وغیرہ دوشوں سے بگڑی ہوئی زبان کی علامات شاک پتر کی مانند کھردری۔ بے حس اور پھٹی ہوئی زبان وات کی وجہ سے بگڑی ہوئی ہوتی ہے۔

پت کی وجہ سے بگڑی ہوئی زبان جلن اور تپش والی نیز سرخ رنگ کے مانس انکروں سے بھری ہوتی ہے۔

کف کی وجہ سے بگڑی ہوئی زبان بھاری اور سیمر کے کانٹوں کے سے مانس انکروں سے بھری ہوتی ہے۔

السں کی علامات۔ کف پت کے بگڑ جانے کی وجہ سے زبان کے نیچے کے حصے میں زبان کو ابھرا دینے والی جو اونچی سوج پیدا ہو جاتی ہے اور جس کے پک جانے پر پچھلی کی سی آم گندھ آتی ہے۔ اُسے السں روگ کہتے ہیں۔ اس روگ میں مانس گر جایا کرتا ہے۔

ادھی جیہوا کی علامات۔ زبان کی جڑھ کے نیچے کے حصے میں کف پت اور خون کے بگڑ جانے سے زبان کے اگلے حصے کی طرح کی مانس انکروں سے بھری ہوئی۔ ایں ٹپکانے والی۔ تپتی ہوئی جکڑی ہوئی۔ چھونے میں کھردری۔ درد اور خارش والی نیز بولنے اور کھانے کو

ملاکنے والی جو سوج پیدا ہو جاتی ہے۔ اسے ادھی جیتھا روگ کہتے ہیں۔

اُپ جیتھا کی علامات۔ زبان کی جڑھ کے اوپر والے حصے میں جب ایسی سوج پیدا ہو جاتی ہے۔ جیسی کہ ادھی جیتھا کے بیان میں لکھی گئی ہے۔ تب اُسے اُپ جیتھا کہتے ہیں۔

تالوپڑکا کی علامات۔ واپُو کے کوپت ہو جانے کی وجہ سے تالو کے ماس میں ایسی بہت سی پھنسیاں ہو جاتی ہیں۔ جن میں درد اور ٹھہر دراپن ہوتا ہے۔ اور اُن میں سے گاڑھا مواد بہتا ہے۔ اِسے تالوپڑکا روگ بولتے ہیں۔

گل شنڈکا کی علامات۔ تالو کی جڑھ میں کف رکت کی وجہ سے مچھلی کی وستی کی مانند نرم۔ لمبی اور لیسدار سوج پیدا ہو جاتی ہے۔ اِسے گل شنڈکا کہتے ہیں۔ اِس بیماری میں کھائی ہوئی چیز ناک میں ہو کر باہر نکل آتی ہے۔ اس میں گلے کا رُک جانا۔ پیاس۔ کھانسی اور قے یہ شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔

تالو سنگھتی کی علامات۔ تالو کے بیچ میں درد سے خالی جو سخت سوج ہوتی ہے۔ اُسے تالو سنگھتی روگ کہتے ہیں۔

اربد کی علامات۔ خون کے بگڑ جانے سے تالو کے بیچ میں پدم کی وضع کی جو سوج پیدا ہو جاتی ہے۔ اُسے اربد کہتے ہیں۔

کچھپ کی علامات۔ کف کے کوپت ہو جانے کی وجہ سے تالو کے بیچ میں کچھوے کی وضع کی درد سے خالی جو سوج ہو جاتی ہے۔ اُسے کچھپ کہتے ہیں۔ یہ سوج دیر میں بڑھتی ہے۔

پُپٹ کی علامات - جو سوج کف اور میدا کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے اور بیر کی وضع کی تیز درد سے خالی اور سخت ہوتی ہے۔ اُسے پُپٹ کہتے ہیں۔

تالو پاک کی علامات - بگڑے ہوئے پت کی وجہ سے تالو کے پک جانے پر پیپ نکلنے لگ جاتی ہے اور سخت درد ہونے لگ جاتا ہے۔

تالوشوش کی علامات - وات پت جوڑ اور آیاس کی وجہ سے جو تالو شوش ہو جاتا ہے۔ اُسے تالوشوش روگ کہتے ہیں۔

روہنی کی علامات - گلے کے مقام پر زبان کی جڑ میں گلے کے راستے کو روکنے والے جو مانس آنکر پیدا ہو جاتے ہیں۔ اُنہیں روہنی کہتے ہیں۔ یہ بہت جلد بڑھ جاتے اور زندگی کو ہلاک کر ڈالتے ہیں۔

وات روہنی کی علامات - وات روہنی روگ میں گلا اور منہ سوکھتا ہے۔ نیز جبڑے اور کان میں درد ہوتا ہے۔

پت روہنی - اس بیماری میں بخار۔ گرمی۔ پیاس۔ غفلت اور حلق سے دھواں اُٹھنے کی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔ یہ بہت جلد پیدا ہو کر بہت ہی جلد پک بھی جاتی ہے۔ اس کا رنگ سرخ ہوتا ہے اور چھونے کو برداشت نہیں کر سکتی۔

کف روہنی - [illegible] روہنی میں سس اور رنگت کی زردی پائی جاتی ہے۔

رکت روہنی - [illegible] کی [illegible] - [illegible] [illegible] کی مانند ہونا۔

کان میں درد ہونا۔ اور پنچ رو ہنی کی جملہ علامات کا پایا جانا یہ رکنچ روہنی کی علامات ہیں۔

سنپاتج روہنی۔ سنپاتج روہنی میں گوڑھ پاک اور تمام دوشوں کی علامات پائی جاتی ہیں۔

کنٹھ شالوک۔ کف کے بگڑے والے وات وغیرہ دوشوں سے گلے میں بیر کی مانند اونچی گانٹھ پیدا ہو جاتی ہے۔ اور وہ خوشہ کے کانٹوں کی مانند گلے کے راستے کو روک دیتی ہے۔ اُسے کنٹھ شالوک کہتے ہیں۔

وِرِندا روگ۔ گلے کے پاس گول۔ اونچی۔ جلن پیدا کرنے والی اور بخار پیدا کر دینے والی جو گانٹھ ہو جاتی ہے۔ اُسے ورِندا کہتے ہیں۔

تُنڈی کیر کا روگ۔ گلے کے حصے میں جبڑے کا سہارا لے کر کپاس کے پھل کی مانند شکل والی۔ چپ چپی۔ تھوڑے درد والی اور سخت سوج پیدا ہو جاتی ہے۔ اُسے تنڈی کیر کا روگ کہتے ہیں۔

گلوگھ روگ۔ گلے کے حصے کے اندر اور باہر کی طرف گلے کے راستے کی اور گلا کے مانند جو نہایت خون کی سوج ہو جاتی ہے۔ اُسے گلوگھ کہتے ہیں۔ اس مرض میں پیشانی بوجھل ہو جاتی ہے۔ [illegible] آتی ہے۔ مالیں ٹپکتی ہیں۔ اور بخار ہو جاتا ہے۔

بلیہ روگ۔ گلے کے حصے میں تھوڑے درد والی [illegible]۔ اونچی۔ اور کنگن کی [illegible] جو سوج ہو جاتی ہے۔ اُسے بلیہ روگ کہتے ہیں۔

گلا ئو کا روگ [illegible] بڑی ہوئی وات۔ وغیرہ دوشوں سے [illegible]

کے اندر کی طرف کیل کی مانند۔ موٹی جڑ والے۔ تھوڑے درد والے ایک یا
ایک سے زیادہ مانس کے کیل پیدا ہو جاتے ہیں۔ انہیں گلا یو کا روگ
کہتے ہیں۔ اس روگ میں سانس لینے اور کھانا کھانے میں بڑی دقت
ہوتی ہے۔

شت گھن روگ۔ مانس کے بہت سے ٹکڑوں سے گھری
ہوئی۔ تیز پیاس۔ بخار اور درد سر والی شت گھنی کے مانند کانٹوں سے
گھری ہوئی جو ورتی سی پیدا ہو جاتی ہے۔ اُسے شت گھن روگ کہتے
ہیں۔

(شت گھنی ایک اوزار ہوتا ہے۔ جو لوہے کے کانٹوں سے گھرا ہوتا ہے)

گل ودردھی روگ۔ جو سوج سارے گلے میں پھیلی ہوئی ہوتی
ہے۔ اُسے گل ودردھی کہتے ہیں۔ یہ روگ بہت جلد پیدا ہو کر بہت ہی
جلد پک بھی جاتا ہے۔ اس میں درد بہت ہوتا ہے۔ اور سڑی ہوئی پیپ
سی نکلتی ہے۔

گل اربد روگ۔ وات وغیرہ دوشوں کی وجہ سے زبان کے
آخری حصے میں گلے کے آس پاس نہ پکنے والی۔ سخت۔ سُرخ۔ اور درد
سے خالی جو سوج پیدا ہوتی ہے۔ اُسے گل اربد کہتے ہیں۔

گل گنڈ روگ۔ وایُو۔ کف اور میدا کی وجہ سے گلے کے باہر
گل گنڈ نامی روگ پیدا ہو جاتا ہے۔ اور وقت پاکر بڑھ جاتا اور
انڈکوش کی طرح گلے لٹک جاتا ہے۔ اس روگ میں درد نہیں ہوتا۔

واتج گل گنڈ روگ۔ واتج گل گنڈ روگ سیاہ یا سرخ۔ کالے

رنگ کی سراؤں سے بھرا ہوتا ہے۔ یہ بڑھ کر تالو اور گلے کو سکھا دیتا ہے
اور منہ کو بے مزہ کر دیتا ہے۔

کپھج گل گنڈ۔ کپھج گل گنڈ سخت۔ چمڑے کے ہم رنگ۔ چھونے میں ٹھنڈا اور بھاری ہوتا ہے۔ یہ بڑھ کر تالو اور گلے میں چپ چپاہٹ اور منہ میں شیرینی پیدا کر دیتا ہے۔

میدج گل گنڈ۔ میدا کی وجہ سے پیدا ہونے والے گل گنڈ میں بھی کپھج گل گنڈ کی سی علامات پائی جاتی ہیں۔ جسم کے گھٹنے اور بڑھنے سے یہ بھی گھٹتا اور بڑھتا رہتا ہے۔ میدج گل گنڈ بڑھ کر گلے میں شبد اور سوز میں کمزوری پیدا کر دیتا ہے۔

سوز گھن۔ بگڑے ہوئے کف سے وایو کی رفتار رک جانے پر مریض کا گلا خشک ہو جاتا ہے۔ سوز (آواز) شکستہ ہو جاتی ہے۔ اور سانس رک رک کر آنے لگتا ہے۔ واتدے بگاڑ سے پیدا ہونے والی یہ بیماری سوز گھن کہلاتی ہے۔

مکھ پاک۔ بگڑی ہوئی وایو منہ کے اندر کی طرف ادھر اُدھر گھومتی ہوئی مکھ پاک نامی بیماری کو پیدا کر دیتی ہے۔ اس سے منہ کے اندر سب جگہ سرخ رنگ کے خشک زخم پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور دونوں ہونٹ تانبے کے رنگ کی مانند اور متحرک چمڑے والے ہو جاتے ہیں۔ زبان ٹھنڈک کو برداشت نہیں کر سکتی۔ وہ بھاری پھٹی ہوئی اور کانٹوں سے گھر جاتی ہے۔ اس مرض کا مریض بمشکل منہ کو کھول سکتا ہے۔

اُورد ھو گد۔ بواسیر۔ باؤگولا اور بگڑے ہوئے کف وغیرہ سے اُو
نیچے کو بند کر کے منہ میں بدبو پیدا کرتا ہوا اوپر کو اُٹھتا ہے۔ اُسے
اُوردھو گد کہتے ہیں۔

ووچج مکھ پاک ۔ ووچج مکھ پاک روگ میں منہ میں جلن۔ تپش۔ کڑواہٹ
اور کھشار سے جلے ہوئے زخم کی مانند زخم ہو جاتے ہیں۔

رکتج مکھ پاک ۔ رکتج مکھ پاک میں ووچج مکھ پاک کی سی علامات
پائی جاتی ہیں۔

کفج مکھ پاک ۔ منہ میں میٹھاپن اور کھجلی والا چپ چپا زخم ہو
جاتا ہے۔

کفج اربد۔ بڑھا ہوا کف رخساروں میں قیام کر کے نیلے اور سفید
رنگ کے اربد کو پیدا کر دیتا ہے۔ یہ پھٹ کر الگ الگ ہو کر اور نرم
ہو کر بڑھ جاتا ہے۔

سنّپاتج مکھ پاک ۔ وات وغیرہ جملہ دوشوں اور خون کے بگاڑ
سے جو مکھ پاک ہو جاتا ہے۔ اُس میں وات وغیرہ جملہ دوشوں کی ملی
جلی علامات پائی جاتی ہیں۔

مکھ دُرگندھی ۔ جو شخص داتن وغیرہ کا استعمال نہیں کرتے۔
اُنکے منہ میں اپنی وات وغیرہ دوشوں کی وجہ سے بدبو پیدا ہو جاتی ہے۔

مکھ روگوں کا شمار ۔ ہونٹوں میں گیارہ۔ گند استھل میں ایک
دانتوں میں دس۔ دانتوں کی جڑھوں میں تیرہ۔ زبان میں چھ۔ تالو
میں آٹھ۔ گلے میں اٹھارہ اور منہ میں آٹھ بیماریاں ہوتی ہیں۔ اس طرح

سب مل کر امراض دہن کا شمار پچھتر تک جا پہنچتا ہے۔

مکھ روگوں کی قابلیت اور ناقابلیت علاج ـ کرال (دنت روگ) مانس اوشٹ اور رکت اوشٹ (اوشٹ روگ (ہونٹ کی بیماری)) جل اربد کے سوا باقی سب اربد روگ۔ کچھپ روگ۔ ادھروگد (مکھ روگ) شیاو دنت روگ۔ شت گھنی روگ۔ بلئے روگ الس روگ۔ ادھی جہوا روگ۔ دنت مولیج سنپاتک نالی۔ سنپاتک اوشٹ پرکوپ۔ سرووشچ اور رکتج روہنی۔ دنت بھید روگ (جس میں دانت پھٹ جاتے ہیں)۔ پکواپ جیھکا۔ گل گنڈ۔ سوز بھرنش اور وتسر اتیت کرچھر شواس یہ سب لاعلاج امراض ہیں۔ دنت ہرش اور دنت بھید یاپیہ (غیر العلاج) ہوتے ہیں۔ باقی کے سب مکھ روگ اوزاروں یا ادویات سے دور ہو جاتے ہیں۔

امراضِ دہن کا علاج

کھنڈ اوشٹ کا علاج۔ سینہن اور سویدن کرموں کے بعد کھنڈ اوشٹ کے دونوں حصوں کو ریشمی تاگے سے سی کر زخم کی مانند

علاج کرنا چاہئے۔

دیگر۔ ملٹھی۔ رال کنگنی۔ دودھ۔ گورکھ منڈی۔ اننت مول۔ نیلوفر۔ پٹول اور مکو کے ساتھ تیل کو پکا کر مالش کے کام میں لائیں۔

نسوار۔ وات کو دور کرنے والی مدھرگن کی (شیریں) ادویات کے ساتھ حسب ترکیب پکایا ہوا تیل نسوار کے کام میں لانا چاہئے۔

وانج اوشٹ کوپ کا علاج۔ رال۔ موم۔ گوگل۔ اور دیودارو کے ساتھ مہاسینہہ (گھی۔ تیل۔ چربی اور مغز مخلوط) کو پکا کر اُس پکے ہوئے مہاسینہہ میں روئی کا پھویہ بھگو کر وانج اوشٹ پر کوپ میں استعمال کرنے سے بالخصوص بہت فائدہ ہوتا ہے۔

مہاسینہہ کا پرتی سارن (چپڑنا) اِسی مہاسینہہ میں جس کا اوپر بیان ہو چکا ہے۔ کوئی مفید چورن ملا کر پرتی سارن کرنے سے ہونٹ کا وانج پر کوپ دور ہو جاتا ہے۔

سویدن۔ دودھ میں ارنڈ کے پتوں کو پکا کر ناڑی سوید کی ترکیب کے مطابق سویدن کرنے سے بھی وانج اوشٹ پر کوپ دور ہو جاتا ہے۔

نسوار اور ترپن۔ کھنڈ اوشٹ کے علاج میں بیان کی ہوئی نسوار دینے نیز پیشانی پر ترپن کا استعمال کرنے سے وانج اوشٹ پر کوپ کا دفعیہ ہو جاتا ہے۔

پتج اور ابھی گھاتج اوشٹ پر کوپ کا علاج۔ ان دونوں امراض میں جونکیں لگو کر خون نکلنا چاہئے۔

پرتی سارن۔ لودھ۔ رال۔ شہد۔ اور ملٹھی سے پتج اور ابھی گھاتج

اوشٹ پرکوپ روگوں میں پرتی سارن کرنا بھی نہایت مفید ہوتا ہے۔
مالش ۔ گلو۔ ملیٹھی۔ اور سُرخ صندل سے پکایا ہوا گھی مالش کے کام میں لائیں تو بھی مفید رہتا ہے۔

اِس مرض میں پت وودردھی کا سا بھی علاج کیا جاسکتا ہے۔
رکت اوشٹ پر کوپ کا علاج ۔ بالکل وبج اوشٹ پر کوپ کا سا ہی کرنا چاہیئے۔
کفج اوشٹ پر کوپ ۔ اس روگ میں جونکوں سے خون نکلواکر پاٹھا۔ جوکھار۔ شہد اور ترکٹا (سونٹھ۔ مرچ سیاہ اور پیپل) کا پرتی سارن کرنا چاہیئے۔

نیز کف کو زائل کرنے والا دھوم پان۔ نسوار اور گنڈوش کام میں لائیں۔
میدج اوشٹ پر کوپ کا علاج ۔ میدا سے پیدا ہونے والے اوشٹ پرکوپ میں پسینوں سے ہونٹ کو نرم کرکے اور اوزار سے چیرا دیکر میدا کو نکال کر آگ سے جلادیں۔ پھر پرینگو۔ لودھ۔ ترپھلا اور شہد کو پرتی سارن کے کام میں لائیں۔
جل اربُد کا علاج ۔ جل اربُد کو چیر کر اُس میں سے مواد کو نکال کر پیپل اور مرچ وغیرہ تیز اثر والی ادویات کا چورن شہد ملا کر اوپر ملیں۔ اگر یہ بہت بڑھ جائے۔ تو کھشار یا آگ سے جلادیں۔
الجی کا علاج ۔ گنڈ سنھل میں پیدا ہونے والی الجی کا علاج اُس کے پک جانے سے پہلے ہی کرنا چاہیئے۔

شیت دنت کا علاج۔ شیت دنت کی نوک کو برہی انکھ نیتر سے چھیل کر نہایت گرم تیل سے جلادیں۔ نیز اُس پر شہد۔ موتھا۔ سیندھا نمک۔ انار کی چھال۔ تر پھلا۔ رسونت۔ پر ینگو۔ جامن کی گٹھلی اور سونٹھ کو پرتی سارن کریں۔

بڑ اور پیپل وغیرہ شیردار درختوں کے کاڑھے کا کول دھارن کریں، اور انو تیل کی نسوار لیں۔

دنت بھید اور دنت ہرش کا علاج ۔ ان دونوں امراض میں سب قسم کی وات کو دور کرنے والی تدابیر عمل میں لانی چاہئیں۔ تِل اور ملیٹھی کے ساتھ دودھ پکاکر گنڈوش لیں۔

دانتوں کے ہلنے کا علاج ۔ دش مُول کے کاڑھے میں سنیہہ (چکناہٹ) ملاکر گنڈوش دھارن کریں۔ نیز نیلا تھوتھا۔ لودھ۔ پیپل تر پھلا۔ صندل سُرخ اور نمک سے گھرشن کریں (رگڑیں)۔ اور حسب ضرورت سنگدھ نسوار۔ اناج اور کَوَل وغیرہ کو استعمال میں لائیں۔

اَدھک دنت کا علاج ۔ ادھی دنت (زائد دانت) کے چاروں طرف کھشار کا لیپ کردیں۔ اور ایسا کرنے سے جب وہ بوسیدہ ہو جائے۔ تو اسے کرم خوردہ دانت (کرمی دنت) کی طرح اُکھاڑ کر کرمی دنت ہی کی مانند علاج کریں۔ اُس زائد دانت کے اُکھاڑنے پر اگر خون نہ ٹھہرے۔ تو اُس مقام کو جلاکر زخم کی مانند علاج کریں۔

شرکرا کا علاج ۔ دانت کی جڑھ کو کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچے ایسے طور سے دنت کو چھیلنے والے اوزار کے ذریعے سب شرکرا (ریت) کو

کھرچ کھرچ کر دانتوں سے نکال دیں۔ بعد ازاں شہد اور کھشا ملاکر وہاں خوب رگڑ دیں۔

کپالکا کا علاج۔ اس مرض میں بھی شرکرا کا سا ہی علاج کرنا چاہیئے۔ یا دنت ہرش میں جو تدابیر بتائی گئی ہیں۔ وہ کام میں لائیں۔

کرمی دنت کا علاج۔ نہ ہلنے والے کرمی دنت پر پہلے سویدن کرم کر کے رالیں بہانے والی اشیاء سے رالیں بہا کر دافع وات ادویات مرغن لیپ۔ گنڈوش۔ نسوار اور غذا کا استعمال کرنا چاہیئے۔ گڑ یا موم سے کیڑوں کے سوراخ کو بھر کر گرم سلائی سے جلا دیں۔

سا تلا اور آک کا دودھ بھرنے سے بھی کیڑوں کی وجہ سے ہونے والا درد دور ہو جاتا ہے۔

دیگر۔ ہینگ۔ کائپھل۔ ہیراکسیس۔ سجی۔ کٹھ اور واوڑنگ کے چورن کو کپڑے کی پوٹلی میں باندھ کر دانتوں میں دبانے سے بھی کیڑوں کا درد دور ہو جاتا ہے۔

گنڈوش۔ اول الذکر ہینگ وغیرہ ادویات کے ساتھ تیل کو پکا کر اس تیل کا یا ارنڈ۔ ہردو کیٹری۔ اور بھوکدمب کے کاڑھے میں تیل ملا کر اس کا گنڈوش دھارن کریں۔

دیگر۔ اس طرح اگر بہت سی تدابیر کے عمل میں لانے پر بھی اگر درد دور نہ ہو۔ تو مضبوط دانت کو بھی جو جڑھ سے ہل گیا ہو۔ چھوٹی سنڈاسی سے اکھاڑ کر ملٹھی ملے ہوئے تیل یا شہد کا گنڈوش دھارن کرائیں۔

نسوار۔ پھر بھوی کشمانڈ۔ ملٹھی۔ سنگھاڑا اور کسیرو کے ملنے نیز

دس گنا دودھ کے ساتھ تیل کو پکا کر نسوار کے کام میں لائیں ۔

دانت اکھاڑنے کی ممانعت ۔ لاغر ۔ کمزور ۔ بوڑھے اور وات روگی کا دانت نہ اکھاڑنا چاہیئے ۔

اوپر کے دانت کو بھی نہ اکھاڑیں ۔ کیونکہ اُس کے اکھاڑنے سے بہت سے عوارض پیدا ہو جاتے ہیں ۔

اگر دانت اکھاڑنا ہی ضروری معلوم ہو ۔ تو دانت اکھاڑنے کے بعد مرغن ۔ سرد اور میٹھی اشیا کا استعمال کرانا چاہیئے ۔

شتیاد کا علاج ۔ شتیاد روگ میں فصد کھول کر موتھا ۔ ارجن کی چھال ۔ ترپھلا ۔ پرینگو ۔ رسونت ۔ اور سونٹھ کے ذریعے پرتی سارن کریں نیز انہی کے کاڑھے کا گنڈوش لیں ۔ اور مدھر گن کی ادویات کے ساتھ پکائے ہوئے تیل کی نسوار لیں ۔

اُپ کُش کا علاج ۔ اس روگ میں گرم پانی کا گنڈوش لیکر دانتوں کے ماس پر سویدن کرم کریں ۔ پھر منڈلاگر شستر یا شاک آدی پتروں سے بار بار کھرچیں ۔ بعد ازاں لاکھ ۔ پرینگو ۔ پتنگ ۔ بیشدھا نمک گیرو ۔ کٹھ ۔ سونٹھ ۔ مرچ سیاہ ۔ ملٹھی ۔ اور رسونت کے چورن کو گھرت منڈ اور شہد میں ملا کر پرتی سارن کے کام میں لائیں ۔ بعد ازاں نیم گرم گھرت منڈ یا تیل کا گنڈوش دھارن کریں ۔ نیز مدھر گن کی ادویات کے ساتھ گھی پکا کر اس گھی کا گنڈوش لینا یا نسوار لینی چاہیئے ۔

دنت پُپٹ کا علاج: دنت پپٹ روگ میں سویدن کرم کرکے اور شستر کرم سے چھیدن بھیدن اور لیکھن کرکے ملٹھی ۔ سجی کھار ۔

سونٹھ۔ اور سیندھا نمک کے چُورن کا پرتی سارن کریں۔

دنت وِدرِدھی کا علاج چِرپری۔تیز۔گرم تاثیر والی اور خشک ادویات کا کوَل لیں اور لیپ کریں۔ اس پر ٹلکی۔ سُنٹھ۔ ورشچکالی اور جو کا چُورن رگڑ دینا چاہئے۔ ٹھنڈی تاثیر والی ادویات کے ذریعے پکا دیں اور پک جانے پر اُسے اُکھاڑ دیں۔ بہت بڑھی ہوئی دنت وِدردھی کو آگ سے جلا دینا چاہئے۔

سَوشِر کا علاج۔ سَوشِر روگ کو اوزار سے کاٹ اور کھرچ کر لودھ۔ موتھا۔ جٹا مانسی۔ ترپھلا۔ رسونت۔ پتنگ۔ کیسو۔ کائپھل اور شہد کا پرتی سارن کریں۔ نیز انہی ادویات کے کاڑھے کا گنڈوش دھارن کریں۔

ملٹھی۔ لودھ۔ نیلوفر۔ شیامالتا۔ اننت مول۔ اگر۔ چندن۔ گیرو سفید کیڑی اور پونڈا سے پکائے ہوئے تیل کی نسوار لینی چاہئے۔

ادھی مانس کا علاج۔ ادھی مانس کو کاٹ کر بچ۔ مالکنگنی۔ پاٹھا۔ سجی۔ جوکھار اور شہد کا پرتی سارن کریں۔

پٹول۔ نیم کی چھال اور ترپھلا کے کاڑھے کا کوَل دھارن کرنا بھی اس مرض کے لئے مفید ہوتا ہے۔

وِدربھ کا علاج۔ اس روگ میں مذکورہ گزشتہ سے دانتوں کی جڑھوں کی صفائی کر کے کھشار لگانی چاہئے۔ بعد ازاں سرد تاثیر والی ادویات سے پکائی ہوئی نسوار لیں اور ایسی ہی ادویات سے پکایا ہوا گنڈوش دھارن کریں۔

دنت نالی کا علاج۔ جلاب اور نسوار سے جسم اور سر دونوں کی صفائی کرا کے دانتوں کی جڑ کی نالی کا علاج کرنا چاہئے۔

دانت کو اکھاڑ کر اس مقام کو آگ سے جلا دیں۔

بہت سے سوراخوں اور ترچھی رفتار والی کو آٹے یا گڑ سے بھر کر جلا دیں۔

چنبیلی۔ ونگل۔ خیر۔ اور گوکھرو کی ٹہنیوں سے داتن کریں۔

بڑ۔ پیپل وغیرہ شیر دار درختوں سے تیل پکا کر اس تیل کا گنڈوش لینا چاہئے۔

نیز انہی شیر دار درختوں سے تیل پکا کر اس تیل کو نسوار کے کام میں لانا چاہئے۔

وات کنٹک کا علاج۔ وات جیبھا کنٹک روگ کا علاج وات اوشٹ پرکوپ کی مانند ہی کرنا چاہئے۔

پت جیبھا کنٹک کا علاج۔ اس روگ میں زبان کو رگڑ کر خون نکال دیں۔ پھر شیریں ادویات کا پرتی سارن گنڈوش اور نسوار استعمال میں لائیں۔

شلیشم جیبھا اس کا علاج۔ اس روگ میں بھی ایسے ہی علاج کو ... میں لائیں۔ یعنی اس میں سرکھپ وغیرہ تیز ادویات سے پرتی سارن کریں لیکن اس میں اوزار کا استعمال نہ کریں۔

ادھی جیبھا کا علاج۔ ادھی جیبھ کو ... سے کھینچ کر اور ... منڈل اگر شستر سے کاٹ دیں۔ پھر تیز اور گرم تاثیر والی ادویات

سے رگڑیں یا پرتی سارن وغیرہ کے طور پر کام میں لائیں۔

الپ جہجا کا علاج - اپ جہجا کو شاک پتر یا انگلی سے بہا کر اس پر جو کھار رگڑ دیں۔

شنڈکا کا علاج - اس مرض کا علاج کف کو دور کرنے والی نسوار۔ گنڈوش یا گھرشن (رگڑنے) سے کرنا چاہئے۔

وردھ گل شنڈکا کا علاج - گل شنڈکا کے بڑھ جانے پر زبان کے اگلے حصے پر لمبی شکل والی ککڑی کے بیج کی سی جو شکل پیدا ہو جاتی ہے۔ اسے وڑش وغیرہ نیتردں سے پکڑ کر منڈلاگر شستر سے کاٹ ڈالنا چاہئے۔ لیکن اس بات کا دھیان رکھیں۔ کہ کنٹھ یا زبان کی جڑھ کی طرف سے نہ کٹنے پائے۔ کیونکہ زیادہ کٹ جانے سے خون کے زائل ہو جانے کے سبب موت کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اور کم کٹنے سے مرض بڑھ جاتا ہے۔

اس کے ٹھیک طور پر کٹ جانے کی صورت میں مرچ سیاہ۔ اتیس۔ پاٹھا۔ بچ۔ کٹھ اور کیوٹی موتھا پیس کر نمک اور شہد ملا کر اس مقام پر رگڑ دیں۔

یا گلگی۔ اتیس۔ پاٹھا۔ نیم۔ راسنا۔ اور بچ کے کاڑھے کی کلیاں کریں۔

تالو پیٹ اور تالو کچھپ روگوں کا علاج - ان امراض کا علاج حسب بالا ترکیب سے چھیل کر کرنا چاہئے۔

نہ پکے ہوئے تالو پاک کا علاج - اس روگ میں بیرک یں

شہد اور رسونت کو گھرشن کریں (رگڑیں) نیز سرو کسیلی اور میٹھی ادویات کا کَوَل استعمال کریں۔

پکے ہوئے تالوپاک کا علاج۔ اس روگ میں تیز اور گرم تاثیر والی ادویات سے پرتی سارن کر کے منڈلاگر شستر سے شطرنج کی چال کی مانند سوراخ کر کے اڑوسہ۔ نیم اور پٹول وغیرہ تیز ادویات کا کَوَل استعمال کریں۔

تالوشوش کا علاج۔ تالوشوش روگ میں اگر پیاس کی زیادتی نہ ہو۔ تو غذا کے بعد گھی پلائیں۔ اس مرض میں پیپل اور سونٹھ کے ساتھ پکایا ہوا پانی پلانا چاہیئے۔ کانجی وغیرہ کھٹی اشیا کا گنڈوش رکھوائیں۔ مرغن جنگلی جانوروں کے گوشت کی غذا کھلائیں نیز دودھ کے گھی کی نسوار دیں۔

کنٹھ روگ کا علاج۔ سب قسم کے امراض گلو میں فصد کھلوانا۔ تیز ادویات کی نسوار دینا اور گنڈوش وغیرہ کا رکھوانا مفید ہوتا ہے۔

اس میں دارہلدی کی چھال۔ نیم۔ رسونت۔ اور اندرجو کا کاڑھا یا شہد ملا کر ہرڑ کا کاڑھا پلانا چاہیئے۔

کَوَل اور پرتی سارن۔ ترپھلا۔ ترکٹا۔ جوکھار۔ دارہلدی۔ چیتہ۔ رسونت۔ پاٹھا۔ مال کنگنی۔ اور نیم کو کانجی اور گوموتر میں پکا کر اس کا کَوَل رکھیں۔

یا اس کاڑھے سے تیار کیا ہوا اگنکا پرتی سارن کے کام میں لائیں۔

لیپ۔ جل بیت۔ سال گنگنی۔ موتھا۔ دیو دارو۔ سونٹھ۔ بچ۔ دنتی۔ اور مُوروا کو پیس کر اور آگ پر کچھ گرم کر کے لیپ کرنے سے درد اور سوج دونوں دور ہو جاتے ہیں۔

وات روہنی کا علاج۔ وات روہنی کو اندر اور باہر دونو طرف سے سویدن کر کے اُنگلی کے نمک سے بھرے ہوئے ناخن سے جلدی جلدی چھیل کر پنچ مُول کے کاڑھے کا کُول منہ میں رکھیں۔ نیز تیل کا گنڈوش اور تیل کی نسوار استعمال کریں۔

پت روہنی کا علاج۔ اس مرض میں خون نکال کر کھانڈ شہد اور پرینگو سے گھرشن کریں (رگڑیں) داکھ اور فالسوں کے کاڑھے کا کُول بھی اس مرض کے لئے مفید ہوتا ہے۔

رکت روہنی کا علاج۔ رکت روہنی کے مریض کے وارثا اور لواحقا سے کہہ دینا چاہئے۔ کہ اس مرض کا دور ہونا یا نہ ہونا پرماتما کے اختیار کی بات ہے۔

کف روہنی کا علاج۔ کف روہنی میں کٹو رگ کی (چرپری) ادویات میں گھر کا دُھواں ملا کر پرتی سارن کے کام میں لائیں۔ وڈنگا۔ ترپھلا۔ اپراجتا۔ دنتی۔ داونگ۔ اور سینڈھا نمک کے ٹکڑے کے ساتھ پکایا ہوا تیل نسوار اور گنڈوش کے کام میں لائیں۔

وَرِندا۔ شالوک۔ تُنڈکیری۔ اور گلا یُو روگوں میں بھی مندرجہ بالا ترکیب کے مطابق علاج کرنا چاہئے۔

گل ودردھی کا علاج ۔ گلے کی ودردھی کو عمل جراحی سے باہر ترپھلا ۔ روچنا ۔ رسونت ۔ گیرو ۔ لودھ ۔ نمک ۔ چتنگ اور پیپل سے گنڈوش اور پرتی سارن کریں۔

واتج گل گنڈھ کا علاج ۔ واتج گل گنڈ میں سویدن کر کے خون نکالنا چاہئے ۔ پھر تیل ۔ کنجے کے بیج ۔ جو لسے کے بیج چھوڑ نگی ۔ اور رس بیجوں کا لیپ کریں ۔ جب زخم بھر جائے ۔ تو سہانجنا ۔ لودھ ۔ جینتی ۔ گج پیپل ۔ سانٹھ ۔ کالا دانہ ۔ گلو ۔ آک کی جڑھ ۔ عقرقرحا کے پھول اور شریہ کو شراب یا کانجی میں پیس کر بار بار لیپ کے کام میں لائیں۔

پینے کے لئے تیل ۔ گلو ۔ نیم ۔ کڑا کی چھال ۔ ہنس پدی ۔ کمرٹی ۔ دتی بلا ۔ پیپل اور دیودارو کے ساتھ پکایا ہوا تیل گل گنڈ کے مریض کو پلانا چاہیے۔

کفج گل گنڈ کا علاج ۔ کفج گل گنڈ کا علاج واتج گل گنڈ کا سا کرنا چاہئے ۔ اس میں سویدن اور وملاپن کثرت سے کرنا چاہئے نیز اج گندھ ۔ اتیس ۔ کلماری ۔ میٹھا سینگی ۔ چرچٹی ۔ تونبی ۔ گھشتدرتی اور ڈھاک کے کھار کو پیس کر ان کا لیپ کر دینا چاہئے۔

کھشار پان ۔ کھشار پاک کی ترکیب کے مطابق سیوال کے کھار کو گوموتر میں پکا کر پانی کے ساتھ نوش کریں ۔ اس میں کودوں کا کھانا مفید ہوتا ہے ۔

یا پانچوں نمک مہورتسک آدی گن کی ادویات کے ساتھ تیل کو پکا کر اس تیل کی مالش کریں ۔ اس میں کف کو دور کرنے والے طعام

سے اور نسوار کا ہمیشہ استعمال کرتے رہنا چاہیے۔

میدج گل گنڈ کا علاج۔ میدا سے پیدا ہونے والے گل گنڈ میں فصد کھولنا اور تمام کف ناشک تدابیر عمل میں لانا چاہیے۔

اور اسن وغیرہ کی چھال کا چورن گومتر کے ساتھ ملا صبح نوش کرانا چاہیے۔ مندرجہ بالا تدابیر سے اگر گل گنڈ کا دفیعہ نہ ہو۔ تو سب قسم کے گل گنڈ روگوں کو اوزار سے چیر کر زخم کے مطابق علاج کرنا چاہیے۔

نکھ پاک کا علاج۔ ترپھلا۔ پاٹھا۔ واکھ۔ اور جیبل کے پتے ان کا کاڑھا نکھ پاک میں منہ دھونے کے کام میں لانا چاہیے۔

یا یہ سب ادویات اور گنٹھیر آدی گن کی ادویات کو چھڑک دینا چاہیے۔

وات نکھ پاک کا علاج۔ پیپل۔ سیندھا نمک۔ اور الائچی سے پرتی سارن کریں۔

وات ناشک ادویات کے ساتھ پکائے ہوئے تیل کو کول اور نسوار کے طور پر کام میں لائیں۔

پت۔ رکت اور کف نکھ پاکوں میں پت۔ رکت اور کف کو دور کرنے والی تدابیر عمل میں لانی چاہئیں۔

پڑکاؤں کا چھیلنا۔ سب قسم کی سخت اور کالم پھنسیوں کو شاک پتر وغیرہ کرخت پتوں سے چھیل دینا چاہیے۔

سناپات نکھ پاک کا علاج۔ سناپات نکھ پاک روگ میں جس کی زیادتی ہو۔ اسی دوش کے مطابق علاج کرنا چاہیے۔

نئے اربُد کا علاج - جو اربُد نیا ہو - اور اچھی طرح پڑھا بھی نہ ہو - اُسے چھید کر سینگی کھار، سونٹھ اور شہد سے پرتی سارن کرنا چاہئے - گلو اور نیم کے کاڑھے کا گنڈوش دھارن کریں - اور تیکشن تیل کی نسوار دیں اور مالش کرائیں - اس میں جَو کی غذا کھلانی چاہئے -

پُوتی نکھ کا علاج - اِس روگ میں تے کرا کر تیکشن دھوماپان اور تیکشن نسوار کا استعمال کرانا چاہئے -

مجیٹھ - دھاوے کے پھُول - لودھ - پریگو - اور پدماکھ کے کاڑھے سے منہ کو اندر کی طرف سے دھو کر انہی کا چورن منہ کے اندر بُرک دیں - شیتاد اور اُپ کُش کے معالجات میں بیان کی ہوئی نسواریں بھی اس میں استعمال کرنی چاہئیں -

کنٹھ روگ ناشک گولی - ترپھلا - چیتا - چرائتہ - ملٹھی - موہن سیخ ترکٹا (سونٹھ - پیپل - مرچ سیاہ) - موتھا - ہلدی - دار ہلدی - جوکھار - بجورا - بل بیت - پیپل - جامن - آم - ارجن برکش کی چھال - دبی ہار کی چھال اور خیر سار کے کاڑھے کو گاڑھا کر کے انہی کا چورن ملا کر گولیاں بنالیں - اِن گولیوں کو ہر روز منہ میں رکھنے سے گلے - ہونٹھ اور تالو وغیرہ میں ہونے والے نہایت سخت امراض بھی دور ہو جاتے ہیں - خصوصاً روہنی ، مکھ شوش - اور پُوتی نکھ روگوں کے لئے یہ نہایت اعلٰے دوائی ہے - اور ویدیہ راجہ کی تجویز کی ہوئی ہے -

سرب روگ ناشک تیل - ایک تولہ خیر کو ایک سیر گھڑا پانی ڈال کر پکائیں - جب چوتھائی باقی رہ جائے - تو اُتار کر چھان لیں - اس

کاڑھے میں صندل۔ اگر۔ کنگو۔ کیوڑی موتھا۔ نیتر بالا۔ خس۔ دیودار۔ لودھ داکھ۔ مجیٹھ۔ دارچینی۔ پدماکھ۔ داروہلد۔ برہمی۔ تگر۔ تلسی۔ کائپھل الائچی خورد۔ دو ہاش بین اور چنگ ہر ایک ایک کرش لے کر انکا کلکا بنا کر ڈال دیں۔ نیز ایک پرستھ تیل ملا کے پکا لیں۔ اس تیل کو پینے۔ نسوار لینے۔ اور گنڈوش کے ذریعے منہ میں رکھنے سے منہ میں ہونے والے سب امراض دور ہو جاتے ہیں۔ اس کے استعمال سے نظر گدھ کی سی اور قوت سامع سور کی مانند تیز ہو جاتی ہے۔

اُبٹنا۔ مندرجہ بالا تیل کو چہرے پر لگا کر چنواڑ۔ لودھ اور داروہلدی کا اُبٹنا ملنے سے ونیگ (چھائیاں)، نیل اور ناک دوشک وغیرہ مرض دور ہو جاتے ہیں۔ اور چہرہ چاند کی طرح چمکدار ہو جاتا ہے۔

دیگر تیل۔ ایک تولہ نیل کرنٹ کو ایک گھڑا بھر پانی میں پکا لیں اور چوتھا حصہ باقی رہ جانے پر اُتار کر چھان لیں۔ اس کاڑھے میں کھیر جامن کی چھال۔ ملٹھی۔ اشنت مول۔ اہی مار۔ اور نیل کنول ہر ایک ایک پل کا کلکا اور ایک پرستھ تیل ڈال کر پھر پکائیں۔ اس تیل کو منہ میں رکھنے سے سب قسم کے مکھ روگ دور ہو جاتے ہیں۔ بالخصوص ہلتے ہوئے دانتوں کو مضبوط کرنے میں تو یہ نہایت ہی مفید دوائی ہے۔

دیگر گنڈوشا۔ دو تلا کھیر سار اور ایک تلا کھیر کی چھال کو چار گھڑے پانی ڈال کر پکائیں۔ اور چوتھائی حصہ باقی رہ جانے پر اُتار کر چھان لیں۔ اس کاڑھے کو پھر پکائیں۔ اور گاڑھا ہونے پر اس میں خس۔

ترپھلا۔ پھٹکڑی۔ گیرو صندل سفید۔ رکت چندن۔ دودھ پھنڈیا۔ ملٹھی۔ لاکھ۔ رسونت۔ ستو ویر انجن۔ گل دھاوہ۔ کائپھل۔ ہلدی۔ دارہلدی۔ ترپھلا۔ چاترجات۔ اگر۔ موتھا۔ مجیٹھہ۔ برگد کی کونپلیں۔ جٹا ماسی۔ دہنیہ پھاک۔ ایلوا اور مجیٹھہ ہر ایک دو دو تولہ کا چورن ڈال کر ٹھنڈا کر کے جائپھل۔ جاوتری۔ لونگ۔ اور کنکول ہر ایک ایک پل نیز سیپ کی منی کی مانند سفید کافور ایک کرش ملا کے گولیاں بنالیں۔ ان گولیوں کو منہ میں رکھنے سے منہ میں ہونے والے امراض دور ہو جاتے ہیں۔

دیگر تیل۔ مندرجہ بالا گلگلا کے کاڑھے کی ادویات کی مقدار الٹ کر یعنی خیرسار ایک تُلا اور خیر کی چھال دو تُلا لے کر کاڑھا بنالیں باقی سب ادویات مندرجہ بالا مقدار کے مطابق ڈال دیں۔ اور اس میں تیل ڈال کر پکالیں۔ اس تیل کے منہ میں رکھنے سے تمام مکھ روگ دور ہو جاتے ہیں۔ ہلتے ہوئے دانتوں کو مضبوط کرنے کے لئے یہ نہایت مفید چیز ہے۔

دیگر۔ خیر کی مندرجہ بالا گولیوں اور اری میدے سے بنایا ہوا مندرجہ بالا تیل لے کر انکو ہر روز استعمال کریں۔ تو انسان تندرست ہو جاتا ہے اور اس کے دانت مضبوط رہتے ہیں۔

دیگر۔ کیٹری۔ گلو چنبیلی کی کونپلیں۔ دارہلدی۔ ڈرابھا اور پھلا کے کاڑھے میں شہد ملا کر کُلی کے طور پر استعمال کریں تو تمام روگ جاتے رہتے ہیں۔

چورن۔ پاٹھا۔ دارہلدی۔ دارچینی۔ کُٹھ۔ ناگرموتھا۔ مجیٹھہ۔ کُٹکی۔

نند دلودھ۔ اور سال کنگنی کو پیس کر شہد ملا کر دانتوں پر رگڑنے سے دانتوں کے مسوڑھوں کا درد۔ کھجلی۔ پاک اور سراد کا دفعیہ ہو جاتا ہے۔

کالک چُورن۔ گھر کا دُھواں۔ رسونت۔ پاٹھا۔ تیز گلا۔ جوکھار چیتا۔ اگر۔ ترپھلا اور سال کنگنی کو پیس کر شہد میں ملا کر منہ میں رکھنے سے منہ۔ دانت اور گل گنڈ وغیرہ امراض دور ہو جاتے ہیں۔ اِسے کالک چُورن کہتے ہیں۔

پیتک چُورن۔ دارہلدی کی چھال۔ سیندھا نمک۔ منسل جوکھار اور ہرتال کے چُورن کو گھی اور شہد میں ملا کر منہ میں رکھنے سے منہ دانتوں اور گلے کے تمام امراض دور ہو جاتے ہیں۔ اِسے پیتک چُورن کہتے ہیں۔

گل روگ ناشک گُٹکا۔ جَو کھار۔ سجی کھار۔ کرہ دھوم۔ ترپھلا پانچوں نمک۔ تیز گلا۔ واؤ وڑنگ۔ اور رسونت کو گئو موتر میں پکا کر گولیاں بنالیں۔ یہ رس کریہ گلے کے امراض کو دور کر دیتی ہے۔

ہرڑ کا استعمال۔ پہلے گئو موتر کے کاڑھے میں بھگوئی ہوئی۔ پھر نیتر بالا۔ سونف۔ اور گُٹھ کی بھاونا دی ہوئی ہرڑ کا استعمال کرنے والے شخص کے مُنہ کو تمام روگ بالکل نہیں چھو سکتے۔ جیسے منتریوں کی صلاح باتوں کو ماننے والے راجہ کو اشترو نہیں چھو سکتا۔

مُکھ پاک کو دور کرنے والا کاڑھا۔ سانٹھا۔ خس۔ پٹول۔ موتھا ہرڑ۔ کٹکی۔ یشٹی۔ املتاس اور صندل سُرخ کا کاڑھا پینے سے مُکھ پاک روگ دور ہو جاتا ہے۔

مکھ روگ ناشک کشائے - پٹول - سونٹھ - ترپھلا - اندراین - ترائیتی - کٹکی - ہلدی - دارہلدی - اور گلو کے کاڑھے میں شہد ملا کر پئیں یا منہ میں گنڈوش رکھیں - تو سب قسم کے مکھ روگ دور ہو جاتے ہیں۔

دیگر - دارہلدی کے رس کو آگ پر پکائیں - حتےٰ کہ وہ گاڑھا ہو جائے - پھر اس میں گیرو اور شہد ملا کر منہ میں رکھیں - تو مکھ پاک اور ناڑی برن کا دفعیہ ہو جاتا ہے۔

دیگر - پٹول - نیم کی چھال - ملٹھی - اڑوسہ - چنبیلی - ڈرگندھت خیر - خیسو اور ترپھلا کو بھی مندرجہ صدر ترکیب کے مطابق الگ الگ تیار کرنا چاہیئے۔

دانتوں کو مضبوط کرنے والا گنڈوش - خیر - اگر - ترپھلا - ارجن کی چھال - منیتی اور داہی مار کا کاڑھا بنا کر گنڈوش کے طور پر منہ میں رکھنے سے کمزور دانت بھی مضبوط ہو جاتے ہیں۔

مکھ روگوں میں خون نکلوانا - دانتوں کی جڑھوں اور گلے میں ہونے والے مرض عموماً کف اور خون کے بگڑنے سے پیدا ہوا کرتے ہیں - اس لئے ان سب امراض میں بار بار خراب شدہ خون کو نکالنا چاہیئے۔

مکھ روگوں میں سنشودھن (اندرونی صفائی) - ان سب امراض میں کائے ویرچن - شرو ویرچن - تھے چرپری و تیز چیزوں کا کون نیز کف رکت کو دور کرنے والی تمام تدابیر خصوصیت سے فائدہ دیتی ہیں۔

مفید غذا - ان سب امراض میں ترن دھانیہ کی غذا - کشا

سے مونگ وغیرہ کا گھی سے بغیر پُوش نیز دیگر کف ناشک کھانے کے قابل چیزوں کا استعمال کرنا مفید ہوتا ہے۔

علاج میں جلدی کرنا۔ پران وایو کے رستے میں مقیم شدہ خوفناک امراض علو مریض کے سانس کو روک لیتے ہیں۔ اس لئے ان امراض کے علاج میں جلدی سے کام لینا چاہئے۔

---

۲۳ تئیسواں ادھیائے

شِرو روگ وگیان

بواعث۔ دُھواں۔ دھوپ۔ سردی۔ جل کریڈا (پانی میں دیر تک رہنا تیرنا وغیرہ) دن کے وقت زیادہ سونا۔ رات کے وقت جاگنا۔ اُوروَھو سویہ (اوپر کے حصۂ جسم پر پسینہ لانا)۔ سامنے کی تیز ہوا کھانا۔ پوربی ہوا لگنا۔ آنسوؤں کا روکنا۔ رونا۔ زیادہ پانی پینا زیادہ شراب پینا۔ کیڑوں کا پیدا ہو جانا۔ پاخانہ و پیشاب وغیرہ حوائج ضروریہ کے زور کو روکنا۔ تکیہ لگائے بغیر سونا۔ نہ نہانا۔ تیل وغیرہ نہ لگانا۔ نگاہ زیادہ ترچھی رکھنا۔ ناموافق بُو کا سونگھنا۔ دُشٹ آم (خراب شدہ غذا کا کچا رس) اور بہت بولنا وغیرہ بواعث سے سر میں

گئے ہوئے دوش سر کے تمام امراض کو پیدا کر دیتے ہیں۔

وات ج شِرو روگ۔ وایو کی وجہ سے دونوں کنپٹیوں میں جھنجھناہٹ سی لگتی ہے۔ اور گدی تا آنکھیں پھٹنے کا سا درد ہونے لگتا ہے۔ دونوں ابروؤں کے درمیان اور پیشانی میں گر پڑنے کا سا سخت درد ہونے لگتا ہے۔ آواز سُن کر دونوں کان دُکھنے لگتے ہیں۔ آنکھیں باہر نکلی ہوئی سی معلوم ہوتی ہیں۔ سارا سر گھومتا ہوا اور جوڑوں سے ہٹا ہوا سا معلوم ہوتا ہے۔ سر اجال کی تمام سرائیں پھڑکنے لگتی ہیں۔ کندھے اور جبڑوں کے گونے بے کار سے ہو جاتے ہیں۔ اُجالا اچھا نہیں لگتا۔ ناک سے پانی ٹپکنے لگتا ہے۔ درد یکا یک اُٹھ کر دور ہو جاتا ہے۔ مالش کرنے سینہ سونپنے اور باندھنے سے درد گھٹ جاتا ہے۔ سر کے اِس روگ کو شِرستاپ بھی کہتے ہیں۔

اردھاو بھیدک کی علامات سر کے آدھے حصے میں جو شِرو روگ ہوتا ہے۔ اُسے اردھاو بھیدک روگ کہتے ہیں۔ یہ روگ پندرھویں روز یا چھٹے مہینہ بھر کے بعد حملہ آور ہوا کرتا ہے۔ اور بغیر علاج کئے اپنے آپ ہی دور ہو جاتا ہے۔ اردھاو بھیدک زور پکڑ جانے پر آنکھوں یا کانوں کی قوت کو زائل کر دیتا ہے۔

پت ج شِرو ابھی تاپ میں سر سے دُھواں نکلنے کی سی تکلیف ہوتی ہے۔ بخار پسینہ۔ آنکھوں میں جلن اور غشی یہ علامات بھی پائی جاتی ہیں۔ رات کے وقت ٹھنڈے معالجات سے درد میں کمی ہو جاتی ہے۔

لہ لعنی سر۔

کفج شروابھی تاپ۔ اس روگ میں سر کی گرانی۔ گیلا پن۔ ٹھنڈک سراؤں کی پھڑ پھڑاہٹ۔ سستی۔ دن کے وقت درد کی کمی اور رات کے وقت زیادتی۔ اونگھ۔ حلقہ چشم کا سوج جانا اور کان کھجانے سے تنگ آجانا یہ علامات پائی جاتی ہیں۔

رکتج شروابھی تاپ۔ خون کی وجہ سے پیدا ہونے والے شروابھی تاپ میں پتج شروابھی تاپ کی نسبت درد زیادہ ہوتا ہے۔

سنپاتج شروابھی تاپ۔ سنپاتج شروابھی تاپ میں وات پت کف تینوں دوشوں کی علامات پائی جاتی ہیں۔

سر میں کیڑے پیدا ہوجانے کی وجہ۔ مخلوط اغذیات کی وجہ سے سر کا خون اور گوشت مرطوب ہوجاتے ہیں۔ اور وات وغیرہ تینوں دوشوں کے بگڑ جانے کی وجہ سے سر میں کیڑے پڑ جاتے ہیں۔ جو سر کے خون کو پیتے ہوئے سخت درد پیدا کر دیتے ہیں۔ کیڑوں کی وجہ سے پیدا ہونے والے شرو روگ میں بخار۔ کھانسی۔ کمزوری کو روکھاوٹ۔ سوج۔ چھیدنے اور پھٹنے کا سا درد۔ جلن۔ پھڑکنا۔ بدبو تالو اور سر میں کھجلی۔ سوکھا۔ اونگھ۔ ناک سے تانبے کے رنگ کا مواد نکلنا یہ علامات پائی جاتی ہیں۔

شرا کمپ کی علامات۔ وات کے بگڑنے والے تمام روگ شرا کمپ نامی روگ کو پیدا کر دیتے ہیں۔ اس روگ میں سر ہلنے لگتا ہے۔

پت پردھان دوشوں کے روگ۔ پت کے بگڑنے والے رکت سمیت وات وغیرہ دوشوں کے ذریعے کنپٹی میں سوج تیز جلن

بے قراری۔ سُرخی۔ بکواس۔ بخار۔ پیاس۔ منہ کی کڑواہٹ اور زردی رنگ کی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔ اِسے شنکھک روگ کہتے ہیں۔ یہ تین ہی روز میں پک کر زندگی کو ہلاک کرڈالتا ہے۔ اس لئے اِس مرض کی بابت جلد خبر لینی چاہئیے۔

سُوریاورت کی علامات۔ پت والی وایُو کنپٹی۔ آنکھ۔ ابرو اور پیشانی میں ایسے زور دار درد کو پیدا کر دیتی ہے۔ کہ جو طلوعِ آفتاب کے بڑھنے لگتی ہے۔ اور دوپہر تک بڑھتی چلی جاتی ہے۔ پھر دوپہر کے بعد رفتہ رفتہ گھٹنے لگتا ہے۔ اِسے سُوریاورت کہتے ہیں۔ یہ مرض بھوکے مریض کو ستاتا ہے۔ اور اس میں کبھی سردی اور کبھی گرمی اچھی لگتی ہے۔ اس طرح سر میں یہ دس روگ ہو جاتے ہیں۔

کپال (کھوپری) کی نو بیماریاں۔ سر کی طرح کھوپری میں بھی نو بیماریاں ہو جاتی ہیں۔ اب اُن کا بیان کیا جاتا ہے۔

اُپ شیرشک روگ۔ کپال میں وایُو بگڑ کر جنین کے جسم کے رنگ کی مانند ہی درد سے خالی سوج کو پیدا کر دیتی ہے۔ اِسے اُپ شیرشک روگ کہتے ہیں۔

پٹکا وغیرہ کی علامات۔ پٹکا۔ اربد۔ اور ودردھی روگوں میں جس دوش کی زیادتی ہو۔ اُسے اسی دوش سے پیدا ہوا سمجھنا چاہئیے۔

اُرُنشکا کی علامات۔ پت۔ رکت۔ کف اور کیڑوں سے کپال میں جو گنگنی اور سفید سرسوں کی مانند بہت مواد والی پھنسیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اُنہیں اُرُنشکا کہتے ہیں۔

دارُنک کی علامات ۔ کف اور وایُو کے بگاڑ سے سر کا چمڑا بہت باریک باریک پھٹ جاتا ہے۔ کھُجلی ہوتی ہے۔ بال گرتے پڑتے ہیں اور جلد بے حس ہو جاتی ہے۔ اسے دارُنک روگ کہتے ہیں۔

اِندر لُپت کی علامات ۔ مساموں میں گیا ہوا پت وایُو کے ساتھ مل کر تمام بالوں کو گرا دیتا ہے۔ اس کے بعد رکت والا کف اُن مساموں کو روک لیتا ہے۔ اس لئے اِس جگہ دوبارہ بال اُگنے نہیں پاتے اِس روگ کو اِندر لُپت اور چاج بھی کہتے ہیں۔

کھلت کی علامات ۔ کھلت روگ کی پیدائش اِندر لُپت ہی کی مانند ہوتی ہے۔ اِس میں بال آہستہ آہستہ گھٹتے ہیں۔ اور اِندر لُپت میں یک بیک گر پڑتے ہیں۔ ان دونوں بیماریوں میں یہی فرق ہے۔

دواج وغیرہ کھلت روگوں کی علامات ۔ وات کے بگاڑنے کی وجہ سے کھلت آگ کی جلن کی مانند۔ پت کے بگاڑ سے گیلا شرائن سے گھرا ہوا۔ اور کف کے بگاڑ سے اُس کے مقام کا چمڑا گاڑھا اور دوش کے مطابق خاص رنگت والا ہو جاتا ہے۔ نیز چمڑے کا رنگ دوش کے مطابق ہو جاتا ہے۔

سنپاتج کھلت میں تینوں دوشوں کی ملی جُلی علامات پائی جاتی ہیں۔ جو کھلت روگ ناخن کی رنگت و وضع کا سا آگ کے جلائے ہوئے کی طرح بے بال اور جلن والا ہوتا ہے۔ اُسے لا علاج سمجھنا چاہئے۔

پلت کے اسباب۔ افسوس۔ تکان اور غصّے کی وجہ سے جسم کی گرمی سر میں پہنچ کر اور دوشوں سے مل کر تمام بالوں کو پکا دیتی

ہے۔ اس سے پلت روگ پیدا ہو جاتا ہے۔ پلت بالوں کے قبل از وقت سفید ہو جانے کو کہتے ہیں۔

پلت کی علامات۔ وِرج پلت پھٹا ہوا سا۔ نیلگوں رنگ کا کھُردرا اور پانی کا سا ہوتا ہے۔

پتج پلت میں جلن اور زردی سی پائی جاتی ہے۔

کفج پلت چکنا۔ لمبا۔ موٹا اور سفید ہوتا ہے۔

اور سنپاتج پلت میں ان دونوں دوشوں کی ملی جلی علامات پائی جاتی ہیں۔

شدہ روگ پلت۔ وِردمرکی وجہ سے پیدا شدہ پلت بے رنگ ہوتا ہے۔ اور لمس (چھونے) کو نہیں سہار سکتا۔

سنپاتج کھلت اور پلت یہ دونوں روگ لاعلاج ہوتے ہیں۔

جسم کے بوڑھا ہو جانے کی وجہ سے پیدا شدہ پلت روگ میں رسائن ادویات کا استعمال کرنا چاہئے۔

۲۴

چوبیسواں ادھیائے

امراضِ سر کا علاج

واتج شرو ابھی تاپ کا علاج۔ واتج شرو ابھی تاپ میں واتج امراض کی مانند علاج کرنا چاہئے۔

دیگر۔ سر پر گھی مل کر مریض کو رات کے وقت گھی پینا چاہئے۔ یا اُڑد۔ مونگ یا کلتھی کھا کر گرم دودھ کا انوواسن کرنا چاہئے۔ یا تلوں کا تیل یا کلک دودھ کے ساتھ نوش کرائیں۔

اس مرض میں ماش اور دھانول سے پنڈ سویدن اور اُپناہ سویدن سے پسینہ دینا چاہئے۔ تیز دافع وات ادویات مثلاً دش مول وغیرہ کے ساتھ پکائے ہوئے دودھ کا پری شیک کریں۔ روغن نسوار دیں۔ دھوم پان کرائیں۔ سر اور کانوں میں ترپن کریں۔ یہ سب فائدہ مند تدابیر ہیں۔

شرو روگ کے لئے نسوار۔ بزنا آدی گن کی ادویات کے قلک کے ساتھ نصف پانی ملا ہوا دودھ پکائیں۔ جب صرف دودھ باقی رہ جائے۔ تو اُسے اُتار کر چھان لیں۔ ٹھنڈا ہونے پر اسے بلو کر مکھن نکال لیں۔ پھر اس گھی کو مدھر گن کی ادویات کے ساتھ حسب ترکیب پکا کر

نسوار کے کام میں لائیں۔ تو یہ واتج شرو روگ کو نہایت مفید ہوتی ہے
پینے کا گھی۔ برنا آدی گن کی ادویات اور دودھ کے ساتھ گھی
کو حسب ترکیب پکا کر کھانڈ ملا کر پینے سے بھی واتج شرو ابھی تاپ کو
بہت فائدہ پہنچتا ہے۔

دیگر نسوار۔ مغز تخم کپاس۔ مہج۔ ناگر موتھا۔ اور چمبیلی کی کلیوں
کو گرم پانی کے ساتھ کوٹ پیس کر نسوار لینے سے سب قسم کے امراض
دور ہو جاتے ہیں۔

رکت پج شرو روگ۔ اس روگ میں کھانڈ اور گنگم کے
پکایا ہوا گھی پینا مفید ہوتا ہے۔
یا گھی۔ تگر۔ نیلوفر۔ اور صندل کا لیپ کرنا چاہئے۔
فصد کھلوانے سے وائو بگڑ جاتی ہے۔ اس لئے اس میں فصد نہ
چاہئے۔ اگر ان تدابیر سے بھی وائو کا دفعیہ نہ ہو۔ تو وائو کی حالت میں
دودھ دینا اور کف کی حالت میں حسب ترکیب گرم تدابیر عمل میں لانا چاہئے

اردھاو بھیدک کا علاج۔ اس روگ میں دوش کا غلبہ
دیکھ کر اسی کے مطابق علاج کرنا چاہئے۔
نسوار۔ سرس کے بیج۔ اور نگا کی جڑھ۔ اور ہڑ نمک کی نسوار
کام میں لائیں۔
دیگر نسوار۔ شالپرنی کے کاڑھے کی نسوار لیں۔
لیپ۔ کانجی کے ساتھ پسے ہوئے جوار کے پھول کا لیپ
اس مرض کے لئے مفید ہوتا ہے۔

سوریا ورت کا علاج۔ سوریا ورت شرو روگ میں بھی اسی طرح سے علاج کرنا چاہئے۔ اس مرض میں فصد کے ذریعے خون نکلوانا بھی اچھا ہوتا ہے۔

پنچ شرو ابھی تاپ کا علاج۔ اس مرض کے مریض کو سنگدھ کرکے اس کی فصد کھولنی چاہئے۔ سر اور منہ پر ٹھنڈا لیپ اور ٹھنڈا ہی پری شیک کریں۔

شودھن وستی کا استعمال کریں۔ نیز جیونیہ گن (زندگی افزا ادویات) کے ساتھ دودھ اور گھی پکاکر اس دودھ یا گھی کو پینے اور نسوار لینے کے کام میں لائیں۔

رکتج شرو روگ کا علاج۔ رکتج شرو روگ اور شنکھک کا بھی ایسے ہی طریق سے علاج کرنا چاہئے۔

شنکھک روگ کا علاج صرف ایشور ہی کے بھروسے پر کرنا چاہئے۔

کفج شرو روگ کا علاج۔ اس مرض میں سر پر پرانا گھی مل کر چرپری ادویات سے قے کرائیں۔ روکھی۔ تیز اور گرم تاثیر والی ادویات پسینہ دینے، لیپ کرنے اور نسوار وغیرہ کے کام میں لائیں۔

اُپ واس (فاقہ کشی) بھی اس مرض میں مفید تدبیر ہے۔

سنپاتج شرو روگ میں سبھی دوشوں کا ملا جلا علاج کرنا چاہئے۔

کرمی شرو روگ کا علاج۔ اس مرض میں خون کی نسوار دینی چاہئے۔ کیونکہ خون کی بو سے سب کیڑے مست اور بے ہوش ہو کر منہ اور ناک سے باہر نکل پڑتے ہیں۔ اس کے بعد نہایت تیز دواؤں کی نسوار

اور دُھواں دیگر باقی مادہ کو بھی باہر نکال دینا چاہئے۔
نسوار۔ واوڑنگ۔ سجی کھار۔ دنتی۔ ہینگ۔ اور گوموتر کے ساتھ سرسوں کا تیل۔ نیم کا تیل۔ گوندی کا تیل یا پیلو کا تیل پکا کر نسوار کے کام میں لائیں۔ تو بہت فائدہ ہوتا ہے۔
کرمی ناشک اوشدھ۔ واوڑنگ کو بکری کے پیشاب میں پیس کر نسوار لیں۔ یہ کیڑوں کو دور کرنے کے لئے سب سے افضل دوائی ہے۔
نسوار کی دواؤں کا دُھواں۔ نسوار کے قابل ادویات کا سڑی ہوئی مچھلی ملا کر دُھواں دینے سے کرمی شرو روگ کا دفعیہ ہو جاتا ہے
فصد کھولنے کی ممانعت۔ کرمی شرو روگ میں کیڑے ہی سر کے خون کو پیتے رہتے ہیں۔ اس میں فصد کھول کر اور خون نکالنے کی ضرورت نہیں رہتی ہے۔
کمپ کا علاج۔ شراکمپ روگ میں داغ دینے کے سوا باقی سب معالجات واتج شرو روگ سے عمل میں لانے چاہئیں۔
بچہ شروابھی تاپ کا علاج۔ جنم لیتے ہی پیدا ہونے والے ننھے اُپ شیر شک روگ کا علاج وات و یادھی چکتسا کے مطابق کرنا چاہئے۔ جب وہ پک جائے تو ودردھی کے مطابق اُس کا علاج کریں
ارُنشکا کا علاج۔ اس روگ میں جونکیں لگوا کر خون نکال دینا چاہئے۔ اور اس کے اوپر نیم کے کاڑھے کا پری شیک کرنا چاہئے۔
گھوڑے کی لید کے رس میں بہت سا نمک ملا کر لیپ کریں یا چول

نیم کے پتے۔ اور ہلدی کو پیس کر لیپ کریں یا پرانی کھل اور مرغ کی بیٹھ کو گوموتر میں پیس کر اس کا لیپ کرنا چاہئے۔

دیگر۔ گٹھ کو ٹھیکرے میں جلا کر پیس لیں۔ اور اسے تیل میں ملا کر آتشکا پر لیپ کریں۔ تو کھجلی۔ کلید (رطوبت) اور جلن کا دفعیہ ہو جاتا ہے۔

مالش کے لئے تیل۔ مالتی۔ چیتا۔ کنیر اور کنجا کے ساتھ بیج اور بھلاوے کا تیل پکا کر مالش کے کام میں لائیں۔

سب تدابیر کے عمل میں لانے کے باوجود اگر مرض کا دفعیہ نہ ہو۔ تو سر کی صفائی کے لئے قے وغیرہ کرائیں۔

وائرنکا کا علاج۔ اس روگ میں لالا وغیرہ شرائین کی فصد اندرونی صفائی۔ نسوار۔ اور شرو وستی کا استعمال کرانا چاہئے۔

چرونجی۔ ملیٹھی۔ گٹھ۔ اُرد۔ اور سرسوں کے ٹکڑے کو شہد میں ملا کر لیپ کریں۔

یا لاکھ۔ املتاس۔ بانڑ اور آملوں کا لیپ کریں۔

اور کودوں ترن دھانیہ کے کھار سے پانی سے دھوئیں۔

اندر لُپت کا علاج۔ اس روگ میں رسکے قریب کی سرا کا فصد کھول کر خوب اچھی طرح پانی سے دھو ڈالیں۔ پھر ہرا کسیس۔ منسل۔ نیلا تھوتھا۔ اور مرچ سیاہ کا لیپ کر دیں **یا** دِینا اور دیودار کا **یا** چرمٹھی کی جڑھ اور پھل کا **یا** کلہاری کی جڑھ کا **یا** کنیر کے رس کا **یا** شہد سے گھشد رو ارتاک کے رس کا **یا** دھتورے کے رس کا **یا**

بھلاووں کے رس کا یا گھی اور شہد ملے ہوئے تلوں کے پھولوں اور گوکھرو کا
لیپ کریں۔
دیگر۔ ہاتھی دانت کی سیاہی کو تیل میں ملا کر لگانا بھی اِندرلُپت کی
سبب سے اچھی دوا ہے۔
سفید بالوں کا علاج اِندرپت میں اگر سفید بال اُگنے لگیں تو
مینڈھے کے سینگوں کی سیاہی تیل میں ملا کر لگانی چاہئے۔
اِس روگ میں جب تک بال نہ اُگ آئیں۔ تب تک پانی کا پرہیز
نہ کرنا چاہئے۔
کھلت۔ پلت۔ بلی اور ہر دورن (سبز رنگ) بالوں
میں مریض کی اندرونی صفائی کر کے نسوار دینی چاہئے۔ منہ اور سر پر
مالش کریں نیز لیپ کرنا چاہئے۔
دیگر۔ بہت آدی گن اور جیونیہ گن کے ساتھ تیل پکا کر اِس
تیل کی یا نیم کے تیل کی نسوار ایک مہینے تک لیتے رہنا چاہئے۔ اتنا
استعمال نسوار میں برہمچریہ سے رہنا چاہئے۔ اور صرف دودھ ہی
پینا چاہئے۔
پلت ناشک نسوار۔ نیل۔ سرس۔ کرنٹ اور بھنگرے کے
سورس میں خیلو۔ بہیڑا۔ تل اور ہمانجب کے برابر بیجوں کو لیکر بھلوتا
دیں۔ پھر انہیں پیس کر کسی لوہے کے برتن پر لیپ دیں۔ اس
برتن کو دھوپ میں رکھ کر گرم کریں۔ ایسا کرنے سے جو تیل نکلے۔ اُسے
نسوار کے کام میں لائیں۔ تو پلت روگ جاتا رہتا ہے۔ اسکے استعمال

استعمال میں صرف دودھ کی غذا رکھنی چاہیئے۔
دیگر نسوار۔ دودھ۔ نیل کرنٹا۔ بھنگرا اور تُلسی ہر ایک کا رس ایک ایک سیر۔ تیل ایک کڑوا۔ اور ملٹھی ایک پل لے کر حسب ترکیب تیل کو پکالیں۔ پھر اس تیل کو کسی پتھر کے برتن میں رکھ دیں۔ یا مینڈھے کے سینگ میں رکھیں۔ اِس تیل کی نسوار لینے سے پلت روگ دور ہوجاتا ہے۔
دیگر۔ جیونجی۔ ملٹھی۔ جیونیہ گن کی ادویات اور کالے تلوں کو دودھ میں پیس کر منہ پر لیپ کرنا چاہیئے۔ یہ دوائی ہرد ردم روگ اور بلی روگ کو بھی دور کر دیتی ہے۔
دیگر۔ تِل۔ آملہ۔ پدم کیسر۔ ملٹھی اور شہد کا لیپ لگانے سے بال بڑھ جاتے ہیں۔ اور اُن پر رنگ بھی چڑھ جاتا ہے۔
دیگر۔ لوہے کا بُرادہ۔ بھنگرا۔ ترپھلا۔ اور کالی مٹی کو ایک مہینے تک گنے کے رس میں پڑا رہنے دیں۔ اور پھر اس کا لیپ کریں۔ تو پلت بال جڑھ سے کالے ہوجاتے ہیں۔
دیگر۔ اُرد۔ کودوں اور کانجی سے بنائے ہوئے یواگو کو تین دن تک رکھا رہنے دیں۔ بعد ازاں اس کے لیپ کرنے سے سفید بگلا بھی سیاہ پڑجاتا ہے۔ اگر بال سیاہ ہوجائیں۔ تو کونسی بڑی بات ہے۔
شرورو گ ناشک تیل۔ پُھنیا۔ ملٹھی۔ پیپل۔ صندل۔ اور نیل کنول کے ٹکڑے میں اور آملے کے رس میں تیل کو پکا کر اس تیل کو نسوار اور مالش کے طور پر استعمال کریں۔ تو پلت اور سب قسم کے

سر میں ہونے والے امراض دور ہو جاتے ہیں۔

دیگر نسوار۔ شتاور اور جیونتی کا کاڑھا۔ دودھ اور جیونیہ گن کی ادویات کا کلک (نگدا) لے کر ان کے ساتھ گھی اور تیل کو پکا کر نسوار لینے کے کام میں لائیں۔ تو گردن سے اوپر کے حصے میں پیدا ہونے والے تمام روگ دور ہو جاتے ہیں۔

مایور گھرت۔ پروں۔ پتے۔ آنتوں۔ پنجوں۔ فضلے اور چونچ کو دور کر کے مور کا گوشت لیں۔ اس کے ساتھ دش مول۔ بچ۔ راسنا۔ اور سنٹھی ہر ایک۔ تین پل ملا کر پانی ڈال کر پکائیں۔ جب ایک چوتھائی پانی رہ جائے۔ تو اتار کر چھان لیں۔ پھر اس کاڑھے میں ایک پرستھ دودھ اور ایک پرستھ گھی نیز مدھر گن کی ادویات کا نگدا ڈال کر حسب ترکیب گھی کو پکائیں۔ اس گھی کے پینے۔ ملنے۔ نیز حقنہ اور نسوار کے طور پر استعمال کرنے سے گردن کے اوپر کے حصے میں ہونے والے تمام مرض دور ہو جاتے ہیں۔

مہامایور گھرت۔ مایور گھرت کے بیان میں اوپر لکھے ہوئے کاڑھے میں چوگنا دودھ ملا کر ایک پرستھ گھی کو پکائیں۔ اور اس میں مندرجہ ذیل اشیا بوزن ایک ایک کرش کا نگدا ملا دیں۔ جیسے

جیونتی۔ ترپھلہ۔ میدا۔ داکھ۔ فالسہ۔ مجیٹھ۔ چب۔ بھارنگی۔ کھمباری کاکڑا سنگی۔ کرنج۔ مہامیدا۔ تال۔ کھجور۔ موتھا۔ کنول نال۔ کنول کند۔ چھوہارا۔ سنٹھی۔ جیونک۔ شتاور۔ وداری کند۔ رِدّھی۔ بڑی کٹیری۔ دو توانت مول۔ دُوب۔ گوکھرو۔ رشبھک۔ سنگھاڑا۔ کسیرو۔ راسنا۔

شال پرنی - بھومی آملک - الائچی خورد - بیجی - پوہکر مول - پھنیز نوا بنسلوچن - کاکولی - ڈرالبھا - ملٹھی - اخروٹ - بادام - منجا تمک اور پستہ - ان ادویات کا نگدا بنالینا چاہئے -

یہ نگدا ڈال کر اُسے پھر حسب ترکیب مقررہ پکالیں - اِسے مہامایور گھرت بولتے ہیں - یہ مایور گھرت کی نسبت بہت زیادہ مفید چیز ہے - اس کے استعمال سے دھاتوؤں اور اندریوں کا ڈھیلا پن - سوز جگر نش - دمہ - کھانسی - اور ابوت روگ جاتے رہتے ہیں - یونی روگوں (امراض رحم) اور ویریہ روگوں (امراض منی) کے لئے بھی یہ گھرت مفید ہوتا ہے - اور اس کے استعمال سے بانجھ عورت کے ہاں بھی فرزند نرینہ پیدا ہو جاتا ہے -

دیگر - چوہے - کیکڑے - ہنس اور خرگوش کے ماسوں سے بھی مندرجہ بالا ترکیب کے مطابق گھی تیار کیا جا سکتا ہے -

اس طرح جترو سے اوپر کے حصے میں ہونے والے امراض کی تعداد دو سو اکتیس ہوتی ہے - یہ الگ الگ ہیں - اور بتفصیل بیان کئے گئے ہیں -

رشیوں نے شخص کو ایک ایسے درخت سے تشبیہ دی ہے جسکی جڑھ اوپر کو اور شاخیں نیچے کو ہیں - اس لئے اس کے اوپر کے حصے یعنی جڑھ سے تشبیہ دی گئی ہے - پیدا ہونے والے امراض کے علاج میں بہت جلدی کرنی چاہئے -

سر سب اعضا سے افضل اور سب اندریوں کا مرکز ہے - پران بھی

اِسی میں رہتے ہیں ماس تے اِس کی حفاظت کے لئے خاص احتیاط سے کام لینا چاہئے۔

۲۵
پچیسواں ادھیائے

برن (زخم) اور اُس کا علاج

اقسام۔ (۱) نج اور (۲) آگنتج کے لحاظ سے برن کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔ برن کی دو قسمیں اور بھی ہیں (۱) دُشٹ برن اور (۲) شُدھ برن جو زخم جسمانی دوشوں کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اُسے نج برن کہتے ہیں۔ جو بیرونی بواعث مثلاً اینٹ پتھر لاٹھی وغیرہ کی چوٹ کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ اُسے آگنتج برن بولتے ہیں۔

جو گھاؤ وات وغیرہ دوشوں کی وجہ سے بگڑا ہوتا ہے۔ وہ دُشٹ برن کہلاتا ہے۔ لیکن جو وات وغیرہ دوشوں سے خالی ہوتا ہے۔ اُسے شُدھ برن کہتے ہیں۔

دُشٹ برن کی علامات۔ جو برن بہت رُکا ہوا ہو یا بہت پھٹا ہوا ہو۔ جو بہت سخت ہو۔ یا بہت نرم ہو۔ جو بہت اونچا یا بہت نیچا ہو۔ جو بہت گرم یا بہت ٹھنڈا ہو۔ جو سُرخ۔ زرد۔ یا سیاہ رنگ کا ہو۔ جو

بدبودار۔ گوشت یا سراوسناؤں سے گھرا ہوا ہو۔ جو اندر کو گھسا ہوا ہو۔ جس میں درد۔ بے چینی۔ جلن۔ سوج۔ اور کھجلی وغیرہ کی شکایات پائی جاتی ہوں۔ جو بہت پرانا ہو گیا ہو۔ ان علامات والے برن کو دُشٹ برن سمجھنا چاہئے۔

دُشٹ برن کی اقسام۔ وات۔ پت۔ کف اور رکت کے لحاظ سے دُشٹ برن پندرہ قسم کے ہوتے ہیں۔ (۱) واتج (۲) پتج (۳) کفج (۴) وات پتج (۵) وات کفج (۶) پت کفج (۷) سنپاتج (۸) وات رکتج (۹) پت رکتج (۱۰) کف رکتج (۱۱) وات پت رکتج (۱۲) وات کف رکتج۔ (۱۳) پت کف رکتج (۱۴) تردوش رکتج اور (۱۵) رکتج۔

واتج برن کی علامات۔ واتج برن نیلگون۔ سیاہ یا سُرخ رنگ کا راکھ کبوتر یا ہڈی کی مانند ہوتا ہے۔ اس میں سے دہی کے توڑ۔ گوشت کے دھوون یا پُلاک کے پانی کا سا تھوڑا تھوڑا اور پتلا سا مواد رستا رہتا ہے۔ اس میں ماس نہیں ہوتا۔ سُوئی چبھنے کا سا درد ہوتا ہے۔ پھٹاؤ۔ روکھاپن۔ اور چٹلاخ سے پائے جاتے ہیں۔

پتج برن کی علامات۔ پتج برن جلد جلد بڑھتا چلا جاتا ہے۔ یہ زرد۔ سفید۔ کپل اور پنگل رنگ کا ہوتا ہے۔ اس میں سے پیشاب یا کیسو کی راکھ کی مانند پانی۔ یا تیل کا سا نہایت گرم گرم مواد بہتا رہتا ہے۔ نیز اس میں کھشار کے جلانے کا سا درد ہوتا ہے۔ اس کا رنگ سُرخ ہوتا ہے ——— اور پک کر گرم ہو جاتا ہے۔

کفج برن کی علامات۔ اس کا رنگ زردی مائل ہوتا ہے۔ کھجلی

ہوتی ہے۔ اور سفید رنگ کا گاڑھا مواد بکثرت خارج ہوتا ہے۔ اسکے کنارے موٹے اور سخت ہوتے ہیں۔ سرا اور سُنایوُ کے جال سے گھرا ہوا اور تھوڑے درد والا ہوتا ہے۔

رکتج بُرن کی علامات۔ اس کا رنگ مونگے کی مانند سُرخ ہوتا ہے۔ اور اس میں سے پیپ بھی سُرخ ہی نکلتی ہے۔ اس میں سے اصطبل کی سی بُو آتی ہے۔ باقی تمام علامات پتج بُرن کی سی سمجھنی چاہئیں۔

سنسرگج بُرن کی علامات۔ دو دو دوشوں والے یا تینوں دوشوں والے بُرن میں اُن دونو یا اُن تینوں دوشوں کی ملی جُلی علامات پائی جاتی ہیں۔

شُدھ بُرن کی علامات۔ جو زخم زبان کی مانند ملائم اور صاف ہوتا ہے۔ نیز جس کے کنارے اور شور (پھنسیاں) نیلگون رنگ کے ہوتے ہیں۔ جو بیچ میں سے کچھ اُٹھا ہوا ہوتا ہے۔ اُس بُرن کو عوارض سے بری اور شُدھ بُرن بولتے ہیں۔

بُرن کی قابلیت اور ناقابلیتِ علاج۔ جلد۔ گوشت۔ سرا سنایُو۔ جوڑ۔ ہڈی۔ کوشٹ اور مرم ستھان۔ بُرن کے یہ آٹھ مقامات ہوتے ہیں۔ ان مقامات میں ہونے والے بُرن بالترتیب پہلے سے دُوسرا مشکل العلاج ہوتے ہیں۔

تندرست۔ مانس۔ حرارت ہاضمہ۔ جوانی اور طاقت والے شخص کا زخم سہل العلاج ہوتا ہے۔ گول۔ بڑا۔ تین پٹوں والا اور چوکور زخم بھی بسہولیت دور ہو جاتا ہے۔ علاوہ ازیں کولہے۔ گدا (مقعد) عضو تناسل

پشت۔ منہ کے اندر اور رخساروں میں ہونے والے زخم بھی سہل العلاج ہوتے ہیں۔

آنکھوں۔ دانتوں۔ ناک۔ اپانگ (گوشہ ہائے چشم) ناف سیون پیٹ۔ کانوں۔ پسلیوں۔ بغلوں اور چھاتیوں میں لگنے والے زخم مشکل العلاج ہوتے ہیں۔ جن زخموں سے جھاگ اور وایو نکلتی ہو جن میں شلیہ (کوئی اوپری چیز) ہو۔ یا جو اوپر کو مواد نہ ہلتے ہوں۔ جس بھگندر کا منہ اندر کو ہو۔ جو برن کمر کی ہڈی میں ہو۔ نیز کوڑھ والے وش روگی۔ شوش روگی اور مدھومیہہ (ذیابیطس) والے مریض کے زخم اور ایسے زخم جو زخم کے اندر کی طرف ہوں یہ سب عسیر العلاج ہوتے ہیں۔

وسرپ۔ بخار۔ اتیسار۔ کھانسی۔ پیاس۔ نیند نہ آنے۔ دمہ اور بے ہضمی کے مریضوں کے برن اچھے نہیں ہوتے۔ ایسا شخص جسکے سر کی ہڈی ٹوٹ کر مغز باہر نکل آئے۔ وہ بھی اچھا نہیں ہوسکتا۔

سنایو کے کلنے سے۔ رگ کے کٹ جانے سے۔ زخم کی گہرائی سے کیڑوں کے کھائے جانے سے۔ ہڈی کے ٹوٹ جانے سے۔ زخم میں کانٹا ہونے سے۔ زہر کے اثر سے۔ بے احتیاطی سے۔ پٹی اچھی نہ بندھنے سے بہت چکنائی یا زیادہ خشکی سے۔ بالوں کی رگڑ سے۔ ہلتے جلتے رہنے سے پیٹ کی عدم صفائی سے۔ بہت پیٹ بھر کر کھانے سے۔ فاقہ وغیرہ سے بہت لاغری ہو جانے سے۔ شراب خوری سے۔ دن کے وقت سونے سے۔ جماع سے۔ شب بیداری سے اور غلط علاج سے قابلِ علاج برن بھی

ناقابلِ علاج ہو جاتے ہیں۔

زخم بھر جانے کی علامات۔ جن زخموں کا رنگ کبوتر کے رنگ کی مانند ہو جاتا ہے۔ جن میں رطوبت نہیں رہتی۔ جو سخت ہو جاتے ہیں اور جن پر پھنسیاں نکل آتی ہیں۔ سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ ان پر انگور آرہا ہے۔

زخم میں اندرونی صفائی۔ اگر زخم میں سوج بھی ہو۔ تو قریب کے راستے سے اندرونی صفائی کرانی چاہیئے۔ یعنی اگر زخم جسم کے بالائی حصے میں ہو۔ تو قے کرائیں۔ اگر زیرین حصے میں ہو۔ تو جلاب دیں۔ ایسا کرنے سے سوج اور زخم دونوں کو آرام ہو جاتا ہے۔

سرد علاج۔ اگر زخم میں سوج بھی ہو۔ تو سرد علاج کرنا چاہیئے۔ کیونکہ سرد دوائی کے ملاپ سے جس طرح آگ جلدی بجھ جاتی ہے۔ ویسے ہی سرد علاج سے دوشوں کی حرارت دور ہو جاتی ہے۔

خون نکالنا۔ سوج اور زخم کی حالت میں اگر سختی۔ تبدیلی رنگت درد اور زہر کی آمیزش پائی جائے۔ تو جونکوں وغیرہ سے خاص طور پر خون کو نکال دینا چاہیئے۔ کیونکہ بگڑے ہوئے خون کے نکل جانے پر سوج سُرخی اور درد کا بہت جلد دفعیہ ہو جاتا ہے۔

خون نکالنے کے بعد کے لئے لیپ۔ خون کے نکل چکنے کے بعد مقام مذکور پر اُسی دن چھونے میں اور تاثیر میں سرد ادویات کو باریک پیس کر لیپ کر دیں۔ اس لیپ کو باسی کر کے نہ لگانا چاہیئے۔

دودھ یا گنے کا رس یا سو بار دُھلا ہوا گھی یا خشک کر دینے والی ادویات کو لیپ۔ سینک اور مالش کے طور پر برتی لوم کی ترکیب سے استعمال میں لانا چاہئے۔

سوج کو دور کرنے والا لیپ۔ بڑ۔ گولر۔ پیپل۔ پاکر اور بیت کی چھال کو پیس کر گھی میں ملا کر لیپ کرنے سے سوج جاتی رہتی ہے۔

جلن وغیرہ کو دور کرنے والا لیپ۔ وہ سوج اور وہ زخم جس میں وات کا غلبہ ہو۔ جس میں جکڑاہٹ۔ سختی۔ اور سخت درد ہو۔ جس سے خون نکلا ہو۔ اُسے جنگلی جانوروں کے ویسوار وغیرہ سے پسینہ دینا چاہئے۔ نیز اسی اور تلوں کو بھون لیں۔ اور دودھ میں ٹھنڈا کر کے دودھ کے ساتھ پیس کر لیپ کریں۔ تو جلن اور درد کا بھی دفعیہ ہو جاتا ہے۔

کم درد والی سوج کا علاج۔ چھونے میں سخت اور تھوڑے درد والی سوج میں وات کو دور کرنے والے سینہوں کی مالش کر کے پسینہ دینا چاہئے۔ اور اس کی تحلیل کے لئے بانس یا نلی یا انگوٹھے سے آہستہ آہستہ ملیں۔ نیز جو۔ گیہوں۔ اور مونگ کو پکا کر پیس کر لیپ کر دیں۔

سوج کے لئے اُپ ناہ وغیرہ۔ مندرجہ بالا تدابیر کے عمل میں لانے سے بھی اگر سوج کم نہ ہو۔ تو اُپناہن کرنا چاہئے۔ ایسا کرنے سے وہ سوج جس میں جلن نہیں ہوتی۔ بیٹھ جائیگی۔ اور جلن والی سوج پک جائیگی۔

پیر۔ تل۔ اسی۔ ستوؤں کا گولہ۔ کِنْوَ۔ کُٹھ۔ اور نمک سے تیار کی

ہوئی کھٹے دہی میں ملا کر پنڈی اُپ ناہن کے کام میں لائیں۔

سوج کو پھاڑنے والی دوائی۔ سوج کے اچھی طرح پک جانے اور پنڈی کی وضع کی نیز پیٹرن اشیا کے باندھنے کے بعد نازک مریض کی سوج کو پھاڑنے والی ادویات سے پھاڑ دینا چاہئے۔

پیٹرن ادویات وہ ہوتی ہیں۔ جو مواد کو سوج کے اندر کی طرف سے باہر نکال لاتی ہیں۔

گوگل۔ اسی۔ گودنتی۔ ہرتال۔ سورن ککشیری۔ کبوتر کی بیٹھ۔ کھشار اوشدھ اور کھشار ودھی کے بیان میں لکھے ہوئے کھشار کی ہوئی سوج کو پھاڑ دیتے ہیں۔

پوُیہ گربھ سوج کا علاج جس سوج میں پیپ پڑ گئی ہو۔ سوراخ چھوٹا ہو۔ اوپر اُٹھی ہوئی۔ اور مرم ستھان میں چلی گئی ہو اسکے مواد کو مواد نکالنے والی ادویات کے ساتھ چاروں طرف سے اُپ ہیرت کرنا (باندھ دینا) چاہئے۔

لیپ۔ پیپ کو نکالنے کے لئے جو لیپ لگایا جاتا ہے۔ اُس کو سوکھنے تک سوج پر لگا رہنے دیں۔ زخم کے منہ پر لیپ نہ لگانا چاہئے کیونکہ اس سے پیپ خارج ہوتی رہتی ہے۔

پیٹرن اوشدھ۔ مٹر۔ جَو۔ گیہوں۔ اُڑد۔ مونگ اور ہر غو۔ نیز دیگر بیسار چیزوں کی جڑھ اور چھال سے پر پیٹرن کرنا (پیپ نکالنا) چاہئے۔

دیگر۔ کھشان (دھونے) لیپ کرنے۔ گھی۔ تیل۔ رس کریا۔

چُورن اور ورتی اِن ساتوں میں سے کسی طور پر دُشٹ برَن - پرمیہہ اور کوڑھ کے زخم میں سُرسا آدی اور آرگ وَدھ آدی گن کی ادویات کو کام میں لایا جاتا ہے -

برَن کے دھونے کے لئے کاڑھا - جو زخم شدھ ہوا ہو - اُس کے دھونے کے لئے پٹول اور نیم کے پتوں کا کاڑھا مفید ہوتا ہے - اور شُدھ ہوئے زخم کو نیگرودھ آدی گن کی ادویات کی چھالوں کے کاڑھے سے دھونا چاہئے -

زخم کے شُدھ کرنے والا لیپ پٹول - تِل - ملٹھی - ترُبد - دنتی ہرد وہلدی - اور نیم کے پتوں میں تھوڑا سا نمک ڈال کر لیپ کرنے سے زخم شدھ ہو جاتا ہے -

زخم کی شُدھی کے لئے بتی - جن زخموں کا منہ چھوٹا ہو اور جو سندھی (مفاصل) اور مرم ستھان تک پہنچ گئے ہوں - ان کو ترُبد - دنتی کلہاری - شہد - اور سینمدھے نمک کی بتی سے شُدھ کرنا چاہئے -

ورنج برَن کے لئے دھوپ - جن زخموں میں وات کا غلبہ ہو تیز مواد اور درد کی بھی زیادتی ہو - تو جَو - گھی - بھوج پتر - راڑ (؟) اور دیودارو کا دھوپ دینا چاہئے -

پیچ - رکتج اور وِشج برنوں میں پِشست کریا (ٹھنڈی تدابیر) سے کام لینا چاہئے -

گنبھیر برَن کے اُتسادن کی ترکیب - سُوکھے ہوئے اور تھوڑے گوشت والے برَن کو نیگرودھ آدی اور پدمک آدی گن کی

زخم کے لئے چورن۔ ہموار اور سخت چمڑے والے زخم کے لئے
چورن مفید ہوتا ہے۔ جیسے
ارجن۔ گولر۔ پیپل۔ جامن۔ کانپھل اور لودھ کی چھال کا چورن
پیس کر دھوڑنے سے زخم پر جلد انگور آجاتے ہیں۔

جلد کو صاف کرنے والا لیپ۔ لاکھ۔ منسل۔ مجیٹھ۔ ہرتال
مصبر دو ہلدی کو پیس کر گھی اور شہد ملا کر لیپ کرنے سے چمڑا نہایت
صاف ہو جاتا ہے۔

رنگ کو ٹھیک کرنے والا لیپ۔ کالیسہ کتھا آم کی گٹھلی ہرتال
اور سونٹھ کے چورن کو گوبر کے رس میں ملا کر لیپ کرنے سے زخم کا مقام
جلد کا سا ہی ہو جاتا ہے۔

بال پیدا کرنے والا لیپ۔ انتر دھو سے جلائی ہوئی ہاتھی
دانت کی راکھ۔ تیل اور رسونت کا لیپ کرنے سے بال پیدا ہو جاتے
ہیں۔

اسی طرح چوپائے جانوروں کے ناخنوں۔ بالوں۔ ہڈیوں۔ چمڑے۔
سینگوں اور کھروں کی راکھ بھی تیل میں ملا کر لگانے سے بال پیدا
ہو جاتے ہیں۔

زخم کے لئے مفید غذا۔ زخمی مریض کو گذشتہ کرم دا پرین کے
بیان میں لکھی ہوئی مفید و مضر اغذیات پر غور کر کے مفید اغذیات
استعمال میں لانی چاہئیں۔

وات کے غلبے کے دفعیہ کے لئے۔ دش مول اور دیگر وات کو

دور کرنے والی ادویات مفید ہوتی ہیں۔

پت کے غلبے کو دور کرنے کے لئے ۔ تیگر ووآدی گن اور پدمک آدی گن کی دوائیں فائدہ مند ہیں۔

کف کے غلبے کو دور کرنے کے لئے ۔ آرگ وڈ آدی گن کی اور دیگر کف ناسک ادویات مفید ہوتی ہیں۔

ملے جُلے دوشوں میں ملی جُلی ادویات کا استعمال کرنا چاہئے۔

زخم کے لئے حسب ضرورت ادویات کا استعمال پرکھیالن (دھونا) آلیپن (لیپ کرنا) گھی۔ تیل۔ رس کریا۔ چُوبٹ اور ورتی میں سے حسب ضرورت کسی ایک تدبیر کو زخم کے بھرنے کے کام میں لانا چاہئے۔

گھی کا استعمال چمبیلی کے پتے۔ نیم کے پتے۔ کُٹکی۔ دارہلدی۔ ہلدی۔ اننت مول۔ مجیٹھ۔ خس کی جڑھ۔ دھتورہ سیاہ۔ سنیا لھوتھا۔ ملٹھی اور کنجا کے ساتھ گھی پکا کر اس گھی کا استعمال کرنے سے چھوٹے منہ والے۔ مرم ستھان میں ہونے والے۔ کلید والے۔ گہرے۔ درد والے اور ناڑی بزن شدہ ہو کر بھر جاتے ہیں۔

گھرشٹ اور وِدَلِت کے سوا دیگر سب بڑنوں میں خون بکثرت خارج ہوتا ہے۔ اس لئے وہ پکتے نہیں۔ خون کے تیز ہونے سے ان میں وایو بگڑ کر سخت درد پیدا کر دیتی ہے۔ اس لئے ان میں سینہہ یا پری شیک۔ سویدہ۔ پرلیپ۔ اُپ ناہ اور داغ وات ادویات سے پکائی ہوئی سینہہ وستی کام میں لانی چاہئے۔

سدیو بڑن اس طرح سات روز تک علاج کرتے رہنے سے دور ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر سات روز میں زخم اچھا نہ ہو۔ تو اول الذکر تدابیر کام میں لانی چاہئیں۔

گھرشٹ کے لئے چُورن۔ اوپر سب قسم کے سدیو بڑنوں کا عام علاج بیان کیا گیا ہے۔ اب گھرشٹ وغیرہ بڑنوں کے الگ الگ معالجات بیان کئے جاتے ہیں۔ گھرشٹ بڑن کے درد کو دور کرنے کے لئے چُورن کا استعمال کرنا چاہئے۔

اُوکرت کا علاج۔ اُوکرت نامی گھاؤ میں کلک وغیرہ کا استعمال کرنا چاہئے۔

وِچھن اور پرَوِی لمبت کا علاج ان گھاوؤں میں اول الذکر ترکیب کے مطابق سیون (سینے) بندھن (باندھنے) اور انو پیڑن (ادویات سے مواد نکالنے) سے علاج کرنا چاہئے۔

پھوٹی ہوئی آنکھ کا علاج۔ جب آنکھ پھوٹ جائے۔ تو وہ لاعلاج ہوتی ہے۔ جو آنکھ پھوٹے نہیں۔ بلکہ دیرن (جُدا) ہو کر نیچے لٹک پڑے۔ اس کی سب سراؤں کو ویسے طور سے اکٹھا کریں۔ کردوھ

نہ ہونے پائے۔ اور آنکھ کے ڈھیلے کو اپنے مقام پر جا کر اُنگلی سے دبائیں۔ جس پر کنول کے پتے پلیٹے ہوئے ہوں۔

نیتر روگ کے لئے گھی۔ اس طرح آنکھ کے ڈھیلے کو اپنے مقام پر جا کر ملٹھی۔ جیوک۔ پرشبھک۔ اور اُتپل کا نگدا بنا کے دودھ اور بکری کا گھی ڈال کر گھی کو پکا لیں۔ اس گھی کے چپڑنے۔ نسوار لینے اور ترپن کرنے سے آنکھ کی سب قسم کی چوٹ کو آرام آجاتا ہے۔

گلے کے درد کی وجہ سے اگر آنکھ کا ڈھیلا اندر کو گھس گیا ہو۔ تو قے۔ اُتکلیش۔ چھینک یا پرانایام کرانا چاہئے۔ نیز زخم چشم کی مانند اس کا علاج کرنا مفید ہوتا ہے۔

جب کان اپنے مقام سے ہل جائے۔ تو وہاں پر ٹانکے لگا کر کان کے سوراخ میں تیل بھر دینا چاہئے۔

گردن کے کٹ جانے پر اگر ہوا اس میں سے ہو کر نکلنے لگے تو اُسے بہت جلد اپنے ٹھیک مقام پر رکھ کر ٹانکے لگا دیں۔ اور ایسے طور سے باندھ دیں۔ کہ وہ مقام پھٹا ہوا نہ رہے۔

اس بدن میں بکری کا گھی چپڑنا چاہئے۔ اور گردن اونچی کر کے کھانا کھانا چاہئے۔ نیز اچھی طرح پٹی باندھ کر سوئیں۔

ہاتھوں اور پاؤں پر سلائی کرنا۔ ہاتھوں اور پاؤں میں ٹیڑھی چوٹ آجانے سے مقام مذکور کو ٹھیک ٹکانے پر کر کے ٹانکے لگا دینے چاہئیں۔ اور گاڑھے کپڑے کی بیلت نامی پٹی باندھنی چاہئے اگر زخم ٹھیک طور سے نہ ل سکے۔ تو گوپھن نامی چمڑے کی پٹی باندھنی چاہئے

جس مریض کا انڈکوش لٹک پڑا ہو۔ اُس کے پاؤں اور آنکھوں پر پانی کے چھینٹے مارنے یا دہو کر فوطوں کو اندر داخل کر کے تُن نامی سوئی سے ٹانکے لگا دینے چاہئیں۔ اور گوپھن نامی کپڑے کی پٹی باندھ کر اس کپڑے کو کمر سے باندھ دیں۔ اس میں سینہہ کا پری شیک کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ کیونکہ سینہہ سے بدن میں کلیتاً رطوبت پیدا ہو جاتی ہے۔

تیل۔ کالا نوساری (درخت شیشم کی چھال)۔ اگر۔ الائچی چمبیلی کے پتے۔ چندن۔ پت پاپڑا۔ سنبل۔ دار ہلدی۔ گلو اور نیلا تھوتھا کو پیس کر اس کے ساتھ تیل پکا کر انڈکوش پر لگا دیں۔ انڈکوش کے زخم کو بھرنے کے لئے نہایت اچھی دوائی ہے۔

چھن شاکھا کو جلا دینا۔ بالکل کٹے ہوئے ہاتھ پاؤں کو مناسب طور پر گرم تیل سے جلا کر کوش نامی بندھے باندھ دیں۔ اور باقی علاج زخم کی مانند ہی کریں۔

سر میں بتی کا استعمال۔ شلیہ (گولی وغیرہ بیرونی چیز) سے سر کے بہت بیندھ جانے پر یا چوٹ لگنے سے مسلے جانے پر بھی علاج کرتے رہنا چاہئے۔ شلیہ کے سر کے باہر نکل جانے پر بالوں کی بتی اندر داخل کرنی چاہئے۔ اگر شلیہ نہ نکلا ہو۔ تو بتی اندر نہ داخل کریں اگر بتی لگائی جائے گی۔ تو مستولنگ (مغز) کے بہ جانے سے وایو بگڑ کر مریض کو مار ڈالے گی۔ زخم کے بھر جانے پر ایک ایک کر کے رفتہ رفتہ بالوں کو نکال ڈالنا چاہئے۔ جب مغز نکل جائے۔ تو دوسرے جانور کا

مغز ریض کو کھلانا چاہئے۔

شلیہ نکل جانے پر سینہ ورتی کا استعمال سر کے سوائے اگر اور حصۂ جسم میں شلیہ لگا ہو۔ تو اُسے نکال کر سینہ ورتی لگانی چاہئے۔

گہرے زخموں کا علاج۔ جو زخم بہت گہرا ہو۔ جس کا منہ چھوٹا ہو۔ اور جس سے خون بہتا ہو۔ اُس میں چھوٹے نیتر والے نالکا نیتر سے چکر تیل دگھانی کا تیل بھرنا چاہئے۔

بھن کوشٹ (پھٹے ہوئے پیٹ) کا علاج۔ اگر شلیہ سے پیٹ پھٹ کر اُس میں خون بھر جائے۔ تو غشی۔ دل اور پسلیوں میں درد۔ بخار۔ جلن۔ پیاس۔ اپھارہ۔ عدم اشتہائے طعام۔ پاخانہ۔ پیشاب اور بادِ مخالف کا رُک جانا۔ دمہ۔ پسینہ۔ سُرخی چشم۔ منہ سے خون کی بُو آنا۔ اور جسم کی بُو کا بدل جانا یہ علامات نمودار ہو جاتی ہیں۔

آم آشے (معدے) میں خون کا بھر جانا۔ اگر شلیہ سے پھٹ کر معدے میں خون بھر جائے۔ تو خون کی قے ہوتی ہے۔ سخت اپھارہ ہو جاتا ہے۔ اور درد پیدا ہو کر مریض کو ہلاک کر ڈالتا ہے۔

پکو آشے (انتڑیوں) میں خون کا بھر جانا۔ شلیہ سے پھٹ کر خون کے پکو آشے میں بھر جانے پر درد۔ گرانی بدن۔ ناف کے نچلے حصے کا ٹھنڈا ہو جانا۔ اور مسامات میں سے خون کا نکلنا یہ علامات پائی جاتی ہیں۔

جیسے پیشاب پسلیوں میں سے سروتوں سے رس رس کر مثانے کو بھر

دیتا ہے۔ ویسے ہی اگر کوئی آشے شلیہ سے پھٹ جائے۔ تو اُس میں سے چھوٹے چھوٹے سروتوں کے ذریعے خون رس رس کر نہ پھٹے ہوئے آشے کو بھی بھر دیتا ہے۔

ایسے مریض کا علاج ترک کر دینا چاہیئے۔ جس کے اندر خون بھر جانے کی وجہ سے ہاتھ۔ پاؤں۔ سانس اور منہ ٹھنڈے ہو گئے ہوں۔ جسم زرد پڑ گیا ہو۔ اور اپھارہ بھی ہو۔

جبکہ خون آم آشے (معدے) میں بھر جائے۔ تو قے کرانی چاہیئے۔ اگر وہ پکو آشے (انتڑیوں) میں بھر جائے تو جلاب دینا مفید ہوتا ہے۔ نیز چکناہٹ سے خالی گرم تاثیر والی اور اندرونی صفائی کرنے والی ادویات کی نروہن وستی دیں۔

یا چکنائی ڈالے بغیر جو۔ بیر اور کلتھی کے کاڑھے کے ساتھ غذا کھلائیں۔

یا سیندھے نمک کے ساتھ پیا کھانے کو دیں۔

جس شخص کا پیٹ پھٹ کر بہت خون نکل چکا ہو اُسے خون پلانا چاہیئے۔

بعض کوشٹ (پیٹ کا پھٹ جانا) دو طرح کا ہوتا ہے۔ کلتن آنتر اور بھن آنتر۔ کلتن آنتر کی حالت میں اول الذکر غشی وغیرہ علامات بہت خفیف طور پر نمودار ہوتی ہیں۔ لیکن بھن آنتر میں یہ شکایات بہت نمایاں طور پر رُونما ہو جاتی ہیں۔ نیز کلتن آنتر میں مریض کا مرنا مشکوک ہوتا ہے۔ ممکن ہے۔ وہ بچ بھی جائے۔ لیکن

بعض آخر میں اُس کا بچ سکنا قطعی ناممکن ہے۔
پیٹ کے پھٹ جانے پر بھی اگر مریض کے پاخانہ۔ پیشاب اور باد مخالف کا اخراج اپنے اپنے ٹھیک راستوں سے ہوتا ہو۔ نیز کوئی عارضہ بھی نمودار نہ ہو۔ تو مریض کبھی نہیں مر سکتا۔
اگر انتڑیاں پھٹے بغیر باہر نکل آئی ہوں تو انہیں اندر داخل کر دیں۔ اور اگر وہ کٹ کر باہر نکلی ہوں۔ تو کالے چیونٹوں کے منہ سے جوڑ کر اندر داخل کریں۔
باہر نکلی ہوئی آنت کے تنکوں۔ خون یا دُھول کو دھو کر اور اس پر گھی چپڑ کر اُسے آہستہ آہستہ اندر داخل کر دینا چاہئے۔ وید کو چاہئے۔ کہ ایسا کرنے سے پیشتر اپنے ناخن کٹوا لے۔
سوکھی ہوئی آنت کو دودھ سے دھو کر بہت سے گھی سے چپڑ دیں پھر مریض کے گلے میں اُنگلی ڈال دیں۔ اور اُس کے مُنہ پر پانی کے چھینٹے ماریں۔ تو ایسا کرنے سے آنت اندر گھس جاتی ہے۔
زخم کا منہ چھوٹا ہونے یا انتڑیوں کے زیادہ ہونے کی وجہ سے اگر نکلی ہوئی آنتیں پیٹ میں نہ گھس سکیں۔ تو اُنکے پرمان کے مطابق پیٹ کو چیر کر انتڑیوں کو اندر گھسیڑ دیں۔ اس طرح اُنہیں ٹھیک ٹھکانے پر رکھ کر زخم کے منہ کو ملا کر سی ڈالیں۔ ٹھیک ٹھکانے پر نہ آئی ہوئی آنت بہت جلد بگڑ کر مریض کو ہلاک کر ڈالتی ہے۔ اس لئے اسپر پٹی باندھ کر اوپر گھی ڈال دینا چاہئے۔ بعد ازاں چرنے کا تیل ملا کر تھوڑے گرم گرم دودھ پلائیں۔

پاخانے کو نرم اور بادِ مخالف کو خارج کرنے کے لئے برابر ایک سال تک نہایت احتیاط کے ساتھ اُن تمام ہدایات پر عمل کرنا چاہئے جو یرقان کے لئے مفید بیان کی گئی ہیں۔

میدا وستی نکل آنے کی تدبیر۔ جب شکم کے پھٹ جانے پر اُس میں سے میدا کی بتی باہر نکل آئے۔ تو اُسپر راکھ یا مٹی یا کیلے رس والی کسی جڑ کا باریک سفوف چھڑک کر تاگے سے مضبوط باندھ دیں۔ اور آگ میں تپائے ہوئے گرم گرم تیز نشتر سے نہایت احتیاط کے ساتھ اُسے کاٹ دیں۔ اُس کے بے طریقے کٹ جانے سے درد۔ اپھارہ اور موت بھی واقع ہو جاتی ہے۔ اس کے کاٹ چکنے کے بعد شہد لگا کر زخم کو باندھ دینا چاہئے۔ غذا کے ہضم ہو چکنے کے بعد مریض کو گھی پلانا چاہئے۔ یا کھانڈ۔ چیتا۔ لاکھ۔ گوکھرو اور ملٹھی ڈال کر پکایا ہوا دودھ پلائیں۔ اس سے درد اور جلن دور ہو جاتی ہے۔ بعد ازاں اول الذکر تمام تدابیر کام میں لائیں۔ نیز میدا اور گرنتھی کے بیان میں لکھے ہوئے تیل ملیں۔

زخم پر انگور لانے والا تیل۔ تالیس پتر۔ پھاک۔ جٹا ماسی ہریئو۔ اگر۔ چندن۔ ہلدی۔ دار ہلدی۔ کنول گٹا۔ خس۔ اور ملٹھی سے پکایا ہوا تیل تازہ زخم پر انگور لانے کے لئے نہایت مفید دوائی ہے۔

گہری چوٹ کا علاج۔ لاٹھی یا مُکے سے اندرونی چوٹ لگ جانے یا ناہموار طور پر گر پڑنے یا بلندی سے گر پڑنے کی صورت میں پیٹ بھر کر کھانا کھلانا۔ ملنا اور درد کو دور کرنے والی اشیا سے مالش کرانا

تیل کی درونی میں بٹھانا۔ وشلشٹ دیہہ (ڈھیلے جسم والے) متھت (تکلیف زدہ)۔ کھین (لاغر) اور مرم آہت (مرم ستھان پر زخم لگنے والے) روگی کو تیل کی بھری ہوئی درونی میں بٹھائیں اور مانس رس کی غذا کھانے کو دیں۔

ستائیسواں ادھیائے

بھنگ (ہڈی ٹوٹ جانے) کا علاج

اقسام۔ گرنے سے یا چوٹ لگ جانے سے ہڈیاں دو طرح سے ٹوٹ جاتی ہیں (۱) سندھی بھنگ اور (۲) کانڈ بھنگ۔

سندھی بھنگ میں عضو کے پھیلانے یا سکیڑنے کی طاقت نہیں رہتی۔ یعنی جوڑ اپنے مقام سے ہٹ جاتا ہے۔

کانڈ بھنگ میں سوج زیادہ ہوتی ہے۔ اور سونے بیٹھنے وغیرہ ہر حال میں بہت درد ہوتا ہے۔ تھوڑی سی حرکت کے کام کی بھی طاقت نہیں ہوتی۔ اور ٹوٹنے ہوئے مقام کو دبانے سے آواز آتی ہے۔

یہ ہڈی ٹوٹنے کی عام علامات ہیں۔ ہڈی ٹوٹنے کے لحاظ سے

ملہ پرواسا برتن۔ ٹب۔

اس کی کئی قسمیں ہو سکتی ہیں۔ اب انکے معالجات کا بیان کیا جائیگا

دُساد ھیہ (غیر العلاج) **بھنگ**۔ جس ہڈی میں چھوٹی چھوٹی دراڑیں پڑ گئی ہوں۔ جس کے چھونے سے آواز آتی ہو۔ جسکی دراڑیں دوسری ہڈی کی پھانک چُبھ گئی ہو۔ جو چوٹ لگنے سے ٹوٹ کر تھوڑی سی جُڑی رہ گئی ہو۔ جسے اٹھانے سے زخم سا نظر آئے۔ جو مغز کے اندر گھس گئی ہو۔ ایسی تمام شکستگی استخواں کو غیر العلاج سمجھنا چاہئے۔

اسادھیہ بھنگ۔ لاغر۔ بے طاقت۔ وات والے اور کم خوں اشخاص کا استھی بھنگ لاعلاج ہوتا ہے۔

کمر کی جو ہڈی ٹوٹ گئی ہو۔ جو ہڈی اپنے جوڑ سے ہٹ گئی ہو۔ جو ہڈی جوڑ کے مقام سے نیچے کو ٹوٹی ہو۔ جگھن کے مقام کی جو ہڈی چور چور ہو گئی ہو۔ ان سب کا علاج بھی نہ کرنا چاہئے۔

پیشانی کی ٹوٹی ہوئی ہڈی۔ کنپٹی۔ سر۔ پیٹھ اور چھاتیوں کے درمیان کی کوئی ہڈیاں یہ سب بھی لاعلاج ہوتی ہیں۔

اگر ٹوٹی ہوئی ہڈی اچھی طرح باندھنے پر بھی بُری طرح لگانے یا باندھنے یا ہلنے جلنے سے بگڑ جائے۔ تو اُسے بھی لاعلاج سمجھنا چاہئے جو ہڈی پہلے سے ہی اچھی طرح پیدا نہیں ہوتی۔ وہ بھی غیر العلاج ہوتی ہے۔

جو نازک ہڈی ٹیڑھی ہو جائے جو نلکا استھی (نل) ٹوٹ جائے کھوپڑی کی جو ہڈی ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے۔ یا جو دیگر ہڈیاں پھوٹ

جائیں وہ سب مشکل العلاج ہوتی ہیں۔

بھگن (ٹوٹی ہوئی ہڈی) کا علاج۔ ٹوٹی ہوئی ہڈی کی حالت کو دیکھ کر جھکی ہوئی ہڈی کو اونچی کر دیں۔ اونچی کو جھکا دیں۔ اور جو ادھر اُدھر ہو گئی ہو۔ اُسے ٹھیک ٹکانے پر کر دیں۔

آنچھن (ڈھکنے)۔ اُت پیڑن (دبانے) اُن من (اٹھانے)۔ چرم سنکشیپ (چمڑے کو سکیڑنے) اور بندھن (باندھنے) ان سب طریقوں سے جسم کے متحرک اور ساکن جوڑوں کو اچھی طرح سے ٹکانے پر لگا کر بہت سا گھی ڈال دیں۔ اور کپڑے کی آرام دہ پٹی اوپر سے لپیٹ دیں۔ اس کپڑے کے اوپر گولر۔ پیپل۔ سال۔ ارجن اور ڈھاک کی چھال یا بانس کی کھپچیاں لگا کر ہموار طور پر باندھ دیں۔ لیکن اِن چھالوں یا کھپچیوں کو باندھنے سے پہلے چھیل کر۔ چوڑی۔ پتلی اور ملائم بنا لینا چاہئے۔ ڈھیلے باندھن سے جوڑ قائم نہیں رہتا۔ اور نہایت سخت بندھن سے درد۔ جلن۔ پاک (پختگی) اور سوج پیدا ہو جاتی ہے۔ اس لئے ایسا بندھن باندھنا چاہئے جو نہ ڈھیلا اور نہ سخت ہو۔ گرمی کے موسم میں تیسرے دن پٹی کھولنی چاہئے۔ جاڑے میں ساتویں روز اور معتدل موسم یعنی شرت وبسنت رتو میں پانچ دن کے بعد یا ہڈی کی شکستگی کی حالت کے مطابق حسب ضرورت پٹی کھولی جا سکتی ہے۔

پری شیک۔ بندھن کو کھول کر نیگرودھ آدی گن کی ادویات کے ٹھنڈے کاڑھے سے سینچن کرنا چاہئے۔ اگر درد زیادہ ہو۔ تو

پنچ مُول ڈال کر پکائے ہوئے دودھ سے پری شیک کرنا لازم ہے۔

چلتر تیل (گھانی کے تیل) کا استعمال۔ ملک اور موسم کے مطابق حالت کا لحاظ کرکے وات کو دور کرنے والی ادویات سے ملا ہوا نیم گرم تازہ گھانی کا تیل استعمال میں لائیں۔

نہایت ٹھنڈے پری شیک اور لیپ بھی ہمیشہ استعمال میں لاتے رہنے چاہئیں۔

پہلا بچہ جننے والی گائے کا دودھ۔ ٹوٹی ہوئی ہڈی والے شخص کو پہلا بچہ دینے والی گائے کا دودھ مدھر گن کی ادویات کے ساتھ پکا کر اس میں گھی اور لاکھ کا رس ڈال کر ٹھنڈا کرکے ہر روز پینا چاہئے۔

برن والے بھگن کا علاج۔ زخم والے بھگن روگی (شکستگی استخواں کے شاکی) کے زخم کو گھی اور شہد کے کاڑھے سے پری شارن کرنا چاہئے۔ باقی سب تدابیر بھگن کی مانند ہی عمل میں لانی چاہئیں۔

زخم کا ملانا۔ جب زخم کا گوشت سڑ پڑے۔ تو گھی اور شہد کا لیپ کرکے زخم کو ملا دیں۔ پھر حسب مناسب بندھن سے باندھیں۔

برن کے لئے اَوچُورن (زخم کے لئے دھوڑا) اوپر لکھی ہوئی تدابیر سے جب زخم کی شکل ہموار اور سطح ایک سی ہو جائے تو اس پر پرینگو۔ بودھ۔ کا پھل۔ بھیٹھی۔ . . دھاوے کے پھولوں کا پھلن دھوڑ دیں۔

یا دھاوے کے پھولوں اور لودھ کا چورن دھوڑیں۔ تو زخم جلدی

بھر جاتا ہے۔اس طرح ہڈی کے ٹوٹنے کے علاج کا بیان کر دیا گیا ہے۔
قابل علاج اور لا علاج زخم۔مضبوط دھاتو والے تر و تازہ اور تھوڑے دشمنوں سے حملہ آور مریض کا زخم جاڑے کے موسم میں قابل علاج ہوتا ہے۔خلاف ازیں برعکس حالات میں زخم کو لا علاج سمجھنا چاہیے۔

مناسب ترکیب کے مطابق علاج کرنے پر بچے کی سندھی کے جوڑنے میں جتنا عرصہ لگتا ہے۔اس سے دگنے وقت میں درمیانہ عمر والے مریض کی سندھی جڑ جاتی ہے۔اور تگنے وقت میں بوڑھے شخص کی سندھی جڑ جاتی ہے۔

کمر۔جانگھوں اور رانوں کی ہڈی کے ٹوٹ جانے پر مریض کو لکڑی کے تختے پر سلا دیں۔تاکہ مریض ہلنے نہ پائے۔اس لیے اس لکڑی کے تختے میں پانچ کیل گاڑ کر اسے باندھ دیں۔یعنی دونوں پنڈلیوں کے ادھر ادھر ایک ایک۔دونوں رانوں کے ادھر ادھر ایک ایک۔اور دونوں پاؤں کے درمیان میں ایک کیل گاڑ دیں۔

شرونی (کمر) اور پیٹھ کا بانس ٹوٹ جانے پر بھی پانچ کیلوں سے ہی باندھنا چاہیے۔یعنی دونوں پہلوؤں میں دو دو۔اور پاؤں کے درمیان میں ایک۔

وکتر (منہ) اور اکھشک (کولے) کے ٹوٹنے پر بھی پانچ پانچ ہی کیل لگائے جاتے ہیں۔

ٹوٹے ہوئے مقام کی پٹی کھولنے میں بھی مذکورہ بالا طریق پر ہی

عمل کرنا چاہیے۔

بہت دن کے کٹے ہوئے جوڑ پر سنیہن اور سویدن سے نرم کی ہوئی سندھیوں کو سوچ سمجھ کر حسب ضرورت اول الذکر ترکیب کے مطابق مناسب مقامات میں جما دینا چاہیے۔

سندھی کے سوائے دوسرے مقام کی ہڈی کے ٹوٹنے میں زخم کے بھر جانے پر دوشم[1] اور ان ونن[2] ترکیب کے مطابق سادھت کر کے ٹوٹے ہوئے مقام کو توڑ کر ملا دیں اور بھگن کا سا علاج کریں۔ وہی تدبیر کرنی چاہیے جس سے ٹوٹا ہوا مقام پکنے نہ پائے کیونکہ سرا اور سنایو کے پک جانے سے سندھی کا گوشت پھر جڑ نہیں سکتا۔

ہڈی ٹوٹنے کی حالت میں وات روگوں کے بیان میں کہے ہوئے سنیہہ کے چار قوت بخش نسخوں کو پینے۔ نسوار لینے۔ مالش کرنے اور انوواسن کے کام میں لانا چاہیے۔ نیز دستی کرم بھی کریں۔

ٹوٹی ہوئی ہڈی والے مریض کو شالی چاولوں کا بھات۔ گھی۔ مانس رس، اور قوت بخش نیز آودا ہی (جلن نہ پیدا کرنے والی اشیاء دودھ وغیرہ) اور سندھیوں کو جوڑنے والی سب قسم کی کھانے کے قابل اشیاء کے ساتھ کھانے کو دیں۔ اور بھگن میں (ٹوٹے ہوئے مقام پر) گلانی (ڈھیلا پن یا تکان) نہ ہونے دیں۔ کیونکہ بھگن کے مقام پر گلانی ہونے سے وہ جُڑنے نہیں پاتا۔

[1] آنشٹ
[2] وات پت کف تینوں میں سے کسی ایک کی زیادتی۔

ممنوعات۔ جس شخص کی ہڈی ٹوٹ گئی ہو۔ اُسے نمک چرپرے رس۔ کھٹار۔ کھٹائی۔ جماع۔ دھوپ۔ ورزش اور خشک اغذیات سے پرہیز رکھنا چاہیئے۔

گندھ تیل۔ کالے تلوں کی دھول مٹی صاف کرکے ایک مضبوط کپڑے میں باندھ کر سات رات تک کسی بہتی ہوئی ندی میں ڈالے رکھیں۔ لیکن ہر روز دن کے وقت سویرے ہی پانی میں سے نکال کر پھیلا کر سکھا لیا کریں۔ ایسے ہی سات روز تک دودھ میں بھگو کر سکھائیں۔ پھر سات رات دن تک ملٹھی کے کاڑھے میں بھگو کر سکھایا کریں۔ پھر ایک مرتبہ دودھ میں بھگو کر سکھالیں۔ پھر ان تلوں کے چھلکے مٹی وغیرہ کو دور کرکے پیس لیں۔ اور خس۔ نیتر بالا۔ مجیٹھ۔ نکھی۔ جٹاماسی۔ گندھ ترن۔ کٹھ۔ بلا۔ اتی بلا۔ ناگ بلا۔ اگر۔ چندن۔ کنگم۔ سارروا۔ سرل کا شٹ۔ رال۔ دیودارو اور پدماک کا چورن بنا کر اُس میں ملادیں۔ پھر تمام گندھ دربیوں (خوشبودار ادویات) کے ساتھ پکائے ہوئے دودھ میں مندرجہ صدر چُورن کو ملا کر تیل نکالیں اس کے بعد شلارس۔ روسنا۔ شال پرنی۔ کیسر۔ بشششم۔ تگر۔ تیج پات لودھ۔ اور دوب میں اول الذکر خس وغیرہ ادویات کا چُورن ڈال کر اُس تیل کو پکائیں۔ یہ گندھ تیل ہڈیوں کے جوڑنے کے لئے نہایت مفید چیز ہے۔ اس کے پینے۔ نسوا لینے وغیرہ سے وات پت سے پیدا شدہ تمام جسم کی بڑی بڑی سخت بیماریاں بھی جاتی رہتی ہیں۔

اٹھائیسواں ادھیائے

بھگندر کا علاج

بھگندر کی علامات۔ ہاتھی اور گھوڑے کی پشت پر سواری کرنے سے۔ سخت اور کھردرے آسنوں پر بیٹھنے سے۔ ارش ندان میں بیان کئے ہوئے (بواسیر کے) بواعث سے۔ یا ایسے ہی دیگر اسباب سے۔ نیز پہلے جنم کے کئے ہوئے پاپوں کے پھل سے۔ اور نیک پرشوں کی مذمت کرنے سے۔ گدا سے ایک یا دو انگل کے فاصلے پر باہر یا اندر کو بگڑے ہوئے خون اور گوشت میں ایک برن ہو جاتا ہے۔ اسی کو بھگندر کہتے ہیں۔

بھگندر ہونے سے پہلے عموماً ایک پھنسی پیدا ہوا کرتی ہے۔ یہ پھنسی پک کر پھوٹ جاتی ہے۔ اور پھر بھگندر بن جاتی ہے۔ چونکہ یہ مثانے کے قریب ہوتا ہے۔ اس لئے اس میں سے پیشاب ٹپکنے لگتا ہے۔

اگر اس کا علاج درست طور پر نہ کیا جائے۔ تو بھگندر سب طرف سے فرج۔ مثانے اور مقعد کو چھلنی کر دیتا ہے۔ اور باد مخالف۔ پاخانہ۔ پیشاب اور ویرج چھوٹے چھوٹے سوراخوں میں سے ہو کر نکلنے لگتے ہیں۔

اقسام۔ بھگندر آٹھ قسم کا ہوتا ہے (۱) واتج (۲) پتج (۳) کفج (۴) واتپتج (۵) وات کفج (۶) پت کفج (۷) سنپاتج اور (۸) آگنج۔

پڑکا (پھنسی) اور بھگندر میں فرق۔ گدا کے پاس والی سوج جب تک نہیں پکتی۔ تب تک اُسے پڑکا یا پھنسی کہا جاتا ہے جب وہ پک جاتی ہے۔ تو اُسے بھگندر کہتے ہیں۔

جس پھنسی کی جڑھ گہری ہو۔ جس میں بے قراری اور درد بھی ہو اور پیدا ہوتے ہی بگڑ جائے۔ اُسے ہی بھگندر کی پیدا کرنے والی پھنسی سمجھنا چاہئے۔ اس کے خلاف علامات رکھنے والی صرف پڑکا (عام پھنسی) ہی کہلاتی ہے۔

واتج پڑکا کی علامات۔ رنگ کا نیلگون اور سُرخ ہونا۔ سوئی چُبھنے اور پھٹنے کا سا درد ہونا۔ یہ واتج پڑکا کی علامات ہوتی ہیں۔

پتج پڑکا کی علامات۔ اونٹ کی گردن کی طرح اوپر کو اُٹھی ہوئی سُرخ۔ پتلی اور گرم پھنسی کو جس کی وجہ سے بخار ہو جائے اور اندر دھواں سا اُٹھتا معلوم ہو۔ پتج پڑکا کہتے ہیں۔

کفج پڑکا کی علامات۔ سخت۔ چکنی۔ موٹی جڑھ والی۔ سفید اور کھجلی والی پھنسی کو کفج پڑکا سمجھنا چاہئے۔

واتپتج پڑکا کی علامات۔ وات پت کی وجہ سے پیدا ہونے والی پھنسی نیلے رنگ کی۔ تانبے کے رنگ کی۔ جلن والی۔ گرم اور سخت درد والی ہوتی ہے۔

وات کفج پڑکا کی علامات۔ سفید یا قدرے نیلے رنگ کی اور

مشکل سے پکنے والی پڑکا واستہ کھنچ ہوتی ہے۔

سنپاتج پڑکا کی علامات۔ تینوں دوشوں سے پیدا ہونے والی پڑکا پاؤں کے انگوٹھے کی مانند ہوتی ہے۔ اس میں درد۔ عدم اشتہائے طعام۔ پیاس۔ جلن۔ بخار اور نے وغیرہ کئی قسم کی شکایات پائی جاتی ہیں۔

مندرجہ بالا تمام پھنسیاں علاج میں دیر لگانے سے پک کر بھگندر بن جاتی ہیں۔

شت پونک بھگندر۔ واتج پڑکا میں چھلنی کی مانند چھوٹے چھوٹے موہنوں والے بہت سے سوراخ ہوتے ہیں۔ جن میں سے جھاگ دار اور صاف مواد ہمیشہ رستا رہتا ہے۔ اسی چھلنی کی مانند سوراخوں کی وجہ سے ہی اسے شت پونک بھگندر کہتے ہیں۔

اُشٹر گریوا بھگندر۔ پتج پڑکا چونکہ اونٹ کی گردن کی سی ہوتی ہے۔ اسی سبب سے اسے اُشٹر گریوا بھگندر کہتے ہیں۔

پری سراوی بھگندر۔ کفج پڑکا میں سے بیشمار مواد بکثرت خارج ہوتا رہتا ہے۔ اس لئے اسے پری سراوی بھگندر کہا جاتا ہے۔

پری کھشیپی بھگندر۔ وات پت کی وجہ سے پیدا ہونے والی پڑکا کو پری کھشیپی بھگندر بھی کہتے ہیں جیسے قلعے کے باہر فصیل کے چاروں طرف کھائی ہوتی ہے۔ ویسے ہی یہ بھگندر بھی چاروں طرف سے مخفی نالیوں سے گھرا ہوتا ہے۔

رجو سنگیہ آک بھگندر۔ وات کف کے بگڑ جانے سے رجو سنگیہ آک

بھگندر کی پیدائش ہوتی ہے۔ یہ اپنی سیدھی وضع سے مقعد کی ناڑی کو چھید دیتا ہے۔

ارشو بھگندر۔ کف پت کر پہلے پیدا شدہ بواسیر کا سہارا لے کر بگڑ جائیں۔ تو اس وجہ سے بواسیر کی جڑھ میں کھجلی اور جلن والی سوج پیدا ہو جاتی ہے۔ پھر یہ سوج پک کر پھٹ جاتی ہے۔ اور بواسیر کی جڑھ کو مرطوب بنا کر نالی میں ہو کے ہمیشہ مواد بہتا رہتا ہے۔ اس سوج کو ارشو بھگندر روگ کہتے ہیں۔

شنبو کاوات بھگندر۔ یہ بھگندر تینوں دوشوں کے بگاڑ سے پیدا ہوتا ہے۔ اس کی وضع شنبو کی مانند ہوتی ہے۔ سخت درد کی وجہ سے اس میں مقعد کی ناڑی چھلنی ہو جاتی ہے۔

اُنمارگی بھگندر۔ گوشت کھانے والا شخص جب گوشت کے ساتھ ہڈی کا کوئی چھوٹا سا ٹکڑا بھی کھا جاتا ہے۔ اور ہڈی کا وہ ٹکڑا اتر اڑ کر مقعد کی ناڑی میں زخم پیدا کر دیتا ہے۔ پھر اس زخم میں پیپ پڑ جاتی ہے۔ اور اردگرد کا گوشت سڑنے لگتا ہے۔ تب کیڑے پیدا ہو کر مقعد کو چھلنی کر ڈالتے ہیں۔ اس بھگندر کو اُنمارگی اور کھنج بھی کہتے ہیں۔

بھگندر میں درد۔ جلن اور کھجلی کی وہی حالت ہوتی ہے۔ جیسی کہ برن پرتی کھید ادھیائے (برن کے علاج) میں بیان کی گئی ہے۔

ان بھگندروں میں سے چھ تو مشکل العلاج ہوتے ہیں۔ اور دو یعنی سنپاتج اور کھنج لاعلاج ہیں۔

۔ جو بھگندر پروا منی دلی اور سیونی دلی میں پہنچ جاتا ہے۔ اُسے بھی لاعلاج سمجھنا چاہئے۔

بھگندر کی پڑکا کے پیدا ہوتے ہی اندرونی صفائی۔ فصد کھولنے اور پری شیک وغیرہ تدابیر سے خاص کوشش اس امر کے لئے کرنی چاہئے کہ وہ پکنے نہ پائے۔ کیونکہ پک کر تو وہ بھگندر بن جاتی ہے۔

بھگندر کا معائنہ۔ بھگندر کے پک جانے پر سنیہن (چکنائی لگانے) اَوَگاہن (دھونے) کی تدابیر سے پسینہ دیکر بواسیر کی مانند اُسے اوزار لگا کر دیکھنا چاہئے۔ کہ بھگندر کا منہ نیچے کو ہے یا اوپر کی طرف۔ یا اُس کا منہ اندر کو ہے یا باہر کو؟

انتر مکھ (اندرونی منہ والے بھگندر) کو ایشنی نامی سلائی سے ٹٹول کر دوسرے شستر سے چیر ڈالیں۔

بہر مکھ (بیرونی منہ والے بھگندر) کو بکلی کاٹ کر کھشار یا آگ سے جلا دیں۔

اشتر گریوا بھگندر کو صرف کھشار سے جلا دینا چاہئے۔

شت پونک بھگندر کا علاج۔ اس بھگندر میں سب نالیوں کو ایک ایک کر کے کاٹ دینا چاہئے۔ اس طرح کہ ایک کاٹی ہوئی کو پہلے شُدھ کر کے پھر دوسری کو کاٹیں۔ اگر سب کو ایک دم کاٹا گیا تو مریض مر جائیگا۔

پری کھشیپی بھگندر کا علاج۔ پری کھشیپی بھگندر میں بھی شت پونک ہی کی مانند ایک ایک ناڑی میں کھشار سوتر کا

استعمال کرنا چاہیے۔

ارشو بھگندر کا علاج۔ اس بھگندر میں پہلے بواسیر کا علاج کرنا چاہیے۔

کھشتج بھگندر کا علاج اُسے لاعلاج کہہ کر کرنا چاہیے۔ یعنی مریض اور اُس کے اقربا کو علاج سے پہلے یہ کہہ دینا چاہیے۔ کہ بیماری تو لاعلاج ہے۔ مگر میں اس کا علاج کرتا ہوں۔

اگر اُس میں شلیہ (کوئی اوپری چیز یعنی ہڈی وغیرہ) ہو۔ تو اُس شلیہ کو نکال کر کیڑوں کو دور کرنے والا لیپ کریں۔ اور کیڑوں کو دور کرنے والی مفید اغذیات دیں۔ اگر اس سے درد کا دفیعہ نہ ہو۔ تو مرغن پنڈ سوید اور ناڑی سوید تدابیر کام میں لانی چاہئیں۔

بہو چھدر بھگندر۔ زیادہ سوراخوں والے بھگندروں میں گو تیرتھ۔ سرو تو بھدر۔ دَل لانگل اردھ لانگل ان چاروں قسم کے سوراخوں کو بغور دیکھ کر شستر کا استعمال کرنا چاہیے۔

گو تیرتھ اُس سوراخ کو کہتے ہیں۔ جو پہلو کی طرف ہوتا ہے۔

سرو تو بھدر وہ سوراخ ہوتا ہے۔ جو چاروں طرف ہوتا ہے۔

اردھ (دل) لانگل اُس سوراخ کا نام ہے۔ جو ایک پہلو کی طرف ہوتا ہے۔

لانگل اُس سوراخ کو کہا جاتا ہے۔ جو دونوں پہلوؤں کی طرف ہوتا ہے۔

بھگندر میں داغ دینا۔ مواد نکلنے کے تمام سوراخوں کو آگ سے

بالکل جلادیں۔ تاکہ زخم میں کسی قسم کی خرابی نہ ہونے پائے۔

پیٹ کی صفائی۔ بھگندر کے مریض کی پیٹ کی صفائی کے لئے بیچ بیچ میں کوشش کرتے رہنا چاہئے۔

زخم کے لئے لیپ۔ ترپھلے کے کاڑھے میں بلی کی ہڈی گھس کر لیپ کرنے سے بھگندر کے زخم کو آرام ہو جاتا ہے۔

مالش کے لئے تیل۔ مالکنگنی۔ کاک اڈمبر۔ کٹھومر۔ مور کی کلغی یا کھا۔ ترُبد۔ چیتا۔ رال۔ کنیر۔ بچ۔ تھوہر اور آک ان سب کے ساتھ تیل پکا کر اِس تیل کو بھگندر کے کام میں لائیں۔

دیگر تیل۔ ملٹھی۔ لودھ۔ پیپل۔ الائچی خورد۔ رینوکا۔ ہلدی۔ دار ہلدی۔ پرینگو۔ سینڈھا نمک۔ اننت مُول۔ کنول کیسر۔ پدماک۔ دھاوے کے پھُول۔ داڑا۔ رال۔ واوڑنگ۔ لودھ۔ اور بگودے کے پتے ان سب کے ساتھ پکایا ہوا تیل استعمال کرنے سے بھگندر، پکی کوڑھ۔ مدھومیہ (ذیابیطس) اور زخموں کو آرام ہو جاتا ہے۔

لعوق۔ واوڑنگ۔ ترپھلا۔ اور پیپل کے چوُرن کو شہد اور تیل ملا کر چاٹنے سے کرمی روگ۔ کوڑھ۔ بھگندر۔ پرمیہ کے زخم اور ناڑی بَرَن بھر جاتے ہیں۔

پڑکا وغیرہ کے لئے دوائی۔ گلو۔ الائچی۔ واوڑنگ۔ اندرجَو بہیڑا۔ ہرڑ۔ آملہ۔ اور گوگل میں ہر ایک دوسرا پہلے سے ایک حصہ زیادہ لے کر انکا چورن بنا کر شہد ملا کر چاٹنے سے پڑکا۔ سُتھولیہ اور بھگندر روگ جاتے رہتے ہیں۔

یا پیپل ۔ چیتا ۔ اندجو ۔ واو بڑنگ اور بلو گھرت ہر ایک ایک پل ترپھلا چھ پل ۔ اور ان سب کے برابر گوگل ملا کر شہد کے ساتھ چاٹنے سے تمام روگ دور ہو جاتے ہیں ۔

سوا بھیو اکھیہ گوگل ۔ گوگل پانچ پل ۔ پیپل اور ترپھلا ہر ایک ایک پل ۔ دارچینی اور الائچی خورد ہر ایک ایک کرش ۔ ان سب کا چورن بنا کر شہد ملا کر چاٹنے سے کوڑھ ۔ بھگندر ۔ باؤ گولہ ۔ اور ناڑیوں میں گئے ہوئے روگ دور ہو جاتے ہیں ۔ اسے سوا بھیو گوگل کہتے ہیں ۔

وات روگ ناشک ادشدھ ۔ اول الذکر گوگل وغیرہ اشیاء کو سونٹھ کے چورن کے ساتھ ملا کر وش مول کے کاڑھے کی بھاونا دیکر استعمال کریں ۔ تو اس کے استعمال سے وات روگ بہت جلد دور ہو جاتے ہیں ۔

دیگر ۔ ترپھلا اور خیر کے چورن میں اسن کے کاڑھے کی بھاونا دیکر اس میں ہوزن گوگل اور شہد ملا کر نوش کرنے سے کوڑھ ۔ پرمیہ پڑکا اور بھگندر کا دفعیہ ہو جاتا ہے ۔ اسے خلیہ جہش آکھیہ ماکشک کہتے ہیں ۔

دیگر بھگندروں کا علاج ۔ خاص خاص بھگندروں کے خاص خاص علاج بیان کر دیئے گئے ہیں ۔

دیگر برنوں کا علاج اُن کی علامات کے مطابق برن ادھیکار اور برن پرتی کھید نامی ادھیاؤں میں بیان کی ہوئی تدابیر سے

حسب ضرورت کرنا چاہیے۔

ممنوعات۔ بھگندر کے بھر جانے پر ایک برس تک گھوڑے کی پُشت پر سوار رہونا۔ بادِ مخالف کا روکنا۔ شراب۔ جماع۔ بے ہضمی اور ناموافق غذا نیز دیگر جو کھوں کے کاموں کو ترک کر دینا چاہیے۔

۲۹

اُنتیسواں ادھیائے

گرنتھی۔ شلیپد۔ اپچی اور ناڑی گیان

گرنتھی۔ کف کے غلبے والے وات وغیرہ دوش میدا۔ گوشت اور خون کا سہارا لے کر گول اور بلند سوج پیدا کر دیتے ہیں۔ اِسے گرنتھی کہتے ہیں۔ کیونکہ اس میں گانٹھ سی پڑی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔

اقسام۔ گرنتھی نو قسم کی ہوتی ہے۔ (۱) واتج (۲) پتج (۳) کفج (۴) رکتج (۵) مانسج (۶) میدج (۷) استھج (۸) ابرنج اور (۹) سِراج۔

واتج گرنتھی۔ وات سے پیدا ہونے والی گرنتھی میں کھنچاوٹ۔ سوئی چبھنے یا پھٹنے کا سا درد ہوتا ہے۔ اس کا رنگ سیاہ ہوتا ہے۔ یہ ایک مقام سے دوسرے مقام پر بدلتی رہتی ہے۔ کبھی گھٹ جاتی ہے۔ اور کبھی بڑھ جاتی ہے۔ یہ وستی (مشانہ) کی مانند نرم اور ابھری

ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ اور پھٹنے پر اس میں سے صاف خون بہنے لگتا ہے۔

پتج گرنتھی۔ پت سے جو گرنتھی پیدا ہوتی ہے۔ اُس میں جلن ہوتی ہے۔ اُس کا رنگ زرد یا سُرخ ہوتا ہے۔ یہ جلد پک جاتی ہے۔ اور اس کے پھٹنے پر گرم خون بہنے لگتا ہے۔

کفج گرنتھی۔ کف سے پیدا ہونے والی گرنتھی میں درد نہیں ہوتا یہ گاڑھی۔ ٹھنڈی جلد کے ہم رنگ اور کھجلی والی ہوتی ہے۔ اور پک جانے پر اس میں سے گاڑھا مواد خارج ہوتا ہے۔

رکتج گرنتھی۔ خون کے وات وغیرہ دوشوں سے بگڑ جانے پر سراؤں اور گوشت کا سہارا لے کر رکتج گرنتھی پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ گرنتھی کیڑوں کے پیدا ہو جانے کی وجہ سے ہو جاتی ہے۔ اِسے چھونے سے کچھ پتہ بھی نہیں لگتا۔ اور باقی علامات پتج گرنتھی کی سی دکھائی دیتی ہیں۔

مانسج گرنتھی۔ گوشت کو بڑھانے والی اشیا کے کھانے سے گوشت میں بگاڑ پیدا ہو کر مانسج گرنتھی پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ چکنی۔ بڑی۔ سخت۔ سراؤں کے جال سے گھری ہوئی اور کفج گرنتھی کی ہم وضع ہوتی ہے۔

میدج گرنتھی۔ میدا کو بڑھانے والی اشیا کے کھانے سے میدا بڑھ کر وایو کے ذریعے گوشت یا چمڑے میں چلی جاتی ہے۔ اور اُس سے میدج گرنتھی پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ نہایت چکنی۔ ملائم۔

متحرک۔ اور کنبج گرنتھی کی یہ وضع ہوتی ہے۔ یہ گرنتھی جسم کے گھٹ جانے کے ساتھ گھٹ جاتی اور اُس کے بڑھ جانے پر بڑھ جاتی ہے اس کے پھٹ جانے پر تانبے کے رنگ کا۔ کالا یا سفید اور گاڑھا مواد خارج ہوتا ہے۔

استھیج گرنتھی۔ ہڈی کے ٹوٹ جانے۔ اُس میں چوٹ لگ جانے یا اُس کے اونچی نیچی ہو جانے سے جو گانٹھ پیدا ہو جاتی ہے اُسے استھیج گرنتھی کہتے ہیں۔

سیرج گرنتھی۔ پیدل سفر کرنے سے۔ اچانک تیرنے لگ پڑنے سے۔ یا ورزش کرنے سے۔ جو شخص تھک جاتا ہے۔ اُس کی وایو بگڑ کر خون والے سراؤں کے جال کو دبا کر سکیڑ کر۔ ٹیڑھا کر کے اور سکھا کر ایک ایسی گانٹھ پیدا کر دیتی ہے۔ جس میں نہ درد ہوتا ہے۔ اور نہ پھڑکاہٹ ہوتی ہے۔

برنج گرنتھی۔ زخم کے بھرنے سے پہلے یا بھرتے ہی جو شخص فوراً ہی ٹیاں وغیرہ تمام رسوں کو کھانے لگ جاتا ہے۔ یا اُسے پتھر وغیرہ کی چوٹ لگ جاتی ہے۔ تو وایو نہ نکلے ہوئے خون کو خشک کر کے ایک گانٹھ سی پیدا کر دیتی ہے۔ جس میں جلن اور کھجلی ہوتی ہے۔ اسے برنج گرنتھی کہتے ہیں۔

گرنتھی کا قابل علاج اور لا علاج ہونا۔ ان مندرجہ بالا گرنتھیوں میں سے واتج۔ پتج۔ کفج۔ رکتج اور میدج گرنتھیاں سادھیہ (قابل علاج) ہوتی ہیں۔

جو گرنتھیاں موٹی۔ چھونے میں کھُردری۔ متحرک۔ مرم ستھانوں۔ گلے اور پیٹ میں ہوتی ہیں۔ وہ اسادھیہ (لاعلاج) ہوتی ہیں۔

اربد۔ بڑی گرنتھی کو اربُد کہتے ہیں۔

اقسام۔ اربدؔ کی چھ قسمیں ہیں (۱) واتج (۲) پتج (۳) کپھج۔ (۴) رکتج (۵) مانسج اور (۶) میدج۔

میدا اور کف کی کثرت نیز سخت ہونے کی وجہ سے اربد عموماً پکتا نہیں ہے۔

رکتج اربد۔ وات وغیرہ کسی ایک دوش سے سراؤں میں کا خون اندر ہی اندر سکڑ کر پک اُٹھتا ہے۔ اور یہ پکی ہوئی سوج پھولکر مانس انکروں سے بھرا ہوا مانس کا ایک گودا سا ہو جاتا ہے۔ اور اس میں سے مواد بہنے لگتا ہے۔ جب یہ بڑھ جائے۔ تو اس میں سے جلدی جلدی بکثرت مواد خارج ہوتا ہے۔ اِسے ہی رکتج اربد کہتے ہیں۔

اربد کا قابلِ علاج اور لاعلاج ہونا۔ ان چھٹوں اقسام میں سے رکتج اور مانسج اربد اسادھیہ (لاعلاج) ہوتے ہیں۔ باقی سب کو سادھیہ (قابلِ علاج) سمجھنا چاہئے۔

شلیپد۔ کف کے غلبے والے وات وغیرہ دوش گوشت اور خون کا سہارا لے کر چڈوں اور رانوں کے ذریعے نیچے کا رُخ کر کے اور وقت پاکر پاؤں میں پہنچ کے رفتہ رفتہ جو نہایت گھنی سوج پیدا کر دیتے ہیں۔ اُسے شلیپد کہتے ہیں۔

واتج شلیپد کی علامات ۔ وات کی وجہ سے پیدا ہونے والے شلیپد میں جسم کا چمڑا پھٹا ہوا سا ہو جاتا ہے۔ اس کا رنگ سیاہ ہوتا ہے۔ اور اس میں بلا وجہ ہی درد ہونے لگ جاتا ہے۔ یہ ہاتھ لگانے سے کھردرا اور روکھا معلوم ہوتا ہے۔

پتج شلیپد کی علامات ۔ پت سے پیدا ہونے والے شلیپد کا رنگ زرد ہوتا ہے۔ اس میں جلن اور بخار بھی ہوتا ہے۔

کفج شلیپد ۔ کف سے پیدا ہونے والا شلیپد بھاری۔ چکنا۔ درد سے خالی۔ مانس انکروں (مسوں) سے گھرا ہوا اور بڑا ہوتا ہے۔

سادھیہ (قابل علاج) اور اسادھیہ (لاعلاج) شلیپد

ایک برس کا پرانا۔ بڑا سا۔ اور ایسا شلیپد جس میں سے مواد بہتا رہتا ہو۔ یہ سب لاعلاج ہوتے ہیں۔

ہاتھوں کا شلیپد ۔ بعض آچاریوں کی رائے ہے۔ کہ پاؤں کی مانند ہاتھوں۔ ناک۔ ہونٹوں اور کانوں میں بھی شلیپد روگ ہو جاتا ہے۔ اور یہ مرطوب ملکوں میں زیادہ تر پایا جاتا ہے۔

گنڈ مالا ۔ میدا میں کے وات وغیرہ دوش گلے۔ گردن۔ اکھش (کولہوں)۔ بغلوں اور چڈوں میں قیام کر کے جلد کے ہم رنگ۔ سخت چکنی۔ جنگن یا آملے کی ہم وضع۔ گاڑھی۔ بہت سی اور دیر میں پکنے والی گانٹھیں پیدا کر دیتے ہیں۔ جنہیں گنڈ مالا کہتے ہیں۔ ان میں سے بعضوں میں درد پیدا ہو کر پختگی آجاتی ہے۔ بعض بہنے لگتے ہیں۔ بعضوں میں کھجلی ہوتی ہے۔ بعض پیدا ہو کر مٹ بھی جاتے ہیں۔ اور

کئی نئے پیدا ہو جاتے ہیں۔

اِسی کو اَبچی بھی کہتے ہیں۔ یہ دُوب کی مانند گھٹنے بڑھنے اور بہت عرصہ تک رَہنے والا روگ ہے۔

سادھیہ اور اسادھیہ گنڈ مالا ۔جس گنڈ مالا میں بخار۔ تے۔ درد پسلی۔ کھانسی اور زُکام کی شکایات پائی جائیں۔ اُسے لاعلاج سمجھنا چاہئے۔

ناڑی وگیان ۔ اگر پکی ہوئی سوج کو چیرا نہ دیا جائے۔ یا زخم ہو جانے پر مریض مضر اغذیات کھائے۔ تو پیپ باہر نہیں نکل سکتی اور اندر ہی گوشت وغیرہ میں داخل ہو کر دور تک چلی جاتی ہے۔ دور تک چلے جانے ہی کی وجہ سے اِسے گتی کہتے ہیں۔ چونکہ نلی کے سوراخ کی مانند ہی اس میں سے پیپ نکلتی ہے۔ اس لئے اِسے ناڑی بھی کہتے ہیں۔

بعض آچاریوں کی رائے میں اگر بیتر چھی اور ایک ہی ہو۔ تو اِسے ناڑی کہتے ہیں۔ اگر اِس کا مواد کئی سوراخوں میں سے نکلے۔ تو یہ گتی کہلاتی ہے۔

اقسام ۔ ناڑی بَرَن پانچ قسم کا ہوتا ہے۔ (۱) واتج (۲) پتج۔ (۳) کفج (۴) سنپاتج اور (۵) شلیہ آتج۔

واتج ناڑی ۔ وات سے پیدا ہونے والا ناڑی بَرَن درد والا باریک منہ والا۔ پھیلا ہوا۔ جھاگ دار اور پیپ بہانے والا ہوتا ہے۔ اِس میں سے رات کے وقت زیادہ مواد نکلا کرتا ہے۔

پتج ناڑی ۔ پتج ناڑی برن میں پایں ۔ بخار اور جلن کی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں ۔ اس کا رنگ زرد ہوتا ہے ۔ اس میں سے گرم اور بدبو دار پیپ نکلا کرتی ہے ۔ اور دن کے وقت زیادہ پیپ نکلتی ہے ۔

کفج ناڑی ۔ کفج ناڑی برن میں سے گاڑھا اور لیسدار مواد بہتا ہے ۔ اس میں کھجلی ہوا کرتی ہے ۔ اور یہ سخت بھی ہوتا ہے ۔ رات کے وقت اس میں سے زیادہ مواد نکلتا ہے ۔

سپنج ناڑی ۔ سپناتج ناڑی برن میں وات وغیرہ تینوں دوشوں کی علامات پائی جاتی ہیں ۔ تردوشج ناڑی برن لاعلاج ہوتا ہے ۔

شلیہ اَج ناڑی ۔ اندر ٹھہرا ہوا شلیہ اگر باہر نہ نکل سکا ہو تو وہ زخم میں ناڑی برن پیدا کر دیتا ہے ۔ اس میں سے پتلی ۔ گرم ۔ جھاگ دار ۔ درد کے ساتھ ۔ تھوڑی تھوڑی اور خون آمیز پیپ نکلا کرتی ہے ۔

۳۰

تیسواں دھیائے

گرنتھی۔ اربُد۔ شلیپد۔ اپچی اور ناڑی برن کا علاج

کچی گرنتھی کا علاج۔ اگر گرنتھی پکی نہ ہو۔ تو اُس کا علاج سوج کی مانند ہی کرنا چاہیے۔

بڑی کیڑی۔ چیتا۔ چھوٹی کیڑی۔ اور جیپل کے ساتھ پکایا ہوا گھی استعمال کر کے مریض کی اندرونی صفائی کرنے کے بعد تیز ادویات کا لیپ کریں۔

گرنتھی کو بار بار پسینہ دیکر اسے انگوٹھے سے ملنا چاہیے۔

مندرجہ بالا معالجات وات گرنتھی کے لئے بالخصوص مفید ہوتے ہیں۔

پت اور **رکت گرنتھیوں** میں جونکیں لگوا کر خون نکال دینا چاہیئے۔ اور ہمیشہ ٹھنڈی ادویات کا لیپ کرتے رہیں۔

کف گرنتھی کا علاج وات گرنتھی کی مانند ہی کرنا چاہیے۔

گر مندرجہ بالا تدابیر سے بھی گرنتھی نہ بیٹھے۔ تو اُسے جڑھ سے کاٹ کر خون کے رک جانے پر آگ سے جلا دینا چاہیئے مگر یاد رہے۔ کہ گرنتھی کو باقی بالکل نہ رہنے دیں۔ کیونکہ باقی رہنے پر وہ یقیناً پھر

دیگر لیپ۔ بنٹی کے بیج۔ سہانجنے کے بیج۔ جَو اور سرسوں کو کینئے تکر (چھاچھ) میں پیس کر لیپ کرنے سے گرنتھی اور گنڈ روگ بیٹھ جاتے ہیں۔

پکتی ہوئی گرنتھی کا علاج۔ جو گرنتھی پکنے لگ گئی ہو۔ اُس کا خون نکال کر پت و کف کو دور کرنے والی ادویات استعمال میں لانی چاہئیں۔

پکی گرنتھی کو شستر سے اُکھاڑ کر کھشار سے جلا دینا چاہئے۔

گنڈ مالا کا علاج۔ کاکاونی۔ کلہاری۔ سُنٹھ کی۔ ناگر موتھا لگری کے بیج جنظل۔ کڑوی توری۔ اور پاٹھا ہر ایک نصف پل اور وِش ایک کرش کا گنگدا بنا کر ایک پرستھ کنیجے کے تیل اور ایک آڑھک نرگنڈی کے رس میں ڈال کر حسب ترکیب تیل کو پکا لیں۔ اِس کے پینے۔ مالش کرنے اور نسوار کے ذریعے استعمال کرنے سے بہت پرانی گنڈ مالا بھی جس سے پیپ بہنے لگ گئی ہو۔ اور بظاہر حال لا علاج بھی ہو چکی ہو۔ دور ہو جاتی ہے

اپچی کے لئے تیل۔ کلہاری کی جڑ کا گنگدا ایک حصہ تیل چار حصے۔ اور نرگنڈی کا رس چار حصے کو ملا کر حسب ترکیب تیل کو پکا لیں۔ اِس تیل کو نسوار [illegible] میں لانے سے اپچی کی شکایت رفع ہو جاتی ہے۔

گنٹ [illegible] شک تیل۔ چندن۔ دیودارو۔ مرچ سیاہ۔ ہلدی۔ دار ہلدی۔ [illegible]۔ موتھا۔ سنبل۔ ہرتال۔ بال چھڑ جنظل اور کینر ہر ایک [illegible]۔ وِش نصف پل لے کر ان سب کو گئو موتر میں

گھوٹ لیں۔ پھر اس نگدے میں بہیجی کا رس۔ آک کا دودھ۔ گوبر کا رس اور ایک پرستھ سرسوں کا تیل ملاکر حسب ترکیب تیل کو پکالیں۔ اس تیل کو پلانے۔ مالش کرنے۔ اور نسوار کے ذریعے استعمال کرنے سے کوڑھ۔ دُشٹ ناری برن اور اپچی روگوں کا دفیہ ہو جاتا ہے۔

اپچی ناشک دیگر تیل۔ بچ۔ ہرڑ۔ کُٹکی اور چندن کے کلک کے ساتھ پکایا ہوا تیل پینے سے اپچی روگ جڑھ سے جاتا رہتا ہے۔

دیگر۔ سرپھونکا کی جڑھ چاولوں کے پانی کے ساتھ پیس کر نسوار اور لیپ کے ذریعے کام میں لانے سے دُشٹ برن۔ اپچی۔ وِش روگ اور کیڑوں کی شکایت رفع ہو جاتی ہے۔

دیگر تیل۔ کرنجھ کی جڑھ۔ پیلو کی جڑھ۔ سمبھری۔ بودھ۔ ہرڑ۔ سٹھی سونف۔ چیتے کی جڑھ اور دیودارو کے کلک میں بموزن دودھ اور تیل ملاکر حسب ترکیب تیل کو پکالیں۔ اور نسوار و مالش کے کام میں لائیں۔

مرغن لیپ۔ گائے مینڈھا کے کھُر اور گھوڑے کے سُم جلاکر راکھ بنالیں۔ اس راکھ میں کڑوا تیل ملاکر اپچی پر لیپ کردیں۔

یا سیاہ سانپ یا اپنے آپ مرے ہوئے کوٹے کی راکھ کو اِنگدی کے تیل میں ملاکر لیپ کریں۔ تو بھی بالخصوص فائدہ ہو جاتا ہے۔

اگر ان تدابیر سے بھی مرض کا دفیہ نہ ہو۔ تو جہ مقرِ مرض ہو۔ اُسکے دوسری طرف پسلی اور جانگھ کا سہارا کئے ہوئے وستی پردیش کے اوپر یا نیچے میدا کو کاٹ کر اُس مقام کو آگ سے جلا ڈالیں۔

رشی مُنی کی اِس بارے میں یہ رائے ہے۔ کہ مریض کو بٹھا کر اُسکے

پاؤں کی پُشت کو چیر کر اور ایڑی کو بھی اُسی مقدار سے چیرا دیکر اوپر کی تمام گانٹھ نکال دینا چاہئے۔

رِشی سُشرت کہتے ہیں۔ کہ اِندروستی کو چھوڑ کر ایڑی کے بالمقابل بارہ اُنگل چیرا دیکر مریض کی دوسری طرف کو وِدیدن کرکے (چیرا دیکر) بیچ میں سے مچھلی کے انڈے کی مانند سب پانی کو کھینچ لیں۔

دیگر بعض آچاریوں کی یہ رائے ہے کہ کان سے ٹخنے تک جسم جس قدر لمبا ہے۔ اُس کے نو حصے کرکے اُس کے آٹھ حصہ چھوڑ دیں۔ اور اِندروستی سے نیچے ٹخنے تک نویں حصے کو وِدیدن کریں (چیرا دیدیں)

وات ج ناڑی برن کے لئے عمل جراحی۔ وات سے پیدا ہونے والے ناڑی برن پر اُپ ناہن کرکے (ادویات باندھ کر) اچھی طرح سے چیرا دینا چاہئے۔ بعد ازاں اونگا اور وارٹے کو تیل اور سیندھے نمک کے ساتھ پیس کر ناڑی برن پر لیپ کردیں۔

پت ج ناڑی کا علاج۔ پت سے پیدا ہونے والے ناڑی برن پر تِل۔ مجیٹھ۔ ناگ دنتی اور شلاجیت کا لیپ کرنا چاہئے۔ لیکن پہلے اس کو اول الذکر ترکیب سے چیرا دے لینا چاہئے۔

کف ج ناڑی برن کا علاج۔ کف سے پیدا ہونے والے ناڑی برن کو پہلے کی طرح چیرا دیکر تِل۔ ملتانی مٹی۔ دنتی۔ نیم اور سیندھا نمک کا لیپ کریں۔

شلیہ ج ناڑی برن کا علاج۔ شلیہ سے پیدا ہونے والے ناڑی برن کو چیرا دیکر، اور اس کی اندرونی صفائی کرکے اُس پر تِلوں

شہد اور گھی کا لیپ کریں۔

چیرا دینے کے ناقابل ناڑی برن کا علاج۔ جو ناڑی برن چیرا دینے کے قابل نہ ہو۔ اُس میں اینٹی نامی سلائی داخل کرکے اُس کے اندرونی حصوں کو بیندھ کر سوراخ کے راستے سے بار بار کھشار سوتر داخل کریں۔ جس سے کہ وہ پھٹ جائے۔

دُشٹ برن۔ چھوٹے منہ والے برن۔ اور گنبھیر وغیرہ کی صفات والے برن میں صفائی کی جو تدابیر اور تیل وتیاں وغیرہ بیان کی گئی ہیں۔ وہ سب ناڑی برن کے لئے بھی مفید ہوتی ہیں۔

لیپ۔ چچونڈے کے بیجوں کو لیپ کرنا ناڑی برن کے لئے نہایت مفید ہوتا ہے۔

بتی۔ سپاری کے درخت کی چھال۔ سیندھا نمک۔ لاکھ۔ ارنڈ کے پتے۔ پرینگو۔ عورت کا دودھ۔ تھوہر کا دودھ۔ اور آک کا دودھ مہیا کرکے سب کو پیس کر بتی بنائیں۔ اِس بتی کے استعمال سے ناڑی برن جلدی دور ہو جاتا ہے۔

گنج کو دور کرنے والی دوائی۔ کھاری نمک۔ کالا نمک۔ سیندھا نمک۔ پکی ہوئی سپاری۔ شہر کا دھواں۔ آمڑا۔ خیر کے پتے۔ ہلدی۔ دار ہلدی۔ اور ہرڑ کا کلک بنا کر مالش۔ سفوف اور بتی کے طور پر استعمال میں لائیں۔ تو گنج روگ کا اس طرح سے دفعیہ ہو جاتا ہے۔ گویا وہ کبھی ہوا ہی نہیں۔ جس طرح عیاشوں کی عیاشی دولت کو بہت جلد ضائع کر دیتی ہے۔ ویسے ہی یہ دوائی گنج روگ کو بہت جلد دور کر دیتی ہے۔

۳۱
اکتیسواں ادھیائے

کھشدر روگ وگیان

اَج گلّکا کی علامات۔ وات کف کے بگاڑ سے بچوں کو ایک خاص قسم کی پھنسی سی ہو جاتی ہے۔ جسے اَج گلّکا کہتے ہیں۔ یہ چکنی۔ جلد کی ہم رنگ۔ گانٹھ دار۔ درد سے خالی اور مونگ کی مانند ہوتی ہے۔

یوپرکھیا جو پھنسیاں وات کف کے بگاڑ سے گوشت کا سہارا لیکر جوؤں کے مانند پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور گھنی بھی ہوتی ہیں۔ اُنہیں یوپرکھیا کہتے ہیں۔

کچھپی۔ منہ کے بغیر جو پھنسی املی کی مانند۔ گول۔ تھوڑی پیپ والی گاڑھی اور بلند ہوتی ہے۔ اور پانچ چھ اکٹھی پیدا ہو کر کچھوے کی پشت کی مانند اونچی ہو جاتی ہیں۔ اُنہیں کچھپی کہتے ہیں۔

پنسیکا۔ کان کے اوپر یا چاروں طرف سخت اور درد والی پھٹک کی سی جو پھنسیاں ہوتی ہیں۔ وہ پنسیکا کہلاتی ہیں۔

پاکھان گردبھ۔ وات کف کے بگاڑ سے جبڑے کے جوڑوں میں تھوڑے درد والی جو سخت سوج پیدا ہو جاتی ہے۔ اُسے پاکھان گردبھ کہتے ہیں۔

مکھ دُوشکا (کیل)۔ شالی دھیمر کے کانٹوں کی وضع کی درد والی اور سخت پھُنسیاں جو نوجوان اشخاص کے چہروں پر وات کف کی وجہ سے پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور جن کے اندر میدا ہوتی ہے۔ انہیں مکھ دوشکا یا کیل یا مُہاسے بھی کہتے ہیں۔

پدم کنٹکا۔ سفید رنگ کی اور درد سے خالی جو پھُنسیاں کف وات کی وجہ سے پیدا ہو کر کنول کے کانٹوں کی مانند سارے جسم پر پھیل جاتی ہیں۔ انہیں پدم کنٹکا کہتے ہیں۔

وِوَرِتا۔ پت کی وجہ سے پیدا ہونے والی مُدوّر۔ پکے ہوئے گُولر کی ہم وضع۔ جلن۔ بخار اور کھُلے منہ والی پھُنسیوں کو وِوَرِتا کہتے ہیں۔

مَسُورکا۔ جسم پر اور منہ کے اندر کی طرف جلن۔ بخار اور درد والی مسُور کے دانوں کی مانند اور اُتنی ہی بڑی جو پھُنسیاں ہوتی ہیں انہیں مسُورکا کہتے ہیں۔

وِسپھوٹا۔ مسُورکا کی نسبت زیادہ تکلیف دینے والی پھُنسیاں جن میں سخت درد والے پھوڑے پیدا ہو جاتے ہیں۔ وِسپھوٹکا کہلاتی ہیں۔

وِدھہ۔ وات پت سے پیدا ہونے والی کنول کی کونپلوں کی مانند بہت سی دیگر پھُنسیوں سے بھری ہوئی پھُنسیاں وِدھہ کہلاتی ہیں۔

گردبھی۔ یہ گردبھی نام پھُنسیاں بھی وات پت ہی کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔ یہ گول۔ پھیلی ہوئی۔ اُبھری ہوئی اور سُرخ رنگ کی پھُنسیوں سے بھری ہوتی ہیں۔

گردبھی ککھشا۔ بغل کے قریب جو گردبھی نامی پھنسیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ انہیں گردبھی ککھشا کہتے ہیں۔ یہ وات کی وجہ سے پیدا ہُوا کرتی ہیں۔

پنچ ککھشا۔ بغل میں چھوٹی چھوٹی دھان کی کھیلوں کی مانند اور سخت جو پھنسیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ وہ پنچ ککھشا کہلاتی ہیں۔

گندھ ناما۔ اول الذکر علامات والی بڑی بڑی پھنسیوں کو گندھ ناما کہتے ہیں۔

راجیکا۔ دھوپ اور پسینے کی وجہ سے جسم پر رائی کی ہم شکل اور ہم رنگ۔ درد والی اور منحوس جو پھنسیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ وہ راجیکا کہلاتی ہیں۔

جال گردبھ۔ پت کے غلبے والے وات وغیرہ دوشوں کی وجہ سے وِسرپ کی طرح پھیلنے والی پتلی اور تانبے کے رنگ کی جو نہ پکنے والی سوج پیدا ہو جاتی ہے۔ اور جو بخار پیدا کر دیتی ہے۔ اُسے جال گردبھ کہتے ہیں۔

اگنی روہنی۔ پت کے غلبے والے وات وغیرہ دوشوں کی وجہ سے بغل میں بخار پیدا کر دینے والی۔ گوشت کو پھاڑ دینے والی اور آگ کی سی تیز جو پھنسی پیدا ہو جاتی ہے۔ اُسے اگنی روہنی کہتے ہیں۔ یہ پانچ۔ سات یا پندرہ روز میں مریض کو ہلاک کر دیتی ہے۔

وِری بیلکا۔ جترو (ہنسلی کی ہڈی) سے اوپر کی طرف پیدا ہونے والی تینوں دوشوں کی علامات والی جو گول پھنسیاں پیدا ہو

جاتی ہیں۔ اُنہیں پاری پیتکا کہتے ہیں۔

وِداری۔ بغلوں اور چڈوں میں وداری کند کی مانند جو سخت پھنسیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اُنہیں وِداری کہتے ہیں۔

شرکرا اربُد۔ میدا۔ وایُو اور کف سنایُو۔ گوشت اور سراؤں کا سہارا پکڑ کر ایک گانٹھ پیدا کر دیتے ہیں۔ جب یہ گانٹھ پھٹ جاتی ہے۔ تو اس میں سے چربی۔ گھی اور شہد کی مانند مواد بہنے لگتا ہے۔ اُس وقت وایُو بگڑ کر گوشت کو خشک کر کے شرکرا (ریت سی) پیدا کر دیتا ہے۔ پھر وات وغیرہ دوش اس شرکرا سے بدبو دار خون اور کئی قسم کے مواد کو بہانے لگتے ہیں۔ اِسے شرکرا اربُد کہتے ہیں۔

تلمیک۔ ہاتھوں کی ہتھیلیوں۔ پاؤں کے تلووں اور جوڑوں میں یا جترو (ہنسلی کی ہڈی) سے اوپر جو گانٹھ ہو جاتی ہے اور سانپ کی بانبی کی مانند اُس میں رفتہ رفتہ بہت سے سوراخ پیدا ہو جاتے ہیں۔ اُسے تلمیک کہتے ہیں۔ اس میں سخت درد۔ جلن اور کھجلی ہوتی ہے۔ اور رطوبت بہتی ہے۔ یہ بیماری تینوں دوشوں کے بگاڑ سے پیدا ہوا کرتی ہے۔

کدر۔ پاؤں کے تلووں میں شرکرا سے متجمعت ہو کر یا کانٹے وغیرہ کے لگنے سے زخم ہو کر کیل کی مانند جو اونچی گانٹھ ہو جاتی ہے۔ سے کدر روگ کہتے ہیں۔

رُدھ گُد۔ پاخانہ اور پیشاب وغیرہ حوائج کے زور کو روکنے سے بگڑی ہوئی اپان وایُو مقعد کا سہارا لے کر مقعد کے سوراخ کو

چھوٹا کردیتی ہے۔ اس لئے پاخانہ بہت مشکل سے آنے لگتا ہے۔ اِس مرض کو رُدّہ گُدّ کہتے ہیں۔

انگشت روگ - وات اور پت دوش بگڑ کر ناخن کے گوشت کو پکا دیتے ہیں۔ جس سے درد اور بخار پیدا ہو جاتا ہے۔ اِسے چپیہ۔ انگشت اور اُپ نکھ روگ بھی کہتے ہیں۔

کونکھ - چوٹ لگ جانے سے جو ناخن سیاہ۔ کھُردرا اور خشک ہو جاتا ہے۔ اُسے کونکھ روگ کہتے ہیں۔

اَلس - گندے کیچڑ وغیرہ کے چھونے سے اُنگلیوں میں جو خارش ہونے لگتی ہے۔ اور رطوبت پیدا ہو جاتی ہے۔ اسے اَلس کہتے ہیں

تِل کالک - جلد پر سیاہ تِلوں کی مانند جو درد سے خالی دھبے سے پڑ جاتے ہیں۔ اُنہیں تِل کالک یا تِل کہتے ہیں۔

ماش - جب یہ تِل اونچے ہو جاتے ہیں۔ تو اُنہیں ماش کہتے ہیں۔

چرم کیل - جب یہ تِل اُرد سے بھی بہت اونچے ہو جاتے ہیں تو اُنہیں چرم کیل یا مسے کہا جاتا ہے۔ یہ کالے اور سفید بھی ہوتے ہیں

جتومنی - اوپر کی علامات والے جو نشے جنم سے ہی اور سُرخ رنگ کے ہوتے ہیں۔ اُنہیں جتومنی کہتے ہیں۔ یہ ایک قسم کا ہسن ہوتا

لانچھن - کالے اور سفید گول دھبے جو پیدائش کے ساتھ ہی ہوتے ہیں اُنہیں لانچھن یا لسن یا

وینگ - رنج و غضب سے بگڑے ہوئے وات پت منہ پر نیلے پیلے اور سیاہ دھبے سے پیدا کر دیتے ہیں۔ جنہیں وینگ یا جھائیں

بھی کہتے ہیں۔
رنیلکا۔ منہ کے ماسوا جسم کے باقی حصوں پر پیدا ہونے سے یہی چھائیاں رنیلکا کہلاتی ہیں۔
وانج وینگ چھونے اور دیکھنے میں کھردری اور نیلے رنگ کی ہوتی ہیں۔
پتج وینگ کا محیط تانبے کے رنگ کا اور اندرون نیلا ہوتا ہے
کفج وینگ میں کھجلی ہوتی ہے۔
رکتج وینگ کا محیط سُرخ۔ اور رنگ کچھ تانبے کا سا ہوتا ہے۔ نیز اُس میں سوزش اور چھپاہٹ ہوتی ہے۔
پرسپتی۔ وایو سے حرکت میں آیا ہوا کف جلد میں پہنچکر اُسے خشک کر دیتا ہے۔ اِس سے جلد کا رنگ زرد پڑ جاتا ہے۔ اور رفتہ رفتہ اس میں بے حسی ہوتی جاتی ہے۔ اِس میں تھوڑی سی کھجلی ہوتی ہے۔ لیکن رطوبت نہیں نکلتی ہے۔ اور جلد سو جاتی ہے۔ اس لئے اِسے پرسپتی کہتے ہیں۔
اُت کوٹھ (چھپاکی) اچھی طرح سے قے نہ ہونے کے سبب باہر کو نکلنے کی طرف رجوع ہوئی ہوئی کف پت نیز کھانے کے رُک جانے سے جسم پر بہت سے گول گول چکتے پیدا ہو جاتے ہیں۔ جن میں سخت خارش ہوتی ہے۔ اور سُرخی آ جاتی ہے۔ انہیں اُت کوٹھ کہتے ہیں۔
کوٹھ۔ جب اُت کوٹھ کے چکتے بار بار اُٹھیں۔ تو انہیں کوٹھ روگ کہتے ہیں۔ یعنی بگڑی ہوئی چھپاکی۔

اس طرح یہ چھتیس قسم کے کھشُدر روگوں کا بیان کردیا گیا ہے۔

۳۲
بتیسواں ادھیائے
کھشُدر روگوں کا علاج

آج گلِکا کا علاج۔ کچّی آج گلِکا پر جونکیں لگوا کر اُس کا خون نکال ڈالنا چاہئے۔

یُوبِڑکھیا کا علاج۔ یُوبِڑکھیا پر سویدن کرم کرنے کے بعد (لیپنے دیگر) دار ہلدی۔ کُٹھ۔ منسل اور ہرتال کا لیپ کرکے اُسے بٹھا دیں۔

پاکھان گردبھ وغیرہ کا علاج۔ گرنتھی۔ کچھپی۔ شالوک اور پاکھان گردبھ کا علاج بھی اول الذکر ترکیب سے ہی کریں۔

آج گلِکا وغیرہ امراض کا علاج جب وہ پک جائیں۔ تو زخم کی مانند کرنا چاہئے۔

نکھ دُوشکا کا علاج۔ نکھ دُوشکا پر لودھ۔ دھنیا۔ اور بچ کا لیپ کرنا چاہئے۔ یا بڑ کے پتے اور ناریل کا رس تیز سیپی ملا کر لیپ کریں۔

مگر اس طرح بھی مرض مذکور کا دفیعہ نہ ہو۔ تو قے کرائیں۔ نسوار دیں۔ اور پیشانی کی فصد کھولیں۔
پدم کنٹک علاج۔ پدم کنٹک میں مریض کو نیم کا کاڑھا پلاکر قے کرادیں۔ نیز نیم کے کاڑھے میں پکایا ہوا گھی شہد ملاکر کھلائیں۔ اور نیم واملتاس کا لیپ کریں۔
وِدَرِتا۔ مَسُورِکا۔ وِسپھوٹا۔ یودھ۔ گردبھی۔ گردبھی ککھتا پچ ککھشا۔ گندھ ناما۔ راجیکا۔ جال گردبھ اور اربیکا کا علاج پیچ وسرپ کی مانند کرنا چاہئے۔
اور اگنی روہنی کو لا علاج کہ کر اس کے علاج پر ہاتھ ڈالیں۔
جال گردبھ میں مناسب حال فاقہ کرانا۔ فصد کھولنا۔ روکھش (خشک کرنے والی) تدابیر کا عمل میں لانا۔ قے اور مسہل وغیرہ سے جسم کی اندرونی صفائی کرانا۔ آملوں کا استعمال کرانا اور دیگر ٹھنڈے لیپ کرنا چاہئے۔
وِدارکا کا علاج۔ ودارکا میں فصد کھلواکر کفج گرنتھی کا سا علاج کرنا چاہئے۔
شرکرا ربد کا علاج۔ شرکرا ربد میں میدج اربد کا سا علاج خصوصیت کے ساتھ کرنا چاہئے۔
بلمیک روگ جو کہ بہت بڑھ گیا ہو۔ اور جس میں بہت سے سوراخ ہوں۔ سوجن ہو۔ مرم ستھان میں پیدا ہوا ہو۔ اور ہاتھوں یا پاؤں میں ہو۔ وہ لا علاج ہوتا ہے۔

دیگر بلمیک روگوں کے لئے لیپ۔ مندرجہ بالا بلمیک روگوں کے سوا دیگر بلمیک روگوں میں مُسہل وغیرہ سے مریض کی اندرونی صفائی کرا کے بلمیک میں سے خون نکال کر نمک۔ املتاس۔ گلو۔ ترُبد سیاہ۔ گُلتھی کی جڑھ۔ دنتی اور تِل ان سب کا چورن بنا کر مقام مرض پر لیپ کر دیں۔

پکے ہوئے تلمیک کا علاج۔ پکے ہوئے تلمیک میں سے بگڑے ہوئے گوشت کو اوزاروں سے بالکل صاف کر کے کھشار یا آگ سے جلا دیں۔

کدر کا علاج۔ شستر کے ذریعے کدر کو جڑھ سے کاٹ کر سینہ سے جلا دینا چاہئے۔

دُدّھ گُد کا علاج یزُدّھ منی کی طرح کرنا چاہئے۔

چپٹ کا علاج۔ چپٹ روگ میں مُسہل وغیرہ اندرونی صفائی کرنے والی تدابیر سے مریض کے پت کو دور کر کے شستر کرم (اپریشن) کرنا چاہئے۔

کونکھ کا علاج۔ کونکھ کا علاج بھی چپٹ کا سا ہی کریں۔

اَلس کا علاج۔ اس روگ میں دونوں پاؤں پر کانجی ڈال کر کسیس۔ پٹول۔ گوروچن۔ تِل اور نیم کے پتّوں کا لیپ کرنا چاہئے۔

تِل کا لک اور ماش کا علاج۔ تِل کا لک اور ماش روگوں کو گرم سوریہ کانت منی، کھشار یا آگ سے جلا دینا چاہئے۔

چرم کیل اور جتومنی کا علاج۔ چرم کیل اور جتومنی کو اوزار سے

کاٹ کر پہلے کی طرح جلا دینا چاہئے۔

لانچھن۔ وینگ اور نیلکا کا علاج۔ ان تینوں بیماریوں میں پاس والی سرا (ناڑی) کا فصد کھول کر بڑ وغیرہ شیر دار درختوں کی چھال اور کونپلوں کو دودھ میں پیس کر لیپ کرنا چاہئے۔

لیپ۔ ارجن کی چھال یا مجیٹھ کو پیس کر شہد میں ملا کر لیپ کریں۔
یا سفید گھوڑے کے سم کی راکھ مکھن میں ملا کر لیپ کر دیں۔
تو وینگ وغیرہ امراض رفع ہو جاتے ہیں۔

وینگ ناشک لیپ۔ صندل سرخ۔ مجیٹھ۔ کٹھ۔ لودھ۔ پرینگو۔ بڑ کی کونپلیں اور مسوڑوں کا لیپ چھائیوں کو دور کر دیتا ہے۔ اور چہرے کو رونق بخشتا ہے۔

دیگر لیپ۔ زیرہ سیاہ۔ زیرہ سفید۔ سیاہ تل۔ اور سرسوں کو دودھ میں پیس کر لیپ کرنے سے وینگ اور لانچھن روگ دور ہو جاتے ہیں۔ نیز چہرہ چاند کا سا خوشنما ہو جاتا ہے۔

دیگر لیپ۔ بھنے ہوئے اور چھلکے دور کئے ہوئے مسوروں کو دودھ کے ساتھ پیس کر یا گھی اور شہد میں ملا کر لیپ کریں۔
یا سیمل کے چھوٹے کانٹوں کو دودھ میں پیس کر لیپ کریں۔
یا بیر کا گودا اور خرگوش کا خون لے کر ان کو پیس کر گڑ اور شہد ملا کر لیپ کریں۔
یا کٹھ کو سات دن تک بجورے میں رکھ کر شہد ملا کر لیپ کریں۔
یا موسلی کی جٹاؤں کو بکری کے دودھ کے ساتھ پیس کر شہد میں

ملا کر لیپ کریں۔

یا گائے کی ہڈیوں اور موسلی کی جڑھ کو پیس کر گھی اور شہد ملا کر لیپ کریں۔

رنگ کو ٹھیک کرنے والا لیپ ۔ جامن کے پتے۔ آم کے پتے۔ دہی کا توڑ۔ ہلدی۔ دار ہلدی اور نئے گڑ کو لیپ کرنے سے ویّنگ وغیرہ امراض دور ہو جاتے ہیں۔

یا تیندو کو اُسی کے رس میں پیس کر لیپ کرنے سے جلد کا رنگ ٹھیک ہو جاتا ہے۔

اُبٹنا ۔ کنول پتر۔ تگر۔ چرونجی۔ دار ہلدی۔ مکدمب۔ اور بیر کا گودا ان سب کا اُبٹنا بنا کر کام میں لانے سے منہ کنول کی مانند ہو جاتا ہے۔

مالش ۔ مندرجہ بالا ادویات کا نگدا اور ملٹھی کا کاڑھا ملا کر دوش اور رِتو کے مطابق پکائے ہوئے گھی کی مالش کرنا بھی مفید ہوتا ہے۔

دیگر مالش ۔ جو۔ دال۔ لودھ۔ خس۔ صندل سُرخ۔ شہد۔ گھی۔ اور گڑ میں گئو موتر ڈال کر پکائیں۔ جب کڑچھی سے لگنے لگ جائے تب اُتار لیں۔ اسے ملنے سے نیلکا۔ ویّنگ اور مکھ دوشک وغیرہ امراض دور ہو کر منہ کنول کی مانند خوشنما نکل آتا ہے۔ اور پاؤں کنول کی پنکھڑی کے سے ہو جاتے ہیں۔

نسوار ۔ کیسر۔ خس۔ دار ہلدی۔ لاکھ۔ ملٹھی۔ چندن۔ بڑ کی نئی داڑھی۔ پدماکھ۔ کنول کیسر۔ نیل کنول اور مجیٹھ۔ ایک ایک پل میں ایک آڑھک پانی ڈال کر پکائیں۔ جب چوتھائی پانی باقی رہ جائے

تو اُتار کر چھان لیں - پھر اس میں لاکھ - پتنگ - مجیٹھ - ملٹھی اور امبر ہر ایک ایک کرش - بکری کا دودھ دو گڑو - اور تیل ایک گڑو ڈال کر حسب ترکیب پکائیں - اس تیل کا نسوار کے ذریعے استعمال کرنے سے نیلکا - پلت - ویَنگ - جھریاں - تِل کا لک اور مکھ دوشک وغیرہ امراض دور ہو جاتے ہیں - نیز یہ چہرے کی رونق کو بڑھا دیتا اور تر و تازہ کرتا ہے -

ویَنگ آدی ناشک اوشدھ - مجیٹھ - مساور لودھ - سوراشٹر کی مٹی - لاکھ - ہلدی - دار ہلدی - منسل - ہڑتال - کیسر - گنٹھ - گوروچن گیرو - بڑ کے نرم پتے - صندل سفید - صندل سرخ - صندل سیاہ - پارہ - پتنگ - ڈھاک کی چھال - کنول کے بیج - کنول کیسر - موم - نیلا تھوتھا - پدمک آدی گن کی ادویات - چربی - گھی - مغز - دودھ - اور شیر دار درختوں کا رس - ان سب کو ملا کر آگ پر پکائیں -

اس دوائی سے منہ چاند کی مانند خوشنما نکل آتا ہے -

نسوار - بھنگرے کا رس - دودھ اور پانی ملا کر نسوار دینا بھی مفید ہوتا ہے -

پرسُپتی کا علاج پرسپتی میں بھی وہی علاج کام میں لانا چاہئے - جو واتج کشٹھ روگ میں بیان کیا گیا ہے - اور مرض کے مقام کو آگ سے جلا دینا چاہئے -

اُت کوٹھ کا علاج - اُت کوٹھ کا علاج کف پت کا سا کرنا چاہئے

کوٹھ کا علاج - کشٹ کے علاج کے مطابق کریں -

---

۳۳ تیتیسواں ادھیائے

گوہیہ روگ وگیان (امراضِ مخفی کا علاج)

تیئیس قسم کے امراض مخفی۔ جماع کرتے کرتے یکایک ہٹ جانے۔ یکایک جماع کرنے لگ جانے۔ وات وغیرہ دوشوں سے بگڑی ہوئی۔ بیمار۔ میلی یا باریک سوراخ کی یونی والی عورت سے جماع کرنے بھینس۔ بکری وغیرہ جانوروں کے ساتھ خلاف وضع فطری کا مرتکب ہونے۔ جماع کی خواہش نہ رکھنے والی عورت کے ساتھ جماع کرنے۔ اگمیا (محرمہ) عورت کے ساتھ جماع کرنے۔ زچہ کے ساتھ جماع کرنے جماع کے بعد بگڑے ہوئے پانی سے عضو تناسل کو دھونے۔ یا بالکل نہ دھونے۔ عضو تناسل کو بڑھانے کے لئے تیز لیپ وغیرہ کرنے۔ کام تی عورت کی کُشت۔ دانتوں یا ناخنوں سے عضو تناسل کے زخمی ہو جانے۔ زہریلی بشنا کے لگنے۔ اختلام ہونے۔ ویرج کے ویگ کو روکنے اور کمری ہونا یت کھردری یونی سے بہت عرصہ تک عضو تناسل کو رگڑتے رہنے سے وات وغیرہ دوش بگڑ کر اپدنش (آتشک) وغیرہ تیئیس قسم کے امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔

اپدنش کی اقسام۔ اپدنش روگ پانچ قسم کے ہوتے ہیں۔

(۱) واتج (۲) پتج (۳) کفج (۴) رکتج اور (۵) سنپاتج۔

واتج اُپدنش کی علامات۔ عضو تناسل میں سوج۔ انواع و اقسام کا درد ہونا۔ جکڑاہٹ اور جلد کا پھٹ جانا یہ وات سے پیدا ہونے والے اُپدنش کی علامات ہیں۔

پتج اُپدنش کی علامات۔ پکے ہوئے گولر کی مانند رنگ کا سُرخ ہو جانا۔ سوج اور بخار یہ پت سے پیدا ہونے والے اُپدنش کی علامات ہیں۔

کفج اُپدنش کی علامات۔ کف کی وجہ سے پیدا ہونے والے اُپدنش میں سختی۔ چکناہٹ۔ کھجلی۔ ٹھنڈک اور گرانی سی پائی جاتی ہے۔

رکتج اُپدنش کی علامات۔ [illegible] خون کا بہنا اور بخار۔ خون کی وجہ سے پیدا ہونے والے اُپدنش کی علامات ہیں۔

سنپاتج اُپدنش کی علامات۔ تینوں دوشوں کی وجہ سے پیدا ہونے والے اُپدنش روگ میں سب دوشوں کی ملی جلی علامات پائی جاتی ہیں۔ اس کی وجہ سے خصیوں میں سوج بھی ہو جاتی ہے تیز تیز درد ہوتا ہے۔ وہ بہت جلد پک جاتا ہے اور اس میں کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں۔

ان سب میں سے رکتج اُپدنش یا پیہ (عسیر العلاج) اور سنپاتج اسادھیہ (لا علاج) ہوتا ہے۔

لنگ ارش کی علامات۔ بگڑے ہوئے وات وغیرہ دوش

عورت یا مرد کے اعضائے مخفی کے گوشت یا خون کا سہارا لے کر تغیب
کے اندر یا باہر کی طرف گوشت کے کیل سے پیدا کر دیتے ہیں۔ ان میں
سخت کھجلی ہوتی ہے۔ اور لیسدار خون نکلتا ہے۔ فرج میں پیدا ہو کر
یہ چھتری کی قسم کے بن جاتے ہیں۔
ان دونوں قسم کے مانس کیلکوں کو لنگ ارش کہتے ہیں۔ اگر انکے
علاج میں غفلت کی جائے۔ تو یہ مرد کی قوت رجولیت اور عورت کے
رج (خون حیض) کو زائل کر دیتے ہیں۔

سرکھپا یا سرکھپکا کی علامات۔ مقام مخفی کے اندر یا باہر کی طرف
کف رکت کی وجہ سے ایسی چھوٹی چھوٹی پھنسیاں ہو جاتی ہیں۔ جو مقدار
اور وضع میں سرسوں کی مانند اور سخت ہوتی ہیں۔ یہ سرکھپکا کہلاتی ہیں۔

اَوْمنتھ کی علامات۔ لمبوتری وضع کی بہت سی ایسی پھنسیاں
پیدا ہو جاتی ہیں۔ جو بیچ سے ہی پھٹ جاتی ہیں۔ یہ کف اور رکت کی
وجہ سے پیدا ہوا کرتی ہیں۔ ان میں درد ہوتا ہے اور رونگٹے کھڑے ہو
جاتے ہیں۔ انہیں اَوْمنتھ کہتے ہیں۔

کمبھیکا کی علامات۔ رکت پت کی وجہ سے پیدا شدہ پھنسیاں
جو جامن کی گٹھلی کی مانند پیدا ہوتی ہیں۔ انہیں کمبھیکا کہتے ہیں۔ یہ
بہت جلد پیدا ہو جاتی ہیں۔

اَلجی کی علامات۔ جس طرح کی اَلجی نامی پھنسی میہہ روگ میں
ہوتی ہے ویسی اعضائے مخفی میں بھی ہو جاتی ہے۔

اُشٹھا پڑکا کی علامات۔ رکت پت کے بگاڑ سے اُڑد یا مونگ کی

مانند جو پھنسیاں اعضائے مخفی میں ہو جاتی ہیں۔ اُنہیں اُتما کہتے ہیں۔

پُشکر کا کی علامات۔ جو پھنسی اور بہت سی پھنسیوں سے گھری ہوتی ہے۔ اور کنول کے "بیج کوش"[1] کے برابر ہوتی ہے۔ وہ پُشکر کا کہلاتی ہے۔

سَم وِ یُوڑھ کی علامات۔ ہاتھ کے ذریعے بہت رگڑنے سے جو پھنسیاں ہو جاتی ہیں۔ اُنہیں سَم ویوڑھ کہتے ہیں۔

مردت کی علامات۔ عضو تناسل کو ملنے یا کپڑے سے گھسنے سے وایُو بگڑ کر مردت نامی روگ پیدا کر دیتا ہے۔

اشٹھیلکا کی علامات۔ وایُو کے بگاڑ سے جو ناہموار سخت اور ٹیڑھی پھنسیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ وہ اشٹھیلکا کہلاتی ہیں۔

نِوَرت روگ کی علامات۔ ملنے سے بگڑا ہوا وایُو قضیب کی جلد کو اُلٹ دیتا ہے۔ اس میں درد اور جلن ہونے لگتی ہے۔ نیز کبھی کبھی پکاؤ بھی ہو جاتا ہے۔ یہ چمڑا لنگ منی (سپاری) کے نیچے گول اور اکٹھا ہو کر لٹک پڑتا ہے۔ اسے نوِرت روگ کہتے ہیں۔

اَوپاٹکا کی علامات۔ اگر قضیب کا چمڑا پھٹ کر زخم مشکل سے بھرے تو اُسے اَوپاٹکا کہتے ہیں۔

نِرُدھ منی کی علامات۔ جب وایُو کی وجہ سے مریض کے عضو تناسل کا چمڑا بگڑ کر اور لنگ منی (سپاری) سے چمٹ کر پیشاب کے راستے کو روک لیتا ہے۔ اور پیشاب کی دھار بہت

---

[1] وہ چیز جس میں بیج ہوتا ہے۔ یعنی سھی۔

تھوڑی سی تھوڑی نکلتی ہے۔لیکن درد نہیں ہوتا تو چمڑے کے آگے آجانے کی وجہ سے سُپاری کا مُنہ نہیں کُھل سکتا تو اِس مرض کو نرُدھ منی کہتے ہیں۔

گرتھت آکھیہ روگ کی علامات۔جس روگ میں مرد کا عضوِ تناسل جَو کے کانٹوں جیسے کانٹوں سے گھر جائے۔ اُسے گرتھت آکھیہ روگ کہتے ہیں۔

سپرش ہانی۔شُوک سے بگڑ کر خون عضوِ تناسل میں سپرش ہانی نامی روگ پیدا کر دیتا ہے۔اس کے ہونے سے مَنگ میں چھونے کی قوت نہیں رہتی۔

شت پونک کی علامات۔وات رکت کے بگاڑ سے سارا عضوِ تناسل اگر چھوٹے چھوٹے منہ والے سوراخوں سے گھر جائے۔تو اُسے شت پونک روگ کہتے ہیں۔

توک پاک کی علامات۔پت رکت کے بگاڑ سے عضوِ تناسل کی جلد پک جاتی ہے۔اِس لئے اِسے توک پاک روگ کہتے ہیں۔اِس کے ساتھ بخار اور جلن بھی ہوتی ہے۔

مانس پاک کی علامات۔تینوں دوشوں کے بگاڑ سے مانس پاک نامی روگ پیدا ہو جاتا ہے۔اس میں تینوں دوشوں کی علامات والا درد ہوتا ہے۔اور گوشت سڑ سڑ کر گر پڑتا ہے۔

رکت ارُبد کی علامات۔کچھ سُرخی لئے ہوئے سیاہ رنگ کے پھوڑے اور بہت سی پُھنسیاں عضوِ تناسل پر پیدا ہو کر تکلیف دینے

لگتی ہے۔ اور عضوِ تناسل میں نہایت سخت درد ہونے لگتی ہے۔ اِسے رکت ارُبد کہتے ہیں۔

مانس ارُبد کی علامات۔ گرنتھی آدی روگ وگیانیہ ادھیائے میں مانس ارُبد کا بیان کر دیا گیا ہے۔ یہ تینوں دوشوں کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔

وِدرِدھی بھی تینوں دوشوں سے پیدا ہوتی ہے۔ اس کا بیان بھی وِدرِدھی کے بیان میں کر دیا گیا ہے۔

تِل کالک۔ تینوں دوشوں کے بگاڑ سے عضوِ تناسل کے چاروں طرف مانس کالا ہو کر گل جاتا ہے۔ اس مرض کو تِل کالک کہتے ہیں۔

مانس ارُبد۔ مانس پاک۔ وِدرِدھی۔ ویل اور یہ پانچ مرض لا علاج ہوتے ہیں۔ انکے سوا دیگر امراض قابل علاج ہوتے ہیں۔ مگر علاج سب کا کرنا چاہیئے۔

یونی روگ (امراضِ رحم) بگڑی ہوئی اشیاء کھانے سے عورتوں کو بیس قسم کے یونی روگ پیدا ہو جاتے ہیں۔

وات ویاپد۔ ناہموار مقام پر عضو رکھنے سے۔ اونچی نیچی جگہ میں سونے سے۔ کثرتِ جماع سے۔ خراب خونِ حیض کے نکلنے سے بعض اشیا کے کھانے سے۔ اور بچے جنم کے بیج دوش سے وات بگڑ کر یونی میں درد۔ چبھک۔ تکان۔ بے حسی۔ چیونٹیاں سی چلنا۔ جکڑاہٹ کرختگی۔ آواز۔ جھاگ دار سرخ یا سیاہ تھوڑا تھوڑا پتلا یا روکھا خون حیض آنا یہ شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔ بعد ازاں چڈوں اور پسلیوں

وغیرہ میں گراوٹ۔ بے قراری۔ پھر بترتیب باؤگولہ اور دیگر کئی قسم کی واتج بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اس روگ کو وات ویاپد روگ کہتے ہیں۔

اتی چرنا یونی۔ کثرت جماع کی وجہ سے جس یونی میں سوج ہو جاتی ہے۔ اُسے اَتی چرنا یونی کہتے ہیں۔

پراگ چرنا یونی۔ نہایت چھوٹی عمر والی عورت کے ساتھ بکثرت جماع کرنے سے وایُو اس کی پُشت۔ پنڈلیوں۔ رانوں اور چڈوں میں درد پیدا کرتی ہوئی یونی کو بگاڑ دیتی ہے۔ تو اُسے پراک چرنا یونی کہتے ہیں۔

اُداورتا ویاپت۔ جب وایُو بگڑ کر خون حیض کو بڑے زور سے اُلٹا لوٹا کر اوپر کو لے جاتی ہے۔ اور یونی کو ایذا دیتی ہے۔ تب وات سے تکلیف پانے والی یونی بشکل اُداورت والے جھاگ دار خون کو باہر نکالتی ہے۔ اسے اُداورتا ویاپت یونی کہتے ہیں۔

اُداورتا ویاپت۔ جب وایُو بگڑ کر خون حیض کو بڑے زور سے اُلٹا لوٹا کر اوپر کو لے جاتی ہے۔ اور یونی کو ایذا دیتی ہے۔ تب وات سے تکلیف پانے والی یونی بشکل اُداورت والے جھاگ دار خون کو باہر نکالتی ہے۔ اسے اُداورتا ویاپت یونی کہتے ہیں۔

جاتگھنی ویاپت۔ جب وایُو خشکی کے سبب خراب حیض سے پیدا شدہ بچے کو پیدا ہوتے ہوتے ہی مار ڈالتی ہے۔ تو اُسے جاتگھنی ویاپت کہتے ہیں۔

انتر مکھ یونی - اگر عورت بہت غذا کھا کر ناہموار طور سے بیٹھ کر مرد کے ساتھ جماع میں مشغول ہو۔ اور وایو کھائی ہوئی غذا سے تکلیف پاکر اور یونی کے سروتوں میں داخل ہو کر یونی کے منہ کو ٹیڑھا کر دے تو یونی کے گوشت اور ہڈی میں سخت درد ہونے لگتا ہے۔ اسے انتر مکھ یونی روگ کہتے ہیں۔

سوچی مکھ یونی - جو حاملہ عورت وات کو بڑھانے والی اغذیات کھاتی ہے۔ اس کی وایو کو پت ہو کر اس کی یونی کے منہ کو بہت چھوٹا کر دیتی ہے۔ ایسے یونی روگ کو سوچی مکھ یونی کہتے ہیں۔

شُشکا ویاپت یونی - ایام حیض میں پاخانہ پیشاب وغیرہ حوائج ضروریہ کے زور کو روکنے سے وایو بگڑ کر پاخانہ اور پیشاب کو روک دیتی اور رحم کو خشک کر دیتی ہے۔ اسی سبب سے اسے شُشکا ویاپت یونی کہتے ہیں۔ اس میں بہت سخت درد ہوتا ہے۔

وامنی کی علامات - جبکہ بگڑا ہوا وایو چھ یا سات دن کے بعد رحم میں سے ویرج کو نکال دیتا ہے۔ تو ایسی یونی کو وامنی کہتے ہیں۔ اس میں درد ہوتا بھی ہے۔ اور نہیں بھی ہوتا۔

کھنڈھ یونی - ویرج کی خرابی کی وجہ سے حمل میں جس کنیا کا رحم وایو کے سبب ضائع ہو جاتا ہے۔ اُسے مرد کی خواہش نہیں ہوتی نہ ہی اس کی چھاتیاں ابھرتی ہیں۔ ایسی عورت کھنڈھ یونی کہلاتی ہے۔

مہا یونی - بگڑا ہوا وات یونی کے منہ اور گربھ آشے (رحم) کو روک

پھیلا ہوا۔ ڈھیلا۔ وات کی مانند دُکھی اور اُٹھے ہوئے مانس والا کر دیتا ہے۔ اِسے مہایونی کہتے ہیں۔ اس میں سخت درد ہوا کرتا ہے۔

پِتّیک ویاپت یونی۔ پت اپنے بگاڑنے والے اسباب سے بگڑ کر اور یونی میں قیام کر کے جلن۔ پاک (پختگی) تپش۔ اور بدبو پیدا کر دیتی ہے۔ اس میں بخار بھی ہو جاتا ہے۔ اور یونی میں سے نہایت گرم۔ مُردے کی بدبو والا۔ نیلا۔ پیلا اور سیاہ آرتو (حیض) بکثرت خارج ہوتا ہے۔ اِسے پِتّیک یونی ویاپت کہتے ہیں۔

رکت یونی۔ اگر یونی میں سے خون بہتا رہتا ہو۔ تو اُسے رکت یونی کہتے ہیں۔

لوہتا کھش ویاپت یونی۔ وات اور پت کے بگاڑ سے رج (حیض) زائل ہو کر جلن۔ لاغری اور رنگت کی خرابی کی شکایات پیدا کر دیتی ہے۔ اِسے لوہتا کھش ویاپت کہتے ہیں۔

شلیشمک ویاپت یونی۔ رطوبت (کف) پیدا کرنے والی اغذیات وغیرہ سے کف بگڑ کر یونی کو درد سے خالی۔ سرد۔ کھجلی والی سفید رنگت اور لیسدار کر دیتی ہے۔ اس روگ میں یونی سے زرداؤ چپ چپا، نی بہتا ہے۔ اِسے شلیشمک ویاپت یونی کہتے ہیں۔

پرتی پلتا۔ پت پرکرتی والی عورت کو اگر جماع کے وقت چھینک یا ڈکار آئے۔ اور وہ اُسے روک لے۔ تو اس کے وات اور پت بگڑ کر یونی کو خراب کر دیتے ہیں۔ اور یونی ایسی سوج جاتی ہے۔ کہ ہاتھ تک نہیں لگایا جا سکتا۔ درد ہوتا ہے۔ اور یونی میں سے زرد یا نیلا خون

نکلنے لگتا ہے۔ علاوہ ازیں پیڑو اور کوکھ میں گرانی۔ اسہال۔ عدم اشتہائے طعام۔ کمر اور چڈوں میں درد۔ سوئی چبھنے کی سی تکلیف اور بخار یہ علامات نمودار ہو جاتی ہیں۔ اِس یونی کو پری پلّتا کہتے ہیں۔

اُپ پلُتا یونی۔ وات کف سے تکلیف زدہ یونی جس میں سے سفید اور چپ چپا پانی بہتا ہے۔ اُسے اُپ پلُتا کہتے ہیں۔

وِپلُتا یونی۔ یونی کو نہ دھونے سے اُس میں کیڑے پیدا ہو جایا کرتے ہیں۔ سخت کھجلی ہونے لگتی ہے۔ اور اس کھجلی کی وجہ سے جماع کی خواہش بہت بڑھ جاتی ہے۔ اِسے وِپلُتا یونی کہتے ہیں۔

کرنتی کی علامات۔ باد مخالف کی حاجت نہ معلوم ہونے پر بھی جبراً اُس کو خارج کرنے سے وہ وایو بگڑ کر اور کف و رکت سے مل کر یونی کے راستے میں ایک کرنکا (گوشت کا ٹکڑا) پیدا کر دیتی ہے۔ جس سے یونی کا راستہ رُک جاتا ہے۔ اِسے کرنتی یا کرنکا یونی کہتے ہیں۔

سنّپاتکی ویاپت۔ یونی اور رحم کا سہارا لے کر جب وات وغیرہ تینوں دوش اپنے اپنے عوارض کو پیدا کر دیتے ہیں۔ تو اِسے سنّپاتکی یونی ویاپت کہتے ہیں۔

حمل قرار نہ پانے کی وجہ۔ مندرجہ بالا امراض کی وجہ سے یونی حمل کے ناقابل ہو جاتی ہے۔ اس لئے مریض کو حمل قرار نہیں پا سکتا۔ اور اُسے پَرَدر۔ بواسیر۔ باؤ گولہ اور وائج وغیرہ انواع و اقسام بیماریاں آ گھیرتی ہیں۔

۳۴
چونتیسواں ادھیائے

گوہیہ روگ پرتی کھیدھ (امراضِ مخفی کا علاج)

تازہ اُپ دنش کا علاج۔ اُپ دنش کے پیدا ہوتے ہی لِنگ (عضو تناسل) کی درمیانی سرا کا فصد کھول دینا چاہیئے۔ اِسپر ٹھنڈے لیپوں اور ٹھنڈے پری شیکوں کا کرنا بھی مفید ہوتا ہے۔
مریض کی مُسہل سے اندرونی صفائی کرنی بھی نہایت ضروری ہے۔

جب اُپدنش پک جائے۔ تو اُسے کاٹ کر اوپر تِلوں کے ٹکڑے میں شہد اور گھی ملا کر لیپ کر دیں۔

دھونے کا کاڑھا اور لگانے کا تیل۔ جامن۔ آم۔ چنبیلی کدمب۔ اور سفید خیر کی تازہ کونپلیں۔ شلکی۔ بیر۔ بل گری۔ ڈھاک تنش۔ ترپھلہ اور بڑ وغیرہ شیر دار درختوں کی چھال میں پانی ملا کر کاڑھا بنالیں۔ اور اس کاڑھے سے اُپ دنش کو دھو ڈالیں۔
اِسی کاڑھے کے ساتھ تیل کو پکا کر اُس تیل کو اُپدنش پر لگانا چاہیئے۔ اِس سے زخم بھر آتے ہیں۔

لیپ۔ بینا تھوتھا۔ گیرو۔ لودھ۔ الاچی۔ مینسل۔ رسونت۔ ہرِیرہ

پُشپ۔ کسیس۔ ملتانی مٹی۔ اور سیندھا نمک کو باریک پیس کر شہد میں ملا کر لیپ کرنے سے اُپدنش کے زخم دور ہو جاتے ہیں۔

روپن (انگور لانے والی) دوائی۔ ترپھلے کو کسی ٹھیکرے میں جلا کر پیس ڈالیں۔ اور پھر اُسے گھی میں ملا کر اُپدنش پر لگائیں۔ تو زخم بھر جاتے ہیں۔

دوشوں کے مطابق علاج۔ اوپر اُپدنش کے جو معالجات بیان کئے گئے ہیں۔ اُنہیں عام علاج کے ذیل میں شمار کرنا چاہئے۔ دوشوں کے مطابق اُپدنش کا علاج سوج کی مانند ہی کرنا چاہئے۔

اُپدنش کو پکنے نہ دیں۔ ایسی کوشش ہمیشہ کرتے رہنا چاہئے۔ کہ اُپدنش پکنے نہ پائے۔ کیونکہ سنایو۔ سرا۔ اور گوشت کے پک جانے پر عموماً عضو تناسل بھی جھڑ جایا کرتا ہے۔

لنگ ارش کو کاٹ کر اور جلا کر اُپدنش ہی کی مانند علاج کرنا چاہئے۔

سرکھپ کو اوزار سے کھرچ کر اُس پر اول الذکر جامن وغیرہ کاڑھے کی ادویات کا چُورن بنا کر دھوڑ دیں۔

اور انہی ادویات سے بنایا ہوا تیل زخم کے بھرنے کے لئے لگائیں۔

نیز اُودمنتھ اور سرکھپ دونوں میں فصد کھلوانا چاہئے۔

کمبھیکا کا علاج۔ کمبھیکا روگ میں فصد کھلوانا مفید ہوتا ہے۔ اس کے پک جانے پر برتن میں سے پیپ نکال کر تیندو۔ ترپھلہ اور لودھ کا لیپ کریں۔ نیز انہی ادویات سے پکایا ہوا تیل لگا کر زخم کے بھرنے کی کوشش کریں۔

البجی کا علاج ۔ البجی میں فصد کھلوا کر کمبھیکا ہی کی مانند علاج کرنا چاہئے ۔

اُشٹما کا علاج ۔ اُشٹما نامی پھنسی کو ڈوریش نیتر سے پکڑ کر کاٹ ڈالنا چاہئے اور اوپر کسیلی ادویات کا چُورن اور ٹنکار شہد میں ملا کر لیپ کریں ۔

پُشکر اور **وِدیُوڑھ** کا علاج تیج وِسرپ کی مانند کرنا چاہئے ۔

تُوک پاک کا علاج ۔ عضوِ تناسل کے چمڑے کے پک جانے اور بےحس ہو جانے پر پری شیک کرنا چاہئے ۔

مردِت کا علاج ۔ مردِت روگ میں عضوِ تناسل پر آگے آنے والے بلا تیل سے پری شیک کریں ۔

نیز مدھر گن کی (شیریں) ادویات کا نیم گرم ٹنکار گھی ملا کر اُپناہن (باندھنے) کے کام میں لائیں ۔

اشٹیلا کا علاج ۔ اشٹیلا یا اشٹیلکا روگ میں فصد کھلوا کر کفج گرنتھی کی مانند علاج کرنا چاہئے ۔

نِرُدھ مَنی روگ کا علاج ۔ عضوِ تناسل کے نِرُدھ روگ میں گھی چپڑ کر سویدن کریں ۔ پھر حالت کے مطابق تین یا پانچ دن تک خوشبودار شال وغیرہ سے اُپناہن کریں ۔ بعد ازاں پھر سویدن کریں جب اس طرح سے چمڑا نرم ہو جائے ۔ تو اسے آہستہ آہستہ سپاری تک اوپر لے آئیں ۔ جب چمڑا سپاری کے اوپر آ جائے ۔ تو بار بار اُپناہن کریں نیز مرغن اشیا غذا کے طور پر کھائیں ۔

اَوپاٹکا کا علاج ۔ اَوپاٹکا میں بھی یہی اول اندر علاج کریں

میں لانا چاہیئے۔

نروده منی کا علاج۔ لوہے یا لکڑی کی دونوں طرف سے کھلی ہوئی ایک نلی لے کر اُس پر گھی کا لیپ کر دیں۔ اور اوپر گھی چپڑ کر عضوِ تناسل کے سوراخ میں لگا دیں۔ پھر اس نلی کے ذریعے اُس میں وات کو دور کرنے والا بلا آدی تیل ڈالیں۔ تین دن کے بعد اس سے زیادہ موٹی نلی عضو مذکور کے سوراخ میں داخل کر کے عضو کے سوراخ کو چوڑا کریں۔ اگر اس سے بھی کامیابی نہ ہو۔ تو عقلمند وید کو چاہیے۔ کہ سیون کو چھوڑ کر اوزار سے چیر دیوے۔ اس کے بعد فوراً زخم کی مانند اس کا علاج شروع کر دینا چاہیئے۔

گرنتھت کا علاج۔ گرنتھت روگ میں ناڑی سُویدہ[1] سے سوین کر کے اُسپر مرہم اور گرم لیپ نہ کریں۔

شت پونک کا علاج۔ شت پونک نامی عضوِ تناسل کے روگ کو اوزار سے چھیل کر سیلی، دو پاٹ۔ کے چورن میں شہد ملا کے اوپر لیپ کر دینا چاہئے۔

رکت اُربد کا علاج۔ رکت اربد کا علاج رکت ودردھی کی مانند کرنا چاہیئے۔

حالت کے مطابق علاج۔ سب قسم کے لنگ روگوں میں مریض کی حالت کے مطابق ۔ ۔ ب ضرورت اندرونی صفائی۔ کاڑھے۔ لیپ۔ گھی

---

[1] نلی کے ذریعے بھاپ پہنچا کر جو پسینہ دیا جاتا ہے۔ اُسے ناڑی سویدہ کہتے ہیں۔

تیل۔ رس کریا۔ چُورن۔ زخم کی صفائی اور انگور لانے والی ادویات سے علاج کرنا چاہیئے۔

یونی کی بیماریوں کا علاج۔ یونی کی بیم امراض میں عام طور پر وات کو دور کرنے والی تدابیر عمل میں لانی چاہیئیں۔

وات تج یونی روگوں میں سنیہن۔ سویدن اور ردستی وغیرہ کا استعمال بالخصوص مفید ہوتا ہے۔

وات کے سوائے عورتوں کی یونی اور کسی طرح بھی بگڑ نہیں سکتی۔ اس لئے پہلے وات ہی کو مغلوب کرنا چاہیئے۔ اُس کے بعد کسی دوسرے طریق علاج کو عمل میں لائیں۔

بلا تیل۔ مشرک سنیہہ یا سکمار گھرت میں سے کوئی ایک سنیہہ امراض یونی کی مریضہ کو حسب ضرورت پلائیں۔

ٹیڑھی ترچھی پڑی ہوئی یونی کو سنگدھ کرکے اور سویدن دیکر ٹھیک طور پر رکھ دیں۔ جھکی ہوئی یونی کو ہاتھ سے سیدھا کر دیں۔

سنورت (ڈھکی ہوئی) یونی کو پرسارت کرکے (پھیلا کر) چیر دیں۔

باہر نکلی ہوئی یونی کو اندر گھسیڑ دیں۔

ئورت (ہٹی ہوئی) یونی کو آگے بڑھا دیں۔

کیونکہ اپنے مقام سے ہٹی ہوئی یونی عورتوں کو شلیہ (اوپری جسم) کی مانند دکھ دیا کرتی ہے۔

یونی کے امراض میں ملکی سقے آور تدابیر عمل میں لانی چاہیئیں۔

سقے، ... ... کے ذریعے مریضہ کی اوپر ... سے صفائی کرکے

دنتی (جمتی) مالش - پری شیک - لیپ - اور مانجو (روئی کے پھوئے) کا استعمال کریں۔

گھرت - کمبھاری - ترپھلا - داکھ - کسوندی - ہلدی - دار ہلدی - گلو - نیرے آک - شت مولی - شیوناک - پُنرنوا - اور واسہ ہر ایک دو دو تولہ کا کلکہ اینا کر اس سے حسب ترکیب گھی کو پکالیں۔ اس گھی کے پینے سے تمام واتج یونی امراض دور ہو جاتے ہیں۔

اور حمل ٹھہرانے کے لئے بھی نہایت اچھی دوائی ہے۔

دیگر دوائی - بچ - زیرہ سیاہ - زیرہ سفید - پیپل - اڑوسہ - سینڈھا نمک - اجود - جو کھار - کھانڈ - اور چیتا - ان ادویات کو پرسنّا نامی شراب میں پیس کر اور اسی میں ملا کر گھی میں بھون کر کھلائیں۔ اس کے استعمال سے یونی شول (دردِ رحم) درد پسلی - ہردے روگ - باؤگولا اور بواسیر کی شکایات دور ہو جاتی ہیں۔

وِرشک آدی پان - اڑوسہ کی جڑھ - بجورے کی جڑھ - اور دنتی کی جڑھ کو یا پیپل اور کالا زیرہ کو پیس کر نمک ملا کر شراب کے ساتھ نوش کریں۔ یونی شول وغیرہ امراض دور ہو جاتے ہیں۔

راسنا آدی دُگدھ - راسنا - گوکھرو - اور اڑوسہ کے ساتھ پکایا ہوا دودھ پینے سے یونی شول (دردِ رحم) کا دفعیہ ہو جاتا ہے۔

پری شیک - گلو - ترپھلا اور دنتی کے کاڑھے کو یونی میں پری شیک کے طور پر استعمال کرنا چاہیئے۔

پچو پریوگ - تگر - بینگن - کُٹھ - سینڈھا نمک - اور دیودار وکے

ساتھ پکائے ہوئے تیل میں روئی کا پھویہ بھگو کر یونی کے اندر رکھ دیں۔ تو یونی کا درد دور ہو جاتا ہے۔

پنچ یونی روگوں کا علاج۔ پنچ یونی روگوں میں پت کو دور کرنے والے سرد تاثیر والے پری شیک۔ ابھینگ (مالش) اور پنچو پریوگوں کا استعمال کرانا چاہئے۔ نیز سنیہن کے لئے ان میں گھی کا استعمال کریں۔

اولیہہ۔ ستاور کی جڑ چار تُلا بھر لے کر کوٹ لیں۔ اور کپڑے میں ڈال کر نچوڑ کر رس نکالیں۔ اس رس کے برابر ہی دودھ ملا کر ایک آڈھک گھی پکا لیں۔ نیز اس میں پکاتے وقت جیونیہ گن کی (زندگی بڑھانے والی) ادویات۔ ستاور۔ داکھ۔ فالسہ۔ چرونجی۔ پلنگی۔ اور دونوں کھرینٹی ہر ایک ایک تولہ کا پتھر کی سل پر پیس کر بنا ہوا کلکا ڈال دیں۔ جب وہ پک جائے تو اتار کر چھان لیں۔ اور ٹھنڈا ہونے پر شہد آٹھ پل۔ پیپل آٹھ پل۔ اور کھانڈ دس پل ملا دیں۔

اس میں سے ہر روز ایک تولہ بھر دوائی استعمال کرنے سے یونی ویاپت رکت دوش (امراض حیض)، اور شکر دوش (امراض منی)، دور ہو جاتے ہیں۔ یہ دوائی ورشیہ[1] اور نہایت پنسون[2] ہے۔ کھشت روگ۔ کھشے روگ۔ رکت پت۔ کھانسی۔ دمہ۔ ہلیمک۔ یرقان۔ وات رکت۔ وسرپ۔ انقباض دل۔ انقباض سر۔ مرگی۔ اردت۔ آیام۔ مد اور انماد روگوں

---

[1] مقوی۔ باہی۔ ممسک۔

[2] ایسی دوائی جس سے رحم میں حمل قرار پانے اور بچہ پیدا کرنے کی طاقت آتی ہے۔

کو دور کر دیتی ہے۔

روگ ناشک گھرت۔ اسی طرح جیونیہ گن کی (زندگی افزا) ادویات کے ساتھ دودھ یا گھی کو پکا کر پینے سے یونی میں ہونے والے تیج روگ دور ہو جاتے ہیں۔

وات پتج یونی روگ۔ کھریٹی کے دو درون کا ڑھے میں ایک آڑھک گھی اور تیل نیز چار آڑھک دودھ ملا کر پکائیں۔ اور پکتے وقت اُس میں پیپل۔ کاک جنگھا۔ مصری۔ جیونتی۔ کھنبیر کا کوبی۔ شال پرنی۔ سنتاور۔ بردھی۔ زیرہ۔ دودھ۔ گورکھ منڈی۔ مدگ پرنی۔ پیلو پرنی اور ماش پرنی کا مگدا بھی ڈال دیں۔

اس گھی کے پینے سے وات پت سے پیدا ہونے والے یونی روگ دور ہو جاتے ہیں۔ اور مریضہ کا رحم حمل قرار پانے کے قابل ہو جاتا ہے۔

رکتج یونی کا علاج۔ رکتج یونی روگ میں خون کے رنگ کو دیکھ کر دوشوں کا تعلق معلوم کریں۔ اور اُن دوشوں کے مطابق خون کو ٹکانے لگانے والی ادویات کا استعمال کریں۔

پُشیانُوگ چُورن۔ پاٹھا۔ جامن کی گٹھلی۔ آم کی گٹھلی۔ پاکھان بھید۔ رسونت۔ ا ٹونٹا۔ سیمر۔ موچرس۔ مجیٹھ۔ کڑاکی چھال۔ کیسر۔ بلگری اتیس۔ لودھ۔ ناگر موتھا۔ گیرو۔ سونٹھ۔ مہوا۔ باہیک۔ صندل سرخ۔ کائپل شیوناک۔ اندرجو۔ اننت مول۔ گل دھاوا۔ ملٹھی اور ارجن ان سب ادویات کو پُشیہ نکھشتر میں جمع کر کے باریک پیس لیں۔ اس چُورن کو شہد میں ملا کر چاولوں کے پانی کے ساتھ نوش کریں۔ اس کے استعمال سے

بواسیر۔ اسہال بچونی اسہال بچوں کے کرمی روگ۔ یونی دوش (خرابی ہائے رحم) رج دوش (خرابی ہائے حیض) یعنی خاکستری رنگت سفیدی سُرخی۔ یا سیاہی یہ سب شکایات دور ہو جاتی ہیں۔

یہ پُشیانوگ چورن مہرشی اتری کمار کا تجویز کیا ہوا ہے۔

کف دُوشت یونی کا علاج ۔ کف یونی روگوں میں سب قسم کی خشک۔ اور گرم تاثیر والی ادویات کا استعمال کرنا چاہئے۔

یونی شُول ناشک تیل دھاوے کے پھل۔ آک کے پتے۔ رسونت۔ ملٹھی۔ نیل کنول۔ جامن کی گٹھلی۔ آم کی گٹھلی۔ ہیرا کسیس۔ لودھ۔ کاسنے پھل۔ تیندو۔ ملتانی مٹی۔ انار کی چھال۔ اور کتھا گوند ہر ایک ایک تولہ۔ دودھ دو پرستھ۔ بکری کا پیشاب دو پرستھ۔ اور تیل ایک پرستھ ان سب کو ملا کر حسب ترکیب پکالیں۔ اس تیل کو مالش۔ پھویہ بھگو کر رکھنے۔ اور وتی (حقنے) کے ذریعے استعمال میں لانے سے بے حس، سوجی ہوئی۔ اُبھری ہوئی۔ جکڑی ہوئی۔ لیسدار۔ رطوبت بہانے والی ویپلُتا۔ اُپ پلُتا۔ پھوٹ والی اور درد والی یونی ویاپت کا دفعیہ ہو جاتا ہے۔

یوان آدی پریوگ ۔جو۔ ہڑ۔ ارشٹ۔ سیدھو۔ تیل۔ پیپل۔ لوہ چورن اور ہر ایک کو شہد کے ساتھ استعمال کرنے سے یونی روگوں کا دفعیہ ہو جاتا ہے۔

وشد تا کارک چورن ۔ ہیرا کسیس۔ ترپھلہ۔ ملتانی مٹی۔ آم کی گٹھلی۔ اور دھاوے کے پھولوں کا چورن شہد میں ملا کر استعمال کریں تو یونی کی پچھتا (لیس) دور ہو جاتی ہے۔

بدبو وغیرہ والی یونی کا علاج ۔ ڈھاک کے پھول۔ دھاوے کے پھول۔ جامن۔ مجیٹھ۔ موچرس اور دل کا چُرن یونی کی بدبو، پیس اور رطوبت کو دور کر دیتا ہے۔

نیز پری شیک کے لئے آرگ وَدھ آدی گن کی ادویات کا کاڑھا نہایت مفید ہوتا ہے۔

مرُدُو تا کارک پریوگ ۔ سخت (جکڑی ہوئی) اور کرخت یونیوں میں دیسوار۔ کرسرا یا پائیں رکھنے سے اُن میں نرمی آجاتی ہے۔

بدبو دار یونی کے لئے کاڑھا ۔ خوشبودار ادویات کا کاڑھا۔ نُکما چُرن یا اُن سے پکایا ہوا تیل لگانے سے یونی کی بدبو جاتی رہتی ہے۔

کف سے بگڑی ہوئی یونی کے لئے وَتی (حقنہ) کف سے بگڑی ہوئی یونیوں میں چرپری ادویات یا گوموتر ملا کر وتی دینی مفید ہوتی ہے۔

سنیکت یونی روگوں کا علاج ۔ تینوں دوشوں سے پیدا ہونے والے یونی روگوں میں وات وغیرہ دوشوں کے بیان میں لکھی ہوئی عام تدابیر عمل میں لانی چاہئیں۔

اوپر بیان کی ہوئی تدابیر سے یونی کے شدھ ہو جانے پر نیز باحسب حمل کے استقرار کے لئے شدھ ویرج کے رحم میں داخل ہونے سے عورت کو حمل قرار پا جاتا ہے۔

خراب ویرج کا علاج ۔ وات وغیرہ دوشوں سے ویرج کی

شناخت کر کے پہلے وَمن وِریچن وغیرہ پانچوں قسم کی تدابیر سے مرد کی اندرونی صفائی کریں۔ پھر اس دوش کو دور کرنے والی ادویات کام میں لائیں۔

پھل گھرت - مجیٹھ۔ کُٹھ۔ تر پھلا۔ کھانڈ۔ بچ۔ ہلدی۔ دار ہلدی ملٹھی۔ میدا۔ اجوائن۔ سنگی۔ دُودھی۔ ہینگ۔ کاکولی۔ اسگندھ اور شتاور ہر ایک ایک تولہ لے کر پیس ان کا نگدا بنالیں۔ پھر اس نگدے میں ایک پرستھ گھی اور چار پرستھ دودھ ملا کر حسب ترکیب گھی کو پکالیں یہ پھل گھرت سب قسم کے یونی اور شکر دوشوں کے لئے نہایت مفید ہے۔ یہ گھی عمر کو بڑھاتا۔ تروتازگی بخشتا۔ میدھا کو بڑھاتا اور نہایت اعلیٰ درجے کی پنسون دوائی ہے۔ اس گھی کو پُشیہ نکھشتر میں پینے سے ضرور ہی اولاد پیدا ہو جاتی ہے۔ جن عورتوں کی اولاد ہو کر مر جاتی ہے یا جو حاملہ ہیں۔ انکے لئے یہ گھرت نہایت مفید چیز ہے۔ یہ گھی بچوں کی کی دیہہ کو بڑھانے ۔ ان کے گرہوں کو دور کرنے کے لئے بھی بڑی اچھی چیز ہے۔

۳۵

پینتیسواں ادھیائے

وِش پرتی کھیدھ (زہروں کا علاج)

وِش کی پیدائش - جب امرت پیدا کرنے کے لئے دیوتا اور اسُروں نے مل کر سمندر کو بلویا تھا۔ تو امرت کی پیدائش سے پہلے ایک مہیب شخص پیدا ہوا۔ جس کا جلال بہت تیز تھا۔ اُس کی ڈاڑھیں چار تھیں اور سر کے بال سبز تھے نیز آنکھوں سے آگ کے شعلے نکل رہے تھے۔ اس خوفناک شخص کو دیکھ کر ساری دُنیا وِش (پریشان) ہو گئی۔ اس لئے اُس کا نام وِش ہو گیا۔ یہ مہیب شخص برہما کے غصہ سے اپنے جسم کو ترک کر کے ستھاور (بے جان) اور جنگم (جاندار) دو طرح کا بن گیا۔

ستھاور وِش - جو وِش نباتات میں رہتا ہے۔ اور نہایت سریع الاثر ہوتا ہے۔ وہ ستھاور وِش کال کوٹ۔ وِش ناگ۔ شرنگی اور ہلاہل وغیرہ ناموں سے پکارا جاتا ہے۔

جنگم وِش - جو وِش سانپ یا مکڑی وغیرہ جانوروں کی ڈاڑھوں میں رہتا ہے وہ جنگم کہلاتا ہے۔ یہ جنگم وِش ناخنوں۔ سینگوں اور پیشاب وغیرہ میں بھی رہتا ہے۔

وِش اور گر کا فرق - ستھاور اور جنگم یہ دونوں قسم کے وِش قدرتی ہوتے ہیں اور گر وِش مصنوعی ہوتا ہے۔ گر وِش مشس تنمی

ادویات کے ملاپ سے بنتا ہے۔ گر وِش بلحاظ ادویات کے بہت جلد یا بہت عرصہ کے بعد مارتا ہے۔ نیز سوج۔ بحبس۔ امراض شکم جنون اور بواسیر وغیرہ امراض کو پیدا کر دیتا ہے۔

وِش کے خواص ۔ سب قسم کے وِش تیکھشن (تیز) گرم تاثیر والے روکھش (چکنائی سے خالی) وِشد (صاف) ویوائی (سب جگہ سرایت کر جانے والے) آشو کاری (سریع الاثر) لگھو (ہلکے) وکاشی (پھیل جانے والے) سوکھشم (لطیف) اویہ آکت رس (غیر نمایاں ذائقے والے) اور وِشم پاکی (بے قاعدہ پختگی والے) ہوتے ہیں۔

چونکہ وِش میں مندرجہ بالا دس خواص ہوتے ہیں۔ اس لئے یہ "اوج" کے خلاف اثر رکھتا ہے۔ نیز وات اور پت کے غلبے کی وجہ سے فوراً زندگی کو ہلاک کر دیتا ہے۔

یہ جسم میں پھیل کر سب سے پہلے سارے جسم کے خون کو بگاڑ دیتا ہے۔ پھر وات۔ پت اور کف دوشوں کو۔ نیز انکے مقامات رہائش کو آخر کار دوشوں کے ساتھ ہردے میں پہنچکر زندگی کا خاتمہ کر دیتا ہے۔

وِش کے سات ویگ ۔ ستھاور وِش کے سات ویگ ہوتے ہیں۔ یعنی سات حالتیں رونما ہوتی ہیں۔ جن کی الگ الگ علامات ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔

پہلے ویگ کی علامات ۔ ستھاور وِش کے جسم میں داخل ہوتے ہی اُس کے پہلے ویگ میں زبان کی سیاہی اور جکڑاہٹ نیز غشی۔

قے۔ تراس (خوف) اور کلانتی (تکان) یہ علامات نمایاں ہو جاتی ہیں۔

دوسرے ویگ کی علامات۔ لرزہ۔ پسینہ۔ جلن۔ گلے میں درد ہونا۔ اور اس کے معدے میں پہنچنے پر ہردے (دل) میں درد ہونا یہ وِش کے دوسرے ویگ کی علامات ہیں۔

تیسرے ویگ کی علامات۔ تالو کا سوکھنا۔ معدے میں درد۔ چھدنے کی سی نہایت سخت تکلیف ہونا۔ دونوں آنکھوں میں کمزوری سبزی اور سوج ہونا۔ وِش کے پکّو آشے (انتڑیوں) میں پہنچنے پر سوئی چبھنے کا سا درد ہونا۔ ہچکیاں آنا۔ کھانسی ہونا۔ اور انتڑیوں کا بولنا یہ وِش کے تیسرے ویگ کی علامات ہیں۔

چوتھے ویگ کی علامات۔ سر کا بہت گراں ہو جانا نیز اول الذکر ویگوں کی علامات کا نمایاں ہونا وِش کے چوتھے ویگ کی علامات ہوتی ہیں۔

پانچویں ویگ کی علامات۔ کف کا نکلنا۔ جسم کی رنگت کا بگڑ جانا۔ جوڑوں میں درد ہونا۔ دوشوں کا بگڑ جانا اور پکّو آشے میں درد کا ہونا یہ وِش کے پانچویں ویگ کی علامات ہیں۔

چھٹے ویگ کی علامات۔ وِش کے چھٹے ویگ میں مریض بیہوش ہو جاتا ہے۔ اور اسے دست آنے لگتے ہیں۔

ساتویں ویگ کی علامات۔ وِش کے ساتویں ویگ میں کندھوں۔ پُشت اور کمر میں ٹوٹنے کی سی درد ہوتی ہے۔ نیز مریض مر بھی جاتا ہے۔

وش کے پہلے ویگ کا علاج۔ ستھاور وش کے پہلے ویگ میں مریض کو قے کرا کے اُس کے جسم پر ٹھنڈے پانی کی دھار ڈالنی چاہیے۔ بعد ازاں بہت جلد شہد اور گھی ملاکر دافع زہر ادویات پلانی چاہئیں۔

دوسرے ویگ کا علاج۔ دوسرے ویگ میں پہلے ویگ کی مانند مریض کو قے کرا کے اور ٹھنڈے پانی کی دھار اُس کے بدن پر ڈال کر دست آور دافع زہر ادویات پلانی چاہئیں۔

تیسرے ویگ کا علاج۔ وش کے تیسرے ویگ میں دافع زہر ادویات کا پینا۔ نیز نسوار اور سُرمے کے طور پر استعمال کرنا مفید ہوتا ہے۔

چوتھے ویگ کا علاج۔ وش کے چوتھے ویگ میں چکنائی ملاکر دافع زہر ادویات استعمال کرانی چاہئیں۔

پانچویں ویگ کا علاج۔ وش کے پانچویں ویگ میں ملٹھی کا کاڑھا اور شہد ملاکر دافع زہر ادویات استعمال کرائیں۔

چھٹے ویگ کا علاج۔ وش کے چھٹے ویگ میں اتیسار روگ کا سا علاج کرنا چاہیے۔

ساتویں ویگ کا علاج۔ وش کے ساتویں ویگ میں "روگان اُت پادنیہ ادھیائے" میں بیان کی ہوئی "اوبیڑن" نامی نسوار دینی چاہیے۔

یا پیشانی پر کاک پد نامی اوزار سے نشان لگاکر اُس پر خون سے بھرے ہوئے ماس کو لگادیں۔

سب قسم کے وش کے اثر کو دور کرنے والا یواگو۔ کڑوی تُرئی چیتا۔ پاٹھا۔ سورج بلی۔ گلو۔ ہرڑ۔ پٹ شبلو۔ سرس۔ کینہی۔ ہلدی۔ دارہلدی مِٹ ماکھشک۔ ہردو پنیز نوا۔ ترکُٹا۔ دونوں کیڑی۔ دونوں ساروا اور کھرٹی کے کاڑھے میں یواگو پکاکر ٹھنڈا کرلیں۔ پھر اس میں گھی اور شہد ملاکر دیں۔ تیزوںگ کے درمیان سب قسم کی دافع زہر تدابیر عمل میں لائیں۔

پیپا۔ مہوا۔ ملٹھی۔ کنول کیسر اور صندل سرخ کے کاڑھے میں پیپا تیار کرکے ٹھنڈی ہونے پر گھی اور شہد ملاکر دیں۔

چندر اُدے اگد رسونت۔ تگر۔ گٹھ۔ ہرتال۔ منسل۔ پرینگو۔ ترکُٹا۔ سپرکا۔ کیسر۔ سمیت ناگ پُشپ۔ ہرنیو۔ ملٹھی۔ جٹا ماسی۔ گورچن۔ کاک ماریکا۔ سرل کاشٹ۔ رال۔ سونف۔ کیسر۔ کھرٹی۔ تتال پتر۔ تالیس پتر۔ بھوج پتر۔ خس۔ ہلدی اور دار ہلدی ان سب ادویات کو پہلے جمع کرلیں۔

پھر ایک کنواری کنیا کو فاقہ کرا کے پُشیہ نکھشتر میں نہلا کر سفید کپڑے پہنا کر برہمنوں کی پوجا کرا کے اُس کنیا سے اول الذکر ادویات پسوائیں۔ اُس کے اثنائے پسائی میں بیتند رید وید ذیل کا منتر پڑھتا رہے۔

"نمہ پُرش سنگھائے۔ نمو نار اُشنائے چہ۔ یتھا سو نابھی جانانتی رمنے کرشن پراجیے اُم۔ ابتین ستیہ واکیہ ابن اگد و سے پر سید صیو تو۔ نمو وید وریہ ماستے پُل ہل رکھش ما م سرب وستے بھیا۔ گوری۔ گاندھاری

چنڈالی ۔ ماتنگی سواہا:

جب وہ ادویات پس چکیں ۔ تو وید کو مندرجہ ذیل منتر پڑھنا چاہئے ۔

اوم ہری ماتے سواہا ۔

اِس کے بعد اِسے استعمال میں لانا چاہئے ۔

اِس چندر اُدے نامی اگد کو پینے ۔ نسوار لینے ۔ مالش کرنے لیپ کرنے اور کلائی پر باندھنے سے شانتی پراپت ہوتی ہے ۔ اِس کے استعمال سے سب قسم کے وِش ۔ بیتال گرہ ۔ کارمن کلیش (کرموں سے پیدا شدہ تکالیف) مارک روگ ۔ قحط ۔ یُدھ اور بجر پات کا خوف دور ہو جاتا ہے ۔

دُوشی وِش ۔ جو وِش بہت پُرانا ہو گیا ہے ۔ یا جو دافع زہر ادویات کے پریوگ سے کم اثر ہو گیا ہے ۔ جو جنگل کی آگ ۔ ہوا یا دھوپ کی وجہ سے سوکھ گیا ہے ۔ یا جو طبعی طور پر اچھے صفات سے متصف نہیں ہے ۔ وہ دوشی وِش کہلاتا ہے ۔

دُوشی وِش کم اثر ہوتا ہے ۔ اس لئے اس کا اثر دیکھنے میں نہیں آتا ۔ یہ کف سے گھرا ہوا ہونے کے سبب جسم میں بہت عرصہ تک قائم رہتا ہے ۔

دُوشی وِش کے مریض کا پاخانہ پھٹ جاتا ہے ۔ اور اسکی رنگت بگڑ جاتی ہے ۔ خون کا فساد ۔ پیاس ۔ عدم اشتہائے طعام ۔ غشی ۔ قے آواز کا بہت باریک ہو جانا ۔ غفلت ۔ اور دُوشیہ اُدر کی علامات یہ سب عوارض نمایاں ہو جاتے ہیں ۔

دُوشی وِش کے آم آشئے (معدے) میں داخل ہو جانے پر کفت وات روگ اور پکوآشئے (انتڑیوں) میں قیام کرنے پر وات پت روگ پیدا ہو جاتے ہیں۔

دُوشی وِش کے مریض کے سر کے بال اُڑ کر دیئے ہو جاتے ہیں۔ جیسے پرندہ پروں سے خالی ہوتا ہے۔

رس وغیرہ دھاتوؤں میں دوشی وِش کے ٹھہر جانے سے دھاتوؤں میں ہونے والے انواع و اقسام کے امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔

چونکہ پوربی ہوا۔ بے ہضمی۔ ٹھنڈک۔ بادل۔ دن کے سونے۔ اور غیر مفید اغذیات سے بگڑ کر وہ رس رکت وغیرہ دھاتوؤں کو بگاڑ دیتا ہے۔ اس لئے اسے دوشی وِش کہتے ہیں۔

دُوشی وِش کے لئے اوشدھ۔ دُوشی وِش کے مریض کو پسینہ دیکر قے کرا کے نیز مسہل دے کر دُوشی وِش کو دور کرنے والی ادویات شہد میں ملا کر چٹانی چاہئیں۔

دُوشی وِش ناشک گولیاں پیپل۔ جٹامانسی۔ لودھ۔ الائچی۔ سجی کھار۔ سونا پاٹھا۔ ... ۔ چندن۔ اور گیرو۔ ان سب ادویات کو کوٹ پیس کر گولیاں بنائیں۔ یہ دوشی وِش اری کہلاتی ہیں۔ کیونکہ یہ دوشی وِش کو بالخصوص دور کرتی ہے۔ اگرچہ اور امراض میں بھی اس کا استعمال کیا جاتا ہے۔

زہر آلود اوزار سے کٹنے کی علامات۔ جو شخص زہر آلود اوزار سے کٹتا ہے۔ ... ۔ اس کے جسم کی رنگت

بگڑ جاتی ہے۔ اُس کا دل گھبراتا ہے۔ اور جسم پر کیڑے سے چلتے معلوم ہوتے ہیں۔ کمر۔ پُشت۔ سر۔ کندھوں اور جوڑوں میں درد ہونے لگتا ہے۔ سیاہ اور بگڑا ہوا خون نکلتا ہے۔ مریض کو پیاس۔ غشی۔ بخار۔ اور جلن کی شکایات تکلیف دیتی رہتی ہیں۔ اُس کی بصارت مکدر ہو جاتی ہے۔ اور کھانسی ہوتی ہے۔ اُسے ایسے زخم ہو جاتے ہیں۔ جن کے کنارے سُرخی مائل زرد ہوتے ہیں۔ اور درمیان سے اُن کا رنگ نیلگوں ہوتا ہے۔ ان میں سخت درد ہونے لگتا ہے۔ زخم سوج کر جلدی پک جاتا ہے۔ اور گوشت فوراً سیاہ ہو کر گل کر گر پڑتا ہے۔ اُس میں سے ہمیشہ لیسدار مواد بہتا رہتا ہے۔ اور اگرچہ مرم ستھان کو کوئی ایذا نہ پہنچی ہو۔ تو بھی پھر وا جلدی گھر جاتا ہے۔

شلیہ کو کھینچنا۔ شلیہ کو زخم میں سے نکال کر زخم کو فوراً لوہے کی تپتی ہوئی گرم گرم سیخ سے جلا دینا چاہئے۔

یا موروا سفید۔ کیڑی۔ سوم کی چھال۔ مجیٹھ۔ مرس اور بڑ بیری میں سے کسی ایک کے کھشار سے اُسے پرتی سارن کریں (اوپر کھشار مل دیں)۔

نیز شیوناک کی چھال۔ اتیس اور کیڑی کی جڑ کا لیپ کریں۔

زہر آلود اوزار سے کٹے ہوئے کا علاج۔ زہریلے کیڑوں کے کاٹے ہوئے کی مانند ہی کرنا چاہئے۔

بدبودار زخم کا علاج۔ بدبودار گوشت والے زخم کا علاج بھی وسرپ ہی کی مانند کرنا چاہئے۔

بعض مستورات اپنے خاوند کی پیاری بننے کے لئے اُسے زہر آمیز کھانا کھلا دیا کرتی ہیں۔
نیز راجہ کے قریبی جو اُس کے دشمن سے ساز باز رکھتے ہوں۔ اُسے زہر دے دیتے ہیں۔
گر (مصنوعی زہر) مختلف اقسام کے جانوروں کے اعضا اور پاخانے متضاد ادویات کی جسم اور کم اثر والے زہروں کے ملاپ کو گرویش (مصنوعی زہر) کہتے ہیں۔
گر کے مریض کی علامات۔ گرویش کے مریض کا رنگ سفید ہوتا ہے۔ وہ لاغر۔ ضعیف ہاضمہ کا شاکی۔ کھانسی۔ دمہ۔ اور بخار میں گرفتار ہوتا ہے۔
نیز وایو کی برتی لوما۔ اونگھ۔ تفکر۔ پیٹ کا بڑھ جانا۔ جگر اور تِلّی میں خرابی۔ آواز میں کمزوری۔ دُبلا پن۔ سستی۔ سوج۔ پیٹ میں ہمیشہ اپھارہ رہنا۔ ہاتھ پاؤں میں خشکی۔ کمشٹھ روگ۔ خواب میں گیدڑوں بلوں۔ نیولوں۔ سانپوں اور بندروں نیز سوکھی ہوئی نباتات اور جل آشیوں کا دکھائی دینا۔ یہ تمام علامات پائی جاتی ہیں۔
اگر مریض گورے رنگ کا ہو۔ تو اپنے تئیں سیاہ رنگ کا دیکھتا ہے۔ اگر سیاہ رنگ کا ہو۔ تو اپنے تئیں گورے رنگ کا سمجھتا ہے۔ وہ اپنے تئیں ناک۔ کان یا آنکھوں سے محروم پاتا ہے۔
مندرجہ بالا عوارض نیز دیگر ایسے عوارض میں جو یہاں بیان نہیں کئے گئے گرویش کا مریض مبتلا ہو کر بعض مرتبہ علاج نہ کئے جانے پر

بہت جلد مر جاتا ہے۔

گروش کے مریض کا علاج۔ گروش کے مریض کو قے کرا کے مفید اغذیات و اشربات کھلائیں۔ اور جب اس کا ہرد اشدہ ہو جائے تو سونر ستھون میں بیان کی ہوئی ترکیب کے مطابق اسے سونے کی بھسم استعمال کرائیں۔

اولیہہ۔ سونا مکھی اور سونے کی بھسم میں مصری اور شہد ملا کر چاٹیں تو نہایت تیز اور سب قسم کا ملا ہوا مہلک گروش بھی بے اثر ہو جاتا ہے۔

گروش کے استعمال سے جب حرارت ہاضمہ کمزور ہو جائے تو مُورو، ٹلو۔ تکر۔ پیپل۔ پٹول۔ چب۔ چیتا۔ بچ۔ ناگرموتھا۔ اور دارو ہلد یہ سب ادویات تکر (سی)، نیم گرم پانی۔ دہی کے توڑ یا کھٹے رس کے ساتھ پینے کو دیں۔

گروش سے ترشنا کا علاج۔ کیرترو گوشت۔ کھجور۔ اور بوہکر مول ڈال کر پکایا ہوا پانی ٹھنڈا کر کے پلانے سے گروش سے پیدا شدہ پیاس درد، ورم، ہچکی اور سنجر رود ہو جاتا ہے۔

گروش کے مریض میں اگر مندرجہ ذیل سب باتیں پائی جائیں یعنی اگر اس کی پرکرتی رجسبت پیتک ہو۔ موسم برسات کا ہو۔ غذا سرشوکی ہو۔ دو بیش بہت ہو۔ اور دوشیہ خون ہو تو ان سب باتوں کے ہونے سے شاذ و نادر ہی شاید ایک بھی مریض بچ سکے یا نہ بچ سکے۔ یہ بات ... ان سب باتوں کے ملاپ کو وِش سنکٹ کہتے ہیں

بھوک۔ پیاس۔ پسینہ۔ ڈھیلا پن۔ غصہ۔ افسوس۔ خوف۔ محنت۔ بے ہضمی۔ پاخانہ کی رقت۔ پت وات کی زیادتی۔ تل کے پھولوں اور پھلوں کے سونگھنے۔ زمین کے انجرات۔ بادلوں کی آواز۔ ہاتھی اور چوہوں کی کھال سے منڈھے ہوئے باجوں کی آواز۔ وش سنکٹ۔ پوربی ہوا۔ اُت بل۔ آمود (خوشی یا خوشبو) اور مدن پرساولیہ (شہوت کے غلبے) سے زہر بڑھ جاتا ہے۔

ورشا رتو پانی کا منبع ہے۔ اس لئے اس موسم میں سب اشیا گیلی ہو جاتی ہیں۔ اس وجہ سے اس موسم میں وش گوڑ کی مانند نرم ہو کر سارے جسم میں پھیل جاتا ہے۔ اور ورشا رتو میں وش کم اثر ہو جاتا ہے۔

اس طرح پرکرتی (مزاج) ساتمیہ (موافقت) رتو (موسم)۔ مقام۔ وش کے ویگ (حالت)۔ مریض کی طاقت اور کمزوری ان سب باتوں پر غور کر کے وش روگی پر ہاتھ ڈالنا چاہئے۔

پیتک وش کا علاج۔ مسہل۔ نہایت ٹھنڈے پری شیک۔ لیپ اور کاڑھے نیز کڑوی و میٹھی اشیا میں گھی ملا کر کھانا پتج وش کے اثر کو زائل کر دیتے ہیں۔

کفج وش کا علاج۔ کفج وش کے اثر کو زائل کرنے کے لئے گرم۔ خشک اور تیز ادویات سے قے کرانی چاہئے۔ ہنی کا لیپ کریں۔ نیز انہی کا کاڑھا استعمال کرائیں۔ اور چرپری و کڑوی چیزیں غذا کے طور پر کھلائیں۔

وانج وش کا علاج - وانج وش کو میٹھے - کھٹے اور نمکین رسوں والی گھی ملی اغذیات سے۔ لیپوں سے - کڑوے کاڑھوں سے اور میٹھے رس والے گھی لے گوشت کھلانے سے دور کرنا چاہئے۔

وش روگ میں مسہل - لیپ - غذا یا کسی اور دوائی کا گھی کے بغیر ہرگز استعمال نہ کرنا چاہئے۔

سب قسم کے وشوں اور وش کے تمام ویگوں میں گھی کی مانند اور کوئی اعلےٰ دوائی نہیں ہے - بالخصوص وات کے قبلے والے وش میں تو گھی نہایت ہی مفید چیز ہے۔

وش کا قابل علاج اور نا قابل علاج ہونا - کف آشے میں گیا ہوا وش تھوڑی سی کوشش سے ہی قابل علاج ہو جاتا ہے۔

پت آشے میں گیا ہوا وش کچھ کوشش کے بعد قابل علاج ہوتا ہے۔

لیکن وات آشے میں قیام کرنے والا وش نہایت مشکل العلاج یا لا علاج ہوتا ہے۔

۳۶
چھتیسواں ادھیائے

سرپ وِش پرتی کھیدھ (سانپ کے زہر کا علاج)

سانپوں کی تین قسمیں۔ بالاختصار سانپ تین قسم کے بیان کئے جاتے ہیں (۱) دَرْوِی کر (۲) منڈلی اور (۳) راجی منت یہ سب زمین میں رہتے ہیں۔ مختلف نسلوں کے لحاظ سے انکی اقسام بے شمار ہیں۔ لیکن یہاں تفصیل سے بیان کرنے کی ضرورت نہ سمجھ کر بالاختصار ان کا بیان کیا جاتا ہے۔

انکے زہروں کے خواص۔ دَرْوِی کر۔ منڈلی اور راجی منت ان تینوں قسم کے سانپوں کے زہر نہایت روکھے۔ چرپرے۔ کھٹے۔ میٹھے تاثیر میں گرم اور چھونے میں سرد ہوتے ہیں۔ ان کے زہر بالترتیب وات پت اور کف کو بگاڑنے والے ہوتے ہیں۔

سانپوں کے زہر بڑھنے کا وقت۔ دَرْوِی کر۔ منڈلی اور راجی منت سانپوں کے زہر علے الترتیب جوانی۔ وسطی عمر اور بڑھاپے میں بڑھتے ہیں۔

دَرْوِی کر سانپوں کی علامات۔ چکر۔ ہل۔ چھتر۔ سوستک۔ اور آنکڑے کے نشانات والے۔ پھن دار۔ اور تیز رفتار والے سانپ

دُرُوی کر ہوتے ہیں۔

منڈلی سانپوں کی شناخت ۔جو سانپ کئی طرح گول نشانوں والے۔ چھوٹے پھن والے۔ انشومان (چمکدار) اور سست رفتار والے ہوتے ہیں۔ وہ منڈلی کہلاتے ہیں۔

راجی منت کی علامات ۔جن سانپوں کے جسم پر ترچھی ٹیڑھی لہریادار۔ اور رنگ برنگی دھاریاں ہوتی ہیں۔ اُنہیں راجی منت کہتے ہیں۔

گودھر کی علامات ۔گوہ کے بچے کو گودھر یا گوہیرا کہتے ہیں یہ زہر کے لحاظ سے دَرُوی کر کی مانند اور چار پاؤں والا ہوتا ہے۔

وَیْنترا کی علامات ۔دَرُوی کر وغیرہ کے میل جول سے جو سانپ پیدا ہوتے ہیں۔ اُنہیں وینترا کہتے ہیں۔ ان میں دَرُوی کر کی سی ملی جُلی علامات پائی جاتی ہیں۔ انکے زہر سے تینوں دوش بگڑ جاتے ہیں۔

سانپ کے کاٹنے کی وجہ ۔بھوک لگنے پر یا خوف سے یا پاؤں چھو جانے سے یا بارش کی زیادتی سے یا غضب کی وجہ سے سانپ کاٹا کرتا ہے۔ یا پاپ کے خیال سے یا کسی پرانی عداوت سے یا دیو رشی یا ملک الموت کی تحریک سے سانپ کاٹتا ہے۔

ان سبب بواعث سے بالترتیب زہر کی زیادتی ہوتی ہے۔ یعنی بھوک کی نسبت خوف کی حالت میں اگر وہ کاٹے۔ تو اول الذکر سے موخرالذکر حالت میں اُس کا اثر زیادہ ہوتا ہے۔ علےٰ ہٰذا القیاس باقیوں کو بھی سمجھ لینا چاہئے۔

سبب کے مطابق علاج۔ سانپ کے کاٹنے کے جو باعث اوپر بیان ہو چکے ہیں۔ انہیں معلوم کر کے حسب مناسب علاج کرنا چاہیئے۔

ویئنتر سانپ نہایت مجرمانہ طبیعت والا ہوتا ہے۔ اس لیئے وہ آنے جانے کے راستے میں بیٹھا رہتا ہے۔

کاٹنے کا قابل علاج اور لا علاج ہونا جسم کے کسی حصے میں اگر سانپ کی

(۱) رال کا نشان نظر آئے لیکن دانت لگنے کا کوئی نشان نظر نہ آئے تو اُسے "تُنڈ آہت" کہتے ہیں۔

(۲) اگر سانپ کی ایک یا دو داڑھوں کے نشان دکھائی دیں۔ لیکن خون نہ نکلا ہو۔ تو اُسے "ویالیڑھ" بولتے ہیں۔

(۳) اگر دو داڑھوں کے نشان خون سمیت نظر آتے ہوں۔ تو اُسے "ویالُپت" کہتے ہیں۔

(۴) اگر تین داڑھوں کے نشان نظر آئیں اور گوشت میں سوراخ ہو کر مسلسل خون بہ رہا ہو۔ تو اُسے "دنشٹرک" کہتے ہیں۔

(۵) اگر چار داڑھوں کے نشان ہوں اور دنشٹرک کی مانند گوشت میں سوراخ ہو کر مسلسل خون بہتا ہو۔ تو اُسے "دنشٹن پیڑت" بولتے ہیں۔

ان میں سے اول الذکر دونوں بے زہر او بے ضرر ہوتے ہیں۔ اِسی سبب سے قابل علاج ہوتے ہیں۔

اگلے دو مشکل العلاج ہوتے ہیں۔

اور پانچواں لا علاج ہوتا ہے۔

خون میں مل کر زہر کا بڑھنا ۔ سانپ کا زہر خون میں ملے بغیر نہیں پھیلتا۔۔۔ خون میں مل کر ہی جسم کو ہلاک کرتا ہے۔ زہر خون میں بمقدار قلیل بھی اگر مل جائے۔ تو وہ یک بیک سارے جسم میں اس طرح سے پھیل جاتا ہے۔ جیسے پانی پر تیل پھیل جایا کرتا ہے۔

سر پانگ ابھی ہت ۔ اگر ڈرپوک شخص کو سانپ چھو جائے۔ تو اُس کے خوف سے اُسے کبھی کبھی سوزش بھی ہو جایا کرتی ہے۔ جسے "سر پانگ ابھی ہت" کہتے ہیں۔

شنکا وش ۔ اگر سخت تاریکی میں کوئی جانور کاٹ جائے۔ اور یہ معلوم نہ ہو سکے۔ کہ کس نے کاٹا ہے۔ اور سانپ کے کاٹنے کا شک پڑ جائے۔ تو وِش اُدویگ (زہر کا جوش) بخار۔ قے۔ غشی۔ جلن۔ تکان۔ بے سُدھی اور اسہال کی شکایات پیدا ہو جایا کرتی ہے۔ ایسے "شنکا وش" کہتے ہیں۔

زہر آمیز اور بے زہر کاٹے کی علامات ۔ جس کٹے ہوئے مقام پر سوئی چبھنے کی سی درد۔ کھجلی۔ سوجن۔ درد اور جلن ہو۔ نیز ایک گانٹھ سی دکھائی دے۔ اُس مقام کو زہر آمیز سمجھنا چاہئے۔

اِس کے خلاف علامات کی حالت میں اُس مقام کو بے زہر سمجھیں۔

دَروِی کر سانپوں کے زہر کے ویگوں کی علامات ۔ دَروِی کر سانپوں کے زہر کے پہلے ویگ میں نیلے رنگ کا بگڑا ہوا خون بہتا ہے

ایسے زہر کی وجہ سے کٹے ہوئے شخص کا منہ اور ناک وغیرہ اعضا نیلے ہو جاتے ہیں۔ اور اُس کے جسم پر چیونٹیاں سی چلنے لگتی ہیں۔

دوسرے ویگ میں جسم میں گانٹھ سی پیدا ہو جاتی ہے۔

تیسرے میں سر بھاری ہو جاتا ہے۔ جسم سے بدبو آتی ہے۔ اور کٹے ہوئے مقام میں رطوبت پیدا ہو جاتی ہے۔

چوتھے ویگ میں تھوکنے۔ قے کرنے۔ اونگھ اور جوڑوں کے ڈھیلا پن کی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔

پانچویں ویگ میں جوڑوں کے ڈھیلا پن۔ اونگھ۔ قے۔ پرووں کے (یعنی اُن ہڈیوں کے جو دو جوڑوں کے درمیان ہوں) ٹوٹنے۔ جلن اور ہچکی کی شکایات رونما ہوتی ہیں۔

چھٹے ویگ میں ہردے میں درد۔ گرانی جسم۔ غشی۔ اُوپاک (ہضم نہ ہونے) اور اسہال کی شکایات ہوتی ہیں۔

ساتویں ویگ میں وِش ویرج میں پہنچ کر کندھوں۔ پُشت اور کمر کے ٹوٹنے کی شکایات پیدا کر دیتا ہے۔ نیز جسمانی اور مانسک (روحانی) تمام چیشٹاؤں (حرکات) کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

منڈلی سانپوں کے زہر کے ویگوں کی علامات۔ منڈلی سانپوں کے زہر کے پہلے ویگ میں خون بگڑ جاتا اور زرد رنگ کا ہوتا ہے۔ اسی سبب سے جسم زرد ہو جاتا ہے۔ اور اُس میں جلن ہونے لگتی ہے۔

دوسرے ویگ میں سوجن۔ تیسرے میں پسینہ۔ پیاس اور کٹے ہوئے

مقام کا مرطوب ہو جانا۔ چوتھے میں بخار اور جلن۔ اور پانچویں میں تمام جسم میں جلن پیدا ہو جاتی ہے۔

راجی منت سانپوں کے زہر کے ویگوں کی علامات۔ راجی منت سانپوں کے زہر کے پہلے ویگ میں بگڑا ہوا خون سفید ہو جاتا ہے۔ اسی سبب سے جسم کا رنگ بھی سفید ہو جاتا ہے۔ دوسرے ویگ میں جسم کی گرانی۔ تیسرے میں کٹے ہوئے مقام کا مرطوب ہو جانا۔ اور ناک و آنکھوں سے مواد کا نکلنا۔ چوتھے میں سر کی گرانی۔ اور گردن کا اکڑ جانا۔ پانچویں میں اعضا شکنی۔ بخار اور سردی لگنا۔ چھٹے میں اور ساتویں میں وہ سب علامات نمایاں ہو جاتی ہیں۔ جو دَرْوِی کر سانپوں کے زہر کے چھٹے اور ساتویں ویگ میں نمایاں ہوتی ہیں۔

پہلے سے پانچویں ویگ تک علاج کرنا چاہئے۔ اسکے بعد لا علاج سمجھ کر علاج کرنا چھوڑ دیں۔

الپ وِش سرپ (کمزور زہر والے سانپ) پانی میں رہنے والے یتی کریا (جلاع) سے کمزور شدہ۔ خائف۔ نیولے سے ہارے ہوئے شیت وات روگوں کے ستائے ہوئے۔ بھوک پیاس اور تکان زدہ۔ دوسرے مقام سے تازہ وارد۔ کینچلی چھوڑے ہوئے۔ دوب۔ ادویات اور کانٹوں کے بن میں گھومنے والے۔ اور دیوتاستھان (مندروں) میں رہنے والے۔ یہ سب سانپ کمزور زہر والے ہوتے ہیں۔

لا علاج اشخاص۔ مرگھٹ۔ پڑاوے اور بودھ مندر میں۔ پنچمی اشٹمی۔ اور نومی کی تاریخوں میں پکش کی سندھی (چاندنے اور اندھیرے

پاکھ کے ملاپ) میں شام کے وقت نیم شب کے وقت۔ دوپہر کے وقت
بھرنی۔ کرتکا۔ مگھا۔ شلیکھا۔ وِشاکھا۔ پوروا پھالگن اور مول نکشتروں میں
طلوع و غروب آفتاب کے وقت۔ نیز مرم ستھان میں سانپ سے
کاٹا ہوا شخص لاعلاج ہوتا ہے۔

سانپ کے کاٹتے ہی اگر مریض کا منہ اور آنکھیں سفید ہو جائیں۔
سر کے بال گر پڑیں۔ زبان اکڑ جائے۔ بار بار غش آئے۔ ٹھنڈا سانس
آنے لگے۔ تو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ مریض ہرگز نہ بچیگا۔

سانپ کے کاٹتے ہی جسے یکایک ہچکی۔ دمہ۔ قے اور کھانسی کی
شکایات پیدا ہو جائیں۔ اور اس کے ہردے میں درد ہونے لگے۔ تو وہ
مریض بھی نہیں بچ سکتا۔

جس شخص نے زہر کھایا ہو جس کو سانپ نے کاٹ کھایا ہو۔ جو
زہرآلود ہتھیار سے زخمی ہو گیا ہو۔ اگر اس کے منہ سے جھاگ نکلنے لگے
بے ہوش ہو جائے۔ اس کے ہاتھ پاؤں اور منہ کالا پڑ جائے۔ ناک ٹیڑھی
ہو جائے یا بیٹھ جائے۔ [illegible] ٹوٹ جائے۔ [illegible] پھٹ جائے اور جوڑ
ڈھیلے پڑ جائیں۔ تو جان لینا چاہیئے۔ کہ اس شخص کی موت قریب آ
پہنچی ہے۔ وِش سے جس مریض کو تیز نسوار دینے سے بھی ہوش نہ ہو
جسم میں زخم لگانے سے بھی خون نہ نکلے۔ لکڑی سے مارنے پر بھی جسم
پر نشان نہ پڑے تو جان لینا چاہیئے۔ کہ اس مریض کی موت قریب
آ پہنچی ہے۔

زہر کے علامات جب جلدی ترقی کر جائیں۔ تو مندرجہ بالا علاج

علامات کے خلاف علامات پائے جانے کی صورت میں یعنی نسوار سے ہوش آجانے ۔ زخم سے خون نکلنے اور جسم پر لکڑی کی مار کے نشان پڑ جانے پر پرانوں کی زہر سے ایسی جلدی حفاظت کرنی چاہئے ۔ جیسے جلتے ہوئے گھر کی آگ بجھانے کے لئے جلد جلد کوشش کی جاتی ہے ۔

زہر کے پھیلنے کا وقت ۔ کٹے ہوئے مقام میں ایک سو ماترا وقت تک زہر ٹھہرتا ہے ۔ اس کے بعد سارے جسم میں پھیلنے لگتا ہے ۔ اور خون وغیرہ دھاتوؤں کو بگاڑ دیتا ہے ۔

کٹے ہوئے مقام کا فوری علاج ۔ اسی اثنا میں یعنی زہر کے کٹے ہوئے مقام میں رہتے رہتے مقام مذکور کو کاٹ ڈالنا چاہئے ۔ اس کام میں بہت جلدی کرنی چاہئے ۔ تاکہ زہر کی بیل جسم میں پھیلنے نہ پائے ۔

جس سانپ نے کسی کو کاٹا ہو ۔ اُس سانپ کو مریض مذکور فوراً کاٹ کھائے ۔ یا مٹی کے ڈھیلے یا زمین کو کاٹ کر چھید کر کے بہت جلد اپنی تھوک سے کٹے ہوئے مقام پر لیپ کر دے ۔ کٹے ہوئے مقام پر کان کا میل لگانے سے بھی زہر کا اثر زائل ہو جاتا ہے ۔

کٹے ہوئے مقام سے چار اُنگل اوپر کی طرف ریشمی یا دوسرے کپڑے یا وینی (دیار کی تختی) سے پٹی باندھ دیں ۔ اور بندھ منتروں کو پڑھ پڑھ کر دم کریں ۔ جیسے بند باندھنے سے پانی رک جاتا ہے ۔ ویسے ہی بند لگانے سے رگوں میں خون کا دوڑنا بھی رک جاتا ہے ۔ بعد ازاں چاروں طرف سے بھینچ کر مرم ستھان کو چھوڑ کر باقی سب مقامات سے اور زار

کے ذریعے کٹے ہوئے مقام کو کاٹ کر پھینک دیں۔ ایسا کرنے سے زہر کا پھیلاؤ رُک جاتا ہے۔ جیسے بیج کے زائل ہو جانے سے درخت نہیں اُگتا۔

چونکہ منڈلی سانپوں کی پرکرتی طبیعت اپتک ہوتی ہے۔ اس لئے انکے کاٹے کے مقام کو آگ سے جلانا سخت نقصان دہ ہے۔ باقی اقسام کے سانپوں کے کاٹے ہوئے مقام کو سونے یا لوہے وغیرہ کسی دھات سے یا جلتے ہوئے کوئلے سے جلادیں۔ آگ سب چیزوں کو جلاکر راکھ بناڈالتی ہے۔ پھر اگر یہ کٹے ہوئے مقام کے زہر کو بھسم کر دے۔ تو کیا بڑی بات ہے؟

اگر پت کے غلبے والے سانپ نے کاٹا ہو۔ تو بند ھنوں کے درمیان پچھنے لگاکر منہ میں مٹی۔ راکھ۔ گوبر یا دافع زہر ادویات رکھ کر کٹے ہوئے مقام کو چوسنا چاہئے۔ اگر کٹے ہوئے مقام کا گوشت دبیز ہو۔ تو ضرور ہی چوسنا چاہئے۔ نیز کٹے ہوئے مقام پر بار بار دافع زہر ادویات کا لیپ کرنا چاہئے۔ نیز چندن اور خس کے پانی سے جسم کو دھوئیں۔

زہر کے پھیل جانے پر فصد کا کھولنا۔ جب زہر جسم میں پھیل جائے۔ تو فصد کھول کر خون نکال دینا چاہئے۔ اس کے لئے خون کا نکال دینا سب سے اچھا علاج ہے۔ کیونکہ خون کے خارج ہونے کے ساتھ ہی زہر بھی خارج ہو جاتا ہے۔

زہر آمیز خون کی شناخت۔ زہر آمیز خون میں سے بد بو آتی ہے۔ اس کے آگ میں ڈالنے سے چٹ چٹ کی سی آواز نکلتی ہے

شدہ خون دوشوں کے مطابق اول الذکر میرا وَبَدھ وِدھی ادھیائے
میں بیان کی ہوئی علامات سے جانا جاتا ہے۔

سوج وغیرہ کی وجہ سے اگر نا ڑیاں نظر نہ آتی ہوں۔ تو سینگی یا
جونکیں لگوا کر خون نکالنا چاہئے۔

وِش کی گرمی کے سبب ٹپکنے سے بچے ہوئے اور بَہ رہے خون کو
بار بار ٹھنڈے لیپ اور پری شیک کر کے روکنا مناسب ہے۔

اگر خون نہ نکال جائے۔ تو زہر کے ویگ سے غشی۔ مستی۔ اور رقت
قلب کے عوارض پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس لئے سرد لیپ اور پری شیک
کے ذریعے ان سب امراض کو دور کر کے جب تک رونگٹے کھڑے نہ
ہوں۔ تب تک ٹھنڈے پنکھے سے ہوا کرتے رہیں۔

خون کے نکل چکنے پر زہر کا جوش جلدی فرو ہو جاتا ہے۔

زہر کا جوش فرو ہونے پر گھی کا پینا۔ زہر تیز ہونے کی وجہ
سے ہردے کو کھینچتا ہے۔ اس لئے ہردے کی حفاظت کے لئے گھی شہد
اور گھی یا گھی ملی ادویات پلانی چاہئیں۔ اس مریض کے ہردے کے
گھر جانے پر اس میں کف جمع ہو جاتا ہے۔

مریض کو قے کرانا۔ زہر سے تکلیف اٹھانے والے مریض کو
ثقالت۔ اضطراب اور قے کی حاجت محسوس ہونے پر کانجی کسمبھی
تیل اور شراب وغیرہ کو چھوڑ کر دیگر دافع زہر ادویات سے قے کرانی
چاہئے۔ دافع زہر قے آور ادویات کی وجہ سے زہر جسم میں نہیں پھیل
سکتا۔ سانپ کی قسم۔ دوش۔ پرکرتی کاٹنے کے مقام اور وِش سے

ویگ پر نہایت گہرے طور سے غور کر کے علاج کرنا چاہئے۔

دَرْوِی کر سانپ کے کاٹے کا علاج۔ دَرْوِی کر سانپ کے کاٹ کھانے پر سنبھالو کی جڑ۔ سفید گری کرنکا۔ گُٹھ اور شہد سے بنایا ہوا اپانک دینا چاہئے۔

کالے سانپ کے کاٹنے کا علاج۔ کالے سانپ کے کاٹ جانے پر کاٹے کے مقام سے خون نکال کر چرمٹھی اور ناگلی کو پیس کر لیپ کریں یا تیز مُول وِش کا لیپ کریں۔ یا شہد۔ مجیٹھ۔ اور گھر کا دُھواں ملا کر گھی پئیں۔

راجی منت سانپ کے کاٹنے کا علاج۔ چولائی۔ کھنبھاری کمبی۔ وشنو کرانتا۔ بجوے کی جڑ۔ مصری اور سیلو کو پانی میں پیس کر پینے نسوار لینے اور سرمہ لگانے کے طور پر کام میں لائیں۔ تو راجی مان اور پھندار سانپوں کا تیز زہر بھی دور ہو جاتا ہے۔

منڈلی سانپ کے کاٹنے کا علاج۔ راستا۔ داکھ۔ سفید اپراجتا اور گج دنتی ہر ایک ایک ایک حصہ۔ تلسی کے پتے۔ گیتھ۔ بل گری۔ اور ناگ ہر ایک آدھا آدھا حصہ۔ ان سب ادویات کو شہد میں ملا کر کھلانے سے منڈلی سانپوں کا زہر دور ہو جاتا ہے۔

ہم وان اگد۔ اوشدھ۔ بڑ۔ گولر۔ پیپل۔ بیت اور سرس کی چھال تریپھلا۔ تلسی۔ ناگ کیسر۔ ایلوا۔ جیوک۔ رشبھک۔ خس۔ مصری۔ پدماکھ۔ اور نیلوفر۔ ان سب ادویات کو پیس کر اور شہد میں ملا کر پانے سے منڈلی سانپ کا زہر دور ہو جاتا ہے۔

انہی ادویات کے لیپ سے سوج۔ڈسرپ۔وسپھونک۔بخار اور جلن جاتی رہتی ہے۔اس دوائی کو تیم ون اگدٗ بولتے ہیں۔

دیگر۔ کھنجاری۔ہڑی کونپلیں۔جیوک۔رشھاب مصری۔مجیٹھ۔ اور ملٹھی ان ادویات کو پانی میں گھوٹ کر پلانے سے منڈلی سانپوں کا زہر دور ہوجاتا ہے۔

گوہیرے کے کاٹے کا علاج۔ بانس کی چھال اور بیج بُنگی۔ پاٹلا کے بیج۔سونٹھ۔سرس کے بیج۔اتیس۔کمرپٹی کی جڑھ۔اوسنج ان ادویات کو گوموتر میں پیس کر استعمال کرنے سے گوہیرے کے کاٹے کا زہر زائل ہوجاتا ہے۔

راجی منت سانپ کے کاٹے کی دوا۔ گنگی۔اتیس۔کُٹھ گھر کا دھواں۔ہرینو۔شہد۔ترکٹا۔اور تگر۔ان ادویات کے کھانے سے راجی منت سانپ کا زہر دور ہوجاتا ہے۔

کانڈچترا سانپ کے کاٹے کا علاج۔ کانڈچترا سانپ کے کاٹے کے مقام کو دوپہر تک زمین میں دبائے رکھیں۔بعد ازاں نکال کر گھی اور دھان کی مٹی کا لیپ کریں۔اور پرانے گھی میں ترپھلے کا چورن ملاکر نوش کریں۔جب یہ ہضم ہوکر دست آجائے۔تو دال کے ساتھ پکایا ہوا جو کلہ اناج غذا میں دیں۔

وغیتر سانپ کے کاٹے کا علاج۔ کنیر کے پھول۔آک کی جڑ۔ کمھاری چپل۔پاٹھا اور مرچ سیاہ۔ان سب کو کانجی کے ساتھ پیس لیں۔یہ دوائی وغیتر سانپ کے کاٹنے کے لئے نہایت مفید چیز ہے۔

بھُجنگ کے کاٹے کا علاج۔ برس کے پھولوں کے رس میں سفید مرچیں کو سات دن تک بھاونا دیکر سانپ کے کاٹے ہوئے مریض کو پان نسوار اور سرمے کے طور پر استعمال کرانا بہت مفید ہوتا ہے۔

تکشک کے کاٹے کا علاج۔ تگر۔ اور کُٹھ دو دو پل۔ گھی اور شہد چار چار پل۔ ان ادویات سے تیار کی ہوئی اوشدھ تکشک سانپ کے کاٹے کے لئے نہایت مفید ہوتی ہے۔

دَرْوِی کے ویگوں کا علاج۔ دَرْوِی کے پہلے ویگ میں خون نکال کر شہد اور گھی ملی دوائی فوراً دینی چاہیئے۔

دوسرے ویگ میں قے کرا کے حسب ضرورت دوائی کا استعمال کرانا چاہیئے۔

تیسرے ویگ میں دافع زہر سرمے اور نسوار کا استعمال کریں۔

چوتھے ویگ میں قے کرا کے اول الذکر دوا گو پلائیں۔

پانچویں اور چھٹے ویگ میں زیادہ تر ٹھنڈے لیپ اور ٹھنڈے پری شیک کرکے تیرتے دیں۔ اور بعد ازاں دافع زہر دوا گو پلائیں۔

ساتویں ویگ میں تیز اگد کی نسوار اور سرمہ دیں۔

بعد ازاں ہتھیار کے ذریعے پیشانی پر نہایت گہرا کاکپد کا نشان کرکے اس میں خون سمیت گوشت اور چمڑا لگادیں۔

منڈلی سانپ کے ویگوں کا علاج۔ منڈلی سانپ کے تیسرے ویگ میں قے کرا کے پیا پلانی چاہئے۔ چھٹے ویگ میں تیز اگد اور پیک آدی گن کی ادویات کام میں لانی چاہئیں۔

راجی منت کے ویگوں کا علاج - راجی منت سانپ کے پہلے ویگ میں اوزار سے کاٹے ہوئے مقام کو چیر کر الابُو نیتر سے خون نکال دیں۔ بعد ازاں پہلے کی طرح اگد نوش کرائیں۔ چھٹے ویگ میں نہایت تیز سُرمہ اور پیشرن نسیہ استعمال کرائیں۔

جن ویگوں کا علاج بیان نہیں کیا گیا۔ اُن میں دُروی کرکے بیان میں لکھے ہوئے اُن ویگوں کا سا علاج کرنا چاہیئے۔

اگر حاملہ عورت۔ بچے یا بوڑھے کو سانپ نے کاٹ کھایا ہو۔ تو نرم تدابیر کام میں لانی چاہئیں۔ ان کی فصد کبھی نہ کھولیں۔

سرب وِش ناشک پان - دار چینی۔ منسل۔ ہلدی۔ دارہلدی تگر۔ گندھ رس۔ دیاگھر نکھ۔ تمال اور ناگ کیسر۔ ان سب کو ٹھنڈے پانی میں پیس کر چاولوں کے پانی کے ساتھ پلائیں۔ یہ دوائی سب قسم کے وِشوں کو اِس طرح سے دور کر دیتی ہے۔ جیسے اِندر کا بجر اُسُروں کو ہلاک کر دیتا ہے۔

انجن - بِل کی جڑھ۔ تُلسی کی منجری۔ کنجا۔ تگر۔ دیودارو۔ ترپھلا ترکٹا۔ ہلدی۔ اور دارہلدی ان سب کو بکری کے پیشاب میں باریک پیس لیں۔ اِسے سُرمے۔ پان اور نسوار کے ذریعے استعمال کرنے سے سانپ مکڑی۔ چوہے۔ اور بچھو کے زہر نیز وسوچکا۔ بے ہضمی۔ وِش جُوَر اور بھوت ویگ کی شکایات دور ہو جاتی ہیں۔

ہر لیپ وغیرہ سے کاٹے ہوئے مقام ہی سے نہیں۔ بلکہ سارے جسم میں سے زہر کو نکال ڈالنا چاہیئے۔ کیونکہ باقی رہ جانے پر وہ بچا ہوا زہر

پھر زور پکڑ لیتا ہے۔ یعنی گُو دُشی وِش ہو جاتا ہے۔

وِش کے اثر کے زائل ہو جانے پر بھی وِش سے کوپت ہوئے وایو کو تیل۔ شراب۔ کُلتھی اور کھٹائی سے خالی وات ناشک سینہہ وغیرہ کے استعمال سے دور کریں۔ نیز شہد ملے ارنڈ، آدی گن کی دوپیاکے کاڑھے سے وِش کے سبب پت کوپت ہوئے کفا کو دور کریں۔

پت جُوَر کو دور کرنے والے کاڑھوں اور سینہہ۔ وستی سے وِش کے سبب کوپت ہوئے پت کو دور کریں۔

سرپانگ ابھی ہت (سانپ کے جسم سے چوٹ کھائے ہوئے) نیز **شنکا وِش** کے مریض کو مصری۔ گوندی۔ داکھ۔ دودھ۔ ملٹھی اور شہد سے تیار کیا ہوا پانی منتر پڑھ کر پلانا چاہئے۔

یہی پانی چھڑکیں۔ تسلی بخش باتیں سنائیں۔ اور مریض کو خوش رکھنے کی کوشش کریں۔

کرکیتن منی بالخصوص۔ اور مرتک منی۔ ہیرا۔ گج مکتا۔ ویڈوریہ حق گردبھ منی۔ پچوک۔ وِش دُوشکا۔ کوہ چاند پر پیدا شدہ سوم راجی۔ پُھرنوا دروں۔ مہا درون۔ مانس۔ سرپ منی وغیرہ تیز اثر والے جواہرات کو بالعموم زہر کے دفعیہ کی غرض سے پہننا چاہئے۔

ہر وقت اور بالخصوص رات کے وقت جو شخص چھتری لگا کر اور تالی بجا کر چلتے ہیں۔ اُن کی چھتری کے سایہ اور تالی کی آواز سے سانپ ڈر کر بھاگ جاتا ہے۔

مہاوش بچھو۔ مہاوش (نیز زہر) والے بچھو سب کے سب آگ کی شکل کے۔ ایک یا دو جوڑ والے ہوتے ہیں۔ انکے پیٹ سرخ۔ سیاہ یا سفید ہوتے ہیں۔

مہاوش بچھوؤں کے کاٹنے کی علامات۔ ان مہاوش بچھوؤں کے ڈنک مارنے پر زبان سوج جاتی ہے۔ بدن میں جکڑاہٹ ہو جاتی ہے بخار چڑھ آتا ہے۔ منہ اور ناک وغیرہ سے کالے رنگ کا خون خارج ہوتا ہے۔ اندریاں اپنے فرائض کی ادائیگی کے ناقابل ہو جاتی ہیں۔ پسینہ آتا ہے۔ غشی طاری ہو جاتی ہے۔ منہ سوکھتا ہے۔ بے قراری ہوتی ہے۔ درد ہوتا ہے۔ گوشت ور شیرن ہو جاتا ہے۔ اور مریض مر بھی جاتا ہے۔

اُچٹنگ بچھو۔ اُچٹنگ بچھو منہ سے کاٹتا ہے۔ سادھیہ (قابل علاج) بچھو کی نسبت اس میں زیادہ بیقراری ہوتی ہے۔ لنگ اندری میں اس کے کاٹنے سے جکڑاہٹ ہو جاتی ہے۔ اور روئیں کھڑے ہو جاتے ہیں اس کے کاٹنے کے مقام پر ٹھنڈے پانی کا پری سیک کرنا چاہئے۔ اس بچھو کا نام اُشٹر دھوم ہے۔ اور یہ رات کے وقت نکلتا ہے۔ اس لئے اسے راتر بھی کہتے ہیں۔

سب قسم کے کیڑے وات پت کے غلبے والے ہوتے ہیں۔ ان میں سے کرنبھ جو ہے کے وش میں کف کا غلبہ ہوتا ہے۔ اور اُشٹر دھوم بچھو کے وش میں وات کا غلبہ ہوتا ہے۔ جس جس دوش کے غلبے کی علامات نظر آئیں۔ اس اُس کا علاج اُسکے خلاف گن والی ادویات سے کرنا چاہئے۔

واتک وش کی علامات۔ واتک وش میں ہر دے میں درد

جھتا ہے۔ ہچکی اور ڈکار وغیرہ میں رکاوٹ ہو جاتی ہے۔ شرایام۔ ہڈی کے جوڑوں میں درد۔ گھُورتن۔ اُدویشٹن۔ اور جسم کا نیلگوں ہو جانا۔ یہ سب علامات نمایاں ہو جاتی ہیں۔

پت کے غلبے والے وِش کی علامات دِیج وِش میں بیہوشی گرم تنفس۔ سینے میں جلن۔ منہ میں کڑواپن۔ گوشت کا گل جانا۔ اور سُرخ یا زرد رنگ کی سوج کا ہونا۔ یہ علامات پائی جاتی ہیں۔

کف کے غلبے والے وِش کی علامات۔ کفج وِش میں قے۔ عدم اشتہا۔ متلی۔ رال بہنا۔ اضطراب۔ زُکام۔ ٹھنڈک اور شیریں دہنی یہ علامات پائی جاتی ہیں۔

واتک وِش کا علاج۔ واتک وِش میں کاٹنے کے مقام پر تلوں کے کلکے کا لیپ کریں۔ تیل کی مالش کریں۔ بلاک وغیرہ سے نارٹی جیم کریں اور ورنگھن (مقوی) ادویات کام میں لائیں۔

پَیتک وِش کا علاج۔ پَیتک وِش میں ٹھنڈے پری شیک اور ٹھنڈے لیپوں کا استعمال کرانا مفید ہوتا ہے۔

شلیشمک وِش کا علاج۔ کفج وِش میں لیکھن (چھیلنے) چھیدن (چیرنے) سویدن (پسینہ دینے) اور ومن (قے کرانے) سے علاج کرنا چاہیئے۔

اول الذکر تینوں اقسام کے کیڑوں کا علاج تین طرح سے کرنا چاہیئے اس میں عموماً نیم گرم سوید۔ لیپ اور پری شیک سے کام لینا چاہیئے لیکن یہ تدبیر غش سے نئے ہوئے مقام کے پک جانے اور دنش کو نقد کی

کے لئے سب سے اچھی دوائی ہے۔

لیپ۔ کنجا۔ ارجن۔ بسوٹا۔ گوکرنی۔ گڑا اور سرس کے پھولوں کو دہی کے توڑ میں گھونٹ کر کاٹنے کے مقام پر لیپ کرنا چاہئے۔

سخت درد کے لئے لیپ۔ جس وِش روگی کو غش آ جائے اور وہ لمبے لمبے سانس لینے لگے۔ بے معنی بکواس کرتا ہو۔ اور سخت تکلیف سے ہائے وائے کر رہا ہو۔ اُسکے کاٹنے کے مقام پر ہڑ۔ ہلدی۔ پیپل۔ مجیٹھ۔ اتیس۔ مرچ سیاہ۔ اور تونبی کے ڈنٹھل۔ ان سب کا بینگن کے رس میں پسا ہوا لگدا لیپ کریں۔

تیز وِش کے لئے پینے کا گھی۔ سب قسموں کے بچھوؤں کے تیز زہر کی حالت میں دہی اور گھی پلانا چاہئے۔ فصد کھولنا۔ قے کرانا۔ سرمہ لگانا اور نسوار دینا بھی مفید ہوتا ہے۔ تیزوات کو دور کرنے والی گرم چکنی۔ کھٹی اور میٹھی اشیا غذا میں دینی چاہئیں۔

بچھو کے زہر کے لئے لیپ۔ سونٹھ۔ پالتو کبوتر کی بیٹ۔ بجورے کا رس۔ ہڑتال اور سیندھا نمک۔ ان سب ادویات کو پیس کر لیپ لگانے سے سب قسم کے بچھوؤں کا زہر بہت جلد دور ہو جاتا ہے۔

بچھو کے بھیڑ کے ڈنگ میں اگر زہر نہایت اُدیرن ہو۔ تو اُس مقام پر وِش ہی کا لیپ کریں۔

اُچِنگ بچھو کے زہر کا بھی یہی علاج کرنا چاہئے۔

دیگر۔ ہاتھی کی لید میں پیدا ہوئی چھتری، روہش ترن، اور بسوٹے کو پانی میں پیس کر گولی بنالیں۔ اس کا لیپ کرنے سے بچھو کا زہر جاتا رہتا ہے

دیگر۔ سرس کے بیجوں کو آک کے دودھ کی تین بھاونا دیکر اس میں پیپل پیس کر ملا دیں۔ اس اگد کے استعمال سے کیڑوں۔ سانپوں۔ مکڑی۔ چوہوں اور بچھوؤں کا زہر دور ہو جاتا ہے۔

دیگر۔ سرس کے پھول۔ کنجا کے بیج۔ کھنبھاری کے بیج۔ گگل اور منسل۔ ان سب ادویات کا اگد بنا کر کھانے سے رات کے بچھوؤں کا زہر دور ہو جاتا ہے۔ یہ نسخہ جن رشی کا تجویز کیا ہوا ہے۔

مکڑیوں کا شمار۔ مکڑی سب قسم کے کیڑوں سے خوفناک ہوتی ہے۔ بعض اچاریہ اس کی سو قسمیں بتاتے ہیں۔ بعضوں کی رائے میں یہ اٹھائیس قسم کی ہوتی ہے۔ بعضوں کا خیال ہے کہ سورج کی کرنوں کے ساتھ ساتھ رہنے والی ہزاروں مکڑیاں ہوتی ہیں۔ لیکن خواہ یہ کتنی ہی ہوں۔ اور کیسی ہی شکلوں والی ہوں۔ سب ہی زہریلی اور مختلف عوارض پیدا کرنے والی ہوتی ہیں۔

بہت ملی جلی ہونے کی وجہ سے مکڑیوں کی اقسام کا شمار ایک مشکل ترین کام ہے۔ ان کی رہائش کا بھی کوئی ٹھیک مقام تعین نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے وات وغیرہ دوشوں کے لحاظ سے انکا بیان کیا جاتا ہے۔

وات وغیرہ الگ الگ دوشوں والی مکڑیاں مشکل العلاج اور سنپاتج لاعلاج ہوتی ہیں۔

پیتک دنش کی علامات۔ پیتک مکڑی کے کاٹنے میں جلن ہوتی ہے۔ پیاس لگتی ہے۔ مقام مذکور پھٹ جاتا ہے۔ بخار۔ غفلت کثرت گرمی اور رطوبت بہنے کی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور مقام مذکور

زردی مائل سُرخ رنگ والے مواد والا اور دا کھ کے پھل کی مانند ہوتا ہے۔

کفج دنش کی علامات۔ کفج مکڑی کے کاٹنے کا مقام سخت سفید رنگ اور فالسے کے پھل کا سا ہوتا ہے۔ نیز اس میں بینہ پشیت جوز۔ کھانسی اور کھجلی کی کثرت پائی جاتی ہے۔

واتک دنش کی علامات۔ واتک مکڑی کے کاٹنے کا مقام چھونے میں کھردرا اور نیلے رنگ کا ہوتا ہے۔ اس میں پرزو[1] ٹوٹتے ہیں۔ اور بخار بھی ہو جاتا ہے۔

وات وغیرہ تینوں دوشوں کی علامات کے مطابق ان مکڑیوں کے کاٹنے کی علامات کو تین حصوں میں تقسیم کرنا چاہئے۔

لاعلاج کاٹنے کی علامات۔ غفلت۔ سانس پھول جانا۔ ہچکی۔ درد سر۔ جسم میں سفید۔ زرد۔ سیاہ یا سُرخ رنگ کی سوج پیدا کرنے والی پھنسیاں پیدا ہو جانا۔ لرزہ۔ متلی۔ جلن۔ پیاس۔ آنکھوں تلے تاریکی چھا جانا۔ ناک کا ٹیڑھا پن۔ ہونٹوں۔ منہ اور دانتوں کا سیاہ ہو جانا۔ پشت اور گردن میں ٹوٹنے کی سی تکلیف ہونا۔ نیز کاٹنے کے مقام میں سے پکے ہوئے جامن کے رنگ کا سا خون نکلتا رہنا یہ سب مکڑی کے لاعلاج کاٹنے کی علامات ہیں۔

اسادھیہ (لاعلاج) کی اقسام۔ سب قسم کی مکڑیاں تردوشج ہوتی ہیں۔ لیکن دوشوں کی کثرت کی وجہ سے یہ تین قسم کی ہوتی ہیں۔ جیسے واتک۔ پتیک اور کفج۔

---

[1] دو جوڑوں کے درمیان کی ہڈی کو پرزو بولتے ہیں۔

زہر کی نرمی اور تیزی کے لحاظ سے بھی مکڑی کی تین قسمیں ہیں۔ جیسے تیکھشن وِش، مدھیم وِش اور مِردُو وِش مکڑی۔

مکڑی سانس۔ داڑھ۔ پاخانے۔ پیشاب۔ ویرج۔ رال۔ ناخنوں اور آرتو اِن آٹھ ذرائع اور بالخصوص منہ سے وِش نکالتی ہے۔ یعنی آٹھ طریقوں سے مکڑی کا زہر خارج ہوتا ہے۔

مکڑی وغیرہ کے کاٹنے کے مقام۔ مکڑی ناف کے اوپر کاٹتی ہے۔ دوسرے کیڑے ناف سے اوپر اور نیچے دونوں جگہ کاٹتے ہیں۔ اِنکے زہروں سے بچڑا ہوا کپڑا جسم کو لگ جانے پر خرابیاں برپا کر دیتا ہے۔

مکڑی کے کاٹنے کے پہلے دن کی علامات۔ مکڑی کا زہر چار پہر تک تقریباً پھر سوئی کے چبھ جانے کا بے معلوم سا نشان۔ متحرک اور کچھ کھجلی و درد ملتے ظاہر ہوتا ہے۔

مکڑی کے کاٹنے کے دوسرے دن کی علامات۔ دوسرے دن کاٹے کے مقام کے کنارے بہت اونچے ہو جاتے ہیں۔ بیچ میں سے وہ نیچا پھنسیوں سے گھرا ہوا بے رنگ سا۔ کھجلی والا اور گانٹھ کی وضع کا ہوتا ہے۔

تیسرے دن کی علامات۔ تیسرے دن کاٹے کا مقام سُرخ۔ اور سَراؤ کی شکل کا سا ہو جاتا ہے۔ نیز بخار۔ رونگٹے کھڑے ہو جانے۔ سوئی چبھنے کا سا درد ہونے اور مساموں سے پانی رِستے کی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔

چوتھے دن کی علامات۔ چوتھے دن بہت سوج، تپش، پیاس

کے پھول جانے اور سر چکرانے کی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔

پانچویں دن کی علامات۔ پانچویں دن زہر کے بگاڑ سے پیدا ہونے والے پہلے بیان کئے ہوئے سب امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔

چھٹے اور ساتویں دن کی علامات۔ چھٹے دن سب مرم ستھانوں میں زہر پھیل جاتا ہے۔ اور ساتویں دن مریض ہلاک ہو جاتا ہے۔

ان مندرجہ صدر علامات سے تیز۔ اوسط درجے کے اور نرم زہر کا اندازہ لگا لینا چاہئے۔

اکیس دن میں وش کا اثر بالکل زائل ہو جاتا ہے۔

مکڑی کے کاٹے کا علاج۔ منڈلا چرن کرکے مکڑی کے کاٹے کو چاروں طرف سے کاٹ کر کاٹے کے مقام کو نکال ڈالیں۔ پھر جامبونشٹ ینتر سے کاٹے کے مقام کو جلادیں۔ لیکن اگر تیک وِش ہو۔ تو اُسے نہ جلانا چاہئے۔

کاٹے کا جو مقام کرخت۔ الگ الگ بالوں والا۔ مرم اور سندھی ستھانوں (مفاصل) سے تعلق رکھنے والا اور چاروں طرف پھیلا ہوا ہو اُسے نہ کاٹنا اور نہ جلانا چاہئے۔

دگدھ وِنش کے لئے لیپ۔ کاٹے ہوئے مقام کو جلانے کے بعد اُس پر شہد اور سیندھا نمک ملا کر اگد کا لیپ کریں۔ بعد ازاں شیر دار درختوں کے ٹھنڈے کاڑھے کا پری شیک کریں۔

خون نکالنا۔ سینگی وغیرہ لگا کر یا فصد کھول کر سب طرح سے خون نکالنا چاہئے۔ بعد ازاں چپل۔ مسوڑے۔ اور ببرشے کا ٹھنڈا

لیپ اور پری شیک کام میں لائیں۔

پدمک اگد۔ پرینگو۔ ہلدی۔ دار ہلدی۔ شہد اور گھی یہ دوائی سب قسم کی مکڑیوں اور کیڑوں کے زہر کے دفعیہ کے لئے نہایت مفید ہے اِسے پدمک اگد کہتے ہیں۔ یہ سینک لیپ وغیرہ سب طرح سے کام میں لائی جا سکتی ہے۔

چنپک اوشدھ۔ ہلدی۔ دار ہلدی۔ پتنگ۔ مجیٹھ۔ تگر۔ کیسر۔ شہد اور گھی کا اگد اول الذکر پدمک اگد سے بھی زیادہ مفید ہوتا ہے۔

دیگر۔ گوبر کا رس۔ کھانڈ۔ گھی اور شہد کا مرکب بھی اول الذکر چنپک اوشدھ کی مانند ہی مفید ہوتا ہے۔

مندر آوشدھ۔ دونگا بنس۔ ہرتال۔ دار ہلدی۔ روہش۔ ترن گیرو۔ تگر۔ الائچی۔ گٹھیے۔ مرچ سیاہ۔ ملٹھی۔ گھی اور شہد سے بنائی ہوئی دوا کو مندر میں ...

گندھاون اوشدھ۔ تگر۔ لودھ۔ بیج۔ ...۔ الائچی۔ مرچ تیز اور ... سے بنایا ہوا اگد گندھ ...

دافع زہر اندرونی صفائی۔ دوشوں کی کثرت والے دوش کے مریض کو دافع زہر قے آور اور جلاب آور ادویات دینی چاہئیں۔

کف کے غلبے کے لئے ومن۔ کف کے غلبے کی صورت میں ملٹھی مارٹا۔ انکول۔ دیوتاڑ۔ اور سنبھالو ان ادویات کو چاولوں کے پانی کے ساتھ نوش کرا کے زہر کو بذریعہ قے خارج کر دینا چاہئے۔

ومن (قے) اور **ویرچن** (مسہل)، برس کے پتے۔ چھال جڑ اور پھل تیز انکول کو چاولوں کے پانی کے ساتھ نوش کرا کے قے کرانی چاہئے۔

یا ترپھلا نیلینی۔ اور ترُبد وغیرہ مُسہل ادویات دیکر جلاب دینا مفید ہوتا ہے۔

کرنکا کا دور کرنا۔ جب جلن اور سوج دور ہو جائیں۔ تو برن (زخم) میں سے کرنکا (کیل) کو نکال دیں۔

دیگر۔ گُگم۔ گوڈنتی۔ سوہن کھشیری۔ کبوتر کی بیٹ۔ ترُبد۔ سیندھا نمک اور ڈنتی سے بھی کرنکا گر جاتی ہے۔

یا اندرائن کی جڑھ میں بانس کا بڑ ٹیکہ ملا کر استعمال کرنے سے بھی کرنکا دور ہو جاتی ہے۔

دیگر۔ سیندھا نمک۔ گُھٹہ۔ دنتی۔ کنگی۔ دُدھی۔ راج کوشاتکی کی جڑھ۔ یا تگر کا جھاگ نکالنے سے بھی کرنکا گر پڑتی ہے۔

کرنکا کے گر جانے پر داغ زہر ور نگھن (مقوی) تدابیر کام میں لانی چاہئیں۔

مکڑی کے زہر کے لئے سینہن۔ مکڑی کے زہر میں سب قسم کے سینہن گرم گھی کے ذریعے سے ہی کرنے چاہئیں۔ گھی کے سوائے اور کسی سینہہ سے سینہن گرم نہ کریں۔ کیونکہ تیل سے زہر اس طرح ترقی پکڑ جاتا ہے۔ جیسے تنکوں میں آگ بڑھ جاتی ہے۔

مکڑی کے زہر کے لئے تین نسخے (۱) نیتر بالا۔ وکنکت۔ انجول۔ موتھا۔ شمی۔ چندن۔ شیاما۔ شیوال۔ نیلوفر۔ تگر۔ ملٹھی۔ دارچینی۔ ناگکیسر۔ پدماکھ۔ اور رانٹے کا گودا۔

(۲) ہلدی۔ ناگر موتھا۔ مرد اکمشی۔ پیپل۔ سونٹھ۔ پیلا مول۔

چیتا۔برنا۔اگر۔بل۔پاٹلی۔نیم۔سِبرڑ۔شیلو۔اور کیسر۔

(۳) بِل گری۔چندن۔تگر۔بھارنگی۔سنبھالو۔کرگھاٹ اور داڑچینی۔ ان تینوں نسخوں کو پینے۔سُرمہ لگانے۔نسوار لینے۔لیپ کرنے اور پری شیک کے کام میں لائے جانے سے بالترتیب پت۔کف اور وات کی زیادتی والا مکڑی کا زہر اس طرح دور ہو جاتا ہے۔جیسے نیک چلن پُرش بدصلاح کو دور کر دیتا ہے۔

لُوت وِش ناشک پان۔لودھ۔خس۔پدماکھ۔کنول کیسر۔صندل زرد۔صندل سُرخ۔پرینگو۔اونگا سُرخ۔اور کنول نال۔یہ سب دوائیں پینے وغیرہ کے طور پر استعمال کرنے سے سب قسم کی مکڑیوں کے زہروں کو دور کر دیتی ہیں۔

۳۸
اڑتیسواں ادھیائے

چُوہے اور باولے کُتّے کے کاٹے کا علاج

چوہوں کی اٹھارہ اقسام۔چوہے اٹھارہ قسم کے ہوتے ہیں (۱) لالن (۲) چپل (۳) پُتر (۴) ہنست (۵) چِکر (۶) اجِر (۷) کشادنت (۸) لنگک (۹) کوکل (۱۰) چپل (۱۱) اَبِست (۱۲) اَرون (۱۳) مَشتول۔

(۱۴) شویت (۱۵) کپوت (۱۶) پتت او ندر (۱۷) چھچھوندر اور (۱۸) رسال۔
ان سب چوہوں کا ڈسنا جس عضو پر جا لگتا ہے۔ اور پھر وہ عضو جس دوسرے عضو سے چھو جاتا ہے۔ اُن کا خون بگڑ کر پانڈو (سفید) پڑ جاتا ہے۔ اور جسم میں گانٹھیں۔ سوج۔ سڑاند اور گول چکتے پیدا ہو جاتے ہیں۔ نیز عدم اشتہا۔ شیت جوَر۔ درد کثیر۔ ڈھیلا پن۔ دو جوڑوں کے درمیانی ہڈیوں کا ٹوٹنا۔ رونگٹے کھڑے ہونا۔ مواد رِسنا۔ غشی اور عرصہ دراز تک مرض کا جاری رہنا اور گنج موشک پوتک نامی کیڑوں کا نکلنا اور پیاس یہ سب علامات نمایاں ہو جاتی ہیں۔
چوہے کا زہر یکا یک سارے جسم میں پھیل جاتا ہے۔ یہ مشکل العلاج اور بار بار بگڑتا رہتا ہے۔

لا علاج علامات۔ غشی۔ سوج۔ رنگت کا بدل جانا گیلا پن۔ بہرہ پن۔ بخار۔ گرانی سر۔ رالوں کا بہنا اور خون کی قے ان سب علامات کے نمایاں ہونے پر چوہے کے زہر کو لا علاج سمجھنا چاہیے۔

مشکل العلاج علامات۔ سانس کا اکھڑ جانا۔ ہونٹوں کا بے رنگ ہو جانا۔ جسم میں چوہے کی گانٹھوں کی سی گانٹھیں پیدا ہو جانا اور چھچھوندر کی سی بدبو آنا ان علامات کے نمایاں ہونے پر چوہے کے زہر کو مشکل العلاج تصور کرنا چاہیے۔

باولے کتے کی علامات۔ کتے کے وات وغیرہ دوش کف کے غلبے کی وجہ سے سنگیا واہی دھمنیوں کا آسرا لیکر (یعنی اُن اعصاب میں قیام کر کے جو قوت ممیزہ کے رابطہ ہیں) اُن کی دھاتوؤں کو

خوفناک طور سے بے قرار کر دیتے ہیں۔ اس وجہ سے کُتے کی رالیں گرنے لگتی ہیں۔ وہ اندھا اور بہرہ ہو جاتا۔ اُس کی دُم ڈھیلی پڑ جاتی ہے جبڑا کھُلا رہ جاتا ہے۔ اور وہ کندھوں کو جھکا کر نیچا منہ کئے چاروں طرف دوڑتا پھرتا ہے۔

باولے کُتے کے کاٹے کی علامات۔ باولے کُتے کے کاٹنے سے وہ مقام بے حس ہو جاتا ہے۔ اور اُس میں سے کالا خون نکلنے لگتا ہے۔ ازاں بعد ہیڈ روگ۔ بیتر روگ۔ بخار۔ جکڑاہٹ تشنگی اور غشی یہ علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔

کچلیوں سے کاٹنے والے گیدڑ وغیرہ دیگر جانوروں کی علامات بھی اول الذکر باولے کُتے ہی کی علامات کے مطابق ہوتی ہیں۔

زہر آمیز کاٹے کی علامات۔ سب قسم کے زہر آمیز کاٹے کے مقامات میں تپش۔ جھنجھناہٹ۔ تغیر رنگت۔ بے حسی۔ گدگدی۔ سن ہو کر مرجھانے۔ جلن۔ سرخی۔ درد۔ کھجلی (دباؤ) سوجن۔ گانٹھ۔ سنسناہٹ پھٹ جانے (پھوڑا)۔ کرنگا (گینگرین)۔ اور چکتوں کی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔

مریض کا انجام۔ باولے کُتے وغیرہ جانوروں کے کاٹ کھانے سے مریض اُنہی جانوروں کے سے کام کرنے لگ جاتا ہے۔ ویسی ہی بولی بولنے لگتا ہے۔ اور شیشے یا پانی میں اپنی ویسی ہی صورت دیکھتا ہوا مر جاتا ہے۔

جل سنتراس۔ اگر کوئی باولے کُتے یا گیدڑ وغیرہ کے کاٹے کے

بغیر ہی اُن جانوروں کی آواز سُننے۔ چھونے اور دیکھنے سے پانی کو دیکھ کر ڈرنے لگ جائے۔ تو اس شکایت کو جل سنترا اس کہتے ہیں۔ یہ مرض بھی لاعلاج ہوتا ہے۔

چوہے کے کاٹنے کے مقام کو جلانا۔ چوہے کے کاٹتے ہی کاٹنے کے مقام کو گرم گرم سلائی یا شیشے سے جلا دینا چاہئے۔ ایسا نہ کرنے سے سخت درد کرنے والی کرنکا (گوشت کی کیل) پیدا ہو جاتی ہے اس لئے اس مقام کو جلا کر اور تھوڑا تھوڑا کھرچ کر اُس پر سرس کے بیج۔ ہلدی۔ تگر۔ کنگم۔ اور گلو کا لیپ کر دینا چاہئے۔

مُوشک وِش ناشک لیپ۔ گھر کا دھُواں۔ مجیٹھ۔ ہلدی اور سیندھا نمک کا لیپ کرنے سے چوہے کے زہر کا اثر زائل ہو جاتا ہے اور کرنکا گر جاتی ہے۔

بعد ازاں پہلے کانجی وغیرہ کھٹی اشیاء سے اور پھر پانی سے دھو کر ترُبد۔ سفید اپراجتا۔ بل گری کی چھال۔ اور گلو کا یا وِش اور دفع ورم کسی اور دوائی کا لیپ کریں۔ اور بہت جلد فصد کھول کر خون نکالدیں

قے آور دوائیں۔ مندرجہ بالا شکایت میں تیلنی کا کاڑھا یا کواڈوڈیشی یا انکول کا کاڑھا پلا کر قے کرائیں۔

یا کڑوی توری۔ سرس۔ اور دوتا ڑکے بیج اور راڑا لے کر ان سب کا چورن بنا کر دہی کے ساتھ نوش کرا کے قے کرائیں۔

مسہل۔ ترُبد۔ نیلی۔ اور ترپھلا کا نگدا دیکر جلاب کرانا چاہئے۔
سُرمہ۔ ترکٹا کے چورن کو باریک پیس کر گوبر کے رس میں ملا کر

آنکھ میں لگائیں۔ تو چوہے کے زہر کا اثر زائل ہو جاتا ہے۔

اولیہہ (لعوق) کیتھ اور گوبر کے رس میں شہد ملا کر چاٹنے سے بھی چوہے کے زہر کا اثر دور ہو جاتا ہے۔

پینے کے لئے گھی چولائی کی جڑھ کے ساتھ پکایا ہوا گھی پینا مفید ہوتا ہے۔ یا دار ہلدی۔ ہلدی۔ سفید کوکرنی۔ مجیٹھ۔ ملٹھی۔ اور گلوے پکایا ہوا گھی نوش کریں یا کیتھ کی جڑھوں۔ چھال۔ پتوں۔ پھلوں اور پھولوں سے پکایا ہوا گھی پئیں۔ تو بھی چوہے کے زہر کا اثر دور ہو جاتا ہے۔

کاڑھا سیبھالو۔ تگر۔ سہانجنا۔ بیل پتر کی جڑھ۔ سانٹھ۔ بچ۔ گوکھرو اور دیو تاڑ کے کاڑھے میں شہد ملا کر پلائیں۔ اور پھر غذا میں دہی ملا کر شالی چاولوں کا بھات دیں۔

چوُرن سرپھونکا کے بیجوں کا چوُرن تگر (لسی) کے ساتھ نوش کرنا بھی چوہے کے زہر کے لئے بڑا نافع ہوتا ہے۔

کلک انکول کی جڑھ کو بکرے کے پیشاب میں پیس کر پینے اور لیپ کرنے کے کام میں لانے سے سب قسم کے چوہوں کے زہروں کا اثر زائل ہو جاتا ہے۔

دیگر کیتھ کا گودا۔ تُلسی۔ تِل اور انکول کی جڑھ ان سب کو گائے کے پیشاب کے ساتھ یا تُلسی کی منجری کو دودھ کے ساتھ تگدابنا کے کھائیں۔

دیگر سفید گرنتا کی جڑھ میں شہد ملا کر چولائی کے پانی کے ساتھ نوش کریں۔

دیگر کڑوی توری کو رات بھر پانی میں بھگو دیں۔ دوسرے دن

علے الصبح اُس پانی کو پینے سے چوہے کے زہر کا اثر زائل ہو جاتا ہے

دیگر - سنبھالو کی جڑ - بی کی ٹنڈی - میٹھا وِش اور تگر کو پانی میں پیس کر نسوار وغیرہ کے ذریعے استعمال کرنے سے چوہے کا زہر زائل ہو جاتا ہے۔

چوہے کا زہر اگر جسم میں باقی رہ جائے - تو ابر کے محیط آسمان ہو جانے پر وہ پھر بگڑ جاتا ہے۔

یا چوہے کے زہر میں جس دوش کا غلبہ ہو - اُس دوش کے پرکوپن کال (بگاڑ کے وقت) میں وہ زہر بگڑ جاتا ہے۔

چوہے کے زہر میں حالت کے مطابق تمیز کر کے سب قسم کے معالجات کام میں لانے چاہئیں - نیز اس میں وہ سب تدابیر استعمال کریں - جو دوشی وِش کو دور کرتی ہیں - اور جو پہلے بیان ہو چکی ہیں۔

کتے کے کاٹے پر لیپ کتے کے کاٹے ہوئے مقام کو گرم گھی سے جلا دیں - بعد ازاں اول الذکر دوا سب کا لیپ کریں - اور پرانا گھی نوش کریں۔

کتے کے کاٹے کیلئے مسہل - کتے کے کاٹے میں مسہل ادویات میں آک کا دودھ ملا کر بہت جلد جلاب دینا چاہئے۔

دیگر - انکول اور اندرائن کی جڑ نو کا کاڑھا تین پل - گھی ایک پل - ملا کر نوش کریں **یا** دھتورے کا پھل اور سفید اپراجتا **یا** دھتورے کا پھل اور سانٹھ کو پانی میں پیس کر نوش کریں۔

دیگر - بھنے ہوئے تل - چورن تیل - آک کا دودھ - اور گڑ ان سب ادویات کو ملا کر پانی کے ساتھ کھانے سے باؤلے کتے کا زہر سطح

سے دور ہو جاتا ہے۔ جیسے ہوا کے زور سے بادلوں کا اجتماع دور ہو جاتا ہے۔

مریض کو نہلانا۔ تمام ادویات۔ مہوشدھیوں اور رتنوں سے ملے ہوئے نیز منتروں سے پوتر کئے ہوئے پانی سے گھٹے کے کاٹے ہوئے مریض کو نہلانا چاہیئے۔

ہاتھی گھوڑے وغیرہ۔ چارپائے جانوروں اور انسان مرغ وغیرہ دوپائے جانداروں کے ناخنوں اور دانتوں سے جو زخم ہو جاتا ہے اُس میں کھاج اور پاک پیدا ہو جاتی ہے۔ نیز سُرخی۔ بخار۔ درد اور مواد کے بہنے کی شکایات رونما ہو جاتی ہیں۔

ایسی حالت میں سفید خیر۔ اشوکرن۔ گوبھی۔ بینس پدی۔ ہلدی۔ دارہلدی اور گیرو کا لیپ کریں۔ تو ناخنوں اور دانتوں کے زہر کا اثر زائل ہو جاتا ہے۔

۳۹

اُنتالیسواں ادھیائے

رسائن ادویات

رسائن ادویات کے فوائد۔ رسائن ادویات کے استعمال سے عمر دراز ہوتی ہے۔ قوت حافظہ بڑھ جاتی ہے۔ ذہانت۔ صحت۔ جوانی۔

خوش رنگتی۔ اور آواز کی صفائی ترقی پاتی ہے۔ جسم۔ اندریوں اور طاقت میں افزونی ہوتی ہے۔ جو منہ سے نکلے سچ ہو جاتا ہے۔ ویرج بکثرت پیدا ہوتا ہے اور چہرے پر رونق آجاتی ہے۔ چونکہ اُن سے رس۔ رکت وغیرہ دھاتوؤں کی پراپتی ہوتی ہے۔ اس لئے انہیں رسائن ادویات کہتے ہیں۔

رسائن ادویات کے استعمال کرنے کا وقت۔ جو شخص سینہ کرم کرا کے اور فصد کھلوا کر صاف ہو چکا ہو۔ اور جسے ومن ویریچن بھی دیدیا گیا ہو۔ نیز وہ جتیندری ہو۔ اُسے بچپن اور درمیانی عمر میں رسائن دویات کا استعمال کرانا چاہیئے۔

رسائن ادویات کا اکارت جانا۔ ومن (قے) اور ویریچن (جلاب) وغیرہ سے اندرونی صفائی کرائے بغیر جو شخص رسائن یا واجی کرن (مُبہی) ادویات کا استعمال کرتا ہے۔ اُسے اُنکے استعمال سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ جیسے میلے کپڑوں پر رنگ چڑھانے کی کوشش بے فائدہ ہوتی ہے۔

رسائن کی دو اقسام۔ رشیوں نے رسائن کی دو اقسام میں سے کُٹی پراویشک کو افضل اور وا تاپیک کو ادنٰے بتایا ہے۔

رسائن کے استعمال کا مقام۔ پہاڑ کی سمت میں کسی اچھے موقع پر ایک ایسا مقام بنوائیں۔ جس میں ہوا داخل نہ ہو سکتی ہو۔ اور کسی طرح کا خوف بھی نہ ہو۔ اس گھر میں تمام ضروریات کی اشیا جمع کریں یہ مکان تری گربھ ہونا چاہیئے۔ یعنی ایک کے بیچ میں دوسرا اور دوسرے کے درمیان تیسرا مکان ہو۔ جس میں چھوٹے سوراخوں والے جالیدار

جھروکے لگے ہوئے ہوں - اس گھر میں سفیدی کرا دینی چاہیے - اس کوٹھڑی کے مذروید کو سب ضروری سامان جمع کر رکھنا چاہیئے - اور احتیاط رکھنی چاہیئے - کہ وہاں پر دھواں - دھوپ - گرد - یا کسی قسم کا کوئی موذی جانور - عورت یا کوئی بے وقوف شخص اندر داخل نہ ہونا پائے -

رسائن کا آغاز - کسی اچھے دن میں نہا دھو کر سوستی واچن کر کے اور دیوتا - برہمن اور گورو وغیرہ بزرگوں کی پوجا کر کے اُس گھر میں داخل ہوں پھر مُسہل وغیرہ سے اندرونی صفائی کرا کے سب بیماریوں کو دور کرنے والی ادویات شلاجیت اور چون پراش وغیرہ کے استعمال سے صحت ور ہو کر طاقت بڑھائیں - اور برہمچرج - استقلال - اعتقاد - جتیندری پن - فیاضی - راست روی - رحم - راست بازی - دھرم - دیو بھگتی - باوقت سونا اور باوقت جاگنا - شیریں زبانی اور دوائی پر یقین رکھنا ان کو صاف رسائن کے آغاز میں اختیار کریں -

مُسہل کی تدبیر - سینہ گرم کرا کے اور پسینہ لیکر ہرڑ - آملہ - سیندھا نمک - سونٹھ - بچ - ہلدی - پیپل - واورنگ اور گوڑ ان ادویات کو گرم پانی کے ساتھ نوش کریں تو نہایت اچھا مُسہل ہو جاتا ہے -

اس مُسہل سے جسم کی اچھی طرح صفائی ہو جانے پر سنسرجن کا فیصلہ کر کے - تین - پانچ یا سات دن تک یا جب تک پُرانے مل کی صفائی نہ ہو گھی ملا یاوک نوش کرنا چاہیئے -

اس طرح پیٹ کی صفائی ہو جانے پر ساتیہ کو جاننے والے وید کو چاہیئے - کہ تمام باتوں پر دھیان دیکر یوگک (مرکب) رسائنوں کی

موافقت پر غور کر کے وہی جمع کرے۔

پریہم رسائن۔ ہرڑ ایک ہزار۔ آملے تین ہزار اور پانچوں قسم کے پنچ مول اڑھائی سو پل۔ ان سب کو ان سے دس گنا پانی میں ڈال کر پکائیں۔ جب پانی دسواں حصہ باقی رہ جائے۔ تو اُتار کر چھان لیں۔ پھر ہرڑوں اور آملوں کی گٹھلیوں کو الگ کر کے چھلکوں کو پتھر کی سل پر پیس لیں۔ اور دارچینی۔ الائچی۔ موتھا۔ ہلدی پیپل۔ اگر صندل سرخ منڈوک پرنی۔ ناگ کیسر۔ شنکھ پشپی۔ بچ۔ کشند، موتھا۔ ملٹھی۔ اور واوڑنگ۔ یہ سب ادویات ایک ایک گراؤ۔ کھانڈ گیارہ تُلا گھی تین پاتر۔ اور تیل دو پاتر لیکر ان سب کو اول الذکر کاڑھے میں ڈال کر پھر پکائیں۔ جب چاٹنے کے قابل گاڑھ ہو جائے۔ تو اُتار لیں۔ اور ٹھنڈا کر کے اُس میں تین سو بیس پل شہد ملا دیں۔ پھر اسے رتی سے ملو کر گھی کے برتن میں ڈال دیں۔ اس کی اسقدر مقدار کھانی چاہئے کہ شام کے کھانے میں رکاوٹ نہ ڈالے۔ جب دوائی ہضم ہو جائے تو دودھ کے ساتھ باقی چاولوں کا بھات غذا میں دیں۔ برہماجی کی تجویز کی ہوئی اس رسائن کو کھانے سے ویکھانس اور بال کھلیہ نجومی غذا (اونگھ) تکان۔ کانتی۔ ولی اور پلت وغیرہ امراض دور ہو گئے تھے۔ اور اُن کی ذہانت۔ قوت حافظہ۔ طاقت جسمانی میں ترقی ہوئی تھی۔ نیز انہوں نے لمبی عمریں حاصل کی تھیں۔

دیگر رسائن کسی برتن میں تازہ ڈھاک کے کشار میں بھگوئی ہوئی ایک ہرڑ۔ آملے اور پیپل رکھیں۔ پھر انہیں سایہ میں

سکھا کر باریک پیس لیں۔ بعد ازاں اس چورن میں ایک چوتھائی حصہ کھانڈ ملا کر ایک گھڑے میں بھر کر چھ مہینے تک زمین میں گاڑ رکھیں۔ چھ ماہ کے بعد دوائی کو نکال کر قوت ہاضمہ کے مطابق علی الصبح اس کی ایک خوراک کھا لیا کریں۔ اور مفید اغذیات کھاتے رہیں۔

اس دوائی کے باقاعدہ طور پر کھاتے رہنے سے انسان بالکل تندرست ہو جاتا ہے۔ اور بڑھاپا اس کے قریب تک بھی نہیں آنے پاتا۔ نیز وہ طاقت۔ تروتازگی۔ قوت حافظہ اور ذہانت سے بحصہ کثیر بہرہ ور ہو کر سو برس کی بے فکر زندگی بسر کرتا ہے۔

دیگر رسائن ۔ ڈھاک کے ایک ہرے درخت کا جو کرم خوردہ نہ ہو عمراً تار کر اس میں دو ہاتھ کا گڑھا کھود کر سبز آملے بھر دیں۔ اور پھر اس کے اوپر سے نیچے تک ہو گرد گتا لپیٹ کر اوپر کنول کا کیچڑ لپیٹ دیں۔ اور پھر اسے کسی بے ہوا مکان میں جنگلی اپلوں کی آگ میں رکھ کر پکا لیں۔ ان آملوں کو گھی اور شہد کے ساتھ حسب دلخواہ کھا کر اوپر سے دودھ پی لیں۔ اور ایک مہینے تک صرف دودھ ہی پر گذارہ رکھیں۔ نیز رسائن ودھی میں جو کھشار وغیرہ اشیاء منع کی گئی ہیں۔ انہیں ترک کر دیں۔ اور ٹھنڈے پانی کو تو ہاتھ سے بھی نہ چھوئیں۔ اس طرح گیارہ دن تک رہنے سے بال ناخن اور دانت سب گر پڑیں گے۔ اور تھوڑے ہی دن بعد خوبصورت بال۔ ناخن اور دانت نئے نکل آئیں گے۔ اس رسائن کے استعمال سے چہرے کی رونق۔ طاقت جماع۔ ویرج۔ ذہانت۔ قوت جسمانی۔ عقلمندی۔ اور سندگن میں حسب دلخواہ

ترقی ہو جاتی ہے۔ نیز عمر ہزار سال کی ہو جاتی ہے۔

چون پراش ۔ دش مُول ۔ کھرنٹی ۔ موٹھا ۔ جیوک ۔ رشبھک ۔ نیلوفر ۔ مُدگ پرنی ۔ ماش پرنی ۔ پیپل ۔ کاکڑا سینگی ۔ میدا ۔ بھُومیہ آملکی ۔ الائچی خورد ۔ اگر ۔ داکھ ۔ پوہکر مُول ۔ صندل سُرخ ۔ کچور ۔ سانٹھ ۔ کاکولی ۔ کاک جنگھا ۔ گلو ۔ ودار ی کند اور اڑوسہ کی جڑ ۔ ہر ایک ایک پل ۔ ڈھیلی پوٹلی میں بندھے ہوئے آملے پانسو عدد ۔ ان سب ادویات کو ایک دم ایک درون پانی میں ڈال کر پکالیں ۔ اور ایک چوتھائی پانی باقی رہ جانے پر اُتار کر چھان لیں ۔ اور اُس پوٹلی میں سے آملوں کو نکال کر گٹھلیاں دور کر دیں ۔ اور چھلکے کو چھ چھ پل لے ہوئے گھی و تیل میں بھون کر پتھر پر پیس لیں ۔ پھر پچاس پل مصری اور اوپر والا کاڑھے کا پانی نیز پسے ہوئے آملوں کو ملا کر دوبارہ پکائیں ۔ جب وہ لعوق کی مانند گاڑھا ہو جائے ۔ تو اُس میں تباشیر چار پل ۔ پیپل دو پل ۔ دارچینی ۔ الائچی ۔ تیج پات ۔ ناگ کیسر چار چار تولہ کا چُورن ملا کر اُتار لیں ۔ اور ٹھنڈا ہو جانے پر اس میں چھ پل شہد ملا کر گھی کی ہانڈی میں بھر کے رکھ دیں ۔

اس کے استعمال سے کھانسی ۔ دمہ ۔ بخار ۔ سوکھا ۔ امراض دل ۔ وات رکت ۔ پیشاب اور ویرج تک پہنچی ہوئی خرابیاں نیز آواز کی خرابی دور ہو جاتی ہے ۔ ذہانت ۔ حافظہ ۔ چہرے کی رونق ۔ تندرستی ۔ عمر ۔ قوتِ جماع ۔ اندریوں کی طاقت اور حرارت ہاضمہ میں ترقی ہوتی ہے ۔ وایُو کا اخراج ہو جاتا ہے ۔ بڑھاپے سے تنگ آئے ہوئے چون رشی اسی رسائن کے استعمال سے جوان ہو گئے تھے ۔ اس کی

مقدار خوراک دو تولہ ہے۔ اور انوپان کے طور پر دودھ پینا چاہئے۔

ترپھلا رسائن۔ ملٹھی۔ تباشیر۔ پیپل۔ سیندھا نمک۔ چاندی تانبا سیسہ۔ قلعی۔ لوہا۔ سونا۔ بچ۔ شہد ملا گھی اور کھانڈ۔ ان میں سے کسی ایک کے ساتھ ترپھلے کا استعمال کرنے سے سب بیماریاں دور ہو جاتی ہیں۔ نیز ذہانت۔ عمر۔ حافظہ اور عقل بڑھتی ہے۔ یہ بہت اچھی رسائن ہے۔

دیگر رسائن۔ حرارت ہاضمہ کے مطابق منڈوک پرنی کا سورس دودھ کے ساتھ ملٹھی کا چورن۔ جڑ اور پھول سمیت گلو کا رس۔ نیز شنکھ پشپی کا نگدا الگ الگ استعمال کرنا عمر کو بڑھاتا ہے۔ امراض کو دور کرتا ہے۔ طاقت جسمانی۔ حرارت ہاضمہ۔ اور خوبصورتی کو بڑھاتا ہے۔ خوش آواز بناتا ہے۔ اور ذہانت بخشتا ہے۔

خصوصاً شنکھ پشپی کا نگدا تو ذہانت کے بڑھانے کے لئے بہت ہی اچھی چیز ہے۔

دیگر۔ بال چھڑ۔ گنگی۔ دودھی۔ ملٹھی۔ صندل۔ انت مول۔ بچ۔ ترپھلا۔ تر گنڈ۔ ہلدی۔ دار ہلدی۔ پٹول۔ اور سیندھا نمک ان سب ادویات کو ہموزن لے کر اور اچھی طرح سے پیس کر اس میں یکتا شنکھ پشپی کا رس ملائیں۔ اور دودھ گھی ایک ایک پرستھ ملا کر پھر پکائیں۔ اس رسائن کے استعمال سے بالکل تھم انسان بھی تقار۔ اور قوت حافظہ والا ہو جاتا ہے۔ نیز اس کے چہرے کی رونق بڑھ جاتی ہے۔ اور اسکی سب بیماریاں دور ہو جاتی ہیں۔

پنچ آربند رسائن۔ کنول نال۔ کنول کند۔ کنول کیسر۔ کنول پتر۔

اور کنول بیج ۔ کنول کے ان پانچوں اجزا کوٹ کر اور اچھی طرح سے پیس کر اس میں سونے کی بھسم ملا کر دودھ اور گھی کے ساتھ نوش کریں ۔ اسے پنچ آرپند رسائن کہتے ہیں ۔

یہ پنچ آرپند رسائن اُس شخص کو دینا چاہئے ۔ جو قوت رجولیت ۔ طاقت جسمانی اور چہرے کی رونق سے محروم ہو گیا ہو ۔

دیگر ۔ نیل کنول کا نال ۔ کند ۔ پتے ۔ اور کیسر ان چاروں اجزا کو اچھی طرح سے پیس کر اس میں سونے کی بھسم ملا کر اور دودھ و گھی کے ساتھ پکا کر استعمال کیجئے میدھا (ذہانت) میں بہت ترقی ہوتی ہے ۔

باردھکیہ رسائن ۔ برہمی ۔ بچ ۔ سیندھا نمک ۔ شنکھ پشپی ۔ پتنگ ۔ برہمی ۔ اندرائن ۔ اور پیپل ہر ایک تین جو بھر ۔ سونے کی بھسم دو جو بھر ۔ وش ایک تل بھر ۔ اور گھی ایک پل لے کر سب کو ملا کر حسب مقدار استعمال کریں ۔ دوائی کے ہضم ہو جانے پر گھی ملا ۔ اور شہد ڈالا ہوا کھانا کھانا چاہئے ۔

ایسے ہی باقاعدہ طور پر ایک سال تک دوائی کا استعمال کرنے سے بدھی حافظہ ۔ اور ذہانت بہت بڑھ جاتی ہے ۔ بڑھاپا ۔ بیماری اور جسم کی سستی ۔ تکان اور کلانتی جاتی رہتی ہے ۔ اور عمر بھی پورے سو برس کی ہو جاتی ہے ۔ رعب ۔ جلال اور چہرے کی رونق بڑھ جاتی ہے ۔ کوڑھ ۔ کلاس ۔ باؤ گولہ ۔ چشم خوڑ اور گردہ کی شکایات جاتی رہتی ہیں ۔ اتھرو وید کے منتروں سے دیا ہوا سراپ اور دوات کا کوپ دور ہو جاتا ہے ۔

اولیھہ ۔ موسم سرما کے آغاز میں پشیہ نکھشتر کے دن ناگ بلا کی

جڑھ لائیں یا اس جڑھ کا چُورن بنا کر ایک تولہ دودھ یا گھی اور شہد کے ساتھ نوش کریں۔ اس پر صرف دودھ کو بطور غذا استعمال کرنا چاہئے۔ اناج نہ کھانا چاہئے۔ اس طرح پورے ایک سال تک اس دوائی کا استعمال کرنے سے انسان نہایت طاقت ور اور سو برس کی زندگی والا ہوجاتا ہے۔

شکتی ور دہک ۔ گوکھڑو کے ایسے درخت کو جس میں پھل نکلے ہی ہوں جڑھ سمیت اُکھاڑ لیں۔ اور سایہ میں سکھا لیں۔ پھر اسے باریک پیس کر اُس چُورن کو گوکھڑو ہی کے رس کی بھاونا دیں۔ اور اس میں سے ایک پرسرت بھر دودھ کے ساتھ نوش کریں۔ دوائی کے ہضم ہوجانے پر دودھ کے ساتھ شالی چاولوں کا بھات کھانا چاہئے۔ اس ترتیب کے ساتھ جو شخص اس دوائی کے دس پل کھا لیتا ہے۔ وہ ہر کام میں کامیاب۔ خوبصورت۔ خوش قسمت۔ سو برس کی عمر والا اور گوکل کے سانڈ کی طرح قوتِ جماع رکھنے والا ہوجاتا ہے۔

دیگر ۔ گیلے (تازہ) باراہی کند کو ایک مہینے تک دودھ کے ساتھ نوش کریں۔ اور صرف دودھ ہی پر گزارہ رکھیں۔ اناج ہرگز نہ کھائیں۔ دوسرے مہینے اس دوائی کے استعمال کے اثنا میں دودھ اور اناج دونوں کھایا کریں۔ تو بڑھاپا نزدیک نہیں آنے پاتا۔

دیگر ۔ باراہی کند کی جڑھ کو باریک پیس کر اس کو اُسی کے رس کی بھاونا دیں۔ اور پھر اُسے گھی اور شہد کے ساتھ نوش کریں۔

یا باراہی کند کے ٹکڑے کے ساتھ گھی پکا کر کھائیں۔

دیگر ۔ ودری کند کے مانند ہی اتی بلا۔ بلا۔ ملٹھی۔ کاک ماچی۔

پیپل۔ہڑ۔آملہ۔شال پرنی۔گلو۔منڈوک پرنی۔شنکھ پشپی۔اسگندھ۔
اورشتاور میں سے ہرایک کا چورن گھی اور دودھ کے ساتھ نوش کریں۔
تو مفلس بھی مالدار ہو جاتا ہے۔جوانی قائم ہو جاتی ہے۔اور طاقت بڑھتی
ہے۔

چیتے کا استعمال بطور رسائن کے۔ زرد۔سفید اور سیاہ پھولوں
سے چیتے کی شناخت ہوتی ہے۔یہ بالترتیب ایک سے دوسرا اور دوسرے
سے تیسرا زیادہ مفید ہوتے ہیں۔اس کا مندرجہ ذیل ترکیب کے مطابق
استعمال کرنا چاہئے۔تو یہ رسائن کا کام دیتا ہے۔

چیتے کی جڑھ کو سایہ میں سکھاکر اور اچھی طرح پیس کر ایک مہینے تک
گھی یا شہد اور گھی کے ساتھ نوش کریں۔اور جتیندریہ ہو کر دودھ کے
ساتھ کھائیں۔یا مفید اغذیات استعمال میں لاتے ہوئے پانی کے ساتھ
نوش کریں تو آدمی کی سب بیماریاں دور ہو جاتی ہیں۔اور وہ سو سال تک
زندہ رہتا ہے۔نیز ذہانت۔طاقت۔خوبصورتی۔چہرے کی رونق اور
حرارت ہاضمہ کو بھی بڑھا دیتا ہے۔

اولیہہ۔چیتے کے چورن کو ایک مہینہ تک تیل میں ملاکر چاٹتے رہنے
سے بہت وات روگ بھی دور ہو جاتے ہیں۔گو موتر کے ساتھ اس کے
کھانے سے برص اور تکر (لسی) کے ساتھ کھانے سے بواسیر کا دفعیہ ہو
جاتا ہے۔

بھلاتک پریوگ۔ موسم گرما میں موٹے موٹے بھلاوے لے کر
اناج کے ڈھیر میں دبا دیں۔پھر بسنت رتو میں میٹھی۔مرغن اور ٹھنڈی

اشیا کے استعمال سے جسم کو شدھ کر کے اُن بھلاووں میں سے آٹھ عدد لیکر
آٹھ گنا پانی میں پکالیں۔ جب پانی آٹھواں حصہ باقی رہ جائے۔ تو اُتار کر
چھان لیں۔ اس کاڑھے کو ٹھنڈا کر کے دودھ کے ساتھ نوش کریں۔ پھر
ہر روز ایک ایک بھلاوہ بڑھاتے رہیں۔ اکیس روز تک اسی طرح کریں
اکیس روز کے بعد ہر روز تین تین بڑھائیں۔ اس طرح چالیس بھلاووں
تک پہنچکر جیسے بڑھائے تھے۔ اسی ترتیب سے گھٹانے شروع کردیں۔
اس طرح سات ہفتوں میں بالترتیب گھٹانے سے ایک ہزار بھلاوے
استعمال میں لے آئیں نیز جتیندری ہوکر گھی۔ دودھ۔ شالی اور ساٹھی
چاولوں کی غذا کھائیں۔ اس پریوگ کے بعد بھی دو تین ہفتے تک اسی
طرح سے مفید اغذیات استعمال کرتے رہیں۔ اس بھلاتک رسائن کے
استعمال سے حرارت ہاضمہ بہت بڑھ جاتی ہے۔ نیز پرمیہہ۔ کرمی روگ
کوڑھ۔ بواسیر اور میدا دوش کی شکایات دور ہو جاتی ہیں۔

بھلاتک سورس پریوگ۔ ایک پشٹ سویدن برتن جس
میں شالی چاولوں کا چُورن پکایا جاتا ہے۔ لے کر اس میں سخت اور پختہ
بھلاووں کو بھر کر اوپر کافی مٹی لیپ کر پیندے میں سوراخ کر کے
ایک برتن میں رکھ دیں۔ جو زمین میں گڑا ہو۔ اور اس برتن کے چاروں
طرف جنگلی اُپلوں کی مدھم آگ جلائیں۔ ایسا کرنے سے اس چھید میں سے
جو رس نیچے کے برتن میں ٹپکے۔ اسے دوسرے دن لیکر اس میں آٹھ گنا
شہد اور دُگنا گھی ملا کر اول الذکر ترکیب کے مطابق استعمال کرنے سے
اول الذکر فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ اس میں باقاعدگی سے رہنا نہایت

ضروری ہے۔

امرت رس تُلیہ پاک ۔ وہ بھلاوے جو درخت پر ہی پھُول کر اور پک کر خود بخود گر پڑتے ہیں۔ اُن کا ایک آڈھک لیکر اینٹ کے چورن کے ساتھ گھس کر پانی سے دھوکر ہوا میں سکھالیں۔ پھر ان بھلاووں کو پیس کر ایک کُنبھ بھر پانی میں پکائیں۔ اور جب چوتھائی پانی باقی رہ جائے۔ تو اُتار کر چھان لیں۔ ٹھنڈا ہونے پر پھر اس کاڑھے کو ایک کُنبھ دودھ کے ساتھ پکائیں۔ اور چوتھائی باقی رہ جانے پر اُتار کر چھان لیں۔ پھر اس کے ساتھ ہموزن گھی کو پکالیں۔ پھر اس میں بمقدار مناسب کھانڈ ملاکر ہاتھ سے خوب ملاکر برتن میں بھر کے اناج کے ڈھیر میں دبادیں۔ اور سات روز کے بعد نکال لیں۔ اسے امرت رس پاک کہتے ہیں۔ اسے علی الصبح استعمال کرنے کے بعد حسب خواہش پانی۔ دودھ یا مانس رس کا انوپان کریں۔ تو قوت حافظہ عقل۔ طاقت جسمانی۔ ذہانت۔ ستوگُن۔ سار اور عمر میں ترقی ہوتی ہے۔ اور جسم بھی سونے کی سلاخ کا سا ہو جاتا ہے۔

کوڑھ کو دور کرنے والا تیل ۔ پکے ہوئے تین سو بھلاوے ایک درون پانی میں پکائیں۔ اور چوتھائی باقی رہ جانے پر اُتار کر چھان لیں۔ اور اس میں ایک پاتر تیل نیز ککّی۔ آنیس ہر دو قسم۔ ترپھلا۔ سلاجیت۔ اور سونٹھ ہر ایک ایک پل ملائیں۔ اور اسے پکالیں۔ یہ دوائی سب قسم کے کوڑھوں کو دور کردیتی ہے۔

بھلاووں کا دوسرا پرلوگ ۔ آملوں کی چھال۔ دہی کی ملائی۔

تیل۔گڑ۔دودھ۔گھی۔جو کے ستو۔تیل۔شہد۔ماش رس۔یا سُوپ میں سے کسی ایک کے ساتھ پکایا ہوا بھلاوہ استعمال کرنے سے جسم میں نئی طاقت آتی ہے۔ نیز ذہانت اور عمر بڑھ جاتی ہے۔

امرت کلپ بھلاتک۔ پکا ہوا بھلاوہ تیز اثر اور آگ کی مانند ہوتا ہے۔ اس کا حسب ضرورت استعمال کرنا امرت کلپ کہلاتا ہے۔

بھلاووں کی تعریف۔ کوئی کفج روگ ایسا نہیں ہے۔ اور ایسی کوئی رکاوٹ (قبض) نہیں ہے۔ جو بھلاووں سے دور نہ ہو سکتی ہو یہ حرارت ہاضمہ کو بہت جلدی بڑھا دیتے ہیں۔

بھلاووں کے استعمال کے اثنا میں ممنوعات۔ بھلاووں کے اثنائے استعمال اور روات اور پت کی موجودگی میں بھی بالخصوص کلتھی دہی۔سرکہ۔تیل کی مالش اور آگ تاپنا ان کاموں کو بالکل ترک کر دینا چاہئیے۔

سریگشٹھ ناشک تیل۔ مغربی سمندر کے کنارے برٹ نامی ایک درخت ہوتا ہے۔ اس کے پتے سمندر کی لہروں سے متحرک ہو کر ہوا سے ہلتے رہتے ہیں۔ موسم برسات کے آغاز میں اس درخت کے پکے ہوئے پھلوں کو جمع کریں۔ اور انکے گودے کو نکال کر خشک کریں۔ اور اُس سے تلوں کی طرح درونی (کولہو) میں پیڑ کر یا کُسُم کی طرح اسکا کاڑھا بنا کر تیل نکال لیں۔ اور اس تیل کو آگ پر پکا کر خشک کر ڈالیں۔ اس تیل کو کسی برتن میں بھر کے سوکھے ہوئے گوبر کے ڈھیر میں پندرہ روز کے لئے گاڑ دیں۔ اور پھر نکال کر رکھ چھوڑیں۔ اس کے بعد برہمن کرم

کرا کے پسینہ لیکر اور قے وجلاب سے اندرونی صفائی کر کے کسی مبارک دن میں چوتھے بھوجن کے آخر میں ہتھیلی بھر اس روغن میں سے نوش کریں۔ لیکن اس کے پینے سے پہلے ذیل کا منتر پڑھ لینا چاہئے۔

مجا مسار مہا ویریہ دھاتون سار دان پوشو دھیہ مشنکھ چکر گدا پانیس توا کیا بہتے اجیہ اُت ۔

اس تیل کے استعمال سے اوپر یا نیچے کے راستوں دوش بکلی خارج ہو جاتے ہیں۔ شام کے وقت چکناہٹ اور نمک سے خالی ٹھنڈی یواگو نوش کریں۔

یہ تیل اس ترکیب کے ساتھ پانچ دن تک پینا چاہئے نیز ممنوعہ کاموں کو بکلی ترک کر دینا چاہئے۔ اس تیل کے پینے سے سب قسم کے کوڑھ دور ہو جاتے ہیں۔

دیگر۔ اوپر لکھے ہوئے تیل کو خیر کے نگنے کاڑھے میں اچھی طرح سے پکا کر اول الذکر ترکیب کے مطابق سوکھے گوبر میں گاڑ دیں۔ پھر پندرہ دن کے بعد نکال کر با قاعدہ طور پر ایک مہینے تک نوش کریں۔ اس کو جسم پر لگا کر مونگ کے رس اور اناج وغیرہ کی غذا کھائیں۔ اس دوائی کے استعمال سے کوڑھ دور ہو جاتا ہے۔

دو سو سال کی عمر بنانے والا تیل۔ اس تبر مجا کے تیل کو خیر کے کاڑھے کے ساتھ پکائے بغیر گھی اور شہد کے ساتھ پندرہ دن تک استعمال کریں۔ اور مانس رس کی غذا کھایا کریں۔ تو عمر دو سو سال کی ہو جاتی ہے۔

تین سو سال کی عمر بنانے والا نسخہ۔ مندرجہ بالا تیل کا پچاس دن تک نسوار کے طور پر استعمال کرنے سے جسم کی خوبصورتی اور قوت حافظہ بڑھ جاتی ہے۔ اور تین سو سال کی عمر حاصل ہوتی ہے۔

پپلی پریوگ۔ پانچ۔ آٹھ۔ سات یا دس پیپل گھی اور شہد کے ساتھ ایک برس تک نوش کرنے سے رسائن کے سے فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

دیگر۔ کچھ پیپل لے کر پلاش کی کھار کی بھاونا دیکر اور گھی میں بھو کر رکھ چھوڑیں۔ ان میں سے تین پیپل علی الصبح۔ تین عدد کھانا کھانے سے پہلے اور تین بعد میں شہد ملا کر ہر روز کھائیں۔ تو رسائن کے فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

دیگر۔ پہلے دن دس پیپل دودھ کے ساتھ نوش کریں۔ پھر ہر روز دس بڑھا کر دسویں دن سو عدد استعمال میں لائیں۔ اس کے بعد ہر روز دس دس گھٹا کر پھر دس پر آجائیں۔ اس طرح بڑھانے گھٹانے سے ایک ہزار پیپل کے استعمال سے رسائن کے فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

طاقتور شخص کو یہ پیپل پیس کر اور درمیانے درجے کی طاقت والے کو ان کا کاڑھا بنا کر استعمال میں لانا چاہئے۔ جب دوائی ہضم ہو جائے تو گھی اور دودھ کے ساتھ شالی چاولوں کا بھات کھانے کو دیں۔

اس ترکیب سے بکری کے دودھ کے ساتھ دو ہزار پیپل تک کھانے کی اجازت ہے۔

دیگر۔ رات کے وقت دو تولہ پیپل پیس کر لوہے کے ایک برتن پر

لیپ کردیں۔ دوسرے دن علے الصبح یہ پیپل دو انجلی بھر پانی کے ساتھ پیس کر حسب خواہش پینے اور کھانے کے کام میں لائیں۔ یہ رسائن بھی پہلے ہی کی مانند مفید ہوتی ہے۔

شونٹھی پریوگ۔ سونٹھ۔ واؤ بڑنگ۔ تریپھلا۔ گلو۔ ملٹھی۔ ہلدی گنگرن کھرٹی۔ ناگرموتھا۔ دیودارو۔ اگر۔ چیتا۔ کلہاری۔ پدم۔ نیلوفر۔ گل حاوہ سار اور راسن کے نرم پتوں کا سار۔ ان میں سے الگ الگ پیپل کی طرح رات کے وقت لوہے کے برتن کو لیپ کردیں۔ اور علے الصبح دو انجلی بھر پانی کے ساتھ نوش کریں۔ تو انسان کی بیماری اور بڑھاپا دور ہو کر سو برس کی عمر حاصل ہوتی ہے۔

دیگر۔ لوہے کے برتن پر لیپ کی ہوئی مندرجہ بالا رسائنوں کو آٹھ پل دودھ کے ساتھ استعمال کرنے سے اول الذکر فوائد سے دُگنے فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ اور عمر بھی دوچند ہو جاتی ہے۔

باکچی اولیہہ۔ اسن اور خیر کے کاڑھے میں بھاونا دی ہوئی باکچی کو شہد۔ گھی۔ چیتا۔ برڑ اور لوہ چورن کے ساتھ ایک برس تک استعمال کرنے سے بڑھاپے کی سب بیماریاں جاتی رہتی ہیں۔ نیز مفید اور مناسب مقدار کے مطابق کھانا کھانے سے غذا کے سبب پیدا ہونے والے سب امراض دور ہو جاتے ہیں۔

دیگر۔ باقاعدگی سے ایک برس تک کالے تلوں کے ساتھ باکچی کا استعمال کرنے سے تیز کوڑھ کا دفعیہ ہو جاتا ہے۔ اور چہرے کی چمک چاند کی سی ہو جاتی ہے۔

دیگر۔ چھلی ہوئی باکچی کو پیس کر دودھ میں ملا کر دہی جمالیں۔ اور اس دہی میں سے نکلے ہوئے ماکھن کو شہد کے ساتھ گلے ہوئے اعضا والے کوڑھی کو کھلائیں۔ اور اوپر سے اُسی دہی کی لسی پلا دیں۔ جس طرح گلے سڑے پتوں والا درخت نئے پتوں کے نکل آنے سے خوشنما بن جاتا ہے۔ ویسے ہی گلے سڑے اعضا والا کوڑھی بھی اس نسخہ کے استعمال سے نئی انگلیاں اور نیا ناک حاصل کر لیتا ہے۔

لہسن ودھی۔ جس شخص کا جسم سردی یا ہوا اور برف کی وجہ سے گل گیا ہو۔ جس کی ہڈیاں اکڑی ہوئی۔ کُبڑ کُبڑی۔ ٹیڑھی اور بے ٹکانہ ہوں۔ اب وات کے اُن مریضوں کے لئے لہسن کے استعمال کی ترکیب آگے لکھی جاتی ہے۔

لہسن کی فضیلت۔ جب راہو چوری سے امرت پی رہا تھا اور بھگوان نے اس کا گلا سودرشن چکر سے کاٹ دیا تھا۔ اُس امرت کی جو بوندیں نکل نکل کر زمین پر گر پڑی تھیں۔ اُنہی سے لہسن پیدا ہوا تھا۔

لہسن کے استعمال کا وقت۔ لہسن کو ہیمنت اور ششر رتوؤں میں استعمال کرنا چاہئے۔ کف کی زیادتی والا مریض بسنت رُتو میں بھی اس کا استعمال کر سکتا ہے۔ وات کی زیادتی والے کو ورشا رُتو میں بھی اس کے استعمال کی اجازت ہے۔ یا سنگدھ اور شدھ جسم والا شخص ٹھنڈی اور میٹھی اغذیات سے پیٹ کی صفائی کر کے سب موسموں میں اس کا استعمال کر سکتا ہے۔ ایسے شخص کے انوچروں کو لہسن کے کرن آبھوشن پہن کر صحن میں ٹہلتے رہنا چاہئے۔

لہسن کا استعمال۔ بسنت رتو میں پیدا شدہ۔ یا سرد مقام میں پیدا شدہ یا خشک دیش میں پیدا شدہ لہسن کو لیکر چھیل ڈالیں۔ پھر اسے مدرا (شراب) یا جو سے کے رس میں بھگو کر گیلا کر لیں۔ بعد کو اسکا نکدا بنا کر ڈھیلے موٹے کپڑے میں ڈال کر نچوڑ کر رس نکال لیں۔ اس رس کو مقام موسم اور مریض کے مطابق سور ڈدھ مدھیہ یا کسی اور قسم کے نکھنے مدھیہ (شراب) کے ساتھ۔ یا تیل۔ دہی کے توڑ۔ یا کانجی کے ساتھ ملا کر یا تیل۔ گھی۔ چربی۔ مغز۔ دودھ اور مانس رس میں سے کسی ایک کے ساتھ مرکب کر کے مرض کے مطابق یا کسی مناسب دوائی کے کاڑھے کے ساتھ یا صرف اکیلے اس ہی رس کو گلے کی صفائی کے لئے پیلے گنڈوش کے برابر نوش کریں۔

درد کی حالت میں ہمیشہ اس سے سویدن کرنا چاہئے۔

قے اور غشی کی صورت میں منہ پر متواتر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے دینے چاہئیں۔

کلانتی کے دور ہونے اور ادجو پدارتھ کے ٹھہر جانے پر بتھیانڈ رس پی لینا چاہئے۔

جلن کے دفعیئے کے لئے ٹھنڈے لیپ کریں۔ پانی سے بھیگی ہوئی موتیوں کی مالا پہنائیں۔ نیز کافور کی مالا پہنیں۔

لہسن کی مقدار خوراک۔ مدرا سمیت لہسن کے رس کی مقدار ایک گنڈوش ہوتی ہے۔ صرف لہسن کے رس کی مقدار خوراک نصف گنڈوش سمجھنی چاہئے۔

لہسن کے ٹکڑے کی پوری مقدار خوراک ایک پل ہوتی ہے۔
اسے غذا سے پہلے نوش کرنا چاہئے۔

لہسن کے استعمال کے بعد مفید غذا۔ لہسن کے ہضم ہو جانے کے بعد رشنکھ کُند کی مانند سفید پرانے شالی چاولوں کا بھات مُدگ آدی یوش۔ دودھ یا جنگلی جانوروں کے ماس رس کے ساتھ نوش کریں۔

زیادہ پیاس لگنے پر پانی ملا کر شراب پلانی چاہئے جس بعض کو شراب پینے کی عادت نہ ہو۔ اُسے دھانیال اور پھلا بنو کی پڑی[1] رکھ پلانی چاہئے۔

لہسن کے کلک کا استعمال۔ لہسن کے ٹکڑے میں برابر کا گھی ملا کر گھی والے برتن میں رُئی سے بلو کر رکھ دیں۔ اور دس دن کے بعد اسے استعمال میں لائیں یا چربی ملا کر اول الذکر ترکیب کے مطابق نوش کریں۔

دیگر۔ چھیلا ہو ا بہت سا لہسن ڈال کر سیخ پر بھنے ہوئے گوشت (کباب) کے ساتھ۔ کئی قسم کی چٹنیاں بنا کر یا گھی اور سرکہ ملا کر اوپر کی طرح دیگر کھانے کی اشیا کے ساتھ تھوڑا تھوڑا کھانا چاہئے۔

لہسن کی عمدگی۔ پت اور رکت کے سوا دیگر گھیرنے والوں سے گھری ہوئی وایُو میں یا گھیرے سے خالی صرف اکیلی وایُو میں لہسن کے برابر اور کوئی دوائی فائدہ مند نہیں ہے۔

لہسن کے استعمال کے ناقابل اشخاص۔ پانی۔ جگر اور دودھ

[1] کٹے پھلوں سے جو ملک تیار ہوتا ہے۔ اُسے پھلا بنو پری یا کہتے ہیں۔ بعض ملکوں میں اسے کپی بھی کہتے ہیں۔

سے اُلفت رکھنے والے کو نیز گوشت ۔ شراب اور اناج سے تنفرت کرنیوالے کو نیز بے ہضمی کے مریض کو لہسن کا استعمال کئی بیماریاں پیدا کر دیتا ہے۔

لہسن کے استعمال میں مسہل ۔ تپ کے بگاڑ کو دور کرنے کے لئے لہسن کے استعمال کے بعد نرم مسہل دینا چاہئے ۔ ایسا کرنے سے رسائن کے تمام فوائد حاصل ہوتے ہیں ۔

شلاجیت ۔ موسم گرما میں پہاڑوں کے نہایت گرم ہو جانے سے جتو کی مانند جو چیز نکلتی ہے ۔ وہ سونا وغیرہ چھ قسم کی دھاتوؤں کا رس ہوتا ہے ۔ جسے شلاجیت کہتے ہیں ۔

شلاجیت کی شناخت ۔ سب قسم کی شلاجیت چھ قسم کی دھاتوؤں سے پیدا ہونے کے باوجود کڑوی ۔ چرپری ۔ ذ زیادہ گرم ۔ پختگی میں چرپری اور بہت چھیدن کرتا ہوتی ہے ۔ ان میں سے بھی لوہے شلاجیت سب سے اچھی ہوتی ہے ۔

اچھی شلاجیت کی علامات ۔ جو شلاجیت گوموتر کی سی بُو والی سیاہ ۔ دیکھنے میں گوگل کی سی ۔ ریت سے خالی ۔ مٹی ملی ہوئی ۔ نرم اور بھاری ہو ۔ وہی اچھی سمجھنی چاہئے ۔

شلاجیت کو بھاونا دینے کی ترکیب ۔ شلاجیت کو لوہے کے برتن میں ڈال کر پہلے پانی سے دھو ڈالیں ۔ پھر اُسے سکھا کر مرض اور مریض دونو کے مطابق ادویات کے کاڑھے کی بھاونا دیں ۔ جتنی شلاجیت ہو ۔ اُتنی ادویات لیکر اُنہیں آٹھ گنا پانی میں پکالیں ۔ جب پانی آٹھواں حصہ باقی رہ جائے ۔ تو اُتار کر چھان لیں ۔

اور اس گرم گرم کاڑھے میں شلاجیت ڈال دیں۔ جب شلاجیت ڈھل کر ایک رس ہو جائے۔ تو اُسے سُکھا کر پھر اُسی کاڑھے میں ڈال دیں۔ اس طرح سات مرتبہ مناسب کاڑھے کی بھاونا دینی چاہیئے۔

شلاجیت کا استعمال - مندرجہ بالا ترکیب کے مطابق شلاجیت کو بھاونا دیکر مریض کو سینہہ سے سنگدھ اور ویریچن (مسہل) سے شدھ کر کے کڑوی ادویات سے پکایا ہوا گھی تین دن تک پلائیں۔ بعد ازاں تین دن تک ترپھلے کے کاڑھے کے ساتھ۔ تین دن تک پٹول کے کاڑھے کے ساتھ اور تین دن تک ملٹھی کے کاڑھے کے ساتھ اول الذکر بھاونا دی ہوئی شلاجیت کو نوش کریں۔ شلاجیت کا استعمال کرنیکے بعد موسم اور مقام وغیرہ کا لحاظ رکھ کر حسب مناسب دوائی دینی چاہیئے۔ اس ترکیب سے شلاجیت کا استعمال کرنے پر جسم کو بہت فائدہ پہنچتا ہے۔ اور کسی قسم کی تکلیف نہیں ہونے پاتی۔ حالت کے مطابق ایک تین یا سات ہفتے تک شلاجیت کا استعمال کرنا چاہیئے۔

اس کی ادنےٰ خوراک ایک کرش کی۔ درمیانہ درجے کی نصف پل کی اور اعلےٰ ایک پل کی ہوتی ہے۔

سینہہ سے سنگدھ ہوکر اور اندرونی صفائی کر کے وات وغیرہ دوشوں کو دور کرنے والی ادویات کے کاڑھے کی بھاونا دی ہوئی شلاجیت کو دودھ میں ملا کر تانبے۔ لوہے۔ چاندی۔ یا سونے میں سے کسی ایک یا سب کے ساتھ اسے کام میں لائیں۔ اس سے بہت جلد رسائن کے فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ مگر کلتھی۔ کوا اور کبوتر کا گوشت اس کے ساتھ ہرگز نہیں

کھانا چاہئے۔

شلاجیت کے فوائد۔ دُنیا میں قابلِ علاج علامات والا کوئی ایسا مرض نہیں ہے۔ جسے شلاجیت بہت جلد مغلوب نہ کر سکتی ہو۔ اس کا ٹھیک وقت میں حسب ترکیب استعمال کرنے سے مریض نہایت طاقتور ہو جاتا ہے۔

کُٹی پراویش رسائن کی ترکیب۔ جو شخص کُٹی پراویش کے طریق کو بخوبی طور پر عمل میں لا سکتا ہے۔ اُسکے لئے یہ طریق سب سے اچھا ہے لیکن باقی اشخاص کے لئے وات آتپ کی ترکیب درست ہوتی ہے۔

وات آتپ کی ترکیب۔ وات آتپ یوگ میں کسی طرح کی تکلیف نہیں ہوتی اور نہ ہی جسم کو کسی طرح کا نقصان پہنچتا ہے۔

نُشٹ اپانی۔ دودھ، شہد اور گھی میں سے ایک ایک یا دو دو یا تین تین یا سب کو ملا کر کھانا کھانے سے پہلے پینا عمر کو قائم رکھتا ہے۔

ہرڑ کا استعمال۔ گڑ، شہد، سونٹھ، پیپل اور سیندھے نمک میں سے کسی ایک کے ساتھ دو دو ہرڑوں کا ہر روز استعمال کرنے سے انسان بلا شبہ سو برس تک زندہ رہ سکتا ہے۔

دیگر۔ کسی شخص پر احسان کرنے سے جس طرح وہ اُس احسان کو بہت دیر تک یاد رکھتا ہے۔ اُسی طرح ہرڑ کو گھی میں بھون کر کھانے والا اور اُس گھی کو پینے والا طاقتور اور مضبوط ہو جاتا ہے۔

جرا وکار ناشک یعنے (بڑھاپے کی خرابی کو دور کرنیوالا) اخلاق۔ اچھی طرح نہ پڑھے ہوئے جیسے بڑے گرنتھ بھول جاتے ہیں۔ ویسے ہی تیز ... رہنے والے شخص کے بڑھاپے سے پیدا ہوئی سب بیماریاں آسکے کارس۔

شہد۔ کھانڈ اور گھی نوش کرنے سے دور ہو جاتی ہیں۔

جوانی لوٹ آئے ۔ جو شخص آملہ۔ واوڑنگ۔ اسن سار چورن۔ تیل گھی شہد اور لوہ چورن کو ملا کر کھاتا ہے۔ اس کی گئی ہوئی جوانی اور زائل شدہ ملاحت از سر نو عود کر آتی ہے۔

مقوی اولیہہ لوہ اور واوڑنگ کے چورن کو گھی اور شہد میں ملا کر ایک سال تک بجے سار کی سٹپٹ میں رکھیں۔ پھر اس کا استعمال کریں۔ تو انسان طاقتور اور از سر نو کالے بالوں والا ہو کر دیر تک زندہ رہتا ہے۔

وڑنگ پریوگ ۔ جو شخص واوڑنگ۔ بھلاوہ۔ اور سونٹھ کو پیس کر گھی اور شہد ملا کر استعمال کرتا ہے۔ وہ بڑھاپے کے دریا کی مرض نما لہروں کو بے محنت عبور کر جاتا ہے۔

دیگر ۔ جو شخص کھیرا اور اس کے کاڑھے کی بجاوناوٹ ہوئے ترپھلے کو گھی اور شہد میں ملا کر نوش کرتا ہے۔ وہ ہمیشہ تندرست زندگی بسر کرتا ہے۔

جراناشک (بڑھاپے کو دور کرنیوالی دوائی) بجے سار کے کاڑھے رس میں کھانڈ۔ گھی اور شہد ملا کر ہر روز نوش کرتا ہے۔ یا جو ہر روز ترپھلا کھاتا ہے۔ اُسے طبعی بڑھاپا بھی نہیں آتا۔

دیگر ۔ مقام۔ موسم اور مرض کے مطابق پندرہ دن۔ دو مہینے چھ مہینے یا برس دن تک جو شخص نصف پل تک سانٹھ پیس کر ہر روز دودھ کے ساتھ نوش کرے تو بوڑھا ہو چکا ہوا شخص بھی پھر جوانی کا لطف اُٹھائے۔

مُورواآدی پریوگ ۔ اوپر لکھے ہوئے سانٹھ کے نگدے کی طرح مُوروا

کیڑی ۔شال پرنی ۔ کھریٹی خس ۔ پاٹھا ۔ وسن ۔ اننت مُول ۔ کالی اک ۔
اگر اور صندل کو بھی استعمال کرنا چاہئے ۔
وکار نا شک گُرت ۔ شتاور کے کلک اور کاڑھے کے ساتھ پکائے
ہوئے گھی میں کھانڈ ملا کر نوش کرنے سے کوئی بیماری انسانی زندگی کے
راستے میں خلل نہیں ڈال سکتی ۔
اسگندھ پریوگ ۔ اچھی بارش سے جس طرح نئی کھیتی ہری بھری
رہتی ہے ویسے ہی دودھ ۔ گھی ۔ تیل یا گرم پانی کے ساتھ اسگندھ کا
استعمال کرنے سے بھی لاغر جسم ترو تازہ رہتا ہے ۔
کالے تلوں کا پریوگ ۔ جو شخص ہر روز ایک پل کالے تل چبا کر
اوپر سے ٹھنڈا پانی پی لیتا ہے ۔ اُس کا جسم ترو تازہ ہو جاتا ہے ۔ اور
اُسکے سارے دانت مرتے دم تک مضبوط رہتے ہیں ۔
بالوں کو سیاہ کرنیوالا اولیہہ ۔ گوکھرو ۔ آملہ اور گلو کا چُورن گھی
اور شہد میں ملا کر چاٹنے سے ویرج بڑھتا ہے جسم مضبوط ہو جاتا ہے بیماری
سے پیدا ہونے والی بیقراری دور ہو جاتی ہے ۔ بال سیاہ ہو جاتے ہیں
اور وہ شخص سو برس تک زندہ رہتا ہے ۔
دیگر ۔ جو شخص کالے تلوں کے ساتھ ہرڑ ۔ بہیڑہ اور آملہ کا استعمال
کرتا ہے ۔ وہ مور کی طرح روز افزوں جسم کی خوبصورتی حاصل کرتا ہے ۔
شلاجیت پریوگ ۔ جس شخص کا جسم اور دھاتو کمزور ہو گیا ہو ۔
اُسے شلاجیت ۔ شہد ۔ وا وڑنگ ۔ گھی ۔ لوہ چورن ۔ ہرڑ ۔ پارہ اور چاندی
کا استعمال کرانا چاہئے ۔ تو اُسکا جسم اور دھاتو چاند کی مانند پندرہ روز

میں مکمل ہو جائیگی۔

دیگر۔ جو شخص بھنگرے کے رس کو ہر روز ایک مہینے تک پیتا ہے۔ اور اوپر سے دودھ پی لیتا ہے۔ وہ طاقت اور بیرت کو حاصل کر کے سو سال تک زندگی بسر کرتا ہے۔

دیگر۔ جو شخص دودھ۔ تیل۔ اور گھی کے ساتھ ایک مہینے تک بچ کا استعمال کرتا ہے۔ وہ راکششوں کے خوف سے چھوٹ جاتا اور نہایت صاف شیریں تقریر کرنے لگ جاتا ہے۔

منڈوک پرنی پریوگ۔ جو شخص اناج کے استعمال سے محترز رہکر صرف گھی میں بھنی ہوئی منڈوک پرنی کا برابر ایک ماہ تک استعمال جاری رکھتا ہے۔ وہ خوبصورتی اور ملاحت حاصل کر کے عمر دراز تک زندہ رہتا ہے۔

دیگر۔ کلہاری۔ ترپھلا۔ اور لوہا کو پچاس پل لیکر بھنگرے کے رس میں پیس کر تین سو ساٹھ گولیاں بنالیں۔ اور ان گولیوں کو سایہ میں خشک کر کے پہلے آدھی گولی کھایا کریں۔ پھر پوری گولی کھانے کی عادت ڈالیں۔ اس سے دست آجانے پر بالترتیب منڈ۔ بیا ولیپی اور ہنس رس کی غذا کھائیں۔ اس طرح ایک مہینے تک جتیندری رہکر مرغن غذا کھایا کریں۔ بعد ازاں حسب خواہش کھائیں پئیں۔ اس کے اثنائے استعمال میں نہ ہضم ہونے والی غذا کھانا منع ہے۔ اس طرح ایک برس میں سب گولیاں کھالیں۔ ان گولیوں کا استعمال کرنے والا شخص لاعلاج بیماری کے نیچے میں گرفتار ہونے پر بھی تندرست ہو جاتا ہے۔ اگر وہ

بڈھا ہو گیا ہو۔ تو نہایت حوصلے والا اور جوانوں کی مانند گٹھیلے بدن والا ہو جاتا ہے۔ اور اُس کی آنکھیں اور کان تندرست ہو کر پانسو برس تک خوشگوار زندگی حاصل ہوتی ہے۔

نرسنگھ گھرت۔ جاوتری۔ چیتا۔ شیشم۔ اسن۔ ہرڑ۔ واوڑنگ بہیڑا۔ اور بجلاوہ ان سب ادویات کو پتھر پر پیس کر اٹھارہ گنا پانی میں گھول کر اُس میں تھوڑے سے لوہے کے ٹکڑے ملا کر کسی لوہے کے برتن میں ڈال کر تین دن تک دھوپ میں پڑا رہنے دیں۔ پھر نرم آنچ پر پکالیں۔ اس کا ڑھے کے برابر دودھ۔ دوگنا بھانگرے کا رس۔ تیگنا ترپھلے کا کاڑھا۔ اور چوگنا گھی ملا کر کالے لوہے کے ساتھ پکائیں۔ جب پک چکے۔ تو اس گھی میں سے ایک پل بھر لے کر کھانڈ۔ مصری اور شہد ملا کر نوش کریں۔ یا صرف اکیلا گھی ہی پیا کریں۔ اس کے استعمال سے ایک مہینے کے اندر ہی جسم خوبصورت ہو جاتا ہے۔ پاپ دور ہو جاتے ہیں۔ ارنے بھینسے کی سی طاقت اور گھوڑے کی سی تیزی آجاتی ہے۔ اعضا مضبوط ہو جاتے ہیں۔ بال کالے ہو جاتے ہیں۔ منہ میں سے شہد کی سی خوشبو آنے لگتی ہے۔ بہت سی عورتوں کے ساتھ جماع کرنے کی طاقت حاصل ہو جاتی ہے۔ بولنے کی طاقت اور ذہانت بڑھ جاتی ہے جراثیم ہاضمہ میں ترقی ہو جاتی ہے۔ جسم نرسنگھ کی مانند مضبوط ہو جاتا ہے۔ اور جسم کا رنگ تپتے ہوئے لوہے کی مانند نظر آنے لگتا ہے۔ اس نرسنگھ گھرت کے پینے والے کے کوئی مرض قریب نہیں آسکتا۔ اور نہ دیوتے دیکھتیوں کا بھی خوف نہیں ہو سکتا۔ دیگر جو شخص مندرجہ بالا نرسنگھ گھرت میں بھنگرے کے پتوں کو بھون کر

ایک مہینے تک کھائے۔ اور کھانا کھا کر اس سار کے ساتھ پکایا ہوا دودھ پیئے۔ اور اُسی دودھ کے ساتھ کھانا کھائے۔ وہ تندرست ہو کر سو برس تک جیتا رہتا ہے۔ اور بیحد قوت حافظ حاصل کر کے ایک دفعہ کہی ہوئی بات کو فوراً یاد کر لیتا ہے۔

دیگر۔ مندرجہ بالا ترکیب کے مطابق جو شخص تیل کا استعمال کرتا ہے اُسے تمام اول الذکر فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ اور اُس کے سب بال کالے ہو جاتے ہیں۔

سادھیہ اور اسادھیہ رسائن۔ جو رسائنیں بن سکتی ہیں۔ اور بہت فائدہ مند ہیں۔ اُنکا بیان کیا گیا ہے۔ لیکن جو رسائنیں کہ اسادھیہ (ناقابل ترکیب) ہیں۔ اُن کا بیان یہاں پر نہیں کیا گیا۔ اگرچہ وہ بہت فائدہ مند ہیں۔

بگڑی ہوئی رسائن کی اصلاح۔ رسائن کی ترکیب میں بگاڑ آجانے پر اگر کوئی بیماری پیدا ہو جائے۔ تو رسائن کے استعمال کا ترک کر کے پیدا شدہ بیماری کا علاج کامل طور سے کرنا چاہئے۔

رسائن مجسم۔ جو شخص راستباز۔ غصے سے خالی۔ جتیندری۔ شانت چت اور سدا چاری ہو۔ اُسے ہمیشہ رسائن مجسم سمجھنا چاہئے۔

ایسے صفات والا شخص اگر رسائن کا استعمال کرے۔ تو وہ چت کی رتیوں سے چھوٹ کر لمبی عمر پا کر اِس دُنیا اور دوسری دنیا میں اعلےٰ سکھ کو حاصل کرتا ہے۔

رسائن کے کامل طور پر استعمال کر چکنے کے بعد سب جذبات شاستر کے مطابق ہو جاتے ہیں۔ پاس بیٹھنے والے آدمیوں کے دل کی باتیں معلوم ہونے لگتی ہیں۔ اور عقل ایسی تیز ہو جاتی ہے کہ معانی و مطالب کے سمجھنے میں ذرا دیر نہیں لگتی۔

جماع کا وقت۔ طاقتور غذا پینے سے محظوظ اور ہمیشہ واجی کرن ادویات کھاتے
رہنے والے شخص کو سب موسموں میں اور شب و روز ہر وقت جماع کرنے کا اختیار ہے۔

واجی کرن کے استعمال سے پہلے جس آدمی کو واجی کرن کا استعمال
کرانا ہو۔ اُسے سنگدھ (چکنائی پلا کر) اور ویشودھ (اندرونی صفائی) کر کے
پہلے گھی، تیل، ماش رس، دودھ، کھانڈ اور شہد ملی ہوئی نرُوہ بستی اور انوواسن
وستیاں دینا چاہئے۔ نیز دودھ اور ماش رس کی غذا دیں۔ بعد ازاں فاضل وید
ویرج اور اولاد کو بڑھانے والی دوائی کا استعمال کرائے۔

بے اولاد شخص کی مثال جس شخص کے اولاد نہیں ہوتی۔
اُس کی مثال اُس درخت کی سی ہوتی ہے۔ جو سایہ سے خالی۔ پھولوں اور
پتوں سے خالی اور ایک ٹھنڈ والا ٹنڈ منڈ ہو۔

اولاد کے فوائد۔ اولاد اگرچہ چلنے میں بار بار گر پڑنے والی۔ توتلی
زبان والی۔ دھول سے آلودہ جسم والی اور منہ کی رالوں وغیرہ سے بھری
ہوئی بھی کیوں نہ ہو۔ تاہم دل کو مسرور کرنے والی ہوتی ہے۔ اس اولاد
کے دیکھنے اور چھونے سے جو راحت ہوتی ہے۔ اُس کی دنیا میں کوئی مثال
نہیں ملتی۔ اس کے ذریعے سے نیک نامی۔ دھرم۔ عزت اور خاندان
کو ترقی نصیب ہوتی ہے۔

ایسی چیز کی دنیا میں کون برابری کر سکتا ہے؟

واجی کرن کے قابل جسم جسم کی اندرونی صفائی کر کے حرارت ناضمہ
ملے تو حسب ضرورت آگے بتلائے نسخوں میں سے کوئی ایک نسخہ استعمال کرانا چاہئے

واجی کرن پریوگ بھڑنگ۔ گنگش۔ بیس۔ وداری اور دیگر نس

اِن سب کی جڑھیں۔ کٹیری کی جڑھ۔ جیوک۔ رشبھک۔ کھریٹی۔ میدا۔ مہامیدا۔ کاکولی۔ کھشیر کاکولی۔ مدگ پرنی۔ ماش پرنی۔ شتاور۔ اسگندھ۔ آتی بلا۔ کونچ۔ ساٹھی۔ بھومی آملک۔ دُودبی۔ جیونتی۔ ردھی۔ راسنا۔ گوکھرو۔ بلنشی۔ اور شال پرنی ہرایک تین پل۔ اور اُڑد ایک آڑھک لیکر ان سب کو دو درون پانی میں پکائیں۔ جب ایک آڑھک باقی رہ جائے۔ تو اُتار کر چھان لیں اس کاڑھے میں ایک آڑھک گھی۔ ایک آڑھک دواری کند کا رس۔ ایک آڑھک آملوں کا رس۔ ایک آڑھک گنوں کا رس۔ چار آڑھک دودھ۔ اور بھومی آملک۔ کونچ۔ کاکولی۔ کھشیر کاکولی بلنشی۔ کاک اودُمبر۔ پیپل۔ داکھ۔ بھومی کشمانڈ۔ کھجور۔ مہوا۔ اور شتاور کو پیس کر چھان کر سب ایک پرستھ بھر ملا دیں۔ اور حسب ترکیب پکائیں۔ اور پک جانے پر گھی کو چھان کر اُس میں کھانڈ ایک پرستھ۔ تباشیر ایک پرستھ۔ پیپل ایک کُڑو۔ مرچ سیاہ ایک پل۔ دارچینی۔ الائچی اور ناگ کیسر ہرایک نصف پل اور شہد دو کُڑو ملائیں۔ اس گھی میں سے ہر روز ایک پل بھر کھایا کریں۔ اور مانس رس و دودھ کو انوپان کے طور پر نوش کریں۔ تو گھوڑے اور چڑے کی مانند جماع کی طاقت پیدا ہو سکتی ہے۔

چورن۔ دواری کند۔ پیپل۔ شالی چاول۔ چرونجی۔ تال مکھانہ۔ اور کینچ کی جڑھ ہرایک ایک کُڑو۔ شہد ایک کُڑو۔ کھانڈ نصف تلا۔ اور تازہ گھی نصف پرستھ ان سب ادویات کو ملا کر ہر روز دو تولہ بھر کھانے سے ایک سو عورتوں کے ساتھ جماع کرنے کی طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔

دیگر۔ جو شخص گیہوں اور کینچ کے بیجوں کو دودھ کے ساتھ پکا کر ٹھنڈا کر کے کھائے۔

یا آرد۔ گھی اور شہد ملا کر کھائے۔ اور اوپر سے پہلوٹھا بچہ دی ہوئی گائے کا دودھ پیئے۔ تو ایسا شخص رات بھر تک جماع میں مشغول رہکر کئی عورتوں کو تھکا دیتا ہے۔ مگر خود نہیں تھکتا۔

دیگر۔ بکرے کے خصیے کے ساتھ دودھ کو پکا کر اُس دودھ سے کالے تلوں کو بار بار بھاونا دیں۔ ان تلوں کو جو شخص کھانڈ ملا کر کھاتا ہے۔ اُس میں سو عورتوں کے ساتھ جماع کرنے کی طاقت بڑھ جاتی ہے۔ اور وہ ہر مرتبہ پہلے جماع کی سی لذت محسوس کرتا ہے۔

دیگر۔ پیپل اور آملوں کا چُورن بنا کے اُسے آملوں کے رس کی بھاونا دیں۔ اور پھر اُس میں کھانڈ۔ شہد اور گھی ملا کر چاٹیں۔ بعد ازاں دودھ کا انوپان کریں۔ تو اسّی برس کے بڑھاپے میں بھی جوانی کی سی طاقت جماع پیدا ہو جاتی ہے۔

دیگر۔ وداری کند کے چُورن کو وداری کند ہی کے رس کے ساتھ بہت مرتبہ بھاونا دیکر اُس چُورن کو گھی اور شہد کے ساتھ ملا کر چاٹنے سے بھی سو عورتوں کے ساتھ جماع کی طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔

دیگر۔ ملہٹی کا چُورن ایک کرش لیکر اُس میں گھی اور شہد ملا کر چاٹیں اور اوپر سے دودھ کا انوپان کریں۔ تو اُس شخص کی قوت جماع کبھی کم نہیں ہوتی۔

دیگر۔ جو شخص کشیرکا کولی کو دودھ کے ساتھ پکا کر گھی اور شہد کے ساتھ نوش کرے اور اوپر سے کھا تگڑ گھائے کا دودھ پئے۔ تو اُسکا ویرج کم نہیں ہوتا۔

دیگر۔ بکرا اسینگی کے گندے کو دودھ میں ملا کر نوش کریں۔ اور کھانڈ گھی اور دودھ کے ساتھ غذا کھائیں۔ تو جماع کی قوت از حد بڑھ جاتی ہے۔

دیگر۔ کیونچ اور تالمکھانے کے بیجوں کو پیس کر چُورن بنا کر اور کھانڈ

ملا کر نیم گرم دودھ کے ساتھ نوش کرنیوالا شخص گدھے کی مانند جماع میں مست ہو جاتا ہے۔

دیگر۔ مندرجہ بالا ترکیب کے مطابق بھُوئی آملک اور شتاوری کے چُورن کا استعمال کرنے سے بھی مندرجہ بالا فائدہ حاصل ہوتا ہے۔

دیگر۔ چندر کی چاندنی کی مانند سفید دہی کی ملائی کے ساتھ کھانڈ ملا شالی چاولوں کا بھات کھانے سے بوڑھے بھی جوانوں کی مانند ہو جاتے ہیں

دیگر۔ گوکھرو۔ تالمکھانہ۔ اُڑد۔ کینچ کے بیج۔ اور شتاور کے چُورن کو دودھ کے ساتھ نوش کرنے سے بوڑھے بھی سو عورتوں کے ساتھ جماع کرنیکی طاقت حاصل کر سکتے ہیں۔

دیگر۔ تو جو تیز [illegible] گھی۔ مرغن۔ فربہی افزا۔ طاقت بخش اور راحت بخش ہیں، وہ سب [illegible] بھی بھی سمجھنی چاہئیں۔

اوپر لکھی [illegible] طاقت بخش ادویات کے استعمال سے طاقت حاصل کر کے ولی خواہش کے پیدا ہونے پر تیز استریوں کی صفات سے راحت پاکر جماع میں مشغول ہوتا جائے۔

کام دیو کے پانچوں بان دھرم روپی کلپ برکش کی کونپلیں ہیں۔ جو سب اندریوں کو سکھ دیتے ہیں۔ [illegible] روپ رس۔ گندھ۔ شبد اور سپرش کے ذریعے انکا ضرور سیون کرنا چاہئے۔

جبکہ روپ۔ رس وغیرہ پانچوں وشیوں کا الگ الگ سیون کرنے سے ہی اسقدر مسرت نصیب ہوتی ہے۔ تو استری کے سیون سے جس میں یہ پانچوں ہی وشے موجود ہیں، کسقدر مسرت نصیب ہوگی۔ اسکا اندازہ آپ ہی لگایا جا سکتا ہے۔

ہوگیہ استری کی علامات جس عورت کا نام سُننے یا لینے ہی سے دل

خوش ہو جاتا ہے۔ جس استری کے دیکھنے سے لاثانی تازگی حاصل ہوتی ہے۔ جو استری تمام اندریوں کے کھینچنے کے لئے رجوپاش (کمند) کا حکم رکھتی ہے۔ جس استری نے اپنے پتی کا دل خوش کرنے کی تعلیم حاصل کی ہوئی ہے۔ جس عورت کا ناچ گان وغیرہ چونسٹھ کلا۔ ناز و ادا۔ اعضا کی خوش وضعی اور ملاحت اور نوجوانی ہی زیور ہے۔ جو استری اندر اور باہر سے عصمت مآب ہے۔ جو استری حیادار ہے۔ اور جو شیریں گفتار ہے۔ وہ عورت سب طرح سے مرد کی بہتر تحریک کرنے والی ہے۔ ایسی عورت سے کام شاستر میں بیان کئے ہوئے طریق کے مطابق بے جھجک جماع میں مصروف ہونا چاہئے۔ بشرطیکہ ملک۔ موسم۔ طاقت جماع اور قوت جسمانی کا خیال کیا جائے۔ اور آیو۔ ویدک شاستروں کی ہدایت کے خلاف نہ ہو۔

واجی کرن (مہیج) تدابیر ۔ مالش کرنا۔ اُبٹنا ملنا۔ غسل کرنا۔ خوشبو دار ہار۔ پتے کپڑے۔ اور زیور پہننا۔ گیت۔ اشعار۔ اور اچھی اچھی کہانیاں جاننے والے۔ ہم مذاق اور تابعدار دوست۔ گھر کے قریب کی کریڑا پشکرنی۔ کنول کی رج۔ شہد کے متوالے۔ پرندوں والے ہرے بھرے اور آنکھوں کو خوش لگنے والے دامن کوہ کے درخت جو شہر کے قریب ہوں۔ کانوں کو خوش آنیوالی کوئل کی آوازیں۔ جسم کو راحت بخشنے والے اور موسم کے مطابق زیور۔ چت کو سکھ دینے والا گنبد۔ پان۔ اعلیٰ درجے کی شراب۔ خوبصورت عورت اور صاف چاندنی رات نیز دل کو خوش کرنیوالی اور باتیں۔ یہ سب ہی واجی کرن تدابیر ہیں۔ پریہ (محبوبہ) کے رخساروں کی مانند کنولوں والی مار دویک شراب بچوں کی مانند میٹھی آواز والی مینا۔ اور پھولوں سے بھری ہوئی بیل کی سی سیج۔ یہ سب چیزیں سب سے اعلیٰ واجی کرن ہوتی ہیں۔ ان سے کام دیو کی خواہش

بھی پوری ہو جاتی ہے۔ جس مقام میں ان سب کا اجتماع ہو۔ وہاں کسی قسم کی تکلیف نہیں پیدا ہو سکتی۔ اور دل کو کسی طرح کی بھی بےچینی نہیں ہوتی۔

آتم سنگرہ۔ بخار کے لئے ناگرموتھا اور پت پاپڑا سب سے اچھی چیزیں ہیں تشنگی کی شکایت میں مٹی کے ڈھیلے کو گرم کر کے اور پانی میں بجھا کر وہ پانی مریض کو پلانا چاہئے تشنگی کا یہ سب سے اچھا علاج ہے۔ قے کی شکایت میں دھانوں کی کھیل۔ دستی روگوں میں شلاجیت۔ پرمیہہ میں آملہ۔ ہلدی اور دار ہلدی۔ پانڈو روگ (یرقان) میں لوہ۔ وات کف میں ہرڑ۔ پلیہہ (تلی) میں پیپل اُدرا سندھان میں لاکھ۔ وِش روگ میں سرس۔ میدادا ہے وات روگ میں گوگل۔ رکت پت میں اڑوسہ (بانسہ) اتیسار میں کڑا۔ بواسیر میں بھلاوہ۔ سنگھیا وِش میں سونا۔ موٹاپے میں رسونت۔ کرمی روگ میں واوڑنگ۔ شوش روگ (سوکھے) میں شراب۔ بکری کا دودھ اور بکرے کا ماس۔ نیتر روگ میں ترپھلا۔ وات رکت میں گلو۔ گرہنی میں پانی کا مٹھا کوڑھ میں خیر سار۔ سب قسم کے روگوں میں شلاجیت۔ اُنماد (جنون) میں پرانا گھی۔ شوش روگ میں شراب۔ مرگی میں برہمی کا ساگ۔ نیند کے زائل ہو جانے میں دودھ۔ زکام میں رسالا۔ کرش روگ (لاغری) میں گوشت۔ وات روگ میں لہسن۔ ستمبہ (جسم کے جکڑ جانے) میں پسینہ دینا۔ کندھے کی جڑ اور بازو کی درد میں کالے سیمر کی گوند کی نسوار۔ تھوڑے عرصہ کی دردِ سر میں خون نکالنا۔ امراض دہن میں نسوار اور کُولی۔ امراض چشم میں نسوار۔ سرمہ۔ در نیتر ترپن۔ بڑھاپے میں دودھ اور گھی۔ غشی میں ٹھنڈا پانی۔ ہوا اور سایہ۔ ضعف ہاضمہ میں ادرک اور سرکہ بھوجن۔ تکان میں شراب خوری

اور نہانا۔ اگنی کے سامنے سینکنے اور ستھرتا میں ورزش۔ موتر کرچھر (دُکھ موترسے)
میں گوکھرو۔ کھانسی میں کٹیری۔ درد تِلّی میں پوہکرمول۔ عمر قائم رکھنے کے
لئے آملہ اور ترپھلا۔ زخم میں گوگل۔ وات روگ میں وستی (حقنہ) پت روگ میں
مُسہل۔ کف روگ میں قے۔ کف میں شہد۔ پت میں گھی۔ اور وات میں تیل
یہ سب ادویات سب سے اچھی دوائیں سمجھی جاتی ہیں۔ لائق وید کو چاہئے کہ
موسم۔ مقام اور طاقت کا لحاظ رکھ کر حسب ضرورت ادویات کا استعمال کرے۔

اگنی ویش کا سوال۔ نہایت ادب اور انکسار کے ساتھ اگنی ویش
نے بھگوان پُنر وسو کے شاگردوں اور اپنے ہم سبقوں جیسے جاتوکرن وغیرہ
کی رائے کے مطابق اپنے گورو کے منہ سے نکلے ہوئے دلّی اور شیریں تر ونکی
تفصیل کو سُنکر اور زیادہ جاننے کی غرض سے مندرجہ ذیل سوال کیا۔

کہ بھگوان! ہمارے دیکھنے میں آتا ہے کہ بہت لوگ فائدہ مند آہار بیوہار
رکھتے ہوئے بھی بیمار ہو جاتے ہیں۔ نہایت مفید ادویات ہوشیار تیمارداروں
اور تجربہ کار حاذق حکماء کے ہوتے ہوئے بھی بیماری دور نہیں ہوتی۔ نیز یہ بھی
دیکھنے میں آتا ہے کہ کئی لوگ متضاد آہار بیوہار رکھتے ہوئے بھی بیماری سے چھوٹ
جاتے ہیں۔ اور کئی مر بھی جاتے ہیں۔ ان سب باتوں پر غور کرنے سے مفید و مضر
اشیاء کا ثمرہ نہایت بے ٹھکانہ اور مشکوک معلوم ہوتا ہے اور جبکہ اُنکا نتیجہ غیر
معین ہوتا ہے۔ لیکن آیورویدک شاستر کچھ اور کہتا ہے۔ تو ایسے شاستر کے پڑھنے
کا کیا فائدہ؟

سوال کا جواب۔ مہرشی پُنر وسو نے اس سوال کا یوں جواب دیا کہ علاج
کرنا اور علاج نہ کرنا کبھی سود حصے برابر نہیں ہو سکتا۔ علاج کے بغیر بھی جس جگہ

مرض کا دفعیہ دیکھنے میں آتا ہے۔ وہاں پر علاج کرنے سے بھی بیماری جلدی دور ہوسکتی ہے،
لیکن رو ہنیک وغیرہ کئی ایسی بیماریاں بھی ہیں۔ جو علاج کے بغیر کسی طرح دور ہی
نہیں ہوسکتیں۔ اس لئے علاج کرنا اور نہ کرنا کبھی برابر نہیں ہوسکتا۔

جیسے کیچڑ میں پھنسے ہوئے شخص کو ہاتھ کا سہارا دیکر نکالنے کی کوشش کی
جاتی ہے۔ ویسے ہی مرض میں پھنسے ہوئے مریض کو بھی دوائی دیکر مرض سے
چھڑانے کی کوشش کی جاتی ہے۔

لیکن جو مریض سب طرح سے لاعلاج ہوچکے ہیں۔ انکی زندگی دوائی سے
بھی نہیں بچ سکتی۔

وہ سب امراض جو لاعلاج ہوتے ہیں۔ علاج سے انکا دفعیہ نہیں ہوسکتا۔
لیکن رو ہنی وغیرہ روگ جو علاج سے دور ہونیوالے ہیں۔ وہ بغیر علاج کسی طرح
سے بھی دور نہیں ہوسکتے۔ کیونکہ علت کسی طرح سے بھی معلول نہیں بن سکتی۔ اس لئے
تم جو ایسا کہتے ہو۔ کہ علاج کے بغیر بھی بیماری دور ہوجاتی ہے۔ اور علاج کے
سب اجزا ہونے پر بھی بیماری دور نہیں ہوتی۔ یہ بالکل بے دلیل ہے۔

باتدبیر۔ اور عقلمند شخص کو بھی یہ کھوڑش انش (سولہ اجزا والی چکتسا) دیوار (؟)
گذشتہ جنموں کے کرموں کے سبب بعض دفعہ مرض سے چھٹکارا نہیں پانے دیتی
اسپر بھی جو تدبیر جس جگہ پر بیان کی گئی ہے۔ وہ بے تدبیری نہیں کہلا سکتی
معالج۔ دوائی۔ تیمار دار اور بیمار چکتسا (علاج) کے یہ چار پاد (اجزا) ہیں۔
اور ان میں سے ہر ایک کے چار وصف ہوتے ہیں۔ اس لئے اسی کو کھوڑش
آتمک یا کھوڑش انش چکتسا کہتے ہیں۔ اور اسی کو پہلے بتفصیل بیان کرچکے ہیں۔
کسی شخص کو سویدن کرم (پسینہ لینے) میں آگ سے اور بعض کرم میں پانی سے

ناکامی ہوئی ہے؟ دودھ کس شخص کو تروتازگی نہیں بخشتا؟ گو یدھک دھاتو
کسے بالغ نہیں کرتا؟ اُڑد اور کونچ بیج کس شخص کی قوت باہ کو نہیں بڑھاتے؟
جووں کا کھٹمل کے کاٹنے سے پاخانے اور پیشاب کے پیدا ہونے اور خارج ہونے
میں کیسے شک ہے؟ منتر تنتروں کے بغیر کس کا زہر دور ہوتا ہے؟ بخار وغیرہ
وغیرہ امراض میں مفید اغذیات کے بغیر کیسے صحت نصیب ہوتی ہے؟ اس لئے
چکتسا کے نتیجے کو معین سمجھنا چاہئے۔ وہ غیر معین نہیں ہو سکتا۔ نہ ہی چکتسا
شاستر کا پڑھنا بے فائدہ ہے۔ بلکہ وہ ضرور فائدہ مند ہوتا ہے۔

سب سدھانت (مسلمات) یہی کہتے ہیں۔ کہ اکال مرتیو (قبل از وقت موت)
چکتسا (علاج) کے سوا اور کسی بڑی سے بڑی کوشش سے بھی دور نہیں ہو سکتی
شاستر کے مطابق استعمال میں لائے جانے سے چندن وغیرہ ادویات جلن وغیرہ
امراض کو دور کر دیتی ہیں۔ اسی طرح لنگھن (فاقہ) اور ورنگھن (شکم سیری) کی
تدابیر سے بخار کا دفعیہ ہو جاتا ہے۔

آیش کامی ادھیائے میں چکتسا کے جو چار پاد (اجزا) بیان کئے گئے ہیں
اُن چاروں کے معیت نیز وقت اور مقام کا لحاظ رکھ کر جو علاج کیا جاتا ہے،
وہ ہرگز بے فائدہ نہیں ہو سکتا۔ اس میں کبھی شک نہ کرنا چاہئے۔ بخار وغیرہ
اکال مرتیو (قبل از وقت موت) کے جو ذرائع ہیں۔ انہیں کاٹنے میں چکتسا
سب سے اچھا کاٹنے کا اوزار ہے۔ نیز پیدا شدہ بخار وغیرہ امراض سے
ڈرے ہوئے مریضوں کے لئے یہ چکتسا شاستر ہی مضبوط محافظ ہے۔ اس لئے
چکتسا شاستر کو ضرور ہی پڑھنا چاہئے۔

یہ چکتسا شاستر موت کو مغلوب کرنے کے لئے امرت کا سا حکم رکھتا ہے۔

لیکن امرت تو دیوتا اور آسُروں کے سمندر کو بلونے کی محنت سے پیدا ہوا تھا۔ مگر یہ ویسی محنت سے بری ہے۔ تاہم نالائق ہاتھوں میں یہ امرت بھی زہر بن جاتا ہے۔ جو معالج چکتسا شاستر کے مطالب کو نہیں جانتے جنہوں نے چکتسا شاستر کو صرف پڑھ ہی لیا ہے۔ اور اُسے تجربے میں نہیں لائے۔ اُن ملک الموت کا معالجوں کو بکلی ترک کر دینا چاہئے۔

شاستروں کے مطالب کو سمجھنے والے۔ اپنے کام میں ہوشیار۔ عوام کے بہی خواہ اور نیک مزاج ویدوں کا ہمیشہ بھلا ہوتا ہے۔ یعنی وہ ہمیشہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو کر دولت۔ عزت۔ نیک نامی اور دھرم سے بہرہ ور ہوتے ہیں۔ اور جو سب جانداروں کا بھلا چاہتے ہیں۔ اُنکا اپنا بھی بھلا ہوتا ہے۔

تنتر کی صفات سے متصف اور تنتر کے عیوب سے مبرا۔ بکمل اور بے عیب گیان سے بھرپور۔ اتری کمار وغیرہ مہاں منیوں کی راؤں کے مطابق۔ دریا در کوزہ۔ کم ہمت اشخاص کو بہت فائدہ دینے والا شلیہ۔ شالاکیہ وغیرہ آٹھ انگوں والا۔ آیور وید کے بحر ذخار سے پیدا شدہ امرت کی مانند یہ اشٹانگ ہردے نامی گرنتھ ہمیشہ اچھی طرح پڑھنا پڑھانا چاہئے۔

یہ گرنتھ (مستند) آیور ویدک گرنتھوں کے مطابق ہے۔ اور نمایاں فوائد بخشنے والا ہے۔ اس لئے اس کو منتروں کی طرح کام میں لانا چاہئے۔ اس میں کسی طرح کا شک کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

اس اشٹانگ ہردے میں نامی گرنتھ کے پڑھنے۔ سمجھنے اور کام میں لانے سے یقیناً لمبی عمر صحت۔ دھرم۔ ارتھ۔ راحت اور نیکنامی کا حصول ہوتا ہے۔ جو وید اس اشٹانگ ہردے کو پڑھ کر اسکے مضامین پر گہری نظر سے

وچار کرکے اُنکے مطابق عمل کرتا ہے ۔ وہ کبھی کسی کام پر ہاتھ ڈالنے سے نہیں ڈرتا
کیونکہ چرک اور سشرت وغیرہ گرنتھ بہت بڑے ہیں ۔ مگر ان میں سب مضامین کا بیان نہیں کیا گیا ۔ جو حرف چرک کو پڑھتا ہے ۔ وہ سشرت میں بیان کئے ہوئے نیتر ادھیکار کے چاکھشو روگوں کا بیان بالتفصیل نہیں جان سکتا اور جو حرف سشرت کو پڑھتا ہے ۔ وہ چرک میں بیان کی ہوئی تفصیل کے مطابق دوش ۔ دُوشیہ کال ۔ شریر ۔ ستو اور ساتمیہ وغیرہ علامات میں مہارت رکھنے پر بھی کھانسی دمہ وغیرہ علاج بخوبی طور پر نہیں کرسکتا ۔
لیکن اس اشٹانگ ہردے میں سبھی مضامین کا بالتفصیل بیان کیا گیا ہے ۔

جو بے وقوف ابتدائی ویدک گرنتھوں کا عاشق بن کر ہمارے اعلےٰ درجے کے گرنتھ کی بے عزتی کرے ۔ اُس کی بُدھی ۔ ذہانت اور زندگی بھی اُن گرنتھوں کو پڑھتے پڑھتے اگر ختم ہو جائے ۔ تو بھی وہ اُن گرنتھوں کو سمجھ کر عمل میں لا سکیگا ۔

جس طرح تیل طبعاً ہی وات کو دور کرنے والا ہے ۔ گھی پت کو دفع کرتا ہے ۔ اور شہد کف کو زائل کر دیتا ہے ۔ یہ برہما کا قول ہے اور برہما کے فرزند سنت کمار بھی یہی فرماتے ہیں ۔

اور کبھی نہیں ہو سکتا کہ ان چیزوں کی طبعی خاصیتیں کسی طرح سے بھی بدل جائیں ۔

ویسے ہی پراچین رشی کرت گرنتھ ہی پڑھنے کے قابل سمجھنے چاہئیں ۔ نئے شاعروں کے گرنتھوں کا پڑھنا بے فائدہ ہوتا ہے ۔

ایسا سوچنے والا بے وقوفی کا کام کرتا ہے۔

یعنی یہ کبھی نہ سوچنا چاہئے کہ پرانے رشیوں ہی کے گرنتھ پڑھنے کے قابل ہوتے ہیں۔ نئے رشیوں کے گرنتھ اس قابل نہیں ہوتے۔ بلکہ گرنتھ کی عمدگی یا بیہودگی پر اپنی عقل سے دھیان دیکر جو اعلےٰ درجے کا اور تھوڑی ہی محنت سے بھی سادھیہ (عمل میں آنیکے قابل) ہو۔ اُسے ضرور ہی پڑھنا چاہئے

اگر رشیوں کے بنائے ہوئے گرنتھوں ہی کے پڑھنے کا چاؤ ہو تو چرک اور سُشرت کے سوا بھیڈ۔ جاتوکرن وغیرہ مُنیوں کے بنائے ہوئے گرنتھوں کو وید لوگ کیوں نہیں پڑھتے؟ یہ بھی تو رشیوں ہی کے بنائے ہوئے ہیں لیکن انکے طرز بیان کا اعلےٰ نہ ہونا انہیں چرک اور سُشرت کے مقابلے میں سر اُٹھانے نہیں دیتا۔ اس لئے یہ فیصلہ ہُوا۔ کہ اعلےٰ طرز بیان والے گرنتھ ہی عزت کے قابل اور پڑھنے کے لائق ہوتے ہیں۔

یہ اشٹانگ ہردے نامی گرنتھ آیوروید روپی دانی مٹی پیوندھی کے ہردے کی مثل ہے۔ یعنی جیسے ہردا (دِل) جسم کا ایک خاص حصہ ہونے کے باوجود دس مُول سراؤں کے ذریعے سارے جسم میں پھیلا ہوتا ہے ویسے ہی یہ بھی اپنے چھ ستھانوں کے ذریعے تمام آیوروید میں پھیلا ہوا ہے۔ ایسے ہردے کے ذریعے جو پرم کلیان (حاصل ہو۔ اُس سے ساری دُنیا کا بھلا ہو اوم شانتی! شانتی!! شانتی!!!

تمام شد

آیورویدک علم علاج کے سب سے اعلیٰ اور سب سے قدیم گرنتھ
چرک
کا
سلیس اور مکمل اُردو ترجمہ
جلد خوبصورت اور پختہ۔ حجم ۱۶۲۰ صفحے
قیمت فی جلد سات روپے (عہ) علاوہ محصولڈاک
آیورویدک علمِ جراحی کے مشہور و معروف اور سب سے قدیم گرنتھ
سُشرت
کا
مکمل اُردو ترجمہ معہ فرہنگ و فہرست مضامین
جلد خوبصورت اور پختہ۔ حجم ۱۵۵۰ صفحے
قیمت فی جلد سات روپے (عہ) علاوہ محصولڈاک
ان دونوں ترجموں کی معزز پبلک۔ معزز پریس۔ فاضل ڈاکٹروں۔ حاذق حکیموں اور لائق ویدوں سب نے ایک زبان ہو کر دل
سے تعریف کی ہے اور ملک کے لئے انہیں ایک بیش بہا برکت بیان کیا ہے۔ زیادہ تعریف فضول ہے۔ اصلی لطف مطالعہ کرنے سے ہی معلوم ہو سکتا ہے
ملنے کا پتہ:۔ مینیجر آیورویدک فارمیسیوٹیکل کمپنی لمیٹڈ۔ گمٹی بازار۔ لاہور

کارخانہ ہذا کی شائع کردہ

مفید عام طبّی کُتب

جن کے مطالعہ سے ہر شخص حفظانِ صحت کے موٹے موٹے اصولوں سے باسانی واقفیت حاصل کر سکتا ہے

نمبر شمار	نام کتاب	قیمت
۱	سوستھ جیون - یعنی صحت و زندگی حاصل کرنیکی اکسیر - اس کتاب میں حفظ صحت کی تدابیر پر ایسی خوشگوارانہ بحث کی گئی ہے کہ پڑھنے میں ناول کا مزہ آئیگا۔	عہ ر
۲	سواستھ رکھشا (ہندی) حفظ صحت کی عام ہدایات	۲ر
۳	رسالہ مفردات (اُردو) ہر قسم کی مفرد ادویات کے فوائد	۵ر
۴	سنتان اُت پتی (اُردو) حسب خواہش اولاد پیدا کرنیکی تدابیر	۳ر
۵	رسالہ شلاجیت (اُردو) شلاجیت (مومیائی) کی اہمیت اقسام اور صفائی کی ترکیب	ار
۶	نامردی و بانجھ پن (اُردو) مضمون نام سے ظاہر ہے	ار
۷	برہمچرج (اُردو) حفاظت منی کی سہل تدابیر	امر
۸	طاقت جسمانی (اُردو) قوتِ جسمانی کے بڑھانے اور قائم رکھنے کی تدابیر	امر
۹	رسالہ بخار (اُردو) ہر قسم کے بخاروں کا مفصل حال	امر
۱۰	اندرونی صفائی (اُردو) ہر قسم کے جلابوں کا بیان	امر

ملنے کا پتہ: منیجر آیورویدک فارمیسیوٹیکل کمپنی لمیٹڈ۔ گمٹی بازار - لاہور